مشتمل بر مناقب و فضائل خلاصۂ زمان

یہ کتاب لاجواب مصنفہ جامع کمالات منبع حسنات ماہر احادیث و آیات تقی متقی
جناب مولوی سید محمد تقی صاحب قبلہ اتقوی دام فیضہ

بحسن اہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ بار دوم حسب فرمائش افضل
مولانا ابو المعالی ظہیر الدین حکیم سید حسین زیدی لکھنوی

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں چھپی

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سالہا سال فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شایقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزاں ہے اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہیں انمیں بعض کتب فقہ وغیرہ مذہبیات اردو و فارسی کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور کتب بھی موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب فقہ اردو		انتخاب المصائب - رسالہ	
بحر المصائب سہ جلد یکجائی یہ کتاب مصائب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا میں نہایت عمدہ لکھی ہے مصنفہ اخوند مرزا قاسم علی صاحب یہ پہلے بھی چھپ چکی ہے مگر بسبب کثرت خریداری نوبت طبع مکرر کی پہونچی اب بعد نظر ثانی مصنف و اضافہ بعض مجالس کے طبع ہوئی اسکی مرتبہ قلم بہت واضح کردیا گیا ہے اور تقطیع کا غذ کی بڑھا دیگئی تاکہ شب کے وقت اکثر ذاکرین کو پڑھنے میں آسانی ہو کاغذ سفید	[illegible]	لاجواب دربیان حالات [illegible] محرم الحرام مولفہ سید [illegible] علی مطبوعہ [illegible]	در [illegible]
		غزوات حیدر [illegible] اردو نظم [illegible]	[illegible]
شرح المصائب [illegible]		انارۃ [illegible]	
[illegible]		[illegible]	[illegible]

فہرست ادعیہ و مضامین کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جسکو جامع کمالات منبع حسنات جناب مولوی سید محمد تقی صاحب قبلہ نے [illegible] سے تالیف فرمایا اور بتصحیح فاضل محقق حکیم سید حسین صاحب [illegible] زیدی لکھنوی

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں طبع ہوئی

(باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ)

۲۳۶۸

30

صورت دستخط حجة الاسلام مجتهد اکبر افقه المجتهدین وخاتم الفقهاء
ناشر احکام شرع متین ابو الفضائل شمس الدین عالم علوم ربانی
عامل احکام سبحانی مولانا الاعظم الاقدس جناب شیخ
زین العابدین الحائری المازندرانی ادام الله ظله العالی علی رؤس الانام

دام ظله العالی

بسم الله الرحمن الرحیم

بر ارباب بصیرت و دیانت و ابرار از مؤمنین اخیار پوشیده نخواهد بود که
خواندن اذکار و اوراد که از امام علیه السلام رسیده باشد نهایت
حسن و فضیلت است مؤمنین و چون جناب سلالة السادات و مقرب الحضرت عالی
سید محمد تقی صاحب جمع نموده است اذکار و اوراد ماثوره را پس شایسته است
که زبان و دهان خود را از ذکر و قلب خود را از فکر فارغ ننماید الا ...
وفقنا بجمیل الدعاء والسلام فی ۲۷ جمادی الثانیه سنه ۱۳۱۰ هجری

انا الاقل الجانی زین العابدین المازندرانی

عبده العابد الراجی زین ...

عبده الراجی زین العابدین

صورت دستخط [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الحمد لله [illegible]

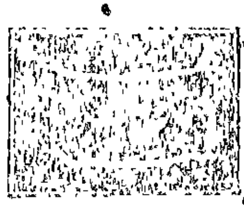
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

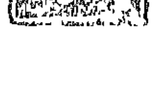
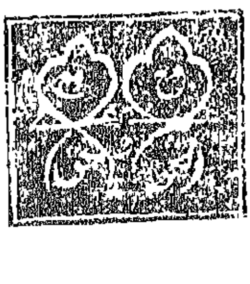
[illegible]



صورت دستخط جناب مستطاب تورّع مآب مستغنی عن الالقاب
حافظ دین مبین ناشر احکام شرع متین نخبۃ الفقہاء العظام
تاج العلماء الفخام مسند المتفقہین زبدۃ المجتہدین سید السند
مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ بحر العلوم سید علی محمد
صاحب مجتہد العصر والزمان لکھنوی مد ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ ومجدہ ما اعلیٰ شانہ

این رسالہ مفیدہ و مقالہ سدیدہ مشتمل بر مطالب متینہ و اوراد و اذکار حمیدہ وادعیہ
معتبرہ پسندیدہ مؤلفہ سید سند نجیب حسیب رشید ارشد تقی نقی سید محمد تقی صاحب
حرسہ اللہ عن النوائب عنوانے خوب و اسلوبے مرغوب دارد نفع اللہ بہا المؤمنین
ویجعلہا ذخراً لمؤلفہ ولہم لیوم یقوم الناس لرب العالمین
السید علی محمد ابن سلطان العلماء

سید علی محمد

علی ... الحق
والحق ...

صورت دستخط جناب مستطاب لوذعی مآب مستغنی عن الالقاب
حافظ دین مبین ناشر احکام شرع متین افضل الفضلاء الاعلام
اکمل العلماء الفخام مستند المتفقهین افضل المجتهدین
علامهٔ زمان فهامهٔ دوران مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ
تاج العلماء السید ابو الحسن صاحب معروف بہ [illegible]
ابو صاحب مجتہد العصر والزمان لکھنوی مد ظلہ
العالی

باسمہ سبحانہ و صلی اللہ علی محمد و آلہ

اما بعد پس آنچه از ادعیهٔ ماثوره و اوراد و اذکار منقوله و احراز و اعمال مسنونه که
در این رسالهٔ شریفه مجموعه نقل شده است از کتب معتبره عمل بآن موجب
اجر و ثواب و ذریعهٔ سعادت است نفع الله بها المؤمنین وهو الموفق
والمعین و کتبه المفتقر الی الله ابو الحسن عفی عنه



صورت دستخط جناب مستطاب ورع مآب مستغنی عن الالقاب
حافظ دین مبین ناشر احکام شرع متین افضل المجتہدین
خاتم المتفقہین علامۂ زمان فہامۂ دوران نائب امام زمان
مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ ملک العلماء السید محمد حسین
صاحب مجتہد العصر والزمان لکھنوی مد ظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الدعاء وسیلۃ الی نجح المطالب و ذریعۃ الی نیل المآرب والصلوۃ والسلام علی محمد و آلہ الاطائب
اما بعد این رسالۂ انیقہ و مقالۂ رشیقہ کہ مشتمل بر اذکار و ادعیہ و منقولہ از کتب معتبرہ است جناب عمدۃ الاحباب زبدۃ الانجاب ... [illegible]
محمد تقی صاحب ادام اللہ بقاءہ و عن نوائب الزمان وقاہ ... [illegible]
تصنیف حال بنظر فقیر علی سبیل الاجمال گذشتہ ... [illegible]
مرغوب و اسلوب خوب ... [illegible]
العبد المفتقر ... محمد حسین بن ... [illegible]



صورة تقريظ [illegible] مستطاب لمؤلف مآب مستغني عن الالقاب
سماحة [illegible] شرح متين اعلم العلماء الماهرين.
و افضل [illegible] المتبحرين فخر العلماء الاعلام آية الله في العالم
شمس [illegible] بدر الدجى مولانا و مقتدانا قبلة و كعبة
امين العلماء سيد محمد تقي [illegible] الزمان لكهنوي
مد ظله العالي

باسمه سبحانه وتعالى حامدًا ومصليًا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
نفعه الله به و سائر المؤمنين في انجاح مآرب الدنيا و الدين حرره
المصطفى المدعو بميرزا آغا عفي عنه

العبد محمد هادي
سيد مصطفى [illegible]

العبد سيد محمد هادي
سيد مصطفى [illegible]

صورت دستخط جناب مستطاب تقدس انتساب عمدۃ ارباب
تحقیق زبدۃ اصحاب تدقیق قدوۃ الفقہاء افضل الفضلاء
سید العلماء المتبحرین اسعد الکملاء الماہرین مولانا
مقتدانا قبلہ وکعبہ مولوی محمد مرزا صاحب کربلائی
مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاباس بالعمل بل یورث الاجر والثواب لقراءۃ ہذہ
الاذکار والاوراد والاحراز والادعیۃ الواردۃ المنقولۃ
عن ائمتنا علیہم السلام التی اودعہا فیہ جناب سیدنا
الاجل الافخر الانبل الورع التقی السید محمد تقی
حفظہ اللہ تعالی

الاقل المولوی محمد میرزا

صورت دستخط جناب مستطاب فضائل اکتساب حبر لوذعی ادیب
لمعی مقتدای دین مبین سالک مسالک صدق و یقین اکمل العلماء
افضل الفضلاء مولانا و مقتدانا قبله و کعبه مولوی سید محمد تقی صاحب
کربلائی مد ظله العالی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علی سیدنا محمد و آله اجمعین
اما بعد بر اهل بصیرت مخفی و لایح باد که این رساله بیست و دو ... که از عمده منقوله
از کتب معتبره و ماخوذ از تألیف جناب مستطاب ... آیت الله العلام
الاکرم الافخم جامع کمالات ماهر احادیث و آیات منبع المستفاضات جناب اخوی معظم
محترم آقا مولوی محمد تقی صاحب سلمه الله الواهب می باشد و حقیر نیز بالاختصار کرده مجرب
خواندن و عمل نمودن بر این کتاب مستطاب باعث اجر جزیل و ثواب جمیل است خداوند
توفیق خواندن به همه ناظران و مؤمنین کرامت گرداناد آمین بحق محمد و آله الامجاد حرره
اقل الحاج محمد تقی ابن مرحوم علام فهام مولوی سید ... علی الموسوی
حشره الله مع الحسنین و اولاده علیهم السلام المرقوم غره رجب المرجب سنه ۱۳۰۰ هجریه



ابن العلی السید محمد تقی

صورت دستخط جناب مستطاب معاصد وعماد من الكتاب
مناقب ومفاخر ادبا قدوة الادباء والعلماء وزبدة
الفضلاء والنبهاء افخر اولى التحقيق وذخر ذوى الدقيق الشيخ
على الخراسانى الملقب بالرئيس الحائرى سلمه الله

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى امرنا بالدعاء ووعدنا الاجابة فقال تعالى
ادعونى استجب لكم واذا سألك عبادى عنى فانى قريب
اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لى وليؤمنوا بى
لعلهم يرشدون واكرمنا بولاء الاولياء شفعاء يوم القيامة
الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون وبعد فلا يخفى على اولى البصائر
والابصار ان هذا الكتاب المستطاب المشتمل
على الادعية المأثورة والاوراد والاذكار من مؤلفات
قدوة الاخيار وزبدة الابرار الشريف الكامل والحبر الفاضل
صاحب الذوق السليم والذهن المستقيم المولى سمى
الحسيب والوفى الزاهى الصفى التقى جناب السيد محمد تقى
صاحب زاد الله توفيقاته وقد نمقت فيه النظر فوجدته
كافيا لمن نظر فيه واعتبر وقرءها كل صباح ومساء

ووقت السحر فاتعظوا یا اولی الالباب والفکر واقتدوا بمن
هذا الکتاب الشریف المجید بقدر ما یأتیکم ویتیسر
لانفسکم [illegible] من الله [illegible] ما دام فی الدهر من هذا الکتاب
اثر اللهم اغفر للمؤلف والبانی والساعی ولمن [illegible]
[illegible] مع الائمة الطاهرین فی یوم الفزع
الاکبر وانا العبد الجانی اقل الطلاب الشیخ علی الخراسانی
[illegible] ان شاء الله [illegible]

[illegible]

علی ابن مهدی

نقل [illegible] جناب [illegible] السید علی صاحب قبلہ حائری [illegible]

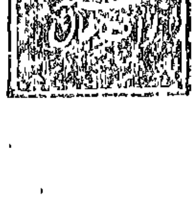
[illegible] زین المتقین [illegible] جامع کتاب ہے اور [illegible] مؤمنین [illegible]
عمل کریں [illegible] مجاز ہیں

تمت خادم الشریعۃ المطہرۃ علی الحائری الاہوری بقلمہ

لا الہ الا اللہ [illegible]
[illegible] سید علی الحائری [illegible]
[illegible]

صورت دستخط فضائل مآب قدسی القاب سند المتکلمین سید
المتفقهین علامة العلماء افضل الفضلاء مولانا و مقتدانا
قبله و کعبه مولوی سید نواب جان صاحب پیشنماز عظیم آبادی
مد ظله العالی

الحمد لله رب العباد و صلی الله علی محمد و آله الامجاد
اما بعد این الامنزلت عالی رتبت عمدة المؤمنین مجمع محامد صفات مظهر
حسنات و خیرات و مبرات جناب حبیب لبیب ادیب اریب جناب
سید محمد تقی صاحب ایده الله الواهب درین رساله که ادعیه و اعمال
ادعیه ماثوره و اوراد منقوله از کتب معتبره نوشته بنظر تحقیق آورده واقعی که
خواندن آن باعث اجر جزیل و ثواب جمیل است و موجب رفع آفات
و بلیات والله ولی التوفیقات حرره العبد الجانی سید نواب جان عفی عنه



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَاَهْلِ بَیْتِهِ الطَّاهِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ

اما بعد بندہ حیران عاصی سید محمد تقی بن السید صادق علی دام ظلہ ساکن قصبہ
سرسی پرگنہ سنبھل ضلع مرادآباد بن السید ... بن السید جمال علی بن السید امام علی
بن السید غلام حسین بن السید محمد واجد بن السید جلال علی بن السید ... بن السید
شاہ ازرانی بن السید حیدر بن السید حسن عارف بن السید زید بن السید علی النقوی معروف
بہ سید علی عرب بن السید محمود بن السید داؤد بن السید حمزہ بن السید شرف الدین بن السید
احمد بن السید علی اشقر بن السید جعفر تواب بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام بن حضرت
امام محمد تقی بن حضرت امام علی رضا بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن
حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت امام
علی علیہ السلام بن حضرت ابو طالب بن حضرت عبد المطلب بن حضرت ہاشم بن حضرت
عبد مناف بن حضرت قصی بن حضرت کلاب بن حضرت مرہ بن حضرت کعب بن حضرت لوی بن حضرت
غالب بن حضرت فہر بن حضرت مالک بن حضرت نضر بن حضرت کنانہ بن حضرت خزیمہ بن حضرت مدرکہ

بن حضرت الیاس بن حضرت مضر بن حضرت نزار بن حضرت معد بن حضرت عدنان بن حضرت آد
بن حضرت آدد بن حضرت یسع بن حضرت ہمیسع بن حضرت سلامان بن حضرت نبت بن حضرت حمل بن
حضرت قیدار بن حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہ السلام بن حضرت تارخ بن حضرت ناحور بن حضرت [illegible]
ساروغ بن حضرت ارغو بن حضرت فالغ بن حضرت عابر بن حضرت شالخ بن حضرت ارفخشد بن
حضرت سام بن حضرت نوح بن حضرت لمک بن حضرت متوشلخ بن حضرت اخنوخ یعنی ادریس [illegible]
البارد بن حضرت مہلائیل بن حضرت قینان بن حضرت انوش بن حضرت شیث بن حضرت [illegible]
آدم علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ [illegible]
صیغہ کا ملہ وغیرہ میں سے پڑھا کرتا تھا اور جب ملازمت انگریزی [illegible]
میں جانے کا زیادہ [illegible]
سا فور رکھا کئی [illegible]
زیادہ ہوئی دل میں آیا کہ اوراق وظائف طبع کراوے [illegible]
مل سکتے ہیں اور بموجب حدیث شریف [illegible]
وظائف کو تحریر کرکے نام اسکا **زینۃ المتقین** رکھا [illegible]
بحضور جناب شیخ صاحب مدظلہ و نیز دیگر علما کربلا سے [illegible]
نجف میں لکھنؤ و حضرات عالیات مدظلہم العالی نے رسالہ ہذا کو [illegible]
کمتر میں نے رسالہ ہذا کو اسطرح پر تحریر کیا تھا کہ نصف [illegible] فارسی [illegible]
تھا چونکہ اسطرح طبع کرانے میں رسالہ کا طول ہو جاتا تھا لہٰذا عبارت فارسی علیحدہ کرکے
صرف اردو میں طبع کرایا واللہ ولی التوفیق

[illegible]

دعائے جوشن کبیر

کفعمی علیہ الرحمہ نے کتاب البلد الامین میں [illegible] رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible]
اس دعا کو نقل کیا ہے اور یہ دعا نہایت بلند مرتبہ [illegible] اور [illegible]
جنھی روایت ہے چنانچہ لکھا ہے کہ روایت کی ہے جناب سید الساجدین امام زین العابدین
علیہ السلام سے کہ پیغمبر خدا سے منقول ہے کہ جناب رسالتمآب ایک جنگ میں جوشن بھی
وزنی پہنے تھے اور گرانی سے صدمہ جسم مبارک پر پہنچتا تھا اسی وقت جبرئیل نازل ہوئے
اور کہا یا محمد تمہارے پروردگار نے تمکو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ یہ جوشن اپنے بدن
سے گران اتار ڈالو اور اس دعا کو پڑھو کہ یہ دعا امان ہے واسطے تمہارے اور تمہاری
امت کے لیے جو کوئی پڑھے اس دعا کو اپنے گھر سے نکلنے کے وقت یا اپنے پاس رکھے محفوظ
رکھیگا خدا اسکو اور اپنے اوپر اسکے حق کو لازم کریگا اور اس شخص کو توفیق نیک کاموں کی
دیگا اور فضیلت اس شخص کے ہوگی کہ چاروں کتابیں آسمانی پڑھی ہوں اور اسکو اس دعا کے
ہر حرف کے عوض میں دو دو حوریں بہشت میں اور دو دو گھر بہشت کے گھروں میں سے دیگا
اور قاری دعا کو ثواب حضرت ابراہیم اور موسی اور عیسی کا اور ثواب ان گروہ بندگان
خدا کا دیگا کہ جو بہشت مغرب میں رہتے ہیں ایک شہر ہے جس میں کہ سیر آفتاب کی ان شہروں
میں موافق چالیس دن کے ہے اور وہ بندے عبادت خدا کرتے ہیں اور ایک چشم زدن
خلاف امر خدا نہیں کرتے اور پارہ پارہ ہوئے ہیں پوست انکے اسقدر روتے ہیں خوف
خدا سے اور دیگا قاری دعا کو ثواب ستر ہزار فرشتوں کا کہ ہر روز داخل ہوتے ہیں بیت المعمور
میں اور باہر جاتے ہیں اور قیامت تک پھر وہ فرشتے نہیں آتے ہیں اور [illegible] ستر ہزار فرشتے
آسمانے ہیں اور دیگا پڑھنے والے کو ثواب جمیع مومنین اور [illegible]
کہ خدا نے انکو پیدا کیا ہے روز قیامت تک اور جو پڑھے اس دعا کو [illegible]
شہید مریگا اور لکھا جائیگا واسطے اسکے ثواب [illegible]

بن حضرت الیاس بن حضرت مضر بن حضرت نزار بن حضرت معد بن حضرت عدنان بن حضرت اُدّ
بن حضرت اُدد بن حضرت الیسع بن حضرت ہمیسع بن حضرت سلامان بن حضرت نبت بن حضرت حمل بن
حضرت قیدار بن حضرت اسمٰعیل بن حضرت ابراہیم علیہ السلام بن حضرت تارخ بن حضرت ناحور بن حضرت
شاروع بن حضرت ارغو بن حضرت فالغ بن حضرت عابر بن حضرت شالخ بن حضرت ارفخشد بن
حضرت سام بن حضرت نوح بن حضرت لمک بن حضرت متوشلخ بن حضرت اخنوخ [illegible] بن حضرت
الیارد بن حضرت مہلائیل بن حضرت قینان بن حضرت انوش بن حضرت شیث علیہ السلام بن حضرت
آدم علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ بعد مطالعہ کتاب [illegible]
صحیفہ کاملہ وغیرہ میں سے جو اکثر [illegible]
بن جانے کا زیادہ [illegible]
ساتھ رکھنے کی خواہش پیدا ہوا اور [illegible]
زیادہ ہوئی دل میں آیا کہ اوراق وظائف طبع کرا [illegible]
مل سکتے ہیں اور جو جب حدیث شریف [illegible]
وظائف کو تحریر کر کے نام اسکا زین المتقین [illegible]
لکھنؤ جناب شیخ صاحب مدظلہ وغیرہ دیگر علماء کرام سے [illegible] معلی بامید تصحیح روانہ کیا [illegible] چنانچہ
مجتہدین لکھنؤ و عتبات عالیات مدظلہم العالی نے رسالہ ہذا کو [illegible] فرمایا اور
لکھنؤ میں نے رسالہ ہذا کو اس طرح پر تحریر کیا تھا کہ نسخہ [illegible] فارسی تھی اور [illegible] ترجمہ
تھا چونکہ اس طرح طبع کرانے میں رسالہ کا طول ہوا جاتا تھا لہٰذا عبارت [illegible] کر کے
صرف اردو میں طبع کرایا و اللہ ولی التوفیق ۔

دعاے جوشن کبیر

کفعمی علیہ الرحمہ نے کتاب مصباح میں اور [illegible] علیہ الرحمہ نے
اس دعا کو نقل کیا ہے اور حاشیہ پر اسکے یہ روایت لکھی ہے اور [illegible] سے بھی روایت
کی ہے روایت ہے چنانچہ لکھا ہے کہ روایت کی ہے [illegible] سید الساجدین امام زین العابدین
علیہ السلام سے کہ پیغمبر خدا سے منقول ہے کہ [illegible] جوشن [illegible]
وزنی پہنے تھے اور گرانی سے صدمہ جسم مبارک پر پہونچا تھا پس جبرئیل نازل ہوئے
اور کہا یا محمد تمہارے پروردگار نے تمکو سلام فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے کہ یہ جوشن جسم
پر سے گران اتار ڈالو اور اس دعا کو پڑھو کہ یہ دعا امان ہے واسطے تمہارے اور تمہاری
امت کے پس جو کوئی پڑھے اس دعا کو اپنے گھر سے نکلنے کے وقت یا اپنے پاس رکھے تو حفاظت
کریگا خدا اسکی اور اپنے اوپر اسکے حق کو لازم کریگا اور اس شخص کو توفیق نیک کاموں کی
دیگا اور فضل اس شخص کے ہوگا چاروں کتابیں آسمانی پڑھی ہوں اور اسکو اس دعا کے
ہر حرف کے عوض میں دو حوریں بہشت میں اور دو گھر بہشت کے گھروں میں بہشت کے دیگا
اور قاری دعا کو ثواب حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کا اور ثواب اس گروہ بندگان
خدا کا دیگا کہ جو بہشت مغرب میں رہتے ہیں ایک شہر [illegible] میں کہ سیر آفتاب کی اس شہروں
میں موافق چالیس دن کے ہے اور وہ بندے عبادت خدا کرتے ہیں اور ایک چشم زدن
خلاف امر خدا نہیں کرتے اور پارہ پارہ ہوتے ہیں پوست انکے اسقدر روتے ہیں خوف
خدا سے اور دیگا قاری دعا کو ثواب ستر ہزار فرشتوں کا کہ ہر روز داخل ہوتے ہیں بیت المعمور
میں اور باہر جاتے ہیں اور قیامت تک پھر وہ فرشتے نہیں آتے ہیں اور [illegible] ستر ہزار فرشتے
آتے ہیں اور دیگا پڑھنے والے کو ثواب جمیع مومنین اور [illegible] تمام [illegible] وقت سے
کہ خدا نے انکو پیدا کیا ہے روز قیامت تک اور جو پڑھے اس دعا کو اور [illegible]
شہید مریگا اور لکھا جائیگا واسطے اسکے ثواب [illegible]

یہ دعا ہو وہ محفوظ رہے اور آتش زدگی سے محفوظ رہے اور جو کہ یہ دعا پڑھے خدا تعالے
اسکے پیٹ میں نطفہ کرے اور حاجت دو جہانی اسکی بر لاوے اور جو کوئی ستر مرتبہ اس دعا کو پڑھے
پس بیشک خدا تعالی جس مرض میں مبتلا ہو خواہ جنون خواہ صاحب جذام خواہ صاحب برص ہو دور ہو
شفا پاوے اور اگر ... لکھ کر ... اور ... دعا کو اپنے کفن پر لکھوا دے ... شرم کرے خدا اس بات سے کہ
عذاب کرے اسکو آتش جہنم سے اور ... [illegible] ... دنیا سے
... [illegible] ... جو کوئی ... اس دعا کو ... اول ماہ رمضان میں پڑھے
خدا اسکو ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... ہزار فرشتے ... [illegible]
اور ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... اور ... [illegible] ... واسطے
اسکے قبر سے نکلنے کے وقت ستر ہزار فرشتے ... ایک ناقہ نور کا ہوگا اور اسکا
... [illegible] ... ہوگا اور ... [illegible] ... اور پاؤں اسکے یاقوت کے ہونگے
اور اوپر ایک اونٹ پر ایک قبہ ہوگا نور کا کہ اسمیں چار دروازے ہونگے اور ... پردہ ... اور
استبرق بہشت کا آویزاں ہوگا اور ... ایک ... ہوگی کہ ... تاج ... کا
ہوگا اور ... تمام قاری دعا میں ... ہوگی اور ... ہزار فرشتے
اور فرشتے کے ہاتھ میں ایک جام ہوگا ... اور اسمیں پینے کی چیز ہوگی بہشت
کی چیزوں میں سے اور اس جام پر لکھا ہوگا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
یہ ... جانب خدا ... عز و جل سے واسطے فلان بن فلان کے ... خدا تعالے
... [illegible] ... اہل بہشت ہو بے حساب اور جو کوئی اس دعا کو ماہ رمضان میں ... بار
... [illegible] ... حرام کرے خدا جسم اسکا آتش پر اور بہشت کو واجب کرے ... اور
... [illegible] ... دو فرشتے کہ نگہبانی کریں اسکی گناہوں سے ... اپنی امان ... یہ
... [illegible] ... اس دعا کو مگر مومن پرہیزگار کو اور حضرت ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام سے
... [illegible] ... حضرت نے فرمایا کہ وصیت کی ... علی ابن ابی طالب ... حفظ کر

اور تعلیم کرو اس دعا کی اور لکھو اس دعا کو میرے کفن پر اور تعلیم کرو اس دعا کو اپنے اہل کو
اور اس دعا میں ہزار اسم ہیں اور اس دعا میں اسم اعظم ہے اور سو فصلیں ہیں کہ ہر ایک فصل
مشتمل ہے اوپر دس اسموں کے اور آخر میں ہر فصل کے یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ سُبْحَانَكَ
يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ فصل ۱۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُقِيْمُ
يَا عَظِيْمُ يَا قَدِيْمُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ ۔ فصل ۲ ۔ يَا
سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا
وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا غَافِرَ الْخَطِيْئَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئَلَاتِ يَا قَابِلَ
التَّوْبَاتِ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ
فصل ۳ ۔ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِيْنَ
يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِيْنَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ يَا خَيْرَ
الْوَارِثِيْنَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِيْنَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِيْنَ
يَا خَيْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ فصل ۴ ۔ يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ يَا مَنْ لَهُ
الْقُدْرَةُ وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ يَا مَنْ هُوَ
الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ الثِّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيْدُ
الْمِحَالِ يَا مَنْ هُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ
يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ
فصل ۵ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا
دَيَّانُ يَا بُرْهَانُ يَا سُلْطَانُ يَا رِضْوَانُ يَا غُفْرَانُ يَا سُبْحَانُ
يَا مُسْتَعَانُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْبَيَانِ ۔ فصل ۶ ۔ يَا مَنْ تَوَاضَعَ
كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهٖ يَا مَنِ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهٖ

یا مَنْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِهِ یا مَنْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِهَیْبَتِهِ یا مَنْ
اِنْقادَ کُلُّ شَیْءٍ مِنْ خَشْیَتِهِ یا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبالُ
مِنْ مَخافَتِهِ یا مَنْ قامَتِ السَّمٰواتُ بِاَمْرِهِ یا مَنِ اسْتَقَرَّتِ
الْاَرَضُونَ بِاِذْنِهِ یا مَنْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ یا مَنْ لا یَعْتَدی
عَلی اَهْلِ مَمْلَکَتِهِ ۔ فصل ۷ ۔ یا غافِرَ الْخَطایا یا کاشِفَ الْبَلایا
یا مُنْتَهَی الرَّجایا یا مُجْزِلَ الْعَطایا یا واهِبَ الْهَدایا یا رازِقَ الْبَرایا
یا قاضِیَ الْمَنایا یا سامِعَ الشَّکایا یا باعِثَ الْبَرایا یا مُطْلِقَ
الْاُساری ۔ فصل ۸ ۔ یا ذَا الْحَمْدِ وَالثَّناءِ یا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهاءِ
یا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّناءِ یا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفاءِ یا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضاءِ
یا ذَا الْمَنِّ وَالْعَطاءِ یا ذَا الْفَصْلِ وَالْقَضاءِ یا ذَا الْعِزِّ وَالْبَقاءِ
یا ذَا الْجُودِ وَالسَّخاءِ یا ذَا الْآلاءِ وَالنَّعْماءِ ۔ فصل ۹
اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یا مانِعُ یا دافِعُ یا رافِعُ یا صانِعُ
یا نافِعُ یا سامِعُ یا جامِعُ یا شافِعُ یا واسِعُ یا مُوسِعُ ۔ فصل ۱۰
یا صانِعَ کُلِّ مَصْنُوعٍ یا خالِقَ کُلِّ مَخْلُوقٍ یا رازِقَ کُلِّ مَرْزُوقٍ
یا مالِکَ کُلِّ مَمْلُوکٍ یا کاشِفَ کُلِّ مَکْرُوبٍ یا فارِجَ کُلِّ مَهْمُومٍ
یا راحِمَ کُلِّ مَرْحُومٍ یا ناصِرَ کُلِّ مَخْذُولٍ یا ساتِرَ کُلِّ مَعْیُوبٍ یا
مَلْجَاَ کُلِّ مَطْرُودٍ ۔ فصل ۱۱ ۔ یا عُدَّتی عِنْدَ شِدَّتی یا رَجائی
عِنْدَ مُصیبَتی یا مُونِسی عِنْدَ وَحْشَتی یا صاحِبی عِنْدَ غُرْبَتی
یا وَلِیّی عِنْدَ نِعْمَتی یا غِیاثی عِنْدَ کُرْبَتی یا دَلیلی عِنْدَ
حَیْرَتی یا غَنائی عِنْدَ افْتِقاری یا مَلْجَای عِنْدَ اضْطِراری
یا مُعینی عِنْدَ مَفْزَعی ۔ فصل ۱۲ ۔ یا عَلّامَ الْغُیُوبِ یا غَفّارَ

الذنوب یا ستار العیوب یا کاشف الکروب یا مقلب القلوب یا
طبیب القلوب یا منور القلوب یا انیس القلوب یا مفرج الهموم
یا منفس الغموم فصل ۱۳ اللهم انی اسئلک باسمک
یا جلیل یا جمیل یا وکیل یا کفیل یا دلیل یا قبیل یا مدیل
یا منیل یا مقیل یا محیل فصل ۱۴ یا دلیل المتحیرین یا
غیاث المستغیثین یا صریخ المستصرخین یا جار المستجیرین یا
امان الخائفین یا عون المؤمنین یا راحم المساکین یا ملجأ
العاصین یا غافر المذنبین یا مجیب دعوة المضطرین
فصل ۱۵ یا ذا الجود والاحسان یا ذا الفضل والامتنان یا
ذا الامن والامان یا ذا القدس والسبحان یا ذا الحکمة والبیان
یا ذا الرحمة والرضوان یا ذا الحجة والبرهان یا ذا العظمة و
السلطان یا ذا الرأفة والمستعان یا ذا العفو والغفران
فصل ۱۶ یا من هو رب کل شیء یا من هو اله کل شیء یا من
هو خالق کل شیء یا من هو صانع کل شیء یا من هو قبل کل شیء
یا من هو بعد کل شیء یا من هو فوق کل شیء یا من هو عالم ب
کل شیء یا من هو قادر علی کل شیء یا من هو یبقی ویفنی
کل شیء فصل ۱۷ اللهم انی اسئلک باسمک یا مؤمن
یا مکون یا ملقن یا مبین یا مهون یا ممکن یا مزین یا معلن
یا مقسم فصل ۱۸ یا من هو فی ملکه مقیم یا من هو فی
سلطانه قدیم یا من هو فی جلاله عظیم یا من هو علی عباده
رحیم یا من هو بکل شیء علیم یا من هو بمن عصاه حلیم یا من هو

بِمَنْ رَجاهُ كَرِيمٌ يا مَنْ هُوَ في صُنْعِهِ حَكِيمٌ يا مَنْ هُوَ في حِكْمَتِهِ
لَطِيفٌ يا مَنْ هُوَ في لُطْفِهِ قَدِيمٌ فصل ۱۹ - يا مَنْ لا يُرْجى إِلّا
فَضْلُهُ يا مَنْ لا يُسْأَلُ إِلّا عَفْوُهُ يا مَنْ لا يُنْظَرُ إِلّا بِرُّهُ يا مَنْ لا
يُخافُ إِلّا عَدْلُهُ يا مَنْ لا يَدُومُ إِلّا مُلْكُهُ يا مَنْ لا سُلْطانَ
إِلّا سُلْطانُهُ يا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ يا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ
غَضَبَهُ يا مَنْ أَحاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يا مَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ
فصل ۲۰ - يا فارِجَ الْهَمِّ يا كاشِفَ الْغَمِّ يا غافِرَ الذَّنْبِ يا قابِلَ التَّوْبِ
يا خالِقَ الْخَلْقِ يا صادِقَ الْوَعْدِ يا مُوفِيَ الْعَهْدِ يا عالِمَ السِّرِّ
يا فالِقَ الْحَبِّ يا رازِقَ الْأَنامِ فصل ۲۱ - اَللّهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يا عَلِيُّ يا وَفِيُّ يا غَنِيُّ يا مَلِيُّ يا حَفِيُّ يا رَضِيُّ يا زَكِيُّ يا بَدِيُّ يا قَوِيُّ
يا وَلِيُّ فصل ۲۲ - يا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ يا مَنْ سَتَرَ الْقَبِيحَ يا مَنْ لَمْ
يُؤاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ يا مَنْ لَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يا عَظِيمَ الْعَفْوِ يا حَسَنَ
التَّجاوُزِ يا واسِعَ الْمَغْفِرَةِ يا باسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يا صاحِبَ
كُلِّ نَجْوى يا مُنْتَهى كُلِّ شَكْوى فصل ۲۳ - يا ذَا النِّعْمَةِ السّابِغَةِ
يا ذَا الرَّحْمَةِ الْواسِعَةِ يا ذَا الْمِنَّةِ السّابِقَةِ يا ذَا الْحِكْمَةِ الْبالِغَةِ يا
ذَا الْقُدْرَةِ الْكامِلَةِ يا ذَا الْحُجَّةِ الْقاطِعَةِ يا ذَا الْكَرامَةِ الظّاهِرَةِ
يا ذَا الْعِزَّةِ الدّائِمَةِ يا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينَةِ يا ذَا الْعَظَمَةِ الْمَنِيعَةِ
فصل ۲۴ - يا بَدِيعَ السَّماواتِ يا جاعِلَ الظُّلُماتِ يا راحِمَ الْعَبَراتِ
يا مُقِيلَ الْعَثَراتِ يا ساتِرَ الْعَوْراتِ يا مُحْيِيَ الْأَمْواتِ يا مُنْزِلَ
الْآياتِ يا مُضَعِّفَ الْحَسَناتِ يا ماحِيَ السَّيِّئاتِ يا شَدِيدَ النَّقِماتِ
فصل ۲۵ - اَللّهُمَّ إِنّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يا مُصَوِّرُ يا مُقَدِّرُ يا مُدَبِّرُ

يَا مُطَهِّرُ يَا مُنَوِّرُ يَا مُيَسِّرُ يَا مُبَشِّرُ يَا مُنْذِرُ يَا مُقَدِّمُ يَا مُؤَخِّرُ فصل ۲۶
يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ
يَا رَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ يَا رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
يَا رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ يَا رَبَّ النُّورِ وَالظَّلَامِ يَا رَبَّ التَّحِيَّةِ
وَالسَّلَامِ يَا رَبَّ الْقُدْرَةِ فِي الْأَنَامِ فصل ۲۷ - يَا أَحْكَمَ
الْحَاكِمِينَ يَا أَعْدَلَ الْعَادِلِينَ يَا أَصْدَقَ الصَّادِقِينَ يَا أَطْهَرَ
الطَّاهِرِينَ يَا أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ يَا أَسْرَعَ الْحَاسِبِينَ يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ
يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ يَا أَشْفَعَ الشَّافِعِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ فصل ۲۸
يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ
يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا فَخْرَ مَنْ لَا فَخْرَ لَهُ
يَا عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَهُ يَا مُعِينَ مَنْ لَا مُعِينَ لَهُ يَا أَنِيسَ مَنْ لَا أَنِيسَ لَهُ
يَا أَمَانَ مَنْ لَا أَمَانَ لَهُ فصل ۲۹ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا عَاصِمُ يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا رَاحِمُ يَا سَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا عَالِمُ يَا قَاسِمُ
يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ - فصل ۳۰ - يَا عَاصِمَ مَنِ اسْتَعْصَمَهُ يَا
رَاحِمَ مَنِ اسْتَرْحَمَهُ يَا غَافِرَ مَنِ اسْتَغْفَرَهُ يَا نَاصِرَ مَنِ اسْتَنْصَرَهُ
يَا حَافِظَ مَنِ اسْتَحْفَظَهُ يَا مُكْرِمَ مَنِ اسْتَكْرَمَهُ يَا مُرْشِدَ مَنِ
اسْتَرْشَدَهُ يَا صَرِيخَ مَنِ اسْتَصْرَخَهُ يَا مُعِينَ مَنِ اسْتَعَانَهُ يَا
مُغِيثَ مَنِ اسْتَغَاثَهُ فصل ۳۱ - يَا عَزِيزاً لَا يُضَامُ يَا لَطِيفاً لَا
يُرَامُ يَا قَيُّوماً لَا يَنَامُ يَا دَائِماً لَا يَفُوتُ يَا حَيّاً لَا يَمُوتُ يَا مَلِكاً
لَا يَزُولُ يَا بَاقِياً لَا يَفْنَى يَا عَالِماً لَا يَجْهَلُ يَا صَمَداً لَا يُطْعَمُ يَا
قَوِيّاً لَا يَضْعُفُ فصل ۳۲ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَحَدُ يَا

يا واحد يا شاهد يا ماجد يا حامد يا رشيد يا باعث يا وارث
يا ضار يا نافع فصل ۳۳ يا اعظم من كل عظيم يا اكرم من
كل كريم يا ارحم من كل رحيم يا اعلم من كل عليم يا احكم من
كل حكيم يا اقدم من كل قديم يا اكبر من كل كبير يا الطف
من كل لطيف يا اجل من كل جليل يا اعز من كل عزيز فصل ۳۴
يا كريم الصفح يا عظيم المن يا كثير الخير يا قديم الفضل يا دائم
اللطف يا لطيف الصنع يا منفس الكرب يا كاشف الضر يا مالك
الملك يا قاضي الحق فصل ۳۵ يا من هو في عهده وفي يا من
هو في وفائه قوي يا من هو في قوته علي يا من هو في علوه قريب
يا من هو في قربه لطيف يا من هو في لطفه شريف يا من هو
في شرفه عزيز يا من هو في عزه عظيم يا من هو في عظمته
مجيد يا من هو في مجده حميد فصل ۳۶ اللهم اني
اسألك باسمك يا كافي يا شافي يا وافي يا معافي يا هادي
يا داعي يا قاضي يا راضي يا عالي يا باقي فصل ۳۷ يا من
كل شيء خاضع له يا من كل شيء خاشع له يا من كل شيء كائن
له يا من كل شيء موجود به يا من كل شيء منيب اليه يا من
كل شيء خائف منه يا من كل شيء قائم به يا من كل شيء صائر
اليه يا من كل شيء يسبح بحمده يا من كل شيء هالك الا وجهه
فصل ۳۸ يا من لا مفر الا اليه يا من لا مفزع الا اليه يا من
لا مقصد الا اليه يا من لا منجى منه الا اليه يا من لا
يرغب الا اليه يا من لا حول ولا قوة الا به يا من لا

يُستعانُ إلّا بِه يا مَن لا يُتوكَّلُ إلّا عَلَيه يا مَن لا يُرجى إلّا هُوَ يا مَن
لا يُعبَدُ إلّا إيّاه فصل ۳۹ يا خَيرَ المَرهوبينَ يا خَيرَ المَرغوبينَ
يا خَيرَ المَطلوبينَ يا خَيرَ المَسؤولينَ يا خَيرَ المَقصودينَ يا خَيرَ
المَذكورينَ يا خَيرَ المَشكورينَ يا خَيرَ المَحبوبينَ يا خَيرَ المَدعوّينَ
يا خَيرَ المُستَأنِسينَ فصل ۴۰ اللّهُمَّ إنّي أسألُكَ
يا غافِرُ يا ساتِرُ يا قادِرُ يا قاهِرُ يا فاطِرُ يا كاسِرُ يا
جابِرُ يا ذاكِرُ يا ناظِرُ يا ناصِرُ فصل ۴۱ يا مَن خَلَقَ فَسَوّى يا مَن
قَدَّرَ فَهَدى يا مَن يَكشِفُ البَلوى يا مَن يَسمَعُ النَّجوى يا مَن
يُنقِذُ الغَرقى يا مَن يُنجي الهَلكى يا مَن يَشفي المَرضى يا مَن أضحَكَ
وَأبكى يا مَن أماتَ وَأحيى يا مَن خَلَقَ الزَّوجَينِ الذَّكَرَ وَالأُنثى
فصل ۴۲ يا مَن فِي البَرِّ وَالبَحرِ سَبيلُه يا مَن فِي الآفاقِ آياتُه
يا مَن فِي الآياتِ بُرهانُه يا مَن فِي المَماتِ قُدرَتُه يا مَن
فِي القُبورِ عِبرَتُه يا مَن فِي القِيامَةِ مُلكُه يا مَن فِي الحِسابِ هَيبَتُه
يا مَن فِي الميزانِ قَضاؤُه يا مَن فِي الجَنَّةِ ثَوابُه يا مَن فِي النّارِ
عِقابُه فصل ۴۳ يا مَن إلَيهِ يَهرُبُ الخائِفونَ يا مَن إلَيهِ
يَفزَعُ المُذنِبونَ يا مَن إلَيهِ يَقصِدُ المُنيبونَ يا مَن إلَيهِ يَرغَبُ
الزّاهِدونَ يا مَن إلَيهِ يَلجَأُ المُتَحَيِّرونَ يا مَن بِه يَستَأنِسُ
المُريدونَ يا مَن بِه يَفتَخِرُ المُحِبّونَ يا مَن في عَفوِه يَطمَعُ الخاطِئونَ
يا مَن إلَيهِ يَسكُنُ الموقِنونَ يا مَن عَلَيهِ يَتَوَكَّلُ المُتَوَكِّلونَ فصل ۴۴
اللّهُمَّ إنّي أسألُكَ بِاسمِكَ يا حَبيبُ يا طَبيبُ يا قَريبُ
يا رَقيبُ يا حَسيبُ يا مَهيبُ يا مُثيبُ يا مُجيبُ يا خَبيرُ يا بَصيرُ

فصل ۴۵ - یَا اَقْرَبَ مِنْ کُلِّ قَرِیْبٍ یَا اَحَبَّ مِنْ کُلِّ حَبِیْبٍ یَا اَبْصَرَ
مِنْ کُلِّ بَصِیْرٍ یَا اَخْبَرَ مِنْ کُلِّ خَبِیْرٍ یَا اَشْرَفَ مِنْ کُلِّ شَرِیْفٍ
یَا اَرْفَعَ مِنْ کُلِّ رَفِیْعٍ یَا اَقْوٰی مِنْ کُلِّ قَوِیٍّ یَا اَغْنٰی مِنْ کُلِّ غَنِیٍّ
یَا اَجْوَدَ مِنْ کُلِّ جَوَادٍ یَا اَرْاَفَ مِنْ کُلِّ رَءُوْفٍ فصل ۴۶ -
یَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ یَا صَانِعًا غَیْرَ مَصْنُوْعٍ یَا خَالِقًا غَیْرَ مَخْلُوْقٍ
یَا مَالِکًا غَیْرَ مَمْلُوْکٍ یَا قَاهِرًا غَیْرَ مَقْهُوْرٍ یَا رَافِعًا غَیْرَ مَرْفُوْعٍ
یَا حَافِظًا غَیْرَ مَحْفُوْظٍ یَا نَاصِرًا غَیْرَ مَنْصُوْرٍ یَا شَاهِدًا غَیْرَ
غَائِبٍ یَا قَرِیْبًا غَیْرَ بَعِیْدٍ فصل ۴۷ - یَا نُوْرَ النُّوْرِ یَا مُنَوِّرَ
النُّوْرِ یَا خَالِقَ النُّوْرِ یَا مُدَبِّرَ النُّوْرِ یَا مُقَدِّرَ النُّوْرِ یَا نُوْرَ
کُلِّ نُوْرٍ یَا نُوْرًا قَبْلَ کُلِّ نُوْرٍ یَا نُوْرًا بَعْدَ کُلِّ نُوْرٍ یَا نُوْرًا فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ
یَا نُوْرًا لَیْسَ کَمِثْلِهٖ نُوْرٌ فصل ۴۸ - یَا مَنْ عَطَاۤؤُهٗ شَرِیْفٌ یَا مَنْ
فِعْلُهٗ لَطِیْفٌ یَا مَنْ لُطْفُهٗ مُقِیْمٌ یَا مَنْ اِحْسَانُهٗ قَدِیْمٌ یَا
مَنْ قَوْلُهٗ حَقٌّ یَا مَنْ وَعْدُهٗ صِدْقٌ یَا مَنْ عَفْوُهٗ فَضْلٌ یَا
مَنْ عَذَابُهٗ عَدْلٌ یَا مَنْ ذِکْرُهٗ حُلْوٌ یَا مَنْ فَضْلُهٗ عَمِیْمٌ
فصل ۴۹ - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ یَا مُسَهِّلُ یَا مُفَصِّلُ
یَا مُبَدِّلُ یَا مُذَلِّلُ یَا مُنَزِّلُ یَا مُنَوِّلُ یَا مُفْضِلُ یَا مُجْزِلُ
یَا مُمْهِلُ یَا مُجْمِلُ فصل ۵۰ - یَا مَنْ یَرٰی وَلَا یُرٰی یَا مَنْ یَخْلُقُ
وَلَا یُخْلَقُ یَا مَنْ یَهْدِیْ وَلَا یُهْدٰی یَا مَنْ یُحْیِیْ وَلَا یُحْیٰی
یَا مَنْ یَسْئَلُ وَلَا یُسْئَلُ یَا مَنْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ یَا مَنْ یُجِیْرُ
وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ یَا مَنْ یَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْهِ یَا مَنْ یَحْکُمُ وَلَا یُحْکَمُ
عَلَیْهِ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ

فصل ۵۱ - یا نعم الحسیب یا نعم الطبیب یا نعم الرقیب یا
نعم القریب یا نعم المجیب یا نعم الحبیب یا نعم الکفیل یا
نعم الوکیل یا نعم المولی یا نعم النصیر فصل ۵۲ -
یا سرور العارفین یا منی المحبین یا انیس المریدین یا حبیب
التوابین یا رازق المقلین یا رجاء المذنبین یا قرۃ عین
العابدین یا منفس عن المکروبین یا مفرج عن المغمومین
یا اله الاولین والآخرین - فصل ۵۳ - اللهم انی
اسألك باسمك یا ربنا یا الهنا یا سیدنا یا مولانا یا ناصرنا
یا حافظنا یا دلیلنا یا معیننا یا حبیبنا یا طبیبنا فصل ۵۴
یا رب النبیین والابرار یا رب الصدیقین والاخیار یا
رب الجنة والنار یا رب الصغار والکبار یا رب الحبوب
والثمار یا رب الانهار والاشجار یا رب الصحاری والقفار
یا رب البراری والبحار یا رب اللیل والنهار یا رب
الاعلان والاسرار - فصل ۵۵ - یا من نفذ فی کل
شیء امره یا من لحق بکل شیء علمه یا من بلغت الی
کل شیء قدرته یا من لا تحصی العباد نعمه یا من لا تبلغ
الخلائق شکره یا من لا تدرك الافهام جلاله یا من لا تنال
الاوهام کنهه یا من العظمة والکبریاء رداؤه یا من
لا ترد العباد قضاءه یا من لا ملك الا ملکه یا من لا
عطاء الا عطاؤه فصل ۵۶ - یا من له المثل الاعلی
یا من له الصفات العلیا یا من له الآخرة والاولی

یا مَنْ لَهُ الْجَنَّةُ الْمَاْوٰی یا مَنْ لَهُ الْاٰیاتُ الْكُبْرٰی یا مَنْ لَهُ
الْاَسْماءُ الْحُسْنٰی یا مَنْ لَهُ الْحُكْمُ وَالْقَضاءُ یا مَنْ لَهُ الْهَواءُ وَالْفَضاءُ
یا مَنْ لَهُ الْعَرْشُ وَالثَّرٰی یا مَنْ لَهُ السَّمٰواتُ الْعُلٰی فصل ۵۷
اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ یا عَفُوُّ یا غَفُورُ یا صَبُورُ
یا شَكُورُ یا رَؤُفُ یا عَطُوفُ یا مَسْئُولُ یا وَدُودُ یا سُبُّوحُ
یا قُدُّوسُ فصل ۵۸ - یا مَنْ فِی السَّمٰواتِ عَظَمَتُهُ
یا مَنْ فِی الْاَرْضِ اٰیاتُهُ یا مَنْ فی كُلِّ شَیْءٍ دَلائِلُهُ یا مَنْ
فِی الْبِحارِ عَجائِبُهُ یا مَنْ فِی الْجِبالِ خَزائِنُهُ یا مَنْ یَبْدَءُ
الْخَلْقَ ثُمَّ یُعیدُهُ یا مَنْ اِلَیْهِ یَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ یا مَنْ اَظْهَرَ
فی كُلِّ شَیْءٍ لُطْفَهُ یا مَنْ اَحْسَنَ كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهُ یا مَنْ
تَصَرَّفَ فِی الْخَلائِقِ قُدْرَتُهُ فصل ۵۹ - یا حَبیبَ مَنْ لا
حَبیبَ لَهُ یا طَبیبَ مَنْ لا طَبیبَ لَهُ یا مُجیبَ مَنْ لا مُجیبَ
لَهُ یا شَفیقَ مَنْ لا شَفیقَ لَهُ یا رَفیقَ مَنْ لا رَفیقَ لَهُ یا
مُغیثَ مَنْ لا مُغیثَ لَهُ یا دَلیلَ مَنْ لا دَلیلَ لَهُ یا اَنیسَ مَنْ
لا اَنیسَ لَهُ یا راحِمَ مَنْ لا راحِمَ لَهُ یا صاحِبَ مَنْ
لا صاحِبَ لَهُ فصل ۶۰ - یا كافِیَ مَنِ اسْتَكْفاهُ یا هادِیَ مَنِ
اسْتَهْداهُ یا كالِیَ مَنِ اسْتَكْلاهُ یا راعِیَ مَنِ اسْتَرْعاهُ یا
شافِیَ مَنِ اسْتَشْفاهُ یا قاضِیَ مَنِ اسْتَقْضاهُ یا مُغْنِیَ مَنِ
اسْتَغْناهُ یا مُوفِیَ مَنِ اسْتَوْفاهُ یا مُقَوِّیَ مَنِ اسْتَقْواهُ یا
وَلِیَّ مَنِ اسْتَوْلاهُ فصل ۶۱ - اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
یا خالِقُ یا رازِقُ یا ناطِقُ یا صادِقُ یا فالِقُ یا فارِقُ یا فاتِقُ

يا سابق يا سامق فصل ٤٢ - يا من يقلب الليل والنهار يا من
جعل الظلمات والانوار يا من جعل الظل والحرور يا من
سخر الشمس والقمر يا من قدر الخير والشر يا من خلق الموت
والحيوة يا من له الخلق والامر يا من لم يتخذ صاحبة
ولا ولدا يا من ليس له شريك في الملك يا من لم يكن له
ولي من الذل فصل ٤٣ - يا من يعلم مراد المريدين يا
من يعلم ضمير الصامتين يا من يسمع انين الواهنين يا
من يرى بكاء الخائفين يا من يملك حوائج السائلين
يا من يقبل عذر التائبين يا من لا يصلح عمل المفسدين
يا من لا يضيع اجر المحسنين يا من لا يبعد عن قلوب العارفين
يا اجود الاجودين - فصل ٤٤ - يا دائم البقاء يا سامع
الدعاء يا واسع العطاء يا غافر الخطاء يا بديع السماء
يا حسن البلاء يا جميل الثناء يا قديم السناء يا كثير الوفاء
يا شريف الجزاء فصل ٤٥ - اللهم اني اسئلك باسمك
يا ستار يا غفار يا قهار يا جبار يا صبار يا بار يا مختار يا
فتاح يا نفاح يا مرتاح فصل ٤٦ - يا من خلقني وسواني
يا من رزقني ورباني يا من اطعمني وسقاني يا من قربني و
ادناني يا من عصمني وكفاني يا من حفظني وكلاني يا من
اعزني واغناني يا من وفقني وهداني يا من انسني واواني
يا من اماتني واحياني فصل ٤٧ - يا من يحق الحق بكلماته
يا من يقبل التوبة عن عباده يا من يحول بين المرء وقلبه

يَا مَنْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَا مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ
سَبِيْلِهٖ يَا مَنْ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ يَا مَنْ لَا رَادَّ لِقَضَائِهٖ يَا مَنِ
انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ لِاَمْرِهٖ يَا مَنِ السَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِيْنِهٖ يَا
مَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ فصل ۶۸
يَا مَنْ جَعَلَ الْاَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا يَا
مَنْ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُوْرًا يَا مَنْ
جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا يَا مَنْ جَعَلَ
النَّوْمَ سُبَاتًا يَا مَنْ جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْاَشْيَاءَ اَزْوَاجًا
يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ مِرْصَادًا فصل ۶۹ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا سَمِيْعُ يَا شَفِيْعُ يَا رَفِيْعُ يَا مَنِيْعُ يَا سَرِيْعُ يَا بَدِيْعُ
يَا كَبِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا خَبِيْرُ يَا مُجِيْرُ فصل ۷۰ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ
يَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِيْ
لَا يُشَارِكُهٗ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِيْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِيْ يُمِيْتُ
كُلَّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِيْ يَرْزُقُ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيًّا لَمْ يَرِثِ الْحَيٰوةَ مِنْ
حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ
وَّلَا نَوْمٌ فصل ۷۱ يَا مَنْ لَهٗ ذِكْرٌ لَا يُنْسٰى يَا مَنْ لَهٗ
نُوْرٌ لَا يُطْفٰى يَا مَنْ لَهٗ نِعَمٌ لَا تُعَدُّ يَا مَنْ لَهٗ مُلْكٌ لَا يَزُوْلُ
يَا مَنْ لَهٗ ثَنَاءٌ لَا يُحْصٰى يَا مَنْ لَهٗ جَلَالٌ لَا يُكَيَّفُ يَا مَنْ
لَهٗ كَمَالٌ لَا يُدْرَكُ يَا مَنْ لَهٗ قَضَاءٌ لَا يُرَدُّ يَا مَنْ لَهٗ صِفَاتٌ
لَا تُبَدَّلُ يَا مَنْ لَهٗ نُعُوْتٌ لَا تُغَيَّرُ فصل ۷۲ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ
يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِيْنَ

يا مدرك الهاربين يا من يحب الصابرين يا من يحب التوابين يا من يحب المتطهرين يا من يحب المحسنين يا من هو اعلم بالمهتدين

فصل ۵۳ اللهم اني اسألك باسمك يا شفيق يا رفيق يا حفيظ يا محيط يا مقيت يا مغيث يا معز يا مذل يا مبدئ يا معيد

فصل ۵۴ يا من هو احد بلا ضد يا من هو فرد بلا ند يا من هو صمد بلا عيب يا من هو وتر بلا كيف يا من هو قاض بلا حيف يا من هو رب بلا وزير يا من هو عزيز بلا ذل يا من هو غني بلا فقر يا من هو ملك بلا عزل يا من هو موصوف بلا شبيه

فصل ۵۵ يا من ذكره شرف للذاكرين يا من شكره فوز للشاكرين يا من حمده عز للحامدين يا من طاعته نجاة للمطيعين يا من بابه مفتوح للطالبين يا من سبيله واضح للمنيبين يا من آياته برهان للناظرين يا من كتابه تذكرة للمتقين يا من رزقه عموم للطائعين والعاصين يا من رحمته قريب من المحسنين

فصل ۵۶ يا من تبارك اسمه يا من تعالى جده يا من لا اله غيره يا من جل ثناؤه يا من تقدست اسماؤه يا من يدوم بقاؤه يا من العظمة بهاؤه يا من الكبرياء رداؤه يا من لا تحصى آلاؤه يا من لا تعد نعماؤه

فصل ۵۷ اللهم اني اسألك باسمك يا معين يا امين يا مبين يا متين يا مكين يا رشيد يا حميد يا مجيد يا شديد يا شهيد

فصل ۷۸ - يا ذا العرش المجيد يا ذا القول السديد يا ذا الفعل
الرشيد يا ذا البطش الشديد يا ذا الوعد والوعيد يا من
هو الولي الحميد يا من هو فعال لما يريد يا من هو قريب غير
بعيد يا من هو على كل شيء شهيد يا من هو ليس بظلام للعبيد
فصل ۷۹ - يا من لا شريك له ولا وزير يا من لا شبيه له
ولا نظير يا خالق الشمس والقمر المنير يا مغني البائس
الفقير يا رازق الطفل الصغير يا راحم الشيخ الكبير
يا جابر العظم الكسير يا عصمة الخائف المستجير يا من هو
بعباده خبير بصير يا من هو على كل شيء قدير فصل ۸۰
يا ذا الجود والنعم يا ذا الفضل والكرم يا خالق اللوح والقلم
يا بارئ الذر والنسم يا ذا البأس والنقم يا ملهم العرب
والعجم يا كاشف الضر والألم يا عالم السر والهمم يا رب
البيت والحرم يا من خلق الأشياء من العدم فصل ۸۱
اللهم إني أسألك باسمك يا فاعل يا جاعل يا قابل يا كامل
يا فاضل يا فاصل يا عادل يا غالب يا طالب يا
واهب فصل ۸۲ - يا من أنعم بطوله يا من أكرم بجوده يا
من جاد بلطفه يا من تعزز بقدرته يا من قدر بحكمته
يا من حكم بتدبيره يا من دبر بعلمه يا من تجاوز بحلمه
يا من دنا في علوه يا من علا في دنوه فصل ۸۳ - يا من يخلق
ما يشاء يا من يفعل ما يشاء يا من يهدي من يشاء يا من
يضل من يشاء يا من يعذب من يشاء يا من يغفر لمن يشاء

يَا مَنْ يُعِزُّ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُذِلُّ مَنْ يَشَاءُ يَا مَنْ يُصَوِّرُ فِي
الْأَرْحَامِ مَا يَشَاءُ يَا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ فصل ۸۴
يَا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا
يَا مَنْ لَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا يَا مَنْ جَعَلَ الْمَلَائِكَةَ رُسُلًا يَا
مَنْ جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا يَا مَنْ
خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا يَا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَمَدًا يَا مَنْ أَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يَا مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا فصل ۸۵
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا بَاطِنُ يَا ظَاهِرُ
يَا بَرُّ يَا حَقُّ يَا فَرْدُ يَا وِتْرُ يَا صَمَدُ يَا سَرْمَدُ فصل ۸۶ يَا خَيْرَ
مَعْرُوفٍ عُرِفَ يَا أَفْضَلَ مَعْبُودٍ عُبِدَ يَا أَجَلَّ مَشْكُورٍ شُكِرَ
يَا أَعَزَّ مَذْكُورٍ ذُكِرَ يَا أَعْلَى مَحْمُودٍ حُمِدَ يَا أَقْدَمَ مَوْجُودٍ طُلِبَ
يَا أَرْفَعَ مَوْصُوفٍ وُصِفَ يَا أَكْبَرَ مَقْصُودٍ قُصِدَ يَا أَكْرَمَ مَسْئُولٍ
سُئِلَ يَا أَشْرَفَ مَحْبُوبٍ عُلِمَ فصل ۸۷ يَا حَبِيبَ
الْبَاكِينَ يَا سَيِّدَ الْمُتَوَكِّلِينَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ يَا
وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَنِيسَ الذَّاكِرِينَ يَا مَفْزَعَ الْمَلْهُوفِينَ
يَا مُنْجِيَ الصَّادِقِينَ يَا أَقْدَرَ الْقَادِرِينَ يَا أَعْلَمَ الْعَالِمِينَ
يَا إِلٰهَ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ فصل ۸۸ يَا مَنْ عَلَا فَقَهَرَ يَا مَنْ
مَلَكَ فَقَدَرَ يَا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يَا مَنْ عُبِدَ فَشَكَرَ يَا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ
يَا مَنْ لَا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ يَا مَنْ لَا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ يَا مَنْ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ أَثَرٌ
يَا رَازِقَ الْبَشَرِ يَا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ فصل ۸۹ اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَافِظُ يَا بَارِئُ يَا ذَارِئُ يَا بَاذِخُ

یعنی ... پیچک وغیرہ ۱۲

يا فارِجُ يا فاتِحُ يا كاشِفُ يا ضامِنُ يا آمِرُ يا ناهي فصل ۹۰ يا
مَنْ لا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يَصْرِفُ السُّوءَ اِلّا هُوَ يا مَنْ
لا يَخْلُقُ الْخَلْقَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يَغْفِرُ الذَّنْبَ اِلّا هُوَ يا مَنْ
لا يُتِمُّ النِّعْمَةَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يُقَلِّبُ الْقُلُوبَ اِلّا هُوَ يا مَنْ
لا يُدَبِّرُ الْاَمْرَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا
يَبْسُطُ الرِّزْقَ اِلّا هُوَ يا مَنْ لا يُحْيِي الْمَوْتى اِلّا هُوَ فصل ۹۱
يا مُعينَ الضُّعَفاءِ يا صاحِبَ الْغُرَباءِ يا ناصِرَ الْاَوْلِياءِ يا
قاهِرَ الْاَعْداءِ يا رافِعَ السَّماءِ يا اَنيسَ الْاَصْفِياءِ يا حَبيبَ الْاَتْقِياءِ
يا كَنْزَ الْفُقَراءِ يا اِلهَ الْاَغْنِياءِ يا اَكْرَمَ الْكُرَماءِ فصل ۹۲
يا كافِيَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يا قائِماً عَلى كُلِّ شَيْءٍ يا مَنْ لا يُشْبِهُهُ شَيْءٌ
يا مَنْ لا يَزيدُ في مُلْكِهِ شَيْءٌ يا مَنْ لا يَخْفى عَلَيْهِ شَيْءٌ
يا مَنْ لا يَنْقُصُ في خَزائِنِهِ شَيْءٌ يا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ
يا مَنْ لا يَعْزُبُ عَنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ يا مَنْ هُوَ خَبيرٌ بِكُلِّ
شَيْءٍ يا مَنْ وَسِعَتْ رَحْمَتُهُ كُلَّ شَيْءٍ فصل ۹۳ اَللّـهُمَّ
اِنّي اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يا مُكْرِمُ يا مُطْعِمُ يا مُنْعِمُ يا مُعْطي يا مُغْني
يا مُقْني يا مُفْني يا مُحْيي يا مُرْضي يا مُنْجي فصل ۹۴ يا اَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ
وَآخِرَهُ يا اِلهَ كُلِّ شَيْءٍ وَمَليكَهُ يا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَصانِعَهُ
يا بارِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَخالِقَهُ يا قابِضَ كُلِّ شَيْءٍ وَباسِطَهُ يا
مُبْدِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُعيدَهُ يا مُنْشِئَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُقَدِّرَهُ
يا مُكَوِّنَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُحَوِّلَهُ يا مُحْيِيَ كُلِّ شَيْءٍ وَمُميتَهُ يا خالِقَ
كُلِّ شَيْءٍ وَوارِثَهُ فصل ۹۵ يا خَيْرَ ذاكِرٍ وَمَذْكُورٍ يا خَيْرَ

شاکرٍ ومشکورٍ یا خیر حامدٍ ومحمودٍ یا خیر شاهدٍ ومشهودٍ یا
خیر داعٍ ومدعوٍّ یا خیر مجیبٍ ومجابٍ یا خیر مونسٍ
وانیسٍ یا خیر صاحبٍ وجلیسٍ یا خیر مقصودٍ ومطلوبٍ
یا خیر حبیبٍ ومحبوبٍ۔ فصل ۹۶۔ یا من هو لمن دعاه
مجیبٌ یا من هو لمن اطاعه حبیبٌ یا من هو الی من احبه
قریبٌ یا من هو بمن استحفظه رقیبٌ یا من هو بمن رجاه
کریمٌ یا من هو بمن عصاه حلیمٌ یا من هو فی عظمته
رحیمٌ یا من هو فی حکمته عظیمٌ یا من هو فی احسانه
قدیمٌ یا من هو بمن اراده علیمٌ فصل ۹۷۔ اللهم انی
اسئلک باسمک یا مسبب یا مرغب یا مقلب یا معقب
یا مرتب یا مخوف یا محذر یا مذکر یا مسخر یا مغیر فصل ۹۸
یا من علمه سابقٌ یا من وعده صادقٌ یا من لطفه ظاهرٌ یا
من امره غالبٌ یا من کتابه محکمٌ یا من قضاؤه کائنٌ یا
من قرآنه مجیدٌ یا من ملکه قدیمٌ یا من فضله عمیمٌ یا
من عرشه عظیمٌ فصل ۹۹۔ یا من لا یشغله سمعٌ عن سمعٍ
یا من لا یمنعه فعلٌ عن فعلٍ یا من لا یلهیه قولٌ عن قولٍ یا
من لا یغلطه سؤالٌ عن سؤالٍ یا من لا یحجبه شیءٌ عن
شیءٍ یا من لا یبرمه الحاح الملحین یا من هو غایة مراد
المریدین یا من هو منتهی همم العارفین یا من هو منتهی
طلب الطالبین یا من لا یخفی علیه ذرةٌ فی العالمین
فصل ۱۰۰۔ یا حلیماً لا یعجل یا جواداً لا یبخل یا صادقاً لا

لَا يُخْلِفُ يَا وَهَّابًا لَا يَمَلُّ يَا قَاهِرًا لَا يُغْلَبُ يَا عَظِيمًا لَا يُوصَفُ
يَا عَدْلًا لَا يَحِيفُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا كَبِيرًا لَا يَصْغُرُ يَا
حَافِظًا لَا يَغْفُلُ سُبْحَانَكَ يَا لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ
خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ

جوشن صغیر

امام حسینؑ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے پدر بزرگوار علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا کہ اے فرزند تعلیم کرتا ہوں میں تمکو اسرار خدا سے کہ وہ تعلیم کیا ہے مجکو رسولؐ خدا نے کہ وہ اسرار رسولؐ خدا سے تھا اور کوئی اسپر مطلع نہیں ہوا میں نے عرض کی کہ ہاں بتلائیے علی مرتضیٰؑ نے فرمایا کہ نازل ہوئے جبرئیلؑ رسولؐ خدا پر روز احد کے اور وہ دن بہت ہولناک اور گرم تھا اور پیغمبرؐ خدا میں جوشن یعنی زرہ پہننے کی طاقت نہ تھی پیغمبرؐ خدا فرماتے ہیں کہ میں نے سر آسمان کی طرف بلند کیا اور دعا مانگی دیکھا میں نے کہ در ہائے آسمان کھل گئے اور نازل ہوئے مجھپر جبرئیلؑ پس کہا السلام علیک جواب میں کہا علیک السلام جبرئیلؑ نے کہا کہ پروردگار تمھارا انکو سلام کہتا ہے اور انکو خاص کرکے تحیت اور اکرام کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اُتار ڈالو جوشن یعنی زرہ کو اور پڑھو اس دعا کو کہ بمثل جوشن یعنی زرہ کے ہے بدن پر عرض کی میں نے کہ اے برادر من جبرئیلؑ یہ دعا مخصوص میرے لیے ہے یا میری امت کے لیے بھی جبرئیلؑ نے فرمایا کہ واسطے آپ کے اور آپکی امت کیواسطے بھی ہے رسولؐ خدا نے فرمایا ثواب کیا ہے جبرئیلؑ نے کہا کہ یا رسولؐ خدا جو کوئی پڑھے اس دعا کو گھر سے نکلنے کے وقت تو ہو بچا ہے اسکو خدا بکار ہائے نیکو اور یہ دعا بیچ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان اور صحف ابراہیمؑ کے ہے اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے عطا کرتا ہے اسکو خدا العرش ہر حرف کے دو زوجہ حور العین میں سے اور جب فارغ ہو دعا پڑھنے سے تو بنا کرتا ہے خداے تعالیٰ اسکے واسطے مکان بہشت میں اور دیتا ہے اسکو ثواب بعدد ہر حرف توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان عظیم کے اور دعا پڑھنے والے کو ثواب بمثل ابراہیمؑ خلیل اللہ و موسیٰؑ کلیم اللہ و عیسیٰؑ روح اللہ و محمدؐ حبیب اللہ کے ملتا ہے اور بہشت مغرب میں ایک زمین ہے اُس سرزمین میں ایک خلق ہے مخلوقات خدا سے کہ وہ لوگ عبادت خدا کرتے ہیں اور گناہ نہیں کرتے اور روتے روتے بسبب خوف خدا کے گوشت نہیں ہے عذاب نہ کرے اور آتش دوزخ سے نہ جلاوے

رخسارے اُنکے پارہ پارہ ہوگئے ہین اُس مقام مین ابلیس نہین ہی اور اُس شہر کی مخلوق
نہین جانتی کہ خداے تعالی نے ابلیس کو پیدا کیا ہی اور گنتی اُس خلق کی شمار مین نہین
آسکتی پس دیتا ہی خداے تعالی صاحب اس دعا کو ثواب عدد اُس خلق کا اور
عبادت اُنکی کا اور خداے تعالی نے بنا کیا ہی ایک مکان آسمان چہارم پر کہ اُسکو
۶۳۲ بیت المعمور کہتے ہین اور داخل ہوتے ہین اُسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے اور وہ فرشتے
اُس مکان مین ہو کر باہر نکل آتے ہین اور وہ پھر اُس مکان مین کبھی نہین جاتے دوسرے
دن اور ستر ہزار فرشتے جاتے ہین اور نکل آتے ہین اسی طرح ہر روز اُسمین نئے
فرشتے ستر ہزار جایا کرتے ہین اور باہر نکل آتے ہین اور جایا کرینگے اسی طرح
قیامت تک پس عطا کرتا ہی خداے تعالی قاری اس دعا کو ثواب اُن فرشتون کا اور
عطا کرتا ہی ثواب بعدد مومنین اور مومنات جن و انس کا جس دن سے کہ وہ
پیدا ہوتے ہین اور جب تک نفخ صور ہوگا اور جو کوئی لکھے اس دعا کو ظرف پاکیزہ
مین آب باران اور زعفران سے اور دھو کر پیے جتنا پیا جاوے تو عافیت دے
اُسکو خداے تعالی ہر ایک کوفت سے کہ اُسکے بدن مین ہوا اور شفا دے اُسکو
ہر ایک بیماری سے اور جو شخص پڑھے اس دعا کو اور انتقال کرے وہ شخص
مثل شہیدون کے ہی اور لکھے خداے تعالی اُسکو ثواب ستانوے سو شہیدون کا
شہداے بدر سے اور جو شخص پڑھے اسکو بوقت شب خداے تعالی طرف اُسکے
توجہ کرے اور نظر رحمت کرے اور جو کچھ کہ حاجت ہے دنیا و آخرت سے وہ شخص
مانگے خداے تعالی اُسکو عطا فرماوے اور جس شب کو پڑھے اس دعا کو
دفع کرے حق تعالی اُس شخص سے شر شیطان و مکر اُسکے کو اور قبول کرے
کامون اُسکے کو اور پاک کرے مال اُسکے کو پس اُسی وقت جبرئیل نے کہا کہ مجھ سے
کہا اسرافیل نے کہ خداے تعالی نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے عزت و جلال اپنے کی

کہ جو کوئی ایمان لاوے میرا اور تصدیق کرے یا رسول خدا اور تصدیق کرے اس دعا
کی دیتا ہوں اسکو خداے تعالی ملک عظیم بدرستیکہ میں وہ خدا ہوں کہ کم نہیں ہوتے
خزانے میرے اور فانی نہیں ہوتی عطا میری اور اگر کھیردون میں بہشت کو واسطے
بندون میں اپنے کم نکریگا یہ امر میرے خزانون کو نکم نہ ہست یا محمد وہ ہون
میں کہ جسوقت کسی چیز کا ارادہ کرون میں کہتا ہون ہو جا پس وہ ہو جاتی
ہی یا محمد اگر کوئی بندہ بندون میں سے پڑھے اس دعا کو بہ نیت خالص و یقین
راست تو شمر خیر نصیب ہو جاوے اہل بلا و تمام دنیا کے کہ وہ برس دوزخ ہم میں و جھنون ہیں
ہم فشار ہون عافیت وشفا پاوے اور سب کو گنہ اسکے بخشدون اور میں او جبرئیل
نے کہا کہ اے محمد اگر کوئی لکھے اس دعا کو بیچ ظرف کے کافور و مشک سے اور دھو کر
اسکو کفن میت پر چھڑکے تو بھیجیگا خداے تعالی قبر میں اسکی سو ہزار نور اور دفع کرے
اس سے ہول منکر و نکیر کا اور امن رہے عذاب قبر سے اور بھیجے خداے تعالی طرف
اسکی قبر کے ستر ہزار فرشتے کہ ہر فرشتہ کے ہاتھ میں ایک طبق ہوگا نور سے کہ اس طبق
سے جھکے اور وہ کہیں گے کہ خداے تعالی نے موکل کیا ہے تیری خدمت کو پس
ہم مونس تیرے ہیں قیامت تک جبرئیل نے کہا کہ ای محمد سنا ہے میں نے باری تعالے
سے کہ فرمایا تھا کہ یہ دعا لکھی ہوئی ہے سراپردہ ہاے عرش پر پانچ ہزار برس قبل خلق دنیا
کے اور جو بندہ پڑھے اس دعا کو اول ماہ مبارک میں دیویگا خداے تعالی اسکو ثواب شب قدر
کا اور خلق کریگا ہر آسمان پر ستر ہزار فرشتے اور بیت المقدس میں ستر ہزار فرشتے
اور مشرق و مغرب میں ستر ستر ہزار فرشتے کہ ہر فرشتہ کے بیس ہزار سر ہونگے اور
ہر سر میں بیس ہزار دہن اور ہر دہن میں بیس ہزار منہ اور ہر منہ میں بیس ہزار زبان
کہ تسبیح کرینگے خداے تعالی کی ساتھ لغات مختلف اور ثواب تسبیح کا دعا کے پڑھنے والے
کے لیے ہو اور کوئی پیغمبر ایسا نہ تھا کہ جسنے یہ دعا پڑھی ہو اور کوئی بندہ نہیں ہو کہ جو پڑھے

مگر یہ کہ نہ باقی رہیگا درمیان اسکے اور خدا کے کوئی حجاب اور سوال نکریگا خدا اسسے کسی چیز کا
مگر یہ کہ خدا اسکو عطا کرے اور جو کوئی پڑھے اسکو بھیجتا ہے خدا اسکی طرف وقت باہر آنے
قبر کے ستر ہزار فرشتے کہ ہر فرشتہ کے ہاتھ میں علم ہوگا نور سے اور ستر ہزار غلام ہمراہ ہونگے
کہ ہر غلام کے ہاتھ میں مہار ایک اونٹ کی ہوگی اور شکم اُن اونٹون کے مروارید سے
ہونگے اور پشت انکی زبرجد سبز سے اور ہاتھ اور پائون انکے یاقوت سرخ سے اور ہر ایک اونٹ
کے اوپر قبہ ہوگا نور سے کہ ہر قبہ میں چار سو در ہونگے اور ہر در میں چار سو تخت ہونگے
اور ہر تخت پر چار سو فرش سندس کے اور استبرق کے ہونگے اور ہر فرش پر چار سو حورے
ہونگے اور چار سو کنیزک اور ہر کنیزک کے چار سو گیسو ہونگے مشک اذفر سے اور ہر ایک
کے سر پر تاج طلا سے سرخ کا ہوگا پس وہ تسبیح اور تقدیس خدا کی کرینگے اور اسکے ثواب کو
طرف قاری دعا کے تکبیر دینگے اور لیجائینگے کہ تا کہ ہوا ثواب سے آتے ہین نزدیک
قاری دعا کے ستر ہزار فرشتے کہ ہر فرشتہ کے ہاتھ میں قدح مروارید سفید کا ہوگا اور اُس قدح
مین چار طرح کی چیزین پینے کی ہونگی ایک آب پاکیزہ دوسرے شیر خوش مزہ تیسرے شراب
لذیذ چوتھے عسل مصفی اور سر پر ہر فرشتہ کے ایک طبق ہوگا اُسپر پارچہ سفید پڑا ہوگا
اور اُسپر لکھا ہوگا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور اسکے نیچے لکھا ہوگا کہ یہ ہدیہ
ہے جانب خدا سے واسطے فلان بن فلان کے اور ہو اطاعت کنندہ یعنی ہمیشہ پڑھنے والا
اس دعا کا آویگا قیامت کے دن عرصۂ قیامت مین اور خلق نگاہ کریگی طرف
اسکے اور اسکی عظمت دیکھکر کہیگی کہ یہ کون شخص ہے کہ اس طرح سے آتا ہے کہ بہت سے
غلام اور کنیزین سوار اونٹون پر اور ملائکہ پیش و پس اسکے ہین اور اُسکو اسی طرح سے
زیر عرش لاوینگے پس منادی خدا کی طرف سے ندا کریگا کہ ای بندہ میرے تو داخل
بہشت ہو بے حساب اور جو بندہ پڑھے اسکو تو بکثرت ثواب و حسنات لکھتے لکھتے
فرشتے تھک جاتے ہین اور کثرت کتابت ثواب و حسنات سے تب آنکو تھکتے ہین

اور رسول خدا نے فرمایا کہ جو کوئی ماہ رمضان میں اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے آتش دوزخ اسپر حرام ہوتی ہے اور واجب کرتا ہے اسپر بہشت کو اور ایک دفعہ بھی پڑھے تو کافی ہے اور جو کوئی پڑھے اس دعا کو تو خداوند فرشتے اسپر موکل کرتا ہے کہ وہ نگہبانی کرتے ہیں اسکی گناہوں سے اور تسبیح اور تقدیس خدا کی کرتے ہیں اور حفاظت کرتے ہیں اسکی بلاؤں سے اور کھلجاتے ہیں واسطے اسکے دروازے بہشت اور بند ہوتے ہیں اسپر دروازے دوزخ اور جبتک کہ زندہ رہے خدا کی امان میں ہے اور نزدیک وفات کے مہیا کرتا ہے خدا واسطے اسکے جو کچھ کہ اوپر مذکور ہوا اور جبرئیل نے فرمایا کہ ای محمد تعلیم کرو اس دعا کو مگر مومن کو کہ جو شخص مستحق اسکا ہو اور مومن اسکی حفاظت میں قصور نکرے اور جب پڑھے با طہارت پڑھے اور حضرت امام حسین نے فرمایا کہ وصیت کی مجکو حضرت امیر المومنین نے وصیت عظیم اس دعا کے حفظ کرنے کی اور فرمایا کہ ای فرزند لکھنا اس دعا کو میرے کفن پر حضرت امام حسین فرماتے ہیں کہ جس طرح میرے باپ نے مجھسے فرمایا تھا اسی طرح میں عمل میں لایا اور یہ دعا سریع الاجابت ہے اور خدا نے اس دعا کو مخصوص کیا ہے واسطے بندگان مقرب اپنے کے اور اپنے دوستوں کو اور برگزیدوں کو اس دعا سے منع نہیں فرمایا اور یہ دعا ایک گنج ہے گنجہا سے خدائے تعالی سے اور معروف ہے دعا سے جوشن صغیر ای فرزند اس دعا کے قسم دیتا ہوں میں تجکو خدا کی کہ نہ دے اس دعا کو مگر مومن جو مستحق اسکا ہووے کہ گرامی رکھے اس دعا کو اور حضرت رسول خدا نے جناب امیر سے فرمایا کہ تعلیم کرو تم اس دعا کو اپنے اہل و عیال اور فرزندوں کو اور ترغیب دو انکو اس دعا کے پڑھنے کی اور توسل کرنے کی خدا سے بواسطہ اس دعا کے اور اعتراف کرنا نعمتہاے الٰہی اور فرمایا کہ حرام کیا میں نے اوپر انسان کے کہ تعلیم کریں اس دعا کو اس شخص کو کہ جو شرک خدا میں لاوے اسواسطے کہ جو حاجت خدا سے مانگیگا بر لاتا ہے اور کفایت اسکی کرتا ہے اور اسکی نگہبانی کرتا ہے خداوند کریم اور پیغمبر خدا نے

فرمایا کہ جبرئیل نے اس قدر اس دعا کی فضیلت بیان کی کہ قدرت اسکے وصف کرنیکی میں
نہیں رکھتا اور کوئی شمار اسکا کر نہیں سکتا سوائے خدائے تعالی کے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِلٰهِي كَمْ مِنْ عَدُوٍّ انْتَضٰى عَلَيَّ سَيْفَ عَدَاوَتِهٖ وَشَحَذَ لِي ظُبَةَ مُدْيَتِهٖ
وَأَرْهَفَ لِي شَبَا حَدِّهٖ وَدَافَ لِي قَوَاتِلَ سُمُوْمِهٖ وَسَدَّدَ نَحْوِي صَوَائِبَ
سِهَامِهٖ وَلَمْ تَنَمْ عَنِّي عَيْنُ حِرَاسَتِهٖ وَأَضْمَرَ أَنْ يَسُوْمَنِي الْمَكْرُوْهَ وَيُجَرِّعَنِي
زُعَاقَ مَرَارَتِهٖ فَنَظَرْتَ إِلٰى ضَعْفِي عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَ
عَجْزِي عَنْ مُلِمَّاتِ الْحَوَائِجِ وَتَقْصِيْرِي عَنِ الْاِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِي
بِمُحَارَبَتِهٖ وَوَحْدَتِي فِي كَثِيْرِ عَدَدِ مَنْ نَاوَانِي وَأَرْصَدَ لِي بِالْبَلَاءِ
فِيْمَا لَمْ أُعْمِلْ فِيْهِ فِكْرِي فِي الْاِرْجَاءِ بِالْمُحَارَبَةِ فَابْتَدَأْتَنِي بِقُوَّتِكَ
وَشَدَدْتَ أَزْرِي بِنَصْرِكَ وَفَلَلْتَ لِي شَبَاتَهٗ وَخَذَلْتَهٗ بَعْدَ
جَمْعِ عَدِيْدِهٖ وَحَشْدِهٖ وَأَعْلَيْتَ كَعْبِي عَلَيْهِ وَجَعَلْتَ مَا
سَدَّدَهٗ مَرْدُوْدًا عَلَيْهِ فَرَدَدْتَهٗ فِي مَهْوٰى حُفْرَتِهٖ
وَلَمْ يَشْفِ غَلِيْلَهٗ وَلَمْ يُبَرِّدْ حَرَارَةَ غَيْظِهٖ وَقَدْ عَضَّ
عَلٰى أَنَامِلِهٖ وَأَدْبَرَ مُوَلِّيًا قَدْ أَخْفَقَتْ سَرَايَاهُ فَلَكَ الْحَمْدُ
يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ
إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ بَاغٍ بَغَانِي بِمَكَائِدِهٖ وَنَصَبَ لِي أَشْرَاكَ مَصَائِدِهٖ
وَوَكَّلَ بِي تَفَقُّدَ رِعَايَتِهٖ وَأَضْبَأَ إِلَيَّ إِضْبَاءَ السَّبُعِ لِطَرِيْدَتِهٖ
اِنْتِظَارًا لِانْتِهَازِ الْفُرْصَةِ لِفَرِيْسَتِهٖ وَهُوَ يُظْهِرُ لِي بَشَاشَةَ الْمَلَقِ وَيَبْسُطُ إِلَيَّ
وَجْهًا غَيْرَ طَلِقٍ فَلَمَّا رَأَيْتَ دَغَلَ سَرِيْرَتِهٖ وَقُبْحَ مَا انْطَوٰى

عَلَيْهِ لِشَرِيكِهِ فِي مِلَّتِهِ وَأَصْبَحَ مُجْلِباً إِلَيَّ فِي بَغْيِهِ أَرْكَسْتَهُ لِأُمِّ رَأْسِهِ
وَأَتَيْتَ بُنْيَانَهُ مِنْ أَسَاسِهِ فَصَرَعْتَهُ فِي زُبْيَتِهِ وَرَدَّيْتَهُ فِي مَهْوَى
حُفْرَتِهِ وَجَعَلْتَ خَدَّهُ طَبَقاً لِتُرَابِ رِجْلِهِ وَشَغَلْتَهُ فِي بَدَنِهِ
۳ وَرِزْقِهِ وَرَمَيْتَهُ بِحَجَرِهِ وَخَنَقْتَهُ بِوَتَرِهِ وَذَكَّيْتَهُ بِمَشَاقِصِهِ
وَكَبَبْتَهُ لِمَنْخِرِهِ وَرَدَدْتَ كَيْدَهُ فِي نَحْرِهِ وَوَثَقْتَهُ بِنَدَامَتِهِ وَ
فَتَّتَّهُ بِحَسْرَتِهِ فَاسْتَخْذَلَ وَاسْتَخْذَأَ وَتَضَاءَلَ بَعْدَ نَخْوَتِهِ
وَانْقَمَعَ بَعْدَ اسْتِطَالَتِهِ ذَلِيلاً مَأْسُوراً فِي رِبْقِ حَبَائِلِهِ الَّتِي كَانَ
يُؤَمِّلُ أَنْ يَرَانِي فِيهَا يَوْمَ سَطْوَتِهِ وَقَدْ كِدْتُ يَا رَبِّ لَوْلَا
رَحْمَتُكَ أَنْ يَحُلَّ بِي مَا حَلَّ بِسَاحَتِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ
لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ - إِلٰهِي وَكَمْ
مِنْ حَاسِدٍ شَرِقَ بِحَسَدِهِ وَشَجِيَ بِغَيْظِهِ وَسَلَقَنِي بِحَدِّ لِسَانِهِ
وَوَحَّرَنِي بِفُنُونِ عَيْبِهِ وَوَخَزَنِي بِمُوقِ عَيْنِهِ وَجَعَلَ عِرْضِي غَرَضاً
لِمَرَامِيهِ وَقَلَّدَنِي خِلَالاً لَمْ تَزَلْ فِيهِ فَنَادَيْتُكَ يَا رَبِّ مُسْتَجِيراً
بِكَ وَاثِقاً بِسُرْعَةِ إِجَابَتِكَ مُتَوَكِّلاً عَلَى مَا لَمْ أَزَلْ أَتَعَرَّفُهُ
مِنْ حُسْنِ دِفَاعِكَ عَالِماً أَنَّهُ لَنْ يُضْطَهَدَ مَنْ أَوَى إِلَى ظِلِّ
كَنَفِكَ وَأَنْ لَا تَقْرَعَ الْحَوَادِثُ مَنْ لَجَأَ إِلَى مَعْقِلِ الِانْتِصَارِ بِكَ
فَحَصَّنْتَنِي مِنْ بَأْسِهِ بِقُدْرَتِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ
لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ - إِلٰهِي وَكَمْ
مِنْ سَحَائِبِ مَكْرُوهٍ قَدْ جَلَّيْتَهَا وَسَمَاءِ نِعْمَةٍ أَمْطَرْتَهَا وَجَدَاوِلَ

كَرَامَةٍ أَجْزَيْتَهَا وَأَعْيُنِ أَحْدَاثٍ طَمَسْتَهَا وَنَاشِئَةِ رَحْمَةٍ
نَشَرْتَهَا وَجُنَّةِ عَافِيَةٍ أَلْبَسْتَهَا وَغَوَامِرِ كُرُبَاتٍ كَشَفْتَهَا وَأُمُورٍ
جَارِيَةٍ قَدَّرْتَهَا لَمْ تُعْجِزْكَ إِذْ طَلَبْتَهَا وَلَمْ تَمْتَنِعْ عَلَيْكَ إِذْ أَرَدْتَهَا
٣ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَ
لِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ - إِلَهِي وَكَمْ مِنْ ظَنٍّ حَسَنٍ حَقَّقْتَ وَمِنْ
إِمْلَاقٍ جَبَرْتَ وَمِنْ مَسْكَنَةٍ فَادِحَةٍ حَوَّلْتَ وَمِنْ صَرْعَةٍ
مُهْلِكَةٍ أَنْعَشْتَ وَمِنْ مَشَقَّةٍ أَزَحْتَ لَا تُسْئَلُ يَا سَيِّدِي عَمَّا
تَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُونَ وَلَا يَنْقُصُكَ مَا أَنْفَقْتَ وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَأَعْطَيْتَ
وَلَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيحَ بَابُ فَضْلِكَ فَمَا أَكْدَيْتَ أَبَيْتَ إِلَّا إِنْعَامًا
وَامْتِنَانًا وَإِلَّا تَطَوُّلًا يَا رَبِّ وَإِحْسَانًا وَأَبَيْتُ يَا رَبِّ إِلَّا انْتِهَاكَ
حُرُمَاتِكَ وَاجْتِرَاءً عَلَى مَعَاصِيكَ وَتَعَدِّيًا لِحُدُودِكَ وَ
وَغَفْلَةً عَنْ وَعِيدِكَ وَطَاعَةً لِعَدُوِّي وَعَدُوِّكَ لَمْ يَمْنَعْكَ يَا
إِلَهِي وَنَاصِرِي إِخْلَالِي بِالشُّكْرِ عَنْ إِتْمَامِ إِحْسَانِكَ وَلَا حَجَزَنِي ذَلِكَ
عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ اللَّهُمَّ وَهَذَا مَقَامُ عَبْدٍ ذَلِيلٍ اعْتَرَفَ
لَكَ بِالتَّوْحِيدِ وَأَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ لَكَ بِالتَّقْصِيرِ فِي أَدَاءِ حَقِّكَ وَشَهِدَ
لَكَ بِسُبُوغِ نِعْمَتِكَ عَلَيْهِ وَجَمِيلِ عَادَاتِكَ عِنْدَهُ وَإِحْسَانِكَ إِلَيْهِ
فَهَبْ لِي يَا إِلَهِي وَسَيِّدِي مِنْ فَضْلِكَ مَا أُرِيدُهُ إِلَى رَحْمَتِكَ وَ
أَتَّخِذُهُ سُلَّمًا أَعْرُجُ فِيهِ إِلَى مَرْضَاتِكَ وَآمَنُ بِهِ مِنْ سَخَطِكَ بِعِزَّتِكَ
وَطَوْلِكَ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالْأَئِمَّةِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ
١٤١ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ
إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ فِي كَرْبِ الْمَوْتِ وَحَشْرَجَةِ الصَّدْرِ وَ
النَّظَرِ إِلَى مَا تَقْشَعِرُّ مِنْهُ الْجُلُودُ وَتَفْزَعُ إِلَيْهِ الْقُلُوبُ وَأَنَا فِي
عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ
الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ۔ إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَ
أَصْبَحَ سَقِيمًا مُوجَعًا مُدْنِفًا فِي أَنِينٍ وَعَوِيلٍ يَتَقَلَّبُ فِي غَمِّهِ وَلَا يَجِدُ
مَحِيصًا وَلَا يُسِيغُ طَعَامًا وَلَا يَسْتَعْذِبُ شَرَابًا وَلَا يَسْتَطِيعُ ضَرًّا وَلَا
نَفْعًا وَهُوَ فِي حَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ وَأَنَا فِي صِحَّةٍ مِنَ الْبَدَنِ وَسَلَامَةٍ
مِنَ الْعَيْشِ كُلُّ ذٰلِكَ مِنْكَ بِفَضْلِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ
مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ۔ إِلٰهِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ
أَمْسَى وَأَصْبَحَ خَائِفًا مَرْعُوبًا مُسَهَّدًا مُشْفِقًا وَجِلًا هَارِبًا
طَرِيدًا مُنْجَحِرًا فِي مَضِيقٍ أَوْ مَخْبَأَةٍ مِنَ الْمَخَابِي قَدْ ضَاقَتْ عَلَيْهِ
الْأَرْضُ بِرُحْبِهَا لَا يَجِدُ حِيلَةً وَلَا مَنْجًى وَلَا مَأْوًى وَلَا مَهْرَبًا وَأَنَا فِي
أَمْنٍ وَأَمَانٍ وَطُمَأْنِينَةٍ وَعَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ
مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْنِي لِأَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ۔ إِلٰهِي
وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ مَغْلُولًا مُكَبَّلًا بِالْحَدِيدِ
بِأَيْدِي الْعُدَاةِ لَا يَرْحَمُونَهُ فَقِيدًا مِنْ أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ مُنْقَطِعًا عَنْ
إِخْوَانِهِ وَبَلَدِهِ يَتَوَقَّعُ كُلَّ سَاعَةٍ بِأَيِّ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِأَيِّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهِ

وَاَنَا فِیْ عَافِیَةٍ مِنْ ذٰلِكَ کُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ یَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا
یُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاةٍ لَا یَعْجَلُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِیْ لِاَنْعُمِكَ
مِنَ الشَّاکِرِیْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ۔ اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ وَکَمْ مِنْ
عَبْدٍ اَمْسٰی وَاَصْبَحَ یُقَاسِی الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهٖ قَدْ
غَشِیَتْهُ الْاَعْدَاءُ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ بِالسُّیُوْفِ وَالرِّمَاحِ وَاٰلَةِ الْحَرْبِ
یَتَقَعْقَعُ فِی الْحَدِیْدِ قَدْ بَلَغَ مَجْهُوْدَهٗ لَا یَعْرِفُ حِیْلَةً وَلَا یَهْتَدِیْ
سَبِیْلًا وَلَا یَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ اُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ اَوْ مُتَشَحِّطًا بِدَمِهٖ
تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْاَرْجُلِ یَتَمَنّٰی شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ اَوْ نَظْرَةً اِلٰی اَهْلِهٖ
وَوَلَدِهٖ وَلَا یَقْدِرُ عَلَیْهَا وَاَنَا فِیْ عَافِیَةٍ مِنْ ذٰلِكَ کُلِّهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ
یَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا یُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاةٍ لَا یَعْجَلُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِیْ لِنِعَمِكَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ
اِلٰهِیْ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰی وَاَصْبَحَ فِیْ ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ
الرِّیَاحِ وَالْاَهْوَالِ وَالْاَمْوَاجِ یَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا یَقْدِرُ
عَلٰی حِیْلَةٍ اَوْ مُبْتَلًی بِصَاعِقَةٍ اَوْ هَدْمٍ اَوْ غَرَقٍ اَوْ شَرَقٍ
اَوْ حَرَقٍ اَوْ خَسْفٍ اَوْ مَسْخٍ اَوْ قَذْفٍ وَاَنَا فِیْ عَافِیَةٍ مِنْ ذٰلِكَ کُلِّهٖ
فَلَكَ الْحَمْدُ یَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا یُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاةٍ لَا یَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِیْ لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ۔ اِلٰهِیْ وَکَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰی وَاَصْبَحَ مُسَافِرًا
شَاخِصًا عَنْ اَهْلِهٖ وَوَطَنِهٖ وَوَلَدِهٖ مُتَحَیِّرًا فِی الْمَفَاوِزِ تَائِهًا مَعَ
الْوُحُوْشِ وَالْبَهَائِمِ وَحِیْدًا فَرِیْدًا لَا یَعْرِفُ حِیْلَةً وَلَا یَهْتَدِیْ
سَبِیْلًا اَوْ مُتَاَذِّیًا بِبَرْدٍ اَوْ حَرٍّ اَوْ جُوْعٍ اَوْ عَطَشٍ اَوْ عُرْیٍ اَوْ غَیْرِهٖ

مِنَ الشَّدائِدِ مِمّا اَنَا مِنْهُ خِلْوٌ في عافِيَةٍ مِنْ ذلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ
يا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لا يُغْلَبُ وَذي اَناةٍ لا يَعْجَلُ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْني لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشّاكِرينَ وَلِآلائِكَ مِنَ الذّاكِرينَ - اِلهي وَ
كَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسى وَاَصْبَحَ فَقيراً عائِلاً عارِياً مُمْلِقاً مُخْفِقاً خائِفاً
مَهْجُوراً جائِعاً ظَمْآناً يَنْتَظِرُ مَنْ يَعُودُ عَلَيْهِ بِفَضْلٍ اَوْ عَبْدٍ وَجيهٍ
هُوَ اَوْجَهُ مِنّي عِنْدَكَ اَوْ اَشَدُّ عِبادَةً لَكَ مَغْلُولاً مَقْهُوراً
قَدْ حُمِّلَ ثِقْلاً مِنْ تَعَبِ الْعَناءِ وَشِدَّةِ الْعُبُودِيَّةِ وَكُلْفَةِ الرِّقِّ
وَثِقْلِ الضَّريبَةِ اَوْ مُبْتَلىً بِبَلاءٍ شَديدٍ لا قِبَلَ لَهُ اِلاّ بِمَنِّكَ
عَلَيْهِ وَاَنَا الْمَخْدُومُ الْمُنَعَّمُ الْمُعافَى الْمُكَرَّمُ في عافِيَةٍ مِمّا هُوَ فيهِ
فَلَكَ الْحَمْدُ يا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لا يُغْلَبُ وَذي اَناةٍ لا يَعْجَلُ صَلِّ عَلى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْني لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشّاكِرينَ وَلِآلائِكَ
مِنَ الذّاكِرينَ وَارْحَمْني بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ - اِلهي وَمَوْلايَ وَسَيِّدي
وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسى وَاَصْبَحَ طَريداً شَريداً حَيْراناً مُتَحَيِّراً
جائِعاً خائِفاً خاسِراً فِي الصَّحاري وَالْبَراري قَدْ اَحْرَقَهُ الْحَرُّ
وَاَذْنَفَهُ الْبَرْدُ وَهُوَ في ضُرٍّ مِنَ الْعَيْشِ وَضَنْكٍ مِنَ الْحَياةِ وَ
ذُلٍّ مِنَ الْمَقامِ يَنْظُرُ اِلى نَفْسِهِ حَسْرَةً لا يَقْدِرُ لَها عَلى ضُرٍّ
وَلا نَفْعٍ وَاَنَا خِلْوٌ مِنْ ذلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلا اِلهَ
اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لا يُغْلَبُ وَذي اَناةٍ لا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْني لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشّاكِرينَ
وَلِآلائِكَ مِنَ الذّاكِرينَ وَارْحَمْني بِرَحْمَتِكَ يا اَرْحَمَ الرّاحِمينَ
اِلهي وَمَوْلايَ وَسَيِّدي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسى وَاَصْبَحَ عَليلاً

مَرِيضاً سَقِيماً مُدْنِفاً عَلَى فِرَاشِ الْعِلَّةِ وَفِي لِبَاسِهَا يَتَقَلَّبُ يَمِيناً
وَشِمَالاً لَا يَعْرِفُ شَيْئاً مِنْ لَذَّةِ الطَّعَامِ وَلَا مِنْ لَذَّةِ الشَّرَابِ
يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرّاً وَلَا نَفْعاً وَأَنَا خِلْوٌ
مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ
۳۳ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْنِي لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ
مِنَ الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. إِلَهِي وَمَوْلَايَ
وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ قَدْ دَنَا يَوْمُهُ مِنْ حَتْفِهِ
وَقَدْ أَحْدَقَ بِهِ مَلَكُ الْمَوْتِ فِي أَعْوَانِهِ يُعَالِجُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ
وَحِيَاضَهُ تَدُورُ عَيْنَاهُ يَمِيناً وَشِمَالاً يَنْظُرُ إِلَى أَحِبَّائِهِ وَأَوِدَّائِهِ
وَأَخِلَّائِهِ قَدْ مُنِعَ مِنَ الْكَلَامِ وَحُجِبَ عَنِ الْخِطَابِ يَنْظُرُ إِلَى
نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا ضَرّاً وَلَا نَفْعاً وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ
كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ
لَا يُغْلَبُ وَذِي أَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
لَكَ مِنَ الْعَابِدِينَ وَلِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ
الذَّاكِرِينَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. إِلَهِي وَمَوْلَايَ
وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ أَمْسَى وَأَصْبَحَ فِي مَضَائِقِ الْحُبُوسِ وَالسُّجُونِ
وَكُرَبِهَا وَذُلِّهَا وَحَدِيدِهَا يَتَدَاوَلُهُ أَعْوَانُهَا وَزَبَانِيَتُهَا
وَلَا يَدْرِي أَيَّ حَالٍ يُفْعَلُ بِهِ وَأَيَّ مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهِ فَهُوَ فِي ضِيقٍ
مِنَ الْعَيْشِ وَضَنْكٍ مِنَ الْحَيَاةِ يَنْظُرُ إِلَى نَفْسِهِ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيعُ
لَهَا ضَرّاً وَلَا نَفْعاً وَأَنَا خِلْوٌ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ بِجُودِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا إِلَهَ

الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل على
محمد وآل محمد واجعلني لك من العابدين ولنعمائك من
الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم
الراحمين - الهي وسيدي ومولاي وكم من عبد امسى واصبح
قد استمر عليه القضاء واحدق به البلاء وفارق اوداءه و
اخلاءه واحباءه وامسى حقيرا اسيرا ذليلا في ايدي الكفار
والاعداء يتداولونه يمينا وشمالا قد حصر في المطامير وثقل
بالحديد لا يرى شيئا من ضياء الدنيا ولا من روحها ينظر الى نفسه
حسرة لا يستطيع لها ضرا ولا نفعا وانا خلو من ذلك كله
بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب
وذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني
لك من العابدين ولنعمائك من الشاكرين و
لآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم
الراحمين - الهي ومولاي وسيدي وكم من عبد امسى
واصبح قد اشتاق الى الدنيا للرغبة فيها الى ان خاطر بنفسه
وماله حرصا منه عليها قد ركب الفلك وكسرت به وهو في
آفاق البحار وظلمها ينظر الى نفسه حسرة لا يقدر لها
على ضر ولا نفع وانا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك
فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل
صل على محمد وآل محمد واجعلني لك من العابدين ولنعمائك
من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك

يا أرحم الراحمين. إلهي ومولاي وسيدي وكم من عبد أمسى
وأصبح قد استمر عليه القضاء وأحدق به البلاء والكفار
والأعداء وأخذته الرماح والسيوف والسهام وجدّل
٣٠ صريعا وقد شربت الأرض من دمه وأكلت السباع والطير
من لحمه وأنا خلو من ذلك كله بجودك وكرمك لا باستحقاق
مني فلا إله إلا أنت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي أناة
لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين
ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا أرحم الراحمين
وعزتك وجلالك يا كريم لأطلبن مما لديك و
لألحّن عليك ولألجأنّ إليك ولأمدّن يدي نحوك مع
جرمها إليك فبمن أعوذ يا رب وبمن ألوذ يا كريم لا أحد لي
إلا أنت أفتردني وأنت معوّلي وعليك متكلي وأسألك
باسمك الذي وضعته على السماء فاستقلت وعلى الأرض فاستقرت
وعلى الجبال فرست وعلى الليل فأظلم وعلى النهار فاستنار
أن تصلي على محمد وآله وأن تقضي لي حوائجي وتغفر لي
ذنوبي كلها صغيرها وكبيرها وتوسع علي من الرزق ما تبلغني
به شرف الدنيا والآخرة يا أرحم الراحمين مولاي بك استعنت
فصل على محمد وآل محمد وأعني وبك استجرت فصل على محمد
وآل محمد وأجرني وأغنني بطاعتك عن طاعة عبادك و
بمسألتك عن مسألة خلقك وانقلني من ذل الفقر إلى عز الغنى
ومن ذل المعاصي إلى عز الطاعة فقد فضلتني على كثير من خلقك جودا

مِنْكَ وَكَرَمًا لَا بِاسْتِحْقَاقٍ مِنِّي اِلٰهِي فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِي لِنَعْمَائِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

دعائے مشلول

ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب مہج الدعوات میں حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے اور وجہ تسمیہ اس دعا کی مشلول یہ ہے کہ ایک شخص منازل بن لاحق شیبانی تھا وہ ہمیشہ اپنے باپ کو مارا کرتا تھا پس بوجہ بد دعا کرنے باپ کے ایک طرف کا بدن اُسکا شل ہوگیا حضرت امیر نے اُسکو یہ دعا لکھکر دی اُسنے رات کے وقت مسجد میں یہ دعا پڑھی پس وہ کہتا ہے کہ بعد پڑھنے کے میں سوگیا پس خواب میں میں نے پیغمبر خدا کو دیکھا کہ وہ جناب اپنے دست مبارک کو میرے بدن پر ملتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ محافظت کر اسم اعظم کی پس میں بیدار ہوا تو دیکھا میں نے کہ سب بلائیں اور بیماریاں عافیت کے ساتھ بدل گئے ہیں حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے اور پڑھنا اس دعا کا باعث اجابت دعا اور برطرف ہونے ہم و غم و الم و کوفت کا ہے پڑھنے والے سے اور پڑھنا اس دعا کا باعث اسکا ہے کہ پڑھنے والے کا قرض ادا ہوجاوے اور فقر مبدل بہ غنا اور گناہ اسکے بخشے جائیں اور عیب اسکے پوشیدہ ہوں اور باعث ایمنی کا ہے شر شیطان و سلطان سے اور حضرت نے فرمایا کہ باطہارت پڑھے بدون طہارت نہ پڑھے اسناد اسکی بہت طویل تھی مختصر لکھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ وَلَا كَيْفَ هُوَ وَلَا اَيْنَ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا هُوَ يَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ يَا ذَا الْعِزَّةِ

والجبروت یا ملک یا قدوس یا سلام یا مؤمن یا مهیمن یا عزیز
یا جبار یا متکبر یا خالق یا باری یا مصور یا مفید یا مدبر یا
شدید یا مبدئ یا معید یا مبید یا ودود یا محمود یا معبود یا
بعید یا قریب یا مجیب یا رقیب یا حسیب یا بدیع یا رفیع یا منیع یا سمیع
یا علیم یا حلیم یا کریم یا حکیم یا قدیم یا علی یا عالم یا عظیم
یا حنان یا منان یا دیان یا مستعان یا جلیل یا جمیل یا وکیل
یا کفیل یا مقیل یا منیل یا نبیل یا دلیل یا هادی یا بادی
یا اول یا آخر یا ظاهر یا باطن یا قائم یا دائم یا عالم یا حاکم یا
قاضی یا عادل یا فاصل یا واصل یا طاهر یا مطهر یا قادر یا مقتدر
یا کبیر یا متکبر یا واحد یا احد یا صمد یا من لم یلد ولم یولد
ولم یکن له کفوا احد ولم یکن له صاحبة ولا کان معه
وزیر ولا اتخذ معه مشیرا ولا احتاج الی ظهیر ولا کان معه
من اله غیره لا اله الا انت فتعالیت عما یقول الظالمون
علوا کبیرا یا علی یا شامخ یا باذخ یا فتاح یا نفاح یا مرتاح
یا مفرج یا ناصر یا منتصر یا مدرک یا مهلک یا منتقم یا باعث
یا وارث یا طالب یا غالب یا من لا یفوته هارب یا تواب یا اواب
یا وهاب یا مسبب الاسباب یا مفتح الابواب یا من حیث
ما دعی اجاب یا طهور یا شکور یا عفو یا غفور یا نور النور یا
مدبر الامور یا لطیف یا خبیر یا مجیر یا منیر یا بصیر یا ظهیر
یا کبیر یا وتر یا فرد یا ابد یا سند یا صمد یا کافی یا شافی یا وافی
یا معافی یا محسن یا مجمل یا منعم یا مفضل یا متکرم یا متفرد

يا مَنْ عَلا فَقَهَرَ يا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ يا مَنْ بَطَنَ فَخَبَرَ يا مَنْ عُبِدَ
فَشَكَرَ يا مَنْ عُصِيَ فَغَفَرَ وَسَتَرَ يا مَنْ لا تَحْوِيهِ الْفِكَرُ يا مَنْ لا يُدْرِكُهُ بَصَرٌ
وَلا يَخْفى عَلَيْهِ اَثَرٌ يا رازِقَ الْبَشَرِ يا مُقَدِّرَ كُلِّ قَدَرٍ يا عالِيَ الْمَكانِ
يا شَديدَ الْاَرْكانِ يا مُبَدِّلَ الزَّمانِ يا قابِلَ الْقُرْبانِ
يا ذَا الْمَنِّ وَالْاِحْسانِ يا ذَا الْعِزِّ وَالسُّلْطانِ يا رَحيمُ يا رَحْمنُ يا مَنْ هُوَ
كُلَّ يَوْمٍ في شَأْنٍ يا مَنْ لا يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ يا عَظيمَ الشَّأْنِ يا
مَنْ هُوَ بِكُلِّ مَكانٍ يا سامِعَ الْاَصْواتِ يا مُجيبَ الدَّعَواتِ يا مُنْجِحَ
الطَّلِباتِ يا قاضِيَ الْحاجاتِ يا مُنْزِلَ الْبَرَكاتِ يا راحِمَ الْعَبَراتِ
يا مُقيلَ الْعَثَراتِ يا كاشِفَ الْكُرُباتِ يا وَلِيَّ الْحَسَناتِ يا رافِعَ
الدَّرَجاتِ يا مُؤْتِيَ السُّؤُلاتِ يا مُحْيِيَ الْاَمْواتِ يا جامِعَ الشَّتاتِ يا
مُطَّلِعاً عَلَى النِّيّاتِ يا رادَّ ما قَدْ فاتَ يا مَنْ لا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْواتُ يا
مَنْ لا تُضْجِرُهُ الْمَسْأَلاتُ وَلا تَغْشاهُ الظُّلُماتُ يا نُورَ الْاَرْضِ وَالسَّماواتِ
يا سابِغَ النِّعَمِ يا دافِعَ النِّقَمِ يا بارِئَ النَّسَمِ يا جامِعَ الْاُمَمِ يا
شافِيَ السَّقَمِ يا خالِقَ النُّورِ وَالظُّلَمِ يا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ يا مَنْ
لا يَطَأُ عَرْشَهُ قَدَمٌ يا اَجْوَدَ الْاَجْوَدينَ يا اَكْرَمَ الْاَكْرَمينَ
يا اَسْمَعَ السّامِعينَ يا اَبْصَرَ النّاظِرينَ يا جارَ الْمُسْتَجيرينَ يا اَمانَ
الْخائِفينَ يا ظَهْرَ اللّاجينَ يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنينَ يا غِياثَ الْمُسْتَغيثينَ
يا غايَةَ الطّالِبينَ يا صاحِبَ كُلِّ غَريبٍ يا مُونِسَ كُلِّ وَحيدٍ
يا مَلْجَأَ كُلِّ طَريدٍ يا مَأْوى كُلِّ شَريدٍ يا حافِظَ كُلِّ ضالَّةٍ يا راحِمَ
الشَّيْخِ الْكَبيرِ يا رازِقَ الطِّفْلِ الصَّغيرِ يا جابِرَ الْعَظْمِ الْكَسيرِ يا
فاكَّ كُلِّ اَسيرٍ يا مُغْنِيَ الْبائِسِ الْفَقيرِ يا عِصْمَةَ الْخائِفِ الْمُسْتَجيرِ

يَا مَنْ لَهُ التَّدْبِيرُ وَالتَّقْدِيرُ يَا مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ لَا
يَحْتَاجُ إِلَى تَفْسِيرٍ يَا مَنْ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ
شَيْءٍ خَبِيرٌ يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا
فَالِقَ الْإِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْأَرْوَاحِ يَا ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ
يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا سَامِعَ كُلِّ صَوْتٍ يَا سَابِقَ كُلِّ فَوْتٍ
يَا مُحْيِيَ كُلِّ نَفْسٍ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا عُدَّتِي فِي شِدَّتِي يَا حَافِظِي فِي غُرْبَتِي
يَا مُونِسِي فِي وَحْدَتِي يَا وَلِيِّي فِي نِعْمَتِي يَا كَهْفِي حِينَ تُعْيِينِي
الْمَذَاهِبُ وَتُسَلِّمُنِي الْأَقَارِبُ وَيَخْذُلُنِي كُلُّ صَاحِبٍ يَا عِمَادَ
مَنْ لَا عِمَادَ لَهُ يَا سَنَدَ مَنْ لَا سَنَدَ لَهُ يَا ذُخْرَ مَنْ لَا ذُخْرَ لَهُ
يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهُ يَا كَهْفَ مَنْ لَا كَهْفَ لَهُ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهُ
يَا رُكْنَ مَنْ لَا رُكْنَ لَهُ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهُ يَا جَارَ مَنْ لَا جَارَ لَهُ
يَا جَارِيَ اللَّصِيقَ يَا رُكْنِيَ الْوَثِيقَ يَا إِلٰهِي بِالتَّحْقِيقِ يَا رَبَّ الْبَيْتِ
الْعَتِيقِ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ فُكَّنِي مِنْ حِلَقِ الْمَضِيقِ وَاصْرِفْ عَنِّي كُلَّ هَمٍّ
وَغَمٍّ وَضِيقٍ وَاكْفِنِي شَرَّ مَا لَا أُطِيقُ وَأَعِنِّي عَلَى مَا أُطِيقُ يَا
رَادَّ يُوسُفَ عَلَى يَعْقُوبَ يَا كَاشِفَ ضُرِّ أَيُّوبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ
دَاوُدَ يَا رَافِعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَمُنْجِيَهُ مِنْ أَيْدِي الْيَهُودِ يَا
مُجِيبَ نِدَاءِ يُونُسَ فِي الظُّلُمَاتِ يَا مُصْطَفِيَ مُوسَى بِالْكَلِمَاتِ
يَا مَنْ غَفَرَ لِآدَمَ خَطِيئَتَهُ وَرَفَعَ إِدْرِيسَ مَكَاناً عَلِيّاً بِرَحْمَتِهِ
يَا مَنْ نَجَّى نُوحاً مِنَ الْغَرَقِ يَا مَنْ أَهْلَكَ عَاداً الْأُولَى وَثَمُودَ
فَمَا أَبْقَى وَقَوْمَ نُوحٍ مِنْ قَبْلُ إِنَّهُمْ كَانُوا هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَى
وَالْمُؤْتَفِكَةَ أَهْوَى يَا مَنْ دَمَّرَ عَلَى قَوْمِ لُوطٍ وَدَمْدَمَ عَلَى قَوْمِ

شعيب يا من اتخذ ابراهيم خليلا يا من اتخذ موسى كليما واتخذ
محمدا صلى الله عليه وآله وعليهم اجمعين حبيبا يا مؤتي لقمان
الحكمة والواهب لسليمان ملكا لا ينبغي لاحد من بعده يا من نصر
ذا القرنين على الملوك الجبابرة يا من اعطى الخضر الحياة ورد
ليوشع بن نون الشمس بعد غروبها يا من ربط على قلب
ام موسى واحصن فرج مريم ابنة عمران يا من حصن يحيى
بن زكريا من الذنب وسكن عن موسى الغضب يا من بشر زكريا
بيحيى يا من فدى اسمعيل من الذبح بذبح عظيم يا من قبل
قربان هابيل وجعل اللعنة على قابيل يا هازم الاحزاب لمحمد
صلى الله عليه وآله صل على محمد وآل محمد وعلى جميع الانبياء
المرسلين وملائكتك المقربين واهل طاعتك اجمعين واسالك
بكل مسالة سالك بها احد ممن رضيت عنه فحتمت له على الاجابة
يا الله يا الله يا الله يا رحمن يا رحمن يا رحيم يا رحيم
يا ذا الجلال والاكرام يا ذا الجلال والاكرام يا ذا الجلال والاكرام
به به به به به به به اسالك بكل اسم سميت به نفسك او انزلته
في شيء من كتبك او استاثرت به في علم الغيب عندك وبمعاقد
العز من عرشك وبمنتهى الرحمة من كتابك وبما لو ان ما في الارض
من شجرة اقلام والبحر يمده من بعده سبعة ابحر ما نفدت
كلمات الله ان الله عزيز حكيم واسالك باسمائك الحسنى التي
نعتها في كتابك فقلت ولله الاسماء الحسنى فادعوه بها وقلت
ادعوني استجب لكم وقلت واذا سالك عبادي عني فاني قريب

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْالِیْ وَلْیُؤْمِنُوْابِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ
وَقُلْتَ یَا عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ وَاَنَا اَسْئَلُكَ
یَا اِلٰهِیْ وَاَدْعُوْكَ یَا رَبِّ وَاَرْجُوْكَ یَا سَیِّدِیْ وَاَطْمَعُ فِیْ اِجَابَتِیْ یَا مَوْلَایَ
كَمَا وَعَدْتَنِیْ وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَافْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ یَا كَرِیْمُ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

دعائے مشلول

مصباح کفعمی میں جناب امیر سے نقل ہے کہ آنحضرت نے پیغمبر خدا سے نقل کی ہے اسکی فضیلت بہت ہے آنحضرت سے یہ ہے کہ پڑھنا اس دعا کا باعث برکت ہو اسم اعظم کا ہے اور باعث ادا ہونے قرض کا اور بخشش گناہ کا اور عطا کریگا اللہ تعالیٰ اسکو جو بخشا ہے پیغمبروں اور صدیقوں کو عطا کیا اور کھولے جائینگے دروازے آسمان کے واسطے اسکے اور ذکر کریگا اللہ تعالیٰ اسکا ہر دن میں ستر ہزار مرتبہ اور ندا کریگا فرشتہ کہ عمل تیرے کو قبول کیا اللہ تعالیٰ نے بخش دیئے اور تیرے ماں باپ کو اور ہمسایوں کو تیرے اور تبدیل کیے گناہ تیرے نیکیوں سے اور عطا کیا تجھکو ثواب عبادت ستر ہزار برس کا اور جو کوئی پڑھے اس دعا کو ساتھ پاکیزگی کے اور بیمار کو دم کرے بیمار شفا پاوے گا اور جو لکھکر اپنے پاس رکھے محفوظ رہیگا ظالم و شیطان سے اور بلاؤں سے اور حاجت اسکی بر آوینگی اور جو کوئی اسکو لکھ کر گلے میں لٹکاوے محفوظ رہیگا بیماریوں سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَا مَنْ اَقَرَّ لَهٗ بِالْعُبُوْدِیَّةِ كُلُّ مَعْبُوْدٍ یَا مَنْ یَحْمَدُهٗ
كُلُّ مَحْمُوْدٍ یَا مَنْ یَفْزَعُ اِلَیْهِ كُلُّ مَجْهُوْدٍ یَا مَنْ یُطْلَبُ عِنْدَهٗ كُلُّ مَقْصُوْدٍ ۱۱۲

يَا مَنْ سَائِلُهُ غَيْرُ مَرْدُودٍ يَا مَنْ بَابُهُ عَنْ سُؤَالِهِ غَيْرُ مَسْدُودٍ يَا مَنْ
هُوَ غَيْرُ مَوْصُوفٍ وَلَا مَحْدُودٍ يَا مَنْ عَطَاؤُهُ غَيْرُ مَمْنُوعٍ وَلَا مَنْكُودٍ
يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ لَيْسَ بِبَعِيدٍ وَهُوَ نِعْمَ الْمَقْصُودُ يَا مَنْ دُعَاءُ
عِبَادِهِ بِحَبْلِهِ مَشْدُودٌ يَا مَنْ شِبْهُهُ وَمِثْلُهُ غَيْرُ مَوْجُودٍ يَا مَنْ لَيْسَ
بِوَالِدٍ وَلَا مَوْلُودٍ يَا مَنْ كَرَمُهُ وَفَضْلُهُ لَيْسَ بِمَحْدُودٍ يَا مَنْ حَوْضُ
بِرِّهِ لِلْأَنَامِ مَوْرُودٌ يَا مَنْ لَا يُوصَفُ بِقِيَامٍ وَلَا قُعُودٍ يَا مَنْ لَا تَجْرِي
عَلَيْهِ حَرَكَةٌ وَلَا جُمُودٌ يَا اللهُ يَا رَحْمَانُ يَا رَحِيمُ يَا وَدُودُ يَا رَاحِمَ
الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَعْقُوبَ يَا غَافِرَ ذَنْبِ دَاوُدَ يَا مَنْ لَا يُخْلِفُ الْوَعْدَ
وَيَعْفُو عَنِ الْمَوْعُودِ يَا مَنْ رِزْقُهُ وَسِتْرُهُ لِلْعَاصِينَ مَمْدُودٌ يَا مَنْ
هُوَ مَلْجَأُ كُلِّ مُقْصًى مَطْرُودٍ يَا مَنْ دَانَ لَهُ جَمِيعُ خَلْقِهِ بِالسُّجُودِ
يَا مَنْ لَيْسَ عَنْ نَيْلِهِ وَجُودِهِ أَحَدٌ مَصْدُودٌ يَا مَنْ لَا يَحِيفُ فِي
حُكْمِهِ وَيَحْلُمُ عَنِ الظَّالِمِ الْمَعْهُودِ مِنْ عَبِيدِهِ إِذْ طَغَى لَمْ يُؤَاخِذْ
بِالْجُحُودِ إِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تُرِيدُ يَا بَارُّ يَا وَدُودُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ خَيْرِ
مَبْعُوثٍ دَعَا إِلَى خَيْرِ مَعْبُودٍ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ أَهْلِ
الْكَرَمِ وَالْجُودِ وَافْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
وَيَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ

دعاے صحیفہ

صاحب منہج الدعوات نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے کہ روایت کی ابن عباسؓ سے
کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز گیا میں خدمت بابرکت رسول خدا میں پس دیکھا میں نے
کہ وہ جناب شاد و خندان ہیں عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ کیا خبر ہے حضرت نے فرمایا
کہ اے ابن عباسؓ آئے میرے پاس جبرئیلؑ اور ان کے ہاتھ میں ایک صحیفہ تھا پس جبرئیل نے

کہا یا محمد تو اس صحیفہ کو اور پڑھو اجو پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے جبرئیل اس دعا کے پڑھنے والے
کو کسقدر ثواب ہے جبرئیل نے کہا یا محمد سواے خدا کے اور کوئی اسکے ثواب کو نہیں جانتا
پھر جبرئیل نے کہا کہ اگر تمام دریا مداد یعنی سیاہی ہوں اور درخت جہان کے قلم ہوں اور سب
ملائکہ کاتب ہوں اور صحیفہ دنیا کا کاغذ ہو اور ہزار بار سیاہی لکھتے لکھتے تمام ہو جاوے
اور قلم شکستہ ہو جاویں پھر بھی ہزار کا ایک حصہ نہ لکھ سکیں اے محمد حق اُس خدا کے کہ جسنے
تجھ کو پیغمبری بھیجا ہے کہ جو کوئی پڑھے اسکو ثواب چار پیغمبروں کا خداے تعالی عطا فرماوے
کہ ایک تم کہ جن سے ختم ہوا اور ایک عیسی اور موسی اور ابراہیم ہیں اور ثواب چار ملائکہ کا کہ بزرگ ترین
سے ہیں ہوں اور اسرافیل اور میکائیل اور عزرائیل اور جو کوئی پڑھے تمام عمر میں ایکبار ہر شب
خداے تعالی اسکو عذاب میں کبھی گرفتار نہ کریگا اگرچہ اُس شخص کے گناہ مثل ریگ دریا اور
قطرہ ہاے باران و شمار ستارگان و ریگ بیابان و موہا و پشم گوسفند اور برگ درختان عرش و کرسی
و لوح و قلم اور بہشت و دوزخ کے ہوں پس خداوند کریم بخشیگا اُن سب کو اور لکھیگا
عوض میں ہر گناہ کے ہزار نیکیاں اور اگر کسی کے تئیں کوئی غم ہو یا بیماری یا تنگی یا کسی طرح کا
صدمہ و اضطراب ہووے پس تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے حق تعالے اسکی حاجت بر لاوے اگر ایسے
مقام میں کہ جہاں شیر و گرگ یعنی بھیڑیا ہو اس دعا کو پڑھے حق تعالی اُن سب کے شر سے
محفوظ رکھے یا بادشاہ ظالم کا خوف ہو اور ڈر ہو خداے تعالی برکت سے اس دعا کی جمیع دیوان
اور جن سے کہ ڈرتا ہو اُن سب کے شر سے محفوظ رکھے اور اگر بوقت جنگ اس دعا کو پڑھے
ایک مرتبہ میں حق تعالی ستر مرد شجاع جنگی کی طاقت عطا فرمایگا اور اگر واسطے درد سر اور
درد شقیقہ یا درد شکم یا درد چشم کے پڑھے حق تعالی اسکو ان عوارض سے محفوظ رکھا اور اگر
واسطے گزندوں یعنی سانپ اور بچھو وغیرہ کے پڑھے حق تعالی اُنکے شر سے نگہبانی کریگا
اور جو کوئی اس دعا کو یاد رکھے وہ شخص ہمیشہ بری ہے اور جو کوئی انکار اس دعا کا کرے
تو اس دعا کی برکت اُس سے جاتی رہتی ہے اور جو کوئی اس کو پڑھے تو یاد داشت ۱

دوزخ میں وہ داخل نہ ہوگا اور اسکی اور خوبی بدن اسکو زیادہ ہوتی ہے اور دفع ہوتی ہیں پڑھنے والے
سے ستر بلائیں دنیا کی اور ستر بلائیں آخرت کی اور حسن بصری کہتا ہے کہ یہ بھی بعید نہیں پیغمبر خدا
نے اور انکی اولاد کے بعد واسطے اس کے بعد قرآن سے کوئی چیز بزرگ تر اس دعا سے اور
جبرئیل نے کہا کہ اے پیغمبر جو کوئی پانچ مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو بہشت میں اسکو حشر کرینگے اور اسکے
انتظار میں براق سے پیش کھڑا رہیگا اور سوار نہ ہوگا جب تک اس شخص کو براق پر سوار نہ کرلوں
اور بہشت میں نہ پہنچا لوں میں ضامن ہوں خواننده اس دعا کا کہ خدا اسپر عذاب نہ کریگا اور
یا ختم ہوا جو کوئی با طہارت قبل خواب میں یعنی بستر پر اس دعا کو پانچ مرتبہ پڑھے تمکو خواب میں دیکھیگا
کہ تم اسکو بشارت بہشت کی دیتے ہو گے اور اگر بندۂ مومن و مخلص اس دعا کو پڑھے پہاڑ پر
پڑھے اپنی جگہ سے ٹلجاویگا اور اگر بہ نیت خالص آب رواں پر پڑھے پانی جم جاویگا اور یہ کچھ
تعجب نہ کر اس دعا کا کہ اسمیں اسم اعظم ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ مَّا اَقْدَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ
قَدِيْرٍ مَّا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَّا اَجَلَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَلِيْلٍ
مَّا اَمْجَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَاجِدٍ مَّا اَرْاَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَءُوْفٍ
مَّا اَعَزَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَزِيْزٍ مَّا اَكْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَبِيْرٍ مَّا اَقْدَمَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْمٍ مَّا اَعْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَالٍ مَّا اَسْنَاهُ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ سَنِيٍّ مَّا اَبْهَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَهِيٍّ مَّا اَنْوَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنِيْرٍ مَّا
اَظْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ ظَاهِرٍ مَّا اَخْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَفِيٍّ مَّا اَعْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ عَلِيْمٍ مَّا اَخْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَبِيْرٍ مَّا اَكْرَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَرِيْمٍ مَّا اَلْطَفَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ لَطِيْفٍ مَّا اَبْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَصِيْرٍ مَّا اَسْمَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ سَمِيْعٍ مَّا اَحْفَظَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَفِيْظٍ مَّا اَمْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مَلِيٍّ مَّا

أوفاه وسبحانه من وفيٍّ ما أغناه وسبحانه من غنيٍّ ما أعطاه وسبحانه
من معطٍ ما أوسعه وسبحانه من واسعٍ ما أجوده وسبحانه من جوادٍ
ما أفضله وسبحانه من مفضلٍ ما أنعمه وسبحانه من منعمٍ ما أسيده
وسبحانه من سيدٍ ما أرحمه وسبحانه من رحيمٍ ما أشده وسبحانه من
شديدٍ ما أقواه وسبحانه من قويٍّ ما أحمده وسبحانه من حميدٍ ما أحكمه و
سبحانه من حكيمٍ ما أبطشه وسبحانه من باطشٍ ما أقومه وسبحانه من
قيومٍ ما أدومه وسبحانه من دائمٍ ما أبقاه وسبحانه من باقٍ ما أفرده
وسبحانه من فردٍ ما أوحده وسبحانه من واحدٍ ما أصمده وسبحانه
من صمدٍ ما أملكه وسبحانه من مالكٍ ما أولاه وسبحانه من وليٍّ ما
أعظمه وسبحانه من عظيمٍ ما أكمله وسبحانه من كاملٍ ما أتمه وسبحانه
من تامٍّ ما أعجبه وسبحانه من عجيبٍ ما أفخره وسبحانه من فاخرٍ ما
أبعده وسبحانه من بعيدٍ ما أقربه وسبحانه من قريبٍ ما أمنعه و
سبحانه من مانعٍ ما أغلبه وسبحانه من غالبٍ ما أعفاه وسبحانه من
عفوٍّ ما أحسنه وسبحانه من محسنٍ ما أجمله وسبحانه من جميلٍ ما أقبله
وسبحانه من قابلٍ ما أشكره وسبحانه من شكورٍ ما أغفره وسبحانه
من غفورٍ ما أكبره وسبحانه من كبيرٍ ما أجبره وسبحانه من جبارٍ
ما أدينه وسبحانه من ديانٍ ما أقضاه وسبحانه من قاضٍ
ما أمضاه وسبحانه من ماضٍ ما أنفذه وسبحانه من نافذٍ ما
أحلمه وسبحانه من حليمٍ ما أخلقه وسبحانه من خالقٍ ما أرزقه
وسبحانه من رازقٍ ما أقهره وسبحانه من قاهرٍ ما أنشأه وسبحانه
من منشئٍ ما أملكه وسبحانه من مالكٍ ما أولاه وسبحانه من والٍ

مَّا اَرْفَعَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَرِيْفٍ مَّا اَشْرَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَاسِطٍ مَّا
اَبْسَطَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَابِضٍ مَّا اَقْبَضَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَادٍ مَّا
اَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قُدُّوْسٍ مَّا اَقْدَسَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ طَاهِرٍ مَّا
اَطْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ زَكِيٍّ مَّا اَزْكَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ هَادٍ مَّا اَهْدَاهُ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ صَادِقٍ مَّا اَصْدَقَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَوَّادٍ مَّا اَعْوَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ قَادِرٍ مَّا اَقْدَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَاعٍ مَّا اَرْعَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُعِيْنٍ مَّا
اَعْوَنَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ وَهَّابٍ مَّا اَوْهَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ تَوَّابٍ مَّا اَتْوَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ سَخِيٍّ مَّا اَسْخَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ نَصِيْرٍ مَّا اَنْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَلِيْمٍ مَّا
اَسْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَافٍ مَّا اَشْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنْجٍ مَّا اَنْجَاهُ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَارٍّ مَّا اَبَرَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ طَالِبٍ مَّا اَطْلَبَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُدْرِكٍ
مَّا اَدْرَكَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَدِيْدٍ مَّا اَشَدَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُتَعَطِّفٍ مَّا
اَعْطَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَدْلٍ مَّا اَعْدَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُتْقِنٍ مَّا اَتْقَنَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَكِيْمٍ مَّا اَحْكَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَفِيْلٍ مَّا اَكْفَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ شَهِيْدٍ مَّا اَشْهَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ حَمِيْدٍ مَّا اَحْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ وَهُوَ اللهُ الْعَظِيْمُ
وَبِحَمْدِهٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ دَافِعِ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

دعاے صباح

مفاتیح الجنان میں حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ جو اس دعا کو بعد نماز صبح پڑھے
تو اللہ اس کی ہر ایک حاجت کہ حاجت ہائے دنیا و آخرت سے ہو برآئے اور اجابت ہوگی اور
اگر کسی امر حاکم کی طرف سے مبتلا ہوگا کچھ ضرر اس کو نہ پہنچے گا اور پڑھنے والا اس دعا کا آنکھوں میں
آدمیوں کی عزیز اور مکرم ہوگا اور کوئی دشمن اس پر غالب نہ آسکے گا اور جو کوئی قصد

اسکی بدی کا کریگا تو وہ بدی پھر کے اسکی طرف عائد ہوگی اور خدائے تعالی لکھیگا اس دعا کے پڑھنے والے کو دس لاکھ حسنہ اور محو کریگا دس لاکھ گناہ اور سلامت رکھیگا وبا اور طاعون اور مرگ مفاجات سے اور پہونچیگا اسے رزق اس جگہ سے کہ گمان نرکھتا ہوگا اور جائیگا دنیا سے با ایمان اور جسوقت کہ قبر سے باہر نکلیگا تو آئیگا ایک فرشتہ اور اسکے سامنے آکے کھڑا ہوگا ایک براق لیکر اور سوار کریگا اس براق پر اور پہونچیگا طرف بہشت کے اور جو کہ بااعتقاد صحیح اس دعا کو پڑھیگا ذلیل اور خوار و حقیر نہوگا دنیا و آخرت میں اور بزرگان زمانہ پڑھنے پر اس دعا کے مداومت کرتے آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ جناب امیر علیہ السلام نے اس دعا کا نام رکھا ہے مفتاح الفتوح اور رمز الکنوز اور ایک سید بزرگ نے کہا کہ دیکھا ہیں نے ایک سفینہ میں لکھی ہوئی یہ دعا بخط جناب امیر المؤمنین کے

بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم یا من دلع لسان الصباح بنطق تبلجه وسرح قطع اللیل المظلم بغیاهب تلجلجه واتقن صنع الفلک الدوار فی مقادیر تبرجه وشعشع ضیاء الشمس بنور تاججه یا من دل علی ذاته بذاته وتنزه عن مجانسة مخلوقاته وجل عن ملائمة کیفیاته یا من قرب من خطرات الظنون وبعد عن ملاحظة العیون وعلم بما کان قبل ان یکون یا من ارقدنی فی مهاد امنه وامانه وایقظنی الی ما منحنی به من مننه واحسانه وکف اکف السوء عنی بیده وسلطانه صل اللهم علی الدلیل الیک فی اللیل الالیل والماسک من اسبابک بحبل الشرف الاطول والناصع الحسب فی ذروة الکاهل الاعبل والثابت القدم علی زحالیفها فی الزمن الاول وعلی آله الطیبین الاخیار والائمة المصطفین الابرار وافتح اللهم لنا مصاریع الصباح

بمفاتیح الرحمة والفلاح والبسنی اللهم من افضل خلع الهدایة و
الصلاح واغرس اللهم بعظمتک فی شرب جنانی ینابیع الخشوع
واجر اللهم لهیبتک من آماقی ذرفات الدموع وادب اللهم
نزق الخرق منی بازمة القنوع الهی ان لم تبتدئنی الرحمة
منک بحسن التوفیق فمن السالک بی الیک فی اوضح الطریق وان
اسلمتنی اناتک لقائد الامل والمنی فمن المقیل عثراتی من
کبوات الهوی وان خذلنی نصرک عند محاربة النفس والشیطان
فقد وکلنی خذلانک الی حیث النصب والحرمان الهی اترانی
ما اتیتک الا من حیث الآمال ام علقت باطراف حبالک الا حین
باعدتنی ذنوبی عن دار الوصال فبئس المطیة التی امتطت نفسی
من هواها فواها لها لما سولت لها ظنونها ومناها وتبا لها لجرأتها
علی سیدها ومولاها الهی قرعت باب رحمتک بید رجائی و
هربت الیک لاجئا من فرط اهوائی وعلقت باطراف حبالک
انامل ولائی فاصفح اللهم عما کان اجرمته من زللی وخطائی و
اقلنی اللهم من صرعة ردائی فانک سیدی ومولای ومعتمدی
ورجائی وغایة منای فی منقلبی ومثوای الهی کیف تطرد مسکینا
التجأ الیک من ذنوب هاربا ام کیف تخیب مسترشدا قصد
الی جنابک ساعیا ام کیف ترد ظمآنا ورد الی حیاضک شاربا کلا و
حیاضک مترعة فی ضنک المحول وبابک مفتوح للطلب والوغول
وانت غایة المسئول ونهایة المأمول الهی هذه ازمة نفسی عقلتها
بعقال مشیتک وهذه اعباء ذنوبی درأتها برأفتك وعفوك

ورحمتك وهذه أهوائي المضلة وكلتها إلى جناب لطفك وكرمك
ورأفتك وعفوك فاجعل اللهم صباحي هذا نازلا علي بضياء
الهدى والسلامة في الدين والدنيا ومسائي جنة من كيد العدى
ووقاية من مرديات الهوى إنك قادر على ما تشاء تؤتي الملك من تشاء
وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك
الخير إنك على كل شيء قدير تولج الليل في النهار وتولج النهار
في الليل وتخرج الحي من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق من
تشاء بغير حساب لا إله إلا أنت سبحانك اللهم وبحمدك من
ذا يعرف قدرك فلا يخافك ومن ذا يعلم ما أنت فلا
يهابك ألفت بقدرتك الفرق وفلقت بلطفك الفلق وأنرت بكرمك
دياجي الغسق وأنهرت المياه من الصم الصياخيد عذبا وأجاجا
وأنزلت من المعصرات ماء ثجاجا وجعلت الشمس والقمر للبرية
سراجا وهاجا من غير أن تمارس فيما ابتدأت به لغوبا ولا علاجا
فيا من توحد بالعز والبقاء وقهر عباده بالموت والفناء صل على
محمد وآله الأتقياء واسمع ندائي واستجب دعائي وحقق
بفضلك أملي ورجائي يا خير من دعي لكشف الضر
والمأمول لكل عسر ويسر بك أنزلت حاجتي فلا تردني يا سيدي
من سني مواهبك خائبا يا كريم يا كريم يا كريم برحمتك يا أرحم
الراحمين وصلى الله على محمد وآله وذريته أجمعين پس سجدہ
کرے اور سجدہ میں کہے الهي قلبي محجوب ونفسي معيوب وعقلي مغلوب
وهوائي غالب وطاعتي قليل ومعصيتي كثير ولساني مقر بالذنوب

یا قابل توبتی یا علام الغیوب یا غافر ذنوبی یا قاهر القلوب
یا ستار العیوب یا شدید العقاب یا قدوس یا قیوم اقض حاجتی بحق
القرآن العظیم وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین۔

سورۂ یٰسٓ

تفسیر ملا فتح اللہ شیرازی میں بروایت ابی بن کعب پیغمبر صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورہ کو قربۃً الی اللہ پڑھے تمام گناہ اسکے بخشے جاوینگے اور ثواب بارہ ختم تمام قرآن کا اسکو ملیگا اور بروایت دیگر بائیس قرآن کا اور جس مریض کے سرہانے یہ سورہ پڑھی جاوے ہر حرف اس سورہ کے دس دس فرشتے اس مریض کے پاس حاضر ہونگے اور تا قبض روح اسکے واسطے طلب آمرزش کرینگے اور بعد قبض روح اسکے جنازہ کے ساتھ چلیں گے اور اس پر صلوات بھیجیں گے اور بعد دفن اسکو بہت کی ساتھ قبر کے متوجہ رہیں گے اور فرمایا کہ وقت موت اس سورہ کو پڑھے یا کوئی شخص اسکے پاس پڑھے تو رضوان ایک جام بہشت لاکر اسکو پلائیگا اور بشارت بہشت کی دیگا اور وہ سیراب دنیا سے جاویگا اور سیراب ہی قبر میں رہیگا اور سیراب بہشت میں داخل ہوگا اور جناب رسالتمآب سے مروی ہے کہ نام اس سورہ کا توریت میں معمہ ہے اس سبب کہ دنیا و آخرت کا نفع اپنے پڑھنے والے کو عام کرتا ہے اور اسکو دافعہ بھی کہتے ہیں اس سبب کہ بلیات دنیا و آخرت کو اپنے پڑھنے والے سے دفع کرتا ہے اور قاضیہ بھی کہتے ہیں اس سبب کہ تمام حاجات دنیا و آخرت اپنے صاحب کی روا کرتا ہے اور ثواب ایک مرتبہ کے پڑھنے کا برابر ہے بیس حج کے اور جو کوئی اسکو سنے گا ہو گویا ہزار دینار سرخ راہ خدا میں صدقہ دیے ہوں اور جو شخص اسکو لکھے اور دھو کر پیئے تو ہزار شفا اور ہزار نور اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اس میں داخل ہووے گی اور تمام امراض بدنی اس سے دفع ہوں اور حضرت پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ جو شخص اس سورہ کو

کسی مقبرہ میں پڑھے تو اہل مقبرہ سے عذاب میں تخفیف ہو اور خواندہ کو بقدر اعداد
مردوں مقبرہ کے حسنات حاصل ہوں اور یہ بھی ہے کہ واسطے ہر چیز کے ایک دل ہے اور دل قرآن کا
یٰسٓ ہے اور جو شخص اس سورہ کو دن کو قبل شام کے پڑھے تمام بلاؤں سے اس دن محفوظ
رہے اور حق تعالیٰ اسکو شام تک رزق اچھا عطا فرماوے اور جو شب کو قبل سونے کے
پڑھے حق تعالیٰ ہزار ملک اسپر موکل فرماوے کہ اسکو شر شیطان سے اور آفات سے
بچائیں اور اگر اس دن مر جاوے تو حق تعالیٰ اسکو بہشت میں داخل کرے اور اسکے غسل
میں تیس ہزار ملک حاضر ہوں کہ اسکے لیے استغفار کریں اور [illegible] ذلیل و
خوار نہ ہو اور کبھی گناہ کا اس سے مواخذہ نہ ہو اور جو شخص تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھے
حق تعالیٰ بعدد ہر مخلوق کے کہ دنیا میں ہے اور ہر مخلوق کے کہ آخرت میں ہے اور ہر مخلوق
کے کہ آسمان میں ہے بعدد ہر ایک کے اسکو دو ہزار ہزار حسنہ اسکے لیے لکھے
اور دو ہزار ہزار گناہ اسکے محو کرے اور فقر اور قرض اور مکان کے نیچے دب جانے
سے اور تعب اور سختی اور مشقت اور دیوانگی اور برص اور وسواس اور ہر دردہاے موذی
سے اسکو محفوظ رکھے اور حق تعالیٰ سکرات موت کو اسپر آسان کرے اور خود اپنے
دست قدرت سے اسکی قبض روح کرے اور ضامن ہو واسطے اسکے بہشت کا اور وسعت رزق
کا دنیا میں اسکو عطا کرے اور اسقدر ثواب دے کہ وہ راضی ہو جاوے اور خدا
خطاب فرماوے ملائکہ زمین و آسمان سے کہ میں اس بندہ سے راضی ہوا واسطے اسکے
استغفار کرو [illegible] اور اگر اس سورہ کو کسی حاجت کے واسطے پڑھے
تو ترکیب [illegible] انشاء اللہ [illegible]

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ
غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا
جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝
وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ
اٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۚ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْا مَآ
اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ
الْمُبِيْنُ ۝ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ
مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ
يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا
وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ
شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ۝ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

إِنِّي آمَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۖ قَالَ يَا لَيْتَ قَوْمِي
يَعْلَمُونَ ۝ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝ وَمَا
أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِ مِن بَعْدِهِ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ۝
إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَامِدُونَ ۝ يَا حَسْرَةً
عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝
أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ
لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ ع
وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَأْكُلُونَ ۝ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ
الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِن ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝
سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ
وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمُ اللَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم
مُّظْلِمُونَ ۝ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ
يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ
يَسْبَحُونَ ۝ وَآيَةٌ لَّهُمْ أَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ وَخَلَقْنَا
لَهُم مِّن مِّثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ۝ وَإِن نَّشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ
يُنقَذُونَ ۝ إِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا
مَا بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ وَمَا تَأْتِيهِم مِّنْ
آيَةٍ مِّنْ آيَاتِ رَبِّهِمْ إِلَّا كَانُوا عَنْهَا مُعْرِضِينَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنُطْعِمُ

مَن لَّوْ يَشَاءُ اللَّهُ أَطْعَمَهُ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ وَيَقُولُونَ
مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ○ مَا يَنظُرُونَ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً
تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُونَ ○ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ
يَرْجِعُونَ ○ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ
قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَ
صَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ○ إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ
لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ○ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا
كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ○ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ○ هُمْ
وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ ○ لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ
وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ○ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ○ وَامْتَازُوا
الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ○ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطَانَ ج إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ○ وَأَنِ اعْبُدُونِي هَٰذَا صِرَاطٌ
مُّسْتَقِيمٌ ○ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ط أَفَلَمْ تَكُونُوا
تَعْقِلُونَ ○ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ○ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ
بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ○ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا
أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ وَلَوْ نَشَاءُ
لَطَمَسْنَا عَلَىٰ أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَأَنَّىٰ يُبْصِرُونَ ○ وَلَوْ
نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلَىٰ مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُونَ ○
وَمَن نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ط أَفَلَا يَعْقِلُونَ ○ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ
وَمَا يَنبَغِي لَهُ ط إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ○ لِّيُنذِرَ مَن
كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ○ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم

مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِکُوْنَ ۝ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَکُوْبُهُمْ
وَمِنْهَا یَاْکُلُوْنَ ۝ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ط اَفَلَا یَشْکُرُوْنَ ۝
وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ۝ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ فَلَا یَحْزُنْکَ قَوْلُهُمْ م
اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۝ اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ
مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ ط
قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ ۝ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَهَآ
اَوَّلَ مَرَّةٍ ط وَهُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُ ۝ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ اَوَلَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓی اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ط بَلٰی وَهُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِیْمُ ۝ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝
فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

استخارات

استخارات کے طریقے یہ ہیں اول بکلام مجید جناب امیر سے منقول ہے کہ جو چاہے کہ استخارہ بکلام اللہ کرے اول وضو کرے اور تین مرتبہ سورۂ الحمد اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ وَتَفَاَلْتُ بِکِتَابِکَ فَاَرِنِیْ مَا هُوَ الْمَکْتُوْبُ فِیْ سِرِّکَ الْمَکْنُوْنِ فِیْ عِلْمِکَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْحَقُّ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْحَقَّ بِحَقِّ الْحَقِّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۔ اور قرآن شریف کھولے اور بسم اللہ پڑھ کے ساتویں سطر کو دیکھے اور اس آیہ کو تفسیر میں نکال کے معنی ملاحظہ کرے پس جو حکم ہو ویسا کرے۔

استخارہ کتاب فتح الابواب میں سید رضی الدین سے حضرت رسول خدا سے روایت کی ہے

کہ جب فال قرآن مجید سے کھولنا چاہے پس اول تین مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
پڑھے اور پھر تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے پھر یہ
کہے اَللّٰهُمَّ تَفَاءَلْتُ بِكِتَابِكَ وَتَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ فَاَرِنِيْ مِنْ كِتَابِكَ مَا
هُوَ الْمَكْتُوْمُ فِيْ سِرِّكَ الْمَكْنُوْنِ فِيْ عِلْمِكَ پس قرآن مجید کو کھولکر دست راست
کی جانب کے صفحہ میں سطر اول پر عمل کرے بغیر اسکے کہ اوراق و سطور کو شمار کرے

استخارہ سید رضی رح نے فتح الابواب میں ذکر کیا ہے یدر بن یعقوب اعرجی رح سے کہ
روضۂ حضرت کاظمین علیہم السلام میں سنا میں نے کہ اگر مصحف کو ہاتھ میں لیکر کہے
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ فِيْ قَضَائِكَ وَقَدَرِكَ اَنْ تَمُنَّ عَلٰی اُمَّةِ نَبِيِّكَ بِظُهُوْرِ
وَلِيِّكَ وَابْنِ بِنْتِ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ وَسَهِّلْهُ وَيَسِّرْهُ وَكَمِّلْهُ وَ
اَخْرِجْ لِيْ اٰيَةً اَسْتَدِلُّ بِهَا عَلٰی اَمْرٍ فَاْتَمِرَ اَوْ نَهْيٍ فَانْتَهِيَ فِيْ عَافِيَةٍ پس جاہیئے
تامل کر کے قرآن مجید کو کھولے اور سات ورق شمار کرے پس ساتویں ورق کا دوسرا
صفحہ یعنی اوپر ورق سے دست راست کی جانب کے صفحہ کی سات سطریں شمار کرے جو
کچھ ساتویں سطر میں نکلے اسپر عمل کرے

استخارہ جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ فرمایا جناب صادق ع
نے کہ جس وقت کام میں شک ہو چاہیئے کہ قرآن مجید ہاتھ میں لو اور ارادہ کرو اس چیز کا
کہ جو ظاہر ہوگی ہمیں جانب خدا سے ہم اسپر عمل کرینگے پس پڑھو سورۂ حمد اور قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور آیۃ الکرسی اور پھر آیۃ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا
اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا
وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ ○ اور پھر سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور سورۂ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور
معوذتین ہر ایک کو تین تین بار پڑھ پھر متوجہ ہو طرف قرآن کے اور کہو اَللّٰهُمَّ

اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ وَبِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ مِنْ فَاتِحَتِهٖ اِلٰی خَاتِمَتِهٖ وَفِیْهِ
اِسْمُکَ الْاَکْبَرُ وَکَلِمَاتُکَ التَّامَّاتُ یَا سَامِعَ کُلِّ صَوْتٍ یَا جَامِعَ کُلِّ
فَوْتٍ یَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ یَا مَنْ لَا تَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ وَلَا
تَتَشَابَهُ عَلَیْهِ الْاَصْوَاتُ اَسْئَلُکَ اَنْ تَخِیْرَ لِیْ بِمَا اَشْکَلَ عَلَیَّ بِهٖ فَاِنَّکَ
عَالِمٌ بِکُلِّ مَعْلُوْمٍ غَیْرِ مُعَلَّمٍ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَ
الْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْبَاقِرِ وَجَعْفَرِ بْنِ الصَّادِقِ وَ
مُوْسَی الْکَاظِمِ وَعَلِیِّ بْنِ الرِّضَا وَمُحَمَّدِ بْنِ الْجَوَادِ وَعَلِیِّ بْنِ الْهَادِیْ
وَالْحَسَنِ الْعَسْکَرِیِّ وَالْخَلَفِ الْحُجَّةِ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ
السَّلَامُ اَجْمَعِیْنَ۔ قرآن شریف کو کھولے اور پہلا الا سطر ... بسم اللہ ... پڑھا جائے
... سطر کو گنے ... [illegible] ... الا ... [illegible]
... بسم اللہ ... [illegible] ... سطر ... [illegible]
... [illegible] ... کرے ... [illegible] ... اول ...
... بسم اللہ ... [illegible] ... کرے

استخارہ دیگر جناب آخوند ملا ... علیہ الرحمہ ... سے منقول
ہے اور انہوں نے جناب شیخ ... شیخ بہاء الدین علیہ الرحمہ سے اور انہوں نے
اور علماء کرام سے اور ... امام ... علیہ السلام سے روایت کی ہے
استخارہ تسبیح کا اس طرح ... اور تسبیح کے
دانوں کو ... اور ... اگر طاق رہے بہتر ہو اور اگر

[illegible]

استخارہ منقول بذریعہ تسبیح کا اول تین مرتبہ درود شریف پڑھے بعد ازاں
کہے اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهٖ خِیَرَةً فِیْ عَافِیَةٍ پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور نیت کرکے

ہاتھ تسبیح پر ڈالے اگر دو دانے نکلیں تو منع آیا اگر ایک نکلے تو اچھا آیا جب اچھا آ گئے تو پھر اسکے ہونے کی نیت کرکے ہاتھ تسبیح پر ڈالے جو دو دانے آئیں تو استخارہ واجب ہے اور اگر ایک دانہ آوے تو مساوی ہے

استخارہ کتاب السعادت میں روایت کی ہے حضرت صادقؑ سے کہ سورۂ فاتحہ ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین مرتبہ اور درود شریف بارہ مرتبہ پڑھے بعد اسکے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحُسَیْنِ وَجَدِّهٖ وَاَبِیْهِ وَاَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَ لِیَ الْخِیَرَةَ فِیْ هٰذِهِ السُّبْحَةِ وَاَنْ تُرِیَنِیْ مَا هُوَ الْاَصْلَحُ لِیْ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا اَللّٰهُمَّ وَاِنْ كَانَ الْاَصْلَحُ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فِعْلَ مَا اَنَا عَازِمٌ عَلَیْهِ فَاْمُرْنِیْ وَاِلَّا فَانْهَنِیْ فَاِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بعد اسکے تسبیح کے دانوں کو ایک مٹھی میں لے اور شمار کرے اور کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ ایک دانہ پر دوسرے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تیسرے پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پس اسی طرح دانہ شمار کرتا جاوے اور سرا کو پہنچے اسی طرح کہتا جاوے اگر اخیر دانہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کا ہو تو اختیار ہی کرنا نہ کرنا اسکا اور اگر اخیر دانہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کا ہو تو حکم سمجھے اور اگر اخیر دانہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ہو تو انکار سمجھے

استخارہ سید رضی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب کسی امر میں خدا سے کرو تو تین پرچوں پر اس دعا کو لکھو اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنَ الرَّحِیْمَ اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تَخِیْرَ لِیْ خَیْرَ الْاَمْرَیْنِ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اخلاص دعا کا ایک پرچہ پر لفظ (کرنا) اور دوسرے پر (نہ کرنا) لکھے

لفظ (افعل) لکھے پھر تینوں پرچوں کی علیحدہ علیحدہ گولیاں بنا کر رکھ دے پس اول ایک گولی کو اٹھاوے اگر گولی میں (اقدام کرنا) نکلے تو اُس کام کو کرے اور اگر (لفظ نہ کرنا) نکلے نہ کرے اور اگر پہلی گولی (لفظ لا تفعل) کی نکلے تو پھر اُس گولی کو علیحدہ کر کے پھر گولی اُن دونوں گولیوں میں سے اٹھاوے پس جو نکلے اُس پر عمل کرے

استخارہ کلینی رح نے اور نیز دیگر علما نے بسند مرسل ائمہ معصومین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ کسی شخص نے اُن حضرات سے دریافت کیا کہ اکثر اوقات مجکو ضرورت مشورہ کی ہوتی ہے اور کسی کو نہیں پاتا ہوں میں کیا کروں ارشاد فرمایا کہ مشورہ اپنے خدا سے کر عرض کیا کیونکر کروں حکم فرمایا کہ مطلب اپنا دل میں رکھ اور ایک پرچہ پر لا اور دوسرے پر نعم لکھ کر علیحدہ علیحدہ گولیاں بناوے اور مٹی سے دو غلے بنا کر علیحدہ علیحدہ اُن غلوں میں رکھے پھر اُن دونوں غلوں کو اپنے سامنے نماز کی جگہ پر رکھ کر دو رکعت نماز پڑھے اور کہے یا اللّٰہ اِنّی اُشَاوِرُکَ فِی اَمْرِی ھٰذَا وَاَنْتَ خَیْرُ مُسْتَشَارٍ وَمُشِیْرٍ فَاَشِرْ عَلَیَّ مَا فِیْہِ صَلَاحٌ وَحُسْنُ عَاقِبَۃٍ پس ہاتھ کو پیچھے جاے نماز کے لیجا کر ایک گولی باہر لاوے اگر نعم ہو تو کرے اور اگر لا ہو تو اُس کام کو ترک کرے

استخارہ سید رضی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض کتب شیعہ میں پایا ہے کہ دو رقعوں پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خِیَرَۃٌ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَۃَ اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھے اور حاجت اپنی لکھے اور آخر میں ایک پرچہ پر اِفْعَلْ یَا مَوْلَایَ اور دوسرے پرچے کے آخر میں تَوَقَّفْ یَا مَوْلَایَ لکھے اور دونوں پرچوں کو دو گولیاں دو غلاف مٹی کے میں رکھے اور سورہ حمد اور معوذتین اور سورۂ وَالشَّمْسِ وَالضُّحٰی ہر ایک کو سات سات بار پڑھے اور ایک ظرف میں پانی بھر کر میں اُن دونوں غلوں کو ڈالے پس دونوں میں سے جو جلد تر گولی کھل کر پانی پر آجاوے اگر گولی افعل کی ہو تو اُس کام کو کرے اور اگر توقف کی ہو تو توقف کرے

دعائے توسل

کتاب تحفۃ الزائرین میں لکھا ہے کہ بعض کتب معتبرہ میں نقل کرتے ہیں محمد بن بابویہ رضی اللہ عنہ سے کہ اس دعائے توسل کو ائمہ علیہم السلام سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ جس امر میں اسے پڑھا ہے میں نے اثر اجابت جلد پایا ہے۔ دعا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا اَبَا الْقَاسِمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اِمَامَ
الرَّحْمَۃِ یَا شَفِیْعَ الْاُمَّۃِ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ
حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا الْحَسَنِ ع
یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَا عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَا اَخَا الرَّسُوْلِ یَا زَوْجَ
الْبَتُوْلِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا
وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ
حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا فَاطِمَۃَ
الزَّھْرَاءُ یَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَیَّتُھَا الْبَتُوْلُ ع یَا قُرَّۃَ عَیْنِ الرَّسُوْلِ
یَا سَیِّدَتَنَا وَمَوْلَاتَنَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکِ
اِلَی اللّٰہِ وَقَدَّمْنَاکِ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھَۃً عِنْدَ اللّٰہِ
اِشْفَعِیْ لَنَا عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ ع یَا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ ع اَیُّھَا
الْمُجْتَبٰی یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ یَا سَیِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّھْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِکَ اِلَی اللّٰہِ وَ
قَدَّمْنَاکَ بَیْنَ یَدَیْ حَاجَاتِنَا یَا وَجِیْھًا عِنْدَ اللّٰہِ اِشْفَعْ لَنَا
عِنْدَ اللّٰہِ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ ع یَا حُسَیْنَ بْنَ عَلِیٍّ اَیُّھَا الشَّھِیْدُ

يا ابن رسول الله يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا
توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله وقدمناك بين
يدي حاجاتنا يا وجيها عند الله اشفع لنا عند الله يا ابا محمد ع
يا علي ابن الحسين ع يا ابن العابدين ايها السجاد يا ابن
رسول الله يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا توجهنا
واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله وقدمناك بين يدي حاجاتنا
يا وجيها عند الله اشفع لنا عند الله يا ابا جعفر ع يا محمد بن
علي ع ايها الباقر يا ابن رسول الله يا حجة الله على خلقه يا سيدنا
ومولانا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله وقدمناك
بين يدي حاجاتنا يا وجيها عند الله اشفع لنا عند الله يا
ابا عبد الله ع يا جعفر بن محمد ع ايها الصادق يا ابن رسول
الله يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا توجهنا
واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله وقدمناك بين يدي
حاجاتنا يا وجيها عند الله اشفع لنا عند الله يا ابا الحسن يا
ابا ابراهيم ع يا موسى بن جعفر ايها الكاظم يا ابن رسول
الله يا حجة الله على خلقه يا سيدنا ومولانا انا توجهنا
واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله وقدمناك بين يدي حاجاتنا
يا وجيها عند الله اشفع لنا عند الله يا ابا الحسن ع يا علي
بن موسى ايها الرضا يا ابن رسول الله يا حجة الله على خلقه
يا سيدنا ومولانا انا توجهنا واستشفعنا وتوسلنا بك الى الله
وقدمناك بين يدي حاجاتنا يا وجيها عند الله اشفع لنا

عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا جَعْفَرٍ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا التَّقِيُّ الْجَوَادُ يَا ابْنَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا
اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
اَبَا الْحَسَنِ ع يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَيُّهَا النَّقِيُّ الْهَادِيْ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا وَ
مَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَ
قَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ
لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ ع يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَيُّهَا الزَّكِيُّ
الْعَسْكَرِيُّ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ يَا سَيِّدَنَا
وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ
بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ يَا
وَصِيَّ الْحَسَنِ ع وَالْخَلَفُ الصَّالِحُ الْحُجَّةُ اَيُّهَا الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ
يَا اِمَامَ زَمَانِنَا يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ
يَا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا اِنَّا تَوَجَّهْنَا وَاسْتَشْفَعْنَا وَتَوَسَّلْنَا بِكَ
اِلَى اللّٰهِ وَقَدَّمْنَاكَ بَيْنَ يَدَيْ حَاجَاتِنَا يَا وَجِيْهًا عِنْدَ اللّٰهِ
اِشْفَعْ لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ

دعائے عافیت

صاحب کتاب مہج الدعوات نے اپنی اسناد سے دعائے عافیت کی روایت سعید بن عبد اللہ تک اور انہوں نے اپنی اسناد سے حضرت ابی عبد اللہ تک روایت کی ہے کہ فرمایا ان حضرت نے کہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس بیٹھا تھا اور آنحضرت کی خدمت میں ایک شخص حاضر تھا اسکے

دونوں ہاتھوں میں سے ایک ہاتھ فالج کی بیماری کے سبب سے معطل ہو گیا تھا اور وہ حضرت سے درخواست کرتا تھا کہ وہ جناب اسکے لیے کوئی دعا فرمائیں خلاصہ اس حدیث کا یہ ہے کہ یہ دعا ان حضرت نے تعلیم فرمائی اور ارشاد کیا کہ نماز شب کے وقت اسے سجدہ میں پڑھنا غرضکہ یہ دعا بلاؤں کی حفاظت اور بیماریوں سے سلامتی کے لیے پڑھی جاتی ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ دُعَاۗءَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْفَقِیْرِ اَدْعُوْكَ دُعَاۗءَ مَنْ قَدِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَقَلَّتْ حِیْلَتُهٗ وَضَعُفَ عَمَلُهٗ مِنَ الْخَطِیْئَةِ وَالْبَلَاۗءِ دُعَاۗءَ مَكْرُوْبٍ اِنْ لَّمْ تُدْرِكْهُ هَلَكَ وَاِنْ لَّمْ تَسْتَنْقِذْهُ فَلَا حِیْلَةَ لَهٗ فَلَا تُحِطْ بِیْ یَا سَیِّدِیْ وَمَوْلَایَ وَاِلٰهِیْ مَكْرَكَ وَلَا تُثْبِتْ عَلَیَّ غَضَبَكَ وَلَا تَضْطَرَّنِیْ اِلَی الْیَاْسِ مِنْ رَوْحِكَ وَالْقُنُوْطِ مِنْ رَحْمَتِكَ وَطُوْلِ الصَّبْرِ عَلَی الْاَذٰی اَللّٰھُمَّ لَا طَاقَةَ لِیْ عَلٰی بَلَاۗئِكَ وَلَا غِنٰی لِیْ عَنْ رَحْمَتِكَ وَهٰذَا ابْنُ نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ بِهٖ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ فَاِنَّكَ جَعَلْتَهٗ مَفْزَعًا لِّلْخَاۗئِفِ وَاسْتَوْدَعْتَهٗ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَاۗئِنٌ فَاكْشِفْ ضُرِّیْ وَخَلِّصْنِیْ مِنْ هٰذِهِ الْبَلِیَّةِ اِلٰی مَا قَدْ عَوَّدْتَنِیْ مِنْ عَافِیَتِكَ وَرَحْمَتِكَ انْقَطَعَ الرَّجَاۗءُ اِلَّا مِنْكَ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ

دعاء غیبت بروایات معتبرہ محمد بن احمد بن ابراہیم الجعفی معروف بابو علی سے کتاب مذکور میں درج ہے کہ اس دعا کو روز جمعہ بعد عصر کے بہ زمان غیبت حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے پڑھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَرَّفْتَنِیْ نَفْسَكَ وَعَرَّفْتَنِیْ رَسُوْلَكَ وَعَرَّفْتَنِیْ مَلٰۗئِكَتَكَ وَعَرَّفْتَنِیْ نَبِیَّكَ وَعَرَّفْتَنِیْ وُلَاةَ اَمْرِكَ اَللّٰھُمَّ لَا اٰخُذُ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَ وَلَا وَاقِیَ اِلَّا مَا وَقَیْتَ اَللّٰھُمَّ لَا تُغَیِّبْنِیْ عَنْ مَنَازِلِ اَوْلِیَاۗئِكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنِیْ اَللّٰھُمَّ اهْدِنِیْ لِوِلَایَةِ مَنِ افْتَرَضْتَ طَاعَتَهٗ

دعائے عہد نامہ

مصباح الزائرین میں جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی چالیس صبح سات اس عہد نامہ سے درگاہ الٰہی میں دعا کرے تو خدائے تعالیٰ اسکو وقت ظہور حضرت مہدیؑ کے اسکی قبر سے باہر لاتا ہے اور ہر روز میں ہر کلمہ کے ہزار حسنہ اسکو عطا فرماتا ہے اور ہزار گناہ اسکے نامہ عمل سے مٹاتا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النُّوْرِ الْعَظِيْمِ وَالْكُرْسِيِّ الرَّفِيْعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ وَمُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُوْرِ وَمُنْزِلَ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيْمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْٓ اَشْرَقَتْ بِهِ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرَضُوْنَ يَا حَيًّا قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى وَمُمِيْتَ الْاَحْيَآءِ يَا حَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلَانَا الْاِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَآئِمَ بِاَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰبَآئِهِ الطَّاهِرِيْنَ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِيْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّيْ وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا اَحْصَاهُ عِلْمُهُ وَاَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اُجَدِّدُ لَهُ فِيْ صَبِيْحَةِ يَوْمِيْ هٰذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ اَيَّامِيْ عَهْدًا وَعَقْدًا وَبَيْعَةً لَهُ فِيْ عُنُقِيْ لَآ اَحُوْلُ عَنْهَا وَلَآ اَزُوْلُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَنْصَارِهِ وَاَعْوَانِهِ وَالذَّآبِّيْنَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِيْنَ اِلَيْهِ فِيْ قَضَآءِ حَوَآئِجِهِ وَالْمُحَامِيْنَ عَنْهُ وَالسَّابِقِيْنَ اِلٰٓى اِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ حَالَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عَلٰى عِبَادِكَ حَتْمًا فَاَخْرِجْنِيْ

مِنْ قَبْرِيْ مُؤْتَزِرًا كَفَنِيْ شَاهِرًا سَيْفِيْ مُجَرِّدًا قَنَاتِيْ مُلَبِّيًا دَعْوَةَ الدَّا[عِيْ]
فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِيْ اَللّٰهُمَّ اَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيْدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيْدَةَ
وَاكْحُلْ بَصَرِيْ بِنَظْرَةٍ مِنِّيْ اِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهٗ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهٗ وَ
اَوْسِعْ مَنْهَجَهٗ وَاسْلُكْ بِيْ مَحَجَّتَهٗ وَاَنْفِذْ اَمْرَهٗ وَاشْدُدْ اَزْرَهٗ وَ
اعْمُرِ اللّٰهُمَّ بِهٖ بِلَادَكَ وَاَحْيِ بِهٖ عِبَادَكَ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ
ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ فَاَظْهِرِ اللّٰهُمَّ
لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمّٰى بِاسْمِ رَسُوْلِكَ حَتّٰى لَا يَظْفَرَ
بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَزَّقَهٗ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهٗ وَاجْعَلْهُ اللّٰهُمَّ
مَفْزَعًا لِمَظْلُوْمِ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهٗ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَمُجَدِّدًا
لِمَا عُطِّلَ مِنْ اَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّدًا لِمَا وَرَدَ مِنْ اَعْلَامِ دِيْنِكَ
وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاجْعَلْهُ مِمَّنْ حَصَّنْتَهٗ مِنْ بَاْسِ
الْمُعْتَدِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِرُؤْيَتِهٖ
وَمَنْ تَبِعَهٗ عَلٰى دَعْوَتِهٖ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ
هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ
بَعِيْدًا وَنَرٰىهُ قَرِيْبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پس تین مرتبہ ہاتھ
ران راست پر مارے اور ہر مرتبہ کہے اَلْعَجَلْ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

حضرت پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے اگر ملائکہ ہفت آسمان و زمین
کے جمع ہوں اور روز قیامت تک ثواب اسکا لکھیں اور گناہ اسکے بخشے جائیں اور
دل اسکا ایمان سے پر ہو اور خدا تعالی ملائکہ سے فرماوے کہ گواہ رہو تم کہ دعا کے
پڑھنے والے کو اور والدین اسکے کو اور برادران اسکے کو اور خواہران اسکی کو اور اہلبیت
اور اولاد اور ہمسایگان اسکے کو سب کو آتش دوزخ سے آزاد کیا میں نے اور اسکو

تسبیح ہزار آدمیوں کا کیا ہیں سے کہ وہ سب مستوجب دوزخ کے ہوں یہ دعا رسالہ ہٰذا میں
کتاب جمال الصالحین سے نقل کی گئی۔ يَا مَنْ اَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ
لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ
التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ اِحْمِنِیْ بِالرَّحْمَةِ
يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى يَا مُنْتَهٰى كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ
الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا
مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَبَّاهُ يَا سَيِّدَاهُ يَا غَايَةَ
رَغْبَتَاهُ اَنْ لَا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ وَاَنْ تَفْعَلَ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ کتاب
جمال الصالحین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جو کوئی اس دعا کو
پڑھے اگر ملائکہ ہفت آسمان و زمین کے جمع ہوں تک روز قیامت تک ثواب اسکے
ہزار میں ایک حصہ کا بیان کر سکیں اور عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ اس دعا کے
فضائل کہ جو توریت میں مذکور ہیں یہ ہیں کہ خدائے تعالیٰ بہ فضل و رحمت اپنے کے ان کلمات
کو اسکے دل میں جگہ دیگا اور ہر روز دو مرتبہ اسکی ملائکہ پر مباہات فرماوے اور ایک نور
تا عرش اس سے درخشاں ہوا اور عذاب قبر اور فتنہ دجال سے روز قیامت میں امن میں ہو
اور قیامت کے دن کہ سب آدمی ترساں اور لرزاں ہوں گے پڑھنے والا اسکا خوف سے
امن میں رہے اور جو حاجت اس دعا کے ساتھ طلب کیجاوے خدائے تعالیٰ اسکو ادا فرماوے
فضائل اس دعا کے بہت ہیں مختصر لکھے گئے۔ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ الْمُحْتَجِبُ
مِنْ جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ اَنْتَ الَّذِي احْتَجَبْتَ دُوْنَ خَلْقِكَ
فَلَا يُدْرَكُ نُوْرُكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ الرَّفِيْعُ الَّذِي ارْتَفَعْتَ
فَوْقَ عَرْشِكَ مِنْ فَوْقِ سَمَائِكَ فَلَا يَصِفُ عَظَمَتَكَ اَحَدٌ مِنْ
خَلْقِكَ يَا نُوْرَ النُّوْرِ اسْتَنَارَ بِنُوْرِكَ اَهْلُ سَمٰوَاتِكَ وَاسْتَضَاءَ بِضَوْئِكَ

أَهْلُ أَرْضِكَ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ أَنْتَ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ تَعَالَيْتَ
أَنْ يَكُونَ لَكَ شِبْهٌ وَتَجَبَّرْتَ عَنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ ضِدٌّ وَأَنْتَ اللهُ
الْمَحْمُودُ بِكُلِّ لِسَانٍ وَأَنْتَ الْمَعْبُودُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَأَنْتَ الْمَذْكُورُ
فِي كُلِّ أَوَانٍ وَزَمَانٍ يَا نُورَ النُّورِ كُلُّ نُورٍ خَامِدٌ لِنُورِكَ كُلُّ مَلِيكٍ يَفْنَى
غَيْرُكَ يَا دَائِمُ كُلُّ حَيٍّ يَمُوتُ غَيْرُكَ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ الرَّحِيمُ
ارْحَمْنِي رَحْمَةً تُطْفِئُ بِهَا غَضَبَكَ وَتَكُفُّ بِهَا عَذَابَكَ وَتَرْزُقُنِي
بِهَا سَعَادَةً مِنْ عِنْدِكَ وَتُحِلُّنِي بِهَا دَارَكَ الَّتِي أَسْكَنْتَهَا خِيَرَتَكَ
مِنْ خَلْقِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ الْقَبِيحَ يَا
مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَلَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ
التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ
نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا مُفَرِّجَ كُلِّ كُرْبَةٍ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ
يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا مُبْتَدِئًا بِالنِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّاهُ
يَا سَيِّدَاهُ يَا أَمَلَاهُ يَا مَوْلَاهُ يَا غَايَةَ رَغْبَتَاهُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ
عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوسَى وَعَلِيٍّ
وَمُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَأَسْأَلُكَ يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ أَنْ لَا تُشَوِّهَ خَلْقِي فِي النَّارِ وَأَنْ
تَغْفِرَ لِي وَلِوَالِدَيَّ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَأَنْ تُعْطِيَنِي خَيْرَ
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

قالہ — از انجملہ دعا ہے اویس قرنی یہ کتاب مہج الدعوات ابن امیر المومنین ع سے
منقول ہے اور انجناب سے رسول خدا صلعم سے روایت کی کہ جو کوئی واسطے کسی حاجت کے
اس دعا کو پڑھے حاجت اسکی بر آئے اور اگر غائب ہو گا وہ پیدا ہو کار بستہ ہو وا ہو اس دعا کو

پڑھے حق تعالی سیراب کرے اور اگر پہاڑ پر پڑھے تو اپنی جگہ سے ٹلجاوے اور پڑھنے والا
اپنی مراد کو پہونچے اور اگر مجنون پر پڑھے صحت پاوے اور اگر اُس عورت پر پڑھے کہ بچہ
پیدا ہونا دشوار ہوا آسان ہوجاوے اور جو کوئی چالیس شب جمعہ اس دعا کو پڑھے گناہ اسکے
بخشے جائیں خواہ گناہ خدا ہو یا گناہ عباد اور اگر حاکم جابر کے سامنے جاتے وقت پڑھے اسکے شر
سے محفوظ رہے اور جو کوئی وقت خواب پڑھے حق تعالی موکل کرے اسپر ستر ہزار ملک کہ لکھیں
واسطے اسکے حسنات اور استغفار کریں اور دعا کریں اسکے واسطے اور اگر شب میں مرجاوے تو شہید
مرے اگرچہ مرتکب کبائر ہوا ہو یَا سَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ الْقَاهِرُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا مَنْ يُنَادِي مِنْ
كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ بِأَلْسِنَةٍ شَتَّى وَلُغَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَحَوَائِجَ أُخْرَى يَا مَنْ لَا
يَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ أَنْتَ الَّذِي لَا تُغَيِّرُكَ الْأَزْمِنَةُ وَلَا
تُحِيطُ بِكَ الْأَمْكِنَةُ وَلَا تَأْخُذُكَ نَوْمٌ وَلَا سِنَةٌ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَيَسِّرْ لِي مِنْ أَمْرِي مَا أَخَافُ عُسْرَهُ وَفَرِّجْ لِي مِنْ أَمْرِي مَا أَخَافُ
كُرْبَتَهُ وَسَهِّلْ لِي مِنْ أَمْرِي مَا أَخَافُ حُزْنَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ عَمِلْتُ سُوءً وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ۔ دعا حضرت آدم علیہ السلام
منہاج الدعوات میں منقول ہے کہ جب حضرت آدم نے یہ دعا پڑھی اللہ تعالی نے انکی طرف وحی بھیجی کہ اے آدم جو
کوئی حفظ کرے تیری ذریت سے یہ دعا عطا کروں میں اسکو جو وہ چاہے اور دور کروں اسکی
اس سے جو وہ نہ چاہے اور سلب کروں میں اسکے دل سے دنیا کی دوستی اور پیدا کروں
بیچ سینہ کے حکمت و دانش و مسائل دین سے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
إِيمَانًا تُبَاشِرُ بِهِ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَنِي إِلَّا مَا كَتَبْتَ

لِيْ وَرَضِّنِيْ مِنَ الْعَيْشِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ دعا سے حضرت
عیسیٰ مصباح کفعمی میں ہے کہ حضرت پیغمبر اولاد عبد المطلب سے فرماتے تھے کہ اے بنی عبد المطلب
سوال کرو تم بواسطہ اس دعا کے یعنی اسکے کہ جسکے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جو بندہ
اس دعا کو از روے اخلاص پڑھے عرش کانپتا ہے ہیبت سے اسکی ۔ اور اللہ تعالیٰ ملائکہ
سے فرماتا ہے کہ شاہد رہو تم کہ دعا اس بندہ کی مستجاب کی میں نے اور سوال اسکا عطا کیا
میں نے در باب دنیا و آخرت کے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَدْعُوْكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْوَاحِدِ
الْاَحَدِ الْاَعَزِّ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الصَّمَدِ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ
الْعَظِيْمِ الْوِتْرِ وَاَدْعُوْكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ الَّذِيْ هُوَ اَثْبَتُ
اَرْكَانِكَ كُلِّهَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ مَا اَصْبَحْتُ
فِيْهِ وَاَمْسَيْتُ ۔ دعا سے حضرت رسول خدا کے یہ دعا غایت مجرب ہے مصباح کفعمی
میں حضرت پیغمبر سے روایت ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھے اعانت کرے اللہ تعالیٰ اسکی جیسی کہ
میری اعانت کی اور عطا کرے اسکو ثواب ہزار پیغمبر کا يَا مُؤْنِسَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ وَيَا
اَنِيْسَ الْمُتَفَرِّدِيْنَ وَيَا ظَهْرَ الْمُنْقَطِعِيْنَ وَيَا مَالَ الْمُقِلِّيْنَ وَيَا قُوَّةَ
الْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَيَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ وَيَا مَوْضِعَ شَكْوَى الْغُرَبَاءِ وَيَا مُتَفَرِّدًا
بِالْجَلَالِ وَيَا مَعْرُوْفًا بِالنَّوَالِ وَيَا كَثِيْرَ الْاِفْضَالِ اَغِثْنِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ وَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ۔ مصباح کفعمی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ
فرمایا ہے حاجت کے لیے یہ دعا پڑھے يَا مَنْ جَابَ كُلَّ شَيْءٍ تَأْوِيْلًا وَفَهِمَ كُلَّ
شَيْءٍ عَدَدًا اِلَيْكَ فَاِنِّيْ اَتَيْتُكَ ... عَلٰى بَابِكَ وَ ... بِيَدَيْكَ
الصَّابِرِيْنَ لَكَ يَا مَنْ قَصَدَهُ الطَّالِبُوْنَ فَوَجَدُوْهُ ... وَاَنْتَ
الْخَائِفُوْنَ فَوَجَدُوْهُ وَلَا قَرِيْبًا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْطِنِيْ
كَذَا وَكَذَا ۔ اس میں حاجت اپنی طلب کرے ۔ مصباح کفعمی میں حضرت رسول خدا سے

روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل نے انکو یہ دعا واسطے رواے حاجت کے تعلیم کی۔ یَا نُورَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَیَا قَیُّومَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَیَا عِمَادَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَیَا زَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَیَا جَمَالَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَیَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَیَا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَمُنْتَهٰی رَغْبَةِ الْعَابِدِیْنَ وَمُنَفِّسَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَمُفَرِّجَ الْمَغْمُوْمِیْنَ وَصَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ کَاشِفَ کُلِّ سُوْءٍ یَا اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ۔ حواشی مصباح کفعمی میں ائمہؑ سے روایت ہوئی ہے کہ جسوقت کوئی حاجت ہو یہ دعا پڑھے اور حاجت اپنی طلب کرے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ فَاِنَّ لَهُمَا عِنْدَکَ شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ وَقَدْرًا مِنَ الْقَدْرِ فَاَسْئَلُکَ بِحَقِّ ذٰلِکَ الشَّاْنِ وَبِحَقِّ ذٰلِکَ الْقَدْرِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ اس جگہ اپنی حاجت طلب کرے فَاِنَّهٗ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ لَمْ یَبْقَ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ وَّلَا عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ بِالْاِیْمَانِ اِلَّا وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَیْهِمَا فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔ کافی میں شیخ کلینی رحمہ نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے شکوہ کیا جناب امیرؑ سے کہ دعا میری دیر میں مستجاب ہوتی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ کہاں ہے تو اور دور ہے تو دعا سریع الاجابت سے اس شخص نے کہا کہ کیا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ کہو اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرٌ مَعَ نُوْرٍ وَنُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ یُضِیْءُ بِهٖ کُلُّ ظُلْمَةٍ وَیُکْسَرُ بِهٖ کُلُّ شِدَّةٍ وَکُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَکُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ لَا یَقِرُّ بِهٖ اَرْضٌ وَلَا یَقُوْمُ بِهٖ سَمَاءٌ وَیَاْمَنُ بِهٖ کُلُّ خَائِفٍ وَیَبْطُلُ بِهٖ سِحْرُ کُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْیُ کُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ کُلِّ حَاسِدٍ وَیَتَصَدَّعُ

يَنْقَلِبُ بِهِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَيَسْتَقِرُّ بِهِ الْفُلْكُ حِيْنَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا يَكُوْنُ لِلْمَخْلُوْقِ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَهُوَ اسْمُكَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَكْبَرُ الَّذِيْ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ وَاسْتَوَيْتَ بِهِ عَلٰى عَرْشِكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَسْئَلُكَ بِكَ وَبِهِمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا — پس حاجت اپنی طلب کرے

دعاے طلب رزق

دعا واسطے وسعت رزق کے حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ بعد ہر فریضہ کے پڑھے یَا مَنْ یَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِيْنَ وَيَعْلَمُ ضَمِيْرَ الصَّامِتِيْنَ لِكُلِّ مَسْئَلَةٍ مِنْكَ سَمْعٌ حَاضِرٌ وَجَوَابٌ عَتِيْدٌ وَلِكُلِّ صَامِتٍ مِنْكَ عِلْمٌ بَاطِنٌ مُحِيْطٌ اَسْئَلُكَ بِمَوَاعِيْدِكَ الصَّادِقَةِ وَاَيَادِيْكَ الْفَاضِلَةِ وَرَحْمَتِكَ الْوَاسِعَةِ وَسُلْطَانِكَ الْقَاهِرِ وَمُلْكِكَ الدَّائِمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ يَا مَنْ لَا تَنْفَعُهُ طَاعَةُ الْمُطِيْعِيْنَ وَلَا تَضُرُّهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ وَاَعْطِنِيْ فِيْمَا تَرْزُقُنِيْ الْعَافِيَةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ — از جملہ کتاب ہدیۃ الداعی ہے۔ واسطے طلب رزق کے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ اس دعا کو پڑھے يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مَنْ حَقُّهٗ عَلَيْكَ عَظِيْمٌ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَرْزُقَنِيَ الْعَمَلَ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ مِنْ مَّعْرِفَةِ حَقِّكَ وَاَنْ تَبْسُطَ عَلَيَّ مَا حَظَرْتَ مِنْ رِّزْقِكَ۔ جمال الصالحین میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق ع سے واسطے وسعت رزق کے دعا طلب کی فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ رِزْقًا وَّاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بَلَاغًا لِّلدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ صَبًّا صَبًّا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا مِّنْ غَيْرِ كَدٍّ وَّلَا مَنٍّ مِّنْ اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اِلَّا سَعَةً

من فضلك الواسع فإنك قلت واسألوا الله من فضله فمن فضلك
أسأل ومن عطيتك أسأل ومن يدك الملأى أسأل راوی کہتا ہے کہ
واسطے وسعت رزق کے اس سے اور کوئی چیز زیادہ نہ دیکھی میں نے یہ دعا و نیز منسوب
ہے ہوا اور مضمون جو کچھ اسمیں ہے یہ ہے کہ ای محمد جس کسی پر فقیری آوے اور چاہے کہ اس سے
عافیت پاوے لیں جس وقت یہ دعا پڑھے سبب کرون میں اسکے فقر کو اور عطا کرون
میں اسکو تونگری اور اسکو اہل قناعت سے کرون میں وہ دعا یہ ہے یا محوّل
كنوز أهل الغنى ويا مغني أهل الفاقة من سعة تلك الكنوز
بالعائدة واللهو والنظر لهم يا الله لا يسمى غيرك إلها إنما
الآلهة كلها معبودة دونك بالفرية والكذب لا إله إلا أنت
يا ساد الفقر ويا جابر الكسر ويا كاشف الضر ويا عالم السرائر
اسحر عني اليأس من فقري أسألك باسمك العال في غناك الذي
لا يفتقر ذاكره أبدا أن تعيذني من لزوم فقر أشقى به الدين
أو بسوط غنى أفتتن به عن الطاعة بحق نور أسمائك كلها
أطلب إليك من رزقك كفافا فالدنيا أمتنع به في الدين
لا أجد لي غيرك مقادير الأرزاق عندك فانفعني من
قدرتك فيها بما تنزع به ما نزل بي من الفقر يا غني يا الحميد
وہ دعا ہے کہ امام زین العابدین وقت تنگی رزق کے پڑھتے تھے اور یہ دعا صحیفہ کاملہ
میں ہے۔ اللهم إنك ابتليتنا في أرزاقنا بسوء الظن وفي آجالنا
بطول الأمل حتى التمسنا أرزاقك من عند المرزوقين وطمعنا
بآمالنا في أعمار المعمرين فصل على محمد وآله وهب لنا
يقينا صادقا تكفينا به من مؤونة الطلب وألهمنا ثقة خالصة

تُغْنِينَا بِهَا مِنْ شِدَّةِ التَّعَبِ وَاجْعَلْ مَا صَرَّحْتَ بِهِ مِنْ عِدَّتِكَ فِي
وَحْيِكَ وَأَتْبَعْتَهُ مِنْ قَسَمِكَ فِي كِتَابِكَ قَاطِعًا لِاهْتِمَامِنَا بِالرِّزْقِ
الَّذِي تَكَفَّلْتَ بِهِ وَحَسْمًا لِلِاشْتِغَالِ بِمَا ضَمِنْتَ الْكِفَايَةَ لَهُ فَقُلْتَ وَ
قَوْلُكَ الْحَقُّ الْأَصْدَقُ وَأَقْسَمْتَ وَقَسَمُكَ الْأَبَرُّ الْأَوْفَى وَفِي السَّمَاءِ
رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ثُمَّ قُلْتَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ
مِثْلَ مَا أَنَّكُمْ تَنْطِقُونَ ۔ واسطے ترقی رزق کے ابن ساعی نے لکھا ہے کہ اس دعا پر
مداومت کرے اَللّٰهُمَّ يَا سَبَبَ مَنْ لَا سَبَبَ لَهُ يَا سَبَبَ كُلِّ
ذِي سَبَبٍ يَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ مِنْ غَيْرِ سَبَبٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَأَغْنِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ
ایضاً جناب علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ واسطے طلب رزق کے ہر روز وقت صبح یہ دعا
پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَرَّفَنِي نَفْسَهُ وَلَمْ يَتْرُكْنِي عُمْيَانَ الْقَلْبِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَنِي مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِي جَعَلَ رِزْقِي فِي يَدِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ فِي أَيْدِي النَّاسِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي سَتَرَ عَوْرَتِي وَلَمْ يَفْضَحْنِي بَيْنَ النَّاسِ ۔ ایضاً جو کوئی اس
آیت پر مواظبت کرے سبب رزق غیب سے پیدا ہو اور محتاج نہ ہو رَبِّ إِنِّي لِمَا
أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ۔ ایضاً جو کوئی اس آیت کو پڑھے روزی اسکی زیادہ
ہو اور سبب رزق غیب سے حاصل ہو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً
مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا وَآخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَ
ارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۔ واسطے زیادتی علم کے یہ آیہ پڑھے رَبِّ
زِدْنِي عِلْمًا ۔ واسطے زیادتی حافظہ کے حضرت پیغمبر خدا نے علی مرتضیٰ سے فرمایا کہ جو
چاہے حفظ کرے تو جو کچھ سنے تو پس بعد نماز شب کے اس دعا کو پڑھے سُبْحَانَ

مَنْ لَا یَعْتَدِیْ عَلٰی اَھْلِ مَمْلَکَتِہٖ سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَاْخُذُ اَھْلَ الْاَرْضِ
بِاَلْوَانِ الْعَذَابِ سُبْحَانَ الرَّؤُفِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فِیْ قَلْبِیْ
نُوْرًا وَّبَصَرًا وَّفَھْمًا وَّعِلْمًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ واسطے
زیادتی حافظہ کے بعد نماز صبح کے قبل اس کے کہ کسی سے بات کرے اس دعا کو پڑھے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ فَلَا یَفُوْتُ شَیْئًا عِلْمُہٗ وَلَا یَؤُدُہٗ۔ یہ آیہ واسطے طلب رحمت
پروردگار کے برائے پدر و مادر از راہ شکرگزاری اُنکی کے پڑھے رَبِّ ارْحَمْھُمَا
کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔ واسطے طلب مغفرت بروز حساب برائے خود و والدین و برادران
ایمانی کے یہ آیہ پڑھے رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ
الْحِسَابُ۔ واسطے طلب مغفرت و برائے نجات جہنم کے کہے رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ برائے طلب مغفرت و رحمت برائے
خود و برادر نسبی و ایمانی کے کہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِاَخِیْ وَاَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِکَ
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ واسطے طلب خیر و نیکی و صحت بدن و کفاف معیشت کے
اور آخرت میں برائے ثواب و رحمت و نجات پانے عذاب آتش دوزخ سے یہ آیہ پڑھے
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
واسطے فرحت و سرور قلب و آسانی امر مشکل کے یہ آیہ پڑھے رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ واسطے رغبت عبادت خود و اولاد و طلب قبول دعا کے یہ آیہ پڑھے
رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ

دعا برائے محفوظی شر

بیہقی الدعوات میں مروی ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جو کوئی اس دعا کو صبح
و شام پڑھے حق تعالیٰ چار ملک اُسپر موکل کرے کہ حفاظت اسکی چار جانب سے کریں
اور امان خدا میں ہو اگرچہ تمام جن و انس کوشش کریں اُسکو ضرر نہیں پہونچا سکتے اور [illegible]

ابن طاؤس رح نے فرمایا کہ یہ دعا مجرب ہے بِسْمِ اللّٰہِ خَیْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ
الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ سَمٌّ وَّلَا دَاءٌ بِسْمِ اللّٰہِ
اَصْبَحْتُ وَعَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی قَلْبِیْ وَنَفْسِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی
دِیْنِیْ وَعَقْلِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی اَہْلِیْ وَمَالِیْ بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ
بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ
وَہُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اَللّٰہُ رَبِّیْ وَلَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَعَزُّ وَاَجَلُّ
وَمِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَآؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ سُلْطَانٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ
وَمِنْ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ قَضَآءِ السُّوْءِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ
اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہَا اِنَّکَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَہُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَہُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ۔

رسول خدا سے روایت ہے کہ جو شخص بعد نماز صبح یہ دعا پڑھے گا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
[illegible] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ [illegible] لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ [illegible]
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ عَابِدُوْنَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَّلِيُّ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ
مَظْهَرِ لُطْفِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

شیخ ابو علی طوسی نے پیغمبر خدا صلعم سے نقل کی ہے کہ واسطے امنیت شر جن و انس کے یہ دعا پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ
اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ کتاب کافی میں حضرت امام

جعفر صادق ع سے روایت ہے کہ پڑھنا اسکا باعث اسکا ہے کہ شر شیاطین جن و انس

سے اور شر حیوانات موذی سے امان میں رہے اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ
بِقُدْرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِ
اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِمَغْفِرَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِسُلْطَانِ
اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَعُوْذُ بِكَرَمِ اللّٰهِ وَاَعُوْذُ بِجَمْعِ
اللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ
كُلِّ قَرِيْبٍ اَوْ بَعِيْدٍ اَوْ ضَعِيْفٍ اَوْ شَدِيْدٍ وَّمِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ
وَاللَّامَّةِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ صَغِيْرَةٍ اَوْ كَبِيْرَةٍ بِلَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ وَّمِنْ شَرِّ
فُسَّاقِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ شَرِّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

یہ روایت ہے کہ پڑھنا اسکا باعث اسکا ہے کہ ... شر جن و انس و حیوانات موذی

سے امان میں رہے بِسْمِ اللّٰهِ الْجَلِيْلِ اُعِيْذُ فُلَانًا اس جگہ اسکا نام لے

کہ جس سے محفوظ رہتا ہوں بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ مِنَ الْهَامَّةِ وَالسَّامَّةِ وَاللَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ
وَمِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَمِنَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَمِنْ نَفْثِهِمْ وَبَغْيِهِمْ وَنَفْخِهِمْ
وَبِآيَةِ الْكُرْسِيِّ سب سے بعد آیۃ الکرسی پڑھ کر کہے بِسْمِ اللّٰهِ أُعِيذُ فُلَانًا بِاللّٰهِ
الْجَلِيلِ مِنَ الْهَامَّةِ آخر تک دعا مذکور پڑھے — ایضاً وہ کلمات ہیں کہ حضرت امام
زین العابدین نے فرمایا کہ مجھے پرواہ نہیں رہتی جب ان کلمات کو پڑھتا ہوں حالانکہ
جمع ہوں مجھ پر جن و انس بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَإِلَى اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ
وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَسْلَمْتُ نَفْسِي وَإِلَيْكَ وَجَّهْتُ
وَجْهِي وَإِلَيْكَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي وَإِلَيْكَ فَوَّضْتُ أَمْرِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي
بِحِفْظِ الْإِيمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ
فَوْقِي وَمِنْ تَحْتِي وَمِنْ قِبَلِي وَادْفَعْ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ — یہ دعا صحیفہ کاملہ میں مذکور ہے اور جمیع الدعوات میں خواص
بہت سے اس دعا کے حضرت امام علی بن الحسین سے منقول ہوئے ہیں از انجملہ یہ ہیں کہ پڑھنا اسکا باعث
رفع شر سلاطین و دیگر دشمن و بلاؤں سے ہے یَا مَنْ تُحَلُّ بِهِ عُقَدُ الْمَكَارِهِ وَ
يَا مَنْ يُفْثَأُ بِهِ حَدُّ الشَّدَائِدِ وَيَا مَنْ يُلْتَمَسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ إِلَى رَوْحِ الْفَرَجِ
ذَلَّتْ لِقُدْرَتِكَ الصِّعَابُ وَتَسَبَّبَتْ بِلُطْفِكَ الْأَسْبَابُ وَجَرَى بِقُدْرَتِكَ
الْقَضَاءُ وَمَضَتْ عَلَى إِرَادَتِكَ الْأَشْيَاءُ فَهِيَ بِمَشِيَّتِكَ دُونَ قَوْلِكَ مُؤْتَمِرَةٌ
وَبِإِرَادَتِكَ دُونَ نَهْيِكَ مُنْزَجِرَةٌ أَنْتَ الْمَدْعُوُّ لِلْمُهِمَّاتِ وَأَنْتَ الْمَفْزَعُ فِي الْمُلِمَّاتِ
لَا يَنْدَفِعُ مِنْهَا إِلَّا مَا دَفَعْتَ وَلَا يَنْكَشِفُ مِنْهَا إِلَّا مَا كَشَفْتَ وَقَدْ نَزَلَ
بِي يَا رَبِّ مَا قَدْ تَكَأَّدَنِي ثِقْلُهُ وَأَلَمَّ بِي مَا قَدْ بَهَظَنِي حَمْلُهُ وَبِقُدْرَتِكَ
أَوْرَدْتَهُ عَلَيَّ وَبِسُلْطَانِكَ وَجَّهْتَهُ إِلَيَّ فَلَا مُصْدِرَ لِمَا أَوْرَدْتَ وَ
لَا صَارِفَ لِمَا وَجَّهْتَ وَلَا فَاتِحَ لِمَا أَغْلَقْتَ وَلَا مُغْلِقَ لِمَا فَتَحْتَ وَلَا مُيَسِّرَ ۴۲

لما عسّرت ولا ناصر لمن خذلت فصلّ على محمد وآله وافتح لي يا ربّ
باب الفرج بطولك واكسر عنّي سلطان الهمّ بحولك وأنلني حسن النظر
فيما شكوت وأذقني حلاوة الصنع فيما سألت وهب لي من لدنك
رحمة قريبة وفرجا هنيئا واجعل لي من عندك مخرجا وحيّا
ولا تشغلني بالاهتمام عن تعاهد فروضك واستعمال سنّتك
فقد ضقت لما نزل بي يا ربّ ذرعا وامتلأت بحمل ما حدث
عليّ همّا وأنت القادر على كشف ما منيت به ودفع ما وقعت
فيه فافعل بي ذلك وإن لم أستوجبه منك يا ذا العرش العظيم

یہ دعا ہے کہ امام زین العابدین ع وقت دفع کید اعدا کے اسکو پڑھا کرتے تھے

إلهي هديتني فلهوت ووعظت فقسوت وأبليت الجميل فعصيت
ثم عرفت ما أصدرت إذ عرّفتنيه فاستغفرت فأقلت فعدت
فسترت فلك إلهي الحمد تقحّمت أودية الهلاك وحللت شعاب
تلف تعرّضت فيها لسطواتك وبحلولها عقوباتك ووسيلتي
إليك التوحيد وذريعتي أنّي لم أشرك بك شيئا ولم أتّخذ
معك إلها وقد فررت إليك بنفسي وإليك مفرّ المسيء
ومفزع المضيّع لحظّ نفسه الملتجئ فكم من عدوّ انتضى عليّ
سيف عداوته وشحذ لي ظبة مديته وأرهف لي شبا حدّه
وداف لي قواتل سمومه وسدّد نحوي صوائب سهامه ولم تنم
عنّي عين حراسته وأضمر أن يسومني المكروه ويجرّعني زعاق
مرارته فنظرت يا إلهي إلى ضعفي عن احتمال الفوادح وعجزي عن ملمّات الجوائح
وعجزي عن الانتصار ممّن قصدني بمحاربته ووحدتي في كثير عدد

ناوانی وارصد لی بالبلاء فیما لم اعمل فیه فکری فابتدأتنی بنصرک
وشددت ازری بقوتک ثم فللت لی حده وصیرته من بعد جمع
عدید وحده واعلیت کعبی علیه وجعلت ما سدده مردودا
علیه فرددته لم یشف غیظه ولم یسکن غلیله قد عض علی
شواه وادبر مولیا قد اخلفت سرایاه وکم من باغ بغانی
بمکائده ونصب لی اشراک مصائده ووکل بی تفقد رعایته
واضبأ الی اضباء السبع لطریدته انتظارا لانتهاز الفرصة لفریسته
وهو یظهر لی بشاشة الملق وینظرنی علی شدة الحنق فلما رأیت یا
الهی تبارکت وتعالیت دغل سریرته وقبح ما انطوی علیه ارکسته
لام راسه فی زبیته ورددته فی مهوی حفرته فانقمع بعد استطالته
ذلیلا فی ربق حبالته التی کان یقدر ان یرانی فیها وقد کاد ان
یحل بی لولا رحمتک ما حل بساحته وکم من حاسد قد شرق بی
بغصته وشجی منی بغیظه وسلقنی بحد لسانه ووحرنی بقرف عیوبه
وجعل عرضی غرضا لمرامیه وقلدنی خلالا لم تزل فیه ووحرنی
بکیده وقصدنی بمکیدته فنادیتک یا الهی مستغیثا بک
واثقا بسرعة اجابتک عالما انه لا یضطهد من اوی الی ظل
کنفک ولا یفزع من لجأ الی معقل انتصارک فحصنتنی من
باسه بقدرتک وکم من سحائب مکروه جلیتها عنی وسحائب
نعم امطرتها علی وجداول رحمة نشرتها وعافیة البستها واعین
احداث طمستها وغواشی کربات کشفتها وکم من ظن حسن حققت
وعدم جبرت وصرعة انعشت

وَتَطَوُّلاً مِنْكَ وَفِي جَمِيعِهِ انْهِمَاكاً مِنِّي عَلَى مَعَاصِيكَ لَمْ تَمْنَعْكَ اِسَاءَتِي عَنْ اِتْمَامِ اِحْسَانِكَ وَلَا حَجَزَنِي ذَلِكَ عَنِ ارْتِكَابِ مَسَاخِطِكَ لَا تُسْئَلُ عَمَّا تَفْعَلُ وَلَقَدْ سُئِلْتَ فَاَعْطَيْتَ وَلَمْ تُسْئَلْ فَابْتَدَأْتَ وَاسْتُمِيحَ فَضْلُكَ فَمَا اَكْدَيْتَ اَبَيْتَ يَا مَوْلَايَ اِلَّا اِحْسَاناً وَامْتِنَاناً وَتَطَوُّلاً وَاِنْعَاماً وَاَبَيْتُ اِلَّا تَقَحُّماً لِحُرُمَاتِكَ وَتَعَدِّياً لِحُدُودِكَ وَغَفْلَةً عَنْ وَعِيدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ اِلَهِي مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ هَذَا مَقَامُ مَنِ اعْتَرَفَ بِسُبُوغِ النِّعَمِ وَقَابَلَهَا بِالتَّقْصِيرِ وَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ بِالتَّضْيِيعِ اَللَّهُمَّ فَاِنِّي اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِالْمُحَمَّدِيَّةِ الرَّفِيعَةِ وَالْعَلَوِيَّةِ الْبَيْضَاءِ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِهِمَا اَنْ تُعِيذَنِي مِنْ شَرِّ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ ذَلِكَ لَا يَضِيقُ عَلَيْكَ فِي وُجْدِكَ وَلَا يَتَكَاَّدُكَ فِي قُدْرَتِكَ وَاَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَهَبْ لِي يَا اِلَهِي مِنْ رَحْمَتِكَ وَدَوَامِ تَوْفِيقِكَ مَا اَتَّخِذُهُ سُلَّماً اَعْرُجُ بِهِ اِلَى رِضْوَانِكَ وَآمَنُ بِهِ مِنْ عِقَابِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔ روایت ہے حضرت رسول خدا سے کہ جو کوئی اس دعا کو بعد نماز صبح کے پڑھے قیامت کے دن ساتھ امام حسین کے محشور ہوگا اور ... شفاعت فرمائینگے حق تعالیٰ اسکے رنج و اندوہ اسکا دور ہوگا اور قرض اسکا ادا ہوگا اور ... اسپر آسان ہوگی اور وقت جان کندن ملائکہ شہادت بشارت دینگے اور ... دین و دنیا کی حوائج ... پوشیدہ نہ ... یہ دعا منسوب بحضرت امام حسین ہے اَللَّهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَمَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَسُكَّانِ سَمَوَاتِكَ وَاَرْضِكَ وَاَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ اَنْ تَسْتَجِيبَ لِي فَقَدْ رَهِقَنِي مِنْ اَمْرِي عُسْرٌ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَجْعَلَ مِنْ اَمْرِي يُسْراً وَتَجْعَلَ لِي مِنْ عُسْرِي يُسْراً ... ان الله ... رَبَّنَا اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَفْرُطَ

عَلَيْنَا اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۝ واسطے مغفرت والدین خود اور ان مومنین کے جو گھر میں آپکے رہتے ہوں
اور برائے دیگر مومنین اور مومنات کے اور ہلاکت ظالمان کے پڑھنا مفید ہے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ط وَلَا تَزِدِ
الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ مہج الدعوات میں مذکور ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ہمیشہ
اس دعا کے محفوظ رہے شر منصور دوانقی سے اور یہ دعا بروایت علی بن ابراہیم بن ہاشم
ہے کہ کہا کہ حضرت صادق اس دعا کو پڑھتے تھے اور اس دعا کو لکھکر حرز کیا واسطے اپنے
فرزند حضرت امام موسیٰ کاظم کے وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
بِسْمِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَبَدًا حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِيْمَانًا وَّصِدْقًا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تَلَطُّفًا وَّرِفْقًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَى اللّٰهِ مَا شَآءَ
اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَنِعْمَ الْقَادِرُ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اللّٰهُ وَلَا يَأْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَصْرِفُ
السَّيِّئَاتِ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا بِنَا مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَاَنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ وَ
اَسْتَكْفِيْ وَاَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ وَاَسْتَقِيْلُ اللّٰهَ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَسْتَغِيْثُ اللّٰهَ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَاٰلِهٖ وَعَلٰى اَنْبِيَآءِ اللّٰهِ وَعَلٰى مَلٰٓئِكَةِ اللّٰهِ
وَعَلَى الصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ
اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ط اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝
وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ
اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ كُلَّمَا

اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
الْمُفْسِدِيْنَ ○ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ○ وَاَرَادُوْا بِهٖ
كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ج وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً ج فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ○ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ
لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ○ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ○ وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ○
سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ○ وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ ج وَلِتُصْنَعَ عَلٰى
عَيْنِيْ ○ اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ ط فَرَجَعْنٰكَ
اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ط وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ
وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ○ لَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ○ لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ○
لَا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ○ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○
لَا تَخَفْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ ○ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ○ وَ
يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ○ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ
اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ○ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ
لَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ○ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ○
يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ط وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ط رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا
وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ق وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ لا
وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ○ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ
وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ

بالمؤمنين وألف بين قلوبهم لو أنفقت ما في الأرض جميعا ما
ألفت بين قلوبهم ولكن الله ألف بينهم إنه عزيز حكيم ۝
سنشد عضدك بأخيك ونجعل لكما سلطانا فلا يصلون إليكما
بآياتنا أنتما ومن اتبعكما الغالبون ۝ قال الله ... ربنا افتح
بيننا وبين قومنا بالحق وأنت خير الفاتحين ۝ ... قال الله
ربي وربكم ما من دابة إلا هو آخذ بناصيتها إن ربي على
صراط مستقيم ۝ فستذكرون ما أقول لكم وأفوض أمري
إلى الله إن الله بصير بالعباد فإن تولوا فقل حسبي الله لا إله إلا
هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم ۝ رب أني مسني الضر
وأنت أرحم الراحمين ۝ لا إله إلا أنت سبحانك إني كنت من
الظالمين ۝ الم ۝ ذلك الكتاب لا ريب فيه ۝ هدى
للمتقين ۝ الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما
رزقناهم ينفقون ۝ الله لا إله إلا هو الحي القيوم لا تأخذه
سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الأرض ۝ من ذا الذي
يشفع عنده إلا بإذنه ۝ يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم
ولا يحيطون بشيء من علمه إلا بما شاء وسع كرسيه السموات
والأرض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم ۝ وعنت الوجوه
للحي القيوم وقد خاب من حمل ظلما ۝ فتعالى الله الملك الحق
لا إله إلا هو رب العرش الكريم ۝ فلله الحمد رب السموات
ورب الأرض رب العالمين ۝ وله الكبرياء في السموات والأرض
وهو العزيز الحكيم ۝ وإذا قرأت القرآن جعلنا بينك و

بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَّجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي
الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ۝ اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ
اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ
عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ وَ
جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ
لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝
اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۝ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ
بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ
وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ۝ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ
نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ
الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ
جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۖ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝
رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى
اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَا اٰذَيْتُمُوْنَا ط وَعَلَى اللّٰهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ع اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ۝ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝
اَللّٰهُمَّ مَنْ اَرَادَنِيْ وَاَهْلِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاَهْلَ عِنَايَتِيْ بِشَرٍّ اَوْ ضُرٍّ
فَاقْمَعْ رَاْسَهٗ وَاعْقِلْ لِسَانَهٗ وَاَلْجِمْ فَاهُ وَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ كَيْفَ
شِئْتَ وَاَنّٰى شِئْتَ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَمِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ط فِيْ حِجَابِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَفِيْ سُلْطَانِكَ
الَّذِيْ لَا يُسْتَضَامُ فَاِنَّ حِجَابَكَ مَنِيْعٌ وَجَارَكَ عَزِيْزٌ وَاَمْرَكَ غَالِبٌ
وَسُلْطَانَكَ قَاهِرٌ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا هَدَيْتَنَا بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِاٰبَآئِنَا وَلِاُمَّهٰتِنَا
وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَتَابِعْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَوْدِعُكَ نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ وَاَهْلِيْ وَمَالِيْ وَعِيَالِيْ
وَخَزَائِنِيْ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِيْ وَجَمِيْعَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيَّ مِنْ اَمْرِ دُنْيَايَ وَ
اٰخِرَتِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَضِيْعُ مَحْفُوْظُكَ وَلَا تُرَدُّ وَدَائِعُكَ قُلْ اِنِّيْ
لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

دعا دفعیہ سحر قدسیہ سے ہے کہ پروردگار عالم نے فرمایا کہ اے محمد صلعم جو شخص کہ جن و شیاطین سے خوف رکھتا ہو یہ دعا پڑھے یَا اَللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا كَبِيْرًا لَنَا قَاهِرًا بِقُدْرَتِهٖ جَمِيْعَ عِبَادِهٖ وَالْمُطَاعُ لِعَظَمَتِهٖ عِنْدَ كُلِّ خَلِيْقَتِهٖ وَالْمُمْضِيْ مَشِيَّتَهٗ لِسَابِقِ قَدَرِهٖ اَنْتَ تَكْلَاُ مَا خَلَقْتَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَلَا يَمْتَنِعُ مَنْ اَرَدْتَ بِهٖ سُوْءًا بِشَيْءٍ دُوْنَكَ مِنْ ذٰلِكَ السُّوْءِ وَلَا يَحُوْلُ اَحَدٌ دُوْنَكَ بَيْنَ اَحَدٍ وَمَا تُرِيْدُ بِهٖ مِنَ الْخَيْرِ كُلُّ مَا يُرٰى وَمَا لَا يُرٰى فِيْ قَبْضَتِكَ وَجَعَلْتَ قَبَائِلَ الْجِنِّ وَالشَّيَاطِيْنِ يَرَوْنَنَا وَلَا نَرَاهُمْ وَاَنَا لِكَيْدِهِمْ خَائِفٌ فَاٰمِنِّيْ مِنْ شَرِّهِمْ وَبَاْسِهِمْ بِحَقِّ سُلْطَانِكَ الْعَزِيْزِ يَا عَزِيْزُ

جن و شیاطین اسکو کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے۔ برکت اس دعا کے صبر و ثابت قدمی و نصرت پانے اوپر کافرون کے پڑھنا اس آیہ کا مفید ہے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○ اور جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ جو کوئی ان دونوں آیات کو پڑھے رات میں ایسا ہو کہ اس شب کو تمام اور طاعت میں گذرانی ہوا اور فرمایا کہ جو کوئی بروز چہارشنبہ چار رکعت نماز پڑھے یعنی دو دو رکعت میں سلام اور ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے ان دونوں آیتوں کو پڑھے تو ثواب ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار عرفہ کا واسطے اسکے ہوا اور دروازے بہشت واسطے اسکے کھلے جاوین تاکہ جس دروازہ سے چاہے بے حساب داخل ہو اور جس منزل میں ان دو آیتوں کو پڑھے نہین نسبت شیطان اس منزل کے نزدیک نہ جاوینگے اور جو کوئی شب و روز مداومت کرے کے پڑھنے ان دونوں آیہ پر خدا تعالی جملہ سختیوں کو اوپر اسکے آسان کرے اور قرض اسکے کو ادا کرے اور شر دشمن سے اسکو محفوظ رکھے اور یقین اسکو کرامت کرے اور فرمایا کہ جو کوئی ان دو آیات کو ظرف پاک پر سیاہی سے لکھے اور آب چاہ شیرین سے دھو ڈالے اور اس پانی کو پیئے قوت حافظہ اسکی زیادہ ہو۔ وہ دونوں آیات یہ ہین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون ۰ کل آمن باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ قف لا نفرق بین احد من رسلہ قف وقالوا سمعنا
واطعنا ۵ غفرانک ربنا والیک المصیر ۰ آیت دوسری یہ ہے لا یکلف اللہ
نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت ربنا لا
تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین
من قبلنا ج ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ ج واعف عنا قف واغفرلنا ۵
وارحمنا وقف انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ۰ اور مروی ہے کہ جو
شخص ان آیات کو پڑھے اسکو روز بروز فتح و نصرت و دولت و عزت حاصل ہو اور
کوئی آفت اسکو نہ پہونچے اور جو کوئی ان آیات کو اکتالیس بار پڑھے جو مراد چاہے حاصل ہو
وہ یہ ہیں ومن یعتصم باللہ فقد ھدی الی صراط مستقیم ۰ ولا تحسبن
اللہ غافلا عما یعمل الظالمون ۰ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ۵
ان اللہ لغفور رحیم ۰ وقضی ربک الا تعبدوا الا
ایاہ وبالوالدین احسانا ۰ تنزیلا ممن خلق الارض
والسموات العلی ۵ الرحمن علی العرش استوی ۰ ذلک تقدیر
العزیز العلیم ۰ ثم استوی الی السماء وھی دخان فقال
لھا وللارض ائتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا طائعین ۰ الا
الی اللہ تصیر الامور ۰ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و
یرزقہ من حیث لا یحتسب ط ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ
ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا ۰ جو کوئی آیۃ الکرسی کو
تا وھو العلی العظیم برابر عدد نام اپنے کے پڑھے دروازے فتوحات کے
اسپر کشادہ ہوں اور فقر و فاقہ سے دور ہو اور واسطے محبت شرعی کے اگر عدد اسم

۹۱

مطالب و مطلوب کے پڑھنے مجرب ہے اور پڑھنا آیۃ الکرسی کا باین طریق کہ جس طرح
لکھی ہے واسطے دفع اعدا کے ہر روز صبح کو مجرب بارہا ہے اور اگر کوئی مہم پیش آوے
ایک خط یعنی لکیر اس پاس اپنے کھینچا اور رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور ۳۱۳ بار آیۃ الکرسی پڑھے
شک نہیں کہ اسی دن مہم آسان ہو اور اگر بعد لفظ کرسیہ کے دو ۲ سو اور نوے ۹ بار پڑھے
اقوی و اتم و اکمل ہوگا شک نہیں ہے کہ اسی روز مشکل آسان ہو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ
الْقَهَّارِ الْمَاجِدِ مِنْ كُلِّ عَدُوٍّ وَّحَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ج پس سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝
پڑھے لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط
مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ سورۂ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ ۝ پڑھے اِلَّا بِمَا شَآءَ ج وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج
سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ پڑھے وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيْمُ ۝ سورۂ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ پڑھے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ج
قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ج فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ
سورۂ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ پڑھے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقٰى ج لَا انْفِصَامَ لَهَا ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ سورۂ اِذَا جَآءَ پڑھے اَللّٰهُ
وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ط سورۂ الحمد پڑھے
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى
الظُّلُمٰتِ ط اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ جو شخص
چاہے کہ دفع ہوں بلائیں اس سے اور غم ہا اس سے اور وسیع ہو رزق اسکا اور مقہور
ہوں دشمن اسکے اور عزیز ہو نظر خلائق میں اور بر آویں حاجتیں اسکی پس پڑھے اسکو

اوّل سورۂ الحمد تین مرتبہ پھر پڑھے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اَمَامِیْ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَوْقَ رَاْسِیْ وَاَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ
اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَعَلِیٌّ وَّمُحَمَّدٌ
وَّجَعْفَرٌ وَّمُوْسٰی وَعَلِیٌّ وَّمُحَمَّدٌ وَّعَلِیٌّ وَّالْحَسَنُ وَالْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ مُحَمَّدٌ
صَاحِبُ الزَّمَانِ التَّقِیُّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ عَنْ شِمَالِیْ وَاَبُوْذَرٍّ وَّسَلْمَانُ وَ
مِقْدَادُ وَحُذَیْفَۃُ وَعَمَّارٌ وَّاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ مِنْ وَّرَآئِیْ
وَالْمَلٰٓئِکَۃُ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ حَوْلِیْ وَاللّٰہُ تَعَالٰی رَبِّیْ تَعَالٰی شَاْنُہٗ وَتَقَدَّسَتْ
اَسْمَآؤُہٗ وَتَنَاھَتْ اٰلَآؤُہٗ مُحِیْطٌ بِیْ وَحَافِظِیْ وَحَفِیْظِیْ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ
مُّحِیْطٌ ۝ بَلْ ھُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ ۝ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّ
ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ
یَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِرَبِّ الْکَرِیْمِ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْوَلِیُّ الَّذِیْ لَمْ یَاوِلْہُ
حضرت علیؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی ہر روز وقت صبح قبل نکلنے آفتاب کے اسکو
سات مرتبہ پڑھکر آس پاس اپنے پھونکے شر جمیع اعدا سے محفوظ رہے اور کچھ ضرر اسکو
نہ ہوسکے اور دشمن اسکے مطیع ہوں یا مقہور رہوں اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ لِیْ اَعْدَآئِیْ کَمَا
سَخَّرْتَ الرِّیْحَ لِسُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ وَلَیِّنْ قُلُوْبَہُمْ لِیْ کَمَا اَلَنْتَ
الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَہَرْتَہُمْ لِیْ کَمَا قَہَرْتَ اَبَا جَہْلٍ لِّمُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بِحَقِّ کٓہٰیٰعٓصٓ ۝ حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ لَا
یَرْجِعُوْنَ ۝ صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ ج وَھُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِسْمِ اللّٰہِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِحُرْمَۃِ کٓہٰیٰعٓصٓ ۝ حٰمٓ ۝ عٓسٓقٓ ۝ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

دعاے توسل بحضرت امام زین العابدین ہے جو کوئی اسکو پڑھے شر شیطان و سلطان جابر سے
محفوظ رہے اور نظر بادشاہان میں معزز رہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِیِّكَ
عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اِلَّا كَفَیْتَنِیْ بِهٖ مَؤُنَةَ كُلِّ شَیْطَانٍ
مَرِیْدٍ وَسُلْطَانٍ عَنِیْدٍ یَتَقَوّٰی عَلَیَّ وَیَنْتَصِرُ عَلَیَّ بِجُنْدِهٖ اِنَّكَ جَوَادٌ كَرِیْمٌ
واسطے پوشیدہ ہونے نظر درندوں اور چوروں اور دشمنوں سے اور محفوظ رہنے شر
شیاطین و سلاطین و موذیات اور بلیات و آفات سے اسکو پڑھے یہ احتجاب امام علی نقی
علیہ السلام کا ہے وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۝ وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ
وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ط فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۝ عَلَیْكَ
یَا مَوْلَایَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ حَسْبِیْ وَاَمَلِیْ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝ تَبَارَكَ اِلٰهُ اِبْرٰهِیْمَ
وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ رَبُّ الْاَرْبَابِ وَمَالِكُ الْمُلُوْكِ وَ
جَبَّارُ الْجَبَابِرَةِ وَمَالِكُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبِّ اَرْسِلْ لِیْ مِنْكَ رَحْمَةً
یَا حَلِیْمُ وَاَلْبِسْنِیْ عَافِیَتَكَ وَاَزْرِعْ فِیْ قَلْبِیْ مِنْ نُّوْرِكَ وَاَخْفِنِیْ مِنْ
عَدُوِّكَ وَاحْفَظْنِیْ فِیْ لَیْلِیْ وَنَهَارِیْ بِحِفْظِكَ قُلْ مَنْ یَّكْلَؤُكُمْ بِالَّیْلِ
وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ ط بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ۝ حَسْبِیَ اللّٰهُ
كَافِیًا وَّمُعِیْنًا وَّمُعَافِیًا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ ۝ دعاے توسل بحضرت صاحب الزمان ہے جو کوئی اسکو پڑھے روز جنگ فتح دشمنوں پر
پاوے اور مرض سے اسکا آرام ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ
وَلِیِّكَ وَحُجَّتِكَ صَاحِبِ الزَّمَانِ اِلَّا اَعَنْتَنِیْ بِهٖ عَلٰی جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ

وَكَفِيتَنِي بِهِ مُؤْنَةَ كُلِّ مُؤْذٍ وَطَاغٍ وَبَاغٍ وَاَغْنِنِي بِهِ فَقَدْ بَلَغَ مَجْهُودِي
وَكَفِيتَنِي بِهِ مُؤْنَةَ كُلِّ عَدُوٍّ وَهَمٍّ وَاَغْنِنِي عَلٰى دُنْيَايَ وَدِينِي وَوَلَدِي
وَجَمِيعِ اَهْلِي وَمَالِي وَاِخْوَانِي وَيَسِّرْلِي اَمْرِي وَحَاجَتِي اٰمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
واسطے ہر مطلب و مراد کے کہ ارادہ رکھتا ہو پڑھے بعنایت اللہ تعالیٰ جلد حاصل ہو خصوصًا
واسطے محبت و جذب قلوب خلائق کے اگر پڑھے یا اپنے ساتھ رکھے نزدیک ایک کے عزیز و مکرم
ہو اور مقبول القول ہو اور واسطے تسخیر کے پڑھنا اور اپنے ساتھ رکھنا مجرب ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اَقْسَمْتُ
عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَرْوَاحِ الرُّوحَانِيَّةِ وَالْمُوَكَّلِينَ بِهٰذِهِ السُّورَةِ
الشَّرِيفَةِ بِحَقِّ جَبْرَئِيلَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ
اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ الْمُوَكَّلِينَ بِهٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ بِحَقِّ اِسْرَافِيلَ
وَحَمَلَةِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيمِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝
اِنَّهُ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ بِحَقِّ عَزْرَائِيلَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
يَا شَمْسَائِيلُ بِحَقِّ مِيكَائِيلَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝
اَجِيبُونِي وَاحْضُرُونِي يَا مَلَكَ الْمُوَكَّلِينَ بِالْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ وَالْاَوَّلِينَ
وَالْاٰخِرِينَ وَهٰذِهِ السُّورَةِ الشَّرِيفَةِ وَالْاٰيَاتِ الْمُبَارَكَةِ بِحَقِّ قُلْ قُلْ
قُلْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ وَبِحَقِّ نُورِ الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ الْمُصْطَفٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اَجْمَعِينَ اَقْضِ حَاجَتِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
پڑھنا اسکا واسطے شفا کے امراض ظاہری و باطنی و سلامتی بدن کے مجرب ہے اور جو مرض
شدید ہو خصوصًا اطفال کے لیے چاہیے کہ تھوڑی نذر امام موسیٰ کاظم کے نام کی سرہانے رکھے و بیمار کے
[illegible] اسکو تصدق کرے [illegible]
مجرب ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِحَقِّ وَلِيِّكَ مُوسَى ابْنِ جَعْفَرٍ اِلَّا عَافَيْتَنِي فِي

بجمیع جوارحی ما ظهر منها وما بطن فقد فعمت عنی جمیع الآلام والاسقام
یا جواد یا کریم ۔ مصباح میں دو روایتوں سے نقل فرمایا ہے اول ہو افق شیخ ابو العباس محمد
بن فہد رحمہ کہ انھوں نے عدۃ الداعی میں جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ فرمایا جو
کوئی ان آیات کو پڑھے اسکی جان و مال کو کوئی ضرر نہ پہونچیگا اور کبھی کوئی مکروہات
دنیا سے نہ دیکھیگا اور شیطان اس سے بھاگتا ہے اور کبھی نزدیک اسکے نہیں آتا اور کوئی
ضرر امور دینی اور دنیوی میں نہیں پہونچاتا اور پڑھنے والا ان آیات کا کبھی کتاب اللہ کو
نہیں بھولتا وہ آیات یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ
لَا رَیْبَ فِیْهِ ۛ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا
اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ
بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَآ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙ قَدْ تَّبَیَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی ۚ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۚ
فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اٰمَنَ
الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۚ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ
وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَ

اَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور جناب رسول خدا سے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ آیات
حرس ہیں تینتیس [illegible] عرض سے اور وہ یہ ہیں کہ اول سورہ حمد ہے پھر اول سورہ
بقرہ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور آیۃ الکرسی سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ تک اور آیہ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
آخر سورہ بقرہ تک اور یہ سب آیات حرس ہیں [illegible] اور بعد کو یہ آیات پڑھے ۔
اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلِ
ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ فَالزّٰجِرٰتِ
زَجْرًا ۝ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا
بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ۝ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝ لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ ۝ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ
مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ
خَشْيَةِ اللّٰهِ ط وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ج هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ج اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ
الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ط سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ
لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ط يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ
مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ط وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ
وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اللّٰهُ الشَّافِي الْكَافِي الْمُعَافِي بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔ مروی ہے کہ کلمات ان آیات کے ایکسو چوبیس اور شمار ہر ایک
کا طرف ایک سو چوبیس ہزار پیغمبر کے ہے کسواسطے کہ ساتھ ہر ایک نبی کے ایک کلمہ ہے پس جو کوئی ان آیات کو
پڑھے بیچ سے ایکسو چوبیس ہزار پیغمبروں کی فیضیاب ہووے اور جو کوئی ان آیات کے پڑھنے کی مداومت
کرے شرور اور مکر شیطان سے رہائی پاوے گا اور رزق ظاہری و باطنی اسپر کشادہ ہوں
اور ہرگز اسکو کچھ رنج اور مکروہ نہ پہونچے اور سلاطین اور اکابر دین سے نصرت پاوے
ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا انھوں نے کہ تمام قرآن کو دیکھا میں نے مگر ان آیات سے
بزرگتر آیات نہ دیکھی میں نے اور حضرت رسول خدا سے پوچھا میں نے فرمایا کہ یہ آیات آدم کے خزانوں میں
خزانہ ہاے الٰہی سے ہے اور ان کے سیر باطن اسرار باقنا ہی سے ہے اور یہ آیات اسم اعظم سے خالی نہیں ہیں

اور جسکی طرف اپنے کام کو رجوع کرے حسب دلخواہ مطلب حاصل ہو اور شر دشمنان اور
حاسدان سے ایمن ہو اور تمام جن وانس اُسکے مسخر ہوں اور پناہ خدا سے تعالی و ملائک
میں رہے اور تمام سفر و حضر میں سب آفتوں سے محفوظ رہے خصوصاً سفر دریا سے
اور بطریق عجیب اسکو بخشش یاد ہو جائے اور کام اُسکے مہم ہوں مگر پسندیدہ ۔ وہ آیات یہ ہیں
اول گیارہ مرتبہ یا اللہ کہکے پھر یہ پڑھے یا خیر الرازقین یا علیم یا حلیم
یا عفو یا غفور یا سمیع یا بصیر یا علی یا کبیر یا لطیف یا خبیر یا غنی
یا حمید یا رؤف یا رحیم افتح لی باب رحمتک واجعل لی من امری
فرجا ومخرجا برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ
محمد وآلہ اجمعین پس ہر ایک مرتبہ یا اللہ کہکر آیات ذیل کو پڑھے والذین
ہاجروا فی سبیل اللہ ثم قتلوا او ماتوا لیرزقنہم اللہ رزقا حسنا ط و
ان اللہ لہو خیر الرازقین ○ آیت دوسری لیدخلنہم مدخلا
یرضونہ ط وان اللہ لعلیم حلیم ○ آیت تیسری ذلک ج ومن عاقب بمثل
ما عوقب بہ ثم بغی علیہ لینصرنہ اللہ ط ان اللہ لعفو غفور ○ آیت
چوتھی ذلک بان اللہ یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل وان اللہ
سمیع بصیر ○ آیت پانچویں ذلک بان اللہ ہو الحق وان ما یدعون من دونہ
ہو الباطل وان اللہ ہو العلی الکبیر ○ آیت چھٹی الم تر ان اللہ انزل من
السماء ماء فتصبح الارض مخضرۃ ط ان اللہ لطیف خبیر ○ آیت ساتویں
لہ ما فی السموات وما فی الارض ط وان اللہ لہو الغنی الحمید ○ آیت آٹھویں الم
تر ان اللہ سخر لکم ما فی الارض والفلک تجری فی البحر بامرہ ویمسک السماء
ان تقع علی الارض الا باذنہ ط ان اللہ بالناس لرؤف رحیم ○ حضرت
رسول خدا سے مروی ہے کہ جو کوئی ان آٹھ آیتوں کو سب حاجات کے لیے پڑھے اللہ تعالی امر دنیا و

وآخرت کو اسکے لیے کفایت کرے اور البتہ کشادگی دے اور سختی کو آسانی سے بدل دے
اور جو قیدی پڑھے رہائی پاوے اور علما نے ان آیات کو آیات مشکلکشا کہا ہے پڑھنا انکا واسطے
مدیون و قیدی و مجبور کے بہت نافع ہے ۔ وہ یہ ہیں اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ
مُصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ الجواب اُولٰٓئِکَ
عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ ۝ دوسری
آیت اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ
فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ الجواب
فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا
رِضْوَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝ تیسری آیت وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ
مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ
اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ الجواب فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ
نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ آیت چوتھی وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی
رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ الجواب فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ
فَکَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَھْلَهٗ وَمِثْلَھُمْ مَّعَھُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا
وَذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ۝ آیت پانچویں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ
بِالْعِبَادِ ۝ الجواب فَوَقٰهُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ آیت چھٹی وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا
اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ
وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ الجواب اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ
مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَنِعْمَ
اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ جو کوئی ہر روز بارہ مرتبہ اسکو پڑھے ہمیشہ معزز و مکرم و فراخ روزی و

صاحب مرتبہ ہو اور جو کوئی مراد رکھتا ہو تو روز جمعہ غسل جمعہ اور غسل حاجت کا واسطے قبولیت
دعا کے کرے اور مسجد جامع میں جاوے اور کپڑے پاک پہنے اور دو رکعت نماز حاجت کی ادا
کرے اور بعد نماز کے بیس مرتبہ اسکو پڑھے البتہ مراد حاصل ہو یَا اَللّٰہُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ کُلِّ فِعَالِہٖ
اور بعد نماز جمعہ کے کوئی پھر دعا سے مذکور کو ۷۰ مرتبہ پڑھے سو واسطے دفع کید اعدا کے اسکو پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَعْدَآئَنَا بِسِهَامِكَ الصَّائِبِ فَاخْرِقْهُمْ بِشِهَابِكَ الثَّاقِبِ وَ
مَزِّقْهُمْ بِجُنْدِكَ الْغَالِبِ وَبَدِّدْ شَمْلَهُمْ فِيْ جَمِيْعِ الْمَسَالِكِ وَالْمَذَاهِبِ
وَلَا تَرْفَعْ لَهُمْ رَايَةً وَّاجْعَلْهُمْ لِمَنْ خَلْفَهُمْ اٰيَةً اَللّٰهُمَّ فَتِّتْ عَضُدَ
اَعْدَآئِنَا وَاكْسِرْ اَدَوَاتِهِمْ وَاخْذُلْ اَعْوَانَهُمْ وَزَلْزِلْ حُصُوْنَهُمْ اِنَّهُمْ
قَادَ دُمِّرْهُمْ فِيْ نُحُوْرِهِمْ جو کوئی ان چار کلمہ کو وقت صبح کے دیکھے اور اپنے
ساتھ رکھے دشمنوں پر غالب ہو اور اگر چالیس روز تک دیکھے اور خلائق سے غالب ہو
اور مقبول القول ہووے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ ھو معقولین یادماننفو
قدنطوطینی شرودھما سبسبا مصباح کفعمی میں مذکور ہے کہ جو کوئی ان آیات حفظ کو پڑھے
یا اپنے پاس رکھے پس وہ شخص حفظ وحمایت الٰہی میں ہو اور شیخ کمال الدین دمیری نے حیوۃ الحیوان
میں لکھا ہے کہ چند آدمی ابو الہیثم کو شمشیر سے مارتے تھے کچھ اثر چوٹ کا اسکے بدن پر ظاہر نہیں ہوتا تھا
سبب اسکا اس سے پوچھا جسنے کہا کہ ہمیشہ یہ آیات حفظ کو پڑھتا ہوں اور کہا کہ ایکدن ہمراہ چند
آدمیوں کے راہ میں جاتا تھا ایک بھیڑیے کو دیکھا کہ ایک گوسفند کے ساتھ چلا جاتا ہے اور کچھ گزند
گوسفند کو نہیں پہونچاتا ہے میں نہایت متعجب ہوکر قریب اسکے گیا بھیڑیا بھاگ گیا گوسفند کے گلے
میں ایک کاغذ میں یہ آیتیں لکھی ہوئی لٹکتیں اسوقت میں سمجھا کہ یہ سب کھیلنا بھیڑیے کا گوسفند سے
سبب برکت ان آیات کے تھا وہ یہ ہیں وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝
فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪ وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ
وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝
وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَارِدٍ ۝ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ إِنَّ بَطْشَ
رَبِّكَ لَشَدِيدٌ ۝ إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ ۝
ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ ۝ فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ ۝ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ ۝
فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ ۝ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ۝ وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ
مُحِيطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ ۝ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ ۝ مصباح کفعمی و دیگر کتب معتبرہ
میں مذکور ہے کہ یہ آیات عظیم الشان و رفیع المکان ہیں جو کوئی انکو لکھ کر پیئے جملہ امراض سے
شفا پاوے اور ہر روز مداومت کرنا ان آیات کا شفاء جمیع امراض ہے ۔ وہ آیات شفا یہ ہیں
وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ ۝ يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا
شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ ۝ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَ
رَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى
وَشِفَاءٌ ۝ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۝ الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ ۝ قُلْنَا
يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ
الْأَخْسَرِينَ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَىٰ رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلَهُ سَاكِنًا ۝ وَ
لَهُ مَا سَكَنَ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝ بسند صحیح منقول ہے کہ حضرت امیرؑ سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت
رسول خدا نے مجھ سے پوچھا کہ یا علی تو جانتا ہے کہ مجھکو کیا چیز سکھلائی ہے کہ اگر خلق ساتون
آسمان و زمین کی جمع ہوں تب بھی اسکا شکر ادا نہ کر سکیں اور نہ اسکا بیان ہو سکے اور
نہ کوئی تجھ پر ظفر پاوے کہا میں نے یا رسول اللہ صلعم وہ کیا ہے فرمایا یہ سات آیات قرآن کی ہیں
انکو پڑھکر بموافق تحریر کے لکھو گے اور یا علی جو کوئی ان آیتوں سے ... اور اپنے ساتھ رکھے
اللہ تعالی ستر ہزار نیکی نامہ اعمال اسکے میں لکھے اور ستر ہزار برائیاں نامہ اعمال میں سے

اور ستر ہزار مکان بہشت میں اسکے لیے بنا دیگا اور ستر ہزار حور و غلمان قصور اسکے واسطے
عطا کریگا اور ستر ہزار حلہ حریر بہشت کے اسکو پہناویگا کہ صفت اسکی سوائے خدا تعالی
کے کوئی نہیں جانتا پھر حضرت نے فرمایا کہ یا علی جو کوئی اس ہفت ہیکل کو پڑھے اور اپنے پاس رکھے
حق تعالی قیامت کے دن اسکو بخشیگا اگرچہ لائق عذاب کے ہو اور جو کوئی بیمار گردن میں باندھے
برکت سے اسکی آرام ہو اور جو کوئی پڑھکر اپنے جسم پر پھونکے رد ہو یا بادشاہ و امراء کے عزیز ہو
اگرچہ اسپر غصہ ہوا ہو آیت اول پڑھکر سامنے منہ کے پھونکے قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ
اللّٰهُ لَنَا ج هُوَ مَوْلٰىنَا ج وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ آیت دوسری اپنی پشت
یعنی پیٹھ کے پیچھے پڑھکر پھونکے وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ ج
وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ط يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ط
وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○ آیت تیسری سر کی جانب پھونکے وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ
فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ط كُلٌّ
فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ آیت چوتھی قدم کی جانب پھونکے اِنِّيْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَ
رَبِّكُمْ ط مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ط اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ○ آیت پانچویں سیدھے ہاتھ کی جانب پڑھکر پھونکے وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ
لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ق اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ آیت چھٹی
بائیں ہاتھ کی جانب پڑھکر پھونکے مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا
وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ ط وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ آیت ساتویں
آسمان کی جانب پڑھکر پھونکے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ
بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ
رَحْمَتِهٖ ط قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ط عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ○ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ

اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ وَاَمْتَنِعُ بِحَوْلِ اللّٰهِ
وَقُوَّتِهٖ مِنْ حَوْلِهِمْ وَقُوَّتِهِمْ وَاَسْتَشْفِعُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَاَعُوْذُ
بِمَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ یہ آیہ واسطے طلب بخشش
گناہان و ثابت قدم رہنے اوپر ایمان کے اور فتح یابی اوپر کفار و دشمنوں کے پڑھے رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى
الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ۝ واسطے محفوظی شر ظالمان کے یہ آیہ پڑھے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ واسطے دفع دشمنی و خصومت دشمنوں کے اور واسطے پانے فتح اور
فیروزی اوپر دشمنوں کے و طلب صلاح و درستی مردمان یہ آیہ پڑھے رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا
وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۝ پڑھنا اسکا واسطے دوری فتنہ
اور فساد ظالمان کے اور نجات پانے گروہ کافران سے مفید ہو رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا
فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ۝ پڑھنا
اسکا واسطے طلب مدد پروردگار کے مفید ہو رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ واسطے
دعاے بد و استدعاے عذاب واسطے دشمنان و ظالمان کے پڑھنا اس آیہ کا مفید ہو رَبِّ
اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ واسطے
طلب نجات اپنے اور اہل اپنے کے کارہاے ظالمان سے پڑھنا اسکا مفید ہو رَبِّ نَجِّنِيْ
وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ واسطے طلب نجات گروہ ظالمان سے یہ آیہ پڑھے رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ
الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ واسطے نصرت اور مدد پروردگار کے اوپر گروہ فساد شعار کے
پڑھنا اس آیہ کا مفید ہو رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ واسطے نجات پانے
کے گروہ سرکشان و ظالمان سے یہ آیہ پڑھے رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ
مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ واسطے زبان بندی اعدا کے
ان آیات کا پڑھنا صبح و شام مجرب ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ سَدَّتْ اَفْوَاهُ الْحُجَّةِ

والانس والشياطين والسحرة والابالسة من الجن والانس والسلاطين
ومن يلوذ بهم بالله العزيز الاعز وبالله الكبير الاكبر بسم الله الظاهر
الباطن المكنون المخزون الذي اقام به السموات والارض ثم
استوى على العرش بسم الله الرحمن الرحيم ووقع القول عليهم
بما ظلموا فهم لا ينطقون ○ قال اخسئوا فيها ولا تكلمون ○ وعنت الوجوه
للحي القيوم وقد خاب من حمل ظلما ○ وخشعت الاصوات للرحمن
فلا تسمع الا همسا ○ وجعلنا على قلوبهم اكنة ان يفقهوه وفي
اذانهم وقرا ○ واذا ذكرت ربك في القران وحده ولوا على ادبارهم
نفورا ○ واذا قرأت القران جعلنا بينك وبين الذين لا يؤمنون بالاخرة
حجابا مستورا ○ وجعلنا من بين ايديهم سدا ومن خلفهم سدا
فاغشيناهم فهم لا يبصرون ○ اليوم نختم على افواههم وتكلمنا
ايديهم فهم لا ينطقون ○ لو انفقت ما في الارض جميعا ما الفت
بين قلوبهم ولكن الله الف بينهم انه عزيز حكيم ○ وصلى الله على
محمد واله الطاهرين - دعاے حجاب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی ہے واسطے اعدا کے
بسم الله الرحمن الرحيم ○ واذا قرأت القران جعلنا بينك وبين
الذين لا يؤمنون بالاخرة حجابا مستورا ○ وجعلنا على قلوبهم
اكنة ان يفقهوه وفي اذانهم وقرا واذا ذكرت ربك في القران
وحده ولوا على ادبارهم نفورا ○ اللهم اني اسئلك بالاسم
الذي به تحيي وتميت وترزق وتعطي وتمنع يا ذا الجلال والاكرام
اللهم من ارادنا بسوء من جميع خلقك فاعم علينا عينه واصم
عنا سمعه واشغل عنا قلبه واغلل عنا يده واصرف عنا

كَبِّدْهُ وَخُذْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ
وَمِنْ تَحْتِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا رَبِّ ناد علی کبیر کا پڑھنا واسطے
محفوظی شر اعدا وغیرہ کے مفید ہے نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ
فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ اِلَى اللّٰهِ حَاجَتِيْ وَعَلَيْهِ مُعَوَّلِيْ كُلَّمَا
رَمَيْتُ مُتَقَاضِيْ فِي اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلِيُّ اللّٰهِ اَدْعُوْكَ كُلُّ هَمٍّ وَّ
غَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِعَظَمَتِكَ يَا اللّٰهُ بِنُبُوَّتِكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
وَبِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ بِحَقِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ اللّٰهُ اَكْبَرُ
اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَنَا مِنْ شَرِّ اَعْدَائِكَ بَرِيْءٌ بَرِيْءٌ بَرِيْءٌ
اللّٰهُ صَمَدِيْ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا اَبَا الْغَيْثِ اَغِثْنِيْ
يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ يَا قَاهِرَ الْعَدُوِّ وَيَا وَالِيَ الْوَلِيِّ يَا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ يَا
مُرْتَضٰى عَلِيُّ يَا قَهَّارُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ وَالْقَهْرُ فِيْ قَهْرِكَ يَا
قَهَّارُ يَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الْقَاهِرُ الْجَبَّارُ الْمُهْلِكُ الْمُنْتَقِمُ الْقَوِيُّ
الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ
نِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ يَا
رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ اِرْحَمْنِيْ يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ يَا عَلِيُّ اَدْرِكْنِيْ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ صاحب تفسیر صافی لکھتے ہیں کہ بعض خواصات مجربہ
واسرار کلمات تامات سے کہ جبرئیل سے صادر ہوئے نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا
عَلِيُّ يَا عَلِيُّ ہے اور ان کلمات میں چالیس خاصیتیں ہیں اول یہ کہ جب کبھی گرفتار ہو کر عاجز
ہو رہائی سے لیں ساٹھ مرتبہ اسکو خاک پر پڑھکر بجانب ان لوگوں کے کہ جنھوں نے گرفتار کیا

پھینکے کچھ ضرر اسکو نہ پہونچے ۔ دوسرے یہ کہ جس کسی کو دشمنوں سے خوف ہووے ان کلمات کو
ہر روز پڑھا کرے ستائیس مرتبہ دشمن اسکے نزدیک مقہور ہوویں تیسرے جس کسی پر جادو
کیا ہووے ان کلمات کو سات مرتبہ پانی پر پڑھکر اور وہ پانی سات کنووں کا ہو اور اس پانی سے اسکو
غسل کراویں اور قدرے پلاویں سحر باطل ہووے چوتھے جس کسی کو زہر دیا ہووے ان کلمات کو مشک و
زعفران سے چینی کے برتن پر لکھے اور اکیس بار پڑھے اور دھو کر پلاوے زہر کا اثر نہ ہووے پانچویں جو کوئی
بیمار ہووے اور طبیب اسکے علاج سے عاجز ہوویں اٹھارہ مرتبہ ان کلمات کو پانی پر پڑھکر اسکو پلاوے
شفا ہووے چھٹے اگر کسی کو مہم پیش ہو یا کوئی رنج ہو ہزار مرتبہ اسکو پڑھے غم اسکا خوشی
کے ساتھ مبدل ہو ساتویں جس کسی پر کوئی غصہ ہوا ہو یعنی وہ شخص ستر مرتبہ اسکو
پڑھے اس شخص کے پاس جاوے اور تین بار اسے اور پڑھے بحکم خدا غصہ اسکا خوشی کے ساتھ مبدل ہووے
آٹھویں اگر کوئی دولی پڑھا یا جاوے اور ان کلمات کو تین مرتبہ اسکے کان میں پڑھے البتہ
شفا اسکی حاصل ہو نویں جو کوئی اول ساعت روز جمعہ میں بارہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے
جس سے وہ بلا آفات کرے وہ پست اسکا ہووے دسویں اگر کسی پر کوئی تہمت لگی ہو ان کلمات کو
ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے اور لکھے اور پہنے تہمت اس سے دفع ہو گیارھویں اگر کسی کو بیخوابی
ہو قبل نماز تہجد کے چھبیس مرتبہ اسکو پڑھے البتہ دفع ہووے بارھویں اگر واسطے غنی ہونے کے صبح
کے وقت اور شام کے وقت بارہ مرتبہ پڑھے غنی ہو جاوے تیرھویں واسطے زیادتی روشنی
چشم کے ہر روز اکیس بار پڑھے چشم روشن ہو چودھویں واسطے اقربا و اعدا اسکے ہر روز ۱۹ مرتبہ
پڑھے اعدا اسکے مغلوب ہوویں پندرھویں واسطے پوشیدہ ہونے کے وقت ضرورت کے انیس بار
پڑھے چشم دشمنان سے پوشیدہ ہووے سولھویں جو کوئی واسطے زبان بندی اعدا کے دس دن
ہر روز دس بار پڑھے زبان اعدا کی تسخیر ہووے سترھویں جو کوئی واسطے حصول مراد
کے ہر روز چوالیس مرتبہ پڑھے مراد اسکی بر آوے اٹھارھویں واسطے شفا ہر مرض کے
ہر روز ستائیس بار پڑھے شفا پاوے انیسویں واسطے ختم [illegible] بسم اللہ [illegible]

پڑھے چشم حاسدان و زبان بدگویان سے امن ہو ۔ نویں ۔ واسطے کشف کنوز کے چالیس روز
ہر روز چالیس بار پڑھے البتہ اسیر اوسکا ظاہر ہو جاوے اور اگر راتون کو خواب کے وقت پڑھے خواب مین
دیکھے اوس مقام کو جہان کنز ہووے ۔ اکیسوین ۔ واسطے خواب مین دیکھنے حضرت رسول خدا صلعم کے
ہر روز سات سو مرتبہ پڑھے خواب مین دیکھے ۔ بائیسوین ۔ واسطے خلاصی محبوس کے سات روز ہر روز
سولہ مرتبہ پڑھے خلاصی پاوے ۔ تیئیسوین ۔ واسطے افتتاح کے ہر روز پچاس مرتبہ پڑھے ابواب اسرار
اوسپر کشادہ ہون ۔ چوبیسوین ۔ واسطے بر آنے حاجات کے ہر روز پندرہ مرتبہ پڑھے ہم و غم دفع ہووے ۔
پچیسوین ۔ واسطے کشف اسرار غیوب کے ہر روز سولہ مرتبہ پڑھے چالیس روز تک اوسپر علم لدنی
منکشف ہو ۔ چھبیسوین ۔ واسطے قتل دشمنان و دفع اعدا کے آٹھ روز ہر روز ستر مرتبہ پڑھے
دشمن اوسکے فانی ہوں ۔ ستائیسوین ۔ واسطے محفوظ ہونے کے دشمنان سے بیس روز ہر روز اٹھارہ
مرتبہ پڑھے اور پھر اونکے مقابل مین ہووے البتہ شر اونکے سے محفوظ رہے ۔ اٹھائیسوین ۔ واسطے
تحصیل علوم کے بیس دن بوقت نماز پیشین ہر روز ستر مرتبہ پڑھے یا ستر بار پڑھے
دروازہ حکمت و علوم کے اوسپر کشادہ ہون ۔ انتیسوین ۔ واسطے دولت کے ہر روز سولہ
مرتبہ پڑھے البتہ دولت پاوے ۔ تیسوین ۔ واسطے فتح پانے دشمن کے پانچ روز ہر روز
چالیس مرتبہ پڑھے البتہ فتح اوس شہر کی کرے ۔ اکتیسوین ۔ واسطے قبول سلاطین و رفع
درجات کے نو روز ہر روز سو مرتبہ پڑھے البتہ اوسے جاہ و مقبول القول ہووے ۔ بتیسوین ۔
واسطے زیادتی اقبال و حصول مقاصد کے اسی دن ہر روز پچاس مرتبہ پڑھے صاحب اقبال
و عزیز ہو ۔ تینتیسوین ۔ واسطے [illegible] کے ہر روز [illegible] مرتبہ پڑھے صاحب عزت
[illegible] ہو ۔ چونتیسوین ۔ واسطے [illegible] روز ہر روز [illegible] بار پڑھے
البتہ دشمن اوسکا [illegible] ۔ پینتیسوین ۔ واسطے دفع اختلاف [illegible]
[illegible]
[illegible] واسطے

شجاعت کے ہر روز پچیس بار پڑھے البتہ صاحب شجاعت ہووے ۔ اٹھتیسویں ٣٨ واسطے دل نرمی اعدا
کے چھ روز ہر روز سو مرتبہ پڑھے نفع ہووے دشمنی اور انکے شر سے محفوظ رہے ۔ انتالیسویں ٣٩
واسطے قضاے حاجت کے ایک ہزار ایک مرتبہ بالطہارت پڑھے حاجت بزودی بر آوے گی ۔
چالیسویں ٤٠ جو کوئی واسطے مطلب شرعی کے مسجد میں یا جاے خلوت میں بارہ مرتبہ یا علی
کبیر البتہ مطلب پر پہونچے اور یہ عمل مجرب کا ہے ۔ دعاے ہفت قاموس پڑھنا اس دعا کا
اختصام کے واسطے مقہوری دشمن و بعد زبونے نظر خلائق وغیرہ کے نہایت مفید ہے دعاے
اختصام قاموس بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ الشَّکِّ وَالرِّیَاءِ وَزَیِّنْ
لِسَانِیْ بِالشُّکْرِ وَالثَّنَاءِ یَا قَمْطَائِیْلُ یَا ھَمْطَائِیْلُ یَا لَمْطَائِیْلُ یَا طَلْطَائِیْلُ
یَا طَھْطَائِیْلُ یَا عَطْمَائِیْلُ یَا سَمْطَائِیْلُ یَا مَصْلَائِیْلُ اَفَحَسِبْتُمْ
اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ
یَا اَبْدَالَ الرُّوْحَانِیَّاتِ الْمُوَکَّلَاتِ عَلٰی قِرَاءَۃِ الْاَسْمَاءِ وَالدَّعَوَاتِ
التَّامَّاتِ مَعَ الْبَرَکَاتِ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ یَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ یَا
عَالِمَ الْخَفِیَّاتِ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ یَا غَافِرَ الْخَطِیْئَاتِ
رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۔ قاموس اول معروف بقاموس قدرت
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اِلٰھِیْ قَدْ تَلَاطَمَتْ اَمْوَاجُ قَامُوْسِ
قُدْرَتِکَ فَظَھَرَ فِیْ کُلِّ مِقْدَارٍ مِّنْ اٰثَارِ قُدْرَتِکَ غَرَائِبُ عَجِیْبَۃٌ
لَا یَبْلُغُ کُنْھَھَا عُقُوْلُ الْعُقَلَاءِ وَفُھُوْمُ الْعُلَمَاءِ وَاَذْھَانُ الْحُکَمَاءِ
فَکُلُّ شَیْءٍ فِیْ قَبْضَۃِ قُدْرَتِکَ اَسِیْرٌ وَّاِنَّ ذٰلِکَ عَلَیْکَ سَھْلٌ یَّسِیْرٌ
وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ یَا شَدِیْدُ یَا شَدِیْدُ
یَا شَدِیْدُ یَا بَطَّاشُ ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَسْئَلُکَ بِمَدَدِ اَمْرِ سُلْطَانِکَ

وَاَسْئَلُكَ مَدَدًا مِنْكَ لِتَسْخِيْرِ كُلِّ مُتَمَرِّدٍ وَتَلْيِيْنِ كُلِّ صَعْبٍ وَاِذْلَالِ
كُلِّ مَنِيْعٍ وَقَهْرِ كُلِّ عَدُوٍّ وَمَحْقِ كُلِّ خَصِيْمٍ وَاِتْمَامِ كُلِّ اَمْرٍ وَاِزْهَاقِ
كُلِّ مُنَافِقٍ ذِيْ شِقَاقٍ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْهَوَآءِ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ مِّنَ
الْمُكَوَّنَاتِ اِلَّا وَلِيْنَ لِيْ بَيْدَيْ عَزِيْمَتِهٖ وَكَسَرَتْ لِيْ شِدَّةَ
شَكِيْمَتِهٖ وَفَرْطَ عُتُوِّهٖ وَنَقْضَ عَنْهُ بِعِزَّتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ
يَا مُعِزُّ يَا مُعِزُّ يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ يَا مُذِلُّ يَا مُذِلُّ يَا مُقَدِّمُ يَا مُقَدِّمُ
يَا مُقَدِّمُ يَا مُؤَخِّرُ يَا مُؤَخِّرُ يَا مُؤَخِّرُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا ۔ قاموس دوم اِلٰهِيْ وَمَسْئُوْدِيْ
وَمُقْصِدِيْ وَمَقْصُوْدِيْ وَمَسْجُوْدِيْ وَمَحْمُوْدِيْ سُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ
سُبْحَانَكَ مَا اَعْظَمَ قَامُوْسَ سُلْطَانِكَ وَاَعْطَائِكَ وَاِرْفَادِكَ
وَاِنْعَامِكَ وَاِحْسَانِكَ يَا وَاحِدُ يَا مَوْجُوْدُ لَكَ عِبَادَةُ الْعَابِدِيْنَ
وَلَكَ سُجُوْدُ السَّاجِدِيْنَ وَلَكَ حَمْدُ الْحَامِدِيْنَ وَلَكَ
قَصْدُ الْقَاصِدِيْنَ وَعَلَيْكَ تَوَكُّلُ الْمُتَوَكِّلِيْنَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
وَاَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِرُبُوْبِيَّتِكَ وَاُلُوْهِيَّتِكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ
مِنْ نَعْمَائِكَ وَاٰلَائِكَ مَا يَكْفِيْنِيْ وَيُغْنِيْنِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا وَاهِبُ
يَا وَهَّابُ خَلَقْتَنِيْ بِلَا مُعَاوِنٍ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ فَارْزُقْنِيْ كَمَا
خَلَقْتَنِيْ حَتّٰى لَا اَتَوَجَّهَ اِلَّا اِلَيْكَ وَلَا اَسْتَمِدَّ اِلَّا عَلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
قاموس تیسرا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِيْ قَدْ تَمَوَّجَ قَامُوْسُ فَضْلِكَ
فَرَكَنَ عَنْهُ فَرْشُ الْغَبْرَآءِ وَالسَّوْدَآءِ وَنَبَتَتْ بِاِذْنِكَ نَبَاتُ خَضْرَآءَ

وَبِضِيَاءِ وَجْهِكَ أَسْأَلُكَ بِيَدِكَ الْقُدْرَةُ الْكَامِلَةُ وَالنِّعْمَةُ الشَّامِلَةُ
وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ أَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ وَتَشْرَحَ صَدْرِيْ وَتُفَرِّجَ
هَمِّيْ وَتَكْشِفَ كَرْبِيْ وَتَغْفِرَ ذَنْبِيْ وَالثَّنَاءُ إِلَيْكَ بِحَمْدِكَ السَّلَامُ
الْمُنْجِحُ الْمَلُوْعُ الْمُتَرَفِّعُ الْمُتَوَرِّعُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ مَصْنُوْعٍ
وَمَصْبُوْغٍ وَمَحْفُوْظٍ وَمَرْفُوْعٍ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ - قاموس
چوتھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ رَبِّ أَغْمِسْنِيْ فِيْ بَحْرٍ مِّنْ نُوْرِ هَيْبَتِكَ
حَتّٰى أَخْرُجَ مِنْهُ وَفِيْ وَجْهِيْ شُعَاعَاتُ نُوْرِ هَيْبَتِكَ تَخْطَفُ أَبْصَارَ
النَّاظِرِيْنَ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَجْمَعِيْنَ فَتَغُضُّ عَنِّيْ أَرْمِيْ بِسِهَامِ
الْحَسَدِ فِيْ قِرْطَاسٍ بِهَيْبَتِكَ عَلَيَّ وَاحْجُبْنِيْ عَنْهُمْ بِحِجَابِ النُّوْرِ وَ
أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْمِسَنِيْ فِيْ نُوْرِ أَسْمَائِكَ حَتّٰى تُنَقِّيَنِيْ مِنْ كُلِّ نَقْصٍ
يَا بَدِيْعَ عَجَائِبِ جَوْهَرًا وَّعَرَضًا يَا إِلٰهَ نُوْرًا لِكُلِّ مُنَوَّرٍ أَحِلَّ بِنُوْرِكَ تَدْعُوْ
يَا خَالِقَ النُّوْرِ يَا نُوْرَ الْأَنْوَارِ وَمُظْهِرَ الْأَسْرَارِ اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْأَرْضِ ط مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ
اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ
لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ط نُوْرٌ
عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ
لِلنَّاسِ ط وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ قاموس پانچواں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ـ إِلٰهِيْ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْمِسَنِيْ فِيْ قَامُوْسِ كَرَمِكَ وَتُحَجِّبَنِيْ
بِعُرُوْقِ بَهَائِكَ وَتُخَلِّصَنِيْ مِنْ فُرْقَتِهٖ وَمِلْكِكَ بِجَلَالِ قُدْرَتِكَ مِنْ
عُقُوْبَةِ قَهْرِكَ وَتُقَدِّرَ لِيْ فَتْحًا قَاصِرًا فَاقَاتِ الدُّنْيَا وَتَسْقِيَنِيْ
[illegible] فِيْ فِتْنَةِ السُّلْطَانِ [illegible] فِيْ قَرْفًا [illegible]

جُرْعَةُ الْكَوْنِ بِهَا فَمِنْ فِتْنَتِكَ يَا مَلِكُ يَا مَالِكُ يَا مَلِيكُ بِمَا
مُقْتَدِرٌ أَسْئَلُكَ فَمَقْبَضَةُ كُلِّ قَبْضٍ قَدْ أَثْبَتَ مَعَالِيَهُ لِيُفِيضَنِي
فِي قَبْضَتِهِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
أَجْمَعِينَ قَامُوسٌ چهارم بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رَبِّ أَكْرِمْنِي
بِشُهُودِ أَنْوَارِ قُدُسِكَ وَأَيِّدْنِي بِظُهُورِ سَطَوَاتِ
سُلْطَانِ أُنْسِكَ حَتَّى يَتَقَلَّبَ فِي سُبُحَاتِ مَعَارِفِ أَسْمَائِكَ تَقَلُّبًا
يُطْلِعُنِي عَلَى أَسْرَارِ ذَرَّاتِ وُجُودِي فِي عَالَمِ شُهُودِي
لَا شَهِدْتُ مَا بِهَا أَوْدَعْتَهُ فِي عَوَالِمِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَأُعَايِنُ
مُسْرَبَاتِ بِسِرِّ قُدْرَتِكَ فِي مَعَالِمِ شَوَاهِدِ اللَّاهُوتِ وَالنَّاسُوتِ
تُعَرِّفُنِي مَعْرِفَةً تَامَّةً وَصِلَةً عَامَّةً حَتَّى لَا يَبْقَى مَعْلُومٌ
إِلَّا وَأَطَّلِعُ عَلَى دَقَائِقِهِ الْمُنْبَسِطَةِ فِي الْمَوْجُودَاتِ وَأَذْهِبْ بِهَا
ظُلْمَةَ الْأَكْوَانِ الْمَانِعَةَ عَنْ إِدْرَاكِ حَقَائِقِ الْآيَاتِ وَانْقُبْ
فِي الْقُلُوبِ فَلَا أَرَى قَاسِمَ حُجُبَاتِ الْحِسِّيَّةِ وَالْوِدَادِ وَالْإِرْشَادِ
وَالْإِسْتِشْهَادِ إِنَّكَ الْمُحِبُّ الْمَحْبُوبُ وَالطَّالِبُ الْمَطْلُوبُ يَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوبِ يَا كَاشِفَ الْكُرُوبِ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ تُدْرِكُ
وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝ قَامُوسٌ ساتواں بِسْمِ اللهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ رَبِّ أَدْخِلْنِي فِي لُجَّةِ بَحْرِ أَحَدِيَّتِكَ وَ
طَمْطَامِ يَمِّ وَحْدَانِيَّتِكَ وَقَوِّنِي بِقُوَّةِ سَطْوَةِ سُلْطَانِ
فَرْدَانِيَّتِكَ حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى فَضَاءِ سَعَةِ رَحْمَتِكَ وَفِي وَجْهِي
لَمَعَاتُ بَرْقِ الْقُرْبِ مِنْ آثَارِ حِمَايَتِكَ مَهِيبًا بِهَيْبَتِكَ عَزِيزًا
بِعِنَايَتِكَ مُجِلًّا مُكَرَّمًا بِتَعْلِيمِكَ وَتَزْكِيَتِكَ وَأَلْبِسْنِي خِلَعَ

وَالْقَبُوْلِ وَسَهِّلْ لِيْ مَنَاهِجَ الْوُصْلَةِ وَالْوُصُوْلِ وَتَوِّجْنِيْ بِتَاجِ الْكَرَامَةِ
وَالْوَقَارِ وَأَلِّفْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ أَحِبَّائِكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا وَدَارِ الْقَرَارِ
وَارْزُقْنِيْ مِنْ نُوْرِ اسْمِكَ هَيْبَةً وَسَطْوَةً تَنْقَادُ لِيَ الْقُلُوْبُ
وَالْأَرْوَاحُ وَتَخْضَعُ لَدَيَّ النُّفُوْسُ وَالْأَشْبَاحُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهُ
رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ وَخَضَعَتْ لَدَيْهِ أَعْنَاقُ الْأَكَاسِرَةِ فَلَا
مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ وَلَا إِعَانَةَ إِلَّا بِكَ وَلَا اتِّكَاءَ إِلَّا عَلَيْكَ
اِدْفَعْ عَنِّيْ كَيْدَ الْحَاسِدِيْنَ وَبَغْيَ الظَّالِمِيْنَ وَظُلُمَاتِ شَرِّ
الْمُعَانِدِيْنَ وَاحْمِنِيْ تَحْتَ سُرَادِقَاتِ عَرْشِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ
أَيِّدْ ظَاهِرِيْ فِيْ تَحْصِيْلِ مَرَاضِيْكَ وَنَوِّرْ قَلْبِيْ وَسِرِّيْ بِالْاِطِّلَاعِ
عَلٰى مَنَاهِجِ مَسَاعِيْكَ إِلٰهِيْ كَيْفَ أَصْدُرُ عَنْ بَابِكَ بِخَيْبَةٍ مِنْكَ
وَقَدْ وَرَدْتُهُ عَلٰى ثِقَةٍ بِكَ وَكَيْفَ تُؤْيِسُنِيْ مِنْ عَطَائِكَ وَقَدْ
أَمَرْتَنِيْ بِدُعَائِكَ وَهَا أَنَا مُقْبِلٌ إِلَيْكَ مُلْتَجِئٌ إِلَيْكَ بَاعِدْ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ أَعْدَائِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِخْطَفْ أَبْصَارَهُمْ
بِنُوْرِ قُدْسِكَ وَجَلَالِ مَجْدِكَ إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ الْمُعْطِيْ جَلَائِلَ النِّعَمِ
الْمُكَرَّمَةِ لِمَنْ نَاجَاكَ بِلَطَائِفِ رَحْمَتِكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ دعائے ختم ناموس بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ إِلٰهِيْ بِحَقِّ سِرِّ هٰذِهِ الْأَسْرَارِ وَبِحَقِّ كِبْرِيَائِكَ
وَلُطْفِكَ الْخَفِيِّ وَبِحَقِّ أَسْمَائِكَ الْعُظْمٰى أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُوْصِلَنِيْ إِلٰى مُرَادِيْ وَأَنْ تَدْفَعَ
عَنِّيْ شَرَّ خَلْقِكَ بِحَقِّ كُنْ فَيَكُوْنُ وَأَنْ تُسَخِّرَ لِيَ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ يُحِبُّوْنَنِيْ
مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ ١٢٢

یا قمطائیل یا عمطائیل یا لمکائیل یا طلمکائیل یا طمطائیل
یا عطفیائیل یا سلطائیل یا صمدائیل أفحسبتم أنما
خلقناکم عبثا وأنکم إلینا لا ترجعون ٥ دعاے سہم اللیل

حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے منقول ہے واسطے قضاے حاجات وغیرہ کے

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ اللهم إني أسألك بحسن نبي
تشبیتر اعجز ازمتك بطول حول شدید قوتك بقدرة
مقدار اقتدار قدرتك بتأكید تحمید تمجید عظمتك
بسمو نمو علو رفعتك بدوام قیوم مدة امدادك برضوان
غفران امان رحمتك برفیع بدیع منیع سلطنتك بسعات صلوة
بساط رحمتك بحقائق الحق من حق حقك بمکنون السر من
سر سرك بما في العرش من عز عزتك بحنین انین تسکین
المریدین بحرقات خضعات زفرات الخائفین بآمال اعمال
اقوال المجتهدین بتخشیع تخضیع تقطیع مرارات الصابرین بتعبد تحمید
تمجید تبتل العابدین اللهم ذهلت العقول وانحسرت الابصار
وضاعت الافهام وحارت الاوهام وقصرت الخواطر وبعدت
الظنون عن ادراك کنه کیفیة ما ظهر من بوادي عجائب اصناف
بدائع قدرتك دون البلوغ الی معرفة تلألؤ لمعات بریقان
بروق سمائك اللهم محرك الحرکات ونهایة الغایات ومخرج
ینابیع تفریع قضبان النبات یا من شق صم جلامید الصخور
الراسیات وانبع منها ماء معینا حیوة للمخلوقات فأحیی منها
الحیوان والنبات وعلم ما اختلج في سر افکارهم من نطق

اشارات خفیات لغات النمل السایحات یا من سبحت وهللت و
قدست وکبرت وسجدت لجلال جمال آقوال عظیم عزّ و
جبروت ملکوت سلطنته ملائکة السبع السموات یا من دارت
فاطاعت وانارت لک فامر دهو مشیته النجوم الزاهرات واحصی
عدد الاحیاء والاموات صل علی محمد وال محمد خیر البریات وافعل
بی کذا وکذا ۔ پس حاجت اپنی طلب کرے۔ دعائے روز یکشنبہ از صحیفہ کاملہ
بسم الله الرحمن الرحیم ○ بسم الله الذی لا ارجوا الا فضله
ولا اخشی الا عدله ولا اعتمد الا قوله ولا امسک الا بحبله بک
استجیر یا ذا العفو والرضوان من الظلم والعدوان ومن غیر الزمان
وتواتر الاحزان وطوارق الحدثان ومن انقضاء المدة قبل
التاهب والعدة وایاک استرشد لما فیه الصلاح والاصلاح
وبک استعین فیما یقترن به النجاح والانجاح وایاک ارغب
فی لباس العافیة وتمامها وشمول السلامة ودوامها واعوذ بک
یا رب من همزات الشیاطین واحترز بسلطانک من جور السلاطین
فتقبل ما کان من صلاتی وصومی واجعل غدی وما بعده افضل
من ساعتی ویومی واعزنی فی عشیرتی وقومی واحفظنی فی یقظتی
ونومی فانت الله خیر حافظا وانت ارحم الراحمین ○ اللهم انی
ابرأ الیک فی یومی هذا وما بعده من الآحاد من الشرک والالحاد
واخلص لک دعائی تعرضا للاجابة واقیم علی طاعتک رجاء
للاثابة فصل علی محمد واله خیر خلقک الداعی الی حقک واعزنی
بعزک الذی لا یضام واحفظنی بعینک التی لا تنام واختم

بِالْاِنْقِطَاعِ اِلَيْكَ اَمْرِيْ وَبِالْمَغْفِرَةِ عُمْرِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

جو کوئی اس نقش کو روز یکشنبہ لکھے آتش دوزخ سے رہا ہو اور جمیع کار اسکے آسان ہوں اور درمیان خلق اور نزد اکابر و اشراف و اعیان کے معزز ہو اور دشمن اسکے مقہور ہوں

اِنَّا فَتَحْنَا	لَكَ فَتْحًا	مُّبِيْنًا	يَا سُبُّوْحُ	يَا قُدُّوْسُ
۱	۱۱۴۱	۹۷	۱۸۱	۲۵۸
۸۷	۰۷	۲	۵۹۵	۹۴
ع	۱۸ع	۱۹۲	۱۴۵	۵۵ع۵
۱۹۷	۹۴	طح	۱غ	۱۸
لَا	اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

دعائے روز دوشنبہ از صحیفہ کاملہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِيْ لَمْ يُشْهِدْ اَحَدًا حِيْنَ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَلَا اتَّخَذَ
مِنْ دُوْنِهٖ مُعِيْنًا حِيْنَ بَرَءَ النَّسَمَاتِ لَمْ يُشَارَكْ فِي الْاِلٰهِيَّةِ وَلَمْ يُظَاهَرْ
فِي الْوَاحِدِيَّةِ كَلَّتِ الْاَلْسُنُ عَنْ غَايَةِ صِفَتِهٖ وَانْحَسَرَتِ الْعُقُوْلُ
عَنْ كُنْهِ مَعْرِفَتِهٖ وَتَوَاضَعَتِ الْجَبَابِرَةُ لِهَيْبَتِهٖ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِخَشْيَتِهٖ
وَانْقَادَ كُلُّ عَظِيْمٍ لِعَظَمَتِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ مُتَوَاتِرًا مُتَّسِقًا وَمُتَوَالِيًا
مُسْتَوْسِقًا وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اَبَدًا وَسَلَامُهٗ دَائِمًا سَرْمَدًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
اَوَّلَ يَوْمِيْ هٰذَا صَلَاحًا وَاَوْسَطَهٗ فَلَاحًا وَاٰخِرَهٗ نَجَاحًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

یومی اوّله فزعاً واوسطه جزعاً وآخره وجعاً اللّهمّ انّی استغفرک
لکلّ نذر نذرته ولکلّ وعد وعدته ولکلّ عهد عاهدته
ثمّ لم اف به واسئلک فی مظالم عبادک عندی فایّما عبد من
عبیدک او امة من امائک کانت له قبلی مظلمة ظلمتها ایّاه
فی نفسه او فی عرضه او فی ماله او فی اهله وولده او غیبة
اغتبته بها او تحامل علیه بمیل او هوی او انفة او حمیّة او
ریاء او عصبیّة غائباً کان او شاهداً وحیّاً کان او میّتاً فقصرت
یدی وضاق وسعی عن ردّها الیه والتحلّل منه فاسئلک
یا من یملک الحاجات وهی مستجیبة لمشیّته ومسرعة الی
ارادته ان تصلّی علی محمّد وآل محمّد وان ترضیه عنّی بما شئت
وتهب لی من عندک رحمة انّه لا تنقصک المغفرة ولا تضرّک
الموهبة یا ارحم الراحمین ○ اللّهمّ اولنی فی کلّ یوم اثنین
نعمتین منک ثنتین سعادة فی اوّله بطاعتک ونعمة فی آخره
بمغفرتک یا من هو الاله ولا یغفر الذنوب سواه ○ نقش روز
دوشنبہ جو کوئی اس نقش کو روز دوشنبہ دیکھے اُس روز بلاہائے گوناگون سے محفوظ
خدا میں رہے اور شر سلاطین اور دشمن اور سب موذیات سے امان خدا میں رہے
اور نظر مردم میں محبوب ہو اور تمام امور حاجت روا ہوں

نصر من الله	وفتح قریب	وبشّر المؤمنین	فالله خیر حافظا	وهو ارحم الراحمین
۱	۱۸۱	۸	۷۰	۱۵
۸	ع	۷	۱۴۳	۵ کسہ
۶	ع۱	۱۴۲	۷	۸۶
۲۶	۱۸	ع ۳	۷	ع ۱۷
لا اله	الا الله	محمّد	رسول	الله

دعائے روز سہ شنبہ از صحیفۂ کاملہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ حَقُّهُ كَمَا يَسْتَحِقُّهُ حَمْدًا كَثِيْرًا وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ اِنَّ النَّفْسَ
لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ
الَّذِيْ يَزِيْدُنِيْ ذَنْبًا اِلٰى ذَنْبِيْ وَاَحْتَرِزُ بِهٖ مِنْ كُلِّ جَبَّارٍ فَاجِرٍ
وَسُلْطَانٍ جَائِرٍ وَعَدُوٍّ قَاهِرٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْ جُنْدِكَ فَاِنَّ
جُنْدَكَ هُمُ الْغَالِبُوْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ حِزْبِكَ فَاِنَّ حِزْبَكَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ اَوْلِيَآئِكَ فَاِنَّ اَوْلِيَآءَكَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ فَاِنَّهٗ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ
لِيْ اٰخِرَتِيْ فَاِنَّهَا دَارُ مَقَرِّيْ وَاِلَيْهَا مِنْ مُجَاوَرَةِ اللِّئَامِ مَفَرِّيْ
وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّالْوَفَاةَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ
شَرٍّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَتَمَامِ عِدَّةِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى
اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْمُنْتَجَبِيْنَ وَهَبْ لِيْ فِي الثُّلَاثَآءِ ثَلٰثًا لَا تَدَعْ
لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا غَمًّا اِلَّا اَذْهَبْتَهٗ وَلَا عَدُوًّا اِلَّا دَفَعْتَهٗ
بِبِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اَسْتَدْفِعُ
كُلَّ مَكْرُوْهٍ اَوَّلُهٗ سَخَطُهٗ
وَاَسْتَجْلِبُ كُلَّ مَحْبُوْبٍ اَوَّلُهٗ
رِضَاهُ فَاخْتِمْ لِيْ مِنْكَ
بِالْغُفْرَانِ يَا وَلِيَّ الْاِحْسَانِ

نقش روز سہ شنبہ جو کوئی اس نقش کو
روز سہ شنبہ ویسے لکھ کے پاس رکھے آفات و
بلیات سے محفوظ رہے

یا نور کل نور	یا منور	النور	یا خالق	المنور
۹۱	۱۱	۹۷۱	۸	۹ع
۵۵۳	۸	۲ع	۰۷	۲۳
۲۲	۳۲	۳	۳	۵ع۳
۲۹	۵۵	ع ۱	ع ۷	۳ع۵
لَآ اِلٰهَ	اِلَّا اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ	اللّٰهِ

اور عقوبت معاصی صغیرہ وکبیرہ سے اُس روز امان حق تعالیٰ میں رہے اور رضا جنتین
دونوں جہان کی برآوے

دعائے روز چہارشنبہ از صحیفۂ کاملہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ
نُشُوْرًا لَّكَ الْحَمْدُ اَنْ بَعَثْتَنِيْ مِنْ مَّرْقَدِيْ وَلَوْ شِئْتَ جَعَلْتَهٗ
سَرْمَدًا حَمْدًا دَآئِمًا لَّا يَنْقَطِعُ اَبَدًا وَّلَا يُحْصِيْ لَهُ الْخَلَآئِقُ
عَدَدًا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْ خَلَقْتَ فَسَوَّيْتَ وَقَدَّرْتَ وَقَضَيْتَ
وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ وَاَمْرَضْتَ وَشَفَيْتَ وَعَافَيْتَ وَاَبْلَيْتَ وَ
عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَيْتَ وَعَلَى الْمُلْكِ احْتَوَيْتَ اَدْعُوْكَ دُعَآءَ مَنْ
ضَعُفَتْ وَسِيْلَتُهٗ وَانْقَطَعَتْ حِيْلَتُهٗ وَاقْتَرَبَ اَجَلُهٗ وَتَدَانٰى فِي الدُّنْيَا
اَمَلُهٗ وَاشْتَدَّتْ اِلٰى رَحْمَتِكَ فَاقَتُهٗ وَعَظُمَتْ لِتَفْرِيْطِهٖ حَسْرَتُهٗ
وَكَثُرَتْ زَلَّتُهٗ وَعَثْرَتُهٗ وَخَلَصَتْ لِوَجْهِكَ تَوْبَتُهٗ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ وَارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَلَا تَحْرِمْنِيْ صُحْبَتَهٗ اِنَّكَ اَنْتَ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِيْ فِي
الْاَرْبِعَآءِ اَرْبَعًا اجْعَلْ قُوَّتِيْ
فِيْ طَاعَتِكَ وَنَشَاطِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ
وَرَغْبَتِيْ فِيْ ثَوَابِكَ وَزُهْدِيْ
فِيْمَا يُوْجِبُ لِيْ اَلِيْمَ عِقَابِكَ اِنَّكَ
لَطِيْفٌ لِّمَا تَشَآءُ ۝ نقش روز چہارشنبہ
جو کوئی اس نقش کو روز چہارشنبہ دیکھے

یا اللہ	یا فتاح	یا آدلہ	یا قدوس	یا رزاق
۱	۱۸۱	۸۱۸۸	۱۱۸	۹۸
۹	۱۸	۷	۱۳	۱۳
ع	ع	۲۱	۲۹۲	۳۰
۱عـ	۹عـ	ع	۵۰۰ط	۵۲۱۵
۱	۸۱	۱۱	۲۹	۳۰

آج بروز تمام بلیات و آفات سے امان خدا میں رہتا اور نیز ایسا ہی حاجت روا ہو

دعا ہے بہت مجرب انشاء اللہ تعالیٰ برآوے

دعائے روز پنجشنبہ از صحیفہ کاملہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ اللَّیْلَ مُظْلِمًا بِقُدْرَتِہٖ وَجَآءَ بِالنَّھَارِ مُبْصِرًا
بِرَحْمَتِہٖ وَکَسَانِیْ ضِیَآءَہٗ وَاَنَا فِیْ نِعْمَتِہٖ اَللّٰھُمَّ فَکَمَا اَبْقَیْتَنِیْ لَہٗ فَاَبْقِنِیْ
لِاَمْثَالِہٖ وَصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَلَا تَفْجَعْنِیْ فِیْہِ وَفِیْ غَیْرِہٖ
مِنَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ بِارْتِکَابِ الْمَحَارِمِ وَاکْتِسَابِ الْمَاٰثِمِ وَارْزُقْنِیْ
خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا فِیْہِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَہٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّہٗ وَشَرَّ مَا فِیْہِ
وَشَرَّ مَا بَعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ بِذِمَّۃِ الْاِسْلَامِ اَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ وَبِحُرْمَۃِ
الْقُرْاٰنِ اَعْتَمِدُ عَلَیْکَ وَبِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَسْتَشْفِعُ
لَدَیْکَ فَاعْرِفِ اللّٰھُمَّ ذِمَّتِیَ الَّتِیْ رَجَوْتُ بِھَا قَضَآءَ حَاجَتِیْ یَآ اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اقْضِ لِیْ فِی الْخَمِیْسِ خَمْسًا لَا یَتَّسِعُ لَھَآ اِلَّا کَرَمُکَ وَ
لَا یُطِیْقُھَآ اِلَّا نِعَمُکَ سَلَامَۃً اَقْوٰی بِھَا عَلٰی طَاعَتِکَ وَعِبَادَۃً
اَسْتَحِقُّ بِھَا جَزِیْلَ مَثُوْبَتِکَ وَسَعَۃً فِی الْحَالِ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ
وَاَنْ تُؤْمِنَنِیْ فِیْ مَوَاقِفِ الْخَوْفِ بِاَمْنِکَ وَتَجْعَلَنِیْ مِنْ طَوَارِقِ
الْھُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ فِیْ حِصْنِکَ
فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَاجْعَلْ تَوَسُّلِیْ بِہٖ شَافِعًا
یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَافِعًا اِنَّکَ
اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۞ جو
کوئی اس نقش کو بروز پنجشنبہ لکھ

یا شافع	یا ودود	یا اللہ	یا فتاح	یا سبوح
۱	۳۱	۱۵۵	۰۷	۲۰۲
۱۲	۷	۱۳	۳	۲
ھ	ع	۹	۹	۱۹
۲	۹	۱۲۹	ع	۱۹۹
۶۹	۸	۱۳۱	۳۰	۲

اس روز نظر خلائق میں عزیز و محترم ہو اور دولت پاوے اور کل آفات و بلیات سے امان خدا
میں رہے اور کام روائی دنیا و آخرت کی ہو۔

دعاے روز جمعہ از صحیفۂ کاملہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝

الحمد لله الاول قبل الانشاء والاحياء والآخر بعد فناء الاشياء العليم
الذي لا ينسى من ذكره ولا ينقص من شكره ولا يخيب من دعاه ولا
يقطع رجاء من رجاه اللهم اني اشهدك وكفى بك شهيدا و
اشهد جميع ملائكتك وسكان سمواتك وحملة عرشك ومن
بعثت من انبيائك ورسلك وانشأت من اصناف خلقك اني
اشهد انك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك ولا عديل
ولا خلف لقولك ولا تبديل وان محمدا صلى الله عليه وآله عبدك و
رسولك ادى ما حملته الى العباد وجاهد في الله عز وجل حق
الجهاد وانه بشر بما هو حق من الثواب وانذر بما هو
صدق من العقاب اللهم ثبتني على دينك ما احييتني ولا
تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك
انت الوهاب صل على محمد وآل محمد واجعلني من اتباعه و
شيعته واحشرني في زمرته ووفقني لاداء فرض الجمعات وما
اوجبت علي فيها من الطاعات وقسمت لاهلها من العطاء
في يوم الجزاء انك انت العزيز الحكيم ۝

نقش روز جمعہ جو کوئی اس نقش کو روز جمعہ دیکھے اس روز دشمن اسکا دوست
ہو اور مراد اپنی حسب دلخواہ دیکھے اور نظر خلائق میں عزیز و مکرم ہو اور تمام بلیات
سے محفوظ رہے نقش روز جمعہ یہ ہے۔

تملیخا	مسلیخا	انت تعلو	ما فی قلوبهم	مسلیخا
۱	ع۱	۱۲	ع	۱۸
ع	۵۹ع۵	۵۵۷۸	۱۲	۱۳
۲۲	ع	۱۲	ع۵	۱۳
۵۲۵	ع	۱۲ع۱	ع۹۱	۳ی
لا اله	الا الله	محمد	رسول	الله

دعائے روز شنبه از صحیفۂ سجادیہ بسم الله الرحمن الرحیم ۰

بسم الله کلمة المعتصمین ومقالة المتحرزین واعوذ بالله تعالی من جور الجائرین وکید الحاسدین وبغی الظالمین واحمده فوق حمد الحامدین اللهم انت الواحد بلا شریک والملک بلا تملیک لا تضاد فی حکمک ولا تنازع فی ملکک اسألک ان تصلی علی محمد عبدک ورسولک وان توزعنی من شکر نعماک ما تبلغ بی غایة رضاک وان تعیننی علی طاعتک ولزوم عبادتک واستحقاق مثوبتک بلطف عنایتک وترحمنی بصدی عن معاصیک ما احییتنی وتوفقنی لما ینفعنی ما ابقیتنی وان تشرح بکتابک صدری وتحط بتلاوته وزری وتمنحنی السلامة فی دینی ونفسی ولا توحش بی اهل انسی وتتم احسانک فیما بقی من عمری کما احسنت فیما مضی منه یا ارحم الراحمین ۰

نقش روز شنبه جو کوئی اس نقش کو دیکھے روز شنبه کو بس جمیع بلیات و آفات سے تا شنبه دیگر امان خدا میں رہے اور آگے بادشاہ اور امراء دولت کے با ہیبت ہو اور جو کوئی اسکو دیکھے محب اسکا ہو اور مرگ مفاجات سے امن ہو۔

وَاُفَوِّضُ	اَمْرِیْ	اِلَی اللّٰہِ	اِنَّ اللّٰہَ	بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
محمد علی	۵۳	۷۶	۱۳۰۲	۷
۱۳۲	—	۱۲	ع	۱۷
۶	۷۰۹	۸۱۷۵۰	۱۹	۱۷
۱۸	۱۷	۹۶	ع	۱۰۷۱
لَا	اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ	اللّٰہِ

مناجات من تصانیف حضرت مولانا امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام روایت کی ہے ابو علی ابن الحسین بن الفضل الطبرسی نے ساتھ اسناد متصل یحییٰ بن عمر بن ثوبہ سے جعفر صادق سے کہ کہا راوی مذکور نے کہا امام علیہ السلام نے کہ آگاہ رہ کہ دلالت کرتا ہوں میں تجکو اوپر ذخیرہ کبریٰ اور گنج فاخرہ کے کہ اہلبیت علیہم السلام دعا کرتے تھے ساتھ اسکے وقت نزول بلیات و حدوث مہمات کے طرف خداوند لیل و نہار کے قسم خدا کی کہ نہ پڑھا اسکو کسی شخص نے مگر یہ کہ پہونچا اوپر مراد و مطلب اپنے کے اور آرزو اپنی پر پہونچا عرض کی میں نے وہ کیا ہے فرمایا کہ نامہ لکھا ہوا ہے کہ مداومت کرتے تھے ساتھ اسکے اگلے اطہار اور ہر ایک نے بعد اپنے دوسرے کو وصیت کی اور کسی کو نہ سکھلایا سوائے اپنے مخصوصوں میں سے ہیں جس کسی کو کوئی امر درپیش آوے یا کوئی حاجت ہو پس پڑھے اسکو خدا تعالیٰ دعا اسکی قبول فرماتا ہے اور مایوس نہیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ اعتماد کرے اوپر اسکے اور امام زین العابدین ع دعا فرماتے تھے ساتھ اسکے ہر شب میں اور اعتقاد رکھتے تھے اور یہ مناجات منسوب ہے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب ع چنانچہ مناجات کا ترجمہ کرکے ذیل میں تحریر کی جاتی ہے

اللّٰھم یا سامع الدعاء
ای اللہ سننے والے دعاؤں کے
ویا دائم البقاء
اور ای ہمیشہ باقی رہنے والے
ویا فاطر السماء
اور ای پیدا کرنے والے آسمانوں کے
ویا واسع العطاء
اور ای وسیع کرنے والے بخشش کے
لذی الفاقۃ العدیم
واسطے اس شخص کے کہ جو صاحب فاقہ اور بے چیز ہی

ویا عالم الغیوب
اور ای جاننے والے غیبوں کے
ویا غافر الذنوب
اور ای بخشنے والے گناہوں کے
ویا ساتر العیوب
اور ای چھپانے والے عیبوں کے
ویا کاشف الکروب
اور ای کھولنے والے سختیوں کے
عن المؤمن الکظیم
اس آدمی سے کہ سختی کی ہو اور غصہ کھانیوالا ہے

ویا ثابت الصفات
اور ای ثابت ہیں جسکی سب صفات
ویا مخرج النبات
اور ای نکالنیوالے سبزہ کے
ویا جامع الشتات
اور ای جمع کرنے والے منتشروں کے
ویا منشی الرفات
اور ای پیدا کرنیوالے ریزہ ریزہ کو قیامت کو
من الاعظم الرمیم
ان ہڈیوں سے کہ ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہیں

ویا منزل الغیاث
اور ای نازل کرنیوالے باران رحمت کے
علی الحزن والدماث
اوپر زمین کے بسبب اس کے باران کے
من الدلح الحثاث
واسطے اسکے کہ مثل ڈول خالی کے ہو
الی الجوع الغراث
طرف بھوکے نفس اور زمین کے
من المزن الرزوم
بادل برسنے والے پانی گرجنے سے

ویا خالق البروج
اور ای پیدا کرنے والے برجوں کے
مع اللیل ذی الولوج
ساتھ رات صاحب اندھیروں کے
سماء بلا فروج
اور آسمان کے بے شگاف یعنی جسم کو کوئی شگاف نہیں ہے
علی الضوء ذی البلوج
اور بر روشنی کے کہ وہ نمایاں صبح کی ہو
تغشی سنا النجوم
چھپانے والے روشنی تاروں کے

وَيا فالِقَ الصَّباحِ
اور اے سفید کرنے والے صبح کے
وَيا مُرْسِلَ الرِّياحِ
اور اے بھیجنے والے ہوا کے
بُكُوراً مَعَ الرَّواحِ
وقت صبح کے بیچ رات کے
يَجُلْنَ فِي النَّواحِي
ہلاتی ہے ڈالیوں کو
فَيُنْشِئْنَ بِالْغُيُومِ
پس پیدا کرتے ہیں وہ بادلوں کو

وَيا مُرْسِيَ الشَّوامِخِ
اور اے پیدا کرنے والے پہاڑوں کے
فِي أَرْضِهِ السَّواسِخِ
بیچ زمین اپنی کے کہ ٹھہرے رہیں
أَطْوادُها الْبَواذِخُ
پہاڑ اُس زمین کے کہ بہت بلند ہیں
أَوْتادُها الرَّواسِخُ
میخیں اُس زمین کی مضبوط ہیں
مِنْ صُنْعِهِ الْمَقادِيرُ
قدرت اُسکی سے کہ ہمیشہ ہے

وَيا هادِيَ الرَّشادِ
اور اے ہدایت کرنے والے راہ راست کے
وَيا مُلْهِمَ السَّدادِ
اور اے الہام کرنے والے راہ مستقیم کے
وَيا رازِقَ الْعِبادِ
اور اے رزق دینے والے بندوں کے
وَيا مُحْيِيَ الْبِلادِ
اور اے زندہ کرنے والے شہروں کے یعنی بستی
وَيا فارِجَ الْغُمُومِ
اور اے کھولنے والے غموں کے

وَيا مَنْ بِهِ أَعُوذُ
اور اے وہ کہ ساتھ اُسکے پناہ مانگتا ہوں
وَمَنْ حُكْمُهُ النُّفُوذُ
اور اے وہ شخص کہ جسکا حکم نافذ ہے
وَيا مَنْ بِهِ أَلُوذُ
اور اے وہ کہ ساتھ مہربانی اُسکی کے پناہ لیتا ہوں
فَما عَنْهُ لِي شُذُوذٌ
پس اُسکی طرف سے میرے لیے نہیں پھرنا
لَكَ الْحَمْدُ يا حَكِيمُ
تیرے ہی لیے حمد ہے اے دانا

وَيا مُطْلِقَ الأَسِيرِ
اور اے چھوڑنے والے قیدی کے
وَيا جابِرَ الْكَسِيرِ
اور اے دور کرنے والے شکستگی کے
وَيا مُغْنِيَ الْفَقِيرِ
اور اے غنی کرنے والے فقیر کے
وَيا غاذِيَ الصَّغِيرِ
اور اے غذا دینے والے بچے کے شکم میں
وَيا شافِيَ السَّقِيمِ
اور اے شفا دینے والے بیمار کے

وَيَا مَنْ بِهِ اعْتِزَازٌ
اور اے وہ کہ ساتھ اسکے عزت پاتی ہیں سب
مِنَ الْمَذَلِّ وَالْخَسَاسِ
ذلت اور خواری سے
وَمِنْ جِنَّةٍ وَإِنْسٍ
اور پناہ دے مجکو جنوں اور انسوں سے
وَبِالْقَلْبِ فِيهِ مَسٌّ
اور اس دل سے کہ جس میں ...
وَيَا مُنْزِلَ الْمَعَايِشِ
اور اے نازل کرنیوالے معاش کے
وَالْأَفْرَاخِ فِي الْعِشَاشِ
اور بچوں کے ... آشیانوں میں
وَيَا مَالِكَ النَّوَاصِي
اور اے مالک پیشانیوں کے ...
فَمَا عَنْهُ مِنْ مَنَاصٍ
پس نہیں ہے اس سے کوئی جگہ بھاگنے کی
وَيَا عَالِمًا بِمُسْتَقَاصٍ
اور اے جاننے ... پہنچانے والے
فَمَا هُوَ عَلَيْهِ قَاضٍ
پس کرنیوالا ہے وہ جو چاہے اور اسکے حکم

وَيَا مَنْ بِهِ اسْتِعَاذٌ
اور اے وہ کہ ساتھ اسکے پرہیز و چارہ ہے
وَالْآفَاتِ وَالْمَضَرَّاتِ
اور آفتوں اور عذاب و رنج سے
لِذِكْرِ الْمَعَادِ مُنْسٍ
کہ وہ واسطے ذکر عاقبت کے بھلانیوالا ہے
وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ
اور شر ہر نفس سے
عَلَى النَّاسِ وَالْمَوَاشِي
اوپر آدمیوں اور بہائم کے
مِنَ الْمَطْعَمِ وَالرِّيَاشِ
کھانے اور جامہ فاخرہ سے
مِنْ سَائِمٍ وَعَاصٍ
بندگی کرنے والے اور گنہگار سے
لِعَبْدٍ وَلَا خَلَاصٍ
واسطے بندہ کے اور نہ آزادگی
لِمَحْضِ الْيَقِينِ رَاضٍ
واسطے محض یقین کے راضی
مِنْ أَحْكَامِهِ الْمَوَاضِي
حکموں اپنے سے جاری ہونیوالے ہیں

أَعِذْنِي مِنَ الْهُمُومِ
پناہ دے مجکو رنجوں سے
وَشَيْطَانِهَا الرَّجِيمِ
اور شیطان رجیم سے
تَقَدَّسْتَ يَا رَحِيمُ
مہربان ہے تو اے رحم کرنے والے
لِمَاضٍ وَلَا مُقِيمٍ
مسافر کو اور نہ مقیم کو
تَقَدَّسْتَ يَا كَرِيمُ
پاک ہے تو اے کریم

ويا من بنا محيط

اور اے وہ کہ سایہ ہمارے سب پر محیط ہے [illegible]

ومن ملكه البسيط

اور اے وہ کہ ملک اسکا پھیلا ہوا ہے

ويا رازق الشيء [illegible]

اور اے [illegible]

ويا قاسم الحظوظ

اور اے تقسیم کرنے والے نصیبوں کے

ويا من هو السميع

اور اے وہ کہ سننے والا ہے

ومن خلقه البديع

اور اے وہ کہ آفرینش اسکی نادر ہے

يا من ستره منيع

اور اے وہ کہ [illegible]

ويا من كما [illegible]

اور اے وہ کہ [illegible]

ويا ملجأ الضعيف

اور اے پناہ ضعیف کے

[illegible]

[illegible]

وقمنا الأذى [illegible]

اور [illegible] کو دور کرنے والا ہے

ومن [illegible]

اور اے وہ کہ [illegible]

ويا [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

ومن [illegible]

اور اے وہ کہ عرش [illegible]

ومن [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

ويا [illegible]

اور اے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ویا من قضی بحق علی نفس کل خلق

اور اے وہ کہ حکم کیا ساتھ حق کے اوپر ذات سب خلق کے من الموت والحتوم

وفاة بکل افق فما ینفع التوقی موت اور واجب کرنے کام سے

مرنے کا دیکر ساتھ ہر طرف کے پس نہیں نفع دیتا ہے بچاو الغرض کسی شخص کو

ترانی ولا اراک ولا رب لی سواک

دیکھتا ہے تو مجکو اور نہیں دیکھتا ہوں میں تجکو نہیں ہے پروردگار مجکو سوا تیرے بتوفیقک العصوم

فقدنی الی رضاک ولا تخشنی بذاک ساتھ توفیق اپنی کے کہ نگاہ رکھنے والی ہے گناہوں سے

پس کھینچ مجکو طرف رضامندی اپنی کے اور نہ ڈرا تو مجھ اپنے عذاب سے

ویا رب ذا الجلال وذا العز والکمال

اور اے پروردگار صاحب بزرگی کے اور صاحب عزت وکمال کے تعالیت من حکیم

وذا المجد والمعالی وذا الکید والمحال بزرگ ہے حکیم

اور صاحب بزرگی وبرتری کے اور اے صاحب کید وحیلہ

اعذنی من الجحیم ومن حرها الالیم

بچا مجکو دوزخ سے اور گرمی اسکی سے کہ رنج دینے والی ہے اغثنی من الحمیم

ومن عیشها الذمیم ومن خزیها المقیم فریاد کو میری پہونچ آب گرم سے

اور زندگی اسکی بری سے اور خواری اسکی سے کہ ہمیشہ رہے

واصحبنی القرآن واسکنی الجنان

اور دوست کر میرا قرآن کو اور جگہ دے مجکو بہشت میں الی جنة النعیم

وزوجنی الحسان وناولنی الامان طرف بہشت صاحب نعمت کے

اور جفت کر میرا حوروں کو اور بخش مجکو امن وامان

إلى نعمةٍ ولهوٍ	بغير استماع لغوٍ	
طرف نعمت اور کھیل کے	بغیر سننے بیہودہ بات کے	سفيهٍ ولا كليمٍ
ولا بإذكار لحوٍ	ولا بأعتاب شكوٍ	نہ بیمار اور نہ زخمی
اور بغیر یاد کرنے رنج کے	اور بلا عذر چاہنے شکوہ کے	
إلى المنظر النزيه	إذ اللغو ليس فيه	
طرف جگہ دیکھنے پاک کے	اسواسطے کہ نہیں ہے لغو بیچ اسکے	ذي المدخل الكريم
هنيئاً لساكنيه	قطوفٌ لنا ميه	جگہ آنے اچھے آدمیوں کی
آرام ہو واسطے رہنے والوں اسکے کے	یعنی خوشے میوے آباد کرنے والوں اسکے کو یعنی جنت والوں کو	
إلى منزلٍ تعالى	تناهى به الجلالا	
طرف مکان برتر کے	کہ ملاقات ہوئی بیچ اسکے اللہ سے	من ثمار النسيم
بالحسن قد تعالى	بالنور قد تلالا	پیدا کرنے والے خوشبو سے بہشت ہیں
ساتھ نیکیوں کے کہ بڑی برتری ہے	ساتھ نور کے کہ تحقیق روشن ہے	
إلى المفرش الوطي	إلى الملبس البهي	
طرف فرش کے کہ بہت نرم ہے	طرف پوشش زیبا کے	بإعطائه الكريم
إلى المطعم الشهي	إلى المشرب الروي	ساتھ بخشش اسکی کے کہ بزرگ ہے
طرف کھانے اچھے کے	طرف پانی میٹھے کے	

مناجات من تصنیف مؤلف رسالہ ھذا

چونکہ تو دو تمام کے پڑھنے کا حدیث میں زیادہ ثواب ہے لہذا تو دو تمام کو اس گنہگار محمد تقی مؤلف رسالہ ہذا نے مناجات میں حسب ذیل نظم کر دیا ہے

ٹھکانا دوسرا تیرے سوا میرا کہاں یارب	کہاں یہ چھوڑ کر جاؤں میں تیرا آستاں یارب
جو کچھ ہے مدعا میرا وہ تجھ پر ہے عیاں یارب	نہیں کچھ حاجت تصریح تفسیر بیاں یارب

سبھی جن و ملک انسان سے زمین و آسمان تیرا — توہی پیدا کنندہ ہے توہی رب جہان یا رب
توہی ہے قوی توہی وارث تو قادر جواد اک تو — توہی قدوس توہی منان الٰہ کون و مکان یا رب
سلام و مومن و سلطان و حکیم و جبار و جلیل و حق — عفو و مہربان تو اور رؤف مومنان یا رب
علی و حی قیوم توہی غفور رحیم و باقی تو — وکیل پاک توہی توہی باشکیبان یا رب
توہی ہے نور توہی تواب توہی واسع و وارث — توہی فتاح و رزاق ہمہ جانداران یا رب
توہی جبار المتکبر ودود توہی توہی — پناہ بے پناہان اور تو مجیب عاجزان یا رب
قوی تو متعال و مجید توہی — شکور اور توہی شاکران یا رب
توہی ہے قاضی الحاجات و رحمٰن و اکرم تو — توہی کافی توہی شافی دردمندون کا یا رب
توہی ناصر توہی ہے کاشف توہی فتاح توہی باطن — توہی ہے سامع و بینا زبان و بی زبان یا رب
قہار ذوالجلال توہی تو قدیر کل شی کل — توہی لا یموت و صمد و خورد و کلان یا رب
شہید ہر مقام اور بخششوں کا ہے مہیمن تو — قریب جزو و کل توہی قدیم و جاودان یا رب
ولی توہی احد توہی حلیم الحق حسیب الحق — متین اے کبریا توہی مستعان تو نگہبان یا رب
محیط کل شی توہی ترا ہی نام ہے مؤمن — توہی ہے کبریا اور تو لطیف مکین و مکان یا رب
توہی خلاق توہی فالق توہی دیان و منان ہے — توہی وہاب اور ہادی ہے راہ گمرہان یا رب
مجید و ظاہر و صادق توہی صانع کفیل توہی — عزیز و غالب اک تو عدل تو منعم شہان یا رب
علیم اک تو عظیم اک تو کریم اک تو مصور تو — توہی تواب تو رقیب ہر نگاہ و دیدبان یا رب
توہی اول توہی آخر توہی بادی توہی باعث — قوی توہی کافی توہی ترا سچ ہے بیان یا رب
توہی رافع توہی ہادی توہی قابض توہی باسط — توہی اعلیٰ توہی قاہر برائے دشمنان یا رب
لطیف و خبیر توہی حفیظ بے بدل توہی — بدیع عقدہ و حل توہی ہر اک مشکل میں ہان یا رب
تری تعریف میں عاجز ہے ہر کام و دہان یا رب — عطا کر دعا تو بہر ختم مرسلان یا رب
بحق مرتضیٰ مشکل کشا سے انبیان یا رب — بحق فاطمہ زہرا شفیع عاصیان یا رب

پئے شبیر و شبر قاسم نار جنان یا رب
بحق جعفر و کاظم امام انس و جان یا رب
پئے حضرت تقی و النقی معجز بیان یا رب
مرادیں دل کی بر لا اور زبان سے بھی جو مانگوں
تو اپنی حفظ میں رکھنا مجھے کر شیاطین سے
اہانت سے حقارت سے خجالت سے ضلالت سے
سبک سر مجکو رکھنا آفتیں کیسی و نکبت سے
کبھی کرنا نہ محتاج سوال غیر تو مجکو
تو مالک ہے غنی ہی کر دے مستغنی زمانہ سے
برا سے چار دہ معصوم میری آبرو رکھنا
ہمیشہ دشمنوں کو تو مرے مغلوب ہی رکھنا
حسد سے بغض سے حاسد کے مجکو بچا لینا
جو ہیں حاسد مرے وہ جلکے نار رشک میں ہر دم
سوا ان جاہلین کے غم کے نہ دینا کوئی غم مجکو
نہیں اندیشہ گو سارا زمانہ مجھ سے پھر جائے
رہے دل میں ولا سے خامس آل عبا ہر دم
حقوق غیر کا غاصب نہوں اس دار فانی میں
بچا لینا مجھے آفات ارضی و سماوی سے
رکھا اپنے رحم و بخشش کو مرے احوال کے شامل
رہوں ثابت قدم ہر منزل تصدیق و ایقان میں
نکیرین آکے مرقد میں مقابل ہوں سے جب ہیبت

بحق عابد و باقر امام دو جہان یا رب
پئے شاہ رضا و تقی کفیل مردمان یا رب
پئے حضرت نقی دستگیر عاجزان یا رب
بحق عسکری و مہدی شاہ زمان یا رب
ہمیشہ تو دکھانا مجکو راہ راستان یا رب
حفاظت سے مجھے رکھنا تو امن و امان یا رب
نہیں میرے جان جبتک ہوں میں [illegible] یا رب
نہ دنیا اور عقبی میں رہوں ذلت کشان یا رب
سوا اس ایک تجھ سے ہے سوال اے ذیشان یا رب
بجا لانا شکر اس کا ہے تو مجکو مہربان یا رب
خوشی سے ہر دم عطا کرنا برا سے دوستان یا رب
توانا و قوی تو ہے ہوں زار و ناتوان یا رب
رہیں بغض و حسد سے سر پہ خاکستر فشان یا رب
اسی غم میں رہے تر میری چشم خون فشان یا رب
مجھے پھر خوف کس کا ہے جو ہو تو مہربان یا رب
انہیں کے عشق میں گذرے مری عمر رواں یا رب
نہ دامنگیر تا ہووے کوئی [illegible] یا رب
مطیع حکم ہیں تیرے زمین و آسمان یا رب
دعا یہ ہے نہ وقت نزع ہو مجھ پر گران یا رب
ذرا تشویش دل کو ہو نہ وقت امتحان یا رب
تو کرنا پردہ بخشش کو حائل درمیان یا رب

خراسان میں نجف میں کربلا میں جلد پہونچا دے
رہا جاتا ہوں اک محروم میں حج و زیارت سے
مشرف کر زیارت اور حج سے مجھکو تو جلدی
جمال پر روضۂ حیدر مجھے بھی دکھلا دے آخر

یونہیں جاتی ہی یہان پر عمر میری رائگان یارب
روان ہوتے ہیں وان ہر سال ہان کاروان یارب
دعا مقبول کر میری بحق پنجتن یارب
کہ ہے یہ عاشق صادق علی کا بیکسان یارب

التماس کاتب

یہہ تحریر اوعیۂ ماثورہ الف سے کول میں آیا کہ فضیلت و ثواب خواندن قرآن و خواص سورہ ہائے قرآنی رسالہ مشکوۃ الانوار و دیگر کتاب ہائے معتبرہ سے و احکام طہارات و نجاسات و بیان اغسال و ترکیب و فضائل خواندن نماز پنجگانہ و اعمال سال و نیز دیگر احکام خمس و زکوۃ و غیرہ احکام حج و تکفین و تجہیز بہ فتاوی مجتہدین حق کے لکھے جاوین کہ جس سے تا زیست عام لوگون کو ہو اور لکھنے مین بھی داخل ثواب ہو لہذا انکو دو سو چونسٹھ فصلون پر منقسم کیا۔

فصل (۱) بیان فضیلت قرآن

جناب پیغمبر خدا صلعم سے منقول ہی کہ قرآن ہادی ہی ضلالت مین اور بیان کرنیوالا کوری جہالت مین اور بہانے والا لغزشون مین اور روشنی تاریکیون مین اور ظاہر کرنیوالا بدعتون کا اور بچانے والا ہلاکت سے اور بیان کرنے والا فتنون کا اور پہونچانے والا دنیا سے آخرت مین اور کمال تمہارے دین کا قرآن مین ہی اور کسی نے اُس سے عدول نہین کیا مگر طرف آگ کے اور فرمایا آنحضرت نے کہ مین تم مین سے جاتا ہون اور دو چیز عظیم تم مین چھوڑتا ہون ایک کتاب خدا جو لٹکتی ہوئی رسی آسمان سے ہی زمین تک دوسرے اہلبیت میرے دیکھتے ہین کہ انسے کیا سلوک کروگے حرمت مین اور انکو کیونکر رکھو گے۔

فصل (۲) دربیان فضیلت حامل قرآن

بسند معتبر آنحضرت سے منقول ہی فرمایا کہ قرآن کو یاد کرو بدرستی کہ وہ قیامت مین آئیگا پاس اپنے عامل کے بصورت جوان خوشرو تر اور کہیگا کہ مین وہ قرآن ہون کہ میرے سبب سے

راتون مین تو جاگتا تھا اور دنون کو روزہ مین اپنے آپ کو پیاسا رکھتا تھا اور میری تلاوت
کی کثرت سے منھ تیرا سوکھ جاتا تھا اور آنسو جاری ہوتے تھے آج مین تیرے ساتھ ہون جہان
جائیگا اور جسنے کوئی تجارت کی ہے وہ آج اپنی تجارت کے پیچھے ہے اور مین سب تاجرون کی
تجارت کا عوض ہون تجھکو بشارت ہو کہ جلد کرامت الٰہی پہونچتی ہے پس ایک تاج لاوینگے اور
اسکے سر پر رکھینگے اور نامۂ امان از عذاب سیدھے ہاتھ مین اور نامۂ ہمیشہ بہشت مین رہنے کا
بائین ہاتھ مین دینگے اور دو حلّے اسکو پہنا دینگے اور کہینگے کہ قرآن پڑھ اور اوپر چل اور ایک درجہ
ہر آیہ بلند درجہ مین لیجاینگے اور اسکے مان باپ کو دو حلّے پہنا دینگے اگر مومن ہون اور انسے
کہینگے کہ یہ اسواسطے ہے کہ تمنے اپنے فرزند کو قرآن سکھلایا اور حضرت علی بن الحسین نے فرمایا
کہ تمکو چاہیے قرآن پڑھنا بدرستیکہ اللہ نے ایک بہشت پیدا کیا ہے سرخ یاقوت سے اور ایک جانب اسکی
پیدا کی ہے مٹی کی جگہ مشک خوشبو دار اور گھاس کی جگہ زعفران اور سنگریزہ کی جگہ مروارید اور یاقوت انمین مقرر
کیے ہین اور درجے اسکے بعدد آیات قرآن کے ہین پس جسنے قرآن پڑھا ہوگا اُس سے
کہیگا کہ پڑھ اور اوپر چلا جا اور کسی کا درجہ بہشت مین اُس سے بہتر نہین مگر پیغمبرون
یا صدیقون کا اور آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ اشراف و بزرگان امت حامل قرآن ہین
اور وہ لوگ جو شب کو عبادت کرتے ہین اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ حاملان قرآن
بزرگان اہل بہشت ہین اور فرمایا کہ خدا عذاب نہین فرماتا اُس دل کو جو قرآن یاد کرے

فصل (۲) مین بیان صفات قاریان اور قسمین آنکی

جان تو کہ حامل قرآن کئی معنی پر بولا جاتا ہے اور کئی قسمین اسکی ہین اول وہ کہ لفظ قرآن کو
صحیح یاد کرے اور یہ اول مراتب اسکا ہے اور اسمین بزرگی ایک کی دوسرے پر ساتھ زیادتی علم
قرآن کے ہے اور جاننا آداب اور محسنات قرأت کا ہوتا ہے اور زیادتی یاد کرنا اور خاطر مین رکھنا
سورتون اور آیات کا۔ دوسرے جاننا معانی قرآن کا ہے اور اگلے وقت مین ایسا مقرر تھا کہ
قاری معنی تعلیم کرتے تھے اور یہ مرتبہ لفظ کے جاننے سے بہتر ہے اور فضل ان مرتبون مین ساتھ زیادتی ٥

اور نقصان سمجھنے معنی قرآن کے ظاہر و باطن سے ہوتا ہے تفسیر سے عمل احکام قرآن پر اور متخلق
ہونا ان اخلاق سے کہ قرآن انکی مدح پر دلالت رکھتا ہے اور بچنا ان صفات سے جنکی مذمت
پر قرآن دلالت کرتا ہے پس حامل حقیقی قرآن وہ ہے کہ حامل الفاظ اور معانی قرآن ہو اور صفات
حسنہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرے اور جان تو کہ قرآن خوان مہمان معنوی خداوند رحمن کا ہے۔

فصل (۴) دربیان آداب پڑھنے قرآن کے

اول ترتیل قرآن ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ورتل القرآن ترتیلا ۔ ترتیل کہ قرأت
قرآن جو حق ترتیل کا ہے اور ترتیل کسی قدر واجب ہے اور کسی قدر مستحب ترتیل واجب یہ ہے جیسا مشہور
وہ ہے کہ حروف کو مخارج سے نکالے اور حفظ احکام وقف اور وصل کا کرے تاکہ دو کلموں کو متصل
یک دیگر پڑھے اور فاصلہ بیچ میں ساتھ قطع نفس یا سکوت طول کے نہ کرے کلمہ اول کو ساکن
پڑھے بلکہ اسکے آخر کو اول کلمہ لاحق سے وصل کرے کلمے پر وقف ساتھ حرکت کے نکرے جیسا منقول ہے
کہ حضرت امیر سے پوچھا معنی ترتیل سے فرمایا کہ ترتیل حفظ وقفوں کا ہے اور ادا کرنا حرفوں کا مخارج سے
اور ترتیل مستحب بتانی پڑھنا قرآن شریف کا ہے اس حیثیت سے کہ حروف ایکدوسرے میں داخل
نہوں کہ خوب ممتاز ہوں اور بہت تکرار کرے کبھی نہ پڑھے کہ حروف الگ الگ ہو جائیں اور اتصال
کلام برطرف ہو بارعایت صفات حروف مدیہ اور تفصیل اقسام وقف کتب قرأت سے
حاصل ہوسکتی ہے اور ان معانی کو بھی داخل کرسکتے ہیں فرمودہ حضرت میں اور حدیث دیگر میں آنحضرت
سے منقول ہے کہ تفسیر ترتیل سے پوچھا فرمایا کہ حروف کو خوب ظاہر کر اور تند نکر اسطور پر کہ جیسے
شعر پڑھتے ہیں اور ایسے میں پاشیدہ نکر حرفوں کو مانند ریگ کے کہ چھڑکتے ہیں لیکن بیچ فزع اور
خوف کے لاؤ یا کرو تو قرآن کے پڑھنے سے دلوں سخت کو اور ایسے نہو کہ ہمت آخر سورہ پر متعین کرو
اور تیار پر ہو کہ جلد تمام ہو سورہ دوسرے سوچ کر پڑھنا اور متوجہ معانی ہونا اور ساتھ رقت اور خشوع
کے پڑھنا ہے اور چاہیے کہ مواعظ قرآن سے متاثر ہو اور احوال گذشتگان سے عبرت پکڑے اور
جب کسی آیہ رحمت پر پہونچے خدا سے طلب رحمت کرے اور جب کسی آیہ عذاب پر پہونچے اعوذ باللہ کہے

جیسا ساتھ سندوں بسیار کے حضرت امیر و سائر ائمہ علیہم السلام سے منقول ہے کہ کوئی چیز قرآن
میں نہیں کہ اسمیں بیان نہو اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ قرآن ساتھ حزن کے نازل ہوا ہے
پس اسکو حزن سے پڑھو اور حفص سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم نے ایک شخص سے پوچھا
کہ بقا دنیا میں چاہتا ہے کہا ہاں فرمایا کیوں کہا قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھنے کو پس حضرت نے تھوڑی دیر
کے بعد فرمایا کہ اے حفص جو کوئی ہمارے شیعوں میں سے مرتا ہے اور قرآن نہیں جانتا قبر میں خدا
اسکو قرآن تعلیم فرماتا ہے تاکہ درجات کو اسکے بلند کرے اسواسطے کہ درجات بہشت بقدر آیات قرآن
ہیں قاری سے کہینگے کہ پڑھ اور اوپر جا پس جو کوئی آیہ پڑھیگا ایک درجہ بلند ہو جائیگا حفص نے
کہا کہ کسی کو نہیں دیکھا میں نے کہ خوف اسکا ساتھ اسکی امید کے زیادہ ہو ان حضرت سے جب قرآن
پڑھتے تھے ساتھ حزن اندوہ کے پڑھتے تھے اور اس طور پر پڑھتے تھے کہ گویا سامنے کسی سے خطاب
کرتے ہیں اور رجا بن ضحاک سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام راہ خراسان میں جب حضرت
خواب میں جاتے تھے تلاوت بہت کرتے تھے اور جب اس آیت پر پہونچتے تھے جسمیں بہشت یا
دوزخ کا ذکر ہو تو روتے تھے اور خدا سے سوال بہشت کا اور پناہ دوزخ سے کرتے تھے اور جب
نماز میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھتے تھے بعد اسکے آہستہ کہتے تھے اَللّٰهُ اَحَدٌ اور جب سورہ تمام کرتے
تھے تین بار کہتے تھے کَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبُّنَا اور جب سورہ کافرون پڑھتے تھے بعد لفظ یا کافرون
آہستہ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ اور ختم سورہ کے بعد تین بار رَبِّیَ اللّٰهُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ
کہتے تھے اور جب سورہ والتین سے فارغ ہوتے تھے بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ
پڑھتے تھے اور جب سورہ قیامہ پڑھتے تھے بعد فراغ فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰی اور جب
سورہ فاتحہ سے فارغ ہوتے تھے فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ اور جب
سَبِّحِ اسْمَ پڑھتے تھے بعد اعلیٰ آہستہ فرماتے تھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِهٖ اور
جہاں قرآن میں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا پڑھتے تھے فرماتے تھے لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ
اور بسند معتبر حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب آیات کو سجدات میں سنے پڑھے تو کہے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى اور مسبحات وہ سورتین ہین کہ انکے اول مین سَبِّحْ یا یُسَبِّحُ یا
سَبَّحَ واقع ہو اور جب پڑھو اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ درود پڑھو
خواہ نماز مین ہو یا غیر نماز مین اور جب قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا پڑھو کہو اٰمَنَّا بِاللّٰهِ اور تمام آیہ کو پڑھو
مسلمین تک اور بسند دیگر منقول ہے کہ حضرت امام رضا تین دن مین قرآن ختم فرماتے تھے
اور کہتے تھے کہ اگر چاہون مین تو اس سے جلد ختم کر سکتا ہون مگر کوئی آیہ نہین چھوڑتا ہون
ہرگز مگر یہ کہ اسکے معنی مین تفکر کرتا ہون مین اور اسکے سبب نزول مین تامل کرتا ہون مین اور یاد
لاتا ہون مین کہ کس وقت مین نازل ہوا ہے اسیواسطے تین روز مین ختم کرتا ہون اور بسند معتبر حضرت
امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب سورہ کافرون پڑھتے تھے لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ
کے بعد کہتے تھے اَعْبُدُ رَبِّيْ اور جب تمام فرماتے تھے کہتے دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ عَلَيْهِ اَحْيٰى
وَعَلَيْهِ اَمُوْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اور حدیث صحیح مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ سزاوار
ہے اسکو جو قرآن پڑھتا ہے کہ جب پہنچے اس آیہ پر کہ جسمین کوئی سوال ہے یا بیم و امید سوال کرے خدا سے
جو بہتر ہے اس چیز کا کہ امیدوار رکھتا ہے سوال کرے عافیت کا آتش جہنم و عذاب سے اور بسند دیگر ان
آنحضرت علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب کوئی سورہ شمس پڑھے جب تمام کرے کہے
صَدَقَ اللّٰهُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهٗ اور جب پڑھے آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ تو کہے
اَللّٰهُ خَيْرٌ اَللّٰهُ خَيْرٌ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور جب پڑھے ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
يَعْدِلُوْنَ کہے كَذَبَ الْعَادِلُوْنَ بِاللّٰهِ اور جب پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا اور وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا تو تین مرتبہ کہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ راوی نے
پوچھا کہ اگر یہ کلمات نہ کہے فرمایا کہ اسمین کچھ مضائقہ نہین اور حضرت علی بن الحسین علیہ السلام
سے منقول ہے کہ آیات قرآنی خزائن حکمت ربانی ہین پس جس وقت کہ خزائن کا کھولے تو چاہیے
کہ اسمین نظر کرے اور بہت تفکر کرے جو اسمین معانی و حکمت کو باہر لائے تو بہتر ہے کہ با طہارت
ہو تا ہے وقت تلاوت مین جیسا کہ محمد بن فضیل سے منقول ہے کہ خدمت حضرت امام رضا علیہ السلام مین

عرض کیا کہ میں قرآن پڑھتا ہوں اور مجکو ضرورت پیشاب کی ہوتی ہی تو اٹھتا ہوں میں اور پیشاب کرتا ہوں اور استنجا کرتا ہوں میں اور پھر آتا ہوں اور شروع تلاوت کرتا ہوں میں حضرت نے فرمایا کہ شروع نہ کر جب تک کہ وضو نکرے تو اور یہ شرط بسبیل استحباب ہی بلکہ ظاہر حدیث معتبر کا یہ ہی کہ جنب و حائض کو بھی تلاوت غیر سورہ ہاے سجدہ مستحب ہی اور بعضوں نے زیادہ سات آیتوں سے مکروہ جانا ہی اور زیادہ ستر آیات سے کہا ہی کہ کراہت اسکی بیشتر ہی لیکن احادیث صحیحہ دلالت رکھتی ہیں اسپر کہ جتنا قرآن چاہے پڑھ سکتا ہی سواے سورہ ہاے سجدہ کے اور تلاوت سورہ ہاے سجدہ و جب کی آیت حرام ہی چوتھے استعاذہ ہی اور خلاف نہیں ہی اس میں کہ جب شروع بقرات کرے استعاذہ مستحب ہی اور اسکی کیفیت میں درمیان قرأت ایک خلاف ہی اور مشہور درمیان علماے شیعہ ایک دو صورتیں ہیں سے ہی اول اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ اور یہ درمیان سنی و شیعہ کے مشہور تر ہی دوسرے اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ اور بعض روایات معتبرہ میں ہی اسکے اَعُوذُ بِاللّٰهِ اَن یَحضُرُونِ وارد ہوا ہی اور بعض روایات میں اَستَعِیذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ تنہا وارد ہوا ہی اور بعض میں اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیعُ العَلِیمُ وارد ہوا ہی اور بعض میں بجاے اَستَعِیذُ اَعُوذُ وارد ہوا ہی اور بعض میں اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الفَتَّاحُ العَلِیمُ وارد ہوا ہی اور رونا وجہ اول اشہر و اولی ہی پانچویں رو بقبلہ ہونا ہی وقت قراءت قرآن کے مجالس وغیرہ میں جیسا کہ منقول ہی کہ بہترین مجالس وہ ہی کہ آدمی رو بقبلہ بیٹھے اور آداب کتب قراءت و تفسیر میں مذکور ہیں اور ذکر انکا اس مقام پر موجب طول ہی

فصل (۵) دربیان کیفیت ختم قرآن شریف

حدیث معتبر میں منقول ہی کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ میں ایک شب میں قرآن کو ختم کرتا ہوں فرمایا کہ مجھکو خوش نہیں آتا کہ ایک مہینہ سے کم میں ختم کرے تو اور بتحقیق ... مقبول ہی

کہ ابو بصیر نے خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ میں عرض کیا کہ میں قرآن ایک شب میں ختم کروں فرمایا نہیں چاہیے کہ چھ شب تک پہونچائے حضرت نے اشارہ کیا کہ ہاں بعدہ فرمایا کہ ایک جماعت تم سے پہلے تھی کہ وہ قرآن کو ایک ماہ اور اس سے کم میں ختم کرتی تھی بدرستی کہ قرآن کو تیز نہیں پڑھنا چاہیے اس طور پر کہ حروف اسکے گم ہوں ایک دوسرے میں ولیکن بترتیل پڑھنا چاہیے اور جب تم اس آیہ پر پہونچو کہ اسمیں یاد بہشت ہو توقف کرو اور خدا سے بہشت کا سوال کرو اور جب اُس آیت پر پہونچو کہ اسمیں ذکر آتش جہنم ہو توقف کرو اور پناہ مانگ آتش جہنم سے پس ابو بصیر نے پوچھا کہ رمضان میں ایک شب میں ختم کروں میں فرمایا نہیں پوچھا دو شب میں فرمایا نہیں پوچھا کہ تین شب میں ختم کروں میں اشارہ فرمایا کہ ہاں ماہ رمضان کا حق و حرمت اور ہی کہ دوسرے ماہ کی شباہت نہیں رکھتا اور اس ماہ میں نمازیں بہت پڑھو اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ آنحضرتؑ سے سوال کیا کہ کے روز میں ختم کروں فرمایا کہ پانچ حصے کر و یا سات حصے اور میرے پاس ایک قرآن ہے کہ بارہ حصے کیے ہیں اور علی بن مغیرہ نے خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ میں عرض کیا کہ میرے باپ نے آپ کے جد امجد سے سوال کیا تھا ختم قرآن ہر شب میں فرمایا تھا کہ ہاں اور میرا باپ ماہ رمضان میں چالیس ختم کرتا تھا اور میں کبھی چار کرتا ہوں اور کبھی زیادہ اور کبھی کمتر جیسی کہ فرصت رکھتا ہوں پس جب روز فطر ہوتا ہے ایک ختم کو آنحضرت صلعم کے واسطے قرار دیتا ہوں اور ایک کو امیر المومنینؑ کے واسطے اور ایک جناب سیدہ کے واسطے اور دیگر ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے واسطے اور ایک آپکے واسطے اور اب تک ہمیشہ ایسا ہی کرتا آیا ہوں میں کیا ثواب میرے واسطے ہوگا بسبب اس عمل کے حضرت نے فرمایا خدا بسبب اس عمل کے ایسا کریگا کہ قیامت میں تو انکے ساتھ ہوگا راوی نے کہا اللہ اکبر ایسا ثواب میرے واسطے ہوگا حضرت نے تین بار فرمایا کہ ہاں

فصل (۹۶) ثواب سکھلانے اور سیکھنے اور یاد کرنے قرآن کا

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جسکا حافظہ کم ہوا اور قرآن بمشقت یاد کرے خدا

و واجب اسکو کرامت فرماتا ہی اور حدیث میں فرمایا کہ سزاوار یہ ہی کہ مومن نہ مرے مگر یہ کہ قرآن
کو یاد کیا ہو یا مشغول یاد کرنے میں ہو اور بسند معتبر یعقوب احمر سے منقول ہی کہ بخدمت حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام میں نے عرض کیا کہ مجھکو غم لاحق ہوئے کہ جو دل میں رکھتا تھا بھول گیا میں یہانتک کہ بعضا
قرآن بھول گیا جب نام قرآن کا لیا حضرت کو ایک فزع اور خوف ہوا اور فرمایا کہ تحقیق جو شخص
کوئی سورہ قرآن کا بھول جائے وہ سورہ قیامت کے دن بہشت کے ایک درجہ بلند پر سے اسکے اوپر
مشرف ہوگا اور کہیگا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یہ جواب میں کہیگا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ تو کون ہی کہیگا
کہ میں فلانا سورہ ہوں کہ مجھکو ضائع کیا تو نے اور ترک کیا اگر مجھ سے تمسک ہوتا تو اور مجھکو ہاتھ
سے نہ دیتا تجھکو اس درجہ بلند پر پہونچاتا میں پھر فرمایا کہ تمکو چاہیے یاد کرنا قرآن کا اور یہ بھی کہ
باواز خوش نہ پڑھو تا لوگ نہ کہیں کہ خوش آواز ایسی راگ ہی اور رات دن گرداں ہیں کوئی چیز نہیں
ہی اور ایک جماعت قرآن کو یاد کرتی ہی کہ شب و روز نمازوں میں پڑھیں اور یہ پروا نہیں رکھتی
کہ کوئی جانے یا نہ جانے اور احادیث بسیار میں موافق اس حدیث کے مذمت بھول جانے قرآن کی
واقع ہوئی ہی اور ظاہر بعض کا بھولنا لفظ کا ہی اور ظاہر بعض کا ترک عمل اسکے معانی پر ہی اور بعضی
دوم ظاہر ہی کہ جو سبب ہیں اور اول اگر از روے بے اعتنائی ہو برا ہی اور جو بے اختیار بسبب ضعف
حافظہ اسکے دل سے محو ہو جائے قصور نہیں رکھتا اور بعض احادیث کہ ظاہر وارد ہوئی ہیں کہ
قصور نہیں رکھتا اسی معنی پر محمول ہیں چنانچہ آنحضرت صلعم سے منقول ہی کہ جو کوئی قرآن کو
یاد کرے اور دانستہ بھول جائے جب محشور ہو آویگا ہاتھ اسکا گردن میں بندھا ہوگا اور خدا اسکے ہر
آیہ پر ایک سانپ اسپر مسلط کریگا کہ آتش جہنم میں قرین اسکا ہو مگر یہ کہ خدا اسکو بخشدے اسکے
اور فرمایا کہ نیک ترین تم میں وہ گروہ ہی کہ قرآن یاد کریں اور یاد کرائیں اور حضرت امیر سے
منقول ہی کہ بدرستی کہ کبھی قصد فرماتا ہی خدا عذاب اہل زمین کا کہ کسی کو ان میں سے
نابود کرے بسبب کثرت گناہ کے پس نظر فرماتا ہی بڈھوں کو کہ قدم اٹھاتے ہیں
طرف نمازوں کے اور بچوں کو کہ قرآن یاد کرتے ہیں عذاب کو انکے لئے تاخیر کرتا ہی

فصل (۳۷) در بیان ثواب پڑھنے قرآن شریف کے

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ قرآن عہدنامہ الٰہی ہے طرف بندوں کے پس
سزاوار بندہ مومن ہے کہ جو مسلمان ہو فرمان الٰہی میں نظر کرے اور ہر روز پچاس آیتیں پڑھے اور
حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ جن گھروں میں قرآن پڑھا جاتا ہے اور یاد خدا ہوتی ہے برکت
اس گھر میں بہت ہوتی ہے اور ملائکہ وہاں حاضر ہوتے ہیں اور شیاطین وہاں سے دور
ہوتے ہیں اور روشنی دیتا ہے وہ گھر اہل آسمان کو جیسے کہ کواکب روشنی دیتے ہیں اہل زمین
کو اور جس گھر میں قرآن پڑھا نہیں جاتا اور یاد خدا نہیں ہوتی برکت اس گھر میں کم ہے اور ملائکہ
وہاں سے دور رہتے ہیں اور شیاطین حاضر ہوتے ہیں اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس گھر میں
کوئی مسلمان قرآن پڑھتا ہے اہل آسمان اس گھر کو ایسا دیکھتے ہیں جیسا کہ اہل زمین ستارۂ روشن
ایک دوسرے کو دیکھا کرتے ہیں اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی قرآن کو نماز میں
کھڑے ہو کر پڑھے تو بدلے ہر حرف کے سو حسنہ اسکے نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں اور جو بیٹھ کر نماز میں پڑھے تو ہر حرف کے
بدلے پچاس حسنہ اسکے لیے لکھیں اور جو بغیر نماز کے پڑھے تو ہر حرف کے بدلے دس حسنہ اسکے لیے لکھیں اور بسند
صحیح آنحضرتؐ سے منقول ہے فرمایا کہ کیا چیز ہے کہ مانع ہوتی ہے تمہارے سوداگروں کو کہ مشغول ہیں بازاروں میں یہ کہ
جب گھر کو پھریں نہ پڑھیں کوئی سورہ قرآن کا تاکہ اللہ ہر آیت کے عوض دس حسنہ اسکے واسطے لکھے اور
دس گناہ محو کرے اور بشیر بن غالب سے منقول ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ جو کوئی ایک آیہ
کتاب خدا سے کھڑے ہو کر پڑھے حق تعالیٰ ہر حرف کے بدلے سو حسنہ اسکے واسطے لکھے اور جو سوا نماز کے
پڑھے ہر حرف کے بدلے دس حسنات اسکے واسطے لکھے اور جو سنے قرآن کو ہر حرف کے بدلے حسنہ اسکے لیے لکھے
اور جو شب میں ختم کرے ملائکہ صبح تک اس پر صلوات بھیجیں اور البتہ بعد ختم ایک دعا مستجاب ہے اسکے واسطے ہے
اور ختم قرآن کا ثواب اسکے لیے بہتر ہے اس ثواب سے جس سے مابین زمین و آسمان بھرا ہو راوی نے عرض کیا کہ
اگر قرآن نہ پڑھا ہو کیا کرے فرمایا کہ اللہ بخشنے والا کریم ہے جو کچھ جانتا ہے پڑھے خدا اسکو ثواب دیتا ہے اور
حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی مکہ میں ختم کرے قرآن کو جمعہ سے جمعہ تک یا زیادہ یا کم

اور ختم جمعہ کے دن ہوا اللہ اجر اور ثواب اسکے واسطے لکھے اول جمعہ سے جو دنیا میں ہوا تھا آخر جمعہ تک
جو دنیا میں ہوگا ایسے ہی اگر اور دنوں میں ختم کرے اور کتب معتبرہ آنحضرت صلعم سے منقول ہے جو کوئی
ایک شب میں دس آیتیں پڑھے اسکو غافلوں میں نہیں لکھتے اور جو ایک شب میں پچاس آیتیں پڑھے
اسکو ذاکروں میں سے لکھتے ہیں اور جو سو پڑھے اسکو قانتوں میں سے اور جو دو سو آیات پڑھے
اسکو خاشعوں میں سے اور جو تین سو آیات پڑھے اسکو رستگاروں اور فائزوں میں سے لکھتے ہیں اور جو
پانچ سو آیات پڑھے اسکو اس جماعت میں لکھتے ہیں جن سے بہت سعی عبادت میں کی ہو اور جو ہزار
آیات پڑھے ایک قنطار نیکی سے لکھتے ہیں کہ ہر قنطار پندرہ مثقال طلا ہوا اور ہر مثقال چوبیس قیراط
ہوا اور ہر قیراط چھوٹا اسکا کوہ احد کے برابر اور بڑا مابین زمین و آسمان کے برابر ہوا حضرت علی ابن الحسین
سے منقول ہے کہ جو کوئی ایک حرف کتاب خدا سے سنے بے اسکے کہ کچھ پڑھے اللہ اسکے لیے ایک
حسنہ لکھے اور ایک گناہ محو کرے اور ایک درجہ اسکے واسطے بلند کرے اور جو کوئی ایک حرف قرآن
کا یاد کرے اللہ دس حسنات اسکے لیے لکھے اور دس گناہ مٹا دے اور دس درجے بلند کرے
اور فرمایا کہ نہیں کہتا ہوں میں کہ الم آیہ میں ہوا ثواب اسکو دیتے ہیں بلکہ الف سے حرف میں
مثل اسکے اور جو کوئی کہ ایک حرف قرآن کا بیٹھکر نماز میں پڑھے اللہ تعالی پچاس حسنات اسکے لیے
ثبت فرماتے اور پچاس گناہ مٹا دے اور پچاس درجے بلند کرے اور جو کھڑے ہوکر نماز میں پڑھے
سو حسنات اسکے لیے لکھے اور سو گناہ مٹا دے سو درجے بلند کرے اور جو کوئی قرآن کو ختم کرے
اللہ اسکو ایک دعا مستجاب عطا کرے واسطے دنیا کے آخرت تک اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ جو کوئی کسی آیت قرآن کی طرف پناہ لیجائے شر شیطان سے اگر شرق سے غرب تک
دشمن اسکے ہوں سب کے شر سے امن میں ہوا اگر ساتھ یقین و اعتقاد کے پڑھے اور حضرت امام باقر سے
منقول ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم سے شکایت کی درد سینہ کی فرمایا کہ قرآن پڑھ اور طلب شفا کر
اسواسطے کہ اللہ فرماتا ہے کہ قرآن شفا ہے دردوں کی کہ جو سینوں میں ہیں اور کتب معتبر میں حضرت امیر سے
منقول ہے کہ جو کوئی سو آیتیں قرآن کی کسی جگہ سے پڑھے بعد اسکے سات بار یا اللہ کہے اگر پتھر پر پڑھے

تو خدا اُسکو شفا عنایت کرے اور بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی کسی بلا سے
ڈرے سو اُسے چاہیے پڑھے قرآن کی جس جگہ سے چاہے اور بعد اسکے اَللّٰھُمَّ اکْشِفْ عَنِّی الْبَلَاءَ
تین بار کہے انشاءاللہ اُس بلا کو دفع کرے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ سب چیزون کی
ایک بہار ہے اور بہار قرآن کی ماہ مبارک رمضان ہے جامع الاخبار میں لکھا ہے کہ فرمایا ہے رسول
صلعم نے سلمان سے کہ اے سلمان تجکو قرآن کی تلاوت کرنی چاہیے اسواسطے کہ پڑھنا قرآن کا
کفارہ ہے گناہون کا اور پردہ ہے آتش دوزخ سے اور امان ہے عذاب سے اور جو کوئی اُسکی
تلاوت کرتا ہے واسطے اُسکے ثواب سو شہیدون کا لکھا جاتا ہے اور ہر سورہ کے پڑھنے میں ثواب
پیغمبر کا اُسکو دیا جاتا ہے اور قرآن کے پڑھنے والے پر رحمت خدا نازل ہوتی ہے اور ملائکہ واسطے
اُسکے استغفار کرتے ہیں اور بہشت اُسکا مشتاق ہوتا ہے اور خدا اُس سے راضی ہوتا ہے اور
جس وقت مومن قرآن پڑھتا ہے خدائے تعالیٰ بنظر رحمت اُسکی طرف دیکھتا ہے کہ ہر آیت کی
تلاوت میں اُسکو ہزار حوریں دیتا ہے اور ہر حرف کے پڑھنے میں ایک نور صراط پر اُسکے واسطے
بخشتا ہے اور جس وقت قرآن کو ختم کرتا ہے تو اُسکو ثواب تین سو تیرہ پیغمبرون کا دیتا ہے اُن پیغمبرون کا
کہ جنہون نے خدا کے احکام کو اور پیغام کو امتون پر پہونچا دیا ہے اور جسنے قرآن کو ختم کیا اُسنے
گویا کہ ہر کتاب کو پڑھا جو کہ خدا نے اپنے رسولون اور انبیا پر نازل کی ہے اور حرام کریگا اُسکے بدن
کو دوزخ پر اور اپنی جگہ سے قرآن پڑھکر وہ نہ اُٹھیگا یہانتک کہ خدا اُسکو اور اُسکے والدین کو بخشدیگا
اور دیویگا خدا ہر سورہ کی تلاوت میں ایک ہزار شہر فردوس میں کہ ہر شہر سبز موتی کا ہوگا اور ہر شہر
میں ہزار گھر ہونگے اور ہر گھر میں لاکھ حجرے ہونگے اور ہر حجرہ میں لاکھ خانے ہونگے نور کے اور ہر خانہ پر
لاکھ دروازے رحمت کے ہونگے اور ہر دروازہ پر دربان ہونگے اور ہر سر پر دربان کے ایک
مندیل استبرق کی ہوگی کہ وہ بہتر ہوگی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور ہر خانہ میں لاکھ دوکانین
ہونگی عنبر کی کہ کشادگی ہر مکان کی مشرق اور مغرب کے فاصلہ کے برابر ہوگی اور ہر دوکان میں لاکھ
تخت ہونگے اور ہر تخت پر لاکھ فرش ہونگے کہ ہر فرش ہزار رنگ کا ہوگا اور ہر فرش پر ایک حور العین بیٹھی

کہ لاکھ پوشاکیں پہنے ہوئے ہوگی اور ان پوشاکوں سے خوشبو اسکے ساق کا مثل یا ریحان ہوگا اور سر پر اسکے
تاج ہوگا عنبر کا جڑا ہوا موتیوں اور یاقوتوں سے ہوگا اور اسکے سر پر سایہ [illegible] کہ
اسکے اور اسکے کانوں میں گوشوارے ہونگے اور گلے میں ایک ہزار ہار ہونگے جواہر کے اور آگے
اسکے خادم ہونگے کہ ہاتھ میں ہر ایک کے کاسہ سونے کا ہوگا اور ہر کاسہ میں الگ رنگ ۱۸
کی شراب ہوگی کہ ایک شراب دوسری شراب سے مشابہ نہ ہوگی اور [illegible] خوان [illegible] ہونگے
اور ہر خوان میں لاکھ قابیں ہونگی اور ہر قاب میں لاکھ طرح کا کھانا ہوگا کہ ایک کھانا دوسرے کھانے
سے مشابہ نہ ہوگا اور دوست خدا کا ہر کھانے میں سے لاکھ لذتیں پاویگا اور [illegible] جو شخص
قرآن پڑھتا ہے خدا تعالی [illegible]
نکلتا ہے خدا تعالی ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ قیامت تک اسکے واسطے تسبیح کرتا ہے [illegible]
[illegible] زیادہ دوست نزدیک خدا کے [illegible] قرآن [illegible]
بزرگ بندوں میں نزدیک خدا کے بعد انبیا کے [illegible]
قرآن کے ہیں کہ [illegible] انبیا [illegible]
[illegible] انبیا [illegible]
واسطے طالب علموں کے اور پڑھنے والے قرآن کے [illegible]
واسطے اسکے [illegible]
کہ وہ جو کچھ چاہے سو کرے اور [illegible]
ہونگے ایسے ہی آدمی [illegible]
خوراک ہوجائیگی اور دوسری روایت میں آیا ہے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تفسیر میں [illegible]
کہ قیامت کے روز قرآن پڑھنے والے کے والدین کے سر پر ایسا تاج رکھینگے کہ روشنی اسکی ہزار
برس کی راہ کو پہونچیگی اور دو پوشاکیں ایسی انکو پہنائینگے کہ جنکی قیمت نہو سکے اسواسطے
کہ کمترین تار اسکا لاکھ دنیا کے اور ان نفیس چیزوں سے کہ مقابلہ میں ہوگا جو کہ دنیا میں ہیں اور

بادشاہی خلد بریں کی اس قرآن پڑھنے والے کے نامۂ اعمال میں لکھکر اسکے دست راست میں دیوینگے اور اسکو کہینگے کہ قرآن پڑھ اور اوپر جا کہ منزل تیری آخر آیت کے نزدیک ہوگی کہ تو اسکو ختم کرے اور والدین اسکے اپنی پوشاکون اور تاجون کو دیکھکر کہینگے کہ خداوندا یہ شرف اور بزرگی ہمکو کہان سے پہونچی ہے کہ افعال ہمارے تو ایسے نہ تھے کہ ہمکو اس درجہ کو پہونچاتے ملائکہ جواب دینگے کہ یہ ثواب اسکا ہے کہ تمنے اپنے فرزندون کو قرآن سکھلایا تھا اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اپنے فرزند کو قرآن سکھلاوے ایسا ہے کہ گویا اسنے دس ہزار حج کیے ہون اور دس ہزار عمرہ بجا لایا ہو اور دس ہزار بندے اولاد اسمعیل میں سے آزاد کیے ہون اور دس ہزار جہاد کیے ہون اور دس ہزار گرسنہ مسکینون کو کھانا کھلایا ہو اور دس ہزار ننگے برہنہ کو کپڑا پہنایا ہو اور لکھے جاتے ہیں واسطے اسکے ہر حرف کے عوض میں دس ہزار نیکیان اور مٹائی جاتی ہیں اس سے دس ہزار بدیان اور رہیگا وہ قرآن ہمراہ اسکے قبر میں یہانتک کہ زندہ ہو کر اٹھے اور بھاری ہو جائیگا پلہ اعمال اسکا اور گذرے گا وہ صراط پر مثل برق جہندہ کے اور نہ جدا ہوگا اس سے قرآن یہانتک کہ نازل ہو اسپر وہ کرامت کہ جسکی وہ آرزو کرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی قرآن کو دیکھکر پڑھے تو اپنی آنکھون کے نور سے فائدہ پاویگا اور اسکے والدین پر تخفیف عذاب کی ہوگی اگرچہ وہ دونوں کافر ہون

فصل (۹) دربیان فضیلت تلاوت و نگاہ دیکھنے قرآن شریف کے

بروایت دیگر فرمایا کہ دوست رکھتا ہون میں اس گھر کو جس گھر میں قرآن ہو کہ اللہ اسکی برکت سے شیاطین کو اسکے گھر سے دفع کرے اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ تین چیزیں ہیں کہ خدا سے شکایت کرینگی ایک وہ مسجد خراب کہ اہل مسجد نماز اسمین نہ پڑھیں اور ایک وہ عالم کہ دنیا میں ہو اور اسکی حرمت کو نگاہ نہ رکھیں اور ایک وہ قرآن کہ لٹکتا ہو اور غبار اسپر جم گیا ہو اور اسکی تلاوت نہ کریں اور اسحق سے منقول ہے کہ آنحضرت سے عرض کیا کہ میں قرآن کو حفظ رکھتا ہون یاد پر پڑھون یہ بہتر ہے یا نظر قرآن میں کر کے پڑھون فرمایا کہ قرآن سے پڑھو بہتر ہے مگر نہیں جانتا تو کہ

نظر کرنا قرآن میں عبادت ہے اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ چھ چیزیں ہیں کہ مومن [illegible]
اپنی مرگ کے ایک وہ فرزند صالح کہ اُسکے واسطے استغفار کرے ایک وہ مصحف کہ اُس سے باقی رہے
اور تلاوت کریں اور ایک وہ کنواں کہ خدا کے واسطے کھدوایا ہے اور ایک وہ درخت کہ
خوشنودی خدا کے واسطے بویا جائے اور ایک وہ چشمہ آب کہ جاری کرے اور ایک وہ طریقہ نیک
جو کہ چھوڑے کہ بعد اُسکے لوگ اُس سنت پر عمل کریں اور حدیث میں ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ نے
نہی فرمایا اس سے کہ قرآن کے حروف کو تھوک سے مٹائیں یا اُس سے لکھیں اور حضرت رسول خدا
صلعم سے منقول ہے کہ نظر کرنا روئے علی ابن ابی طالب پر عبادت ہے اور نظر کرنا ماں باپ کی طرف مہر
و مہربانی سے عبادت ہے اور نظر کرنا قرآن میں عبادت ہے اور نظر کرنا کعبہ پر عبادت ہے

فصل (۹) دربیان فضیلت و فوائد بعض آیات و سورہائے کلام قرآنی

سورۂ فاتحہ بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام رضا نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
نزدیک تر ہے اسم اعظم خدا کے سیاہی چشم سے اسکی سفیدی کی طرف اور بسند معتبر امام جعفر صادق سے
منقول ہے کہ جسکو کوئی بیماری ہو اُسی وقت سات بار سورۂ حمد کو پڑھے اگر بیماری دور ہو گئی تو بہتر ورنہ
ستر بار پڑھے کہ میں ضامن ہوں اُسکی عافیت کا اور بسند معتبر آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ
جو کوئی سورۂ حمد کو پڑھے اللہ تعالی لکھے [illegible] آسمان سے اتری ہے [illegible] اسکو کرامت
کرے حضرت امام حسن عسکری سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں نے
واسطے [illegible] سورۂ فاتحہ کو درمیان اپنے [illegible] آدھا سورہ میرا ہے اور آدھا [illegible]
اور جو کچھ بندہ میرا اُس سورہ سے [illegible] عطا کرتا ہوں جب بندہ کہتا ہے بسم اللہ
الرحمن الرحیم اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ابتدا کی بندہ میرے نے ساتھ نام میرے کے اور مجھ پر لازم ہے کہ
اُسکے کام تمام کو پہونچاؤں [illegible] جب کہتا ہے الحمد للہ
رب العالمین اللہ تعالی فرماتا ہے [illegible]
[illegible]

احسان سے ہین باری بلا اُنکے تمکو گواہ کرتا ہون مین کہ اسکے واسطے زیادتی کی مین نے ساری
نعمتون دنیا اور نعمتون آخرت کی اور دور کیا مین نے اُس سے بلاہاے آخرت کو جیسا کہ بلاہاے
دنیا کو اُس سے دفع کیا اور جب کہتا ہے الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ کہتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ میرے
بندہ نے میرے واسطے گواہی دی کہ مین رحمٰن اور رحیم ہون پس گواہ کرتا ہون تمکو کہ بدرستیکہ
اسکا حصہ کیا مین نے اور نصیب اُسکا اپنی عطا سے عظیم کیا مین نے اور جب کہتا ہے
مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ اللہ فرماتا ہے کہ گواہ رہو کہ اُسکا یہ کہنا مین تمکو جیسا کہ اقرار کیا
اسنے کہ مین مالک روز قیامت کا ہون البتہ آسان کرونگا اسپر حساب روز قیامت کا اور قبول کرونگا نیکیان
اُسکی اور درگذر کرونگا بدیون سے پس جب کہتا ہے اِیَّاكَ نَعۡبُدُ کہتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ سچ کہا بندہ میرے نے اور میری
عبادت کی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ اسکو اُس عبادت پر ایسا ثواب عطا کرونگا کہ
تمام افراد اُسکی آرزو اُسکی منزلت کی کرینگے جب وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ کہتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ
کہ میرے بندہ نے مجھ سے استعانت چاہی اور التجا مجھ سے لایا گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ
سب امور مین اُسکے اعانت کرونگا اور سب سختیون مین اُسکی فریاد کو پہونچونگا اور بلاؤن اور
مصیبتون کے دنون مین اُسکا ہاتھ پکڑونگا اور جب کہتا ہے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝ کہتا ہے
آخر سورہ تک اللہ فرماتا ہے کہ جو کچھ اسنے مجھ سے طلب کیا مین نے اُسکو مستجاب کیا اور جو
کچھ آرزو کی اُسکو عطا کیا اور جس چیز سے ڈرا اُس سے امن دیا مین نے ۔ اور بسند معتبر حضرت
امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ اگر سورہ حمد کو کسی میت پر ستر بار پڑھین اور روح اُس مین آ جاے تو تعجب
نہین ۔ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جس شخص کو سورہ حمد شفا
نہ دے اُسکو کوئی چیز شفا نہین دیتی اور ایسی ہی منقول ہے حضرت امام جعفر صادق سے کہ ایک شخص نے
شکایت آپ کی کی فرمایا کہ سینہ پر ہاتھ رکھ کر دل کے درد کی گریبان مین کر کے اول سات بار کہ
اور سات بار الحمد پڑھ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور شفا پائی اور حدیث دیگر مین منقول ہے کہ ایک
شخص نے درد سر کی آنحضرت سے شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ ہاتھ اپنا درد کی جگہ پر رکھ اور

سورہ حمد و آیۃ الکرسی کو پڑھے اور کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَجَلُّ وَاَکْبَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنْ حَرِّ النَّارِ **خواص** اسکے یہ ہیں کہ اگر لکھے اس سورہ کو ظرف طاہر میں اور حل کرے
میٹھے پانی سے اور دھووے اس سے سر مریض کا تو دور ہووے مرض اور جو کوئی پیئے اس
پانی کو اگر قلب میں خوف و خفقان رکھتا ہو تو زائل ہو

سورۃ البقرہ و آل عمران

بسند معتبر جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی یہ سورے پڑھے قیامت میں یہ دونوں اسکے سر پر سایہ کرینگے مثل ابر یا دو چھتری کے اور بسند معتبر حضرت علی ابن الحسینؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی چار آیتیں اول سورہ بقرہ سے اور آیۃ الکرسی اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ تک اور آیتین بعد اسکے اور تین آیتیں آخر سورہ بقرہ کی پڑھے ہرگز اپنے آپ میں اور اپنے مال میں نہ دیکھے اور شیطان نزدیک اسکے نہ آئیگا اور قرآن کو نہ بھولے اور حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی آیۃ الکرسی کو وقت خواب پڑھے فالج سے امن ہو اور جو کوئی بعد نماز پڑھے صاحب والا جاہ ہو اور اسکو ضرر نہ پہونچے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی ایکبار آیۃ الکرسی پڑھے اللہ اس سے ہزار بلائیں دنیا کی اور ہزار بلائیں آخرت کی دفع کرے سہل ترین دنیا کی بلاؤن میں فقر اور احتیاج ہو اور بلاہاے آخرت میں عذاب قبر ہو اور منقول ہے کہ ابوذرؓ نے آنحضرت صلعم سے سوال کیا کہ کونسا آیت عظیم تر ہے جو آپ پر نازل ہوا فرمایا کہ آیۃ الکرسی اور بسند دیگر منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے شکایت تپ کی کی فرمایا کہ آیۃ الکرسی کو ایک ظرف میں لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے اور امام علی نقیؑ سے منقول ہے کہ ...
... فرمایا کہ ... آیۃ الکرسی ... فرمایا کہ ایمان لایا ... اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ ... فرمایا کہ ... اور ... آیۃ الکرسی پڑھتا ہے ... فرمایا کہ ... اس شخص سے ...

اور بسند معتبر حضرت امیر سے منقول ہے کہ جس شخص کو آزار شکم ہو آیۃ الکرسی پڑھے اور اپنے دل مین
قرار دے کہ برطرف ہوتا ہے [illegible] انشاء اللہ تعالی اور جو کوئی قبل طلوع آفتاب کے
گیارہ بار قل ہو اللہ اور گیارہ بار انا انزلناہ اور گیارہ بار آیۃ الکرسی پڑھے
خدا اسکے مال کو تلف سے بچاوے اور جو کوئی چاہے شہر سے باہر نکلے چند آیتین آل عمران کی
یعنی ان فی خلق السموات والارض آخر سورہ تک اور آیۃ الکرسی اور انا
انزلناہ اور سورہ حمد کے پڑھے کہ موجب قضا ہے حوائج دنیا و آخرت ہوتا ہے اور
فرمایا کہ جو کوئی قل ہو اللہ و انا انزلناہ و آیۃ الکرسی کو پڑھے مال اسکا
محفوظ ہو اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ [illegible]
[illegible] سے ہوا گر گرے اور پر [illegible] حفاظت آیۃ الکرسی گھر کے گرد [illegible] کے شر سے ایمن ہو
اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ شیاطین [illegible] میں آجاتے ہیں کہ
انکو [illegible] آیۃ الکرسی پڑھین [illegible] اور حدیث دیگر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
تصدق کرو اور آیۃ الکرسی کو پڑھ [illegible] باہر جاؤ [illegible] اور حدیث دیگر مین منقول ہے فرمایا
کہ جب کسی طرف جاوے تو کچھ خوف رکھتا ہو [illegible] تک پڑھے اور جب
اسکو دیکھے [illegible] سے ڈرتا ہو تو آیۃ الکرسی کو پڑھے اور حدیث دیگر مین منقول ہے کہ [illegible]
کہ یہ ربنا لا تزغ قلوبنا آخر تک [illegible] ہوگا [illegible] طرف باطل [illegible]
حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ [illegible] نے فرمایا کہ جو کوئی [illegible] بار آیۃ الکرسی پڑھے
[illegible] اور آنحضرت [illegible] منقول ہے کہ حق تعالی نے
فرمایا [illegible]
سورہ فاتحہ اور آیۃ آمن الرسول آخر سورہ تک [illegible]
کوئی [illegible] سورہ فاتحہ اور [illegible] سورہ
[illegible] ۱۱ [illegible] گیارہ بار

[illegible]

یعنی [illegible] الیوم [illegible] ۱۲

قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھے اور رکعت دوم میں سورۂ حمد و آیۃ الکرسی و آخر سورۂ بقرہ
لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ آخر تک اور گیارہ بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝
پڑھکر نماز تمام کرے حاجت طلب کرے جو کوئی اس نماز پر مداومت کرے ہرگز نہیں اللہ تعالی
چھوڑتا اسکو جب تک ثواب اسکو کرامت فرماوے اور آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص ہر روز آیہ
[illegible] مشغول ہو پڑھا ہا ہر شب یا طاہر ہو [illegible] اہل زمین ہو [illegible] حضرت امیر سے
منقول ہے کہ [illegible] کسی شخص کی کہ اسلام میں [illegible] کامل ہوا اور کوئی شب
وہ بار بار [illegible] آیۃ الکرسی کے [illegible] فرمایا اگر جانو تم کہ اسکی کیا فضیلت ہے کوئی کبھی
نہیں پڑھنا اسکا ترک کرو [illegible] آنحضرت صلعم سے [illegible] آیۃ الکرسی کو [illegible]
مجھکو کرامت کیا ہے اور پیغمبر پر ایسی کرامت نہیں ہوئی [illegible] حضرت امیر نے فرمایا کہ جب سے
آنحضرت صلعم سے [illegible] ترک نہیں کیا میں نے پڑھنا اسکا تین بار اور [illegible] آنحضرت
صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی بعد نماز واجب کے آیۃ الکرسی پڑھے دوسری نماز کے وقت تک
امان خدا میں رہے اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ فرمایا یا علی تم پر لازم ہے تلاوت آیۃ الکرسی
کی بعد نماز فریضہ کے پابندی کرتا [illegible] مداومت اسکی نہیں کرتا مگر پیغمبر یا صدیق یا شہید
اور [illegible] امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جب اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ سورۂ فاتحہ و شہد اللہ
و آیۃ الکرسی کو زمین پر لائیں یہ آیات عرش سے لپٹ گئیں اور کہا کہ [illegible]
[illegible] اللہ نے [illegible] فرمایا کہ [illegible] [illegible]
کہ جو کوئی آل [illegible] آل [illegible] نماز [illegible]
[illegible] اپنی کے یعنی الطاف خاصہ اپنے کو شامل حال اسکے [illegible]
[illegible] حاجتیں اسکی برلاؤنگا میں [illegible] قبول کرونگا [illegible]
[illegible] حضرت نے فرمایا کہ جسپر خوف غالب ہو [illegible] اس آیہ کو
پڑھے اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ ۝ تک راوی کہتا ہے کہ [illegible] گیا اور [illegible]

جنگل میں پہونچا کہ گنتی نہیں کر سکتا ... بہت ہیں ناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ پکڑو
اسکو اور دوزخ میں ... [illegible] ... آیت سے ... طلب کی ہے اور
[illegible] ... آیۂ شہادت کو وقت خواب کے پڑھے اور اللہ ...
فرشتے ... [illegible] ... صادق ... مشغول ہیں کہ
جو کوئی آیۂ شہادت پڑھے اور بعد اسکے کہے وانا اشهد بما شهد الله به واستودع
الله هذه الشهادة وهي لي عند الله وديعة جب روز قيامت ہوگا
... فرمائیگا کہ صاحب دعا کا ... پاس ایک عہد ہے اسکو داخل بہشت کرو
خواص سورۂ بقرہ کے یہ ہیں کہ اگر لکھکے اسکو گلے میں لٹکائے کسی صاحب درد کے
یا اسکو ... ہو یا ڈرتا ہو اور صاحب صرع یعنی مرگی اور صاحب فقر کے تو زائل ہووے اس سے
خواص سورۂ آل عمران کے یہ ہیں کہ اگر لکھے اسکو زعفران اور گلاب سے اور
لٹکائے کسی درخت میں تو وہ بار دار ہووے اور اگر عورت کے گلے میں لٹکائے تو وہ صاحب اولاد ہو
آیۂ سخرہ یہ ہے ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض
في ستة ايام ثم استوى على العرش يغشي الليل النهار
يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له
الخلق والامر تبارك الله رب العالمين ۝ آیۂ شهد الله
یہ ہے شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما
بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم ۝ ان الدين عند الله
الاسلام وما اختلف الذين اوتوا الكتاب الا من بعد ما جاءهم
العلم بغيا بينهم ومن يكفر بايات الله فان الله سريع الحساب ۝
آیہ قل اللهم مالك الملك یہ ہے قل اللهم مالك الملك تؤتي الملك من تشاء
وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير

إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝ **سورۃ النساء** حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ نساء کو
جمعہ کے دن پڑھے فشار قبر سے امین ہووے **خواص** اس سورہ کے [illegible] اگر کسی کی
دفن کی ہو کوئی شے اور بھول گیا ہو تو اسے [illegible] اس سورہ میں سے إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ کو آخر آیت تک کسی [illegible] میں لکھے اور [illegible]
پانی سے اور چھڑکے اس پانی کو اس مکان میں کہ جو شے دفن کی ہے [illegible] انشاء اللہ
سورۃ المائدہ باسناد معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ مائدہ
ہر پنجشنبہ کو پڑھے ایمان اسکا ظلم و گناہ سے آلودہ نہ ہوگا اور ہرگز مشرک نہ ہوگا اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ سورۂ مائدہ یکبارگی نازل ہوا کل اور ستر ہزار فرشتے اسکے ساتھ آئے تھے اور حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے فرمایا کہ جب
آنحضرت [illegible] میں گیا میں آپ سورۂ مائدہ پڑھتے تھے فرمایا کہ لکھو میں نے [illegible] لکھنا [illegible]
[illegible] اور میں لکھتا تھا تا کہ سورہ تمام ہوا جب [illegible] آپ [illegible] سورہ [illegible] میں سے
پڑھنا شروع کیا میں نے کہا کہ آپ پڑھتے گئے اور میں [illegible] سورہ کو کہ فرمایا [illegible] جبرئیل [illegible]
[illegible] حضرت [illegible] نے فرمایا کہ [illegible] میں نے [illegible] اور [illegible] جبرئیل [illegible]
خواص جو کوئی سورۂ مائدہ کو لکھے اور درمیان متاع یا صندوق [illegible] کے رکھے
متاع اسکا امین ہووے اگر چہ [illegible] ڈالے اور عافیت پاوے صاحب اسکا درد و الم سے
سورۃ الانعام باسناد معتبر امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ سورۂ انعام یکبارگی نازل ہوا
اور ستر ہزار فرشتوں نے [illegible] کی [illegible] آنحضرت [illegible] الا
پس اس سورہ کی تعظیم کرو اور بزرگ جانو کہ اسم اعظم ہر جگہ اس سورہ میں ہے اور جو لوگ
جانتے کہ اسکی قرأت میں کیا [illegible] ہرگز قرأت [illegible] اور ابن عباس سے منقول ہے
کہ جو کوئی سورۂ انعام کو [illegible] پڑھے [illegible] اور [illegible] جہنم کو

نہ دیکھے اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ یہ سورہ ایک دفعہ نازل ہوا اور ستر ہزار
ملک نے اسکی مشایعت کی اور آواز بلند کے ساتھ تسبیح اور تہلیل کی تا آنکہ پاس آنحضرت صلعم
کے لائے پس جو کوئی اس سورہ کو پڑھے تو ستر ہزار ملک تسبیح کہیں اسکے واسطے روز
قیامت تک اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ اگر کوئی حاجت رکھتا ہو کہ خوف ہلاکت کا ہو
سورۂ انعام کو پڑھے کہ کوئی مکروہ تجکو نہ پہونچے اس علت سے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے
کہ جو کوئی شب اول ماہ رجب میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں اَلْحَمْدُ و سورۂ
انعام پڑھے خدا سے سوال کرے کہ اسکو ہر بلا و درد سے امان فرمائے نہ دیکھے گا اس ماہ
میں ایسا امر کہ اسکو مکروہ ہو تحقیق اصل اسکے یہ ہیں کہ واسطے دفع خورہ کے روایت کی ہے
کہ سورۂ انعام کو شہد سے لکھیں اور دھو کر پئیں شفا پائیں اور جو کوئی لکھے ہمیں سے رات کو
کاغذ پر وقت سحر وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ تا آخر آیہ اور باندھے اسکو درد پہلو اور درد دونوں
ہاتھوں کے درد پر بری ہوا اس سے سورۂ الاعراف بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ اعراف کو ہر ماہ میں پڑھے قیامت میں منجملہ ایک جماعت کے ہووے گا جو
خدا سے کہ اللہ نے انکی شان میں فرمایا ہے کہ نہ کوئی خوف نہیں اور درد اندوہناک نہیں ہونگے
اور جو ہر جمعہ کو پڑھے تو قیامت میں اسکا حساب نکریں اور بہ تحقیق کہ اس سورہ میں آیات محکمات
بہت ہیں پس قرأت اسکی ترک نکرو کہ گواہی دیگا قیامت میں یہ سورہ اسکے واسطے جسنے اسکو
پڑھا ہو اور بسند معتبر ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ مجھکو اس خدا
کی قسم جسنے آنحضرت کو ساتھ راستی کے بھیجا اور انکے اہلبیت کو گرامی رکھا کہ جو کچھ لوگ طلب کرتے
ہیں چیز کی قسم سے واسطے جلنے یا ڈوبنے یا چوری یا کھو جانے چار پایوں یا غلام و کنیز کے البتہ
قرآن میں ہے پس جو کوئی چاہے مجھ سے پوچھے پس ایک شخص اٹھا اور کہا یا امیر المومنین مجھکو قرآن
میں سے مجکو سکھلایئے کہ مجکو امن کرے جلنے اور ڈوبنے سے فرمایا کہ ان دو آیتوں کو پڑھو
إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ۝ وَمَا قَدَرُوا

اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ والسموت مطویات
بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون ۝ جو کوئی ان دو آیتوں کو پڑھے جلنے اور ڈوبنے
سے امین ہو پس ایک شخص نے پڑھا اور آگ گھر میں اُسکے ہمسایہ کے لگی تھی مگر وہ سالم رہا اور
اُسکے گھر میں آگ نہ لگی پس ایک شخص اور اُٹھا اور کہا یا امیر المومنین میں ایک چارپایہ رکھتا
ہوں کہ وہ شرارت کرتا ہے اور میں اس سے ڈرتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ اُسکے داہنے کان میں
یہ آیہ پڑھ دے افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموت والارض
طوعا وکرھا والیہ یرجعون ۝ پس اُسنے ایسا ہی کیا چارپایہ اُسکا نرم و
ہموار ہو گیا پس ایک شخص اور اُٹھا اور کہا یا حضرت جس جگہ میں رہتا ہوں وہاں
درندے بہت ہیں اور میرے گھر میں آتے ہیں ڈرتا ہوں کہ کسی حیوان کو ضائع نہ کریں پاس
نہیں جاسکے فرمایا کہ ان دو آیتوں کو پڑھ لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم ۝
فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وھو
رب العرش العظیم ۝ اُس مرد نے یہ دونوں آیتیں پڑھیں پھر درندے اُسکے
گھر میں نہ آسکے اور ایک شخص اُٹھا اور کہا یا حضرت مجھکو عارضہ صفرا ہو گیا ہے آیا کوئی آیہ ہے
کہ موجب شفا ہو حضرت نے فرمایا کہ ہاں بے اسکے کہ کوئی درہم و دینار تو خرچ کرے
پاک کاغذ پر آیۃ الکرسی لکھ اور دھو کر اُس پانی کو پی لے کہ یہ ذخیرہ ہو تیرے پیٹ میں اور
باعث شفا ہو بقدرت خدا کے پس شخص دیگر اُٹھا اور کہا یا حضرت گم شدہ کے لیے کچھ فرمائیے
ارشاد کیا کہ دو رکعت نماز پڑھ اور ہر رکعت میں سورۂ یٰس پڑھ اور بعد ازاں کہہ یا ہادی
الضالۃ اللھم رد علی ضالتی پس ایسا ہی کیا اللہ نے گمشدہ چیز پھیر دی پھر اور کوئی
شخص اُٹھا اور کہا یا حضرت میرا ایک غلام بھاگ گیا ہے فرمایا کہ اس آیہ کو پڑھ او کظلمات
فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات

بعضہا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یرٰیہا ومن لم یجعل
اللہ لہ نورا فما لہ من نور ع جب اس آیہ کو پڑھا غلام پھر آیا اور کوئی اُٹھا اور
کہا یا حضرت کوئی حرز چوری کے لیے فرمائیے کہ چور یہاں بہت لیجاتے ہیں رات میں حضرت
نے فرمایا کہ جب بچھونے پر جائے تو ان دو آیتوں کو پڑھ قل ادعوا اللہ سے آخر سورہ تک پھر فرمایا
کہ جو کوئی شب کو بیابانوں میں تنہا ہو آیۂ سخرہ پڑھے ملائکہ اسکی حفاظت کرتے ہیں اور شیاطین اس سے
دور ہوتے ہیں پس ایک شخص نے اسکو سنا اور ایک شب ایک دیہہ خراب میں وارد ہوکر مقیم رہا اور
بھول گیا کہ اس آیہ کو پڑھے جب سو رہا دو شیطان آئے ایک نے اسکا منہ بند کر لیا اور دوسرے
نے کہا کہ ہاتھ اس سے اُٹھا لے اور اسکو مہلت دے جب ہاتھ اس سے اُٹھایا وہ مرد بیدار ہوا
اور آیۂ سخرہ کو پڑھا اس شیطان نے کہ منہ اسکا پکڑا تھا دوسرے سے کہا کہ خدا تیری ناک خاک
میں ملے میں نے اس سے ہاتھ اٹھا لیا اور اسنے آیہ پڑھا اسکی نگہبانی کر صبح تک جب صبح ہوئی
خدمت حضرت امیر میں آیا اور کہا کہ آپکی بات میں شفا اور راستی دیکھی میں نے اور حال اپنا
شب کا نقل کیا اور بعد طلوع آفتاب رات والی جگہ پر گیا اثر بالوں کا شیطان کے زمین پر ظاہر تھا
کہ اسنے زمین پر بال اپنے کھینچے تھے اور چلا گیا تھا خواص اسکے یہ ہیں کہ جو لکھے اسکو گلاب
اور زعفران سے اور رکھے اپنے پاس امین ہو سانپ سے اور درندوں سے اور دشمن اور
راہ کے ڈاکوؤں سے

سورۃ الانفال و سورۃ التوبہ

حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ انفال و براءت کو ہر ماہ میں پڑھے ہرگز نفاق اسمیں راہ نہ پاوے
اور شیعہ حضرت امام [illegible] حضرت رسول صلعم سے روایت ہے کہ جو کوئی سورۂ انفال اور سورۂ
براءت کو تلاوت کرے میں شفیع اسکا ہوں قیامت میں اور گواہی دونگا کہ بیزار ہے نفاق سے
اور بعدد ہر مرد و زن منافق کے جو دنیا میں ہیں دس حسنہ ملتے ہیں اور دس گناہ اسکے محو
کیے جاتے ہیں اور دس درجے واسطے اسکے بلند ہوتے ہیں اور عرش اور حاملین عرش واسطے
اسکے [illegible] صلوٰۃ بھیجتے ہیں خواص سورۃ انفال سے یہ ہیں کہ لکھے اسکو

پاس اور جہاں کہیں کسی حاکم کے سامنے روا کریں حاجتیں اسکی **خواص سورۂ براءۃ**
کے بیان میں کہ جو لکھے اسکو اوّل تجارت میں یا اپنی کلاہ میں امین ہو چوروں سے اور سیلنے سے۔
سورۂ یونس حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ یونس کو دو ماہ یا تین ماہ
میں ایکبار پڑھے خوف اسکا نہیں ہے کہ جاہلوں میں سے ہو اور قیامت میں مقربوں میں سے ہو
اور حضرت رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ یونس کو عطا کرتا ہے خدا اسکو دس
حسنہ بعدد ان لوگوں کے جو ایمان لائے حضرت یونسؑ کا اور بعدد انکار کرنے والوں کے اور بعدد ان
لوگوں کے جو غرق ہوئے ساتھ فرعون کے **سورۂ ہود** حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو
کوئی سورۂ ہود کو ہر جمعہ میں پڑھے اللہ اسکو قیامت میں زمرہ میں پیغمبروں کے محشور کرے گا اور قیامت
میں گناہ اسکی ظاہر نہ ہونگے حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی غرق ہونے سے
ڈرے ان آیات کو پڑھے بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰىهَا ۚ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدۡرِهٖ ۖ وَالۡاَرۡضُ
جَمِيۡعًا قَبۡضَتُهٗ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطۡوِيّٰتٌۢ بِيَمِيۡنِهٖ ؕ سُبۡحٰنَهٗ
وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ **سورۂ یوسف** حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو
کوئی سورۂ یوسف کو ہر روز یا ہر شب میں پڑھے جب قیامت میں مبعوث ہوگا جمال اسکا مانند جمال یوسفؑ
کے ہوگا اور اس روز کوئی خوف اسکو نہ پہونچیگا اور برگزیدہ بندگان خدا سے ہوگا **خواص**
اسکے بیان میں کہ جو لکھے اسکو اور پیوے سہل کرے خدا روزی کو اسکی **سورۂ الرعد**
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ رعد کو پڑھے ہرگز بجلی کا صدمہ اسکو نہ پہونچے
اگرچہ ناصبی ہو اور جو مومن ہو خدا اسکو بے حساب داخل بہشت کرے اور شفاعت اسکی قبول
فرماوے اسکے اہلبیت و بھائیوں کے حق میں جو ان میں ہوں **خواص** اسکے بیان میں کہ پڑھنا [illegible]
[illegible] اور [illegible] ان آیات کو سات مرتبہ [illegible] وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيۡثَةٍ
آخر آیۃ تک [illegible] فَبُعِثَتۡ اِبِلٌ بِنَادٍ وَكَانَتۡ هَيَاةٌ نَبَاتٌ [illegible]

سورۃ ابراہیم و سورۃ حجر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۃ ابراہیم
اور سورۃ حجر کو دو رکعت نماز میں ہر جمعہ کو پڑھے ہرگز فقر اور دیوانگی اور کوئی بلا اسکو نہ پہنچے
خواص سورۃ ابراہیم سے یہ ہے کہ جو کوئی اسکو [illegible] سفید [illegible] پر لکھ کر باندھے اسکو
بازو پر کسی بچہ کے امن میں رہے گا رونے سے اور ڈرنے سے اور سب بلاؤں سے۔ خواص سورۃ
حجر سے یہ ہیں کہ جو کوئی لکھے اس سورہ کو زعفران سے اور پلاوے اس عورت کو کہ دودھ کم
رکھتی ہو زیادہ ہووے دودھ اسکا۔ سورۃ النحل حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے
جو کوئی کسی ماہ میں سورۃ نحل کو پڑھے اس ماہ میں مبتلا قرض میں نہ ہوگا اور کسی کی آفت
اس سے دور ہووے [illegible]
[illegible] سورۃ بنی اسرائیل حضرت امام جعفر صادق سے
منقول ہے کہ سورہ بنی اسرائیل کو جو کوئی ہر شب جمعہ پڑھے [illegible] حضرت قائم آل محمد [illegible]
[illegible] حضرت امام جعفر صادق [illegible]
[illegible] قل لو کان معہ آلہۃ کما
یقولون اذا لابتغوا الی ذی العرش سبیلا۔ و اذا قیل لہم تعالوا الی
ما انزل اللہ و الی الرسول رایت المنافقین یصدون عنک صدودا
سورۃ الکہف حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ کہف کو ہر شب جمعہ پڑھے
نہ مرے گا مگر شہید اور [illegible] اسکو گروہ شہیدان میں اٹھائے گا اور قیامت میں شہیدوں کے برابر کھڑا ہوگا
اور بسند معتبر آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ کہف کو شب جمعہ میں پڑھے [illegible] سے جمعہ
تک گناہوں کا کفارہ ہو اور روایت دیگر میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی روز جمعہ نماز ظہر [illegible] پڑھے یہی
ثواب ہو اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی آیہ قل انما انا بشر مثلکم آخر سورہ کو سوتے
وقت پڑھے خواب اسکی خوابگاہ سے ایک نور [illegible] ساطع ہوکر [illegible] اور
ملائکہ [illegible] استغفار [illegible] اور حدیث دیگر میں حضرت امام جعفر صادق سے

وارد ہوا ہے کہ جو کوئی اس آیہ کو وقت خواب پڑھے جس وقت کہ اٹھنے کی نیت کرے اسی وقت بیدار ہو
سورۂ مریم حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی مداومت کرے سورۂ مریم پر
نہ مریگا جب تک جو کچھ چاہے اپنے اور اپنے مال و فرزند میں دیکھ نہ لے اور آخرت میں انکو دیں مثل اُس
ملک کے جیسا کہ حضرت سلیمانؑ دنیا میں رکھتے تھے خواص اس سورہ کے یہ ہیں کہ جو کوئی رکھے
اسکو ظرف شیشہ پاکیزہ میں اپنے گھر میں زیادہ ہو خیر و برکت اُس گھر کی اور منع کیجائیں اُس گھر سے
بدبائیں اور جو کوئی بیچے اسکو خوف سے امان پائے سورۂ طٰہٰ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ ترک نکرو سورۂ طٰہٰ کو کہ خدا اس سورہ کو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی اس
سورہ کو پڑھے اسکو دوست رکھتا ہے اور جو کوئی اسکی قرأت پر مداومت کرے اللہ قیامت میں
نامہ عمل کا سیدھے ہاتھ میں دیگا اور اُسکے اُن گناہوں کا حساب نکریگا جو حالت اسلام میں
اُس نے کیے ہوں اور آخرت میں اسقدر اجر دیگا اُسکو عطا کریگا کہ وہ راضی ہو خواص اس سورہ
کے یہ ہیں کہ جو کوئی رکھے اپنے پاس اسکو اور جائے کسی قوم کی طرف اور خواہش کرے تزویج
کی دیں تو اُسے عورت اپنی قوم میں سے اور جو کوئی قصد کرے اصلاح کا درمیان میں دو
آدمیوں کے کہ آپس میں دشمن ہوں الفت ہو جائے سورۂ انبیا حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ انبیا پڑھے از روئے محبت اور خواہش باغ ستان نعمت میں
ساتھ سب پیغمبروں کے رفاقت کرے اور بیچ دنیا کے نظروں میں با ہیبت ہو خواص
اسکے یہ ہیں کہ لکھے اس سورہ کو واسطے مریض کے اور واسطے اُس شخص کے کہ زیادہ ہو فکر
و سہو اُسکو سورۂ حج حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی ہر تیسرے روز اسکو
پڑھے ایک بار پڑھے اُسی سال میں توفیق حج کی پاوے اور جو اس سفر میں مر جاوے داخل
بہشت ہو راوی نے پوچھا کہ جو شخص سنی ہو فرمایا کہ عذاب اُسکا تخفیف پاتا ہے خواص
اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی لکھے اس سورہ کو پوست آہو پر اور رکھے پہلو میں جہاز کشتی کے جو چلے
اور نہ متزلزل ہو جہاز کو سورۂ مؤمنون حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی

ہر جمعہ کو سورۂ مومنون پڑھے اللہ تعالیٰ خاتمہ اسکا بخیر کرے اور فردوس اعلیٰ مین منزل اسکی
ساتھ منزل پیغمبرون کے ہو ۔ **سورۃ النور** ۔ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ فرمایا
کہ حفظ کرو اپنے اموال و فروج اپنے کو حرام سے ساتھ تلاوت سورۂ نور کے اور بچاؤ ساتھ اس
سورہ کے اپنی عورتون کا حفظ کرو حرام سے بدرستی کہ جو کوئی اس سورہ کو ہر شب یا ہر روز
مداومت کرے کوئی شخص اسکے گھر کے لوگون مین سے زنا نکرے جب تک کہ وہ مرے
اور جب مرے ستر ہزار فرشتے اسکی قبر تک مشایعت کرین اور سب اسکے واسطے استغفار کرین
جب تک کہ قبر مین رکھین اور بسند معتبر منقول ہے کہ ایک شخص نے درد و ضعف چشم کی
شکایت کی امام موسیٰ کاظمؑ سے فرمایا کہ آیۂ نور کو تین بار ایک جام پر لکھ اور اسکو دھو کر شیشہ مین
رکھ چھوڑ اور سلائی سے آنکھ مین لگا راوی کہتا ہے کہ تھوڑا عرصہ کم لگائی تھی کہ آنکھ میری پہلے سے
زیادہ صحیح ہو گئی ۔ خواص اس سورہ کے یہ ہین کہ جو کوئی رکھے اسکو اپنے سونے کی جگہ مین
اور سوئے اس بچھونے پر محتلم نہو ۔ **سورۃ الفرقان** حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے مروی ہے کہ
ترک نکر تلاوت سورۂ فرقان کی جو کوئی شب مین اس سورہ کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسکو عذاب
اور حساب نکرے اور جگہ اسکی فردوس اعلیٰ مین ہو ۔ **سورۃ الشعرا** حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ جو کوئی تین سورہ طس کے شب جمعہ مین پڑھے تو اولیا اور دوستان خدا
سے ہو اور حفظ و حمایت الہی مین رہے اور دنیا مین فقر اور بدحالی اسکو نہ پہونچے اور آخرت مین
نعمات بہشت سے اسقدر اسکو دین کہ راضی ہو اور زیادہ اسکو رضا سے عطا فرماوین اور
اللہ تعالیٰ سو عورتین حورعین مین سے اسکو کرامت فرماوے ۔ خواص اسکے یہ ہین کہ جو کوئی
پڑھے اول اس سورہ کا تا خاضعین تک ایک خاک پر اس خاک سے کہ نہ دیکھا ہو اسے
آفتاب نے اور چھڑکے اسکو اپنے دشمن کے گھر پر قہر کرے اس دشمن پر ۔ **سورۃ نمل**
حضرت رسالت پناہؐ سے روایت ہے کہ جو اس سورہ کو پڑھے حق تعالیٰ اسکے لیے دس ثواب
لکھے بعدد ان لوگون کے کہ تصدیق و تکذیب کی ہو سلیمانؑ و ہودؑ و شعیبؑ و صالحؑ و ابراہیمؑ کی اور

روز قیامت گواہی دیگا کہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا سورۃ القصص جناب رسالتمآب
صلعم سے روایت ہے کہ جو یہ سورہ پڑھے حق تعالیٰ بعدد اُن لوگوں کے کہ تصدیق موسیٰ کی یا تکذیب
موسیٰ کی کی ہو دس ثواب دیوے اور اُسکے لیے کوئی فرشتہ آسمان و زمین میں ایسا نہ رہیگا کہ جو گواہی نہ دے اسکو او ر
رکھے پاس ... کلام ... اور ... اور جو کوئی ...
اس سورہ کو آپ ... ... سورۃ عنکبوت و
سورۃ الروم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ عنکبوت و
روم کو ماہ رمضان کی تیئیسویں شب پڑھے وہ اہل بہشت سے ہوگا اور اس حکم میں
استثنا نہیں کرتا ہوں کسی کو اور نہیں ڈرتا ہوں کہ اس قسم میں مجھ پر گناہ لکھے اور ان دو سوروں کا
نزدیک اللہ تعالیٰ کے ... ... اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ جو سورۂ روم
پڑھے حق تعالیٰ اُسکو دس ثواب ... بعدد ہر فرشتہ کے کہ تسبیح کرتا ہے حق تعالیٰ کی آسمان
و زمین میں اور ... ... دن اور رات میں فوت کیا ہو سورۃ لقمان
سورۃ عنکبوت ... ... جو پڑھے اس سورہ کو ... ...
اور ... سورۃ لقمان حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ لقمان
شب میں پڑھے اللہ تعالیٰ اُس شب میں تیس فرشتے موکل کرے کہ اُسکو شر شیاطین
اور اُسکے لشکروں سے بچائے ... صبح ہو اور جو دن میں پڑھے ... شیطان
اور اُسکے لشکروں سے بچائے سورۃ السجدہ حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے
کہ جو کوئی سورۂ سجدہ ہر شب جمعہ میں پڑھے حق تعالیٰ قیامت میں نامہ اعمال اُسکا سیدھے ہاتھ
میں دیوے اور اُسکا حساب نہ فرمائے ... ... حضرت صلعم
و اہلبیت اطہار سے ہو خواص ... ... اس سورہ کو ...
... اور ... سے سورۃ الاحزاب حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
جو کوئی سورۂ احزاب کو بہت تلاوت کرے قیامت میں جوار آنحضرت صلعم میں ہوگا ... ...

کہ سورۂ احزاب میں رسوائیاں بہت سے مردوں اور عورتوں قریش وغیرہ کی ہیں اور دراز تر تھا سورۂ بقرہ سے لیکن کم کیا اور تحریف کی خواص اس سورہ کے بہت ہیں کہ جو لکھے اسکو اور آب باران سے دھوکر اور رکھے ہر کہ اپنے گھر میں بلائیں ہوا میں بیماری [illegible] سورۃ النساء و سورۃ الفا[illegible] حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ سبا اور سورۂ فاطر کو شب میں پڑھے تمام رات [illegible] میں رہے اور جو دن میں پڑھے اس دن [illegible] کو [illegible] نہ پہنچے اور حق تعالیٰ خیر دنیا و آخرت سے اسقدر اسکو کرامت فرمائے کہ اسکے دل میں خطور نہ کیا ہو اور آرزو اسکی اسکو نہ پہنچی ہو اور کتاب [illegible] میں حضرت امام [illegible] سے منقول ہے کہ جو کوئی وقت خواب اس آیہ کو پڑھے اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا گھر اسکے سر پر خراب نہو اور کتاب [illegible] میں منقول ہے کہ ایک شخص نے اہل روم سے خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ میں شکایت کی درد سر کی حضرت نے فرمایا کہ نزدیک آ اپنا دست مبارک اسکے سر پر رکھا اور آیہ مذکور کو آخر سورہ تک پڑھا سورۂ یٰس اسناد مختصر اس سورہ کے بعد دعاے مشلول وغیرہ اول رسالہ ہذا میں لکھی ہے الا احتیاطاً یہاں اسناد مفصل لکھتا ہوں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن کا یٰس ہے جو کوئی اس سورہ کو دن میں پہلے شام سے پڑھے اس روز میں بلاؤں سے محفوظ رہے اور خدا اسکو روزی بسیار عطا فرمائے شام تک اور جو شب میں پہلے خواب سے پڑھے [illegible] ہزار فرشتہ اسپر موکل کرے کہ اسکو ہر شیطان [illegible] اور ہر ایک مردود سے اور ہر آفت [illegible] اسکو [illegible] اور داخل بہشت کرے اور [illegible] اسکی قبر [illegible]

باہر لائیں وہ تیس ہزار ملک اسکے ساتھ ہوں اور مشایعت کریں اسکی اور اس سے باتیں کریں اور اسکے منہ پر خندہ کریں اور ہر چیز کی اسکو خوشخبری دیں جب تک کہ صراط و میزان سے گذرائیں اور اسکو مقام قرب میں اپنے محل پر رکھیں کہ کسی مخلوق کا قرب اس سے زیادہ نہو مگر ملائکہ مقرب و پیغمبران مرسل کا اور وہ ساتھ پیغمبروں کے ہو پاس حق تعالی کے اور جس وقت کہ لوگ اندوہ رکھتے ہوں اسکو اندوہ نہو اور جس حالت میں کہ لوگ فریاد کرتے ہوں وہ فریاد نکرے کہ میں اللہ تعالی اس سے خطاب فرماتا ہے کہ جو چاہے شفاعت کر کہ تیری شفاعت کو قبول کرتا ہوں میں اور جو سوال کہ چاہے مجھ سے کر تو کہ تیرے سوال کو رد نہیں کرتا ہوں میں پس وہ شفاعت کرے اور شفاعت قبول کرے اور وہ سوال کرے خدا اسکو عطا فرماوے اور روز کا حساب کرے اور اسکا حساب شروع کرے اور مقام حساب میں اور رات کے ساتھ اسکو نہ رکھیں اور ذلت و خواری اس صحرا میں اسکو نہ ہو اور کسی گناہ پر اسکو نہ پکڑیں پس نامہ اپنا لے اور بہشت کی طرف رواں ہو پس لوگ تعجب کریں کہ سبحان اللہ اس بندہ کا کوئی گناہ نہ تھا اور رفقا سے پیغمبر آخر الزمان سے ہوا اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی اپنی عمر میں ایکبار سورۂ یٰسٓ پڑھے اللہ تعالی بعدد ہر مخلوق کے کہ دنیا و آخرت و آسمان میں ہے موافق شمار ہر ایک کے انمیں سے دو ہزار نیکیاں اسکے لیے لکھے اور دو ہزار گناہ اسکے مٹا دے اور فقر و فاقہ و قرض اور دکھ کے سر پر گرنے میں اور تعب و مشقت اور دیوانگی و خبط و وسواس اور درد دل نقصان پہونچانے والوں میں مبتلا نہو اور سکرات اور مرگ کے ہولوں کو اللہ تعالی اس سے تخفیف دے اور خود قبض روح اسکی کرے اور ضامن ہو اسکے واسطے فراخی روزی کا اور قیامت میں اسکو شاد کرے اور اتنا ثواب اسکو کرامت فرماوے کہ وہ راضی ہوا اور اللہ خطاب فرماوے ملائکہ آسمان و زمین سے کہ میں فلان بندہ سے راضی ہوا اسکے واسطے استغفار کرو اور بسند معتبر دیگر منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت حضرت امام رضا میں لو امیر کی شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ سورۂ یٰسٓ کو شہد سے لکھو اور حل کر کے پلاو اور حدیث دیگر میں حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ [illegible]

اور بعض نے سورۂ یٰسین کو شہد سے لکھے اور ہے اور حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے
کہ سکھلاؤ اپنے فرزندوں کو سورۂ یٰسین کہ وہ گلدستۂ قرآن ہے سورۂ والصافات حضرت
امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ صافات کو جمعہ کے دن پڑھے ہمیشہ آفتوں اور بلاؤں
سے محفوظ رہے اور دنیا میں روزی اسکی کشادہ ہو اور بدن اور مال اور اولاد میں اسکے کوئی مکروہ
نہ پہونچے نہ کسی شیطان مردود سے نہ کسی جبار معاند سے اور جو اس دن یا اس
شب میں مرے خدا اسکو شہیدوں میں مبعوث کرے اور محمد و آل محمد کے ساتھ داخل بہشت ہو اور درجہ
شہدا میں اسکو جگہ ملے اور بسند معتبر سلیمان جعفری سے منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے
اپنے فرزند قاسم سے فرمایا کہ اٹھو اے فرزند اور سرہانے اپنے بھائی کے والصافات پڑھو یہانتک کہ ختم
کرو تو انھوں نے پڑھنا شروع کیا جب آیہ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمْ مَنْ خَلَقْنَا تک پہ
پہونچے قبض روح شاہزادہ کا ہو گیا جب کہ امیت سے کہ تمہ پڑھ الحمد یا اور یا آیہ کہ ... دنیا
پھر حضرت سے عرض کیا کہ ہم ایسا جانتے تھے کہ واسطے آسانی جانکنی کے سورۂ یٰسین پڑھنا چاہیے
آپنے فرمایا کہ ہم سورۂ والصافات پڑھیں حضرت نے فرمایا کہ والصافات کو جو کوئی سرہانے
میت کے جو شدت جانکنی میں گرفتار ہو پڑھے خدا اسکی راحت کو نزدیک کرتا ہے اور کتاب ... حضرت
امیرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہے کہ ... میں اس آیہ کو پڑھے سَلَامٌ عَلَىٰ
نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ۝ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِينَ ۝ اور بسند معتبر حضرت امیر سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہے کہ پیمانہ ... کو
پوری تول سے تو اسکو چاہیے کہ اپنی آخر ... اس آیہ کو پڑھے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اور حدیث دیگر میں وارد ہوا ہے کہ جس جلسہ سے اٹھے یہ آیہ کو
پڑھے کفارہ ... سب گناہوں کا ہوتا ہے سورۂ ص حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ ص کو شب جمعہ میں پڑھے اللہ تعالیٰ خیر دنیا و آخرت ... اسکو

عطا فرمائے کہ کسیکو عطا نہ فرمایا ہو مگر کسی پیغمبر مرسل یا ملک مقرب کو اور اُسکو داخل بہشت کرے
اور جسکو وہ چاہے اپنے اہل خانہ سے یہانتک کہ وہ خادم جسنے خدمت کی ہو سورۃ الزمر
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ زمر کو پڑھے حق تعالیٰ شرف دنیا و آخرت اُسکو عطا
فرماوے اور اُسکو گرامی کرے بغیر مال اور عزیزوں کے بجہت اسکے کہ جو کوئی اُسکو دیکھے اُسکی محبت
دل میں بہم پہونچے اور بدن اُسکا آتش جہنم پر حرام کرے اور بہشت میں اُسکے واسطے ہزار شہر بنا
کرے کہ ہر شہر میں ہزار قصر ہوں اور ہر قصر میں سو حوریں اور چشموں اور جوروں اور درختوں اور
میووں کا جو قرآن میں وصف فرمایا ہے اسکو کرامت فرماوے خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی
رکھے اسکو بازو پر محبوب ہو نزدیک سب انسان میں اور لوگ اُسکی تعریف کریں سورۃ المؤمن
حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ مؤمن کو ہر شب میں پڑھے حق تعالیٰ گناہ گذشتہ
اور آئندہ اُسکے بخشے اور ایمان کو اُسکے سلب نکرے اور آخرت کو دنیا سے بہتر کرے اُسکے
واسطے خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی لکھے اسکو ہاتھ میں اور رکھے دوکان میں زیادہ ہو
خریداری اُس دوکان کی یا باغ میں رکھے تو پھل زیادہ ہوں سورۃ السجدۃ
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ حم سجدہ کو پڑھے حق تعالیٰ قیامت
میں اُسکو نور عطا فرماوے جہانتک اُسکی آنکھ کام کرے اور اُسکو خوشی اُس روز کرامت فرماوے اور دنیا
میں بحالی ہو اور لوگ آرزو اُسکے حال کی کریں اور ایک روایت میں ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو
شب جمعہ میں پڑھے حق تعالیٰ اُسکو وہ ثواب کرامت فرماوے خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی
لکھے اس سورہ کو اور حل کرے مینہ کے پانی میں اور اُسی پانی میں سرمہ کو حل کرے اور وہ سرمہ
لگائے نفع کرے آنکھوں میں جو کیفیت ہو اور آنکھوں کے اور امراض سے سورۃ حمعسق
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی تلاوت کرے سورہ حمعسق کی حق تعالیٰ قیامت میں
مبعوث ہو اُسکا منہ مثل برف کے سفید ہو اور مانند آفتاب کے نورانی ہو اور جب عرش کے پاس
آئے حق تعالیٰ فرماوے کہ اے بندے ہمیشہ تلاوت کی تو نے قراءت حمعسق کی اور نہیں جانتا تھا

کہ کیا ثواب ہے اگر منزلت اُسکی اور ثواب اُسکا جانتا تو ہرگز اُسکے پڑھنے سے ملال بہم نہ پہونچاتا اور جتنا
اُتنی جانی پڑھنے کی ہیں اللہ اسکو داخل بہشت کرے اور واسطے اسکے ایک مکان مقرر کیا ہے بہشت میں سے
یاقوت سرخ سے اور دروازے اور کنگرے اور دریچے اُسکے یاقوت سرخ سے ہیں اور بسبب لطافت اسکے
سے باہر کو اور باہر سے اندر کو دیکھ سکتے ہیں اور اُس قصر میں لڑکیاں کنواری جوان حورالعین ہیں اور دس
ہزار کنیز اور ہزار غلام لڑکے گوشوارہ کانوں میں پہنے جواہر میں چمکتے ہوئے ہیں اسکو عطا کیے ہیں
بیچ نیکی کے **خواص** اسکے یہ ہیں جو کوئی لکھے اسکو اور رکھے گھر میں کم ہو پیاس اسکی اور اگر چھڑکے
اُس پانی کو صاحب صرع پر چلے شیطان اُس سے اور نہ آئے قریب اسکے **سورۃ الزخرف**
حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی مداومت کرے قرأت سورۂ زخرف پر خدا اسکو قبر
میں جانوران زمین سے اور فشار قبر سے ایمن کرے اور جب اسکو مقام حساب میں لائیں یہ سورہ
آئے اور بحکم خدا اسکو داخل بہشت کرے **خواص** اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی اس سورہ کو سرہانے
رکھے خواب ہائے بد نہ دیکھے اور اگر پلاوے دھوکر ایسی زوجہ کو کہ خلاف مزاج شوہر کی ہو اطاعت
کرنے لگے شوہر کی اور جو کوئی رکھے اسکو اپنے پاس امن ہو سب شروں سے **سورۃ
الدخان** حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ دخان کو نمازوں واجب و سنت
میں پڑھے حق تعالی اسکو ایمنوں کے زمرہ میں مبعوث کرے اور اپنے عرش کے سایہ میں اسکو جگہ
دے اور حساب اسکا آسان کرے اور نامہ اسکا سیدھے ہاتھ میں اسکے دے اور آنجناب سے منقول ہے
کہ ایک شخص نے خدمت حضرت امام محمد باقر میں عرض کی کہ کیونکر شب قدر کو پہچانوں میں فرمایا کہ
جب ماہ رمضان آئے ہر شب کو سو بار سورۂ دخان کو پڑھ جب تئیسویں شب آئیگی تو تصدیق کریگا
اُس چیز کی کہ سوال کیا تو نے اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو شب جمعہ
میں پڑھے اللہ تعالی گناہ اسکے بخشے **خواص** اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی رکھے اسکو اپنے پاس ہو وہ
صاحب ہیبت اور محبوب اور رہے امن شر سے ہر بادشاہ کے اور جو کوئی اسکو لکھے اور گلے میں لٹکائے بچے کے
اُسکے پیدا ہونے کے وقت امن ہو جن سے اور حضرت نے فرمایا ہے **سورۃ الجاثیہ** جناب امام

جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ جاثیہ کو پڑھے تو ثواب اُسکا یہ ہے کہ جہنم کو نہ دیکھے اور آواز اور زفیر
اُسکا نہ سنے اور آنحضرت صلعم کے ساتھ رہے خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی رکھے اسکو اپنے پاس ایمن رہے بادشاہ کے خوف
سے اور جو کوئی رکھے اسکو اپنے سر کے نیچے محفوظ رہے جن کے شر سے — سورۂ احقاف
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو سورۂ احقاف پڑھے دنیا میں کوئی خوف
اسکو نہ پہونچے اور فزع قیامت سے ایمن ہو اور انحضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ سورہ ہاے حم ریاحین
بہشت ہیں پس جب توفیق اسکے پڑھنے کی پاؤ حمد و شکر خدا بہت کرو کہ توفیق اسکی تلاوت کی تمکو
کرامت فرمائی ہے اور بدرستی کہ جو بندہ خواب سے اٹھے اور نماز میں حم کو پڑھے اسکے منہ سے نسیم
خوشبو تر مشک و عنبر سے باہر آئے اور بدرستی کہ حق تعالی رحم کرتا ہے پڑھنے والے پر ان سوروں کے اور
اُسکے ہمسایوں اور آشناؤں اور مصاحبوں اور عزیزوں پر روز قیامت تک عرش و کرسی و ملائکہ
مقربین اسکے واسطے استغفار کرتے ہیں۔ سورۂ محمد صلعم حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو
کوئی سورۂ محمد کو پڑھے گناہ نہ کرے اور اپنے دین میں ہرگز شک بہم نہ پہونچاوے [illegible] ہرگز
مبتلا نہ ہو اور ہرگز کسی بادشاہ سے اسکو خوف نہ پہونچے اور ہمیشہ [illegible] محفوظ رہے ہمیشہ
وہ جبتک کہ زندہ رہے اور جب مرے حق تعالی ہزار ملک اسکی قبر پر بھیجے کہ نماز پڑھیں اور ثواب اُنکی نماز کا
اسکو ملے اور جب قبر سے باہر نکلے وہ ہزار ملک اسکی مشایعت کرتے ہیں یہاں تک کہ امن حق کے محل میں
پہونچے اور خوف قیامت سے امان میں اور پناہ میں ہو۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی رکھے
اسکو اپنے پاس لڑائی میں فتحیاب ہو اور جو کوئی پیوے پانی اس سورہ کا برکت سے [illegible] خوف
اور جو کوئی پڑھے کنارہ دریا کے ایمن ہو دریا سے۔ سورۂ الفتح حضرت امام جعفر صادق سے
منقول ہے کہ حفاظت کرو اپنے اموال و عورات اور غلاموں کا ساتھ پڑھنے سورۂ فتح کے بدرستی کہ جو کوئی
اسکے پڑھنے پر مداومت کرے قیامت میں منادی ندا کرے گا [illegible] لوگ
[illegible]
[illegible]

کہ جو کوئی شب اول ماہ رمضان میں اِنَّا فَتَحْنَا نماز سنت میں پڑھے اُس سال میں بلاؤں سے
محفوظ رہے اور حدیث دیگر میں منقول ہے کہ جو کوئی روز اول ماہ رمضان میں دو رکعت نماز پڑھے
رکعت اول میں اَلْحَمْد اور اِنَّا فَتَحْنَا اور دوم میں اَلْحَمْد اور جو سورہ چاہے حق تعالیٰ
اُس سے دور کرے شر بدی کو کہ اُس سال میں ہے اور حفظ و حمایت خدا میں تا سال آئندہ ہو خواص
اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی لٹکاوے اسکو اپنے گلے میں ایمن ہووے دشمنوں ظالم سے اور اگر پیوے کوئی عورت اسکا
پانی اس سورہ کا زیادہ ہووے دودھ اسکا سورة الحجرات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے
کہ جو کوئی سورہ حجرات کو پڑھے کسی رات یا دن میں بہشت میں آوے جماعت میں سے جو کہ زیارت
رسول خدا صلعم سے مشرف ہوئے ہیں خواص اسکے یہ ہیں کہ جب لٹکاوے اس سورہ کو مکان
میں تو قریب نہ آوے اس مکان کے شیطان۔ سورة ق حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی
مداومت کرے پڑھنے پر اس سورہ کے نمازہائے واجب و سنت میں زیادہ روزی اُسکی فراخ کرے اور
نامہ اسکا داہنے ہاتھ میں اسکے دیوے اور اسکا حساب آسان کرے خواص اسکے یہ ہیں کہ جو لکھے اس سورہ
کو کاغذ پر اور دھووے لکھے ہوئے کو پانی سے اور پیوے اسکو جو کسی سے نا الفت ہو اور دکھتا ہو منھ کا دکھنا
ہو دور کرے الٰہی اسکا۔ سورة الذاریات حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی
سورہ ذاریات کو رات یا دن میں پڑھے خدا اُسکے امر معیشت کو ساتھ اصلاح کے لاوے اور وسعت
دیوے اُسکی روزی کو اور منور کرے اُسکی قبر کو ایسے چراغ سے کہ نور بخشے قیامت تک خواص اسکے
یہ ہیں کہ جس وقت لٹکایا جاوے گلے میں اُس عورت کے کہ جسکو درد زہ ہو تو جلد وضع حمل ہووے گا
الطور حضرت امام محمد باقر سے اور امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ طور کو پڑھے
حق تعالیٰ خیر دنیا و آخرت اسکے واسطے جمع کرے خواص اسکے یہ ہیں کہ اسکے پڑھنے کی مداومت
سے قیدی رہا ہو اور مسافر محفوظ رہے سورة النجم حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
جو کوئی سورہ نجم کو ہر شب یا ہر روز پڑھے لوگوں میں عزت سے اور نیکنامی سے زندگی کرے اور گناہ
اسکے بخشے جائیں اور محبوب قلوب مردم ہو خواص اسکے یہ ہیں کہ اس آیت فَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ

تعجبون ۝ وتضحکون ولا تبکون ۝ وانتم سامدون ۝ لکھے اور گلے
میں ڈالے بچہ کے جو روتا ہو دور ہو رونا اسکا۔ سورۂ اقتربت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جو سورۂ اقترب الساعۃ کو پڑھے جب قبر سے باہر آئے ناقہ اسکے [illegible] پر سوار ہو کر [illegible]
رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ قمر کو ایک بار [illegible] روز قیامت محشور ہوگا
اس حالت سے کہ چہرہ اسکا مثل چودھویں رات کے چاند کے ہوگا۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ
جو لکھے اسکو روز جمعہ [illegible] اور [illegible] اسکو [illegible] عزیز و محترم ہو اور مقبول ہو۔
سورۂ الرحمٰن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ترک نہ کرو سورۂ رحمٰن کو
اور پڑھنا اسکا نماز میں [illegible] کہ یہ سورہ [illegible] منافقوں کے دل میں قرار نہیں پاتا اور حق تعالیٰ
قیامت میں ساتھ بہترین صورت کے [illegible] میں حاضر کرے گا اور آگے
اور [illegible] قریب و کرامت میں [illegible] حق تعالیٰ [illegible] فرمائے گا کہ [illegible] زندگانی دنیا میں نماز
میں پڑھتا تھا اور [illegible] دوست رکھتا تھا [illegible] پس کہے گا کہ خداوندا فلاں فلاں
نے پس حق تعالیٰ انکو [illegible] اور فرمائے گا کہ جس کی چاہو شفاعت کرو پس وہ جسقدر
چاہیں گے شفاعت کریں گے [illegible] کہ داخل بہشت ہو اور جہاں چاہو ساکن ہو
اور [illegible] آنحضرت سے منقول ہے کہ بعد نماز صبح جمعہ کے دن سورۂ رحمٰن پڑھا اور ہر مرتبہ
کہ فبای آلاء ربکما تکذبان ۝ کہے لا بشیء من آلائک رب اکذب ۝
اور جو شب میں پڑھے اگر اسی شب میں مر جائے شہید مرے۔ خواص اسکے یہ ہیں
کہ [illegible] اس سورہ کو واسطے [illegible] اور [illegible] درد [illegible] اور لٹکا دے اس
سورہ کو [illegible] آنکھیں [illegible] سورۂ الواقعہ
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت کا [illegible]

بسند معتبر دیگر انھیں حضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی مشتاق بہشت و صفت بہشت ہو سورۂ
واقعہ کو پڑھے اور جو کوئی چاہے کہ وصف جہنم کو ملاحظہ کرے الم سجدہ کو پڑھے اور بسند صحیح
حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ واقعہ کو ہر شب قبل سونے کے پڑھے قیامت میں
اسکا منھ چودھویں رات کے چاند کی طرح نورانی ہوگا اور آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی ہر شب
اس سورہ کو پڑھے ہرگز مفلس نہو۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ لٹکانا گلے میں عورت کے
سبب آسانی وضع حمل ہو۔ سورۃ الحدید والمجادلہ حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ حدید اور مجادلہ کو نماز فریضہ میں پڑھے اور مداومت کرے خدا اسکو
عذاب نکرے اور اپنے آپ میں اور اپنے اہل میں بدحالی و احتیاج نہ دیکھے۔ خواص سورۂ
حدید کے یہ ہیں کہ جو کوئی لٹکاوے اپنے گلے میں امن ہو لوہے سے اور قتل سے اور جو
کوئی شخص اسکو ساتھ رکھے تو وقت جنگ کے نہ ہو اسکو دشمن کا۔ خواص سورۂ مجادلہ کے یہ ہیں
کہ اگر پڑھے اسکو مریض کے قریب تسکین ہو اسکو اور اگر پڑھے اسکو چیز ذخیرہ پر تو محفوظ رہے اور اگر رکھے
اسکو غلہ میں نخراب ہو اور اگر پڑھے اس سورہ کو محفوظ رہے سب بلاؤں سے۔ سورۃ الحشر
حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ حشر پڑھے کل جنت و دوزخ و عرش و کرسی اور
اسکے لیے استغفار کریں اور جو اس دن یا رات میں مر جاوے بامرتبہ شہادت مرا ہو۔ خواص اسکے
یہ ہیں کہ جو کوئی لکھے اسکو شیشہ کے برتن میں اور دھو کے اسکو پیوے اسکا ذہن تیز ہو اور حافظہ ہو
اسکو حافظہ اور تیزی عقل۔ سورۃ الممتحنہ حضرت امام علی ابن الحسین سے منقول ہے کہ جو
کوئی اسکو نماز واجب و مستحبی میں پڑھے دل کو اسکے ساتھ ایمان کے امتحان کرے اور
آنکھوں کو اسکی روشنی ہو اور وہ اور اسکے فرزند مفلس نہوں۔ خواص اسکے
یہ ہیں کہ جو کوئی لکھے تین دن برابر اور پلاوے صاحب طحال یعنی تلی والے کو زائل ہو درد اسکا۔
سورۃ الصف حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی مداومت کرے پڑھنے سورۂ صف
کی نماز میں واجب و مستحب میں خدا اسکو صف ملائکہ و انبیا میں جگہ دے۔ خواص اسکے یہ ہیں

جو پڑھا کرے سفر میں محفوظ رہے تمام رحمت سورۃ الجمعہ و سورۃ المنافقین
حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ واجب و لازم ہے ہر مومن پر جو ہمارے شیعوں میں ہو کہ نماز مغرب و
عشا شب جمعہ میں سورۂ جمعہ و سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے اور نماز ظہر جمعہ میں سورۂ جمعہ و منافقون پڑھے
ایسا ہو کہ سنت حضرت رسول صلعم پر عمل کیا ہو اور ثواب خدا کے یہاں سے بہشت ہو خواص
سورۂ جمعہ کے یہ ہیں کہ جو مداومت کرے اسکے پڑھنے پر رات اور دن کو اور صبح و شام کو
ایمن ہو وسوسۂ شیطان سے خواص سورۂ منافقین کے یہ ہیں کہ جو پڑھے اس سورہ کو
دل پاک ہو حکم خدا سے سورۃ التغابن حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ
تغابن کو نماز واجب میں پڑھے وہ سورہ قیامت میں شفیع اسکا ہو اور ایک گواہ عادل ہو اور
گواہی دے اسکے واسطے نزدیک اسکے کہ شہادت اسکی قبول فرماوے اور اسکے ساتھ رہے جب تک
یہانتک کہ اسکو داخل بہشت نکرے اور امام محمد باقر ع سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ ہائے مسبحات کو
پہلے سونے سے پڑھے تو مرے نہیں جب تک حضرت قائم علیہ السلام کی حضوری کا ادراک کرے اور جو مر جاوے
اسکو جوار آنحضرت صلعم میں جگہ دیوے خواص اسکے یہ ہیں کہ جو پڑھے اس سورہ کو اور جاوے
کسی حاکم کے سامنے محفوظ رہے اسکے شر سے سورۃ الطلاق و سورۃ التحریم حضرت امام
جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ طلاق اور تحریم کو نماز واجب میں پڑھے خدا اسکو پناہ دے
خوف و اندوہ سے اور آتش جہنم سے عافیت پاوے اور اسکو داخل بہشت کرے بسبب تلاوت اور حفاظت
حرمت انکی کے واسطے کہ یہ دونوں سورے حضرت رسول صلعم کے ہیں خواص سورۃ تحریم
کے یہ ہیں کہ پڑھے اسکو مریض پر اور بیمار مرگی والے پر تو شفا پاوے سورۃ
الملک حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ ملک کو شب کے وقت نماز واجب میں پڑھے
یا پہلے خواب کے پڑھے امان الٰہی میں ہو صبح تک اور قیامت کو امان خدا میں ہو یہانتک کہ داخل بہشت
ہو اور حضرت امام محمد باقر ع سے منقول ہے کہ سورۂ ملک ایک مانع ہے کہ عذاب قبر سے منع کرتا ہے اور
نام اسکا توریت میں سورۂ ملک ہے اور جو کوئی شب میں پڑھے مثل اسکے ہے کہ بہت عبادت تلاوت کی ہو

اور اچھا عمل کیا اور جو کوئی ہر شب کو اسکو تاخواں سے محفوظ رہیں لکھیں اور ہیں نماز وتر میں بعد عشا اسکو
پڑھا کرتے تھے پڑھتا ہوں یا رسول اللہ ... دونوں میں پڑھتے تھے اور جو کوئی اس سورہ کو پڑھے
جب مرے گا تو ملک اسکی قبر میں پاؤں کی طرف سے آئیں تو پاؤں کہینگے کہ ہماری طرف سے تمکو راہ
نہیں واسطے کہ یہ بندہ ... سورہ ملک پڑھتا تھا اور جب پیٹ کی طرف سے آئیں پیٹ
کہیگا مطلب کہ ... سورۂ ملک کو جگہ دی تھی اور جب
زبان کی طرف سے آئینگے زبان کہیگی کہ میری طرف سے تمکو راہ نہیں اسواسطے کہ یہ بندہ ہر شب و روز سورۂ
ملک کو تلاوت کرتا تھا خواص اسکے یہ ہیں کہ تخفیف دیتا ہے مردہ کو اور نجات دیتا ہے عذاب قبر سے
سورۃ النون والقلم حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ نون والقلم کو
فریضہ یا نافلہ میں پڑھتا اسکو خدا پناہ دیگا اس سے کہ ہرگز فقر میں مبتلا ہو اور جب مر جائے فشار قبر سے نجات دیگا
خواص اسکے یہ ہیں کہ اگر نگینہ پر لکھے اس شخص کے کہ دانتوں کا درد اور درد سر رکھتا ہو تو تسکین پاوے
سورۃ الحاقہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ بہت پڑھو سورۂ حاقہ کو بدرستیکہ پڑھنا اسکا
فرائض و نوافل میں ایمان لانا خدا و رسولؐ پر ہے واسطے کہ سورۂ حاقہ حضرت امیرؑ اور معاویہ کے
قصہ میں نازل ہوا ہے جو کوئی اس سورہ کو پڑھے ایمان اسکا دین سے برطرف نہو خواص اسکے
یہ ہیں کہ حفاظت کرتا ہے پیٹ کے بچہ کی لٹکانا اسکا سبب آفتوں سے نجات دیتا ہے اور اگر پلایا جاوے
یہ سورہ بچہ کو اس ساعت کہ پیدا ہو تو پاک کرے یہ سورہ اسکو اور حفاظت کرے حشرات الارض اور
شیطان سے سورۃ المعارج حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بہت پڑھو سورۂ معارج کو
کہ جو کوئی اس سورہ کو بہت پڑھیگا حق تعالی قیامت میں کسی گناہ کا اس سے سوال نکرے اور اسکو بہشت
میں ساتھ آنحضرت صلعم کے ساکن کرے خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی پڑھے اسے امن ہو احتلام
اور خوابہائے خوفناک سے اور محفوظ رہے صبح تک سورۃ النوح حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ جو کوئی ایمان خدا پر اور قرآن کے پڑھنے پر رکھتا ہے چاہیے کہ پڑھنا سورۂ نوح کا
ترک نکرے بدرستیکہ جو بندہ اس سورہ کو واسطے خدا کے نماز واجب یا سنت میں پڑھے خدا اسکو

نیکوں کے مساکن میں ساکن کرے اور بہشت میں بہشت عدن اور اسکو کرامت فرماوے اور دو سو حوریں اور
چار ہزار حوریں باکرہ سے تزویج کرے۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی مداومت کرے پڑھنے
پر اسکے رات کو اور دن کو اور چاہیے واسطے اپنی حاجت کے روا ہو حاجت۔ سورۃ الجن
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ جن کو بہت پڑھے دنیا میں چشم بد اور جن کی آنکھوں
اور انکے جادو ٹونے سے اور مکر و فریب سے بچے اور بہشت میں رفیق ہے حضرت محمد صلعم کا۔ خواص
اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی پڑھے اس سورہ کو یا دیکھے کسی چیز کو خواب میں اور یہ سورہ شکست دیتا ہے لشکر جن کو
جس جگہ پڑھا جاوے اور جو پڑھے اسکو اور جاوے کسی حاکم کے پاس محفوظ رہے اسکے ضرر سے۔ سورۃ المزمل
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ مزمل کو نماز عشا یا نماز شب میں پڑھے اور رات
اور دن اسکے ساتھ ہوں گواہ اسکے روز قیامت میں اور خدا اسکو اچھی زندگی سے زندہ
رکھے اور اچھی موت دیوے۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی اس سورہ کے پڑھنے کی مداومت کرے
دیکھے رسول صلعم کو خواب میں۔ سورۃ المدثر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ
جو کوئی نماز واجب میں سورۂ مدثر کو پڑھے خدا پر لازم ہے کہ اسکو ہمسایہ [illegible] بہشت میں جگہ دے
اور وہ زندگانی دنیا میں شقی نہ ہو۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ جو مداومت کرے اسکے پڑھنے پر
اور سوال کرے آخر سورہ میں روا ہو حاجت اسکی اور جو کوئی سوال کرے حفظ قرآن کا بعد سورہ
کے تو یاد ہو قرآن۔ سورۃ القیامۃ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی مداومت
کرے سورۂ قیامہ کی اور اسپر عمل کرے خدا اسکو ساتھ رسول خدا کے [illegible] بہشت میں
محشور کرے اور آنحضرت صلعم اسکو بشارت دیں [illegible]
صراط و میزان سے گذر جاوے۔ خواص اسکے [illegible]
ضعیف ہو۔ سورۃ الدھر حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ دہر کو ہر صبح
پنجشنبہ کو پڑھے خدا اسکو آٹھ سو کنیزیں باکرہ اور چار ہزار حوریں حور العین سے کرامت فرماوے
اور آنحضرت صلعم کے پاس رہے [illegible] علی بن عمر سے منقول ہے کہ [illegible] حضرت امام علی نقی

علیہ السلام میں گیا میں سہ شنبہ کے روز فرمایا کہ کل نہ دیکھا ہے شنبہ تجکو کہا میں نے کہ نہ چاہا کہ دوشنبہ کے دن
حرکت کروں میں حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی چاہے کہ خدا اسکو دوشنبہ کے شر سے بچاوے چاہیے کہ
اس دن نماز صبح کی اول رکعت میں سورۂ دہر پڑھے حق تعالی اس سورہ میں فرماتا ہے کہ پس خدا
نے انکو نگاہ رکھا اس دن کے شر سے اور انکے استقبال کے واسطے بھیجا النضرۃ و خوشحالی و
سرور [illegible] خواص اسکے یہ ہیں کہ اگر پڑھے لڑائی میں تو دشمن پر غالب آوے
سورۃ المرسلت و سورۃ النبا و سورۃ النزعت حضرت امام جعفر صادق سے
منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ والمرسلت کو پڑھے حق تعالی درمیان اسکے اور آنحضرت صلعم کے
ایک [illegible] کی بنا ڈالے اور جو کوئی ہر روز سورۃ عم یتساءلون پڑھے دنیا سے نہ جاوے
جب تک کہ توفیق زیارت کی نہ پاوے اور جو کوئی سورۂ نازعت کو پڑھے نہ مرے مگر سیراب اور داخل
بہشت ہو گا سیراب خواص سورۃ المرسلت کے یہ ہیں کہ جو کوئی لکھے زعفران گلاب
سے پوست آہو پر اور ساتھ رکھے تو نیند کم ہو جاوے اسکی خواص سورۂ نبا کے یہ ہیں
کہ جو لکھے اسکو ہاتھ میں ہو اسکی قوت عظیم ہو اور جو کوئی پیوے پانی اس سورہ کا زائل ہوں اسکے
امراض شکم خواص سورۃ النزعت کے یہ ہیں کہ جو پڑھے اس سورہ کو [illegible]
دشمن کے یا سامنے کسی حاکم کے امن ہو اسکی سے سورۃ العبس و سورۃ [illegible]
کورت حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ عبس و سورۂ کورت کو پڑھے [illegible]
آوے [illegible] اور [illegible] کرامت [illegible] ہو [illegible] خواص
اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی رکھے اس سورہ کو اپنے پاس [illegible] اور [illegible]
[illegible] سورۃ التکویر حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو پڑھے [illegible]
[illegible] اللہ وقت [illegible] اعمال کے [illegible] چاہیے کہ نظر کرے طرف اسکے حق تعالی
[illegible] اس سورہ کو خواص اسکے یہ ہیں کہ پڑھنا اسکا واسطے آنکھوں کے قوی کرتا ہے بینائی کو
اور زائل کرتا ہے آنکھوں کے [illegible] کو اور [illegible] سورۃ الانفطار و سورۃ المطففین

وسورۃ انشقاق حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۃ اذا السماء انشقت کو
فرض و نافلہ میں بہت پڑھے خدا اس کی حاجت اسکی پوری کرے گا اور اسکو کوئی [illegible]
ہیں اور [illegible] خدا کی [illegible]
[illegible] سے منقول ہے کہ جو کوئی [illegible] سورۃ [illegible]
[illegible] خواص
سورۃ انشقاق کے یہ ہیں کہ پڑھنا اسکا [illegible] اور [illegible]
[illegible] خواص سورۃ مطففین کے یہ ہیں کہ جو پڑھے اسکو [illegible]
خواص سورۃ انشقاق کے یہ ہیں کہ لکھنا اسکا [illegible] آسان [illegible]
وضع حمل ہوتا [illegible] اسکو گلے [illegible] اور پڑھنا اسکا [illegible] سورۃ البروج
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۃ بروج کو فرض نمازوں میں پڑھے [illegible] سورۃ بروج
کا [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] خواص
اسکے یہ ہیں کہ جو پڑھے اسکو [illegible] خواب [illegible]
[illegible] سورۃ الطارق حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۃ والسماء
والطارق کو اپنی نمازوں میں پڑھے [illegible]
[illegible] خواص اسکے یہ ہیں کہ جو پانی پر پڑھے اور اس [illegible]
[illegible] سورۃ الاعلیٰ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی سبح اسم ربک الاعلیٰ کو
فرض یا نافلہ میں پڑھے قیامت میں اس [illegible]
[illegible] خواص اسکے یہ ہیں کہ جو پڑھے [illegible]
[illegible] سورۃ الغاشیہ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے
کہ جو کوئی [illegible]
و آخرت میں [illegible] خواص اسکے یہ ہیں کہ

جو پڑھے اسکو کھانے کی چیز میں سے [illegible] دکھایا جاتا ہے۔ سورۃ الفجر حضرت امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہے کہ سورۂ فجر کو نماز واجب و نافلہ میں پڑھا کرو کہ یہ سورہ امام حسینؑ کا ہے جو کوئی اس سورہ کو پڑھے
جوار میں آنحضرت کے ہوگا۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی گیارہ مرتبہ قبل مجامعت اس سورہ کو پڑھے
لڑکا پیدا ہوگا اور وہ باعث اسکے سرور کا ہوگا۔ سورۃ البلد حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ
جو کوئی سورۂ بلد کو نماز واجب میں پڑھے دنیا میں صالحین سے مشہور ہوگا اسکا مرتبہ بزرگ پاس حق تعالیٰ
کے ہوگا اور قیامت میں رفقائے انبیاء و شہداء و صالحین سے ہوگا۔ خواص اسکے یہ ہیں کہ بچہ کا لکھ کے اسکے پانی کو
[illegible]
النفس سورۃ الشمس و سورۃ اللیل و سورۃ الضحیٰ و سورۃ الم نشرح
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی بہت پڑھے ایک دن یا ایک رات میں سورۃ
والشمس و ضحٰہا اور سورۃ واللیل اور سورۃ الم نشرح اور سورۃ والضحیٰ کو
جو چیز کہ نزدیک اسکے حاضر ہو قیامت میں واسطے اسکے گواہی دیگی یہاں تک کہ بال اور پوست اور گوشت
اور خون اور رگیں اور پٹھے اور ہڈیاں [illegible] اور حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہی تمہاری
میں نے قبول کی [illegible] واسطے بندہ میرے کے [illegible] اسکو بہشت میں اور جو جگہ پسند کرے اسکو
دو گوارا ہو [illegible] اور بہشت [illegible] واسطے بندہ میرے کے۔ خواص سورۃ الشمس کے یہ ہیں
کہ جو کوئی [illegible] پانی اس سورہ کا [illegible] خواص سورۃ اللیل کے یہ ہیں کہ
پڑھے اسکو [illegible] صاحب صرع [illegible] حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو
پڑھے اس سورہ کو عطا کرے اللہ تعالیٰ [illegible]
اور [illegible] رزق [illegible] واسطے اسکے [illegible] خواص سورۃ الضحیٰ کے یہ ہیں کہ جو پڑھے اسکو
واسطے کھوئی ہوئی چیز کے یاد آجاتا ہے۔ آنحضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ سورہ والضحیٰ و الم نشرح
دونوں ملا کے ایک سورہ ہے۔ خواص سورۃ الم نشرح کے یہ ہیں کہ پانی اس سورہ کا
پتھری کو دور کرتا ہے اور کھولتا ہے مثانہ کو اور دفع کرتا ہے سردی کو اور [illegible] اسکا

سینہ پر اور دل پر تسکین دیتا ہے اسکے الم سے۔ سورۃ التین حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ
جو کوئی سورۃ والتین کو فرائض و نوافل میں پڑھے خدا بہشت میں وہ جگہ اسکو عطا فرماوے جو جگہ چاہے
خواص اسکے یہ ہیں کہ جو پڑھے اس سورہ کو کھانے پر اسمیں شفا ہو۔ سورۃ العلق حضرت امام
جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ جو کوئی دن یا رات میں پڑھکر مرے ایسا ہو کہ شہید مرا اور خدا اسکو شہیدوں
کے ساتھ محشور کرے اور ایسا ہو کہ راہ خدا میں فوج آنحضرت صلعم میں جہاد کیا ہو۔ خواص اسکے
یہ ہیں کہ جو کوئی پڑھے اسکو دریا میں سالم رہے۔ سورۃ القدر بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو بلند آواز سے پڑھے ایسا ہو کہ تلوار کھینچکر راہ خدا میں جہاد کرے
اور جو آہستہ پڑھے تو ایسا ہو کہ راہ خدا میں شہید ہوا ہو اور اپنے خون میں ہاتھ پاؤں مارے ہوں
اور جو کوئی دس بار پڑھے خدا ہزار گناہ اسکے محو کرے اور بروایت دیگر آنحضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی
اسکو نماز فریضہ میں پڑھے منادی جانب رب العزت سے ندا کرے کہ خدا نے تیرے گذشتہ گناہوں کو بخشا
عمل نئے سرے سے کر اور بسند معتبر حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی پہلے طلوع آفتاب سے
قل ھو اللہ اور انا انزلناہ کو پڑھے اس روز کسی گناہ میں مبتلا نہو ہر چند شیطان کوشش
کرے اور بسند معتبر حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ حق تعالی کے نزدیک روز جمعہ میں ہزار نفحہ
خوشبودار رحمت کی ہیں جس بندہ کو جسقدر چاہتا ہے ان میں سے عطا کرتا ہے پس جو کوئی سورۃ قدر
کو بعد عصر جمعہ سو بار پڑھے دس ہزار نفحہ رحمت اور مثل اسکے اس بندہ کو عطا فرماوے اور
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی نیا کپڑا قطع کرے اور سورۂ قدر کو چھتیس بار پڑھے
اور ہر بار جب لفظ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ پر پہونچے تھوڑا پانی اٹھا لے اور ہلکی طور سے کپڑے پر
چھڑکے پھر دو رکعت نماز اسکے پاس پڑھے اور دعا کرے اور بعد نماز کے کہے اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مَا اَتَجَمَّلُ بِهٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَ
اُصَلِّیْ فِیْهِ لِرَبِّیْ اور حمد الہی کرے برابر فراخی نعمت میں ہو جبتک وہ کپڑا پرانا ہو اور بسند معتبر
منقول ہے کہ جب حضرت امام رضاؑ جامہ پہنتے تھے ایک قدح آب طلب کرتے تھے اور چند بار سورۂ قدر

اور دس بار سورۂ اخلاص اور دس بار سورۂ کافرون اس ظرف پر پڑھتے تھے اور پھر اس پانی کو جامہ پر
چھڑکتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی پہلے پہننے کپڑے سے ایسا کرے برابر فراخی و عیش میں ہو جب
تک اس جامہ سے ایک تار باقی رہے اور بسند معتبر حضرت امیر سے منقول ہے کہ جب حق تعالی جامہ
کسی کو عطا فرمانا چاہتا ہے تو وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد اور آیۃ الکرسی
اور سورۂ قل ہو اللہ اور سورۂ قدر پڑھے پھر شکر کرے اس خدا کا کہ جس نے اسکے پردہ کو ڈھانکا لباس سے
چھپایا اور لوگوں میں زینت بخشی اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ بہت کہے جو ایسا کرے گا
اس جامہ میں نافرمانی خدا نہ کرے اور ہر تار کے عوض کہ اس لباس میں ہے ایک ملک اسکے لیے
استغفار کرے اور اسکے لیے طلب بخشش اور دعا اور رحم کرے اور ... بسند معتبر منقول ہے
کہ جو کوئی ایک پیالہ میں پانی رکھے اور پچیس بار اس پر سورۂ قدر پڑھے اور پانی کو کپڑے پر چھڑکے
برابر ... میں رہے جب تک کہ وہ لباس پرانا ہو اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے کہ ... پاؤں سے کوزہ اٹھا لے اور پانی سے بھرے اور تیس بار سورۂ قدر
اس کوزہ پر پڑھے پس اس کوزہ کو لٹکائے اور اس سے پانی پئے اور وضو کرے اور ...
اس سے کہ پانی ختم تمام ہو اور پانی اس میں ملائے اور حضرت امام محمد تقی سے منقول ہے کہ جو دن رات میں
چہتر بار سورۂ قدر پڑھے حق تعالی ہزار ملک خلق کرے کہ چھتیس ہزار برس تک ثواب اسکے لیے
لکھیں اور ثواب اسکا دو ہزار گونہ مضاعف فرمائے بطور یہ کہ بعد طلوع صبح قبل نماز سات بار اور
بعد نماز صبح دس بار اور قبل زوال قبل نافلہ دس بار اور بعد نافلہ اکیس بار بعد نماز عصر دس بار بعد
نماز عشاء کے سات بار سوتے وقت گیارہ بار جب ایسا کرے تو ساتھ ... اسکے ...
اول چھ روز تک ... صلوات ... ان خدا میں رہے ...
تب سے حق تعالی نظر رحمت اسکی طرف کرے اور دروازے آسمان کے اسکے ...
ہو ... واسطے حق تعالی ایک گھر پیدا کرے کہ طول و عرض اسکا ... ہو اور ...
اور اس گھر کو بھر دے ملائکہ سے کہ اسکے لیے ... کریں تا بقیامت ...

سینہ پر اور دل پر تسکین دیتا ہے جسکے الم سے سورۃ التین حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ
جو کوئی سورۃ والتین کو فرائض و نوافل میں پڑھے خدا بہشت میں وہ جگہ اسکو عطا فرماوے جو جگہ چاہے
خواص اسکے یہ ہیں کہ جو پڑھے اس سورہ کو کھانے پر تمامین شفا ہو سورۃ العلق حضرت امام
جعفر صادقؑ سے روایت کی گئی ہے کہ جو کوئی دن یا رات میں پڑھکر مرے ایسا ہو کہ شہید مرا اور خدا اسکو شہدا
کے ساتھ محشور کرے اور ایسا ہو کہ راہ خدا میں فوج آنحضرت صلعم میں جہاد کیا ہو خواص اسکے
یہ ہیں کہ جو کوئی پڑھے اسکو دریا میں سالم رہے سورۃ القدر باسناد معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو بلند آواز سے پڑھے ایسا ہو کہ تلوار کھینچکر راہ خدا میں جہاد کرے
اور جو آہستہ پڑھے تو ایسا ہو کہ راہ خدا میں شہید ہوا ہو اور اپنے خون میں ہاتھ پاؤں مارے ہوں
اور جو کوئی دس بار پڑھے خدا ہزار گناہ اسکے محو کرے اور بروایت دیگر آنحضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی
اسکو نماز فریضہ میں پڑھے منادی جانب رب العزت سے ندا کرے کہ خدا نے تیرے گذشتہ گناہوں کو بخشا
عمل نئے سرے سے کر اور باسناد معتبر حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی پہلے طلوع آفتاب سے
قل هو الله اور انا انزلناه کو پڑھے اس روز کسی گناہ میں مبتلا نہو ہرچند شیطان کوشش
کرے اور باسناد معتبر حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ حق تعالی کے نزدیک روز جمعہ میں ہزار نفحے
خوشبودار رحمت کی ہیں جس بندہ کو جسقدر چاہتا ہے عطا فرماتا ہے پس جو کوئی سورۃ قدر
کو بعد عصر جمعہ سو بار پڑھے وہ سب ہزار نفحہ رحمت اور مثل اسکے اس بندہ کو عطا فرماوے اور
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی نیا کپڑا قطع کرے اور تیس بار پڑھے
اور ہر بار حسب القدر تنزل الملئکۃ پر پہنچے تھوڑا پانی اٹھائے اور اس کپڑے پر چھڑکے
پھر دو رکعت نماز اس لباس میں پڑھے اور دعا کرے اور دعا یہ ہو الحمد
لله الذي رزقني ما اتجمل به في الناس فاواري به عورتي و
اصلي فيه لربي اور حمد الہی کرے برابر فراخی نعمت میں جب تک وہ کپڑا باقی رہے اور
منقول ہے کہ جب حضرت امام رضاؑ لباس نو پہنتے تھے ایک قدح آب طلب کرتے تھے اور دس بار سورۃ قدر

اور دس بار سورۂ اخلاص اور دس بار سورۂ کافرون اس ظرف پر پڑھتے تھے اور پھر اس پانی کو چادر پر
چھڑک دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو کوئی پہلے [illegible] ایسا کرے برابر فراخی عیش میں ہوگا جب
تک کہ اس چادر سے ایک تار باقی رہے اور بسند معتبر حضرت امیر سے منقول ہے کہ جب حق تعالیٰ جامہ
کسی کو عطا فرمائے چاہیے کہ وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ حمد کے آیۃ الکرسی
اور سورۂ انا انزلناہ پڑھے پھر [illegible] خدا کی حمد کرے کہ جس نے اسکے [illegible] کو
چھپایا اور لوگوں میں [illegible] اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ [illegible] جو ایسا کرے
اس جامہ میں نافرمانی خدا نہ کرے اور [illegible] اس لباس میں [illegible]
[illegible] اور دعا اور ترحم کرے اور دوسری روایت میں ہے
کہ جو کوئی ایک پیالہ میں پانی لے اور پچیس بار سورۂ قدر پڑھے اور پانی کو کپڑے پر چھڑکے
برابر [illegible] تک کہ وہ لباس [illegible] اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہے کہ واسطے [illegible] کو [illegible] پانی سے بھرے اور تیس بار سورۂ قدر
اس [illegible] پڑھے پس اس برتن کو لٹکائے اور اس سے پانی پیئے اور وضو کرے اور جیسے
اس سے کم پانی ہو [illegible] تمام ہوا اور پانی اس میں ملائے اور حضرت امام محمد تقی سے منقول ہے کہ جو شخص روز
جمعہ [illegible] بار سورۂ قدر پڑھے حق تعالیٰ ہزار ملک خلق کرے کہ چھتیس ہزار برس [illegible] ثواب اسکے لیے
لکھیں اور ثواب اسکا دو ہزار گونہ مضاعف فرمائے بطور یہ کہ بعد طلوع صبح قبل نماز سات بار اور
بعد نماز صبح دس بار اور قبل زوال [illegible] دس بار اور بعد [illegible] اکیس بار بعد نماز عصر دس بار اور بعد
نماز عشا کے سات بار سوتے وقت گیارہ بار جب ایسا کرے تو [illegible]
اول [illegible] صلوات بھیجیں [illegible] خدا میں رہے [illegible]
[illegible] حق تعالیٰ نظر رحمت اسکی طرف کرے اور دروازے آسمان کے اسکے [illegible]
جو [illegible] حق تعالیٰ ایک گھر پیدا کرے کہ طول و عرض اسکا [illegible] ہوا اور [illegible]
اور اس گھر کو بھر دے ملائکہ سے کہ اسکے لیے طلب آمرزش کریں قیامت تک اور [illegible]

ثواب اسکا دو ہزار سال ہر روز ہزار ہزار بار سے پانچویں ثواب اعمال جمیع خلائق کا ایک روز میں اسکو
عطا کرے چھٹے امان خدا میں رہے صبح تک ساتویں اللہ تعالیٰ ایک ملک پیدا کرے کہ تسبیح اسکی
آسمانوں اور زمینوں سے بڑی ہو اور ہر ذرہ کی جگہ پر اسکے بدن کا ایک بال ہو اور ہر بال جن
والانس کی قوت سے استغفار کرے صاحب عمل کے واسطے قیامت تک اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہے کہ وہ نور دیتا ہے اسکے پڑھنے والوں کے ساتھ رہیگا اور سورۂ قدر کا نور ہے اور جو کوئی
اس سورہ کو نماز میں پڑھے علیین میں پہنچ جاسے اور مقبول ہو نماز اسکی اسکا اعتبار ہو اور جو کوئی
اس سورہ کو پڑھے اور دعا کرے دعا اسکی لوح محفوظ پر جاسے اور مستجاب ہوا اور جو کوئی اس سورہ
کو پڑھے محبت اسکی دلوں میں لوگوں کے ہم پہونچے اور جو اہل حاجت یہ سورہ پڑھے
اور کسی کے پاس جاسے تو حاجت اسکی برآسے اور جو کسی بادشاہ یا کسی ظالم سے ڈرے
جس وقت نزدیک اسکے جاسے اس سورہ کو پڑھے اسکے شر سے امن ہو اور جو کوئی کسی شخص سے کوئی
دعویٰ یا جھگڑا رکھتا ہو اس سورہ کو پڑھے دشمن پر غالب آسے اور پڑھنے والا اسکا ہنوز فارغ نہیں
ہونے پاتا کہ براءت بیزاری جہنم اسکے واسطے لکھی جاتی ہے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو
کوئی شب میں سو بار اس سورہ کو پڑھے صبح سے پہلے بہشت کو دیکھے اور بسند معتبر منقول ہے کہ
حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا کہ میری آٹھ بیٹیاں ہیں اور ایک
بیٹے کا منہ میں نے نہیں دیکھا دعا فرمائیے کہ خدا مجھکو ایک بیٹا بخشے حضرت نے فرمایا کہ جب بقصد
جماع بیٹھے تو سیدھا ہاتھ عورت کی ناف کی سیدھی جانب رکھ اور ساٹھ بار سورۂ قدر پڑھ پھر
مشغول ہو جب حمل ظاہر ہو شب میں جس وقت ایک کروٹ سے دوسری کروٹ لے اس سورہ کو
پڑھ اس شخص نے کہا ایسا ہی کیا اور سات بیٹے خدا نے برابر مجھکو عطا کیے اور بسند معتبر منقول ہے ابی عمرو
سے کہا کہ بہت حال میرا پریشان ہوا فقر و احتیاج سے خدمت حضرت امام محمد تقیؑ میں لکھا
میں نے حال اپنا فرمایا کہ مداومت کر سورۂ انا ارسلنا نوحا الی قومہ تو میں نے
سال بھر تک پڑھا اور کچھ اثر نہ دیکھا بار دیگر لکھا اور حضرت سے عرض کیا کہ اس سورہ کے

جناکو کچھ نفع نہ ہوا تب حضرت نے لکھا کہ اسکو ایک برس پڑھنا کافی ہے اب سورۂ قدر کو پڑھو
[illegible] نے ایسا ہی کیا بعد کسی قدر وقت کے اس داؤد نے میرا قرض ادا کیا اور وظیفہ میرے کا دو برابر کے
[illegible] لیے مقرر کیا اور مجھکو وکیل کیا اور بصرہ میں بھیجا اور پانسو درہم میرے لیے قرار دیے
[illegible] نامہ لکھا [illegible] حضرت امام علی نقی [illegible] اور علی بن محمد [illegible] کو دیا اور بھیجا اور [illegible] لکھا
کہ آپ کے والد [illegible] میں نے اپنا حال عرض کیا تھا حضرت نے ایسا لکھا کہ میں نے عمل کیا اور
میرا حال اچھا ہو گیا [illegible] چاہتا ہوں کہ فرمایئے آیا نماز میں پڑھنے پر سورۂ قدر کے اکتفا
کروں یا نماز میں بھی پڑھ سکتا ہوں اور کس قدر پڑھوں اندازہ فرمایئے حضرت نے لکھا کہ
کسی سورہ کو قرآن کے ترک نہ کرے چھوٹا ہو یا بڑا اور پڑھنا سورۂ قدر کا دن رات میں سو بار
کافی ہے اور بسند معتبر حضرت امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ جو کوئی بعد نماز عصر کے دس بار
سورۂ قدر پڑھے مثل اعمال جمیع خلائق کے ثواب اسکو کرامت فرمائیں اور بسند معتبر منقول
ہے کہ حضرت امام محمد تقی جب نئے مہینے میں داخل ہوتے تھے پہلی تاریخ دو رکعت نماز پڑھتے تھے
اور رکعت اول میں بعد الحمد تیس بار سورۂ اخلاص اور رکعت دوسری میں بعد الحمد تیس بار سورہ
قدر پڑھتے تھے اور بعد نماز جو میسر ہوتا تھا تصدق دیتے تھے اور سلامتی اُس ماہ کی سبب
پڑھنے اس دو رکعت نماز کے خرید فرماتے تھے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ قدر کو
بعد صبح دس بار اور قریب زوال [illegible] بار اور [illegible] دس بار پڑھے دو ہزار فرشتے تیس سال تک
ثواب اسکا لکھیں اور [illegible] کہ جو کوئی سات بار بعد طلوع صبح پڑھے مشغول صف میں ملائکہ کی صف
صلوات [illegible] [illegible] اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا کہ جو کوئی سورۂ قدر کو
ہزار بار روز دوشنبہ کے اور ہزار بار [illegible] کو پڑھے حق تعالیٰ اُس سے ایک ملک پیدا کرے کہ
[illegible] کی آسمان اور زمینوں سے بزرگ تر ہو اور روایت میں ہے کہ ہزار بال پیدا کرے کہ ہر بال کے
میں ہزار ہزار زبان پیدا کرے کہ ہر ایک زبان کی قوت تمام انس سے [illegible] اور [illegible] کہ اُس
سورہ کے پڑھنے والے کے لیے اور اللہ تعالیٰ ثواب [illegible] دو ہزار بار [illegible]

اور بسند معتبر منقول ہے کہ ابو علی بن راشد نے خدمت حضرت امام علی نقی میں عرض کیا کہ تمنے محمد بن الفرج
کو لکھا تھا کہ بہترین سورہ جو نماز واجب میں پڑھیں سورۂ قدر و اخلاص ہے اور مجھپر یہ دشوار ہے کہ یہ
دونوں سورہ نماز صبح میں پڑھوں حضرت نے فرمایا کہ تجھپر گران نہو واللہ کہ فضیلت انہی دونوں
سوروں میں ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ خدمت صاحب الامر میں لکھا کہ آپ کے آباء سے ہم تک
ہمکو پہونچی ہے ایک حدیث کہ تعجب رکھتا ہوں میں اس شخص سے کہ جو سورۂ قدر نماز میں نہیں
پڑھتا کیونکر نماز اسکی مقبول ہوتی ہے اور روایت دیگر میں آیا ہے کہ جس نماز میں سورۂ اخلاص
نہ پڑھیں وہ مقبول نہیں ہے اور روایت دیگر میں آیا ہے کہ جو کوئی نماز ہائے واجب میں سورۂ ہمزہ
پڑھے خیر دنیا اسکو دیجائیگی پس آیا جائز ہے کہ ان دونوں سوروں کو ترک کریں اور سورۂ ہمزہ پڑھیں
حضرت نے جواب میں لکھا کہ ثواب ان سوروں کا جیسا کہ تمکو پہونچا ہے حق ہے اور جو اس سورہ کو ترک
کرے جسکا ثواب تمکو پہونچا ہے اور قدر اور اخلاص اس جگہ پڑھے ان دونوں سوروں کی فضیلت
کے سبب سے اس سورہ کا بھی ثواب پائیگا اور جو ان دو سوروں کے سوا اور سورہ پڑھے وہ بھی جائز
ہے اور نماز تمہاری تمام اور کامل ہے لیکن افضل کے ترک کرنیوالے ہوگے خواص اسکے یہ
ہیں کہ جو کوئی پڑھے اس سورہ کو اس چیز پر کہ جمع کیا ہو دیمک نے [illegible] اور اگر پڑھے اس سورہ کو
غمگین یا مریض یا مسافر یا قیدی ہو اسکے لئے [illegible] سورۃ البینہ حضرت امام محمد باقر
سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ لم یکن پڑھے مشرک سے بیزار ہوا اور دین پیغمبر میں داخل ہوا اور
قیامت میں [illegible]
سلامت رہے [illegible] حاملہ اگر پئے پانی اس سورہ کا [illegible]
کہ سفیدی [illegible] پانی اس سورہ [illegible] اس سورہ کا پڑھنا [illegible]
[illegible] سورۃ الزلزال بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ زلزال [illegible]
پڑھنے سے کہ جو کوئی نماز ہائے نافلہ میں اس سورہ کو پڑھے [illegible] خدا اسکو زلزلہ [illegible] اور
دنیا کی [illegible] اور وقت [illegible] ایک [illegible]

فرشتے جانب خدا سے اُسکے پاس آئے اور سرہانے بیٹھے اور خدا کی طرف سے ملک الموت سے کہیں کہ نرمی
اور مدارا کر دوست خدا سے کہ خدا کو یہ سورہ پڑھ کر بہت یاد کرتا تھا اور یہ سورہ بھی ملک الموت سے کہے
اور مدد فرمائیں کہ حق تعالی نے مجھکو ایسا ہی حکم فرمایا ہے کہ اُسکی بات سنوں میں اور اطاعت کروں اور
جبتک کہ حکم نہ کرے مجھکو قبض روح نہ کروں میں پس ملک الموت اُسکے پاس ہو جبتک کہ پردہ اُسکی آنکھوں سے
اٹھالیں اور اپنی جگہ بہشت میں دیکھے اور دیکھ کر تبسم کرے کہ اب میری روح قبض کریں ملک الموت بڑی
آسانی سے قبض روح کرے اور ستر ہزار ملک اُسکی روح کی مشایعت کریں اور داخل بہشت میں پہنچائیں
اور بسند معتبر حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی یہ سورہ چار بار
پڑھے ایسا ہے کہ تمام قرآن پڑھا ہو خواص اُسکے یہ ہیں کہ ایمن ہوتا ہے اس سورہ کا پڑھنے والا
غضب بادشاہ کے سورۃ العادیات حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی مداومت کرے
والعادیات کے پڑھنے پر حضرت امیر کے ساتھ محشور ہو اور بہشت میں آن حضرت کے رفقا سے ہو
خواص اسکے یہ ہیں کہ پڑھنا اس سورہ کا خلاصی کرتا ہے خوف سے ڈرنے والے کو سورۃ
القارعہ حضرت امام محمد باقر سے مروی ہے کہ جو کوئی اسکو بہت پڑھے خدا اُسکو فتنہ دجال اور
حرارت آتش جہنم سے آخرت میں امان دے خواص اسکے یہ ہیں کہ لٹکائے گلے میں اس شخص کے اس سورہ کو
کہ قلیل ہو رزق اسکا سورۃ التکاثر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی یہ سورہ
نماز واجب میں پڑھے حق تعالی سو شہیدوں کا ثواب اُسکے واسطے لکھے اور جو کوئی نافلہ میں پڑھے
ثواب پچاس شہیدوں کا ثواب اُسکے لیے لکھے اور نماز واجب میں چالیس صفیں ملائکہ کی اُسکے ساتھ نماز پڑھیں
اور بسند معتبر انحضرت سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی سوتے وقت پڑھے خدا اُسکو
عذاب قبر سے بچائے خواص اسکے یہ ہیں کہ نفع کرتا ہے درد سر کو اگر پڑھے عصر کے بعد سورۃ العصر
حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی والعصر کو نماز ہائے نافلہ میں پڑھے خدا اُسکو قیامت میں باروے
نورانی و دندان خندان و چشم روشن و خوشحال اٹھائے اور داخل بہشت کرے خواص اسکے یہ ہیں کہ
پڑھے خزانہ پر تو محفوظ رہے اور جو صاحب تپ پر پڑھے تو بری ہو اُس سے اور جو کہ لکھے اس سورہ کو شب جمعہ

بعد نماز عشا کے اور رکھے اپنے پاس اور جائے کسی [illegible] کے سامنے [illegible] سورۃ الھمزۃ
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو فریضہ نماز میں پڑھیگا [illegible] فقر کو اس سے
دور کریگا اور روزی کو کشادہ کریگا اور [illegible] سے محفوظ رہیگا [illegible] جو کوئی
پڑھے اسکو [illegible] سورۃ الفیل و القریش حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ جو کوئی [illegible] نمازوں میں سورۂ فیل [illegible]
[illegible] گواہی دینگے [illegible]
[illegible] حساب [illegible] بہشت [illegible]
منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ لایلاف قریش کو [illegible]
[illegible] ہو جانا چاہیے کہ مشہور علما میں یہ ہے کہ فقط سورۂ فیل یا فقط سورۂ قریش کو نماز واجب میں
نہ پڑھنا چاہیے [illegible] ملا کے دونوں کو پڑھنا چاہیے یعنی دونوں ایک ہی سورہ ہیں [illegible]
[illegible] خواص اسکے یہ ہیں کہ جو پڑھے اس سورہ کو کھانے پر [illegible]
جو کوئی پڑھے [illegible] سورۃ الماعون
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی اسکو فریضہ و نوافل میں پڑھے ان لوگوں میں سے ہوگا جنکا نماز
و روزہ خدا نے قبول کیا ہے اور قیامت میں اس کا حساب [illegible] اعمال [illegible] خواص اسکے یہ ہیں
کہ جو کوئی پڑھے اسکو بعد نماز [illegible] حفاظت [illegible] سورۃ الکوثر
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی اسکو نماز فریضہ [illegible]
حوض کوثر سے پانی [illegible] سورۃ [illegible] حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ [illegible] نماز فریضہ [illegible]
[illegible] ماں باپ [illegible] اولاد کو بخشے [illegible]
[illegible] دنیا [illegible] شہید [illegible]
معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ [illegible] ثلث قرآن [illegible]

اور سورۂ جحد چہارم قرآن ہے اور بسند معتبر انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص سوتے وقت سورۂ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ و سورۂ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑھے اللہ تعالیٰ شرک سے بیزاری اسکے
واسطے لکھے اور بسند معتبر حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے ایک سفر میں نماز پڑھی اور انہوں نے
اُسکی رکعت اول میں جحد اور ثانیہ میں توحید کو پڑھا اور فارغ ہو کر فرمایا کہ تمہارے واسطے
ایک ثلث اور چہارم قرآن میں نے پڑھا اور بسند صحیح حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ترک نکرو
پڑھنا ان دونوں سوروں کا سات نمازوں میں نافلہ صبح اور رکعت اول نافلہ ظہر اور رکعت اول
نافلہ شام اور دو رکعت اول نماز شب اور نماز احرام اور نماز صبح میں اگر ہوا بہت تیز ہو گا اور ظاہر ہو ورنہ
نہ پڑھ سکے اور نماز طواف میں اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ ان سب نمازوں کی پہلی رکعت میں
سورۂ توحید پڑھتے تھے مگر نافلہ صبح کی رکعت اول میں سورۂ جحد پڑھتے تھے خواص اسکے
یہ ہیں کہ جو کوئی پڑھے اس سورہ کو وقت طلوع آفتاب دس مرتبہ پھر دعا کرے جس چیز کا ارادہ
رکھتا ہو قبول ہوگی وہ دعا سورۃ النصر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ
نصر کو نماز فریضہ یا نافلہ میں پڑھے خدا اسکو سب دشمنوں پر فتح دیگا اور جب قبر سے باہر نکلے
اُسکے ساتھ ایک نامہ ہو اور اسمیں امان صراط اور آواز جہنم اور آتش جہنم سے ہو اور جس چیز
پر گذرے وہ اسکو بشارت نیکی دیں تاکہ داخل بہشت ہو اور اسکے لیے دنیا میں اسباب
خیر اسقدر حق تعالیٰ مہیا کرے کہ دل میں خطور نہ کیا ہو اور آرزو اسکی نرکھتا ہو خواص
اسکے یہ ہیں کہ جو کوئی پڑھے اس سورہ کو کسی نماز سنت میں سات مرتبہ قبول ہو وہ نماز سورۂ
تبت حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب یہ سورہ پڑھو تو نفرین کرو ابولہب پر کہ جھٹلانے والا
آنحضرت صلعم کا اور احکام خدا کا تھا خواص اسکے یہ ہیں کہ پڑھنا اور پر درد والے کے اور بخشش
کو نفع ہوا انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ التوحید بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے
کہ جو کوئی سورۂ توحید ایک بار پڑھے حق تعالیٰ اُسپر برکت بھیجے اور جو دو بار پڑھے تو اُسکے اہل پر
بھی برکت بھیجے اور جو تین بار پڑھے تو حق تعالیٰ اُسپر اور اُسکے اہل و ہمسایوں میں برکت دے

اور جو کوئی بارہ مرتبہ پڑھے خداے تعالیٰ بہشت میں بارہ قصر اسکے لیے بنا کرے اور کاتب اعمال
ایک دوسرے سے کہیں کہ آؤ چلیں اور اپنے بھائی کے مکانوں کو دیکھیں اور جو کوئی سو بار پڑھے
خدا پچیس سال کے گناہ اسکے بخشے بغیر خون ناحق و مال مردم کے اور جو چار سو بار پڑھے چار سو شہید
کا ثواب پاوے ایسے شہید کہ جنکے گھوڑے وہان کو پی کر دیا ہو اور خون انکا بہتا ہو اور جو ہزار بار ایک دن
رات میں پڑھے نہ مرے جبتک اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھ لیوے یا دوسرا اسکو دکھلاوے اور دوسری
سند معتبر سے انحضرت سے منقول ہے کہ جب انحضرت صلعم نے نماز جنازہ سعد بن معاذ کی پڑھی
فرمایا کہ ستر ہزار فرشتے نے اسپر نماز پڑھی کہ جبرئیل انمیں تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ کس
عمل سے مستحق ہوا اسکا ہوا کہ تم سب اسپر نماز پڑھی کہا اس سبب سے کہ قل ہو اللہ پڑھتا تھا اٹھتے بیٹھتے
سوار پیادہ چلتے پھرتے اور دوسری حدیث میں انحضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی ... سورۂ
توحید پڑھے ... گناہ اسکے بخشے ... اور دوسری حدیث میں وارد
فرمایا اپنی حفاظت کرو ... سورۂ ... پڑھے ...
اور سامنے اور پیچھے سر ... پاؤن سے ... کیسا ...
اور اسکی نظر تجھ پر پڑے تین بار پڑھ اور ... ایک انگلی بند کرتا جا ... بائیں ہاتھ کی
جانب سے اور انگلیاں ایسی ہی رکھ ... اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
ایکدن گذر جاوے اور اسدن کی پانچون نمازون میں قل ہو اللہ نہ پڑھے اس سے خطاب کرینگے کہ اے
بندۂ خدا تو نمازیوں میں سے نہیں ہے اور بسند معتبر دیگر منقول ہے انحضرت سے کہ جسپر ایک
ہفتہ گذر جاوے اور سورۂ توحید نہ پڑھیگا اور مر جاوے ابولہب کے دین پر مریگا اور دوسری حدیث
میں فرمایا کہ جسکو کوئی مرض یا شدت پیش آوے اور قل ہو اللہ کو اسکے دفع کے لیے نہ پڑھے وہ
اہل آتش سے ہے اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ جو شخص خدا پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو چاہیے کہ بعد
نماز واجب کے سورۂ توحید کا پڑھنا ترک نہ کرے ... کہ جو کوئی بعد فریضہ قل ہو اللہ پڑھے خدا اسکو
خیر دارین نصیب کرے اور گناہ اسکے اور اسکے والدین اور بھائی بہن کے بخشے اور بسند صحیح حضرت

اور پیغمبر سے منقول ہے کہ جو کوئی یہ سورہ بعد نماز صبح کے گیارہ بار پڑھے اس دن کوئی گناہ اس سے لاحق نہ ہو
اگرچہ چاہے کہ شیطان کی خاک [illegible] حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی
[illegible] اور گیارہ بار قل ہو اللہ [illegible] اور اسکے [illegible] گھر کی حفاظت کرے
[illegible] حضرت [illegible] منقول ہے کہ جو کوئی [illegible]
[illegible] منقول ہے [illegible] حضرت رسول صلعم نے فرمایا
کہ جو کوئی [illegible] قل ہو اللہ [illegible] پچاس بار [illegible] امام
جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی ایک بار قل ہو اللہ پڑھے ایسا ہے کہ ایک ثلث قرآن و توریت
و انجیل و زبور کو پڑھا ہو اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ [illegible]
[illegible] کی حضرت سیدہ کو کرامت فرمائی تھی [illegible] آنحضرت کی [illegible] جو کوئی حضرت
فاطمہ [illegible] حضرت فاطمہ کو دوست رکھتا [illegible] قل ہو اللہ کو پڑھے اور [illegible] حضرت فاطمہ
سوال کرے [illegible] منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے
فرمایا کہ جسکو درد [illegible] عارض ہو [illegible] اور سورۂ فاتحہ و قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب
الناس و قل اعوذ برب الفلق پڑھے اور [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] سورۃ المعوذتین
[illegible] امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ [illegible] معوذتین [illegible]
[illegible] منقول ہے کہ حضرت امام
جعفر صادق [illegible] نماز شام [illegible] معوذتین کو پڑھا [illegible] فرمایا کہ [illegible]
سورۂ قرآن [illegible] حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جو کوئی [illegible]
اور سورۂ اخلاص سو بار [illegible] حق تعالیٰ [illegible]
[illegible]
[illegible] منقول ہے کہ جو کوئی [illegible]

کہ ای بندۂ خدا تجھکو بشارت ہو کہ خدا نے تیرے وتر کو قبول کیا اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے
منقول ہے کہ جو کوئی بعد نماز جمعہ سورۂ حمد ایکبار اور معوذتین و توحید ہر ایک سات سات بار اور آیۃ الکرسی و آیۂ
سخرہ اور آیہ اخیر سورۂ برات ایک ایکبار پڑھے کفارہ ہو اسکے گناہوں کا جو جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ہوا
اور معتبر حدیث میں منقول ہے کہ [illegible] حضرت امام رضا [illegible] خراسان میں وکیل آنحضرت کا
مجھکو حکم فرمایا کہ غالیہ [illegible] درست کر کے شیشہ میں کیا حضرت کو پسند
آیا اور فرمایا کہ [illegible] کا حق ہے اسکی تاثیر کے واسطے ایک کاغذ میں سورۂ حمد و توحید
و معوذتین کو لکھ کر شیشہ غالیہ کے غلاف میں رکھ دے اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
فرمایا کہ تمہاری حق ہے اور لیکن نہیں ہے اگر نظر بد تجھکو یا دوسرے کو نظر بد کی تاثیر کی
تا ثیر سے خوف ہو تو تین بار ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
پڑھے اور جو کوئی کسی زینت کے ساتھ اسباب میں ہو جب گھر سے باہر جائے تو معوذتین پڑھ
کر نکلے تاکہ ضرر نہ پہنچے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی خواب میں
ڈرے تو سوتے وقت معوذتین و آیۃ الکرسی پڑھے

فصل (۱۰) در بیان سجدہ ہائے تلاوت قرآن مجید

مخفی نہ رہے کہ قرآن مجید کے پندرہ سجدے ہیں پہلے سورۂ اعراف میں یسجدون پر اور دوسرے
سورۂ رعد میں اصال پر تیسرے سورۂ نحل میں یؤمرون پر چوتھے سورۂ
بنی اسرائیل میں خشوعا پر پانچویں سورۂ مریم میں بکیا پر چھٹے اور ساتویں
سورۂ حج میں دو جگہ پہلے یشاء پر دوسرے تفلحون پر آٹھویں سورۂ فرقان
میں نفورا پر نویں سورۂ نمل میں تعلنون پر دسویں سورۂ ص میں اناب پر
گیارھویں سورۂ انشقاق میں لا یسجدون پر اور سجدہ واجب چار ہیں پہلا وہ
جو سورۂ الم سجدہ میں ہے وہم لا یستکبرون پر اور دوسرے
سورۂ حم سجدہ میں ان کنتم ایاہ تعبدون پر اور تیسرے

اُسْجُدُوْا لِلّٰهِ پر اور احتیاط یہ ہے کہ دونوں جگہ سجدہ کرے اور یہ مذہب اہل سنت میں وَهُمْ
لَا يَسْأَمُوْنَ پر سجدہ کرتے ہیں تیسرے سورۂ وَالنَّجْمِ میں اور چوتھے سورۂ اِقْرَأْ
میں ان دونوں میں آخر سورہ پر اور کتاب تحفۃ الابرار و جامع عباسی سے ثابت ہوتا ہے کہ اَللّٰهُ
اَکْبَر کہنا اول سجدہ میں بدعت ہے اور آخر سجدہ میں مستحب ہے اور سجدہ واجب میں [illegible] بلکہ آیہ
تمام پڑھا جاوے اور بعض الفاظ شرط سے نہیں واجب نہیں اور حال سجدہ میں پاک ہونا نجاست و حدث
سے اور رو بقبلہ کرنا اور ستر عورت کرنا کچھ لازم نہیں لیکن اولیٰ یہ ہے کہ سات عضو مقررہ پر سجدہ
کرے اور اکتفا فقط پیشانی رکھنے پر [illegible] کرے اور جس چیز پر کہ نماز میں سجدہ جائز نہیں
ہے اس پر سجدہ نہ کرے اور اگر تاخیر ہو سجدہ کرنے میں تو بہ نیت قضا بجا لاوے اور بعض
مجتہدین فرماتے ہیں کہ ہمیشہ ادا ہے مگر تاخیر جائز نہیں ہے جس وقت کہ آیہ سجدہ کی تلاوت کرے
تو مکلف پر سجدہ واجب ہوتا ہے خواہ عورت ہو خواہ مرد یا وہ شخص کہ جس نے کان رکھ کر سنا ہو
لیکن اگر بدون ارادہ اور قصد کے آواز کان میں آوے تو ان صورتوں میں بھی احتیاطاً سجدہ کو
ترک نہ کرے پس چاہیے کہ قاری و سامع دونوں سجدہ کو جس وقت کہ آیہ سجدہ کو پڑھیں یا سنیں
فوراً بجا لاویں کہ اس فوریت پر علما کا اتفاق ہے اور احتیاطاً یہ ہے کہ ہر سجدۂ قرآن میں یہ دعا پڑھے
سَجَدْتُ لَكَ يَا رَبِّ تَعَبُّدًا وَرِقًّا لَا مُسْتَكْبِرًا عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَنْكِفًا
وَلَا مُتَعَظِّمًا بَلْ اَنَا عَبْدٌ ذَلِيلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِيرٌ

فصل (۱۱) در بیان مطہرات

اور وہ کئی ہیں پہلے آب مطلق کہ بغیر قید کے اطلاق آب اس پر ہو [illegible] آب مطلق تاوقتیکہ نجس نہ ہو
پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے نجاست کا مثل بول وغیرہ کا اور دور کرتا ہے حدث کو اور مراد حدث سے وہ چیز ہے کہ
جسے وہ عارض ہو آدمی کو تو بغیر غسل و وضو یا تیمم کے نماز نہ پڑھ سکے اور آب مضاف وہ پانی ہے کہ جسکو پانی
کہنا بغیر قید کے صحیح نہ ہو سکے مثل آب انار و آب سیب و گلاب وغیرہ کے پس یہ پانی طاہر ہے مگر پاک کرنے والا
نجاست کا اور رفع کرنے والا حدث کا نہیں ہے [illegible] آب جاری

اور آب جاری اس پانی کو کہتے ہیں کہ چشمہ و مادہ رکھتا ہو اور دوسرے پانی کنوئیں کا بھی حکم آب جاری کا [illegible]
مثل حوض و تالاب وغیرہ کے کہ چشمہ نہیں رکھتا پس اگر کر سے کم ہو تو بمجرد ملاقات نجاست کے نجس
ہو جاتا ہے اور اگر کر بھر ہو تو نجس نہیں ہوتا جب تک کہ بسبب نجاست کے اس کا رنگ یا بو یا مزہ متغیر
نہ ہو جیسے آب باران ہے لیکن آب جاری بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہیں ہوتا جب تک
کہ متغیر نہ ہو یعنی رنگ و بو و مزہ نجاست سے بدل نہ جائے اگرچہ کر سے کم ہو [illegible] اسیطرح
جو پانی ہو اگر ایک کر ہو بمجرد ملاقات نجاست کے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ متغیر بہ نجاست نہ ہو

تعداد کر

کر ساڑھے تین بالشت طول اور اتنا ہی عرض اور اتنا ہی گہرائی [illegible] ہو [illegible] بالشت ۱۲
کے بیالیس بالشت اور ساتواں حصہ بالشت کا ہوتا ہے معتبر [illegible] بالشت سے اور باعتبار وزن
کے وزن انگریزی حساب سے [illegible] من ساڑھے [illegible] سیر پانی ایک کر ہوتا ہے ہندی بیالیس سیر کا ہوتا ہے اور
سیر اسی روپیہ بھر انگریزی سکے کا ہوتا ہے اور اگر پانی کم کر سے ہے نجس ہو جائیگا اور احتیاطاً جو مسائل
میں اس بارہ میں جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ سید ابو الحسن صاحب و جناب سید
میرزا محمد صاحب مجتہدین لکھنؤ مدظلہما العالی سے دریافت کیے وہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں مسئلہ
ایک کریا کسی نے ایک حوض پختہ تیار کرایا اور وہ تیار ہو گیا [illegible] پانی سے بھر لیا اور کچھ
آفتاب نے اسکو خشک کر دیا تو وہ کریا حوض پاک ہو گا یا نہیں یا بہ آب باران روان ہو کے
پاک ہو گا جواب [illegible] پاک ہو جائیگا جہاں [illegible] خشک [illegible] واللہ العالم
[illegible] سید ابو الحسن [illegible] میرزا محمد [illegible] الی [illegible]
بنایا گیا [illegible] حوض [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

معروف بکبیر فاسقی عفی عنہ — **مسئلہ** ایک گڑھا کچی گڑھا ایک حوض ہے اور وہ نجس ہو گیا اور اسکو
دھوپ میں پانی سے خشک کیا اور پھر آفتاب نے اسکو خشک کر دیا تو وہ گڑھا حوض پاک ہوگا یا نہیں یا
پھر کو نجس ہو یا باران برسے پاک نہ ہوگا **جواب** پاک ہو جائیگا اگر یہ حوض دھوپ سے گرمی خشک
کر دیگی و نیز ہوا لعالم حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ **مسئلہ** اگر یہ حوض پاک تھا اسکو کوئی آدمی دن
زمین کے کنوں سے یا گھڑوں یا ڈولوں سے پانی کا اگر بھر دیا تو وہ آب گڑھا حوض وغیرہ کا پاک ہے یا نہیں
یا پلید وہ آب اگر نجس ہے یا باران کی مینہ سے ہوا گڑھا اسی طرح ہوگا **جواب** پاک ہے اگر کہیں ہو لیے
اور ظروف نجس سے بھر گیا اور برتن پاک ہو و نیز ہوا لعالم حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ آدمی جا بجا
بازار شہر وغیرہ کہ جو ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوتا ہے جب تک دو رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے جیسا کہ
اور اگر بطور ترشح کے آتا ہو اور گڑھے کم ہوں تو جو ملاقات نجاست سے نجس ہو جائیگا اور اسی طرح سے
جناب شیخ صاحب مدظلہ پانی کنوئیں کا خواہ گڑھے کم ہو خواہ زیادہ خواہ بطور جریان آتا ہو یا بطور
ترشح کے ہو جو ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوتا تا وقتیکہ متغیر نجاست سے ہوگا اور آب حمام جو سے
حوض کا اگر گڑھے میں ہو نیچے جو ملاقات نجاست سے نجس ہوگا جب کہ متغیر ہو جیسے بطور
آب باران جو بتقریر عرض جو پانی گڑھا یا جاری ہو جو ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوتا
جب تک متغیر ہو اگر اسے برساتی پانی زمین پر جاری ہو تو وہ پاک اور پاک کرنے والا ہے اگر اطاہر ہیں
اگر اسکو نجس نا کریں تو وہ پاک کرنے والا ہوگا الا نجس ہو پاک کرنے والا ہے لیکن بااعتبار جریان
باران کا حوض پاک ہے جیسا فرمایا حررہ السید مدظلہ

(فصل چہارم در حکم آب حمام)

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بیشتروں یا بیس ہے کوئی تبدیل ہو خواہ ڈول یا رسی مقررہ سے کھینچے جاویں یا نہ کھینچے جاویں پانی اس کنویں کا
[illegible] بعض علماء نے اشارہ کیا ہے کہ آب چاہ مثل چشمہ و دیگر آب جاری کے ہے پس آب چاہ بملاقات
نجاست [illegible] جناب شیخ صاحب کہ یہی کھینچنا ڈول یا رسی مقررہ کا مستحب ہے اور جب نہیں اگر آب چاہ
[illegible] الفقیر [illegible] کہ جو کنویں میں گری ہے پانی نکالنا چاہیے
لہٰذا حکم [illegible] جس وقت [illegible] کنویں میں گر جاوے [illegible] ہو یا مادہ یا شتر [illegible] تمام
پانی نکالے اور اگر پانی [illegible] پانی نکالنا ممکن نہ ہو تو ایک روز چار مرد بعد طلوع صبح صادق سے اور بعد غروب آفتاب
تھوڑی دیر [illegible] تمام دن پانی کھینچنے کا یقین حاصل ہو پانی نکالیں اور ایام سرما و گرما میں
کچھ فرق [illegible] نماز جماعت و جمعہ کے سبب کا یا [illegible] توقف کرنا بنا بر مشہور کے جائز ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ
دو دو [illegible] باری باری سے پانی کھینچیں اور کسی وقت موقوف نہ کریں اور چاہیے وہ نماز جماعت واحد کا [illegible]
[illegible] کھینچیں اور انکی باری نہیں [illegible] دونوں نماز [illegible] اگر کوئی ان
[illegible] امام ہو اور دوسرا مقتدی ہو یا کسی [illegible] نماز کی دو دو [illegible] اگر کچھ [illegible]
[illegible] اور یہی حکم ہے دونوں کا جو باقی ہیں اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ احکام مقدرات
[illegible] پانی کنویں کا متغیر نہ ہو اور در صورت تغیر کے پہلے بقدر پانی نکالا [illegible] زوال
[illegible] نکالنا چاہیے اور اگر کوئی مسکر [illegible] زوال [illegible]
[illegible] کنویں میں گرے تمام پانی کھینچنا مستحب ہے اگر کھینچنا تمام پانی کا [illegible]
[illegible] جیسا کہ بیان ہوا پانی نکالیں اور جو [illegible] کنویں میں گر کر مر جائے [illegible]
[illegible] اور بیان ہوا پانی نکالیں اور اگر [illegible] اور جانور مثل [illegible] کے
[illegible] پانی نکالا اور اگر لومڑی یا خرگوش [illegible] پانی [illegible] اور کوئی جانور مثل ان کے [illegible]
[illegible] گر کر مر جائے [illegible] چالیس ڈول پانی کا نکالنا کافی ہے [illegible] جناب شیخ [illegible]
[illegible] اگر [illegible] کنویں میں گر کر [illegible]
[illegible]

یا کنوئیں میں گرے اور متفرق و پراگندہ ہو جاوے تو چالیس ڈول اگر بعض ہوں کہ نزدیک سب بچا ہے تیس ڈول اور
اگر پراگندہ و متفرق نہوا ہو تو دس ڈول نکالے اور اگر پیشاب مرد کا گرے چالیس ڈول اور اگر پیشاب
لڑکے کا جو دودھ پیتا ہو گرے ایک ڈول اور اگر پیشاب ایسی لڑکی کا گرے کہ وہ دودھ پیتا ہو اور اناج سے
پرورش نہ پاتا ہو گرے تو سات ڈول اور اگر پیشاب بچہ یا لڑکی کا جو اناج کھاتی ہو اور اپنی غذا سے پرورش
پاتا ہو اگر گرے تو کل پانی نکالیں اور اگر آدمی سالم کنوئیں میں گر کر مر جاوے تو سب ڈول اور
اگر کافر بالغ یا نابالغ گر کر مر جاوے یا زندہ نکلے تمام پانی کنوئیں کا نکالے جیسا کہ بیان ہوا ہے اور اگر مرغ و
کبوتر اور چوہا اور گرا اسکی برابر جسم میں ہو تو مرغ تک کنوئیں میں گر کر مر جاوے تو سات ڈول اور اگر جنب کنوئیں
میں غسل کرے یا اترے اگر بدن اسکا نجاست سے پاک ہو تو بھی سات ڈول نکالے اور اگر بکری کنوئیں میں
گر کر مر جاوے تو چالیس ڈول نکالنی چاہئیں اور اگر چوہا کنوئیں میں گر کر مر جاوے بشرطیکہ سالم ہو اور سیاہ نہوا ہو تو
پانچ ڈول اور اگر متفرق و پراگندہ ہو جاوے تو سات ڈول اور اگر گنجشک یعنی چڑیا اور مثل اسکے چرند
میں ہو گر کر مر جاوے ایک ڈول اور بعض تین ڈول اور اگر خون انسان مسلم کا گرے تو تمام آب اور اگر
خون نجس العین یعنی سگ و خوک و کافر کا گرے تو بھی تمام آب جیسا کہ بیان ہوا اور اگر خون بہا ہو
یعنی وہ پانی ڈوبتی کا گرے تو پچاس یا چالیس ڈول اور اگر خون اسقدر کہ جیسا ذبح گوسفند میں نکلتا ہے
گرے تو پچاس ڈول اور اگر خون کم مثلاً خون مرغ اور مثل اسکے جو جانور ذبح میں ہو گرے تو دس ڈول اور بعض تیس ڈول
اور بعض چالیس یا تیس ڈول اور اگر منی انسان خواہ غیر انسان کی گرے تو بھی تمام آب کھینچیں اور اگر فضلہ مرغ خانگی کا گرے تو
پانچ ڈول اور اگر پسینہ جنب حرام کا یا پسینہ حیوان حلال یعنی نجاست خوار کا اور یا کوئی کنوئیں میں گر کر مر جاوے تو بھی تمام آب کھینچیں

فصل (۱۳) میں باقی بیان مطہرات کا

اور مطہرات کے بیان کی گیارہویں فصل میں پہلے مطہر یعنی پانی کا ذکر ہو چکا اب باقی مطہرات کا بیان ہوتا ہے
دوسرا آفتاب ہے کہ زمین اور دیوار و حصیر و بوریا وغیرہ کو پاک کرتا ہے بشرطیکہ سب چیزیں نجس ہوں اور
آفتاب اسکو خشک کرے اور اگر بغیر آفتاب کے خشک ہو جاویں تو پہلے پانی سے اسکو تر کریں بعد اسکے آفتاب
سے خشک ہو جاویں اور اگر بغیر آفتاب کے صرف آفتاب کی گرمی سے یا گرمی ہوا یا ہوا اسکے چھونے سے

اگر کوئی شے نجس خشک ہو جاوے تو پاک نہ ہوگی اور دیوار اور زمین نجس پانی سے تر ہو اور اسے آفتاب
سکھلا دے تو بھی وہ پاک ہو جاوے گی بلکہ اگر ایک جانب دیوار کی آفتاب سے خشک ہو [illegible] دوسری جانب
سے بھی پاک ہو جاتی ہے اور اگر اس دیوار پاک ہو اور دونوں طرف اس کی نجس ہو جاویں اور دونوں
طرف میں سے ایک طرف کو آفتاب خشک کرے تو جس جانب کو آفتاب خشک کرے پاک ہوگی نہ دوسری
[illegible]
[illegible] پاک [illegible] باقی [illegible] خشک ہو اور [illegible]
[illegible] پاک [illegible]
[illegible] پاک ہے جیسا کہ اکثر علماء نے فرمایا ہے لیکن [illegible] آفتاب [illegible]
[illegible]
[illegible] آفتاب [illegible] پاک [illegible]
[illegible] پاک نہیں [illegible]
ہو جانا [illegible]
[illegible] پانی [illegible]
ہو جاوے [illegible]
[illegible] پاک ہو جاتا ہے
[illegible] استحالہ [illegible] انسان [illegible]
سے وہ پاک ہو جاتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] پاک ہو جاتا ہے [illegible] پاک [illegible]
[illegible] پاک [illegible]
ہو جاتا ہے [illegible] پاک ہو جاتا [illegible] پاک [illegible]

نہیں ہوتی کہ حال کافر میں جسکو رطوبت سے چھوا ہو - دسویں مومن کا غائب ہونا بشرطیکہ وہ عاقل اور بالغ ہو اور اتنی دیر تک غائب رہے کہ پاک کرنا نجاست کا ممکن ہو اور اُس نجاست سے بھی مطلع ہو کہ بدن یا پیراہن میں تھی تو وہ بدن اور کپڑا اُسکا پاک ہو گیا گیارھویں انسان کی آنکھ اور ناک اور منہ اور کان کے اندر نجاست ہو اور عین نجاست زائل ہو گئی ہو تو وہ بھی پاک ہے بلکہ اُسکے سبب سے لعاب دہن بھی پاک ہے لیکن بقیہ طعام سے جو کچھ کہ دانتوں میں رہ گیا ہو اگرچہ وہ کریہ ہو بہتر اور مستحسن ہے والا کلی کرنے سے پاک ہو سکتا ہے اور حیوانات کے پاک ہونے میں زوال عین نجاست کافی ہے خواہ چرندہ ہو خواہ درندہ یا پرندہ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ جیسے نجاست خوار ہے تو اسکا گوشت وغیرہ سب حرام ہوتا ہے طریقہ اسکے حلال ہونے کا انشاء اللہ آئندہ احکام شکار میں تحریر ہوگا بارھویں تبعیت ہے یعنی طفل اسکے کہ کافر مسلمان ہو جائے تو اسکے لڑکے جو صغیر ہوں اور تبعیت میں پہلے حکم سب پاک ہو جاتے ہیں اور مشہور یہ ہے کہ کافر کا لڑکا جس وقت کہ مسلمان کے ہاتھ میں اسیر ہوا اور باپ بھی اسکی اسکے ساتھ نہ ہو تو اسکے سبب سے وہ پاک ہو جاتا ہے

فصل (۱۴) در بیان نجاسات و حکم تطہیر لباس

پس وہ کئی ہیں اول بول و براز اُس حیوان کا کہ گوشت اسکا حرام ہو اور خون جہندہ رکھتا ہو یعنی خون رگ سے اچھل کر آتا ہو بلکہ اگر رگوں میں خون جمع ہو اگرچہ اُس میں وقت خروج جہندگی نہ ہو تو بھی اسکے بول و غائط کو نجس سمجھے خواہ چرندہ ہو خواہ پرندہ خواہ حلال ہو اور حلال اُس حیوان سے مراد ہے جو فضلہ خوار ہوا ہو بول و براز چمگادڑ کا بھی نجس ہوتا ہے اُسکے فضلہ سے بھی اجتناب کرے دوسرے منی اُس حیوان کی کہ خون جہندہ رکھتا ہو خواہ حلال ہو خواہ حرام پاک ہو یا نجس نجس ہے اور جو حیوان کہ خون جہندہ نہیں رکھتا اسکی منی میں اختلاف ہے اور احوط اجتناب ہے اور مذی کہ جو شہوت و شہوت کے بعد نکلے پاک ہے اور ودی یعنی غلیظ پانی جو پیشاب کے بعد آتا ہے پاک ہے جس وقت کہ بعد استبرا استنجا کے آوے اور تخریج بول پاک ہو تیسرے میت انسان کی قبل غسل دینے کے نجس ہے اگر غسل دے چکے ہیں پاک ہے مگر میت معصوم کہ مراد اس سے چاردہ معصوم ہیں یا شہید کی

میت کسی حال میں نجس نہیں ہے اور اسی طرح سے میت حیوان کی بھی نجس ہے بشرطیکہ وہ میت نفس سائلہ
رکھتا ہو خواہ حلال ہو خواہ حرام اگرچہ کھال اسکی پکائی ہوا اور دباغت کی ہوا ور جو چیز کہ حیات نے
اسمیں حلول نہیں کیا ہے مثل بال و ناخن و پشم وغیرہ سے حیوان مردار کے پاک ہیں بشرطیکہ وہ حیوان
نجس العین نہو۔ چوتھے خون اُس حیوان کا نجس ہے جو خون جہندہ رکھتا ہو حلال ہو یا حرام مگر جو درہم بغلی
سے کمتر ہو سوائے خون حیض و نفاس و استحاضہ و نجس العین مثل کافر و سگ و خنزیر کے جب
لباس مصلے میں ہو تو معفو ہے اور نماز پڑھ سکتا ہے مگر پاک نہیں ہے اور بدن میں عفو ثابت نہیں ہاں
اگر مقدار میں نخود کے برابر ہو تو علی الظاہر معفو ہے اور مقدار درہم بغلی کی بنابر مشہور کے ہاتھ کے انگوٹھے
کے اوپر کی پور کے برابر ہے اور اسی طرح سے خون زخم و دنبل کا بھی جب تک اچھا نہوا ہو اگرچہ درہم بغلی
سے بھی زائد ہوا ور دھونے میں اسکے ضرر ہو یا مشقت شدید ہو تو وہ نماز میں معفو ہے اور اگر ریم یا کوئی
رطوبت نکلے پاک ہے بشرطیکہ خون اسمیں مخلوط نہوا ور وہ خون کہ بدن یا لباس میں پاوے یا کسی جا
دیکھے اور معلوم نہو کہ یہ خون نجس ہے یا پاک مثل خون پشہ اور کھٹمل وغیرہ کے تو بنابر مشہور کے پاک ہے
اور ہر چند یہ مذہب خالی قوت سے نہیں ہے لیکن احتیاط اجتناب میں ہے مگر یہ کہ قرائن سے معلوم
ہو جاوے کہ خون پشہ وغیرہ کا ہے لیکن وہ خون کہ ذبیحہ سے نکلتا ہے یعنی ذبیحہ کو ذبح کرنے کے وقت
جو کچھ کہ خون جاری ہو نجس ہے اور اسمیں اختلاف نہیں اور جس قدر کہ گوشت میں باقی رہ جاوے
پاک اور حلال ہے اگر جانور حلال ہو لیکن بعض علما نے فرمایا ہے کہ جو سانس کے لینے میں خون اندر کو
چلا جاوے وہ نجس اور حرام ہے اور اسی طرح سے خون دل و جگر کا بھی پاک ہوتا ہے مگر حلال نہیں اور وہ جانور
کہ حرام گوشت ہو اور لائق ذبح کے ہو مثل شیر کے کہ خون اسکا علی الاظہر الاشہر نجس ہے اور وہ جانور کہ
خون جہندہ نہ رکھتا ہو مثل پشہ وغیرہ کے تو خون اسکا پاک ہے اور اسی طرح سے خون ماہی حلال کا
بھی پاک ہے بلکہ حلال ہے لیکن وہ خون کہ تخم مرغ میں منجمد یا غیر منجمد ہو تو اسمیں اختلاف ہے اور اجتناب
میں اسکے احتیاط ہے۔ پانچویں کتا و سور صحرائی نجس ہیں اور اسمیں اتفاق ہے لیکن دریائی میں
اختلاف ہے اور اجتناب میں اسکے احتیاط ہے چھٹے کافر نجس ہے خواہ کتابی ہو خواہ بت پرست ہو خواہ [illegible]

کافر اصلی ہو یا مرتد یا صاحب کتاب اور مخالفین کی نجاست میں اختلاف ہے اور بنا بر مشہور کے پاک
ہیں مگر سید مرتضی علیہ الرحمہ نجس جانتے ہیں اور بنا بر فتوی کے یہ ہے کہ تا وقتیکہ اہل بیت کی عداوت
انکے ظاہر نہو پاک ہیں والا نجس ہیں اور وہ شخص جو ضروریات دین سے ایک کا بھی انکار کرے قولاً یا فعلاً
کافر ہے اور وہ شخص کہ زنا سے پیدا ہوا ہو اور عقائد حقہ اسکے درست ہوں اور اسلام ظاہر
کرتا ہو تو طہارت اسکی خالی قوت سے نہیں چھٹے شراب نجس ہے بلکہ ہر چیز کہ بعد رواں ہونے کے
نشہ اسمیں پیدا ہو حکم اسکا شراب کا ہے لیکن بھنگ و گانجہ پاک ہے ہر چند حرام ہے بلکہ ہر چیز نشہ کی
حرام ہے تر ہو یا خشک کثیر ہو یا قلیل اور انکا بیچنا اور خریدنا بھی حرام ہے لیکن وہ چیز کہ مسکر نہو
بلکہ مخدر ہو مثل افیون کے پاک اور حلال ہے لیکن اگر ضرر کرے تو وہ بھی حرام ہوگی ساتویں
آب انگور جس وقت کہ اسمیں جوش آوے خواہ خود بخود خواہ آتش سے نجس اور حرام ہے اگرچہ نشہ
پیدا نہ کرے اور جبکہ اسمیں نشہ پیدا ہو تو بعد ذہاب ثلثین یعنی بعد جلنے دو حصہ کے پاک اور حلال
ہو جائیگا اور آب انگور خشک اور خرما بعد جوش اگر نشہ نکرے تو طاہر پاک ہے لیکن حرمت میں
تردد ہے اور احوط ترک ہے اور بوزہ بھی حرام اور نجس ہے اور اس مقام میں اور کئی چیزیں ہیں کہ انکی
نجاست میں اختلاف ہے پہلے پسینہ اس جنب کا ہے کہ حرام سے ہوا ہو اور قول بنجاست قوت رکھتا
ہے اور پسینہ شتر جلال کا یہ مسئلہ بھی مشکل ہے لیکن احتیاطاً اجتناب کرنا بہتر ہے دوسرے چوپایوں کی
اور خرگوش اور لومڑی کی نجاست اور طہارت میں اختلاف ہے بنابر مشہور کے پاک ہیں اور جو روایت کہ
نجاست پر دلالت کرتی ہے وہ محمول بر کراہت ہے تیسرے مسوخات ہیں سوائے خنزیر کے اور نجاست انکی
ثابت نہیں بنابر فتوی و مشہور کے چوتھے عورت مسلمہ کا دودھ بھی طاہر ہے پانچویں قے ہے کہ بعضوں نے اسکو
بھی نجس جانا ہے اور بنابر فتوی کے نجاست اسکی ثابت نہیں چھٹے آہن ہے کہ بعض روایات متعدد ہیں اسکی
نجاست کی اور بنابر تحقیق کے پاک ہے اور یہ مذہب سب علماے دین کا ہے ساتویں مذی ہے کہ یہ بھی پاک
ہے چنانچہ ذکر اسکا سابق میں ہو چکا ہے آٹھویں شیر ولد الزنا ہے بشرطیکہ اسکے اعتقاد اسکے اچھے
ہوں اگرچہ کراہت ہے نویں بلی ہے کہ اسمیں اختلاف ہے لا کن اکثر اسکو طاہر جانتے ہیں بلکہ

لعاب دہن بھی بلی کا پاک ہے بشرطیکہ منہ اُسکا نجاست سے پاک ہو دسویں پسینہ گھوڑے کا بھی
پاک ہے آٹھویں مخفی نرہے کہ ہر چیز پاک ہے جبتک کہ نجاست کا اُسکی علم شرعی حاصل نہو پس وہ چیز کہ
نہیں جانتا نجس ہے یا پاک مثل اُسکے کہ کپڑے کو پاک کیا ہے اور ابھی اُسکے شک کرتا ہے کہ آیا پیشاب
اُسمین لگ گیا ہے یا نہیں یا جانتا ہے کہ کوئی رطوبت اُسمین پہونچی ہے لیکن نہیں جانتا کہ وہ رطوبت
پیشاب کی ہے یا پانی کی حکم اُسکے پاک کا ہوتا ہے اور اسی طرح سے ہر چیز حلال ہے تا وقتیکہ خلاف اُسکا
ثابت نہویں نجاست و حرمت ثابت نہیں ہوتی مگر اُن صورتون مین کہ یقین ہو جاوے یا ظن غالب
قریب بہ یقین حاصل ہو یا گواہی دو عادل کی پہونچے تو بنا بر فتوی کے حکم نجاست کا ہو سکتا ہے اور
قبول قول ایک عادل مین مسئلہ محل اشکال ہے اور اسی طرح سے جسوقت کہ علم نجاست کا ہو تو حکم
طہارت کا نہیں کر سکتے جبتک طہارت کا علم یا ظن غالب حاصل نہو

حکم تطہیر لباس بمعرفت دھوبی کے

جسوقت کہ نجس کپڑا واسطے پاک کرنے کے کسی مسلمان یا دھوبی مسلمان کو دے جبکہ اُسکے
معاملہ اجارہ بہ نہج شرعی پاک کرنے کپڑون کے واسطے ہو جاوے تو وہ کپڑا پاک ہے اور معاملہ اجارہ شرعی
اسطرح ہے کہ کپڑون کی مزدوری کو دھوبی سے معین کر کے راضی کر کے کہے کہ مین نے اتنے کپڑون کو
پاک کرنے کے واسطے اتنی مزدوری پر دیا اور دھوبی کہے کہ مین نے قبول کیا پس جب اسطرح پر
کپڑا دھونے کو دیا جاویگا پاک ہوگا اور بعض علما نے اسی طرح ارشاد کیا ہے اور مخفی نرہے
کہ جب دھوبی کا ماہوار یا سالانہ وغیرہ یا کچھ مزدوری لباس دھونے کی مقرر کی ہو اور اُسکو
جانے نجاست سے مطلع کر کے پاک کرنے کو کہدیا ہو بعد ازان وہ نجاست لباس مین نپاسکے اور
قرائن سے معلوم ہو کہ دھوبی نے اس کپڑے کو آب کثیر مین غوطہ دیا ہے تو وہ کپڑا پاک ہوگا اور
جناب علامۂ زمان سید مرتضی علیہ الرحمہ روضۃ الاحکام مین فرماتے ہین کہ احتمال راجح یہ ہے کہ جب
کسی مسلمان کو پاک کرنے کے واسطے حکم کرے اور جانے کہ آب کثیر مین دہا ہے اور پاک کیا ہے بنابر
اسکے کہ مسلمانون کے افعال صحت پر محمول ہین کافی ہوگا پس دھوبی کہ کپڑا دھوتا ہے جبکہ اُنکو کپڑا پاک سپا

کرنے کو مامور کریں اور بعد دھونے کے معلوم ہووے محض دھوبی کے خبر دینے پر اعتماد مشکل ہے مگر
یہ کہ وہ ثقہ ہو انتہی کلام الشریف اور یہ کلام نہایت متین اور خوب ہے واللہ اعلم اور جو سندو
دھوبی کپڑا دھووے گا وہ پاک نہوگا بغیر پاک کیے ہوئے اس کپڑے سے نماز جائز نہوگی اگر
عمداً پڑھیگا تو نماز باطل ہوگی

فصل (۵) میں نجس چیزوں کے پاک کرنے کا بیان ہے

میں نجس کپڑے کو آب جاری یا آب کثیر میں بعد دور کرنے عین نجاست کے ایک مرتبہ دھونا یعنی غوطہ دینا
کافی ہے اگرچہ کپڑا رنگین ہوا ور رنگ اسکا اول خشک ہو گیا ہو اور پانی تمام جگہ پہونچا ہو لیکن رنگ
تازہ نہو کہ اسی وقت رنگ نجس میں ڈالے اور پھر آب کثیر میں ڈالدے تو پاک نہوگا اسلیے کہ رنگ سے آب
مضاف ہے بدون استہلاک پاک نہوگا یعنی جبتک وہ رنگ پانی کو رنگین کریگا تو نجس ہے اور اگر
پیشاب کپڑے میں یا بدن میں ہو سوا ے مخرج بول کے پس آب قلیل سے طہارت کرے تو دو مرتبہ دھونا
لازم ہے اور اگر کوئی کپڑے کو ظرف میں دھووے بعد اسکے اسپر پانی ڈالے کہ سب جگہ پہونچ جاوے
بعد اسکے کپڑے کو نچوڑے اور احتیاطاً ظرف کو بھی پاک کرے اسطرح سے کہ پانی ظرف میں تین مرتبہ ڈالے
اور پھینکدے اور ہر مرتبہ اپنے ہاتھ کو بھی پاک کرے اور بعد اسکے پھر کپڑا ظرف میں رکھکے پانی ڈالکے
نچوڑے تو ظاہرا پاک ہے اور سواے پیشاب کے اور نجاستوں کا ایک مرتبہ دھونا بعد ازالہ نجاست
علی الظاہر واجب ہے اور دو مرتبہ احتیاط ہے مگر دھونے میں عین نجاست کا زائل ہونا شرط ہے اگرچہ
(یعنی تہیں یا پیرا مثل ہے ۱۲)
رنگ یا بو باقی رہے مگر یہ کہ رنگ جرم رکھتا ہو اور جیسے اسکو صابون وغیرہ سے ملکر خوب دھو یا ہو
تو اس صورت میں رنگ کا زائل ہونا کچھ ضرور نہیں یہ حکم بدن و کپڑے کا ہے

تطہیر زمین نجس

لیکن اگر زمین نجس ہوا ور آب باران یا آب روان یا آب کثیر یا آفتاب سے پاک کرنا منظور نہو
یعنی آفتاب وغیرہ ممکن بھی نہ آتی ہو اس صورت میں جسقدر نجس ہو اسکو کھودکر پھینکدے اور پاک مٹی بچھالے اور
اگر زمین پختہ ہو یا دیوار پختہ کہ اسپر گچ ہوا ور بند و سر اشیب یعنی سرنگوں ہو کر انفصال غسالہ اسکے سے

دھوویں ۱۲

بخوبی ہو سکے تو آب قلیل سے تطہیر اُسکی سہل ہے مگر دیوار خام یا زمین نرم کہ تطہیر اُسکی محل کلام ہے
اگرچہ ظاہر دیوار و زمین بسبب آفتاب پاک ہو سکتی ہیں

تطہیر ظروف

اور ظروف نجس کے پاک کرنے کی بنا بر حدیث کے درست یہ ہے کہ پہلے اُنمیں پانی ڈالے اور اُسکو ملا دے اور بعد اُسکے اُس پانی کو پھینک دے جب اسطرح سے تین بار کرے تو وہ پاک ہو جائیگا اور اگر ظرف زمین میں گڑا ہوا اور اُکھاڑنا اُسکا مشکل ہو تو پہلے اُسکو پانی سے لبریز کر دے بعد اُسکے اُس پانی کو پھینک دے پس تین مرتبہ لبریز کرکے پانی بہا دے یا کسی ظرف سے خالی کرے تو تیسرے مرتبہ میں پاک ہو جائیگا پھر اگر دوسرے ظرف سے پانی نکالے تو اُس ظرف کو دوبارہ بدون تطہیر کے اُسمیں داخل نہ کرے اور جو پانی تہ میں ظرف کی رہ جاوے اُسے بذریعہ کپڑے کے بار دیگر نکالے اور ہر مرتبہ اُس کپڑے کو بھی کہ جس سے اُس ظرف کے اندر سے پانی نکالتا تھا اور اپنے ہاتھ کو بھی طاہر کیا جاوے اسی طرح پاک کرے اگر حوض نجس ہو پہلے اُسکو پانی سے لبریز کرکے بہا دے یا کسی ظرف سے خالی کرے یا صرف پانی سے تر کر دے تو بعد خشک کرنے آفتاب کے وہ طاہر ہو جائیگا اور اگر کُر سے طہارت ممکن ہو تو بہتر ہے اور کتے کے چاٹے ہوئے برتن کو سات مرتبہ دھونا سنت ہے مگر ایک مرتبہ پہلے خاک سے ملنا احتیاطاً لازم ہے اگر آب قلیل سے پاک کرے اور آب کثیر میں تطہیر کرے تو بہتر یہ ہے کہ ایک مرتبہ یا دو مرتبہ خاک سے دھو کر اُسمیں غوطہ دے واللہ العالم پس ظروف کا پاک کرنا واجب ہے واسطے کھانے اور پینے کے اسلیے کہ ظرف نجس کا استعمال درست نہیں اور بیشتر ہیں کہ مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید ... صاحب مجتہد العصر و الزمان مدظلہ نے جواب اس مسئلہ کے کہ ظروف چرم کافر بنائے ہیں قابل تطہیر کے ہیں یا نہیں یہ رقم فرمایا کہ اگر روغنی و لاکھی ہوں بے تکلف پاک ہو سکتے ہیں ... کہ پانی اُنمیں جذب نہ ہو وے اور اسی طرح سے ظروف طلا و نقرہ کا بھی استعمال درست نہیں بلکہ اُنکا بنانا اور خریدنا اور بیچنا بھی حرام ہے مگر انگوٹھی اور قالب تعویذ رکھنے کے لیے جائز ہے اور رکھنا اُنکا بہ نیت آرایش ظروف میں حرام ہے اور اگر سور نے ظرف میں پانی پیا ہو یا شراب گری ہو یا چوہا اُس میں مر گیا ہو تو ...

بھی سات مرتبہ ظرف کا دھونا احتیاط ہی ایک مرتبہ خاک خشک سے باقی پانی سے اور ظروف مشرکین اور کفار کے پاک ہین جبتک کہ قرائن وغیرہ سے ثابت ہو کہ تر ہاتھ انکا لگا ہی اور اسی طرح سے جس چیز کو لیلیے لیا ہو پاک ہی سوا گوشت اور پوست اور چربی کے لیکن ہر چیز سے احتراز بہتر ہی اور اگر قرائن سے دریافت ہو جاوے کہ مشرک نے خشک چیز کو بطور نجاست مس کیا ہی پس اجتناب لازم ہی

فصل (۱۶) بیت الخلا اور استنجے کے احکام میں

اسمین کئی امر ہین پہلے یہ کہ شرمگاہ کو اپنی نظر نامحرم سے بیت الخلا کے وقت بلکہ ہر وقت چھپانا واجب ہی دوسرے قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے (دونون شرمگاہ میں ۱۲) بیٹھنا حرام ہی آبادی ہو یا جنگل مگر طہارت کے وقت استقبال و استدبار جائز ہی ویسے ہی حالت اضطرار میں تیسرے اگر غائط اپنی جگہ سے متعدی نہ ہو تو کلوخ وغیرہ سے پاک کر سکتا ہی مگر تین عدد سے کم نہ ہون اگرچہ کم سے طاہر ہو جاوے بشرطیکہ کلوخ وغیرہ خشک پاک ہون چوتھے اشیاء محترمہ مثل اس کاغذ کے کہ قرآن یا دعا لکھی ہو یا خاک تربت حضرت امام حسین یا آب زمزم وغیرہ سے طہارت کرنا حرام ہی اور جناب شیخ صاحب دام ظلہ نے کتاب ذخیرۃ المعاد میں تحریر فرمایا ہی کہ جو انگوٹھی کہ جس پر نامہای محترمہ یعنی اسم اللہ و انبیاء و ائمہ کندہ ہون اور یونہین اشیاء محترمہ یعنی تربت حضرت امام حسین وغیرہ اگر پاخانہ میں گر پڑے واجب ہی نکالنا اسکا اور حرام ہی بیٹھنا اس پاخانہ میں واسطے پاخانہ پھرنے کے قبل نکال لینے کے اور اگر تربت وغیرہ کو پاخانہ میں سے نہ نکال سکیں واجب ہی کہ اس پاخانہ کو پاک کرین اور ویران یا بند کر ڈالین بلکہ اگر نکالنا تربت وغیرہ کا محتاج زیادہ خرچ کا ہو کہ جسمین ضرر زیادہ ہو واجب ہی کہ مسلمان اعانت کرین اور اگر یہ بھی ممکن نہو یا یہ کہ خوب مل گئی ہو یا وقت باحرج ہو وے تو ساقط ہی لیکن بہتر یہ ہی کہ اس پاخانہ میں پاخانہ نہ پھرین اور اسکو بند کر دین اور یہ بھی ارقام فرمایا ہی کہ مکروہ ہی داخل ہونا پاخانہ میں ان چیزون کو لیکر تمام ہوئی عبارت ذخیرۃ المعاد کی فقط اور بال غیر سے بھی بدون اذن مالک کے طہارت جائز نہیں اور ہاتھ سے بھی طہارت نہ کرے اور اگر تین عدد کلوخ سے طہارت ہو تو زیادہ اس سے

چاہیے جب تک کہ طہارت ہو جاوے مگر طاق ہوں اور غائط اپنی جگہ سے تعدی کرے تو مقعد کا
دھونا پانی سے متعین ہے اور مخرج بول کو پانی سے دھونا لازم ہے اور مخرج غائط کا بھی پانی سے دھونا
واجب ہے جبکہ غائط نے اپنی جگہ سے تعدی کی ہو اور اگر تعدی نہ کی ہو تو اختیار ہے خواہ پانی
سے دھووے خواہ کلوخ سے پاک کرے اور دھونا جائز ہے اور بو یا رنگ کا رہ جانا قباحت
نہیں رکھتا اور پتھر سے بھی مثل اسکے پاک کر سکتا ہے لیکن [illegible]
ہوں اور قبل طہارت کے استبرا کرنا سنت ہے [illegible]
شیخ صاحب کے استبرا کرنا سنت مؤکدہ ہے [illegible]
بیچ مقعد سے تا بیخ ذکر تک تین مرتبہ انگلی سے سونتے اور کھینچا کرے [illegible]
اور فائدہ استبرا کا یہ ہے کہ بعد استبرا کے اگر رطوبت مخرج بول سے نکلے اور یہ معلوم نہ ہو
کہ بول ہے یا دوسری چیز تو وہ رطوبت پاک ہے اور وضو [illegible] باطل نہ ہوگا اور اگر استبرا نہ
کیا تو وہ رطوبت نجس ہے اور وہ ناقض وضو ہے یہی قول جناب شیخ صاحب [illegible]
داہنے ہاتھ سے مکروہ ہے اور بائیں ہاتھ سے سنت ہے اور اگر انگوٹھی پہنے ہو کہ نام خدا یا پیارہ
معصوم و قرآن و دعا اسمیں نقش کیا ہو یا خوف نجاست کا ہو تو طہارت کے وقت [illegible] حرام ہے
اور بولنا وقت بیت الخلا کے مکروہ ہے مگر ضرورت میں کلام کرنا جائز ہے اور جناب شیخ صاحب
دام ظلہ نے کتاب ذخیرۃ المعاد میں تحریر فرمایا ہے کہ [illegible] بیت الخلا میں کلام
کرے چار روز تک حاجت اسکی نہیں بر آتی ہے مگر جبکہ واجب ہو مثل جواب سلام کے یا جبکہ ضرورت
ہو یا ذکر خدا ہو تمام ہوئی عبارت ذخیرۃ المعاد کی [illegible] اور پانی استنجے کا پاک ہے جبتک نجاست
[illegible] مگر وضو و غسل اس سے جائز نہیں البتہ ازالہ نجاست کر سکتا ہے اور شرط اسکی یہ ہے کہ
وہ پانی [illegible] متغیر نہ ہوا ہو اور اسمیں نجاست [illegible] موجود نہ ہو اور نجس جگہ پر گرا بھی نہ ہو تو پاک ہے اور
جناب شیخ صاحب دام ظلہ نے کتاب ذخیرۃ المعاد میں تحریر فرمایا ہے کہ [illegible]
[illegible]

اور پیشاب کرنا سوراخ جانوران حشرات الارض مین کہ جن سے خوف اذیت کا پیشاب کرنے والے کو
ہووے یا خوف جن کا ہو یا خوف اذیت حشرات الارض کا ہووے کہ انکو پیشاب یا پاخانہ سے
اذیت پہونچے اور نیز مستحب ہے ڈھانکنا سر کا وقت پاخانہ پھرنے کے یعنی ننگے سر ہو اور نیز مکروہ ہے
پاخانہ پھرنا اوپر قبر مومن اثنا عشری کے خصوصاً قبور مجتہدین مثل انبیا و ائمہ اور علما و صلحا کے ہو کیونکہ
یہ موجب کفر کا ہے اور نیز تحریر فرمایا ہے کہ دیر تک بیٹھنا پاخانہ میں باعث پیدا ہونے بواسیر کا ہوتا ہے
اور نیز مستحب ہے استعمال آب سرد کا واسطے صاحب بواسیر کے کہ انشاء اللہ باعث قطع بواسیر کا ہوتا ہے تمام
ہوئی عبارت ذخیرۃ المعاد کی فقط

فصل (۱۶) مین بیان غسلون کا

اغسال واجب چھ ہین اول غسل جنابت دوسرے غسل حیض تیسرے غسل نفاس چوتھے
غسل استحاضہ پانچوین غسل میت چھٹے غسل مس میت اس جگہ چار غسل بیان کیے جاتے ہین
اور دو غسل یعنی غسل میت و غسل مس میت احکام میت مین انشاء اللہ لکھے جاینگے پس اول غسل جنابت
کا بیان ہے پس سبب جنابت کے دو ہین ایک نکلنا منی کا جاگتے یا سوتے مین جماع یا غیر جماع سے موجب
غسل ہوتا ہے دوسرے داخل ہونا ذکر کا بقدر حشفہ کے قبل یعنے فرج عورت مین پس فاعل و
مفعول پر غسل واجب ہوگا اور اگر وطی کرے دبر زن و مرد مین یا بکہ دبر و فرج حیوانات مین اور
انزال ہوا ان سب صورتون مین غسل واجب ہوگا اور اگر وطی ہا کم مین انزال نہو اور بقدر حشفہ
کے دخول ہوا گرچہ فاعل گنہگار ہے مگر بنا بر قول شیخ صاحب کے وطی حیوانات و دبر مرد مین غسل
کرے کہ پیشاب کرے اور بعد اسکے وضو کرکے نماز بجا لاوے احکام غسل کے کئی ہین پہلے مباح ہونا
مکان غسل کا ہے اور اسی طرح وضو مین بھی حکم ہے دوسرے طاہر و مطہر ہونا پانی کا ہے اور تفصیل
پانی کی انشاء اللہ آب وضو مین بیان ہوگی اور چاہیے کہ پانی مطلق ہو نہ مضاف تیسرے طاہر
ہونا اعضائے غسل کا قبل غسل کرنے کے بلکہ چاہیے کہ تمام بدن بلکہ ناخن تک بھی قبل غسل کے نجاست
سے پاک و طاہر کرنا واجب غسل کرے خواہ غسل ترتیبی ہو خواہ ارتماسی بلکہ گنگی بھی غسل کرنے والے کی

پاک ہوا اور اگر کوئی جز و اجزا سے بدن سے غسل ارتماسی مین داخل پانی مین کرے اور باقی خارج ہو اور
نیت کر کے غوطہ مارے کہ سارا بدن پانی کے اندر ہو جاوے اور بدن کو حرکت دے تو بھی بنا بر فتوے
جناب شیخ صاحب مد ظلہ کے غسل ارتماسی صحیح ہوگا تیسرے کئی چیزین جنب پر حرام ہین پہلے داخل ہونا
مسجد الحرام مکہ مین اور مسجد نبی مین مدینہ مین سوائے ان دو مسجدون کے اور مسجدون مین توقف و درنگ کرنا حرام ہے
دوسرے جنب کو مسجدون مین کسی چیز کا رکھنا بھی حرام ہے اگرچہ خود داخل نہو تیسرے مس کتابت قرآن کا حتی کہ
اعراب وغیرہ اسمائے خدا و چہار دہ معصومین کا خواہ نبیہ و اشرفی پر نقش ہو چوتھے جنب کو ان سورتون کا پڑھنا حرام ہے
کہ جن مین سجدہ واجب ہے اگرچہ ایک ہی آیہ ہو اور وہ چار سورہ ہین اول الم تنزیل الکتاب دوسری حم
سجدہ کا تیسری والنجم چوتھی اقرأ [illegible] چوتھے جنب کو ماہ رمضان مین صبح تک جنابت سے رہنا
حرام ہے اور کئی چیزین جنب کے لیے مکروہ ہین پہلے کھانا اور پینا کسی چیز کا مکروہ ہے کہ برص کا اندیشہ
اور رفع کراہت کا یہ ہے اگر کلی کرے تو کراہت برطرف ہو جاتی ہے اور بعض علما کے نزدیک ہاتھون کو
دہو ڈالے دوسرے خضاب کرنا تیسرے قرآن سات آیہ سے زیادہ پڑھنا چوتھے قرآن کو تعلیق
کرنا یعنی گلے مین لٹکانا پانچوین سونا مگر اگر وضو کر کے سو رہے تو کراہت برطرف ہو جاتی ہے چھٹے
جلد اور حاشیہ اور غلاف قرآن کو بھی ہاتھ مین پکڑنا مکروہ ہے ساتوین نورہ لگانا قبل غسل کے
آٹھوین روغن بدن پر ملنا اور فصد لینا نوین مکان محترمہ مثل مجلس تعزیت و علم و قبور انبیاء
و علما و شہدا مین داخل ہونا دسوین جو شخص حالت نزع مین ہو اسکے پاس جانا حالت جنابت مین مکروہ
ہے اور اگر کوئی شخص منی نکلنے مین شبہہ کرے تو اسکی علامتون کی طرف رجوع کرے اول شہوت کا ہونا
دوسرے جہندگی تیسرے سست ہونا عضو کا ہے پس اگر منی نکلنے کا علم حاصل ہو تو کچھ کلام نہین
اور اگر تینون یہ علامتین موجود نہون تو غسل واجب نہین لیکن اگر اسکے خبر یہ مین اور کسی قرینہ
اور علامتون سے علم حاصل ہو جاوے تو غسل واجب ہوگا اور مریض کو فقط شہوت کے بعد
انزال ہونا کافی ہے صرف جسوقت یقین منی نکلنے کا حاصل ہو تو غسل واجب ہوگا اور شک کا
اعتبار نہین ہے اگر احتمال جنابت کا ہو تو بہتر یہ ہے کہ غسل کرے بعد اسکے پیشاب وغیرہ سے حدث

ہوکر وضو کرکے نماز پڑھے اور اسطرح نیت غسل مذکور کی کرے کہ غسل جنابت کرتا ہوں میں احتیاطًا
قربۃً الی اللہ لیکن غسل مذکور کو مثل ترتیب و ترتیب غسل جنابت کے کریگا اور چونکہ غسل مذکور احتیاطی ہے
اگر پیشاب یا حدث اصغر صادر ہووے تو بعد غسل مذکور وضو لقصد احتیاط اور قربۃً کرے جب بھی
کافی ہوگا ورنہ گنہگار ہوگا۔ اور جسوقت منی اپنے بدن یا کپڑے میں پاوے اور معلوم ہو کہ
منی میری ہے تو غسل کرنا اسپر واجب ہے بجا لاوے اور اگر کپڑا ایسا ہے کہ اور دو شخصوں میں مشترک ہوتا
رہتا یعنی اسکو باری باری سے پہنتے ہوں یا ایک ہی بستر پر سوتے ہوں اور معلوم نہو کہ منی
کسکی ہے تو غسل کسی پر واجب نہیں ہوتا جیسا کہ علما نے فرمایا ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ ہر ایک
شخص ان دونوں میں سے غسل کرے کہ پیشاب کرے اور بعد اسکے وضو بجا لاوے لیکن اس غسل میں کئی کام
ہیں پہلے غسل کی نیت پر باقی رہنا واجب ہے کہ منافی کا اسکے قصد نکرے دوسرے تمام بدن کا بلکہ ناخن
و بال وغیرہ کا قبل غسل کے پاک کرنا لازم ہے تیسرے چھلا اور انگوٹھی وغیرہ اگر مانع پانی پہونچنے سے ہوں
تو اسکو اتار ڈالے یا حرکت دے کہ نیچے اسکے پانی پہونچ جاوے اگر سوراخ ناک یا کان ظاہر اور کھلا ہوا ہوں
تو اسکے اندر بھی پانی پہونچانا واجب و لازم ہوا اور اگر بند ہوگیا ہے اسکے اندر پانی پہونچانا واجب نہیں
چوتھے ترتیب واجب ہے غسل ترتیبی میں اور معنی ترتیب کے یہ ہیں کہ اول سر و گردن کو دھووے اور بعد
اسکے سیدھی جانب کو کندھے سے سر انگشتان پا تک اور بعد اسکے بائیں جانب کو دھووے۔ پانچویں
وضو واجب نہیں اور مستحب ہے کہ وقت غسل کے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو تا بند دست کے دھووے اور تین مرتبہ
کلی کرے اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے بعد اسکے نیت کرے غسل جنابت کرتا ہوں یا غسل جنابت
یا حیض و نفاس کرتی ہوں میں واسطے دور ہونے حدث کے اور مباح ہونے نماز کے اور جو چیز کہ اس سے
مباح ہوتی ہے قربۃً الی اللہ پھر پانی سر پر ڈالے اور سر و گردن کو دھووے اسی طرح پھر
داہنے بدن کو تا ناخن پا دھووے پھر بائیں طرف کو دھووے اور ہر عضو تین تین مرتبہ اگر دھووے تو اولیٰ
دھووے یہ طریقہ غسل ترتیبی کا ہے اور طریقہ مرد و عورت کے غسل کا ساتھ غسل واجب یعنی
غسل جنابت و حیض و نفاس کا ایک ہی ہے یعنی جسطرح سے غسل جنابت کیا جاتا ہے اسی طرح اور انکی

۱۲

ترتیب سے غسل سنت کیا جاتا ہے خواہ غسل ارتماسی[له] ہو خواہ ترتیبی مگر غسل ترتیبی میں اگر خلاف ترتیب
کریگا تو غسل اسکا باطل ہوگا اور یہی قول جناب شیخ صاحب کا ہے اور نیت ہر ایک غسل میں علیحدہ
کرنی ہوگی یعنی غسل جنابت میں غسل جنابت کی اور غسل سنت میں غسل سنت کی نیت یا غسل دونوں کی ہی
نیت کرنی ہوگی اور غسل جنابت سے نماز پڑھ سکتا ہے اور وضو کی حاجت نہیں بلکہ وضو کرنا بعد غسل جنابت
کے یا قبل حرام اور بدعت ہے بالاتفاق علما اور اگر بعد غسل جنابت کے حدث صادر ہو جاوے تو اس حال میں وضو
کرکے نماز پڑھیگا اور اگر کسی شخص نے بعد نماز صبح کے یا بعد نماز ظہر یا بعد نماز عشا وغیرہ غسل جنابت کیا اور بعد
غسل کے کسی نماز فریضہ کا وقت نہیں ہے کہ بجا لاوے اور نماز فریضہ کے وقت تک اسی طرح نہیں رہ سکتا
تو ایسی صورت میں بھی اعادہ حدث اصغر کے وضو واسطے نماز یومیہ کے لازم ہے اور غسل میں کچھ خلل نہوگا
چنانچہ میں نے اس بارہ میں چند مسائل حسب ذیل مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ میر ابو الحسن
صاحب مجتہد العصر و الزمان دام ظلہ العالی سے دریافت کیے کہ وہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں جس مسئلہ
مثلاً ضرورت غسل جنابت کی ہے اور ایسی حالت میں وقت نماز واجب کا آگیا تو ایسے وقت
میں واسطے پڑھنے نماز واجب کے غسل جنابت کرے تو نیت غسل اسطرح کرے کہ غسل کرتا ہوں میں جنابت
کا واجب قربۃً الی اللہ یا اسطرح نیت کرے کہ غسل کرتا ہوں میں جنابت کا قربۃً الی اللہ یعنی
ایسے وقت میں نیت واجب کرے یا صرف قربۃً الی اللہ کہے **جواب** صحیح دونوں طریق ہے اور اولی
و احوط پہلی صورت ہے حررہ السید ابو الحسن عفی عنہ **مسئلہ** اگر بحالت مذکورہ غسل جنابت میں
نیت واجب کرے اور بعد غسل کے نماز واجب پڑھنے نہ پایا کہ حدث صادر ہوا یا سو گیا تو پھر واسطے
پڑھنے نماز واجب کے از سر نو غسل کریگا یا صرف وضو کافی ہوگا **جواب** وضو کافی ہے حررہ السید
ابو الحسن عفی عنہ **مسئلہ** مثلاً غسل جنابت کی ضرورت ہے اور نماز مستحب پڑھنا چاہتا ہے تو
ایسے وقت میں واسطے نماز مستحب کے غسل جنابت میں نیت صرف قربۃً الی اللہ کرے یا یہ کہ نیت سنت قربۃً
الی اللہ کرے یعنی نیت میں لفظ سنت بھی کہے یا یہ کہ فقط قربۃً الی اللہ کافی ہے **جواب** دونوں طرح
صحیح ہے **مسئلہ** اگر بحالت مذکورہ بعد غسل جنابت کے نماز مستحب پڑھنے نہ پایا کہ حدث صادر ہوا

له غسل ارتماسی یعنی یکبارگی غوطہ میں آوے

[illegible]

پا سو گیا تو اب نماز سنت پڑھنے کے لیے وضو کریگا یا پھر از سر نو غسل جنابت کرنا ہوگا جواب وضو کافی ہوگا جیسا سید ابوالحسن عفی عنہ اور سوائے غسل جنابت کے اور سب غسلوں میں مثل غسل حیض وغیرہ کے غسل حیض و نفاس و استحاضہ وغیرہ و دیگر جملہ اغسال میں قبل یا بعد وضو کرنا واسطے نماز وغیرہ کے ضرور ہے مگر نزدیک جناب شیخ صاحب کے پہلے ان غسلوں کے وضو کرنا احتیاط ہے اور جناب شیخ صاحب دام ظلہ کتاب ذخیرۃ المعاد میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی بعد غسل جنابت اس دعا کو پڑھے تو گناہ اسکے اسطرح پر گریں کہ جیسے پتے درخت سے گرتے ہیں اور پیدا کرتا ہے خداوند تعالی غسل کے ہر ایک قطرہ سے ایک فرشتہ کہ تسبیح کرے خدا کی اور تقدیس و تہلیل و تکبیر اسکی کرے اور درود اوپر محمد اور آل محمد کے بھیجے اور ثواب اسکا واسطے غسل کرنے والے کے ہو پھر خداوند تعالی حکم کرے واسطے لکھنے غسل کے ایک ورق پر اور اسپر مہر لگائی جاوے اور بعد اسکے جو پروردگار پس اسکو آسمان پر لیجا کر رکھا جاوے نیچے عرش کے وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّکَ وَخَلِیْفَتُکَ بَعْدَ نَبِیِّکَ وَاَنَّ اَوْلِیَائَہٗ اَوْلِیَاؤُکَ اور غسل ارتماسی میں ترتیب ساقط ہے بلکہ بعد نیت کے ایک غوطہ لگانا کافی ہے اور اجزا سے بدن سے کسی عضو کو مقدم کرنا کچھ ضرور نہیں کیونکہ کوئی عضو خود مقدم ہو جائیگا لیکن قبل غسل کے پانی سے باہر ہونا احتیاط ہے اور بدن کا پاک ہونا لازم ہے اور بعضے علماء کہتے ہیں کہ اگر غوطہ بتدریج لگاوے یعنی ایک عضو بعد دوسرے عضو کے پانی میں ہو جاوے تو بھی معنی ارتماسی کے ثابت ہونگے اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ سوائے غسل جنابت کے اور حیض وغیرہ کے غسلوں میں ارتماس ثابت نہیں اور بعض کا یہ قول ہے کہ آب استادہ میں غسل ارتماسی صحیح نہیں اور نزدیک جناب شیخ صاحب کے صرف پانی کے اندر آنا کافی ہے اس طرح سے کہ پانی تمام بدن کو گھیر لے اور خشکی میں آنا ضرور نہیں بلکہ اگر کوئی شخص مثلاً پانی میں ہو یا سارا جسم پانی میں ہو تو نیت غسل کی کرکے

[illegible]

غسل کرے اس طرح کہ سارا جسم پانی کے اندر ہو جاوے اور بدن کو حرکت دے تو بھی غسل صحیح ہوگا
جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور بدن کا حرکت دینا اسواسطے چاہیے کہ پانی سارے بدن میں پہونچ جاوے
اور اگر کسی کو اثناء غسل میں حدث واقع ہو پس یہ مسئلہ اختلافی ہے اور احتیاط یہ ہے کہ اُس غسل کو تمام
کرکے پھر از سر نو غسل بجالاوے بہ نیت قربت اور بعد فراغ کے پیشاب وغیرہ کرکے وضو کرکے نماز
پڑھے۔ اور جناب شیخ صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ غسل اُسکا صحیح ہے اور اگر کبھی غسل مسّ اموات [illegible]
کہ اُسکے ذمہ ہوویں تو بنابر قول جناب شیخ صاحب کے نیت جنابت کی اور غسلوں کے لیے کافی ہے اور پھر
احتیاج اور غسلوں کی نہیں اور اس جگہ اور بھی کئی چیزیں ہیں کہ قبل غسل کے انکا بجالانا سنت ہے جیسا
قبل غسل کے پیشاب کرنا سنت ہے بلکہ احوط ہے اور بعد اُسکے استبرا کرنا اور اگر بعد انزال کے پیشاب کیا ہو اور
استبرا بھی کیا ہو اور بعد غسل کے رطوبت ظاہر ہو کہ منی سے مشابہ ہو تو اُسکا اعادہ نکرے اور نیز اعضا
کے دھونے میں قبل غسل کے ہاتھ سے انکا ملنا بھی سنت ہے دوسرا غسل حیض کا ہے اور حیض اُس خون
کو کہتے ہیں کہ بعد بلوغ عورت کے رحم سے باہر آوے اور وہ خون سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے اور
تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا ہیں عورت صاحب عادت عادۃ دیتیہ اور وقتیہ کچھ و
دیکھے خون کے اگر وقت حیض ہو تو نماز و روزہ ترک کریگی لیکن جو خون قبل [illegible] ہو گیا تو
وہ نماز کہ ترک کی تھی اُسکو ادا کریگی اور اگر قبل ایام عادت کے خون منقطع ہو جاوے تو چاہیے کہ
وہ عورت استبرا کرے اس طرح سے کہ روئی کو فرج کے اندر رکھے اگر روئی میں خون نہیں پھرا ہے تو واجب ہے
کہ غسل کرے اور صاحب عادۃ دیتیہ و وقتیہ اُس عورت کو کہتے ہیں کہ مثلاً پہلی تاریخ سے چھٹی تاریخ تک
برابر خون آتا ہو پس وہ چیزیں کہ جنب پر حرام ہیں مثل پڑھنے سورۂ عزائم و دخول مسجد الحرام و مسجد نبی
وغیرہ کے حائض پر بھی حرام ہیں اور منافی ہے و جماع کرنا حالت حیض میں حرام ہے بلکہ اگر کوئی اول حیض
میں جماع کرے کفارہ اُسکا ایک دینار ہے کہ تقریباً قیمت اشرفی کلدار ہے اور درمیان حیض کے نصف
دینار اور آخر حیض میں ثلث دینار اور یہ کفارہ شوہر پر اُسکے واجب ہوتا ہے اور گنہگار بھی ہے جبتک توبہ
نکرے اور جب عورت خون سے پاک ہوئی مگر ہنوز غسل نہیں کیا اُس عورت سے جماع کرلینا اُس عورت سے

[illegible]

[illegible]

اختلاف ہی بعضے علماء فرماتے ہین کہ اگر فرج کو اپنی دھو ڈالے لیکن اسکے مقاربت کرے تو کوئی چیز
شوہر پر اسکی نہین ہی اور بعض ناجائز جانتے ہین مگر نزدیک جناب شیخ صاحب کے جماع کرنا مکروہ
ہی اگر فرج نہ دھوئی ہو اور بعد دھونے فرج کے کراہت کم ہی اور جب حیض سے پاک ہو تو غسل
نماز کے لیے کرے لیکن بنا بر احوط کے وضو کو اس غسل کے ساتھ ضم کرے اگرچہ غسل بغیر وضو کے
صحیح ہی مگر اول وضو کامل بجالاوے مثل وضو اسے نماز کے اور بہتر یہ ہی کہ پہلے وضو کا بہ نیت
قربت بجالاوے بعد ازان فورا غسل حیض کرنا شروع کرے لیکن جب تک وضو نہ کریگی نماز پڑھنا
صحیح نہین ہی اسلیے وضو ضرور ہی بنا بر قول شیخ صاحب کے قبل غسل کے وضو کرنا بہتر ہی اور اگر وضو
قبل از غسل نہ کیا ہو تو بعد از غسل حیض کے وضو کر سکتی ہی کچھ غسل مین خلل نہوگا تیسرا غسل استحاضہ
ہی اور یہ خون اغلب اوقات سرد و زرد و رقیق ہوتا ہی اور رحم سے آتا ہی بلکہ اس صفت سے
آنا ضرور و لازم نہین بلکہ جو خون ایام عادت سے زیادہ ہو وہ استحاضہ ہی اگرچہ بصفت حیض
استحاضہ ہو اور دس دن سے زیادہ بھی ہو اور اگر دس دن سے زیادہ نہ ٹھہرے جو ان کی عادتہ
عورت کے ہین وہ خون حیض ہی اور باقی استحاضہ جو خون کہ تین دن سے کم آئے یا ایام یاس مین
یعنی بعد سن عورت کا پچاس برس سے زیادہ ہوا ہو اسواسطے کہ اس سن مین عورتون
کو حیض منقطع ہوجاتا ہی سواے عورت قرشیہ و ہاشمیہ کے کہ انکی عمر ساٹھ برس کے بعد منقطع ہوتا
ہی وہ خون استحاضہ ہی بشرطیکہ خون قروح و جروح نہو بنا بر قول مشہور واضح ہو کہ جس عورت کو
استحاضہ ہو امتحان اسکا اسطرح سے کرے کہ روئی کو اپنی فرج مین رکھے اور تھوڑی دیر تک
صبر کرکے نکالے اگر خون روئی کے اوپر لپٹ گیا اور اندر داخل نہین ہوا تو وہ استحاضہ قلیلہ ہی اور
حکم اسکا یہ ہی کہ ہر نماز کے لیے وضو علیحدہ علیحدہ کرے اور روئی کو تبدیل بھی کرنا چاہیے اور نزدیک
جناب سید محمد ابراہیم صاحب و سید محمد مصطفی صاحب مجتہد العصر دام ظلہما کے ایک مرتبہ روز غسل
کرے قبل نماز صبح تو بہتر ہی مگر بنا بر شیخ صاحب کے غسل کرنا واجب نہین اور اگر خون روئی سے اندر
داخل ہوگیا لیکن جاری نہو تو وہ استحاضہ متوسطہ ہی اور حکم اسکا یہ ہی کہ اعمال قلیلہ کے غسل

بدلنے روئی وغیرہ کے بجا لا کے ایک غسل نماز صبح کے لیے کرے اور باقی نمازون کو وضو سے پڑھے
اور اگر احتیاطاً دو غسل اور کرے جیسا کہ استحاضۂ کثیرہ مین بیان ہوگا تو کمال احتیاط عمل مین
لائیگی بنا بر فتوی جناب سید محمد ابراہیم و جناب سید مصطفی صاحب مجتہد العصر دام ظلہما کے اور
نزدیک جناب شیخ صاحب دام ظلہ کے استحاضۂ متوسطہ مین ایک غسل کافی ہے اور اگر خون روئی
کو تر کر کے باہر کپڑے تک پہونچا ہو تو یہ استحاضۂ کثیرہ ہے یہ عورت بھی اعمال قلیلہ و متوسطہ
کے بجا لا کے دو غسل زیادہ کرے یعنی ایک غسل واسطے نماز ظہر و عصر کے اور ایک غسل نماز مغرب
و عشا کے لیے کرے اور نماز ظہر و عصر کے درمیان مین فاصلہ نہ کرے اور اسی طرح نماز مغرب و عشا
کو بلا فاصلہ پڑھے — چوتھا غسل نفاس کا ہے اور نفاس اسکو کہتے ہین کہ خون بعد لڑکا پیدا ہونے کے
یا اسقاط حمل مین اگرچہ مضغہ و علقہ ہو رحم عورت سے آتا ہے اور اقل کی اسکے کچھ مدت نہین
ہے بلکہ اگر ایک لحظہ آکے موقوف ہو جاوے اسے بھی نفاس کہینگے اور اکثر مدت اسکی دس دن
ہے بنا بر مشہور کے اور احوط یہ ہے کہ وہ عورت اگر صاحب عادت مستقرہ ہو ایام عادت کو نفاس
قرار دیوے اور باقی اکیس دن تک عمل استحاضہ کا بجا لاوے اور نماز و روزہ بہ نیت قربت عمل
مین لاوے اور احتیاطاً جو روزہ کہ بعد عادت کے رکھا ہے قضا کرے اور جو چیز حائض پر حرام ہے
مثل مقاربت و مس قرآن و پڑھنا سورۂ عزائم وغیرہ کے وہ صاحب نفاس پر بھی حرام ہے

استحاضۂ کثیرہ

غسل نفاس

التماس مولف رسالہ

بخدمت اکمل العلماء افضل الفضلاء قبلہ و کعبہ جناب سید نواب جان صاحب ادام ظلہ
عرض یہ ہے کہ بیان طہارت سے یہانتک جو کچھ مین نے لکھا ہے عمل اسپر صحیح ہے یا نہین

جواب

ان اوراق کو جو حسب طلب جناب فضائل مآب جناب مولوی سید محمد تقی صاحب دام فضلہ
و توفیقہ نے جن کتابون سے تحریر فرمایا حقیر نے ان
نسخون سے مقابلہ کیا سب موافق ہے عمل اسپر صحیح ہے

دستخط احقر الحاج سید نواب جان

مجتہد العلماء افضل الحکام مولوی سید نواب جان

فصل (۱۸) در بیان احکام وضو مع ادعیہ وضو و ثواب وضو

پس نماز واجب کے لیے وضو واجب ہوتا ہے اور نماز سنتی کے لیے سنت ہے اور واسطے طواف
واجب کے واجب اور سنتی طواف کے لیے سنت ہے اور چھونا قرآن شریف کا حرفون کا چھونا حرام ہے خواہ
حدث اصغر ہو اور ہو خواہ حدث اکبر [illegible] نہیں [illegible] پس جو [illegible] واجب ہے [illegible]
یا عمدہ یا قصد ہے کہ وضو واجب ہو تو اس کو پہلے نیت کرنا ہے اور نیت سے قصد کرنا فعل کا ہے واسطے
رضائے خدا کے نہ بقصد ریا و غیرہ کے پس چاہیے کہ جو عبادت کرے واسطے خوشنودی خدا کے کرے والا
عبادت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ مردود درگاہ الٰہی ہے اور قصد رفع حدث یا استباحت صلوٰۃ کا کچھ
ضرور نہیں اور قصد واجب و سنت کا بھی کچھ ضرور نہیں یہی قول جناب شیخ صاحب کا ہے بلکہ اگر [illegible]
کرے کہ وضو کرتا ہوں میں قربۃً الی اللہ یہی کافی ہے اور اگر ساتھ قصد قربت کے قصد رفع حدث و وجوب
و استباحت صلوٰۃ کرے تو مضر بھی نہیں ہے بلکہ اولیٰ ہے اور تا فراغ وضو قصد خلاف نیت وضو نہ کرے
دوسرے واجب ہے منہ کا دھونا ابتدائی جگہ اگنے بال سے آخر ٹھوڑی تک طول میں اور عرض میں
اسقدر دھونا ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھا گھیرے اور گھنی داڑھی کے اندر پانی پہونچانا ضرور نہیں
مگر [illegible] داڑھی ہو تو اسکے نیچے پانی پہونچانا ضرور ہے تیسرے دھونا دونوں
ہاتھوں کا کہنی سے سر انگلیوں تک واجب ہے اس طرح سے کہ پہلے دہنے ہاتھ کو بعد اسکے بائیں ہاتھ
کو دھووے اور اگر ناخن بڑھ گئے ہوں [illegible] نیچے پانی پہونچانا [illegible]
[illegible] کو دور کرنا [illegible] مسح سر کا [illegible] واجب ہے یعنی جسکو [illegible]
میں [illegible] عرض و طول میں مسح کرنا سنت ہے [illegible]
[illegible] کافی ہے [illegible]
[illegible] وضو [illegible]
[illegible] کرنا نہیں چاہیے [illegible]
[illegible]

دھونا باطل ہی اگر حالت اضطرار میں مثل گرمی وغیرہ کے آب جدید سے مسح کرنا صحیح و درست ہو مگر اسکے
ساتھ تیمم بھی کر لے تو احتیاط ہی اگر اعادہ وضو سے کوئی مانع شرعی ہو والا وضو از سر نو کرالا [illegible]
اور تیمم کی حاجت نہیں ہے [illegible] جناب شیخ صاحب مد ظلہ کا ہے [illegible] وضو میں ترتیب [illegible]
یعنی پہلے منہ کو دھووے اور بعد اسکے سیدھے ہاتھ کو اور بعد اسکے بائیں ہاتھ کو اور بعد سر کا
مسح کرے بعد اسکے سیدھے پاؤں کا اور بعد اسکے بائیں پاؤں کا مگر بعض علما نے دونوں
پاؤں کے مسح میں ترتیب کو لازم نہیں جانا ہے لیکن رعایت ترتیب میں احتیاط ہے ساتویں
موالات ہے یعنی بے فاصلہ کے [illegible] کہ ایک عضو کے بعد دوسرے عضو کو دھووے اسطرح پر کہ تری
اعضائے سابقہ کی قبل دھونے عضو لاحق کے خشک نہ ہو جاوے پس اگر عمداً تاخیر کریگا تو وضو اسکا
باطل ہے [illegible] ہوگا پس لازم ہے کہ اثناء وضو میں سوائے وضو کرنے کے دوسرے کام میں
مشغول نہ ہو [illegible] تمام [illegible] کہ انکا جاننا ضرور ہے [illegible]
[illegible] کسی اعضائے وضو میں زخم یا دمل ہو [illegible] پٹی لگی ہو اور پانی [illegible] ضرر ہو
تو [illegible] کو نہ دھووے بلکہ [illegible] مسح کرنا لازم ہے خواہ [illegible] مسح کا ہو خواہ دھونے کا اور اگر وہ جگہ پاک ہو
تو [illegible] دھووے [illegible] اور اگر وہ نجس ہو [illegible] ایک [illegible] مسح کرے اور اگر کوئی عضو لاحق
ہو [illegible] پانی پہونچنے کا [illegible] تو [illegible] مسح کرے اگر [illegible] والا
[illegible] اعضاء وضو کو [illegible] مسح کا بھی یہی حکم ہے [illegible]
[illegible] اگر [illegible] اجرت [illegible] زیادہ طلب کرے
تو [illegible] اجرت [illegible] واجب نہیں بلکہ [illegible] تیمم کرے [illegible] پانی وضو کا مباح ہو یعنی اپنی ملک سے
ہو [illegible] غصبی پانی سے وضو صحیح نہیں ہے اگر کوئی [illegible] سے پانی گرم کرکے وضو کرے تو [illegible] صحیح
ہے مگر گنہگار ہوگا اور مکان وضو کا بھی مباح ہونا احوط ہے [illegible] کہ اگر کوئی شخص افعال
وضو میں سے کسی فعل میں شک کرے پس اگر وضو سے فارغ نہوا ہو تو چاہیے کہ جس عضو میں شک
ہوا ہے اسکو [illegible] دھووے [illegible] بعد وضو کرے [illegible] کہ اگر شک [illegible] ہوا ہے تو اسکا اعتبار نہ کرے لیکن شرط یہ ہے

کہ وضوء کرنے والا کثیر الشک ہو واسطے کہ کثیر الشک کا اعتبار نہیں ہے مگر جب مسح کرنے میں شک ہو
تو پہلی صورت میں بجا لاوے اگر اعضا سے وضو خشک ہو گئے ہوں سوا اسکے دوبارہ وضو کرنا احوط ہے
پانچویں یہ کہ حدث میں شک ہوا اور طہارت میں یقین تو طہارت کرنیکی حاجت نہیں لیکن اس صورت میں کہ
حدث میں یقین ہو اور طہارت میں شک ہو تو طہارت ضرور ہے اور اگر طہارت اور حدث دونوں کا یقین ہو
مگر یہ شک ہو کہ آخر میں کون واقع ہوا تو البتہ طہارت لازم ہوگی اور مراد طہارت سے وضو و غسل و تیمم ہے اور دوبارہ وضو
کرنا رفع بلکہ مستحب ہے اور پہلے وضو کے مسواک کرنا بھی مستحب ہے اور جس وقت ہاتھ پر پانی ڈالے بسم اللہ
کہے اور منہ کے دھونے میں بھی بسم اللہ کہنا مستحب ہے کہ حدیث میں ہے کہ اگر بسم اللہ کہے تمام بدن پاک
ہو جاویگا اور اگر نہ کہے تو وہی موضع وضو پاک ہوگا اور وضو کی ابتدا کے وقت بسم اللہ بھول جاوے تو
درمیان میں کہے اور ایسے ہی جبکہ عمداً ترک کرے وضو کے درمیان میں کہے اور اگر پیشاب کرنے کے
تو ایک مرتبہ گٹے سے دونوں ہاتھوں کو دھووے اور اگر بول یا غائط کے بعد ہو تو دو مرتبہ دھونا چاہیے اور پھر
اسکے تین مرتبہ کلی کرے اور بعد کو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے اور انگلی بھی ناک کے نتھنوں میں ڈالے
واسطے دور ہونے چرک و کثافت کے اور مستحب ہے کہ پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے بسم اللہ کے بدلے
یہ دعا بھی کافی ہے اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ
التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَہِّرِیْنَ اور یہ دعائیں کہ ہر فعل وضو میں ہیں
انکا پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جناب امیر نے ایک دن محمد ابن
حنفیہ سے فرمایا کہ پانی وضو کے لیے لا اور جب لائے حضرت نے دو مرتبہ ہاتھ دھویا اور تین مرتبہ کلی کی
اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور فرمایا کہ اے محمد جو شخص کہ وضو کرے مثل میرے وضو کے اور یہ دعائیں
پڑھے جیسے کہ پانی زمین پر گریگا عوض ہر قطرہ کے حق تعالی ایک فرشتہ پیدا کریگا کہ وہ واسطے وضو
کرنے والے کے تسبیح کیا کریگا پس وقت ہاتھ دھونے کے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَہُوْرًا وَلَمْ یَجْعَلْہُ نَجِسًا اور کلی کرنے کے
وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ وَاَطْلِقْ لِسَانِیْ بِذِکْرِکَ

وشکر لک اور جب ناک میں پانی ڈالے تو یہ کہے اَللّٰہُمَّ لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ طَیِّبَاتِ الْجَنَّۃِ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَشُمُّ رِیْحَہَا وَرَوْحَہَا وَرَیْحَانَہَا وَطِیْبَہَا اور وقت منہ دھونے کے اَللّٰہُمَّ بَیِّضْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْہِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْہِ الْوُجُوْہُ اور حدیث میں آیا ہے کہ آب وضو کو اندر آنکھوں کے پہنچاوے کہ آتش جہنم کو نہ دیکھے اور سیدھا ہاتھ دھوتے وقت یہ پڑھے اَللّٰہُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَالْخُلْدَ فِی الْجِنَانِ بِیَسَارِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا اور بائیں ہاتھ کے دھوتے وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَہْرِیْ وَلَا تَجْعَلْہَا مَغْلُوْلَۃً اِلٰی عُنُقِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ مُّقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ اور وقت مسح سر کے یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ وَعَفْوِکَ اور وقت مسح پاؤں کے یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْہِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ فِیْمَا یُرْضِیْکَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور بعد فارغ ہونے وضو کے یہ دعا پڑھے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَالْجَنَّۃَ اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی سورۂ انا انزلنا وضو میں پڑھے گناہوں سے یوں خارج ہو جاویگا کہ جیسے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ کو تین بار اول اور بیچ میں اور آخر وضو میں پڑھے اور بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وضو کے بعد تین بار مستحب ہے تاکہ اسکو نہ کروں میں لکھیں اور پڑھنا آیۃ الکرسی کا بعد وضو کے ایسا ہے کہ چالیس برس کی عبادت کا ثواب اسکو دیا جاتا ہے اور چالیس درجے واسطے اسکے حق تعالیٰ بلند کرتا ہے اور چالیس حوریں اسکے ساتھ تزویج کریگا تحفۃ الصالحین میں ہے کہ جس وقت وضو کرے بسم اللہ کہے تو تمام بدن اسکا مثل غسل کے پاک ہوتا ہے گویا غسل کیا ہے اور یہ وضو کفارہ اسکے گناہوں کا ہوتا ہے تا وضو دوسرے تک اور اگر بسم اللہ نہ کہے تو صرف [illegible] پانی پہنچا ہے پاک ہوتے ہیں [illegible]

اگر جاتے ہیں اور شیطان دور ہوتا ہے اور جسوقت کلی کرتا ہے خداے تعالی اُسکے دل و زبان کو حکمت
سے منور کرتا ہے اور جسوقت ناک میں پانی ڈالتا ہے تو خداے تعالی اُس ناک سے بوے آتش نہیں
سنگھواتا اور جب منھ کو دھوتا ہے تو جو گناہ کہ آنکھ اور منھ سے کیے ہوں خداے تعالی وہ سب دور کر دیتا ہے
اور روز قیامت میں خداے تعالی اُسکو روسفید محشور کریگا اور جسوقت کہ دونوں ہاتھوں کو
دھوتا ہے تو جو گناہ کہ ہاتھ سے کیے ہیں وہ سب خداے تعالی بخشدیتا ہے اور زنجیرہاے آتش دوزخ کو
اُسپر حرام فرماتا ہے اور جسوقت مسح کرتا ہے خداے تعالی اُسکو گناہوں سے پاک کرتا ہے اور جس وقت کہ
نماز صبح کے لیے وضو کرے تو وہ وضو اُن گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جو رات دن میں کیے ہیں سوا اسکے
گناہان کبیرہ کے اور جب نماز شام کے لیے وضو کرے تو وہ وضو کفارہ اُن گناہوں کا ہوتا ہے جو
دن میں کیے ہیں سوا گناہان کبیرہ کے اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی سونے کے وقت با وضو ہو کے
سو رہے تو ایسا ہے کہ جاگنے کے وقت تک عبادت میں رہا ہو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جناب
رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جسنے وضو کیا اور اپنے منھ کو دھویا تو گناہ اُسکے دور ہو جاتے ہیں منھ کے اور ہاتھ
دھونے میں ہاتھوں کے گناہ دور ہوتے ہیں اور مسح کرنے میں سر کے گناہ دور ہو جاتے ہیں اور جبکہ پاؤں کا مسح
کرتا ہے یا تقیہ کی حالت میں دھوتا ہے تو پاؤں کے گناہ دور ہوتے ہیں اور جو کوئی اول وضو میں بسم اللہ کہے تمام
اعضا گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور جبکہ وضو کے بعد اس دعا کو پڑھے تو گناہ اُسکے ایسے گرتے ہیں جیسے درخت کے
پتے اور وضو کے قطروں میں ہر قطرے سے گرد عرش خدا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ خدا کی تسبیح و تقدیس و تہلیل و تکبیر کہتا ہے
اور درود پڑھتا ہے اور ثواب اُسکا وضو کرنے والے کے لیے ہوتا ہے پس خدا حکم کرتا ہے وضو اور غسل کے
ایک ورق میں لکھے جانیکا پھر اُسپر مہر کیجاتی ہے خدا کی مہروں میں سے اور آسمان پر لیجاتے ہیں اور رکھا جاتا ہے
عرش کے نیچے ایسے مکان میں کہ چور اُسکو نہیں لے سکتا اور کیڑے نہیں کھا سکتے اور دشمن قابو
نہیں پا سکتے جب تک اُسکو دیا جاوے وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ
إِلَيْكَ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّكَ وَخَلِیْفَتُكَ بَعْدَ نَبِیِّكَ عَلٰی خَلْقِكَ وَاَنَّ اٰبَاۤئَهٗ اَوْلِیَاۤئُكَ اور جو شخص دائم الحدث ہو کہ جسکا ہر وقت پیشاب جاری رہتا ہو تو اُسے ہر نماز کے لیے وضو بنابر قول احوط کے لازم ہے اور اسی طرح عورت صاحب استحاضہ بھی ہر نماز کے لیے وضو کریگی

فصل (۱۹) وضو کے مکروہات میں

ذخیرۃ المعاد میں جناب شیخ صاحب رحمہ اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ مکروہات وضو بہت ہیں اول دوسرے سے مدد لینا اور پانی کنوئیں سے کھنچوانا یا گرم کروانا اور مثل اسکے ضرر نہیں رکھتا ہے جیسے ترک اسکا بہتر ہے دوسرے تیسرے وضو اس پانی سے جو آفتاب سے اپنے ظرف میں گرم ہوا ہو جیسے کہ جس سے درست کیا جاتا ہے مثل تانبے اور لوہے اور پیتل کے کہ جلد گرم ہوتا ہے نہ مثل مٹی کے برتن کے اور مانند اسکے اس شرط سے کہ گرمی اسکی باقی ہو نہ یہ کہ سرد ہو گیا ہو اگرچہ مطلق پانی گرم شدہ سے اجتناب اولی ہے خواہ برتن میں خواہ کسی اور چیز میں مثل حوض وغیرہ کے اگرچہ آپ ہی آفتاب سے گرم ہوا ہو نہ اسکی جانب سے زمان بارد و عربستان میں اجتناب اس پانی سے نہایت مستحسن ہے جو حرارت آفتاب سے گرم ہوا ہو چوتھے وضو اس پانی سے جو غسل واجب کا دھوون جمع ہوا ہو وہاں مستحب غسلوں کے دھوون کی کراہت معلوم نہیں پانچویں وضو اس پانی سے کہ جسمیں ایک نجاست کی بو آگئی ہو یا تغیر ہو چھٹے وضو اس کنوئیں کے پانی سے جو نجس ہوا ہو اور اسمیں سے بموجب حکم شرعی پانی نہ نکالا گیا ہو ساتویں وضو اس تھوڑے پانی سے کہ اسمیں سانپ اور بچھو اور چھپکلی گر گئی ہو ساتویں وضو اس پانی سے جسکو اس حائض نے چھوا ہو جو نجاست سے پرہیز نہ کرتی ہو بلکہ ہر حائض کے چھوئے ہوئے پانی سے بلکہ جو کوئی نجاست سے پرہیز نہ کرے اگر پانی اُسنے چھو لیا ہو اولی یہ ہے کہ اس پانی سے وضو نہ کرے آٹھویں وضو کرنا اس پانی سے جسکو مخالف یا ولد الزنا کا ہاتھ لگا ہو نویں وضو کرنا بلی اور چوہا اور گھوڑا اور خچر اور نجس کھانے والے اور مردار کھانے والے جانور کے چھوئے پانی سے بلکہ ہر حرام گوشت جانور کے چھوئے پانی سے دسویں وضو کرنا مسجد میں جاکر واسطے رفع ہونے اس حدث کے جو مسجد میں واقع ہوا ہو

ہاں مثلاً اگر مسجد میں سو گیا ہو یا اور کچھ حدث واقع ہوا ہو تو مسجد میں وضو کر لینا ضرر نہیں ہے لکھنا
بلکہ بہتر ہے اور مکروہ ہے صحن مسجد میں اور ان حوضوں میں جو مسجد میں وضو کے لیے بنائے گئے ہوں
ثابت نہیں ہے [illegible] بلکہ ہر مکان شریف کا ملانا اس کا حکم ہے
گیارہویں خشک کرنا آب وضو کا دامن و آستین وغیرہ سے بلکہ مطلق خشک کرنا آگ یا آفتاب سے
اس واسطے کہ حدیث میں ہے جو کوئی رومال سے وضو کی تری کو خشک کر ڈالے [illegible]
اور اگر رومال سے نہ سکھا ڈالے یہاں تک کہ خود سوکھ جاوے تو [illegible]
ہیں اگرچہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ خشک کرنا موجب نقصان ثواب ہے اور مکروہ ہے معلوم
نہیں ہوتی لیکن چونکہ [illegible] بہتر ہے [illegible]
ایسی جگہ وضو کرنا جہاں استنجا کیا ہو بلکہ جس مکان میں [illegible]
اجتناب چاہیے تیرہویں وضو ظرف طلا کے [illegible] یعنی ملمع [illegible] برتن سے
یا اس برتن سے کہ جس میں صورت حیوان کی منقش ہو چودھویں گرانا وضو کے پانی کا
بعد وضو کے اور جھاڑنا پندرہویں اسراف کے طور پر یعنی اسقدر [illegible]
وضو کرنا کہ ترک اسکا اولی ہے سولہویں زیادہ دقت کرنا وضو کے افعال میں کہ
منشا وسواس کا ہے یعنی ابتدا وسواس کی ہے اور جبکہ وسواس [illegible]
تو حرام ہے نہیں سہل اور آسان کرنا بہتر ہے سترھویں گھنے بالوں میں [illegible]
بالوں کا جلد پر پانی پہونچانے کے لیے یا کسی اور جگہ کے بالوں کا جہاں کہ جلد کا دھونا ساقط ہے
اٹھارہویں بیجا خرچ کرنا وضو کے پانی کا اس واسطے کہ فرشتہ لکھتا ہے اسکو چنانچہ حدیث
میں ہے کہ خدا کا ایک فرشتہ ہے کہ وہ بیجا خرچ کرنا وضو کے پانی کا لکھتا ہے بلکہ وضو کے
پانی کو ایک مد مقرر رکھا ہے اور مد ایک سو چون مثقال صیرفی کا ہوتا ہے اور ہر مثقال کا
ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے اور ہندوستان کے حساب سے بحساب روپیہ انگریزی [illegible]
اور تین ماشہ سے کچھ کم ہوتا ہے تمام ہوئی عبارت ذخیرۃ المعاد کی

فصل (۲۰) نواقض وضو میں

نواقض وضو یعنی اُن چیزوں سے کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ آٹھ ہیں پہلے بول [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نکلے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] استمنا یعنی منی نکالنا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بیہوشی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

فصل (۲۱) فضائل مسواک میں

جمال الصالحین میں ائمہ اہلبیت طاہرین سے مروی ہے کہ وقت وضو کرنے کے مسواک کرنا مستحب ہے اگرچہ انگلی سے ہو اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک رکعت نماز ساتھ مسواک کے افضل ہے ستر رکعت سے کہ جو بغیر مسواک کے ہو اور مروی ہے کہ مسواک کرنا قبل وضو کے چاہیے [illegible] [illegible] کو وضو [illegible] مروی ہے کہ مسواک کرنا سنت انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین ہے اور مسواک کرنے میں بارہ فائدے ہیں اول مسواک کرنا منہ کو پاک کرتا ہے دوسرے آنکھوں کو روشن کرتا ہے [illegible] خدا [illegible] [illegible] [illegible] دانتوں کو سفید کرتا ہے [illegible] دانتوں کی [illegible] کرتا ہے [illegible] فرشتوں کو [illegible] [illegible] زیادہ کرتا ہے [illegible] بلغم کو دفع کرتا ہے [illegible] قوت حافظہ کو زیادہ کرتا ہے [illegible] [illegible] [illegible] اور مروی ہے [illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] [illegible] نماز [illegible] سے

فصل (۲۲) تیمم میں

تیمم میں کئی چیزیں [illegible] پہلے یہ ہے کہ اگر [illegible] [illegible] [illegible] پانی [illegible] [illegible] [illegible] تیمم [illegible] [illegible]

پانی ہو کہ وضوء کر سکتا ہو اور غسل ممکن نہ ہو تو وضوء کرے اور غسل کے عوض تیمم کرے پس جبکہ بے پانی
موجود نہ ہو واسطے غسل یا وضوء کے تو پانی کا تلاش کرنا اسپر واجب و لازم ہے بقدر وسع و طاقت
کے اور اگر خود ممکن نہ ہو تو کسی کو اپنی طرف سے نائب واسطے تلاش کرنے پانی کے مقرر کرے اگر نائب
عادل ہو تو بہتر ہے ورنہ جسکو چاہے نائب کرے اگرچہ باجرت ہو اور نائب کرنا واجب ہے اگر ممکن ہو ورنہ
نیابت ساقط ہے پس اگر زمین برابر ہے تو دو تیر کے پہنچنے تک تلاش کرنا پانی کا لازم ہے اور اگر ناہموار ہو تو ایک تیر
کے پہنچنے تک اور جس طرف پانی کا نہ ہونا ثابت ہو تو اس طرف تلاش ساقط ہے اور اگر بقدر واجب کے جستجو سے آپ
میں قصور کرے اور تیمم کرکے نماز پڑھیگا اس صورت میں لازم ہے کہ جب پانی میسر آئے وضو یا غسل کرکے اس
نماز کا اعادہ کرے اگر وسعت وقت میں نماز پڑھی ہوگی اور اگر وقت تنگ میں تیمم کرکے نماز پڑھے
تو اعادہ احوط ہے اور اگر وقت نماز کا تنگ ہو اور وضو یا غسل کرنے سے خوف ہو کہ نماز
کا وقت جاتا رہیگا تو بہ نیت قربت تیمم کرکے نماز پڑھے اور پھر احتیاطاً اعادہ بھی کرے اور
یہی حکم ہے کہ جس وقت ازالہ نجاست کرنے میں خوف فوت نماز کا ہو تو بغیر ازالہ کے تیمم کرکے نماز بجا لاوے
اور پھر اعادہ بھی کرے۔ دوسرے یہ کہ پانی موجود ہو مگر استعمال سے اسکے مرض کے بسبب ضرر ہو
یا خوف مرض کے پیدا ہونے کا ہو ایسی صورت میں تیمم کرکے نماز پڑھیگا یا پانی موجود ہو مگر وضوء
یا غسل کرنے میں پانی کے صرف سے احتمال تشنگی کا ہو کہ زمانہ آیندہ میں پانی میسر نہ آویگا خواہ
واسطے انسان کے خواہ واسطے حیوان کے یا بسبب بُعد کے پانی تک پہونچنا ممکن نہ ہو یا بسبب
ضعف اور ناتوانی یا ضعف پیری کے یا تنگی وقت کے پانی تک نہیں پہونچ سکتا
یا خوف جان و مال یا آبرو کا پانی کے ملنے میں ہے یا پانی موجود ہے مگر بقیمت ملتا ہے اور یہ شخص
قیمت نہیں رکھتا یا قیمت اسکی مقدور سے زیادہ ہے یا پانی کنوئیں میں ہے مگر رسی نہیں ہے
کہ اس سے پانی کھینچے یا قیمت رسی کی یا کرایہ موجود نہیں ان سب صورتوں میں تیمم
کرکے نماز پڑھنا جائز ہے اور جس وقت کہ بدلے جنابت کے تیمم کیا ہو اور بعد اسکے حدث اصغر
اس سے صادر ہوا ہو اور پھر چاہے کہ نماز کے لیے تیمم کرے اور عذر اسکا برطرف نہ ہوا ہو تو

تیمم پہلے جنابت کے کرے خواہ بعد حدث کے تیمم کرے لیکن جس شخص کو پانی اور خاک ایک سا بھی
طہارت کے لیے ممکن نہ ہو تو اجود یہ ہے کہ نماز کو بے تیمم و وضو کے بجا لاوے اور جب طہارت ممکن ہو
تو بہ نیت قربت اسکی قضا بجا لاوے اور قبل دخول وقت نماز کے تیمم صحیح نہیں ہے اور اس
مسئلہ میں کچھ خلاف نہیں لیکن تنگی وقت میں اتفاق ہے اور تیمم سے نماز صحیح ہے مگر
وسعت وقت میں اختلاف ہے اور بنا بر تحقیق کے وسعت میں صحیح ہے جس وقت کہ رفع عذر
کی امید رکھتا ہو مگر چاہیے کہ تیمم کو آخر وقت میں کرے اگر جانتا ہو کہ آخر وقت میں پانی
ممکن ہوگا اور اگر تیمم اور چیزوں کے لیے مثل قرأت قرآن یا نماز نوافل یا نماز قضا کے لیے
کرے ایسی صورت میں اگر تیمم باقی ہو درمیان وقت میں نماز پڑھ سکتا ہے اور جس چیز سے غسل یا
وضو ٹوٹ جاتا ہے تیمم بھی اس سے ٹوٹ جاتا ہے اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لیا اور ابھی نماز نہیں
شروع کی کہ پانی ہاتھ آگیا ہیں تیمم اسکا ٹوٹ جاویگا بقدر پانی ہو وضو یا غسل کے لائق جو ہو
یا غسل اسپر واجب ہو جاویگا مگر جب نماز کا وقت تنگ ہو اور اسکو علم ہو کہ اگر غسل یا وضو
کریگا تو وقت نماز کا جاتا رہیگا تو ایسی صورت میں تیمم سے نماز پڑھے اور [illegible] بعد نماز کے
اعادہ غسل یا وضو کرے اور اگر وقت نماز کا تنگ ہو کہ وضو یا غسل کرنے سے نماز فوت ہو جاوے
تو تیمم کرے اور نماز پڑھ لے [illegible] وہ شخص گنہگار ہوگا اور اگر بعد نماز پڑھنے کے پانی ہاتھ آئے
تو ضرورت اعادہ صلوۃ کی نہیں خواہ نماز کا وقت باقی ہو خواہ فوت ہو گیا ہو مگر دو صورت
[illegible] وقت [illegible] پانی [illegible] اعادہ نماز کا کرے تو کمال احتیاط ہے اور اگر کوئی شخص تیمم
کر کے نماز شروع کرے اور [illegible] نماز میں اگرچہ بعد تکبیرۃ الاحرام کے پانی میسر آئے تو نماز کو تمام
کرے نماز اسکی صحیح ہے لیکن بعد نماز کے طہارت پانی کی کرے اعادہ نماز کا کرنا احتیاط ہے [illegible]
اگر قبل رکوع کے پانی پہنچا ہو تو بھی نماز کو تمام کرے [illegible] طہارت [illegible] پانی [illegible] دوبارہ نماز پڑھے
[illegible] تیمم کا [illegible]

تیمم میں کئی شرط ہیں

فصل (۲۳) بیان اُن چیزوں کا کہ جن پر تیمم صحیح ہے اور جن پر صحیح نہیں

پس خاک خالص پر تیمم صحیح ہے اور اگر خاک خالص ممکن نہ ہو تو سنگ پر تیمم کرے اگر خاک [illegible] ہو خواہ سفید ہو یا سیاہ ہو یا سرخ ہو یا زرد ہو اور خاک غیر خاک مستقل ہے جیسے [illegible] اور [illegible] پر جائز نہیں بلکہ [illegible] اور [illegible] پر بھی صحیح نہیں بلکہ کپڑے کے غبار یا زین یا [illegible] پر [illegible] اگر اُسمیں علیحدہ غبار کا کرنا ممکن نہ ہو الا غبار کو جمع کر کے تیمم کرے اور اگر غبار بھی نہ ہو [illegible] تو گیلی مٹی پر تیمم کرے اور اگر گیلی مٹی [illegible] ساتھ غبار [illegible] گیلی مٹی [illegible] بنا چارہ تیمم کرے

فصل (۲۴) بیان نیت و ترکیب تیمم

پس نیت تیمم واجب ہے اور قصد بدل و قربت کافی ہے اگرچہ قصد استباحت نماز کا بھی بہتر ہے اور نیت تیمم کی اس وقت کرے کہ دونوں ہاتھ کو اٹھا کر واسطے ضرب لگانے کے ارادہ کرے قربۃً الی اللہ پس فوراً بعد نیت کے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور بعد اسکے دونوں ہاتھوں سے تمام پیشانی کا یعنی جگہ اُگنے بال سر سے مع ابرووں کے ناک کی جڑ تک مسح کرے اور بعد اسکے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دہنے ہاتھ کی پشت پر مسح کرنا چاہیے بند دست سے سر انگشتان تک اور اسی طرح دہنے ہاتھ کی ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت پر مسح کرنا چاہیے اور تیمم کے لیے ایک ضرب اکثر علما کافی جانتے ہیں مگر نزدیک جناب رئیس العلما سید محمد ابراہیم صاحب و جناب سید محمد مصطفیٰ صاحب و جناب علی محمد صاحب مجتہد العصر دام ظلہ کے بدلے غسل کے دو ضرب پہلی بہ نیت وجوب اور دوسری بہ نیت قربت لگانا چاہیے لیکن احتیاط زیادہ اسمیں ہے کہ تین ضرب زمین پر لگائے ایک واسطے پیشانی کے اور دوسری سیدھے ہاتھ کے واسطے اور تیسری بائیں ہاتھ کے واسطے

فصل (۲۵) احکام مکان مصلی میں

پس مکان مباح ہونا چاہیے اگر کوئی شخص مکان غصبی میں یا بغیر اجازت صاحب مکان کے نماز پڑھے تو نماز اسکی باطل ہوگی اور اجازت کی کئی قسمیں ہیں پہلی اجازت صریح ہے یعنی کوئی شخص کہے کہ

میرے مکان میں نماز پڑھو۔ دوسری اجازت عرفی یعنی کوئی شخص اجازت مکان میں رہنے کی دے
پس اجازت نماز کی ضرورت نہیں تیسرے اجازت شاہد حال ہے مثل صحرا و باغ وغیرہ کے کہ مالک جانے کو
منع نہیں کرتا ہے اور قرینہ سے یہ بھی معلوم ہو کہ مالک اسکا نماز پڑھنے کو منع نہیں کرتا ہے پس ایسے
مقام پر نماز بغیر اجازت کے پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح سے حکم حمام و کاروان سرا کا ہے
پس زمین غصبی و جانماز غصبی و سقف غصبی پر نماز صحیح نہیں ہے اور اسی طرح تخت غصبی پر بھی
نماز صحیح نہیں خواہ غاصب ہو خواہ غیر غاصب اور اگر غصبیت سے مطلع نہ ہو تو معذور ہے لیکن بعد
علم غصبیت اعادہ نماز احوط ہے خصوصاً جب کہ وقت نماز باقی ہو اور اگر کوئی علم غصب کا رکھتا
تھا مگر وقت پڑھنے نماز کے فراموش کر گیا اور نماز پڑھ لی پس ایسی صورت میں نماز اسکی ظاہراً درست
ہے لیکن اگر اعادہ اس نماز کا کرے بہتر ہے اور اسی طرح جائے سجدہ کا پاک ہونا شرط ہے مگر مصلے کی جگہ
کا پاک ہونا کچھ ضرور نہیں اگر خشک ہو اور باعث تعدی نجاست کا بدن اور کپڑے کی طرف نہ ہو

فصل (۲۶) بیان احکام نماز مرد و زن کے ایک مکان میں

جس وقت مرد و عورت ایک مکان میں نماز پڑھیں پس چاہیے کہ عورت پیچھے ہو اور مرد آگے اور
اگر عورت آگے ہو اور مرد پیچھے تو نماز مرد کی باطل ہو جائیگی خواہ عورت محرم ہو یا نامحرم البتہ درمیان
مرد و عورت کے فاصلہ دس ہاتھ کا ہو یا داہنے یا بائیں جانب ہوں تو دونوں کی نماز صحیح ہوگی اور
اگر کوئی عورت کسی مرد کے پاس نماز پڑھے اور مرد بھی نماز پڑھتا ہو اور درمیان میں انکے
کوئی چیز حائل نہ ہو اور دس ہاتھ کا فاصلہ بھی نہ ہو تو بنابر قول اکثر فقہا کے حرام ہے لیکن اگر ایسے
مکان میں ہوں کہ فاصلہ دس ہاتھ کا متصور نہ ہو اور کوئی ایسی چیز بھی نہ ہو کہ اسکو حائل کرے
اور وقت نماز کا بھی تنگ ہو تو ایسی صورت میں اگر دونوں آگے پیچھے نماز پڑھیں اگرچہ عورت بھی
آگے ہو تو اسکی اور درست دونوں جاتی رہتی ہیں بہتر یہ کہ عورت کا پیچھے ہونا کسی طرح سے
ممکن نہ ہو اور احتیاط یہ ہے کہ پھر دونوں اعادہ نماز کا کریں اور اگر وقت وسیع ہو تو پہلے مرد نماز کو ادا
کرے اور بعد اسکے عورت اگر ملک مکان میں دونوں مساوی ہوں اور اگر ملک عورت کی ہو

تو یا دونون اسکی اجازت کے مرد پہلے نماز نہ پڑھیگا اور اگر دونون نماز پڑھتے ہون اور کوئی شے درمیان مین مثل تختہ یا پردہ وغیرہ کے حائل ہو تو نماز انکی صحیح ہے یہ مین مردون کو سنت ہے کہ نماز مسجدون مین بجا لائین اور عورتون کے لیے اولی یہ ہے کہ نماز کو گھر مین ادا کرین خواہ وہ اجنبیہ ہو خواہ سنت

فصل (۲۷) بیان مکروہات مکان مصلی مین

مکروہ ہے نماز پڑھنا حمام مین اور مقابر مین اور اس مکان مین پڑھنا مکروہ ہے کہ شراب یا اور نشہ کی چیز رکھی ہو یا جس مکان مین کہ تصویر ذی روح اور سایہ دار ہو یا چراغ یا آگ آگے روشن ہو یا قرآن آگے کھلا رکھا ہو اور بعضے تصویر ذی روح مجسم کا ہونا باعث بطلان نماز جانتے ہین مگر یہ ثابت نہین اور تصویر ذی روح غیر سایہ دار کا ہونا مثل نقوش وغیرہ کے خالی کراہت سے نہین خصوصاً جبکہ سامنے ہو اور پشت کی طرف ہونے سے یا پردہ ڈالدینے سے یا تصویر کا رخ پلٹ دینے سے کراہت زائل یا کم ہو جاتی ہے اور تصویر غیر ذی روح مجسم ہو یا غیر مجسم کراہت اسکی ثابت نہین اور مشترک تصویر ذی روح و غیر ذی روح حکم مین تصویر ذی روح کے ہے اور تصویرین ملائکہ اور جنکی کہ متشکل ذی روح ہون حکم مین ذی روح کے ہین اور آئینہ کی صورت پر حکم تصویر ثابت نہین پس اگر نماز پڑھنے مین آئینہ سامنے رکھا ہو اور اسمین اپنی صورت یا کسی اور کی معلوم ہو تو ظاہراً کراہت نہین اور اسی طرح پشت کی تصویر آئینہ کے ذریعہ سے سامنے معلوم ہو تو کراہت اسکی مثل اس تصویر کے کہ روبرو ہے ثابت نہین اور اولی ان دونون صورتون مین اجتناب ہے اور جناب شیخ صاحب مدظلہ نے بیان مکروہات مکان مصلی مین ارقام فرمایا ہے کہ جن مقامون پر نماز مکروہ ہے وہ بہت ہین اول حمام اور فقہا مین مشہور یہ ہے کہ نماز حمام مین مکروہ ہے اور ہمارے بعض قدماے اصحاب رضوان اللہ علیہم حمام مین نماز پڑھنے کو حرام بتلاتے ہین مثل ابو الصلاح اعلی اللہ مقامہ کے اور یہ قول ضعیف ہے اور یہ حکم ثابت ہے حمام کے اندر یعنی حمام کے اندر نماز حرام ہے مگر مسلخ مین یعنے جس جگہ

کچھ اثار نہ ہون اور اسی طرح سطح حمام مین کراہت ثابت نہین اور شیخ علامہ اعلی اللہ مقامہ نے
حکم کراہت نماز کا سطح مین فرمایا ہے اور سطح حمام سے آگے حجرہ کو کہتے ہین جہان کپڑے اتارتے ہین
دوسرے گھورے پر نماز پڑھنا مکروہ ہے جہان پاخانہ و پیشاب و نجاست ڈالی جاتی ہو اور
ابو الصلاح رض کا فتوی اس مسئلہ مین بھی خلاف مشہور کے ہے اور حکم حرام ہونے نماز کا ایسے
مقام پر فرمایا ہے اور یہ حکم یہان کم سے زیادہ ضعیف ہے اور ایسے مقام پر [illegible] فرمایا تیسرے
نماز پڑھنا مکروہ ہے جہان مصلی کے سامنے پاخانہ پڑا ہو جیسا کہ شہید علیہ الرحمہ نے کتاب ذکری
مین فرمایا ہے چوتھے اصطبل یعنی جہان اونٹ بیٹھتے ہین دوسری بار پانی پینے کو اسلئے
کہ ایک دفعہ پانی پی چکے ہون پانچوین مرابض الخیل یعنی وہ جگہ گھوڑے باندھے جاتے ہین
گھاس کھانے کے لیے اور آرام کرنے کو [illegible]
اور بکریون کے رہنے کی جگہ کی کراہت مشہور ہے مگر [illegible] کراہت معلوم
ہوتی ہے ساتوین چیونٹیون کے رہنے کی جگہ مین نماز مکروہ ہے [illegible] پانی [illegible]
جو مقام بنا ہے گزرگاہ ہون اسی طرح خشک [illegible] نوین شورہ زمین [illegible]
کہ اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کہ جمی ہوئی ہو نماز پڑھنے والا [illegible] ہوسکے دسوین وہ
مقام جہان آگ جلائی جاتی ہو خواہ وہ عبادتگاہ گبرون کا ہو یا نہو اور جیسے [illegible] سے
جلتی ہوئی آگ کی طرف نماز پڑھنا مکروہ معلوم ہوتا ہے [illegible] کہ وہ آگ [illegible] نماز
ایسی جگہ مکروہ ہے جہان منہ کے سامنے انگیٹھی وغیرہ مین آگ جلتی ہو یا سامنے چراغ یا قندیل
ہو کہ اسمین فتیلہ روشن ہو گیارہوین وہ گھر کہ جہان شراب یا کوئی نشہ کرنے والی چیز ہو خواہ وہ
گھر شراب رکھنے کے لیے بنایا گیا ہو یا نہین بارہوین مجوس اور یہود اور نصاری کے
گھر ہان انکے عبادتخانون مین مشہور یہ ہے کہ نماز مکروہ نہین لیکن اسکے علما مین سے
کچھ لوگ قائل کراہت کے ہوئے ہین اور کہتے ہین کہ پانی چھڑک لینے سے ایسے مقام کی
کراہت دور ہو جاتی ہے اور عمل اس روایت پر تسدید کا ہے لیکن وجہ اسکی معلوم نہین ورنہ

پانی چھینٹے کر [illegible] سے نجس ہو جائیگا اور بعض صورتوں میں وہ نجاست مصلی کے کپڑوں کو نجس کر دیگی اور باعث باطل ہونے نماز کا ہوگی - بارھویں چوڑی راہوں میں نماز کرنا ہے خواہ اسوقت کسو کی راہ چلتا ہو یا نہیں بلکہ راہ چلنے میں جب کوئی مانع ہوگا تو نماز کے وہاں باطل ہونے کا حکم دور نہیں کہ رجحان رکھتا ہو - تیرھویں جہاں حیوان ذبح کیے جاتے ہوں - چودھویں وہ مکان جہاں آدمی یا تصویر کے سامنے خواہ دیوار پر کھنچی ہو خواہ گاؤتکیہ میں ہو لیکن اگر داہنے یا بائیں یا پشت کے پیچھے ہو تو حکم کراہت کا راجح ہے - پندرھویں ایسا مکان کہ مصلی کسی دیوار کی طرف منہ کرے [illegible] بدرو یا پاخانہ کی تری [illegible] ہوئی ہو - سولھویں [illegible] جہاں [illegible] سامنے [illegible] خواہ [illegible] اور [illegible] سترھویں [illegible] مکان [illegible] قبلہ کی سمت دروازہ کھلا ہو [illegible] اٹھارھویں جہاں آگ [illegible] سامنے ہو - انیسویں جہاں [illegible] سامنے کوئی مرد و زن سوتے یا بیٹھے ہوں خواہ [illegible] ہوں - بیسویں کھلے ہوئے قرآن کی طرف نماز پڑھنا مکروہ ہے اگرچہ وہاں [illegible] ہو تو کراہت نہیں - اکیسویں خانہ کعبہ کے اندر یا اسکی چھت پر نماز پڑھنا - بائیسویں قبرستان میں نماز پڑھنا جبکہ کوئی قبر مصلی کے سامنے ہو اگر داہنے یا بائیں یا پشت کے پیچھے قبریں ہوں تو بھی حکم راجح کراہت ہے اور اگر پردہ بیچ میں ہو یا دس ہاتھ کا فاصلہ ہو تو کراہت دور ہو جائیگی - تئیسویں [illegible] مقام ہے [illegible] اصطبل و [illegible] میں نماز پڑھنا [illegible] اور [illegible] میں ہیں اور ایسے ہی ہر ایک [illegible] جنگل میں [illegible] باطل [illegible] چوبیسویں [illegible] پچیسویں ایسے مقام پر جہاں [illegible] پریشان ہو [illegible] سرد زمین [illegible] چھبیسویں [illegible] جہاں مصلی کے سامنے [illegible] کا انبار ہو

کپڑے اتارتے ہیں اور اسی طرح سطح حمام میں کراہت ثابت نہیں اور بحر میں علامہ اعلی اللہ مقامہ نے
حکم کراہت نماز کا مسلخ میں فرمایا ہے اور مسلخ حمام کے اس حجرہ کو کہتے ہیں جہاں کپڑے اتارتے ہیں
دوسرے گھورے پر نماز پڑھنا مکروہ ہے جہاں پاخانہ و پیشاب و نجاست ڈالی جاتی ہو اور
ابوالصلاح کا فتوی اس مسئلہ میں بھی خلاف مشہور کے ہے اور حکم حرام ہونے نماز کا ایسے
مقام پر فرمایا ہے اور یہ حکم پہلے حکم سے زیادہ ضعیف ہے اور ایسے ہی حکم ... نماز
نماز پڑھنا مکروہ ہے جہاں مصلی کے سامنے پاخانہ پڑا ہو جیسا کہ شہید علیہ الرحمہ نے کتاب ذکری
میں فرمایا ہے تیسرے مبارک الابل یعنی جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں دوسری بار پانی پینے کو
اسلئے کہ ایک دفعہ پانی پی چکے ہوں چوتھے مرابط الخیل یعنی جہاں گھوڑے باندھے جاتے ہیں
گھاس کھانے کے لیے اور آرام کرنے کو ... اور ... جگہ ...
اور بکریوں کے رہنے کی جگہ کی کراہت مشہور ہے اگر ... کراہت ... معلوم
ہوتی ہے پانچویں چیونٹیوں کے رہنے کی جگہ میں نماز مکروہ ہے ... پانی ... کے لیے
جو مقام بنائے گئے ہوں جیسے خشک نہریں ساتویں زمین شورہ زار ... آٹھویں ... جہاں
کہ اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر یہ کہ جمی ہوئی ہو کہ نماز پڑھنے والا اس پر ٹھہرا ہو سکے نویں وہ
مقام جہاں آگ جلائی جاتی ہو خواہ وہ عبادت گاہ گبر اہوں کا ہو یا نہ ہو اور ...ں سے
جلتی ہوئی آگ کی طرف نماز پڑھنا مکروہ معلوم ہوتا ہے یہ نہیں کہ وہ آگ ... نماز
ایسی جگہ مکروہ ہے جہاں منہ کے سامنے انگیٹھی وغیرہ میں آگ جلتی ہو یا سامنے چراغ یا قندیل
ہو کہ اس میں فتیلہ روشن ہو دسویں وہ گھر کہ جہاں شراب یا کوئی نشہ کرنے والی چیز ہو خواہ وہ
گھر شراب بنانے کے لیے بنایا گیا ہو یا نہیں گیارھویں مجوس اور یہود اور نصاریٰ کے
گھر ہاں انکے عبادتخانوں میں مشہور یہ ہے کہ نماز مکروہ نہیں لیکن اگلے علماء میں سے
کچھ لوگ قائل کراہت کے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ پانی چھڑک لینے سے ایسے مقام کی
کراہت دور ہو جاتی ہے اور عمل اس روایت پر تعبدی ہے یعنی وجہ اسکی معلوم نہیں اور نہ

پانی چھڑکنے سے نجس ہو جاویگا اور بعض صورتون مین وہ نجاست مصلی کے کپڑون کو نجس کر دیگی
اور باعث باطل ہونے نماز کا ہوگی سے بار ہوین بیچ رستون مین نماز پڑھنا مکروہ ہے خواہ اسوقت
کسی کی راہ چلتا ہو یا نہیں بلکہ راہ چلنے مین جب کوئی مانع ہوگا تو نماز سے وہان باطل ہونیکا حکم
دور نہیں کہ رجحان رکھتا ہو سے تیرہوین جہان حیوان ذبح کیے جاتے ہون سے چودھوین وہ
مکان جہان آگ یا چراغ مصلی کے سامنے خواہ دیوار پر لٹکی ہو خواہ گاؤ تکیہ مین ہو لیکن اگر سرہنے
یا پائنتی یا پیٹھ کے پیچھے ہو تو حکم کراہت کا راجح ہے سے پندرہوین ایسا مکان کہ مصلی کسی
دیوار کی طرف منھ کر کے نماز پڑھے جس مین سے نجاست بہکر نکلتی ہو جیسے پائخانہ کی موری یا
نالی ہو سے سولہوین ہر وہ جگہ جہان نمازی کے سامنے آدمی
خواہ عورت یا مرد ہو سے سترہوین وہ مکان جہان
قبلہ کی طرف دروازہ کھلا ہو سے اٹھارہوین جہان نمازی کے سامنے کوئی مرد
یا عورت سوتا یا بیٹھا ہو سے انیسوین مکان جہان قرآن کی طرف نماز پڑھنا
مکروہ ہے اگرچہ وہان بیٹھا ہو تو کراہت نہیں سے بیسوین خانہ کعبہ کے اندر یا اسکی چھت پر نماز
پڑھنا سے اکیسوین قبرستان مین نماز پڑھنا جبکہ کوئی قبر مصلی کے سامنے ہو اگر سرہنے یا
پائنتی یا پیٹھ کے پیچھے قبرین ہون تو بھی حکم راجح کراہت ہے اور اگر بیچ مین پردہ یا دس
ہاتھ کا فاصلہ ہو تو کراہت نہین سے بائیسوین مقام بیدا و ذات الصلاصل و
ضجنان مین نماز پڑھنا کہ یہ تینون مکہ اور مدینہ کے درمیان مین ہین اور ایسے ہی ہر ایک
اس جنگل مین جہان عذاب نازل ہوا ہو سے تیئیسوین ایسے مقام پر جہان
نمازی کے حواس پریشان ہون یا نمازی کا دل پریشان ہو سے چوبیسوین ایسا گھر
جہان بہت سی تصویرین ہون یا ایسا گھر جہان کوئی جنب ہو سے پچیسوین جہان مصلی
کے سامنے مشک یا نقش یا اس قسم کی کوئی چیز رکھی ہو

فصل (۲۱) بیان لباس مصلی میں

پس مردوں کے واسطے لباس حریر پہننا حالت نماز ہو یا غیر نماز حرام ہے مگر حالت ضرورت میں مثل جاڑے وغیرہ کے غیر نماز میں پہن سکتا ہے اور ریشمی لباس میں نماز مردوں کی صحیح نہیں خواہ ساتر ہو یا نہو بنا بر قول احوط کے اور بہتر یہ ہے کہ بعض علما نے ازار بند ریشمی اور کلاہ ریشمی کو جائز جانا ہے اور اگر جوشن میں ریشم کا ڈورا ڈالکر باندھا ہو یا باندھ کر یا کوئی تعویذ ریشم کے ڈورے میں باندھ کر گلے میں ڈالکر نماز پڑھیں تو انکا بھی استعمال نماز میں مرد کو جائز ہے اور اگر کپڑا بالکل ریشمی نہو بلکہ اسمیں پوٹ یا تار روئی یا پشم یا کوئی اور چیز ملا کے بنا ہو تو اسکا استعمال مرد کو نماز اور غیر نماز دونوں میں درست ہے اس شرط سے کہ عرف میں اسکے سبب استہلاک غیر ریشم کے محض ریشمی نہ کہیں اور فرش ریشمی کا بچھانا مضائقہ نہیں اور سنجاف ریشمی کو کپڑے میں لگانا صحیح و درست ہے اور بعض علما تعداد چار انگشت کی کرتے ہیں بلکہ نزدیک جناب شیخ صاحب کے سنجاف ریشمی چار انگشت تک جو نری ریشمی ہے نماز میں جائز ہے اس شرط سے کہ اسم سنجاب سے خارج نہو اور واسطے عورتوں کے ریشمی لباس پہننا منع نہیں خواہ نماز میں ہو خواہ غیر نماز میں بنا بر فتوی مشہور کے دوسرے طلائی لباس ہے کہ نماز مردوں کی اسمیں صحیح نہیں بلکہ استعمال اسکا بھی حرام ہے اگرچہ غیر نماز میں ہو لیکن اشرفی یا زیور طلائی کو کمر یا جیب میں رکھنا قباحت نہیں رکھتا اور جناب شیخ صاحب دام ظلہ و جناب سید محمد ابراہیم صاحب و سید محمد مصطفی صاحب مجتہدین دام ظلہم فرماتے ہیں کہ ٹوپی اور چوغہ وغیرہ جو چیز کہ مطلا کر عین طلا اسمیں نہو بلکہ آب طلا ہو نماز اس سے صحیح ہے اور جو چیز کہ پشت پا کو چھپا دے اور ٹخنوں کو نہ چھپا دے جوتی نماز اس سے صحیح ہے مگر ترک میں اسکے احتیاط ہے اور بعض علما نے نعل سندی کو منع فرمایا ہے اور نعل عربی پہنکر نماز صحیح ہے بلکہ بنا بر مشہور کے سنت ہے اور سیاہ لباس سے نماز مکروہ ہے سوا عمامہ و عبا و موزہ کے اور اسی طرح سے اور بھی رنگین کپڑوں سے کراہت ہے جیسے رنگ اسکا شوخ ہو خصوصاً جب بہت تیز ہو اور بعض علما نے تعزیت میں عورتوں کے واسطے لباس سیاہ کو مستثنیٰ فرمایا ہے مگر خالی اشکال سے نہیں اور اسی طرح سے وہ کپڑا کہ اسمیں

تصویر ذی روح کی ہو خواہ داخل بناوٹ ہو یا سطح ظاہری پر مثل نقوش وغیرہ کے تو بھی اُسکا
نماز میں پہننا مکروہ ہے اور اسی طرح سے وہ انگوٹھی ہے کہ اُسمیں کسی انسان یا جانور کی
تصویر بنی ہو اُس سے بھی نماز مکروہ ہے اور کھال میتہ کی یعنی پوست جانور مردہ کا خواہ
ماکول اللحم ہو یا غیر ماکول اللحم ہو اُس سے بھی نماز ناجائز ہے ماکول اللحم جانور حلال گوشت
کو اور غیر ماکول اللحم جانور حرام گوشت کو کہتے ہیں اگر وہ کھال پکائی اور دباغت کی ہو تو بھی واسطے
نماز کے استعمال اُسکا اس صورت میں صحیح ہے کہ وہ قابل ذبح کے بھی ہو مثل شیر کے کہ اُسے
ذبح کیا ہو یا اگر کوئی بچہ نفیس یا خود شیر کو بسم اللہ و اللہ اکبر کہہ کے تلوار یا تیر لگائے اور وہ اُس
زخم سے مر جاوے تو کھال اُسکی علی الظاہر پاک ہے اور دباغت بھی کرے تو باعتبار طاہر ہے لیکن پہنکر
اُسکو نماز نہیں پڑھ سکتا اور بچھانا اُسکا جائز ہے اور چرم پوست اور کھال کہ کافر سے مول لی ہو اور
نہ جانتا ہو کہ میتہ کی ہے یا ذبیحہ کی تو اُسکو بھی پہنکر نماز نہیں پڑھ سکتا اگرچہ علم میتہ کا حاصل
نہو اور اسی طرح سے اگر چمڑا کسی جگہ پر پڑا پاوے اور اُسمیں شک ہو یا اُس شخص سے لیا ہو
کہ وہ اُسکے حال سے آگاہ نہو تو استعمال کرنا اُسکا ناجائز ہے اور اگر کوئی شخص چمڑا مسلمان کے
ہاتھ سے یا بلاد اسلام میں پاوے تو مضائقہ نہیں اور ہڈی اور بال اور روئیں حیوان حرام
گوشت سے بھی اجتناب لازم ہے اور اگر بال یا ناخن اُسکا کپڑے میں لگ گیا ہو تو اُس سے
بھی اجتناب چاہیئے اور لباس نجس میں در صورت علم کے نماز باطل ہے اور اگر بعد نماز کے علم نجاست
کا حاصل ہو تو نماز صحیح ہے اگر وقت باقی ہے تو اعادہ بھی کرے ورنہ علی الاظہر قضا واجب نہیں اور
اگر قبل نماز کے شک ہو مگر بعد نماز کے یقین نجاست کا حاصل ہو جاوے تو اُسکا اعادہ کرے
بشرطیکہ وقت باقی رہے تو قضا اُس نماز کی بجالانا لازم ہے اور اگر کوئی اثناء نماز میں نجاست
اپنے کپڑے میں پاوے اور اُس کپڑے کو پھینک کر دوسرا کپڑا بغیر فعل کثیر کے پہننا ممکن ہو تو اُسے
پھینکدے یا آب کثیر میں غوطہ دے بشرطیکہ باعث منافی صلوٰۃ کا نہو نماز کو تمام کرے پھر
اعادہ نماز کا کرے اور اگر تبدیل یا تطہیر ممکن نہو تو نماز کو قطع کرے اور دوبارہ بجالاوے

اور اگر اس نجاست کو بھول گیا ہو اور درمیان نماز کے یاد آئے تو واجب ہے کہ نماز کو چھوڑ دے اور
طہارت کرکے نماز پڑھے اور اگر بعد نماز کے یاد آئے تو اعادہ نماز کا ضرور ہے خواہ وقت نماز کا باقی ہو یا
جاتا رہا ہو اور غیر شخص کے کپڑے سے بھی نماز صحیح نہین جب تک کہ واسطے نماز کے اجازت اسکی کسی
قرینہ یا شاہد حال سے معلوم ہو اور غصبی کپڑے سے بھی نماز صحیح نہین خواہ غاصب ہو خواہ
غیر غاصب لیکن اگر اذن مالک حاصل ہو تو قباحت نہین اور عورتین کو چھپانا لازم ہے کپڑا یا برگ
وغیرہ اور اگر کوئی چیز ساتر نہ ملے بیٹھ کے نماز پڑھنا چاہیے اور رکوع اور سجود باشارہ کرنا چاہیے اور
اگر ایسے مقام پر ہو کہ کوئی شخص اسکو برہنہ نہ دیکھ سکے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بہتر ہے مگر عورتین
کو آگے پیچھے ہاتھون سے چھپا لینا چاہیے اور اگر کوئی لنگی یا پائجامہ پہنتا ہو یا لنگی [illegible]
سے ڈھیلی ہوئی ہو کہ عورتین دکھائی دین خواہ کل نماز مین یا بعض مین مگر ہو نماز پڑھنے والا کہ
اسکو اس پھٹے ہوئے پائجامہ یا ڈھیلی ہوئی لنگی سے آگاہی نہ ہو تو بنابر مشہور کے نماز اسکی صحیح ہے
اسی طرح اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور بے اختیار پائجامہ یا لنگی کھل کے گر پڑے اور بغیر
فعل کثیر کے اسکو پھر سے باندھ لے تو بھی نماز مین اسکے خلل نہ ہوگا لیکن اگر نماز کا اعادہ
کرے تو بہتر ہے اور اگر کسی شخص نے نماز مین بھولے سے ستر عورتین نہین کیا اور برہنہ نماز پڑھ لی
پس اعادہ کرنا اسکو بعد ستر عورتین کے لازم ہے اگر وقت نماز کا باقی ہو ورنہ قضا پڑھنا ہوگی
اور عورتون کو سارا بدن چھپانا واجب ہے مگر منہ جسقدر کہ وضو مین دھوتے ہین اور دونون
ہاتھون کو بند دست سے اور دونون پاؤن کو ٹخنے تک بلکہ ظاہر و باطن قدمین کو بھی
چھپانا چاہیے سوا موضع سجود کے مگر کنیز اور وہ لڑکی کہ حد بلوغ تک نہ پہنچی ہو انکے لیے
سوا سر اور گردن چھپانا لازم نہین ہے مگر بنابر جناب شیخ صاحب دام ظلہ کے کنیز اور آزاد اس حکم مین
برابر ہین اور اگر ایسا کپڑا باریک ہو کہ بدن مصلی کا نمایان ہو پس ایسے کپڑے مین نماز صحیح نہین ہے
اور اگر کوئی شخص [illegible] سے تنہا ہو اور اسکے [illegible] کپڑے [illegible] تو دونون
تو بغیر پاک کیے ہوئے ان کپڑون سے اگر علحدہ علحدہ نماز پڑھے گا تو نماز اسکی صحیح ہوگی اسی طرح اگر کسی

ہندو کا ہاتھ یا جسم پانی سے تر ہوا ور اُس ہاتھ یا جسم میں سے پانی کپڑے کو لگجاوے یا کسی ہندو
کے جسم کا پسینہ کپڑے کو لگجاوے تو اُس کپڑے کو بغیر پاک کیے ہوئے عمداً پہنکر نماز پڑھیگا تو نماز باطل ہوگی
بلکہ اگر کسی ہندو کے ہاتھ کی کوئی تر چیز مثل دال وغیرہ کے پکی ہوئی ہوا ور وہ چیز کپڑے پر گرجاوے تو
اُس کپڑے سے بھی نماز صحیح نہوگی اور اسی طرح اگر کسی شخص کی ہندو حجام نے حجامت بنائی ہو یا ہاتھ
تر سے جسم کو یا کپڑے کو مس کیا ہو تو جبتک تطہیر بطریق معتبر نکریگا نماز اُس شخص کی صحیح نہوگی اگر عمداً
پڑھیگا تو نماز باطل ہوگی اسی طرح اگر کوئی کپڑا ہندو درزی سے کوئی شخص سلوا وے اور یہ گمان ہو
کہ اُس درزی نے تھوک لگایا ہوگا جیسا کہ درزیوں کا قاعدہ ہے یا یہ کہ اُس درزی کے
ہاتھ کا یا جسم کا پسینہ اُس کپڑے میں لگا ہوگا یا یہ کہ درزی نے ہاتھ تر سے اُس کپڑے کو مس کیا ہوگا تو
اُس کپڑے سے بھی بغیر تطہیر کیے ہوئے نماز باطل ہوگی اور اسی طرح جوتا اگر ہندو چمار کے ہاتھ کا بنا ہوا
ہو تو اُسکا بھی استعمال جائز نہیں ہے اگر اُسکے پہننے سے پاؤں میں پسینہ آگیا ہو یا یہ کہ تر پاؤں میں وہ جوتا
پہن لیا ہو تو بغیر تطہیر کیے ہوئے پاؤں کے نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ اگر قبل پاک کرنے پاؤں کے ان پاؤں
کا پسینہ یا وہ پاؤں تر کپڑے میں لگ جاویں تو وہ کپڑا بھی نجس ہو جائیگا اور اُس کپڑے سے بغیر
تطہیر کیے ہوئے نماز صحیح نہیں ہے ہاں اگر پاؤں اُس جوتہ کو پہنکر نجس نہوے ہوں تو اُسکو اتار کر نماز
پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح اگر کپڑا ہندو دھوبی کے ہاتھ کا دھلا ہوا ہو تو اُس کپڑے کا بھی استعمال
جائز نہیں اُس کپڑے کو جبتک تطہیر بطریق معتبر نکریگا تب تک اُس کپڑے کو پہنکر نماز نہیں پڑھ سکتا
اگر نماز پڑھیگا تو نماز باطل ہے

فصل (۲۹) نمازمیں کی معفو چیزوں میں

یہ بھی جاننا چاہیے کہ چند چیزیں نجس ہیں مگر نماز میں معفو ہیں پہلے خون کہ درہم بغلی سے کم ہو
[illegible] مثل نفاس و نجس العین مثل کافر و خوک و سگ کے خون [illegible]
[illegible] ہوگا مگر بدن میں خون مثل کپڑے کے عفو ہیں یا ان البتہ اگر [illegible]
[illegible] اگر [illegible] تو [illegible] اور اگر [illegible] سے کم ہو تو [illegible]

معاف ہے اور اگر ٹوپی یا جراب یا ازار بند نجس ہو اور خشک ہو اور نجاست متعدی نہ کرے تو یہ بھی معاف ہے نہ فقط اپنے محل پر ہو یعنی جس عضو میں انکو پہنتے ہیں اُسی جگہ ہو نہ اور کسی جگہ اور اسی طرح سے نجس لباس اُس عورت کا بھی معاف ہے کہ جو بچہ کو پرورش کرتی ہو بشرطیکہ اسکے کہ وہ نجاست سوا اسکے پیشاب بچہ کے ہو اور کوئی نہ ہو لیکن یہ ضرور ہے کہ ایک بار شب و روز میں اسکو دھو ڈالے اگرچہ پھر نجس ہو جاوے اور وہ نجاست کہ دھونے میں اسکے مشقت اور حرج شدید ہو یا اُس لباس نجس کے اُتارنے میں مشقت شدید ہو تو بھی نماز میں معفو ہے

فصل (۳۰) لباس مصلی کے مستحبات اور تحت الحنک باندھنے میں

جناب شیخ صاحب و علامہ ذخیرۃ المعاد میں بیان مستحبات نماز میں لکھا ہے کہ وہ کئی چیزیں ہیں اول اچھے اور پاکیزہ کپڑے پہننا نماز میں جیسا کہ آیہ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کی تفسیر پاکیزہ کپڑے پہننے کی ہوئی ہے نماز میں اور روایتیں خاص اس باب میں ہیں از انجملہ جناب رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور دوست رکھتا ہے کہ اسکے واسطے زینت کیجاوے اور اچھے کپڑے پہننا سوائے نماز کے بھی مرغوب اور محبوب ہیں چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا اِذَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰى عَبْدٍ اَحَبَّ اَنْ يَّرَاهَا عَلَيْهِ لِاَنَّهٗ جَمِيْلٌ وَّيُحِبُّ الْجَمَالَ یعنی جبکہ خدائے تعالیٰ کوئی نعمت بندہ کو عطا کرتا ہے دوست رکھتا ہے کہ بندہ پروردگار کی نعمت کا اظہار کرے خدائے تعالیٰ اس سبب سے کیونکہ وہ خود جمیل ہے اور جمال کو دوست رکھتا ہے دوسرے یہ کہ لباس سفید کا پہننا مستحب ہے اسواسطے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ لباس سفید پہنو اسواسطے کہ وہ پاکیزہ ہوتا ہے اور اسی میں اپنی اموات کو کفن دو ولیس لباس سفید پہننا اور اسی میں کفن دینا مستحب ہے تیسرے یہ کہ خوشبو لگانا مستحب ہے یہانتک کہ روایت ہے کہ ایک نماز ساتھ خوشبو کے ستر نمازوں کے برابر ہے کہ بغیر خوشبو کے پڑھی ہوں اور مبالغہ بھی استعمال عطر میں محبوب ہے حتی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سجدہ کی جگہ پہچانی جاتی تھی خوشبو سے اور احتمال ہے کہ مراد موضع سجود سے موضع نماز ہو کہ پہچانا جاتا ہو خوشبو سے وہ مقام جہان

وہ حضرت نماز پڑھتے تھے۔ چوتھے مستحب ہے نماز نفل عربی میں۔ پانچویں مستحب ہے نماز ردا کے ساتھ
خصوصاً امام کو اور کیفیت ردا کی یہ ہے کہ کپڑا اپنے کاندھے پر ڈالے اور اسکے دونوں آنچل
جمع کرکے داہنے کاندھے پر ڈالے بلکہ دونوں طرف لٹکتے ہوئے ہوں تو بھی بہتر ہے پس بنابر اسکے
ردا کی جگہ عبا و جبہ پہننا کافی نہیں بلکہ ازار بند کا ڈال لینا کاندھے پر کافی ہے۔ چھٹے
عورت کے واسطے مستحب ہے حالت نماز میں دونوں پاؤں کا چھپا لینا۔ ساتویں مستحب ہے کنیز و
دختر نابالغہ کو سر کا چھپانا نماز میں۔ آٹھویں مستحب ہے کہ جسکے پاس کپڑا ہو وہ کسی ایسے شخص کو
مستعار دیوے جو برہنہ ہو اور لیاقت امامت کی رکھتا ہو کہ وہ پہنکر برہنہ لوگوں کی امامت کرے
یہانتک کہ نماز جمیع برہنہ لوگوں کی جماعت سے ہو جاوے۔ نویں مستحب ہے عمامہ باندھکر نماز پڑھنا
چنانچہ روایت میں ہے کہ عمامہ باندھکر نماز چار نمازوں کے برابر ہے جو بغیر عمامہ کے پڑھی ہوں اور مستحب
ہے کہ عمامہ میں تحت الحنک ہو اسواسطے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی عمامہ باندھے اور
تحت الحنک نہ رکھے پس اگر اسکو کوئی بلا پہونچے تو ملامت نکرے مگر اپنے نفس کو اور اسی روایت کے
بلا اختلاف سے صدوق علیہ الرحمہ نے حکم کیا ہے کہ عمامہ میں تحت الحنک واجب ہے اور استحباب تحت الحنک
نماز سے خصوصیت نہیں رکھتا بلکہ غیر نماز میں بھی ثابت ہے خصوص سفر کے لیے اسواسطے کہ حضرت امام
جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میں ضامن ہوں کہ سلامت واپس آئیگا وہ شخص جو تحت الحنک کا عمامہ باندھکر
سفر کرے اور جو کوئی طلب حاجت کے لیے جاوے کہ حضرت نے فرمایا تعجب رکھتا ہوں میں اس شخص سے
کہ وضو کرکے حاجت کے لیے جاوے کیونکہ حاجت اسکی نہ برآئیگی اور تعجب رکھتا ہوں میں اس شخص سے کہ
حاجت کے لیے جاوے اور تحت الحنک کا عمامہ باندھے ہو کیونکر حاجت اسکی روا نہوگی مگر اسکی کیفیت
میں اخبار کے فہم کے اختلاف کے سوا فی علما رضوان اللہ علیہم کے اقوال میں اختلاف ہے
اسواسطے کہ بعض سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستحب ہے کہ ایک طرف عمامہ کے واسطے مقدار دو بالشت کے
اسطرف کو ٹھوڑی کے نیچے سے باہر نکالیں اور عمامہ کے دوسری طرف میں داخل کریں یا یہ کہ
برمقابل میں ڈالیں یا یہ کہ بائیں جانب سے سینہ کی جانب لے جاکر پس سے بائیں جانب کو ڈالیں تو بھی

ہو سکتا ہے اور جس طرح پر عمل ہو خواہ دہنی جانب تحت الحنک یا داہنیں یا بائیں جانب سنت ادا ہو جائیگی اور بعض اقوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ عمامہ کے جس سرے کو پیچھے کی طرف کو باہر نکالا ہو [illegible] سے [illegible] چلیں [illegible] اگر سینہ پر لٹکا دیں اور بعض جاہلوں نے [illegible] پایا جاتا ہے کہ [illegible] دونوں سرے نکالیں ایک پیچھے کی طرف اسکو پشت کی جانب لٹکا دیں دوسرا اسی سے [illegible] سینہ پر لٹکائیں اور ظاہر ہے کہ عمل [illegible] ہوگا [illegible] بدن کا چھپانا [illegible] پائجامہ [illegible] نماز پڑھتا [illegible] پائجامہ [illegible] پائجامہ کے [illegible] جیسا کہ [illegible] علیہ الرحمہ نے [illegible]

فصل (۳) در بیان مکروہات لباس مصلی میں

جناب شیخ صاحب دام ظلہ مکروہات لباس مصلی میں تحریر فرماتے ہیں کہ وہ چند باتیں ہیں اول یہ کہ [illegible] میں مردوں کو نماز پڑھنا یا سرخ یا زرد میں بلکہ جو کپڑا شوخ رنگ کا ہو اور تین کپڑوں کے رنگوں میں [illegible] میں کراہت نہیں عمامہ اور موزہ اور کیسا یعنی تھیلی بلکہ ہر جامہ پشمینہ کو کیسا کہتے ہیں [illegible] سیاہ بھی کیسا ہے اور نماز اسمیں مکروہ نہیں اور مراد سیاہ رنگ سے رفع کراہت [illegible] بلکہ بہتر ہی ہوگا کہ عمامہ سفید [illegible] سے نماز [illegible] نماز میں مستحب ہے کیونکہ خاص روایت اسمیں وارد ہوئی ہے دوسرے مردوں کو ایک ہی باریک کپڑے میں نماز پڑھنا کہ بدن کو چھپا لے اور حجم عورت کو نہ چھپا سکے جیسا کہ عورتوں کو مکروہ ہے جامہ واحد میں نماز پڑھنا باریک ہو یا موٹا [illegible] ایسا کپڑا پہنکر نماز پڑھنا کہ اسمیں صورت حیوان کی بنائی ہو لیکن [illegible] ہوں مکروہ نہیں [illegible] نماز پڑھنا اس پوست یعنی کھال میں جو ایسے شخص سے لیگئی ہو [illegible] ایسا کپڑا پہنکر نماز پڑھنا [illegible] یا لوہے کی [illegible] ہوگیا ہو خواہ [illegible] میں نماز اس لباس میں مکروہ ہے بسبب اس احتمال کے کہ [illegible]

چھٹے نماز پڑھنا سنجاب میں بجہت خارج ہونے کے شبہہ سے خلاف اُن علماء کے جو نماز کو سنجاب میں منع
کرتے ہیں اور ایسے ہی خز میں بسبب خارج ہونے کے شبہہ سے خلاف اُن علماء کے جو ان میں نماز کو حرام
جانتے ہیں ساتویں اُس نعل عربی میں نماز پڑھنا جو گدھے کی کھال کا بنایا گیا ہو اور ایسے ہی
مکروہ ہے نماز اُس حالت میں کہ گدھے کی کھال کا کوئی برتن نمازی کے پاس ہو آٹھویں نماز پڑھنا
ایسی حالت میں کہ پیراہن پر لنگ باندھے ہو نویں [illegible] میں نماز پڑھنا اور وہ یہ
ہے کہ لنگی کو قطیفہ کی طرح کہ وہ ایک سا لباس ہے [illegible] کاندھے پر ڈالے اور
اُسکے ایک سرے یعنی کونے کو بغل کے نیچے سے باہر نکالے اور [illegible] کاندھے پر ڈالے اور دونوں
سروں کی پیٹھ پر گرا دے کہ یہ لباس اہل جاہلیت کا ہے اور [illegible] بہائی
علیہ الرحمہ نے یوں لکھا ہے [illegible]
کاندھے کے اور فرمایا ہے کہ روایتوں میں یہ لباس [illegible]
معنی حدیثوں سے یہ معلوم ہوتے ہیں کہ کوئی کپڑا [illegible] اور یہ صورت
کاندھے پر عبا وغیرہ کے ڈالنے سے پیدا ہوتی ہے یا یوں کہ عبا کے دامن کو اکٹھا کر کے داہنی بغل کے
نیچے سے نکالکر بائیں کاندھے پر ڈال لے یا بائیں بغل کے نیچے سے نکال کر داہنے کاندھے پر یا
دونوں بغلوں کے نیچے سے نکالکر دونوں کاندھوں پر ڈال لے یوں بھی [illegible] کہا گیا ہے دسویں
ایسے شخص کے لباس کا استعمال کرنا نماز میں جو شخص متہم ہو نجاست سے پرہیز نہ کرنے میں گیارھویں
ایسے لباس میں نماز پڑھنا جو بہت تنگ اور بدن سے ملا ہوا ہو بارھویں ایسے لباس میں
نماز جسکی نجاست معفو ہو پوری مثل ازار بند اور ایسے کپڑے کے جسمیں نماز ہو سکتی ہے
تیرھویں کھلا ہوا لوہا [illegible] لیکر نماز پڑھنا خواہ انگوٹھی ہو یا کچھ اور یہاں انگوٹھی کراہت
بہت ہے اور ایسے ہی وہ انگوٹھی پہنکر نماز پڑھنا مکروہ ہے جسمیں حیوان ذی روح کی تصویر ہو
خواہ انگوٹھی [illegible] یا کسی اور چیز کی ایسی چیز پہنے ہو تو کراہت نہیں ہے [illegible]
میں نمازی کی جیب میں [illegible] نہیں رکھتا اور ایسے ہی چھری اور خنجر غلاف میں ہوں [illegible]

تو ضرر نہیں [۱۸] پندرھویں نماز پڑھنا ایسا روپیہ پیسہ لیکر جسمیں تصویر ہو خواہ تصویر بت کی ہو یا کسی اور کی سولھویں [۱۹] خضاب لگا کر نماز پڑھنا اور اگر خضاب دھو ڈالا ہو اور رنگ اسکا باقی ہو تو مکروہ نہیں ہے بلکہ بہتر ہے سترھویں [۲۰] نماز پڑھنے کی حالت میں ہاتھوں کا لباس میں داخل کرنا خواہ پیراہن کے نیچے خواہ قبا کے نیچے خواہ الخالق کے نیچے اور یہ اس صورت میں ہے کہ ہاتھ بدن کو لگ جاوے قبا یا پیراہن میں داخل کرنے سے جبکہ پائجامہ نہ پہنے ہو ولیکن اگر پائجامہ پہنے ہو اور ہاتھ کو لباس میں داخل کرے ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہو اسکی تفصیل پر نظر کرے جو روایت نماز سے پائی جاتی ہے [۲۱] اٹھارھویں عورت کو خلخال صدا دار پہنکر نماز پڑھنا۔ انیسویں [۲۲] عورتوں کو خبر گردن نہ ہو نماز پڑھنا بیسویں [۲۳] عورتوں کا نقاب ڈالکر نماز پڑھنا جبکہ قرأت سے مانع نہو اور اگر نقاب کی حالت میں قرأت نہو سکے تو نقاب ڈالنا بحالت نماز حرام ہوگا۔ اکیسویں [۲۴] مردوں کا نماز پڑھنا منہہ باندھکر جبکہ قرأت کا مانع نہو ورنہ حرام ہوگا بائیسویں [۲۵] ایسی چیز پہنکر نماز پڑھنا کہ جو پاؤں کے اوپر تک یا پنڈلی تک نہو مثل کفش یا کفش نعلی کے ہو جیسا کہ مسائل میں اسکا اشارہ ہوا ہے

فصل (۱۲۴) قبلہ کی شناخت میں

حالت نماز میں منہہ جانب قبلہ کے کرنا واجب ہے اور مراد قبلہ سے خانہ کعبہ ہے پس جو لوگ کہ خانہ کعبہ کو دیکھتے ہیں انکو کعبہ کو منہہ کرکے نماز پڑھنا چاہیے اور جو لوگ کہ دور ہیں انکو طرف کعبہ کے منہہ کرکے نماز پڑھنا چاہیے پس جو شخص کہ پشت بقبلہ کرکے نماز پڑھیگا نماز اسکی باطل ہوگی اور اگر وقت نماز کا جاتا رہے تو قضا اس نماز کی بجا لاویگا اور اگر کسی شخص نے کسی جانب کو قبلہ سمجھکر یا کسی کے کہنے سے یا تنگی وقت میں نماز پڑھی اور بعد اسکے معلوم ہوا کہ قبلہ سے منحرف تھا پس ایسی صورتمیں نماز کے اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں اور اگر انحراف مین یمین و یسار قبلہ سے ہوا ہو اور نماز پڑھ لی مگر بعد نماز کے معلوم ہوا کہ قبلہ سے منحرف تھا پس اگر وقت باقی تھا تو اعادہ نماز کا لازم ہے ورنہ قضا کی ضرورت نہیں اور اگر یہ انحراف مابین یمین و یسار کے ہوا ہے تو نماز اسکی صحیح ہے اور اگر مثلاً قبلہ کا کسی طرح سے ہو جاوے اور بعد کے معلوم ہو کہ پشت بقبلہ تھا پس اگر نماز کا وقت جاتا رہے تو اعادہ کی ضرورت

نہیں ہو گا احتیاطاً اگر قضا بھی کرے تو بہتر ہے۔ جناب شیخ صاحب مدظلہ نے کتاب ذخیرة المعاد
میں تحریر فرمایا ہے حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ کئی علامتیں ہیں کہ قبلہ کی سمت ان سے معلوم ہوتی ہے
اول وہ محراب ہے کہ [illegible] معصوم نے [illegible] نماز پڑھی ہو [illegible] یہ علامت خاص قبلہ اور سمت قبلہ دونوں
کی [illegible] اس کو انحراف نہیں کیا اور جو بات
[illegible] ہو گا اور [illegible] علامت
[illegible] علامت قبلہ کی [illegible]
[illegible] قبر کا
[illegible]
[illegible] علامت [illegible]
[illegible] واضح ہو [illegible] کان کے [illegible] اہل عراق
[illegible] لوگوں کے [illegible] جیسا اور [illegible] مثل اہل بصرہ
[illegible] لوگوں کے واسطے جو اس سمت میں ہیں مثل اہل خراسان اور اکثر بلاد عجم کے [illegible] کو اپنے
[illegible] قرار دیں اور اہل [illegible] شام کے [illegible] اور اہل [illegible] کان پر اور
اہل [illegible] دونوں آنکھوں [illegible] اور اہل [illegible] بائیں کان [illegible]
[illegible] بائیں کان پر قرار دیں [illegible] ستارہ سہیل ہے [illegible]
[illegible] ہوتا ہے [illegible] ذکر کیا [illegible] اہل [illegible] یعنی عراق کے درمیان سے
[illegible] سہیل کو [illegible] اہل [illegible] قرار دیں اور اہل شام دونوں آنکھوں کے سامنے
اور اہل [illegible] دونوں [illegible] علامت [illegible] اہل عراق قطبی ستارہ
کو دونوں شانوں کے درمیان قرار دیں مثل اہل موصل [illegible] کو بائیں ہاتھ پر اور
[illegible] کو داہنے ہاتھ پر قرار دیں۔ پانچویں علامت آفتاب ہے اہل عراق کے واسطے جس وقت کہ
آفتاب [illegible] قطب جنوبی کی طرف [illegible] ہوا اور

آفتاب اُسکی ناک کی سیدھ یعنی ناک کی سمت رہے محاذی قبلہ کے ہوگا پس اگر آفتاب تھوڑا سا میل
رہے داہنی طرف کو جلدی سے مطابق ہوگا جیسے ثریا و عیوق ستارے کہ اس ملک ہندوستان میں مغرب کے
بعید وقت طلوع کے ثریا کو داہنی طرف اور عیوق کو بائیں طرف قرار دیں اور علامتیں بھی قرار
دی گئی ہیں کہ انھیں علامتوں کے قیاس پر معلوم ہو سکتے ہیں

فصل (۳۳) بیان مسائل ریل گاڑی کشتی وغیرہ

بموجب فتاوی جناب مولانا و مقتدانا ناظم الملۃ امام غائب جناب سید محمد ابراہیم صاحب و جناب سید
محمد مصطفیٰ صاحب مجتہدین لکھنؤ حسب ذیل ہیں پس معلوم ہوا کہ اتنی مہلت ملے کہ ریل پر سے
اتر کر زمین پر نماز پڑھ سکتا ہے تو اُتر پڑے اور اُتر کر نماز کو بجالاوے اور کچھ اشکال نہیں ہیں اگر مہلت زیادہ
ملے تو نماز میں بقدر مہلت طول دے سکتا ہے اور اگر کم مہلت ہو تو واجبات پر اکتفا کرے یہاں تک کہ
فرصت قلیل ہو تو قرأت میں فقط سورہ حمد پڑھے اور رکوع اور سجود میں ایک ایک مرتبہ سبحان اللہ
اور تشہد خفیف یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور ایک
سلام اخیر کو بجالاوے اور بعد ازاں نماز کا اعادہ اس نماز کا واجب ہوگا جبکہ تفریط کی ہو اور
وقت وسیع میں سے کسی قدر ضائع کیا ہو مگر احتیاطاً اس صورت میں اُس نماز کا اعادہ کرے
بعد زوال عذر اور اگر اتفاق سے اثنائے نماز میں ریل روانہ ہونے لگے یہاں تک کہ اتمام نماز میں خوف
ہو کہ ریل روانہ ہو جاویگی اور یہ شخص اس جگہ رہ جائیگا پس ظاہراً لازم ہوگا کہ نماز پڑھتا ہوا ریل
کی جانب روانہ ہو اور حتی الامکان رو بقبلہ رہے اور رکوع کے واسطے جھکے جب تک ممکن ہو جب
اور بعد ازاں ایستادہ ہو کر پھر بجا لاسکے واسطے زیادہ ترجیح کے مثل اول کے اور بعد اتمام نماز
اُسکا اعادہ کرے بہ نیت قربت احتیاطاً اور اگر اُترنا ریل پر سے نہ ہو سکے پس اگر ریل ایک جگہ ٹھہری ہو
اور نماز کا بجالانا ساتھ سب شرائط اور افعال واجبہ کے ممکن ہو تو اسی طرح بجالاوے
اور کچھ اشکال نہیں اور یہی حکم ہے اگر صورت مذکورہ میں ریل نہ ٹھہری ہو بلکہ چلی جاتی ہو لیکن

اسوقت میں قبلہ نما وغیرہ سے اگر سمت قبلہ معلوم ہو سکتی ہے تو اثناء نماز میں قبلہ کی جانب متوجہ رہنا واجب ہے اسوقت میں کہ ریل سمت قبلہ سے منحرف ہو گئی ہو اور اگر اس حال میں اتمام قبلہ کا محال ہو تو اول طرح کہ موافق تکلیف کے ادا کرے اور اگر ریل پر استادہ ہونے میں اس شخص کو جھکنا کی ضرورت ہو بلکہ بعض اگر قد دراز ہو وگردن جھکا رہے مگر باقی بدن تو ظاہرا اثنا میں کچھ خلل نہ ہوگا اور اگر اسقدر جھکنے کی ضرورت ہو کہ سر انگشتان دست زانو تک پہونچ جاتے ہیں تو ظاہرا لازم ہے کہ اسی طرح استادہ ہو کر نماز پڑھے اور واسطے رکوع کے زیادہ تر جھک جاوے اور اگر بالکل قیام سے مجبور ہو تو بحالت جلوس میں نماز پڑھے اور رکوع کے واسطے جھک جاوے اور سجدے کے واسطے [illegible] اگر ممکن ہو والا اشارہ کرے [illegible] واسطے رکوع کے اور سجود کا اور اگر [illegible] حالت [illegible] سجدہ کا کہ پیشانی رکھے مما یصح علیہ السجود [illegible] اور ان سب صورتوں میں [illegible] زوال عذر اعادہ نماز احوط ہو واللہ اعلم و اگر مضطر ہو یعنی اگر رو بقبلہ ہونا ممکن نہیں مثل روایت کے کشتی میں جانب قبلہ سے آتا ہی لیں جس جانب کو ہو نیت نماز کی کر کے نماز پڑھتا چلا جاوے نماز اسکی صحیح ہوگی اور رکوع اور سجدہ کے لیے اشارہ کافی ہے مگر سجدہ کے واسطے زیادہ اشارہ کرے تو بہتر ہے اور اگر کشتی پر سوار ہو اور نماز پڑھے تو بنا بر مذہب مشہور کے جائز ہے مگر بعض علما بدون ضرورت کے سوار ہونا کشتی پر جائز نہیں جانتے پس لازم ہے کہ جب تک ضرورت شدید نہ ہو کشتی پر بحالت روانگی میں نماز نہ پڑھنا چاہیے اور اگر لنگر پڑا ہو تو اسوقت بلا ضرورت بھی نماز پڑھ سکتا ہے مگر استقرار اور رو بقبلہ ہونا ضرور ہے اور بحالت اضطرار [illegible] اتمام قبلہ ممکن نہ ہو تو [illegible] تکبیرة الاحرام کے وقت نماز کی صحیح ہے

فصل ۴۴ مسائل قصر نماز کے بیان میں

چونکہ اکثر کتابوں میں مسائل قصر نماز زبان اردو میں مفصل نہیں ہے لہذا یہ مسائل قصر نماز لکھ کر بحضور مولانا و مقتدانا نائب امام غائب جناب سید ابو الحسن صاحب معروف بہ میر صاحب مجتہد العصر ظلہ [illegible] ہے کہ آں جناب [illegible] اسکی ہر ایک بات پر قلم فرما کر

فرمین بخط خود فرمایا تھا اور جواب مسائل ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں سوال سفر مباح کسکو کہتے ہیں مفصلاً
تحریر فرمایا جاوے جواب سفر بفتح سین مشہور ہے اور مباح سے مراد اس مقام میں وہ افعال ہیں یعنی
جو حرام نہو خواہ واجب ہو خواہ مستحب خواہ مکروہ خواہ مساوی الطرفین یعنی اسکے فعل و ترک دونوں
میں نہ ثواب ہو نہ عقاب و ہو العالم سوال ۲ سفر حرام کسکو کہتے ہیں تفصیل تحریر فرمائی جاوے جواب
سفر کے حرام ہونے کی چند صورتیں مشہور ہیں ایک یہ ہے کہ غایت سفر و غرض مقصود اس سے گناہ یا
کوئی جزو اسکا گناہ ہو مثلاً جو سفر کسی گناہ کرنے کے لیے کیا جاوے دوسری صورت یہ ہے کہ غایت
سفر حرام نہو بلکہ خود سفر کرنا حرام ہو جیسے فرار کرنا معرکۂ جہاد سے اور فرار کرنا غلام یا کنیز کا مالک
کے پاس سے اور زوجہ کا شوہر کے پاس سے اور سفر بیٹے کا بغیر باپ کے اذن کے [illegible] اور سفر
اس راہ سے جس میں خوف جان یا مال یا آبرو کا ہو اور سفر [illegible] تیسری صورت یہ ہے کہ
سفر حلال [illegible] حرام ہو جیسے سفر حج یا زیارت یا سفر تجارت [illegible] سواری یا
غصبی [illegible] یا غصبی لباس میں [illegible] سفر حلال ہوا [illegible] خاص
[illegible] حرام ہے چوتھی صورت یہ ہے کہ سفر [illegible] جو طرح سفر
[illegible] میں نماز [illegible] لیکن [illegible] اور باقی صورتوں [illegible] میں القصر
والاتمام ہو و ہو العالم سوال ۳ علاوہ سفر مباح کے سفر حرام میں اگر آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ
سفر کرے تو راستہ میں قصر کریگا یا کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر سفر حرام کرے کے [illegible]
[illegible] اس طرح نماز پڑھیگا [illegible] جواب
[illegible] اول [illegible]
[illegible] مثلاً [illegible]
[illegible] آٹھ فرسخ یا
[illegible] آٹھ فرسخ [illegible] جواب
[illegible]

خالی نہیں ہوتی ہے پس با تحقیق باقی شہر اگلا قصر [illegible] کرنا واجب ہوگا و ہو العالم مسئلہ ۵ اگر کوئی
شخص اپنے فائدے کے لیے یعنی یہ ارادہ کر کے جاوے کہ فلاں شخص کے پاس جاؤنگا تو فائدہ ہوگا یا
کوئی نوکری کی تلاش کے لیے جاوے یا کوئی سیر کرنے کے لیے جاوے یا کوئی واسطے تجارت کے جاوے
یا کوئی کسی کی شادی میں جاوے یا کوئی کسی کی ماتم پرسی میں جاوے اور آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے
زیادہ سفر کرے تو سبب [illegible] نماز کی دو [illegible] بینوا تو جروا ج جو سفر کہ
حرام یا شکار عیش یا تجارت ناجائز کے لیے ہو یا [illegible] ہو تمام [illegible] لازم ہے و ہو العالم مسئلہ ۶
زید کسی کا ساتھ ہو کے جاوے کہ پیچھے یا غلام کے پیچھے [illegible] آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ
جاوے تو دو رکعتی [illegible] نماز پڑھیگا بینوا تو جروا ج [illegible]
مسافت ہے [illegible] قصر [illegible] ہوگا و ہو العالم مسئلہ ۷ نماز [illegible]
کی نماز میں قصر ہوگا [illegible] بینوا تو جروا ج ظہر عصر عشا میں
قصر ہوگا و ہو العالم مسئلہ ۸ قصر نماز سے کیا مراد ہے بینوا تو جروا ج نماز کا دو رکعت پر ختم کرنا
و ہو العالم مسئلہ ۹ اگر غلام کو بغیر اذن آقا کے اور عورت بے اذن شوہر کے اور لڑکا بالغ بے اذن
والدین کے آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ سفر کرے تو دو رکعتی [illegible] نماز پڑھی جاوے گی
بینوا تو جروا ج [illegible] احتیاط جمع بین القصر والاتمام ہے اور رجوع میں قصر لازم ہے و ہو العالم
مسئلہ ۱۰ حد ترخص کس کو کہتے ہیں اور جو شہر کہ بہت بڑے ہیں ان میں اعتبار حد ترخص کا کہاں تک ہوگا
بینوا تو جروا ج حد ترخص وہ مقام ہے جہاں سے [illegible] شہر کی دیواروں کی مسافر کی نظر سے
چھپ جاوے یا آواز اذان اس کے کان میں نہ آوے اور جو شہر بڑے ہیں اتنے کہ ایک ایک محلہ اس کا
ایک ایک [illegible] ہے ان میں اذان اور [illegible] کا اعتبار ہے [illegible] منہاج الصالحین مسئلہ ۱۱ زید
سفر [illegible] آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ کرے اور [illegible] شہر [illegible]
یا چار رکعتی نماز کا وقت داخل ہو گیا تو زید [illegible] حد ترخص [illegible] نماز [illegible] اور اگر ابھی
نماز کا وقت باقی ہے تو حد ترخص سے [illegible] نماز پڑھے گا بینوا تو جروا ج قبل حد ترخص کے

اتمام واجب ہے اور حد ترخص پر پہونچکے تخییر ثابت ہے بین القصر والاتمام اور احوط ہے واللہ العالم س ۱۴ اگر زید
منعدرجہ سوال نشان ۱۱ مابین حد ترخص نماز کا وقت فوت ہوگیا تو قضا نماز کی مابین حد ترخص کسطرح پڑھیگا
حد ترخص سے نکلکر کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر حد ترخص سے نکلکر وقت نماز کا فوت ہوگیا تو قضا اسکی
کسطرح بجا لاویگا بینوا توجروا ج قبل حد ترخص کے اگر وقت گذر جاوے تو تمام قضا واجب ہے
جہاں قضا کو بجا لاوے اور بعد بلوغ کے حد ترخص پر جو نماز فوت ہوئی اسمیں جمع بین القصر والاتمام قضا
میں احوط ہے واللہ العالم س ۱۴ زید کو بعد روانگی سفر کے مابین حد ترخص نماز کا وقت داخل ہوا تو زید مابین حد
ترخص کے کسطرح نماز پڑھیگا اور حد ترخص سے نکلکر نماز بجا لاوے تو کسطرح بینوا توجروا ج اگر
قبل حد ترخص کے پڑھے تو تمام لازم ہے والا احوط جمع بین القصر والاتمام ہوگا واللہ العالم س ۱۴ زید سفر سے
واپس آوے اور اثناء راہ میں قبل حد ترخص کے وقت نماز کا داخل ہوا تو زید نماز مابین حد ترخص
کسطرح بجا لاویگا اور اگر وقت نماز کا باقی ہے تو گھر میں پہونچکر کسطرح بجا لاویگا بینوا توجروا
ج احتیاطاً جمع کریگا واللہ العالم س ۵ اگر زید منعدرجہ سوال ہم کو وقت واپسی مابین حد ترخص
نماز کا وقت فوت ہوگیا تو قضا نماز کی مابین حد ترخص کسطرح بجا لاویگا اور گھر پر پہونچکر اس نماز کی
قضا کسطرح بجا لاویگا اور اگر بعد ختم سفر گھر میں پہونچنے تک وقت نماز کا قضا ہوگیا تو گھر پر قضا
نماز کی کسطرح بجا لاوے گا بینوا توجروا ج احوط جمع ہے واللہ العالم س ۱۴ زید کو واپسی میں
مابین حد ترخص نماز کا وقت داخل ہوا تو زید مابین حد ترخص کے کس طرح نماز بجا لاویگا اور بعد
ختم سفر گھر پر پہونچکر اس نماز کو کسطرح بجا لاوے گا بینوا توجروا ج تمام واجب ہے
واللہ العالم س ۱۵ سفر میں جمع بیان قصر و اتمام نماز کے لئے کیا مراد ہے بینوا توجروا ج تکرار ایک نماز کی
ایک مرتبہ قصر سے اور دوسری مرتبہ تمام واللہ یعلم س ۵ اگر کسی شخص پر بسبب بڑھاپے یا ضعف کے
نماز قصر یا تمام دونوں کو جمع کرکے پڑھنا دشوار ہو اور ہر وقت اتنی قدرت طاقت ہو کہ وہ نماز چار رکعتی کو
چار رکعت سے پڑھ سکتا ہے مگر پھر دوبارہ دو رکعت قصر کی نہیں پڑھ سکتا تو اسکی نسبت کیا
حکم ہے بینوا توجروا ج اگر موجب احتیاط از روی مجتہد ہے تو رجوع دوسرے مجتہد غیر میں

کی طرف سفر کرکے اکتفا کیا پھر کرسکتا ہے اگر رجوع ممکن ہو اور اگر جہالت خود مسافر کی باعث ہو اور رجوع
وقت مجتہد کے اور عمل مشہور ممکن نہیں تو ایسے شخصوں پر والا احوط الامرین پر قصر و اتمام میں سے اکتفا
کرے اس قصد سے کہ بعد رجوع اگر عمل کی مخالفت ظاہر ہوگی تو اعادہ کرونگا واللہ العالم مسئلہ ۱۹
کسی شخص کو سفر ظہر و عصر کی نماز میں قصر و اتمام سے جمع کرکے پڑھتا ہیں اور وقت صرف اسی قدر
ہے کہ نماز ظہر و عصر کو چار چار رکعت سے بجا لاسکتا ہے اور اگر بعد چار رکعت ظہر کے پھر دو رکعت نماز ظہر
کی بطور قصر بجا لاوے تو نماز عصر فوت ہو جاتی ہے تو ایسے وقت میں جمع میان قصر و اتمام کس طرح کریگا بینوا توجروا
ج اگر تقلید کسی کی نہیں ہے تو اختیار کیا جائے التقصیر یا اتمام پھر عصر کو قصر بجا لاوے پھر قضا عصر کی تمام سے
اور چاہے عصر کو پہلے تمام پڑھے پھر قضا قصر کرے واللہ العالم مسئلہ ۲۰ کوئی شخص ایک جگہ کو براستہ
گاڑی وغیرہ جاوے تو سفر آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے کم کرنا پڑے اور اگر بسواری ریل جاوے
تو آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ سفر کرنا ہو پس اگر بسواری ریل جاوے تو قصر کریگا یا نہیں
بینوا توجروا ج قصر کریگا واللہ العالم مسئلہ ۲۱ کوئی شخص ایک جگہ کو براستہ ریل جاوے
تو آٹھ فرسخ سے کم سفر کرنا ہو اور اگر براستہ گاڑی وغیرہ جاوے تو آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ
سفر کرنا ہو پس اگر براستہ گاڑی وغیرہ جاوے تو قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج قصر کریگا
واللہ العالم مسئلہ ۲۲ کوئی شخص علاوہ ایام برسات کے دیگر ایام میں ایک جگہ کو جاوے تو تین یا چار فرسخ
غرضکہ آٹھ فرسخ سے بہت کم سفر کرنا پڑے پس اگر ایام برسات میں بسبب سیلابی وغیرہ اس
راستہ سے اس جگہ کو نہ جاوے بلکہ اور راستہ خشکی سے یا جس راستہ سے کم پانی اترنا پڑے
جاوے اور اس راستہ سے آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ سفر کرنا پڑے تو قصر کریگا یا نہیں بینوا
توجروا ج قصر کریگا واللہ العالم مسئلہ ۲۳ ایک جگہ آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ ہے اگر براستہ گاڑی
وغیرہ جاوے تو ایک یا دو دن میں پہونچیگا اور اگر اس جگہ بسواری ریل جاوے تو تین چار
گھنٹہ میں پہونچ جاوے پس اگر بسواری ریل جاوے اور بسبب پہونچنے جلدی کے بسواری
ریل قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج قصر کریگا واللہ العالم مسئلہ ۲۴ جبکہ شرطیں سفر میں قصر کی

بجا لی جاویں اور کوئی شخص جان بوجھ کر نماز کو پورا پڑھے اور قصر نہ کرے تو نماز اسکی باطل ہے یا نہیں
بینوا توجروا جواب باطل ہے واللہ اعلم مسئلہ ۱۴۵ جس شخص نے جان بوجھ کر سفر میں نمازیں پوری
پڑھی ہیں اور پھر خود ہی ان نمازوں کی اسی سفر میں قضا بجالاوے تو وہ شخص آیا ان نمازوں کی قضا
بطور قصر بجالاویگا یا پوری نماز کے طور پر اور اگر بعد ختم سفر مکان پر ان نمازوں کی قضا بجالاوے تو
مکان پر بطور قصر بجالانا چاہیے یا بطور پوری نماز کے بینوا توجروا جواب ہر کیف قصر لازم ہے
واللہ اعلم مسئلہ ۱۴۶ زید جاہل مسئلہ ہو یہ نہ جانتا ہو کہ سفر میں نماز قصر کرنی ہوتی ہے یا نہیں اور زید
سفر میں پوری نماز پڑھے تو نماز زید کی صحیح ہے یا باطل بینوا توجروا جواب مشہور ہے [illegible]
اعادہ ہے اگر وقت باقی ہو [illegible] واللہ اعلم مسئلہ ۱۴۷
بکر [illegible] جانتا تھا کہ سفر میں نماز قصر کرنا ہوتی ہے مگر بھول گیا یا [illegible]
[illegible] پوری نماز پڑھی تو نماز بکر کی صحیح ہے یا باطل بینوا توجروا جواب اعادہ لازم ہے
اگر وقت باقی ہو واللہ اعلم مسئلہ ۱۴۸ زید [illegible] سوال [illegible]
[illegible]
[illegible] بینوا توجروا جواب [illegible] واللہ اعلم
مسئلہ ۱۴۹ [illegible]
[illegible]
[illegible] بینوا توجروا جواب [illegible]
[illegible] واللہ اعلم مسئلہ ۱۵۰ [illegible]
[illegible]
[illegible] دونوں کو [illegible]
[illegible] بینوا توجروا جواب [illegible]
[illegible] واللہ اعلم مسئلہ ۱۵۱ [illegible]

بجالاوے تو بطور قصر بجالاوے یا پوری نماز کے طور پر اور بکر سے جو نمازیں سفر میں قضا ہوئی ہیں
انکی قضا مکان پر بجالاوے تو بکر بطور قصر بجالاوے یا پوری نماز کے طور پر بینوا توجروا الجواب
دونوں بمثل ادا کے کرنا چاہیے واللہ اعلم مسئلہ اگر زید بشمول درجہ سوال نشان ۴۲ نے بسبب نا واقفیت
اور بکر بشمول درجہ سوال نشان ۴۳ نے بسبب فراموشی مسئلہ کے پوری نماز کی نیت کر کے نماز شروع کردی اور
اثنائے نماز میں قبل دو رکعت کے زید کو مسئلہ معلوم ہو گیا اور بکر کو مسئلہ یاد آگیا اور زید و بکر نے پوری نمازیں
پڑھ لیں تو ایسی حالت میں نماز دونوں کی صحیح ہے یا نہیں اور پھر اعادہ قصر نماز کرنا واجب ہے یا نہیں
بینوا توجروا الجواب اعادہ واجب ہے واللہ اعلم مسئلہ اگر زید و بکر بشمول درجہ نشان ۴۳ نے پوری
نمازیں نہ پڑھیں بلکہ جبکہ قبل دو رکعت کے مسئلہ پر واقفیت ہو گئی تھی لہذا دو دو رکعت پر دونوں
نے نمازیں بطور قصر ختم کردیں تو ایسی صورت میں دونوں کی نمازیں صحیح ہیں یا نہیں اور پھر قصر نماز کے
اعادہ کی ضرورت ہے یا نہیں بینوا توجروا الجواب اعادہ چاہیے واللہ اعلم مسئلہ زید نے بسبب
نا واقفیت اور بکر نے بسبب فراموشی مسئلہ کے پوری نماز کی نیت کر کے نماز شروع کردی اور
قبل دو رکعت کے یا بعد دو رکعت کے زید کو مسئلہ معلوم ہو گیا اور بکر کو مسئلہ یاد آگیا تو یہ دونوں
ان حالتوں میں واسطے دوبارہ پڑھنے نماز قصر کے اس نماز کو قطع کر سکتے ہیں یا نہیں اگر قطع
کریں تو گنہگار تو نہ ہونگے یا یہ کہ پوری نماز ادا کر کے تب دوبارہ بہ نیت قصر پڑھینگے بینوا توجروا
الجواب اگر محل عدول باقی ہے تو احتیاطاً عدول بقصر کر کے نماز ختم کریں پھر اعادہ کریں ورنہ قطع صلوٰۃ
لازم ہوگا واللہ اعلم مسئلہ زید بشمول درجہ سوال نشان ۴۳ نے جو بسبب نا واقفیت بکر اور بشمول درجہ سوال
مذکور نے بسبب فراموشی مسئلہ کے پوری نماز کی نیت کر کے نمازیں شروع کیں اور زید و بکر کو قبل
دو رکعت کے یا بعد دو رکعت کے مسئلہ پر آگاہی ہوئی اور جس وقت ان دونوں کو آگاہی ہوئی تھی
اس وقت نماز کا اسی قدر وقت ہے کہ یہ نمازیں جو شروع کردی ہیں انکو قطع کر کے دوبارہ بہ نیت
قصر پڑھ سکتے ہیں اور اگر انکو قطع نہ کریں تو پھر دوبارہ وقت نماز قصر پڑھنے کا قضا ہو جاویگا
تو ایسے وقت میں زید و بکر ان نمازوں کو بقصد پڑھنے دوبارہ نماز قصر کے قطع کر سکتے ہیں

یا نہیں اور اگر قطع کریں تو گنہگار ہونگے بینوا توجروا جواب قطع لازم ہے واللہ اعلم مسئلہ ٣٣٦ زید
چار فرسخ پر یہ ارادہ کرکے جاوے کہ اُسی دن یا اُسی دن کی شب میں یا اگر رات میں جاوے تو یہ ارادہ
ہو کہ اسی شب میں یا صبح کو دن میں مکان پر واپس آجاؤنگا تو روانگی و واپسی میں اور نیز وہاں
پہونچکر نماز کس طرح بجا لائیگا بینوا توجروا جواب قصر واجب ہے واللہ اعلم مسئلہ ٣٣٧ زید بمندرجہ سوال
نشان ٣٣٦ نے جو ارادہ کیا ہے یہ چوبیس ٢٤ گھنٹہ کے اندر واپسی کا ہے کیونکہ رات اور دن دونوں ملکر
٢٤ گھنٹہ کے ہوتے ہیں پس اگر کوئی شخص چار فرسخ پر بارہ بجے دوپہر سے یہ ارادہ کرکے چلا کہ دوسرے
دن بارہ بجے دوپہر تک واپس آجاؤنگا تو یہ بھی ارادہ ٢٤ گھنٹہ کے اندر واپسی کا ہوا تو اس شخص پر
بھی حکم مندرجہ نشان ٣٣٦ کا جاری کیا جائیگا یا نہیں بینوا توجروا جواب اگر ایک شب یا زیادہ ایک
شب سے اور کم دس دن سے توقف کرکے رجوع کا قصد ہو تو جمع احوط ہے واللہ اعلم مسئلہ ٣٣٨ زید
چار فرسخ پر یہ قصد کرکے گیا کہ اسی دن یا اسی دن کی شب میں واپس آجاؤنگا اور زید نے وہاں
پہونچکر یہ ارادہ کرلیا کہ یہاں پر ٹھہر کر دوسرے دن چلوں یا تیسرے دن یا تیسرے دن سے زیادہ
تا دس دن سے کم ٹھہر کر تو میں دن یہاں سے چلدونگا تو زید بعد اس ارادہ کے حالت قیام و واپسی میں
کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا جواب اگر بعد چار فرسخ طے کرنے کے تغیر قصد میں ہوا ہے تو جمع
احوط ہے واللہ اعلم مسئلہ ٣٣٩ اگر زید بمندرجہ سوال نمبر ٣٣٦ نے دس دن یا دس دن سے زیادہ ٹھہرنے
کا ارادہ کرلیا تو زید بعد اس ارادہ کے کس طرح اور واپسی میں کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا
جواب بعد قصد اقامت عشرہ اتمام واجب ہے اور واپسی میں اگر قصد مسافت ہے تو قصر ہوگا واللہ اعلم
مسئلہ ٣٤٠ بکر موضع شاہ گنج کو چار فرسخ پر ارادہ کرکے جاوے کہ تین دن ٹھہر کر واپس آجاؤنگا تو بکر روانگی
و واپسی و حالت قیام موضع مذکور میں کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا جواب احوط جمع بین القصر
والاتمام ہے واللہ اعلم مسئلہ ٣٤١ اگر بکر بمندرجہ سوال نشان ٣٤٠ دس دن یا دس دن کے بعد واپسی کا
ارادہ کرکے جاوے تو شبہ دور کرکے کیا حکم ہوگا بینوا توجروا جواب اتمام لازم ہوگا واللہ اعلم
مسئلہ ٣٤٢ زید موضع محمد پور کو چار فرسخ سے زیادہ [illegible] کم پر یہ ارادہ کرکے جاوے کہ اسی دن

یا اسی دن کی شب میں یعنی ۲۴ گھنٹے کے اندر واپس آجاویگا تو زید روانگی و واپسی و حالت قیام موضع
مذکور کے کسطرح نماز پڑھے گا بینوا توجروا جواب اگر درمیان آمد و رفت کم ایک شب سے توقف مقصود ہو
تو قصر واجب ہوگا واللہ اعلم (۱۷۳) زید موضع مصطفٰے پور کو چار فرسخ سے زیادہ مگر آٹھ فرسخ سے کم پر
ارادہ کرکے جاوے کہ دوسرے دن یا تیسرے دن یا زیادہ مگر دس دن سے کم یعنی آٹھ یا نو دن میں واپس
آجاویگا تو زید روانگی و واپسی و حالت قیام مصطفٰے پور میں کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا جواب مکرر
گذرا کہ اگر فاصلہ ایک شب یا زیادہ کا ہوجاوے اور کچھ کمی میں تو قصر ہے واللہ اعلم (۱۷۴) اگر زید
... ارادہ کرکے جاوے کہ دسویں دن یا دس دن سے بعد کو واپس آجاویگا تو زید روانگی
و واپسی و قیام مصطفٰے پور میں کسطرح نماز بجالائیگا بینوا توجروا جواب تمام کریگا واللہ اعلم (۱۷۵) زید
روانگی و واپسی میں سفر آٹھ فرسخ کا کرے تو زید کتنے دنوں کا ارادہ واپسی کرکے چلے تو قصر کریگا اور کتنے
دنوں سے زیادہ ارادہ واپسی کا کرکے چلیگا تو قصر نہ کریگا بینوا توجروا جواب دس دن سے کم میں جو طے
اور دس روز کے بعد اگر قصد رجوع ہو تو اتمام لازم ہے کما مر تقریرا واللہ اعلم (۱۷۶) زید روانگی
و واپسی میں آٹھ فرسخ کا سفر کرے تو کے روز و شب میں طے کرے تو قصر کریگا اور کے روز و شب سے زیادہ طے
کرنے میں قصر نہیں کرسکتا بینوا توجروا جواب مکرر جواب اسکا گذرا فقط (۱۷۷) زید موضع فیض پور کو آٹھ
فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر ارادہ کرکے جاوے کہ دوسرے دن یا دوسرے دن کی شب میں
واپس آجاویگا تو زید روانگی و واپسی و نیز حالت قیام فیض پور میں کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا جواب
قصر پڑھیگا واللہ اعلم (۱۷۸) زید موضع محمود پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر ارادہ کرکے
جاوے کہ تیسرے دن یا تیسرے دن کے ... اگر قبل ... یعنی ... واپس پہنچ جاویگا
تو روانگی و واپسی اور حالت قیام محمود پور میں کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا جواب قصر پڑھے گا
واللہ اعلم (۱۷۹) زید موضع فیاض پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر ارادہ کرکے جاوے
کہ بعد دو یوم روانگی کے فیاض پور میں پہونچے آٹھ دن رہ کر نویں دن فیاض پور سے گھر کو واپس
چلا آویگا ... دسویں دن یا ... دن کے بعد پہونچیگا تو زید روانگی

دو واپسی وبحالت قیام فیاض پور مین کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج بقصر پڑھیگا وہو العالم
سنہ ۵ زید موضع کمال پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر بہ ارادہ کرکے چلا کہ مکان پر دسوین
دن یا دس دن کے بعد واپس آجاؤنگا تو زید بروانگی و واپسی مین و بحالت قیام کمال پور مین کسطرح
نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج بقصر پڑھیگا وہو العالم سنہ ۵ زید موضع جمال پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ
فرسخ سے زیادہ بہ ارادہ کرکے چلا کہ موضع جمال پور مین علاوہ یوم روانگی و واپسی کے پورے
دس دن یا دس دن سے زیادہ رہکر گھر پر واپس آجاؤنگا تو زید بروانگی و واپسی مین اور بحالت
قیام جمال پور مین کسطرح نماز پڑھے گا بینوا توجروا ج آمد و رفت مین قصر اور زمانہ اقامت مین
اتمام واجب ہے وہو العالم سنہ ۵۲ زید موضع بدر پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر بہ ارادہ
کرکے چلا کہ قبل دسوین دن کے یعنی نوین دن مکان پر واپس آجاؤنگا اور زید نے بدر پور مین پہونچکر
یہ ارادہ کرلیا کہ بدر پور مین پورے آٹھ دن رہکر نوین دن بدر پور سے گھر کو واپس چلا آؤنگا مگر گھر پر
بعد یوم روانگی کے دسوین دن یا دس دن کے بعد کو پہونچیگا تو اب زید بعد اس ارادہ کے بدر پور
مین کسطرح اور بدر پور سے پھر واپسی مین کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر یہ ارادہ زید نے ہنگام روانگی بدر پور
کے اثناء راہ مین کرلیا ہو تو زید بعد اس ارادہ کے اثناء راہ مین کسطرح اور بدر پور مین پہونچکر کسطرح
اور بدر پور سے واپسی مین کسطرح نماز پڑھے گا بینوا توجروا ج قصر کریگا وہو العالم سنہ ۵۳ بکر موضع
خلیل پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر بہ ارادہ کرکے چلا کہ خلیل پور سے دوسرے دن
یا تیسرے دن یا قبل دس دن کے یعنی نوین دن مکان پر واپس آجاؤنگا اور بکر نے موضع خلیل پور مین
پہونچکر یہ ارادہ کرلیا کہ خلیل پور مین دس دن یا دس دن سے زیادہ ٹھہرونگا تو اب بکر بعد اس
ارادہ کے خلیل پور مین کسطرح نماز پڑھیگا اور واپسی مین کسطرح اور اگر بکر نے یہ ارادہ اثناء راہ مین کرلیا کہ
خلیل پور مین دس دن یا دس دن سے زیادہ ٹھہرونگا اور جس جگہ سے یہ ارادہ کیا ہے اس جگہ سے خلیل پور
آٹھ فرسخ ہو تو باقی راستہ خلیل پور کے کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر اس جگہ سے خلیل پور آٹھ فرسخ سے کم
ہے تو باقی راستہ خلیل پور کے کسطرح اور خلیل پور مین پہونچکر کسطرح اور واپسی مین کسطرح پڑھے گا ۱۹۰

بینوا توجروا ج راہ میں قصر اور محل اقامت عشرہ تمام پڑھنا چاہیے وہو العالم س۵۴ زید
موضع تمن پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر یہ ارادہ کر کے گیا کہ دسویں دن یا دس دن کے
بعد مکان پر واپس آجاؤنگا اور زید نے تمن پور میں پہونچکر یہ ارادہ کر لیا کہ قبل دس دن کے یعنی نویں
دن مکان پر پہونچ جاؤنگا تو زید بعد اس ارادہ کے حالت قیام تمن پور میں کسطرح اور تمن پور سے واپسی
میں کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر زید نے یہ ارادہ اثناء راہ میں کیا کہ نویں دن مکان پر پہونچ جاؤنگا تو زید
بعد اس ارادہ کے راستہ میں کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج آمد و رفت میں اور مقام میں
قصر کریگا وہو العالم س۵۵ زید موضع عالم پور کو آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر یہ ارادہ کر کے گیا
کہ موضع عالم پور میں علاوہ روانگی و واپسی کے دن کے پورے دس دن یا دس دن سے زیادہ ٹھہر کر پھر
مکان کو واپس آونگا مگر عالم پور میں پہونچکر بعد دو تین روز کے زید کا ارادہ تبدیل ہوگیا یعنی بجائے اس ارادہ
کے یہ ارادہ ہوگیا کہ دس دن سے کم ٹھہرونگا یعنے نویں دن عالم پور سے روانہ ہو جاؤنگا تو زید بعد
اس ارادہ کے حالت قیام عالم پور میں کسطرح اور واپسی میں کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر زید
نے کم ٹھہرنے کا ارادہ اثناء راہ میں کر لیا تو زید بعد اس ارادہ کے عالم پور تک اور عالم پور میں پہونچکر
کسطرح اور عالم پور سے واپسی میں کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج اگر اقامت کا قصد کر کے
اور ایک فریضہ بنا بر قصد مذکور کے پڑھے پھر اگر اقامت کا قصد نہ بھی رکھے تو بھی جبتک سفر نکریگا قصر نکریگا
علی ما صرح به فی نجاة العباد بنا برآں راہ میں اگر فسخ عزیمت ہو جاوے تو آمد و رفت و اقامت
سب میں قصر لازم ہوگا وہو العالم س۵۶ زید آٹھ فرسخ کی منزل کئی دن میں طے کرے تو نماز راستہ میں
قصر کریگا اور کئی دن سے زیادہ میں طے کرے تو قصر نہیں کر سکتا مثلاً کوئی شخص آٹھ فرسخ کی منزل
دو دن میں طے کرے یعنی چار چار فرسخ روز چلے یا یہ کہ آٹھ فرسخ کی منزل چار دن میں طے کرے یعنی ہر روز دو دو
فرسخ تک چلے تو بھی اسی طرح آٹھ فرسخ کی منزل طے کرنے پر راستہ میں قصر کریگا یا نہیں اور آٹھویں
فرسخ پر یا آٹھویں فرسخ سے زیادہ پر اسی طرح پہونچکر قصر کرے گا یا نہیں بینوا توجروا ج قصر
کریگا وہو العالم س۵۷ زید آٹھ فرسخ تک سفر کرے تو کتنے دنوں کا ارادہ ایسی کرے تو قصر کرے گا

اور کتنے دنوں سے زیادہ ارادہ واپسی کا کرے تو قصر نہیں کر سکتا بینوا توجروا ج جبتک سفر قطع
نہو قصر کریگا اور سفر قطع نہوگا جبتک وطن میں نہ پہونچے اور قصد اقامت عشرہ کسی مقام پر نکرے اور
تردد میں ایک ماہ گذر جاوے واللہ اعلم ۵۸ س زید آٹھ فرسخ سے زیادہ سفر کرے تو کتنے دنوں کا ارادہ
واپسی کرے تو قصر کریگا اور کتنے دنوں سے زیادہ ارادہ واپسی کا کرے تو قصر نہیں کر سکتا بینوا توجروا ج
آٹھ فرسخ اور زیادہ دنوں کا اس کا کچھ حکم نہیں واللہ اعلم ۵۹ س زید آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پہونچا
اور زید کا ارادہ وہاں سے گھر پھر آنے کا تھا یا اور آگے بڑھنے کا تھا اگر زید اس جگہ چند روز تک
قیام کرنا چاہتا ہو تو زید کتنے دنوں کا ارادہ قیام کرے تو پوری نماز پڑھے اور کتنے دنوں سے کم قیام کا ارادہ
کریگا تو پوری نماز نہ پڑھیگا قصر کرے گا بینوا توجروا ج دس روز یا زیادہ قیام کا قصد ہو
تو تمام پڑھے اور کم میں قصر لازم ہے واللہ اعلم ۶۰ س ایک سفر واجب میں آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے
زیادہ جاوے یہ ارادہ کرکے کہ قبل دسویں دن کے یعنی نویں دن مکان پر واپس آجاونگا اور زید
وہاں پہونچکر قبل دسویں دن کے متردد ہوا تو قصد ور دو آگے ہیں کہ نہ معلوم کب تک ٹھیرونگا اور
کب تک واپس جاونگا تو جس وقت سے کہ زید متردد ہوا اس جگہ حالت قیام میں کس طرح نماز پڑھے
اور اگر راستہ میں سے متردد ہو گیا کہ نہ معلوم کب تک واپس جاونگا تو حالت تردد میں یا راستہ
کس طرح نماز پڑھیگا اور وہاں پہونچکر اسی حالت تردد میں کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا
ج اگر قیام وہاں تردد میں مہینہ بھر رہے تو بعد انقضاء مدت مذکورہ اتمام لازم ہوگا جبتک
سفر وہاں سے نکرے واللہ اعلم ۶۱ س زید واسطے سفر مباح کے آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ
جاوے یہ ارادہ کرکے کہ بعد دس دن کے واپس آونگا اور زید وہاں پہونچکر قبل دسویں دن کے
یا بعد دس دن کے متردد ہوا تو قصد ور دو آگے ہیں پس حالت تردد میں کہ نہ جانے کب تک ٹھیرے
رہیگا کس طرح نماز پڑھیگا اور اگر راستہ میں متردد ہوا کہ نہ معلوم کب تک واپس جاونگا تو حالت
تردد میں یا راستہ کس طرح نماز پڑھیگا اور وہاں پہونچکر ایسی حالت تردد میں کس طرح
نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج بعد قصد اقامت عشرہ کے اور اتمام ایک دفعہ پڑھ لے کے نماز پوری

پڑھے جائینگا جب تک پھر سفر نہ کرے و ہو العالم ۶۲ بکر مندرجہ سوال نشان ۶۵ و زید مندرجہ
سوال نشان ۱۶۔ اسی حالت تردد میں تیس دن تک اُس جگہ رہے تو تیس دن تک نماز کسطرح پڑھینگے
اور اگر تیس دن سے زیادہ اُس جگہ رہے تو بعد تیس دن کے کسطرح نماز پڑھینگے بینوا توجروا
ج اگر تردد کے قبل قصد اقامت عشرہ یا مدت تمام ایک شہر کا نہیں کیا ہے تو تیس دن تک قصر
کریگا بعد ازاں تمام پڑھیگا واللہ العالم ۶۳ بکر و زید مندرجہ سوال نشان ۲۶۔ اگر تیس دن تک
اُس جگہ نہ رہے بلکہ چھ سات دن رہ کر وہاں سے چلے اسی تردد کی حالت میں کہ نہ معلوم
کب تک گھر کو واپس جانا ہو تو اب زید و بکر اسی حالت تردد میں سفر میں چلتے پھرتے رہینگے
تو تیس دن تک سفر میں کسطرح نماز پڑھینگے اور اگر سفر میں اسی حالت تردد میں چلتے پھرتے تیس
دن سے زیادہ ہو گئے تو بعد تیس دن کے کس طرح نماز پڑھینگے بینوا توجروا ج جبتک
کسی مقام پر اقامت نکریں ساتھ قصد اقامت عشرہ کے وہاں اور یا اقامت ماہ کامل کا اتفاق ہو
اور نہ سفر کو حرمت عارض ہو اس وقت تک قصر کیے جانا لازم ہے و ہو العالم ۶۴ بکر و زید مندرجہ
سوال نشان ۳۲۔ اگر حالت تردد میں کسی جگہ دس دن یا دس دن سے زیادہ ارادہ
قیام کا کر لینگے تو اُس جگہ کسطرح نماز پڑھینگے اور اُس جگہ سے بعد قیام دس دن یا دس
دن سے زیادہ کے آگے کو چلینگے اور وہی حالت تردد ہے تو پھر کسطرح نماز پڑھینگے
بینوا توجروا ج جب تک وہاں سے سفر نہو تمام پڑھینگے واللہ العالم ۶۵ بکر و زید
مندرجہ سوال نشان ۴۴۔ کو کسی جگہ تردد رفع ہو گیا اور اُس جگہ سے زید و بکر گھر کو واپس
ہوں اور گھر کو آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ مسافت ہو یا تھوڑی تو زید و بکر تمام یا قصر کسطرح
نماز پڑھینگے اور اگر واپسی میں مسافت آٹھ فرسخ سے کم ہو تو کس طرح نماز پڑھینگے بینوا
توجروا ج بعد انقطاع سفر اگر عند المحققین تو ثبت قصر قصد مسافت جدید [illegible]
صورت اخیر میں قصر ہوگا واللہ العالم ۶۶ زید بعد سفر سیاحت میں یہ ارادہ کریگا جہاں تک ان کا قصد ہو
آٹھ فرسخ سے کم ہو یا آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر ہو غرض جہاں تک [illegible] تمام پڑھنا ہوگا [illegible]

اور ارادہ قبل دس دن یا بعد دس دن کے واپسی کا کچھ نہ ہو تو زید حالت روانگی میں کس طرح نماز پڑھیگا
بینوا توجروا ج صورت مرقومہ میں قصر ہوگا واللہ اعلم س۶۷ اگر زید مندرجہ سوال نشان ۶۶ روانہ
ہو کر آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر پہونچا اور ابھی کام نہ ہوا تو اب یہاں پر اور یہاں سے آگے کو
جانے میں کس طرح نماز پڑھے اور اگر آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر پہونچکر کام ہو گیا تو اس جگہ سے
واپسی میں کس طرح نماز پڑھے گا بینوا توجروا ج جس جگہ سے قصد مسافت ہوگا وہاں سے قصر لازم
ہوگا خواہ آگے جاتا ہو خواہ واپس آتا ہو واللہ اعلم س۶۸ با رادہ مندرجہ سوال نشان ۶۶ چلا مگر آٹھ
فرسخ سے کم پر کام زید کا ہو گیا تو اب زید اس جگہ آٹھ فرسخ سے کم پر پہونچکر کس طرح نماز پڑھیگا اور
جب اس جگہ سے واپس ہوگا تو کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج تمام پڑھیگا واللہ اعلم
س۶۹ زید سفر مباح میں چلا یہ ارادہ کر کے کہ فلاں کام آٹھ فرسخ سے کم پر ہو یا آٹھ فرسخ سے زیادہ
پر ہو غرض جہانتک ہوگا جاؤنگا مگر ارادہ قبل دس دن کے واپسی کا ہے یعنی نو دن میں گھر پر واپس
آجاؤنگا تو اب زید بحالت روانگی میں کس طرح نماز پڑھے گا بینوا توجروا ج اگر قصد چار فرسخ
جانے کا ہے اور رجوع کا قبل دس دن کے اور بعد ایک شب کے تو احوط جمع بین القصر والاتمام
ہوگی اور اگر چار فرسخ جانے کا بھی قصد نہیں ہے تو قصر نکریگا واللہ اعلم س۷۰ اگر زید با رادہ مندرجہ
سوال نشان ۶۹ چلا مگر آٹھ فرسخ سے کم پر کام زید کا ہو گیا تو اب زید اس جگہ آٹھ فرسخ سے
کم پر پہونچکر کس طرح نماز پڑھیگا اور جب اس جگہ سے واپس ہوگا تو کس طرح نماز پڑھے گا بینوا
توجروا ج تمام پڑھے گا واللہ اعلم س۷۱ اگر زید با رادہ مندرجہ سوال نمبر ۶۹ چلا کہ
آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر پہونچا اور ابھی کام زید کا نہ ہوا تو اب اس جگہ اور اس جگہ
سے آگے کو چلنے میں کس طرح نماز پڑھیگا اور اگر آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر پہونچکر
کام ہو گیا تو اس جگہ سے واپسی کی حالت میں کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج جانیکے وقت
جس جگہ سے قصد مسافت ہوگا وہاں سے قصر کریگا اور رجوع میں چونکہ قصد مسافت لابد ہے
ہوگا قصر مطلقاً لازم ہوگا واللہ اعلم س۷۲ زید سفر مباح میں یہ ارادہ کر کے چلا کہ فلاں کام

آٹھ فرسخ سے کم پر ہو یا زیادہ پر جہانتک کام ہوگا جاؤنگا مگر یہ ارادہ تھا کہ دسویں یا دس دن
کے بعد واپس ہونگا تو اب بکر بحالت روانگی میں کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج تمام
پڑھیگا ہو العالم س ۷۳ بکر بارادہ سوال ۷۲ جبکہ آٹھ فرسخ سے کم پر پہونچا کہ کام بکر کا ہوگیا تو
اب بکر اس جگہ آٹھ فرسخ سے کم پر کسطرح نماز پڑھیگا اور جب اس جگہ سے واپس ہوگا تو
کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج تمام پڑھیگا ہو العالم س ۷۴ بکر بارادہ مذکور جبکہ
سوال ۷۲ جبکہ آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر پہونچا اور ابھی کام بکر کا نہوا تو اب اس جگہ
اور اس جگہ سے آگے کو چلنے میں کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر آٹھ فرسخ پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ
پر پہونچکر کام ہوگیا تو اس جگہ سے واپسی کی حالت میں کسطرح پر نماز پڑھیگا بینوا توجروا
ج جانے میں جس جگہ تک قصد مسافت نہو تمام پڑھے اور جہاں سے قصد مسافت ہو جاوے
قصر کریگا اور واپسی آٹھ فرسخ سے بھی قصر کریگا ہو العالم س ۷۵ زید واسطے سفر مباح
کے بارادہ کر کے روانہ ہوا کہ فلان کام آٹھ فرسخ سے کم پر ہو یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر ہو
جہانتک کام ہوگا جاؤنگا مگر ارادہ قبل دس دن کے واپسی کا تھا اور زید روانہ ہوکر آٹھ
فرسخ سے زیادہ پر پہونچا کہ ابھی کام زید کا نہوا اور دسواں دن شروع ہوگیا تو اب زید دسویں
دن سے کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج اگر قصد چار فرسخ بھی جانے کا نہ تھا تو جب تک
نہ پہونچکر پھر قصد مسافت کر کے آگے نہ بڑھے تمام پڑھیگا و ہو العالم س ۷۶ بکر واسطے سفر
مباح کے بارادہ کر کے روانہ ہوا کہ آٹھ فرسخ سے کم پر یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر جہانتک کام ہوگا
جاؤنگا مگر ارادہ دسویں دن یا بعد دس دن کے واپسی کا تھا اور زید آٹھ فرسخ سے زیادہ پر
پہونچا کہ قبل دس دن کے کام زید کا ہوگیا تو اب زید اس جگہ کسطرح نماز پڑھے اور یہاں سے
گھر کو واپسی میں کس طرح پڑھے گا بینوا توجروا ج جب تک رجوع گھر سے یا قصد مسافت کر کے
آگے نہ بڑھے قصر کریگا ہو العالم س ۷۷ بکر کہ زمیندار ہے واسطے تحصیل روپیہ وغیرہ کے اپنے
گانوں زمینداری میں یا ایسی ملک یا زمین یا باغ کا ملوک میں گیا کہ وہ اس کا گانوں وغیرہ ہے

بعض بعض اوقات بغرض تحصیل وغیرہ جاتا رہا کہ وہ سب زمانہ متفرق ملکر اُس گانوں میں یا ملک یا زمین یا باغ مملوک میں رہنے کا چھ مہینے یا چھ مہینے سے زائد کا ہوگیا اور اب جس گانوں یا ملک یا زمین یا باغ مملوک میں رہنے کا ارادہ دس دن سے کم کا ہے اور وہ جگہ بھی آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر ہے تو اب زید گانوں یا ملک یا زمین یا باغ مملوک کے راستہ میں کسطرح اور وہاں پہونچکر کسطرح اور جب وہاں سے واپس ہوگا تو کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر بکر کا ارادہ اُس گانوں وغیرہ میں دس دن یا دس دن سے زیادہ ٹھہرنے کا ہے تو بکر روانگی و واپسی میں کسطرح اور گانوں وغیرہ میں پہونچکر کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا **جواب** راہ میں آمد و رفت میں قصر کریگا اور وہاں قصر و اتمام مستفیح ہوسکے اور پہونچنے پر ہوگا و ہو العالم **ص** ۷۸ اگر بکر بشد رحمہ **سوال** ۷۷ – جسکے ایسے گانوں یا ملک یا زمین یا باغ مملوک میں اپنا اصلاً آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر ہیں جہاں اسکو اُس گانوں وغیرہ میں بعض بعض اوقات ہوجانا رہا ہو وہ سب زمانہ متفرق ملکر چھ مہینے سے کم ہوا ہے اور ارادہ بھی اس گانوں وغیرہ میں ٹھہرنے کا دس دن سے کم ہے تو بکر بائیں راستہ اور اُس گانوں وغیرہ میں پہونچکر اور گانوں وغیرہ سے واپسی کی حالت میں کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر ارادہ دس دن یا دس دن سے زیادہ رہنے کا ہے تو بکر راستہ میں اُس گانوں وغیرہ کے کسطرح اور گانوں وغیرہ میں پہونچکر کسطرح اور واپسی میں کسطرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا **جواب** راہ میں آمد و رفت میں قصر کریگا اور مقام مقصد میں بشرط وطنیت یا قصد اقامت جسکو تمام پڑھیگا ورنہ قصر کریگا و ہو العالم **ص** ۷۹ زید کہ زمیندار ہے اور اسکے مواضعات ہیں مگر کوئی موضع زید کے مکان سے آٹھ فرسخ پر نہیں ہاں البتہ اگر زید اپنے سب مواضعات میں جاوے تو نزدیک آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ کی ہو جاوے اور زید نے ارادہ سب دیہات میں جانے کا کیا تو زید قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا **جواب** قصر کریگا و ہو العالم **ص** ۸۰ اگر زید بشد رحمہ **سوال** ۷۹ – یہ ارادہ کرکے جاوے کہ سب دیہات میں دو دو دن یا تین تین دن ٹھہرونگا اور زید اسطرح ٹھہرتا ہوا چند دیہات کا جو بمسافت آٹھ فرسخ میں سفر کرے تو بھی قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا **جواب** قصر کرے گا

وہو العالم س ۱ بکر اپنے مقدمہ کی پیروی کے لیے یا کسی عزیز و اقارب کے مقدمہ کی پیروی کے لیے کسی حاکم کے اجلاس میں بارادہ سفر آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ جاوے اور اس مقدمہ میں ان دو شکلوں میں سے کسی شکل کا دعوی ہو یعنی شکل اول یہ کہ اس مقدمہ میں از روے قانون سرکار انگریزی کہ جو شرع کے برخلاف ہے دعوی سچا ہے شکل دوسری یہ کہ از روے شرع کے دعوی سچا ہے تو اب بکر ان دونوں شکلوں میں سے کس شکل کے مقدمہ کی پیروی کے لیے سفر کرنے میں اور واپسی میں قصر کریگا یا صرف اس مقدمہ کے سفر میں کہ جس میں از روے شرع کے دعوی سچا ہے قصر کریگا بینوا توجروا ج رجوع میں اور جانے میں اگر کہ جہل ہی شرع کا مقصود ہے قصر کریگا وہو العالم س ۱۸۱ بکر اپنے مقدمہ کی پیروی کے لیے یا کسی عزیز و اقارب کے مقدمہ کی پیروی کے لیے کسی حاکم کے اجلاس میں بارادہ سفر آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ جاوے اور اس مقدمہ میں از روے قانون سرکار انگریزی کہ جو شرع کے برخلاف ہے دعوی سچا ہے مگر اس مقدمہ میں سودی روپیہ کا بھی دعوی ہے اور وہ دعوی کسی برادر مومن اثنا عشری پر ہے تو ایسے مقدمہ کی پیروی کے لیے سفر کرنے میں قصر کریگا یا نہیں اور اگر اس مقدمہ میں دعوی سودی روپیہ کا کسی کافر پر ہے تو بھی قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج کافر سے سود لینا جائز ہے اور مومن سے حرام ہے پس جیسی غایت سفر ہوگی ویسا حکم ہوگا وہو العالم س ۱۸۲ بکر اپنے مقدمہ کی پیروی کے لیے یا کسی عزیز و اقارب کے مقدمہ کی پیروی کے لیے کسی حاکم کے اجلاس میں بفاصلہ آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ جاوے اور اس مقدمہ میں از روے قانون سرکار انگریزی اور از روے شرع کے بھی دعوی جھوٹا ہے یا یہ کہ کچھ سچا ہے اور کچھ جھوٹا ہے تو قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج قصر نکریگا وہو العالم س ۱۸۳ زید ایک مقدمہ میں بغرض ادائے شہادت بفاصلہ آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ جاوے اور اس مقدمہ میں کہ جسمیں شہادت دیتا ہے ان دو شکلوں میں سے کسی شکل کا دعوی ہو شکل اول یہ کہ اس مقدمہ میں از روے قانون سرکار انگریزی کہ جو شرع کے برخلاف ہے دعوی سچا ہے شکل دوسری یہ کہ از روے شرع کے دعوی سچا ہے تو اب زید دونوں شکلوں کے مقدموں میں شہادت دینے کے

قصر کریگا یا صرف اُس مقدمہ کے سفر میں کہ جسمیں از روے شرع کے دعوی سچا ہو قصر کریگا بینوا
توجروا ج پیروی و شہادت کا حکم ایک ہی ہے مگر نادر مثل اسکے کہ شہادت ناحق کی اعانت باطل
کی ہو جسمیں اصل مقصود تحصیل امر باطل ہو تو سفر حرام ہوگا و الاجمع بین القصر و الاتمام احوط ہے و ہو العالم
س ۹۵ زید ایک مقدمہ میں بغرض ادائے شہادت بفاصلہ آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ چلا اور
اُس مقدمہ میں از روے قانون انگریزی اور از روے شرع کے بھی دعوی جھوٹا ہے یا یہ کہ کچھ دعوی
سچا ہے اور کچھ جھوٹا ہے تو ایسے مقدمہ میں شہادت ایسے دینے کے لیے کہ وہ شہادت بالکل جھوٹی ہو
یا یہ کہ کچھ سچی ہو اور کچھ جھوٹی ہو سفر میں قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج قصر کریگا و ہو العالم س ۹۶
زید کہ پیشہ وکالت یا مختاری کا کرتا ہے کسی مقدمہ میں وکالتنامہ یا مختارنامہ داخل کرنے کے لیے
بارادہ آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ سفر کرے اور اُس مقدمہ میں کہ جسمیں وکالتنامہ یا مختارنامہ
داخل کرتا ہے ان دو شکلوں میں سے کسی شکل کا دعوی ہو یعنی شکل اول یہ کہ وہ مقدمہ از روے قانون
سرکار انگریزی جو شرع کے برخلاف ہے سچا دائر ہوا ہے شکل دوسری یہ کہ اُس مقدمہ میں از روے
شرع کے دعوی سچا ہے تو زید ان دونوں شکلوں کے مقدمات میں وکالتنامہ یا مختارنامہ داخل کرنیکے
لیے سفر کریگا تو قصر کریگا یا نہیں یا یہ کہ صرف اُسی مقدمہ کے سفر میں کہ جسمیں از روے شرع کے
دعوی ہوا ہے بینوا توجروا ج مثل سابق کے ہے و ہو العالم س ۹۷ زید کہ پیشہ وکالت یا مختاری
کا کرتا ہے زید ایسے مقدمہ میں کہ جسمیں سودی روپیہ کا دعوی کسی پر اور مومن اثنا عشری پر ہوا ہے
بارادہ سفر آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر وکالتنامہ یا مختارنامہ داخل کرنے کے لیے سفر کرے
تو قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج قصر کرے گا و ہو العالم س ۹۸ زید کہ پیشہ وکالت یا مختاری کا
کرتا ہے زید ایسے مقدمہ میں کہ جسمیں دعوی از روے قانون سرکار انگریزی جھوٹا ہے اور از روے
شرع کے بھی جھوٹا ہے یا یہ کہ کچھ سچا اور کچھ جھوٹا ہے بارادہ سفر آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ
سفر کرے تو قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج جواب گذرا واللہ یعلم س ۹۹ زید نے کسی محکمہ
میں ایسے عہدہ پر نوکری کی کہ اُسکو بکار سرکار ہر روز سفر کرنا پڑے اور بکر نے ایسے عہدہ پر نوکری کی

کہ ہر ہفتہ میں چند بار یا ہر مہینے میں چند بار یا کبھی پندرہ پندرہ دن ہر روز چلنا پڑتا ہی اور کچھ
مسافت سفر کی یا کچھ ایام سفر کے مقرر نہیں بلکہ حسب ارشاد حاکم جس وقت کام آجاوے فوراً جانا ہو
تو زید و بکر ایسے عہدہ کی ملازمت پر سفر کرنے میں کس کس جگہ قصر کرینگے اور کس کس جگہ پوری نماز
پڑھینگے بینوا توجروا ج بشرط حاجت نوکری اور قصد مسافت اور عدم تخلل سفر اور کثرت
سفر قصر کریگا واللہ اعلم س ۹۰ اگر زید و بکر بندہ رضہ سوال ۸۹ رخصت لیکر گھر کو جاینگے اور مسافت
بھی آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ ہو تو زید راستہ میں اور پھر گھر پر پہونچکر اور گھر سے پھر واپسی
میں کس طرح نماز پڑھینگے اور گھر پہونچکر دس دن سے کم رہنے کا ارادہ کرینگے تو کس طرح اور اگر
گھر پر دس دن یا دس دن سے زیادہ رہنے کا ارادہ کرینگے تو کس طرح نماز پڑھینگے بینوا توجروا ج
راہ میں قصر ہوگا اور گھر میں تمام واللہ اعلم س ۹۱ اگر زید و بکر بندہ رضہ سوال ۹۰ کے ایک جگہ سے
دوسری جگہ کو بفاصلہ آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ پر تبدیلی ہوجاوے تو راہ میں اور اسجگہ
کس طرح نماز پڑھینگے اور جاے تبدیلی پر پہونچکر کس طرح بینوا توجروا ج بشروط
مذکورہ بالا قصر ہوگا راہ میں واللہ اعلم س ۹۲ زید ایسے عہدہ پر نوکر ہی کہ اس عہدہ پر ہمیشہ
سفر کرنا نہیں پڑتا اگر کبھی زید کو حالت ملازمت میں بکار سرکار ایسا سفر کرنا ہو جو آٹھ فرسخ یا
آٹھ فرسخ سے زیادہ ہو تو زید قصر کریگا یا نہیں بینوا توجروا ج باشروط مذکورہ بالا قصر
کریگا واللہ اعلم س ۹۳ بکر نے کہ ملاح ہی یا مثل ملاح کے اور کوئی پیشہ ہر روز سفر کرنے کا اختیار
کیا ہی تو بکر ایسے پیشہ کے سفر کرنے میں کس کس جگہ قصر کریگا اور کس کس جگہ پوری نماز پڑھیگا
بینوا توجروا ج بانقضاء اقامت عشرہ خواہ بے قصد اقامت عشرہ وطن ہی میں ملا ہو اور غیر وطن
میں باقصد قاطع کثرت سفر ہو لیس بعد اسکے پہلے سفر میں قصر کریگا اور دوسرے میں جمع
احتیاطاً اور تیسرے میں اتمام کریگا کذا اکثر بعض الاعلام س ۹۴ زید ایسا تجارت
پیشہ کہ اسنے اس تجارت کے سبب سے ہمیشہ سفر میں رہنے کا ارادہ کرلیا اور بکر ایسا سیاح ہی
کہ اسنے بھی ہمیشہ بالنظر سفر میں رہنے کا ارادہ کرلیا تو زید و بکر کس کس جگہ سفر میں نماز قصر کرینگے

اور کس کس جگہ پوری نماز پڑھینگے اور جبکہ گھر کو واپس آوینگے اور آٹھ فرسخ اور آٹھ فرسخ سے
زیادہ واپسی میں سفر کرتا ہو تو واپسی میں قصر کرینگے یا نہیں بینوا توجروا ج حکم مثل مسائل
کے ہے و ہو العالم س ۹۵ زید واسطے سفر مباح کے اپنے مکان موضع علی پور سے مرتضیٰ پور جو
سولہ ۱۶ فرسخ ہے چلا اور راہ میں راستہ علی پور و مرتضیٰ پور کے احمد پور موضع علی پور سے آٹھ فرسخ پر
ہے اور قبل روانگی زید نے ارادہ راستہ میں موضع احمد پور میں دس دن ٹھہرنے کا کر لیا تو اب زید
علی پور سے روانہ ہو کر راہ میں راستہ احمد پور کے کسطرح اور احمد پور پہونچکر کس طرح اور احمد پور سے
مرتضیٰ پور بھی آٹھ فرسخ ہی تو درمیان احمد پور و مرتضیٰ پور کے کسطرح اور مرتضیٰ پور میں پہونچکر کسطرح
نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج محل اقامت میں تمام پڑھیگا اور آگے اگر مسافت قصر ہو تو قصر کریگا
اور رجوع میں بھی یہی قصر ہوگا و ہو العالم س ۹۶ اگر زید مندرجہ سوال ۹۵ کا وقت روانگی
راہ میں راستہ احمد پور میں کچھ ارادہ ٹھہرنے کا نہ تھا بلکہ زید نے احمد پور میں پہونچکر دس دن ٹھہرنے کا
ارادہ کر لیا تو زید احمد پور میں کس طرح نماز پڑھیگا بینوا توجروا ج مکرر گذرا واللہ اعلم
س ۹۷ زید واسطے سفر مباح کے اپنے مسکن قصبہ سنبھل سے رامپور کو چلا اور سنبھل سے رامپور
آٹھ فرسخ سے زیادہ ہے اور راہ میں سنبھل اور رامپور کے مرادآباد قصبہ سنبھل سے آٹھ فرسخ سے کم ہے
اور قبل شروع سفر زید نے مرادآباد میں دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو اب زید راہ میں راستہ سنبھل
و مرادآباد کے کہ مسافت آٹھ فرسخ سے کم ہے کسطرح نماز پڑھیگا اور مرادآباد میں پہونچکر کس طرح
اور مرادآباد سے راہ میں راستہ رامپور کے کہ یہ راستہ بھی آٹھ فرسخ سے کم ہے کسطرح اور رامپور میں
پہونچکر کسطرح اور پھر جب رامپور سے سنبھل کو واپس آویگا تو واپسی میں کسطرح نماز پڑھیگا
بینوا توجروا ج محل اقامت اور اسکی راہ میں تمام پڑھیگا اور اسی طرح آگے اس سے
اگر مسافت پوری نہو اور اگر ہو تو خاصۃً اسمیں قصر کریگا اور رجوع اس حکم میں مثل ذہاب کے
ہے و ہو العالم س ۹۸ زید کا اصلا آٹھ فرسخ یا آٹھ فرسخ سے زیادہ ایسے شہر یا قصبہ یا گاؤں میں
جاوے کہ جس جگہ ہمیشہ آنا جانا ہو اور اس شہر یا قصبہ یا گاؤں میں بلا قصد وطن لیتے

سکونت کے کسی اور کام سے ایک ایک دن دو دو دن چار چار دن رہا ہو اور وہ سب زمانہ متفرق
ملکر چھ مہینے سے زائد ہو گیا تو زید روانگی و واپسی میں کسطرح اور وہاں پہونچکر کس طرح نماز
پڑھیگا اور اگر دس دن رہنے کا ارادہ اُس جگہ کرلے تو کسطرح نماز پڑھے گا اور جب اُس
جگہ سے دس دن رہ کر واپس ہوگا تو واپسی میں کسطرح بیّنوا توجروا ج وطن کا حکم شام
۹۹ مذکور پر ہوگا یعنی آمد و رفت میں مطلقًا قصر یا بتحقیق شہر لگا قصر لازم ہوگا وہو العالم س زید
سفر مباح میں بطور مسافر یا قصبہ یا گاؤں ... سوال ۹۵ میں داخل ہو تو اُس شہر یا قصبہ
یا گاؤں میں کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر دس دن رہنے کا ارادہ اُس جگہ کرلے تو بعد اس ارادہ
کے کسطرح اور جب دس دن رہ کر آگے روانہ ہوا پھر روانگی میں کسطرح نماز پڑھیگا بیّنوا توجروا ج ۱۰۰
بعد قصد اقامت عشرہ تمام پڑھیگا اور آگے پڑھنے میں اعتبار مسافت کا ہوگا وہو العالم س
زید سفر مباح میں بطور مسافر ایسے گاؤں یا بنگلہ یا زمین یا باغ مملوک میں داخل ہوکر جس میں
بلا قصد وطن اپنی سکونت کے اکثر جایا کرتا ہو کہ وہ سب زمانہ متفرق رہنے کا ملکر چھ مہینے یا چھ مہینے
سے زائد ہو گیا ہو تو زید اس جگہ کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر دس دن رہنے کا ارادہ کرلے تو کسطرح نماز
پڑھے اور پھر جب یہاں سے آگے روانہ ہو تو کسطرح پڑھے بیّنوا توجروا ج فقط املاک اتحقق وطن
میں اکثر کے نزدیک کافی نہیں ہیں جو طالب میں صحیح ہے باقی صورتوں میں حکم وطن نہ ہوگا اور بقصد
اقامت عشرہ اتمام کریگا وہو العالم س ۱۰۱ زید کی زمین اور مکان آبائی و اجدادی سنبھل میں تھا اور
زید بھی سنبھل میں رہا کرتا تھا اگر پھر زید سنبھل سے ترک سکونت کرکے قصبہ بہیڑی میں آباد ہو گیا
اور پھر زید سفر میں بطور مسافر سنبھل میں وارد ہوا تو سنبھل میں کسطرح نماز پڑھیگا اور اگر دس دن
ٹھہرنے کا ارادہ کرلے تو کسطرح نماز پڑھے بیّنوا توجروا ج جب یقین ہو جاوے کہ وہ پھر کا
وطن میں نہیں رہا تو بلا قصد اقامت عشرہ قصر کریگا اور بعد قصد اقامت عشرہ اتمام وہو العالم
س ۱۰۲ بکر کی موضع بلہاری میں کوئی ملک یا زمین ہے اور بکر بلہاری میں چھ مہینے یا چھ مہینے سے زائد
رہ چکا تھا پھر ارادہ کرکے کہ زندگی بھر یہیں رہونگا مگر بعد چھ مہینے یہاں سے ترک سکونت کرکے

چلا گیا اور پھر بکر بطور مسافر اس جگہ وارد ہوا تو اس جگہ کس طرح نماز پڑھے اور اگر دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرلے تو کس طرح پڑھے بینوا توجروا ج جب ترک وطن کردے اور یقین اسکا ہو جاوے کہ وہ وطن نہیں رہا عرفاً تو قصر میں ہوگا بے قصد اقامت عشرہ اور بسا تھ قصد اقامت عشرہ کے اتمام ہو واللہ العالم س ۲۰ بکر کی موضع محمود پور میں کوئی ملک یا زمین نہ تھی اور بکر موضع محمود پور میں چھ مہینے یا چھ مہینے سے زیادہ رہ چکا تھا یہ ارادہ کرکے کہ عمر بھر یہیں رہونگا مگر پھر بکر نے کو محمود پور سے ترک سکونت کرکے قاسم پور میں آباد ہوا اور بکر کی اب وہ ملک وہ زمین بھی جو محمود پور میں تھی نہیں رہی اور اب بکر بطور مسافر محمود پور میں وارد ہوا تو محمود پور میں کس طرح نماز پڑھے گا اور اگر دس دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے تو کس طرح نماز پڑھے بینوا توجروا ج مثل سابق کے ہے جو ہوا العالم

فصل (۲۵) تفصیل رکعات نماز واجبہ پنجگانہ کے بیان میں

وہ ہر شبانہ روز میں پانچ نمازیں ہیں کہ جن کی سترہ رکعتیں ہوتی ہیں چنانچہ صبح کی دو رکعتیں اور ظہر و عصر و عشا کی چار چار رکعتیں اور مغرب کی تین رکعتیں ہیں لیکن سفر مباح میں ہر چار رکعتی نماز کی دو دو رکعتیں ساقط ہو جاتی ہیں

فصل (۲۶) تفصیل واجبات نماز کے بیان میں

جاننا چاہیے کہ واجبات نماز کے بارہ ہیں پہلے قیام دوسرے نیت تیسرے تکبیرۃ الاحرام چوتھے قرأت سورہ حمد پانچویں بعد سورہ حمد جو سورہ یاد ہو چھٹے رکوع ساتویں سجود آٹھویں ذکر نویں ترتیب دسویں موالات گیارھویں تشہد بارھویں سلام اور رکن نماز کے پانچ ہیں پہلے تکبیرۃ الاحرام دوسرے قیام وقت تکبیرۃ الاحرام بلکہ استقرار و طمانینت وغیرہ تیسرے قیام متصل برکوع چوتھے رکوع پانچویں سجود اور مراد رکن سے وہ چیز ہے کہ جسکے ترک کرنے سے عمداً یا سہواً نماز باطل ہو جاتی ہے

فصل (۲۷) تفصیل اوقات نماز پنجگانہ کے بیان میں

وقت نماز صبح کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہے اور وقت نماز ظہر کا اول زوال آفتاب سے عصر کی

چار رکعت تک ہی قبل غروب آفتاب اور وقت زوال کا دوپہر کا ڈھلنا ہی اور وقت نماز عصر کا بعد ظہر کے ہی غروب آفتاب تک پس معلوم ہوا کہ بقدر چار رکعت کے اول زوال سے مخصوص وقت ظہر کا ہی اور بقدر چار رکعت کے قبل غروب آفتاب خاص وقت عصر کا ہی اور درمیان مین وقت دونون کا مشترک ہی اور وقت نماز مغرب کا بعد یقین غروب آفتاب کے اور وقت نماز عشا کا بعد مغرب کے ہی نصف شب تک معلوم ہوا کہ بقدر تین رکعت کے اول غروب سے مخصوص وقت مغرب کا ہی اور جسوقت کہ نصف شب مین وقت چار رکعت کا باقی رہے تو وہ وقت مخصوص عشا کا ہی اور درمیان مین وقت دونون کا مشترک ہی اور اگر نصف شب مین وقت پانچ رکعت کا ہو تو پہلے نماز مغرب کا ادا کرنا لازم ہی اور بعد اسکے عشا کا اگرچہ عشا کی دو رکعتین غیر وقت مین واقع ہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص وقت ایک رکعت کا پاوے تو گویا اسنے ساری نماز کو پایا اور اسی طرح سے اگر غروب آفتاب مین وقت پانچ رکعت کا باقی ہو تو پہلے نماز ظہر کا ادا کرنا لازم ہی اور بعد کو نماز عصر کا اگرچہ عصر کی تین رکعت غیر وقت مین واقع ہون حکم مذکور غیر سفر مین ہی اور سفر مین ہر چار رکعتی نماز کی دو رکعتین ساقط ہو جاتی ہین پس سفر مین اگر غروب آفتاب تک وقت تین رکعت کا بھی پاوے تو اول دو رکعت نماز ظہر بجالا کر نماز عصر پڑھے اگرچہ ایک رکعت نماز عصر کی غیر وقت مین ہو اور اسی طرح نصف شب مین بھی جب وقت چار رکعت کا ہو تو اول نماز مغرب پڑھکر دو رکعت نماز عشا کی پڑھیگا اگرچہ ایک رکعت نماز عشا کی غیر وقت مین ہو کل نماز اوقات مذکورہ مین بہ نیت ادا پڑھیگا نہ قضا اور جب تک یقین نہو کہ وقت نماز کا آیا ہی نماز پڑھنا صحیح نہین اور صورت عدم امکان علم و یقین کے مثل اسبات کے کہ ابر ہو یا نماز پڑھنے والا نابینا ہو یعنی ایسی صورت مین اگر کوئی گمان غالب کرے کہ وقت نماز کا داخل ہو گیا اور نماز شروع کرے اور درمیان نماز کے وقت داخل ہو جاوے تو بنابر مشہور کے نماز صحیح ہی اگرچہ قبل سلام کے بھی وقت داخل ہوا ہو لیکن احوط یہ ہی کہ اعادہ کرے اور اگر تمام نماز خلاف وقت مین پڑھی ہے تو باتفاق اعادہ اوسکا لازم ہے اور جناب شیخ مد ظلہ ذخیرۃ المعاد مین فرماتے ہین کہ مراد فضیلت کے وقت سے یہ ہی کہ اوس وقت مین نماز پڑھنے کا ثواب بمقابلہ اور وقتون کے زیادہ ہی

پس اوس وقت میں نماز دوسرے وقت سے افضل ہے اور وقت اجزا اوس میں دو لحاظ ہیں
ایک یہ کہ فقط کافی ہو جانا اوس میں نماز کا اور حاصل ہو جانا امتثال کا مراد ہے اور یہ امر
شامل ہے تمام وقت نماز کو۔ دوسرے وقت اجزا مقابل وقت فضیلت کے اعتبار کیا جاتا ہے
پس مراد اوس سے ایسا وقت ہے کہ وہ مرجوح ہے کہ فرض ذمہ سے ادا ہو جاوے گا اور وقت
فضیلت پس ظہر کی فضیلت کا وقت ڈھلنا آفتاب کا ہے جب تک کہ سایہ شاخص کا برابر شاخص کے
ہو جاوے اور شاخص اوس آلہ کو کہتے ہیں جس سے دن کا ڈھلنا معلوم ہوا اور وقت
اجزا بعد وقت فضیلت سے ہے جب تک کہ غروب شمس میں بقدر ادا کرنے نماز عصر کے
باقی رہے اور وقت فضیلت نماز عصر کا بعد ادا کرنے نماز ظہر کے ہے جب تک کہ سایہ شاخص کا
اوس سے دو چند ہو جاوے اور وقت اجزا بعد گذر جانے وقت فضیلت کے ہے غروب تک
اور وقت فضیلت نماز مغرب غروب آفتاب سے ہے جب تک کہ مغرب کی سمت سے سرخی
شفق کی زائل ہو اور وقت مغرب کے اجزا کا حمرت مغربیہ کے زائل ہونے سے اس وقت تک
ہے کہ آدھی رات میں صرف چار رکعت عشا کی گنجائش رہے اور وقت فضیلت عشا کا
زوال حمرت مغربیہ سے ثلث شب تک ہے اور وقت اجزا فراغ مغرب سے نصف شب
تک ہے اور وقت فضیلت نماز فجر کا صبح صادق سے حمرت مشرقیہ کے شروع ہونے
تک اور وقت اجزا طلوع آفتاب تک ہے اور فضیلت و وقت اجزا عصر و عشا کے حد
کرنے سے معلوم ہوا کہ وقت فضیلت عصر و عشا کا محفوف یعنی گھرا ہوتا ہے دو وقت اجزا
اور وقت عشا کے فضیلت کا دو اجزا سے گھرا ہوا ہے ایک مغرب کے بعد سے زوال حمرت
مغربیہ تک دوسرا ثلث شب جانے سے نصف شب تک اور عصر کی فضیلت کا وقت گھرا ہوا
ہے درمیان دو وقت اجزا کے اول فراغ ظہر سے ہے جب تک کہ سایہ شاخص کا اوسکے
برابر ہو جاوے کہ بعد اوسکے فضیلت عصر پیدا ہو جاتی ہے دوسرے جبکہ سایہ شاخص کا
شاخص سے دو چند بڑھ جاوے کہ یہ وقت اجزا عصر کا ہو جاتا ہے نہ فضیلت عصر کا [illegible]

۶۵

یہ قول خالی قوت سے نہیں کہ چار رکعت ظہر کی پڑھ کر فضیلت عصر کا وقت داخل ہوتا ہے ایسا ہی شاخص کے دو چند ہونے کے بعد بایں کہ شاخص کے سات حصہ جو کیئے جاتے ہیں اور اونکو قدم کہتے ہیں اور سات حصوں میں سے چار حصوں تک سایہ پہونچ جاوے تو اسوقت تک فضیلت عصر کا وقت رہتا ہے اور اوسی کتاب میں جناب شیخ دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے کہ وقت پر نماز پڑھنے کی بہت تاکید اور فضیلت ائمہ اطہار علیہم السلام سے منقول ہے ازانجملہ یہ کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فضیلت اول وقت کی آخر وقت پر مثل فضیلت آخرت کے ہے دنیا پر اور دوسری حدیث معتبر میں فرمایا کہ اول وقت کی فضیلت اولاد واموال سے بڑھکر ہے مکلف کے واسطے اور بہت حدیثیں ایسی ہی آئی ہیں کہ اونکے بیان کی یہاں گنجایش نہیں حدیث کی کتابوں میں ملسکتی ہیں پس بہتر یہ ہے کہ نماز کا وقت داخل ہوتے ہی نماز پڑھے اور اوسی کتاب میں اس سوال کے جواب میں کہ خاص وقت کا کیا فائدہ ہے جناب شیخ دام ظلہم نے فرمایا ہے کہ فائدہ یہ ہے کہ اگر مکلف غیر وقت عمداً نماز پڑھے تو گنہگار ہے بلکہ وہ عمل باطل ہے جیسا کہ بے وقت عمل میں لایا مثلاً آخر روز جو عصر کا خاص وقت ہے اسوقت میں اگر عمداً نماز ظہر پڑھیگا باطل ہے مگر جب سہواً کوئی نماز ظہر ہو بشرطیکہ عصر صحیح طور پر نہ پڑھ چکا ہو پس اگر کسی شخص نے باعتقاد اسکے کہ نماز ظہر پڑھ چکا ہے نماز عصر شروع کی اور عصر کو تمام کیا اور بعد نماز عصر کے یقین کیا کہ ظہر نہیں پڑھی تھی اور وقت بھی نہ رہا مگر چار ہی رکعت کا کہ اسوقت میں نماز ظہر صحیح ہے باوجودیکہ وقت مختص میں پڑھی ہو اور اسی طرح اگر چار رکعتیں عصر کی اول وقت میں جو مخصوص نماز ظہر کا ہے پڑھے تو نماز باطل ہوگی اس شرط پر کہ نماز ظہر صحیح طور سے نہ پڑھ چکا ہو سہواً وقت ہو جانے کا یقین کرکے نماز پڑھی معلوم ہوا کہ بھول گیا تھا اور وقت سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لی - مگر تھوڑی سی نماز ہے کہ اگر سلام بھی وقت میں ہو گیا تو اسوقت میں نماز ظہر صحیح ہوگی اور نماز عصر کو وقت مختص ظہر میں پڑھ سکتا ہے - اور اگر

اسی دن کے سوا کسی اور دن کی نماز ظہر یا اور کوئی نماز قضا وقت مخصوص میں پڑھ لے تو مضائقہ نہیں ہے اور ایسا ہی حال ہے آخر وقت مختص عشا کا اور رجال اسماعیلین میں مروی ہے کہ بے ضرورت نماز دیر سے پڑھنا یعنی جس وقت پر نہ پڑھنا ہو سبب غضب الٰہی کا ہوتا ہے اور وقت ظہر دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہیں پس [illegible] اگر ہوا اوس وقت عمل نیک کرے کہ عمل نیک اوسکا فرشتہ آسمان پر لیجاتا ہے [illegible] وقت [illegible] آسمان پر جاتے ہیں اور ملائکہ روز [illegible] کوئی نماز صبح اوس وقت ادا کرے دونوں گروہ [illegible] ہوتے ہیں اور اوس نماز کو دو مرتبہ ثبت کرتے ہیں اور جو کوئی تاخیر نماز عصر میں کرے یہانتک کہ آفتاب زرد ہو جاوے یا غروب ہو جاوے پس اوس شخص کے پاس سے [illegible] اور جو کوئی نماز مغرب کو تاخیر سے پڑھے یہانتک کہ ستارہ [illegible] ہزار ہوتے ہیں اور جو کوئی نماز عشا کو دیر سے پڑھے یہانتک کہ [illegible] اور [illegible] پس ایک فرشتہ [illegible] اوسکو نفرین کرتا ہے اور [illegible] نماز کو قضا بجا لاوے

فصل (۲۰۸) تفصیل رکعات نماز نافلہ میں

کل نافلہ پنجگانہ چونتیس ۳۴ رکعت ہیں اس تفصیل سے کہ نافلہ صبح قبل نماز صبح کے دو رکعت ہیں اور نوافل ظہر قبل نماز ظہر کے آٹھ رکعتیں ہیں اور نوافل عصر قبل نماز عصر آٹھ رکعتیں ہیں اور نافلہ مغرب بعد نماز مغرب چار رکعتیں ہیں اور نافلہ عشا بعد نماز عشا کے دو رکعتیں ہیں کہ ان دونوں رکعتوں کو بیٹھ کر پڑھنا سنت ہے اور یہ دو رکعتیں حساب میں ایک رکعت کے محسوب ہوتی ہیں اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ حکم مذکور غیر سفر میں ہے اور سفر میں نافلہ ظہر و عصر ساقط ہے مگر نافلہ عشا میں کلام ہے اور بنا بر مشہور کے یہ بھی ساقط ہے

فصل (۲۰۹) تفصیل اوقات نماز نافلہ میں

نافلہ صبح کا وقت صبح کاذب سے ظاہر ہونے سرخی افق مشرق تک ہے اور نافلہ ظہر کا وقت

زوال سے جبتک ہو کہ سایہ ہر چیز کا سات حصوں میں سے اُسکے دو حصے تک پہونچے اور وقت
نافلہ عصر کا چار حصہ تک ہے اور وقت نافلہ مغرب کا بعد نماز مغرب کے جبتک ہو کہ سرخی مغرب
باقی رہے پس جسوقت کہ سرخی مغرب زائل ہو جاوے تو وقت نافلہ مغرب کا گذر جاتا ہے پس اس
صورت میں نماز عشا کو مقدم کرے اور وقت نافلہ عشا جبتک باقی رہتا ہے کہ وقت نماز عشا
باقی رہے یعنی نصف شب تک پس اگر کوئی شخص نوافل کو اُنکے وقت میں بجا نہ لاوے تو قضا
کرے اور کوئی وقت قضا کا لازم نہیں ہے لیکن بہتر ہے کہ قضا پڑھے اگرچہ تعجیل قضا میں
اولیٰ ہے [illegible] قضا اُنکی بالیقین اور [illegible] فضیلت میں [illegible]

فصل [illegible] در ثواب [illegible] اور عذاب ترک نماز پنجگانہ [illegible]

واضح ہو کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نماز ستون دین ہے اور جو شخص کہ نماز کو ترک
کیا اُسنے اپنے دین کو منہدم کیا اور [illegible] وہ دوزخ میں
داخل ہوگا اور ذلیل [illegible] آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو
شخص نماز ترک کرے [illegible]
کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جہنم میں ایک صحرا ہے کہ دوزخی اوس صحرا سے ہر روز ستر
ہزار مرتبہ فریاد کرتے ہیں اور اوس صحرا میں ایک گھر ہے آگ کا اور اوس گھر میں ایک کنواں ہے
آگ کا اور اُس کنوئیں میں ایک تابوت ہے آگ کا اور اُس تابوت میں ایک سانپ ہے اور اُس
سانپ کے ہزار دانت ہیں اور ہر دانت ایک ہزار گز کا ہے آنحضرت سے پوچھا کہ یا
رسول خدا صلعم یہ کسواسطے ہے فرمایا کہ واسطے پینے والے شراب کے اور واسطے ترک
کرنے والے نماز کے اور منقول ہے کہ جو شخص ستر قرآن جلاوے اور ستر فرشتگان مقرب کا
خون بہاوے اور ستر زنان باکرہ سے فعل شنیع کرے پس وہ قریب تر ہے طرف نجات کے
تارک نماز سے یعنی بے نمازی کو اسقدر بھی امید اپنے نجات کی نہیں ہو سکتی جسقدر کہ اُس
شخص کو اُمید ہے منقول ہے کہ ایک بار موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کا دریائے نیل پر گذر ہوا دیکھا

[illegible] اُسکا حضرت کبریا سے دریافت کیا مین حکم آیا کہ
[illegible] گویا [illegible] ایک بے نمازی جہاز مین سوار رہتا [illegible]
[illegible] آیا کہ دانت اکھاڑ کے دریا مین پھینک دیا ایسے
[illegible] سب مچھلیون پر خدا تعالی نے حرام
[illegible] کرتا کہ اپنی مان سے ستر مرتبہ [illegible]
[illegible] ترک کرنے والے سے اور فرمایا حضرت صادق
[illegible] اُس گھر سے جو کہ طلا سے ہو
[illegible] ثواب نماز کا [illegible] ثواب سے زیادہ ہے
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا [illegible] ایک نماز سے دوسری نماز تک کفارہ گناہون کا
ہے جبتک کہ گناہان کبیرہ سے پرہیز کرے اور حضرت امیر علیہ السلام سے روایت ہے فرماتے تھے کہ مین
نے پیغمبر خدا سے سنا ہے کہ وہ آیت قرآن کی کہ جسکے [illegible] سے زیادہ امید ہو وہ آیہ اقم الصلوٰۃ
الخ [illegible] ہے اور فرمایا کہ اے علی قسم ہے اُس شخص کی کہ جسنے مجکو خوشخبری دینے والا اور
ڈرانے والا کرکے بھیجا ہے کہ جسوقت کوئی تم مین سے واسطے وضو کے اُٹھتا ہے اور وضو
کرتا ہے تو اُسکے اعضا مین سے گناہ گر جاتے ہین اور جسوقت دل سے خدا کی طرف متوجہ
ہوتا ہے تو کوئی گناہ اُسپر باقی نہین رہتا اور ایسا ہو جاتا ہے کہ جیسے شکم مادر سے ابھی پیدا
ہوا ہے اور جسوقت دو نمازون کے درمیان کوئی گناہ ہوتا ہے تو سوا [illegible] ہو جاتا ہے اور
پھر [illegible] فرمایا کہ نماز پنجگانہ میری امت کے لیئے مثل نہر کے ہے کہ کسی کے [illegible]
جاری ہو جسوقت آدمی پانچ مرتبہ دن اور رات مین غسل کرے اُس نہر مین تو اُسپر میل باقی
نہین رہتا ہے ایسے ہی واللہ نماز پنجگانہ بھی میری امت کے واسطے ہے کہ جو کوئی پانچون وقت
نماز پڑھے تو اُسپر گناہ باقی نہین رہتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز مومن کی رات
کو نیچا تی ہے اُن گناہون کو کہ جو دن کو کیے ہین اور کہتے ہین کہ ابو اللیث انصاری ایک روز

خربوزے بیچ رہا تھا ایک عورت صاحب جمال خربوزے خریدنے کو آئی ابو اللیث نے کہا کہ
اچھے خربوزے میرے گھر میں ہیں ہمراہ میرے چل اُسمیں سے میں تجھکو دونگا جس وقت وہ عورت
اُسکے گھر میں آئی تو ابو اللیث نے اُسکو بغل میں لیکر بوسہ دیا اُس عورت نے کہا کہ خدا سے
خوف کر ابو اللیث بہت نادم ہوا اور حضرت رسول خدا صلعم کی مجلس اقدس میں حاضر
ہو کر حضرت سے عرض کیا کہ کیا فرماتے ہیں آپ اُس شخص کے حق میں کہ جو زن بیگانہ کو
اپنے گھر میں لیجا کر اُسکو اپنی بغل میں لے اور بوسہ اُسکو دے رسول خدا صلعم نے کچھ جواب
نہ دیا منتظر وحی کے ہوئے دوسری نماز کے وقت تک اور حضرت نے دوسری نماز ادا کی
جبرئیل یہ آیت لائے کہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ تحقیق نیکیاں لیجاتی
ہیں برائیوں کو حضرت نے فرمایا کہ ابو اللیث تو نماز عصر ہمارے ساتھ پڑھ اور فرمایا کہ
وہ نماز کفارہ ہے اس گناہ کا لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ حکم کیا اُسی کے واسطے ہے
فرمایا کہ نہیں یہ حکم ہے سب کے واسطے اور جمال الصالحین میں مروی ہے کہ جس وقت مومن
مشغول نماز ہوتا ہے تو خدا تعالی متوجہ اُسکی جانب ہوتا ہے اور اطراف آسمان و اطراف زمین کی
ہر طرف سے اُسپر رحمت نازل ہوتی ہے اور اُسی کتاب میں منقول ہے کہ ایک نماز بہتر ہے
ہزار حج سے اور ہر حج بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور جو مومن کہ نماز فریضہ کو
بجا لاتا ہے بعدد الفان مومنین کے ملائکہ اُسکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور واسطے اوسکے
دعا کرتے ہیں جب تک کہ نماز سے فارغ ہوتا ہے اور جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا ایک
فرشتہ سمائیل ہے نمازیوں کے واسطے وقت نماز خدا سے چٹھیاں لیا کرتا ہے کہ جسکے ذریعہ سے
اُنکو آتش جہنم سے رستگاری ہوگی پس جب صبح ہوتی ہے اور مومنین کھڑے ہوتے ہیں
وضو کرکے نماز صبح ادا کرتے ہیں تو وہ اللہ تعالی سے ایک چٹھی رستگاری کی لیتا ہے اُسمیں لکھا ہوتا ہے کہ
میں وہ خدا ہوں کہ جسکو ہمیشہ بقا ہے اے میرے بندو اور کنیزو میں نے تمکو اپنی حفاظت میں لیا
مجھکو قسم ہے اپنے عزت و جلال کی کہ میں تمہاری گنہگاری کو چھپاؤنگا اور تمکو دولت خدائی نہ دونگا

اور مین نے تمھارے گناہ ظہر تک کے بخشدیے پھر جبکہ وقت ظہر کا ہوتا ہی اور مومنین قائم ہوکر نماز ظہر کی بجا لاتے ہین تو وہی فرشتہ سمائیل اونکے واسطے دوسری سند یعنی چٹھی لیتا ہے اور اوسمین یہ مضمون لکھا ہوتا ہے کہ مین خدا سے قادر ہون اے میرے بندو اور کنیزو مین نے تمھارے گناہون کو نیکیون سے بدل دیا اور تمھارے گناہ بخشدیے اور سبب میری خوشی کے بہشت مین جانا تمکو حلال ہوگا پھر جب وقت عصر ہوتا ہی اور وہ با طہارت نماز ادا کرتے ہین تو سمائیل اونکے واسطے تیسری سند لیتا ہے جسمین یہ مضمون ہوتا ہے کہ مین خدا سے بزرگ ہون ذکر میرا بڑا ہی اور سلطنت میری عظیم ہے مین نے آتش جہنم کو حرام کیا تمھارے جسمون پر نیکوکارون کے مکان تمھارے بہشت کے اندر مقرر کیے اور اپنی رحمت سے بدی شر پروردگار کی تم سے دفع کی پھر جب وقت مغرب کا ہوتا ہے اور وہ با طہارت نماز ادا کرتے ہین تو سمائیل چوتھی سند واسطے اونکے خدا سے لیتا ہے جسمین یہ مضمون ہوتا ہی کہ مین خدا ہے جبار و بزرگ ہون اے نمازیو میرے فرشتے تمسے روشن آئے اے بندو تمکو لازم ہی کہ تمکو خوش کرون اور قیامت کے دن تمھاری آرزوون کو بر لاؤن پھر جب وقت عشا کا ہوتا ہے اور مومنین با وضو نماز ادا کرتے ہین تو وہی سمائیل پانچوین سند اللہ سے لیتا ہے اوسمین یہ مضمون لکھا ہوتا ہے کہ مین خدا بے مثل ہون اے بندو میرے تم اپنے گھرون سے طہارت کرکے میرے گھر مین حاضر ہوئے اور تم نے میرے حق کو پہچانا اور واجبات کو میرے جانا اور ادا کیا پھر فرماتا ہی اے سمائیل اور اے فرشتو میرے تم سب گواہ رہنا کہ مین ان بندون سے راضی ہوا پس سمائیل ہر شب کو بعد نماز عشا کے یہ آواز تین بار بلند کرتا ہی کہ اے گروہ ملائکہ بشارت ہو کہ جناب پروردگار نے گناہ نمازیون کے بخشدیے پس یہ آواز سنکر تمام فرشتے ساتون آسمانون کے نمازیون کے لیے استغفار کرتے ہین اور اونکے واسطے دعا کرتے ہین کہ ہمیشہ نماز ادا کیا کرین۔ اور سلمان فارسی رض نے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ آنجناب نے ایسا فرمایا کہ جب آدمی نماز کا قصد کرتا ہے تو تمام گناہ

آنکے سر پر ہوتے ہیں پھر جب وہ سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ گرنے شروع ہوتے ہیں جب وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے تو سب گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور حدیث میں ہے کہ ایک نماز واجب بہتر ہے ہزار حج سے اور ہر حج بہتر ہے ہزار مکانات سے جو سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے تصدق کیے جائیں اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ جو نماز پنجگانہ کو پڑھیگا اور سات گناہان کبیرہ سے بچیگا تو قیامت کے روز اُس سے کہا جائیگا کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو - ایک شخص نے اس حدیث کے بیان کرنیوالے سے پوچھا کہ تو نے اُن حضرت سے وہ سات گناہ بھی سنے ہیں وہ کون کون سے ہیں اوسنے کہا کہ ہاں اوّل اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک جاننا - دوسرے ماں باپ کا عاق کردینا فرزند کو - تیسرے شوہردار عورت پر تہمت لگانا - چوتھے ناحق کسی کا خون بہانا پانچویں لشکر اسلام سے بھاگ آنا چھٹے یتیم کا مال کھانا - ساتویں زنا کرنا - منقول ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلعم سے اپنی فقیری اور محتاجی کی شکایت کی پس اُن حضرت نے فرمایا کہ شاید تو نماز نہیں پڑھتا کہ فقیری نے تجھکو گھیر لیا ہے اُسنے کہا یا حضرت نماز میں نے کبھی ترک نہیں کی فرمایا کہ شاید تیری اولاد و عیال میں سے کوئی نہ پڑھتا ہوگا کہ اُس سے یہ نحوست آئی اُسنے کہا کہ یا حضرت میرے گھر میں کوئی ایسا نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو حضرت نے فرمایا کہ تیرے ہمسایوں میں شاید کوئی بے نمازی رہتا ہوگا اُسنے عرض کیا ہاں یہ امر بیشک یہی ہے فرمایا حضرت نے کہ تو اُس مقام سے کہیں چلا جا جب وہ موافق حکم جناب رسالت مآب صلعم کے وہاں سے اُٹھ گیا پس بفضل خدا جلالہٗ وہ صاحب مال ہو گیا اور کتب اخبار میں یہی مضمون نقل کیا گیا ہے کہ نماز پنجگانہ کا التزام کرو اس واسطے کہ روز قیامت اول نماز ہی کی پرسش ہوگی اور اُسی سے سوال کیا جائیگا اگر جواب اسکا ٹھیک ہوا تو سب قبول ہوگا اور نہ ہوا تو الٹے منہ جہنم میں ڈالدیا جائیگا اور مروی ہے کہ جو کوئی نماز فریضہ کو ادا کرے اور بعد اسکے دعا طلب کرے مستجاب ہوتی ہے اور جناب امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو ایک فرشتہ

پکارتا ہی کہ ای لوگو اٹھو اور نماز پڑھو۔ اور مروی ہی کہ اگر نماز کو با شرائط و ارکان پڑھے
تو فرشتے اوس نماز کو روشن و نورانی آسمان پر لیجاتے ہین اور نماز اوسکو دعا کرتی ہے اور
کہتی ہی کہ جیسے تو نے میری حفاظت کی اور ضائع نہ کیا خدا ے تعالے تیری محافظت کرے
اور اگر نماز کو با شرائط و ارکان نہ پڑھے تو وہ نماز سیاہ و تاریک ہو کر پھرتی ہے اور کہتی ہے کہ
تجکو ضائع کیا تو نے خدا ے تعالی تجکو ضائع کرے اور جو کوئی نماز کو خفیف جانے اور ارکان
کو اسکے ضائع کرے وہ شخص حوض کوثر سے بے نصیب اور شفاعت اہلبیت سے محروم ہے
اور یہ بھی منقول ہی کہ اگر نماز مقبول ہوگی تو تمام اعمال اسکے مقبول ہونگے ورنہ کوئی عمل قبول
نہ ہوگا۔ اور مروی ہی کہ جو شخص عمداً نماز کو ترک کرے وہ شخص کافر ہے۔ چنانچہ ابو عبد اللہ سے
پوچھا کہ کیا دلیل ہی کہ زانی کو تو کافر نہین کہ سکتے اور تارک نماز پر لفظ کافر کا اطلاق کرتے
ہین حضرت نے فرمایا کہ اسکا یہ باعث ہے کہ زانی بسبب شہوت نفسانی کے کار شیطانی بجالاتا
ہے اور تارک نماز بلا شہوت سبک جانکر اوسکو ترک کرتا ہے۔ اور جناب رسول خدا نے
فرمایا کہ جو شخص عمداً ترک کرے نماز کی ایک کیڑے یا القمہ کے ساتھ گویا اوسنے ستر نبی کو
قتل کیا اول اون ستر مین سے آدم علیہ السلام ہین اور آخر اونمین سے جناب رسول خدا صلعم ہین
اور امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہی کہ جو بندہ مومن اسلئے
نماز پڑھنے کے مصلے کی جانب متوجہ ہوتا ہے خدا ے تعالے ملائکہ سے فرماتا ہی کہ ای ملائکہ دیکھو
تم میرے بندہ کو کہ تمام کام دنیا کے چھوڑکر با امید رحمت و مشتاق ستایش میری کے میری
طرف متوجہ ہوا ہی گواہ رہو تم کہ اوسپر رحمت اور کرامت اپنی متوجہ کی ہین جب
اور جبوقت اللہ اکبر کہتا ہے تو خدا ے تعالے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ دیکھو یہ بندہ
مجکو بزرگ تر اور منزہ جانتا ہے گواہ رہو کر اوسکو آتش جہنم سے پاک کیا ہین جب اور جب
وہ توجہ سے نماز ادا کرتا ہے اور جبوقت کہ آنحضرت اور بندہ میرا اسیطرح پڑھتا ہے تو
خدا ے تعالے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ دیکھو کہ بندہ میرا نماز پڑھتا ہی گواہ رہو تم کہ اسکے

وہاں اسکے لیے ... سجدہ اول ... بہشت میں کرونگا اور ... جو پڑھا ہوا آیت جو
طلا ہو ایک ... درجہ نقرہ اور ایک درجہ موتی کا اور ایک ... درجہ زبرجد سبز اور ایک درجہ یاقوت
سرخ اور ایک ... اور ... اپنا نور ہیں سبحانہ تعالے اسکو
آسے عطا فرماتا ہے اور جو وقت بندہ تکبیر کرتا ہے تو خدا سبحانہ تعالے ملائکوں سے فرماتا ہے کہ
کہ اے ملائکہ دیکھو کہ میری تواضع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ عاجز اور ذلیل ہوں میں اور حق
... تیرا مجھ پر بڑا ہے ... گواہ رہو تم کہ اوسکو حق کے ساتھ بلند کرونگا میں اور باطل کو اس سے
دفع کرونگا اور جس وقت سر سجدہ اول سے اٹھاتا ہے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ دیکھو اے ملائکہ
یہ بندہ کہتا ہے کہ میں نے تیری عزت و عظمت کے سامنے تواضع کی اور تیری بارگاہ میں واسطے
بندگی و طاعت کے حقارت و ذلت کے ساتھ سجدہ کیا ہوا ہوں پس اس بندہ کو عزیز کیا
میں نے اور اپنی رحمت کے ساتھ خصوصیت دی میں نے اور جس وقت دوسرا سجدہ
کرتا ہے تو خدا سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ دیکھو اے ملائکہ اس بندہ کو میرے سامنے تواضع
کی گواہ رہو تم اور میری رحمت نازل کی میں نے اور جس وقت واسطے دوسری رکعت کے
اٹھتا ہے تو خدا سبحانہ تعالے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ گواہ رہو تم کہ اس سے ذلت کو اٹھایا میں نے
اور عزت کے ساتھ بلند کرونگا میں اور مروی ہے کہ بندہ جس قدر رکعتیں ادا کرتا ہے ہر
رکعت میں خدا سبحانہ تعالے اسی طرح فرماتا ہے اور جس وقت نماز کا سلام کہے تو خدا تعالی
ملائکوں سے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ اس بندہ پر تم سلام کرو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ سلام
بعد ہر نماز کے امان ہے یعنی جو کوئی فرمان خدا و سنت پیغمبر صلعم کو بخضوع و خشوع بجالایا
امان ہے اوسکو بلا سے دنیا اور عذاب آخرت سے

فصل چہارم ثواب پڑھنے نماز نافلہ کا بیچ بیان

مخفی نرہے کہ احادیث میں نماز نوافل کے بجالانے کی بہت تاکید ہے حدیث میں آیا ہے کہ
اگر نماز فریضہ میں کچھ سہو یا نقصان ہو جاوے تو خدا سبحانہ تعالے اسکی نماز نافلہ کے ساتھ

اور اگر بندہ مانع ہو۔ جناب آخوند صاحب کتاب حدیقۃ المتقین میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث صحیح میں منقول ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب پیغمبر خدا آسمان پر تشریف لے گئے تو حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ پروردگارا کیا حال اور کیا رتبہ ہے بندہ مومن کا نزدیک تیرے پروردگار عالم نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ یا محمد حال اوسکا میرے نزدیک اس مرتبہ میں ہے کہ جو شخص خوار کرے میرے دوست کو تو گویا کھینچا واسطے ظاہر لڑائی کی اور میں اپنے دوست کی بہت طرفداری کرتا ہوں اور مجکو کسی چیز میں تردد نہیں ہوتا جیسا کہ قبض روح مومن میں ہوتا ہے کہ وہ مرگ کو مکروہ رکھتا ہے اور میں اوسکی آزردگی نہیں چاہتا مگر صلاح حال اوسکا اسی میں ہوا ہے اور بسبب سستی کہ تقرب حاصل کرتا ہے بندہ مومن مجھ سے بسبب بجا لانے نوافل کے یہاں تک کہ وہ بندہ محبوب میرا ہوتا ہے پس جب وہ بندہ محبوب میرا ہوا تو اوسوقت میں بمنزلہ کانوں اوسکے کے ہوں کہ وہ جو کچھ سنتا ہے گویا میرے کانوں سے سنتا ہے اور میں بمنزلہ اوسکی آنکھوں کے ہوں کہ جو کچھ کہ وہ دیکھتا ہے گویا میری آنکھوں سے دیکھتا ہے اور میں بمنزلہ زبان اوسکی کے ہوں کہ جو کچھ وہ کہتا ہے گویا میری زبان سے کہتا ہے اور میں بمنزلہ ہاتھوں اوسکے کے ہوں کہ جو کچھ وہ کرتا ہے گویا وہ میرے ہاتھوں سے کرتا ہے اور اگر وہ بندہ کچھ مجھ سے طلب کرتا ہے اور دعا مانگتا ہے اوسکی دعا کو قبول کرتا ہوں اور اوسکے سوال کو عطا کرتا ہوں۔ ثواب نماز نافلہ بجا لانے کے احادیث میں بہت ہیں انشاء اللہ آیندہ نماز شب میں لکھے جائینگے

فصل (۲۴۴) فضائل مسجد کے بیان میں

جمال السالکین میں اہل بیت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ ایک نماز مسجد جامع میں برابر سو نماز کے اور ایک نماز مسجد محلہ میں برابر پچیس نماز کے اور ایک نماز مسجد بازار میں برابر بارہ نماز کے اور جو کوئی مسجد میں جاوے اور جو قدم رکھے ہر ایک اوسکے قدم کی زمین ساتوں زمین تک تسبیح کرے اور جو کوئی اپنے گھر میں طہارت کرکے مسجد میں جاوے

گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور گویا اُسنے زیارت خدا کی کی اور خدا پر حق ہے کہ اکرام اوسکا
کرے اور بہترین اہل مساجد وہ ہیں کہ سب سے پہلے داخل ہوں اور سب سے پیچھے باہر آویں مروی
ہے کہ جو کوئی آواز اذان مسجد میں سنکر بغیر ادائے نماز کے باہر چلا جاوے منافق ہے مگر یہ کہ ارادہ
پڑھنے کا رکھتا ہو اور بہترین مساجد واسطے عورتوں کے مکان اُنکے ہیں اور جس وقت
مسجد کو جاوے تو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے بسم اللہ الذی خلقنی
فھو یھدین والذی ھو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فھو
یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی ھو اطمع ان یغفر لی
خطیئتی یوم الدین رب ھب لی حکما والحقنی بالصالحین
واجعل لی لسان صدق فی الآخرین واجعلنی من ورثۃ جنۃ
النعیم واغفر لابی۔ پس خداے تعالیٰ اُسکو ایمان کی ہدایت کرے اور اطعمہ
واشربہ بہشت سے سیر کرے اور پڑھنا اس دعا کا کفارہ اُسکے گناہان کا ہو اور خداے تعالیٰ
موت اُسکی مثل موت شہدا کے کرے اور حیات اُسکی مثل حیات نیکوں کے گذرانے اور سب
خطائیں اُسکی بخشدے اگرچہ کف دریا سے زیادہ ہوں اور علم اُسکو عطا فرماوے اور اُسکو صادقین
میں سے لکھے اور مکان جنت نعیم میں عطا فرماوے اور سب گناہ اُسکے پدر و مادر کے بخشدے
اور مسجد میں داخل ہوتے وقت پاے راست کو اول مسجد میں رکھے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ
وباللہ ومن اللہ والی اللہ وخیر الاسماء کلھا للہ وتوکلت علی اللہ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللھم صل علی محمد وآل محمد وافتح
لی ابواب رحمتک وتوبتک واغلق عنی ابواب معصیتک
واجعلنی من زوارک وعمار مساجدک وممن یناجیک فی
اللیل والنھار من الذین ھم فی صلوتھم خاشعون
وادحر عنی الشیطان الرجیم وجنود ابلیس اجمعین اور

جب مسجد میں داخل ہو یہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَّلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى اَنْبِيَائِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ پس مسجد کا حق ادا ہو اور مقبول ہے اور مروی ہے کہ
اگر مسجد میں بیٹھنے کا ارادہ ہو تو مسجد میں بے طہارت داخل نہ ہو اور جب بیٹھے پہلے نماز تحیت
اور مسجد میں تھوکنا بھی خطا ہے داخل ہو اور کفارہ اوسکا یہ ہے کہ دفن کرے اور مروی
ہے کہ جو شخص بسبب تعظیم مسجد کے آب دہن و دماغ کو نہ گراوے خدا اوسکے واسطے اوسکے
صحت بدن عطا فرماوے اور گناہ اوسکے معاف فرماوے اور ایمان کو زیادہ کرے اور کسی عارضہ میں
مبتلا نہ کرے اگرچہ کہ نازل ہوا ہو اور قیامت کے دن خوشحال و خندان ہو اور نیز مروی ہے کہ
مسجد میں گفتگو یا دنیا کی باتیں نہ کرے کیونکہ مسجد جائے عبادت ہے اور مسجد میں تجارت
وغیرہ نہ کرے اور مروی ہے کہ جو کوئی مسجد میں ایک چراغ جلاوے جب تک وہ چراغ روشن
رہے حملۂ عرش و ملائکہ واسطے اوسکے استغفار کرتے ہیں اور جو کوئی مسجد میں جھاڑو دے
ثواب اوسکا خدا تعالیٰ مثل بندہ آزاد کرنے کے عطا فرماوے اور جو کوئی روز
پنجشنبہ اور شب جمعہ میں مسجد میں جھاڑو دے اگرچہ بقدر سرمہ کے خاک نکلے خدا تعالیٰ
سب گناہ اوسکے بخشدے اور جس وقت مسجد سے باہر آوے پہلے بایاں پاؤں نکالے اور کہے بسم اللہ
اور صلوٰۃ محمد و آل محمد پر بھیجے اور کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ

فصل سی وسوم فضائل اذان و اقامت میں

جمال الصالحین میں مروی ہے کہ جو کوئی وقت شروع کرنے نماز فریضہ کے اول اذان و اقامت
کہے تو پیچھے اوسکے دو صفیں ملائکہ کی نماز پڑھتی ہیں اور اگر صرف اقامت کہے تو ایک صف کہ ہر
صف مشرق سے مغرب تک ہوتی ہے اور جو کوئی مؤذن واسطے رضائے خدا کے اذان کہے
اور اجرت پر نظر نہ رکھے تو خدا تعالیٰ روز قیامت کو بہشت میں مشک کے ٹیلے پر

عطا فرماوے اور دربیان اذان واقامت کے ثواب اُس شہید کا خداے تعالی اوسکو عطا
فرماوے جو راہ خدا میں شہید ہو کہ اپنے خون میں لوٹتا ہو ایک شخص نے حضرت رسول صلعم سے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ اذان میں پیش دستی کرتے ہیں فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا
کہ اذان ازروے تکبر خود نہین کہینگے بلکہ ضعیفون پر منحصر رکہینگے اور جو کوئی واسطے رضا
خدا کے اذان کہے خداے تعالے اوسکو ثواب چالیس ہزار شہید کا اور چالیس ہزار صدیق کا اوسکو عطا
فرماوے اور چالیس ہزار گناہگار کو اوسکی شفاعت سے خداے تعالی بہشت میں پہونچاوے اور
جسوقت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے ستر ہزار فرشتے واسطے اُسکے دعا اور استغفار
کرتے ہیں اور قیامت کے دن وہ شخص سایہ عرش خدا میں کھڑا ہوگا جبتک حساب آدمیون
کا تمام ہو اور جسوقت کہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ چالیس ہزار فرشتے
واسطے اُسکے ثواب لکھتے ہیں اور مروی ہے کہ جو کوئی ایک سال شہرہاے اسلام میں اذان
کہے سب گناہ اُسکے بخشے جاتے ہیں اگرچہ مثل کوہ احد کے ہون اور بہشت اُسپر واجب ہوتا
ہی اور اذان کو باواز بلند کہنا چاہیے تاکہ آواز دور تک پہونچے اور مروی ہی کہ جسقدر
بلند آواز سے اذان کہے اُسیقدر گناہ اُسکے بخشے جاتے ہیں اور جو کوئی اُس اذان کی آواز
سنکر نماز ادا کرے خداے تعالے واسطے اذان دینے والے کے حسنات ثبت فرماتا ہی اور مروی
ہی کہ خداے تعالے نے واسطے اذان کے فرشتے مقرر کیے ہیں اور آواز اذان کی آسمان پر
لیجاتے ہیں اور جسوقت ملائکہ سنتے ہیں کہتے ہیں کہ یہ امت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہی کہ توحید خدا کرتی ہی پس ملائکہ واسطے اذان دینے والے کے استغفار کرتے ہیں جبتک کہ
نماز سے فارغ ہو اور مروی ہی کہ گھر میں اذان بلند کہنا شیطان کو دور کرتا ہی اور اذان
کا سننا بیماری و پریشانی کو زائل کرتا ہے ایک راوی کہتا ہی کہ میرے عیال و اطفال میرے
ہمیشہ علیل رہتے تھے ایک دن اسی حدیث کو سنکر اس حدیث پر عمل کیا خداے تعالی نے
ہمکو اور میرے عیال و اطفال کو صحت عطا فرمائی اور میرے گھر سے بیماری زائل ہوئی

اور مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت حضرت امام رضا علیہ السلام میں عرض کیا کہ میں بیمار و پریشان رہتا ہوں اور میرے اولاد نہیں ہوتی حضرت نے فرمایا کہ اپنے مکان میں اذان کہا دی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا بیماری زائل ہوئی اور اولاد کثیر بہت ہوئی

فصل ۴۴ اذان واقامت میں

واضح ہو کہ اذان کی اٹھارہ فصلیں ہیں اور بنا بر فتوی علماء مشہور کے چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دو مرتبہ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ اور دو مرتبہ حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ اور دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اَشْہَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَّلِیُّ اللّٰہِ تیمنا و تبرکا اذان میں کہنا مضائقہ نہیں بلکہ ایک مرتبہ اذان میں بعد اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے کہنا بہتر ہے اور اقامت کی سترہ فصلیں ہیں یعنی اذان واقامت میں اتنا فرق ہے کہ اذان میں چار مرتبہ اول اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ہوتا ہے اور اقامت میں اول میں دو مرتبہ کہا جائیگا اور اذان میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ نہیں کہا جائیگا اور اقامت میں بعد حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کے دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ زیادہ ہوتا ہے اور اذان کے آخر میں دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اقامت میں آخر کو صرف ایک مرتبہ کہا جائیگا پس قبل ہر نماز پنجگانہ کے اذان واقامت کہنا مستحب ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے پیچھے مشرق تک ملائکہ نماز پڑھینگے لیکن نماز صبح و مغرب میں بعض علما اقامت کو واجب جانتے ہیں پس ان دونوں نمازوں میں اقامت کو ترک نہ کرے پس احتیاط یہ ہے کہ نماز صبح و مغرب میں اذان واقامت کو ترک نہ کرے اور جناب شیخ مفید علیہ الرحمہ کے نزدیک نماز جمعہ کو اذان واقامت کے ساتھ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے خصوصاً اقامت کی تاکید زیادہ ہے خواہ نماز ادا ہو یا قضا خواہ مرد ہو خواہ عورت خواہ نماز جہری ہو یا اخفاتی ہے پس اگر نماز قضا

پڑھے تو ایک مرتبہ صبح کے لیے اذان و اقامت کہے اور باقی نمازیں اقامت سے بجا لاوے
اور اگر بعد فاصلہ کے پڑھے تو پھر اول نماز میں اذان کہے اور باقی نمازوں میں فقط اقامت کہنا کافی
ہے اور اگر اذان و اقامت دونوں کو نہ کہے چونکہ حسب فتوی کے دونوں سنت ہیں تو بھی نماز
نہیں اگرچہ افضل ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ پیشتر وقت سے اذان کہنا صحیح نہیں ہے مگر اذان
صبح میں دو مرتبہ اذان کہہ سکتا ہے اول قبل نماز صبح کے واسطے تنبیہ غافلین کے اور دوسرے بعد دخول
وقت کے اور سوا نماز پنجگانہ و جمعہ کے اور نمازوں میں اذان و اقامت مشروع نہیں ہے
اور اگر کوئی جنگل میں راہ بھول جائے یا اور آیات کے لیے مثل آندھی سرخ وغیرہ یا مولود کے
کان میں اذان کہے تو اذان کہنا صحیح ہے اور چاہیے کہ اذان کو باواز بلند اور سہولت سے
ٹھہر ٹھہر کے وقف میں طول دیکر کہے مگر اقامت کو بہ نسبت اذان کے آہستگی کے ساتھ جلد جلد مختصر وقف
سے کہے اور عورتیں اذان و اقامت آہستہ کہیں تاکہ آواز انکی نامحرم نہ سنیں بلکہ تکبیر اور شہادتین
پر بھی اکتفا کر سکتی ہیں اور موذن کو چاہیے کہ اذان کے کہنے میں دہنے و بائیں جانب توجہ نہ کرے
بلکہ جہاں تک ہو سکا جانب قبلہ ہو اور اقامت میں بات کرنا کراہت شدید ہے بلکہ بعد قد قامت
الصلوٰۃ کے حرام ہے بنا بر قول بعض علما کے اور اگر بات کہے تو پھر اعادہ اقامت کا کرے
اور جس وقت نماز جماعت کی پڑھے تو امام کو آگے کھڑا کرنے اور جماعت کی صفوں کو برابر اور سیدھا
کرنے میں اگر کوئی کلمہ کہے تو قباحت نہیں مگر بعد قد قامت الصلوٰۃ کے بات کرے تو اقامت
دوبارہ کہے اور چاہیے کہ موذن مسلمان عاقل ہو تاکہ اذان اسکی معتبر ہو اور سنت ہے کہ موذن
ساتھ طہارت کے رو بقبلہ کھڑا ہو اور وقت کو بھی پہچانتا ہو اور عادل اور بلند آواز ہو لیکن
بالغ اور آزاد ہونا کچھ ضرور نہیں اور چاہیے کہ موذن مرد ہو مگر عورت عورتوں کے لیے
اذان کہہ سکتی ہے جب نماز بجماعت پڑھیں مگر شرط یہ ہے کہ نامحرم آواز انکی نہ سنیں اور اگر کوئی اذان کہنا
بھول گیا ہو اور فقط نیت کرکے نماز پڑھے پس اگر قبل رکوع کے یاد آئے تو اذان اقامت کہنا سنت
ہے اور پھر از سر نو نماز شروع کرے اور اگر عمداً ترک کیا ہو تو بہت کراہت نہیں بنا بر مشہور کے

اور ظہر و عصر کی نماز کو اور اسی طرح مغرب و عشا کی نماز کو ایک اذان سے پڑھنا درست ہے یعنی اول واسطے نماز ظہر کے اذان کہے تو پھر نماز عصر کے لیے اذان کی ضرورت نہیں یہی طرح مغرب و عشا کی نماز میں حکم ہے مگر شرط یہ ہے کہ جس وقت فاصلہ نافلہ کا بیچ میں نہ ہوا ہو اور جو درمیان میں پڑھے نافلہ کے عصر و عشا کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ اذان کہے اور اگر ایک جماعت نماز پڑھ چکی ہو اور بعد اسکے دوسرا گروہ آئے اور وہ بھی چاہے کہ نماز جماعت ادا کرے پس اگر جماعت اول سے کوئی صف اپنے حال پر باقی ہو یہانتک کہ ایک شخص بھی اپنی جگہ پر تعقیب و دعا میں مشغول ہو تو پھر اذان و اقامت کی حاجت نہیں بلکہ اکتفا اول اذان و اقامت پر کرنا چاہیے اور یہی حکم ہے ایک شخص کے لیے بھی جو نماز تنہا پڑھے جب تک کہ کوئی تعقیب و دعا پڑھنے والا جماعت اول سے باقی ہو اور بعد اذان کے یہ دعا پڑھنا سنت ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَلْبِیْ بَارًّا وَعَیْشِیْ قَارًّا وَرِزْقِیْ دَارًّا وَاَوْلَادِیْ اَبْرَارًا وَعَمَلِیْ سَارًّا وَاجْعَلْ لِیْ عِنْدَ قَبْرِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور اذان میں موالات بھی شرط ہے یعنے ایک فصل کے بعد دوسری فصل کو بلا فاصلہ کہے اور رجال الصالحین میں ہے کہ بعد اذان کے دعاے مذکور کو کھڑے یا بیٹھکر دونوں طرح پڑھ سکتا ہے مروی ہے کہ جو کوئی وقت شام درمیان اذان و اقامت کے بیٹھے ایسا ہے کہ گویا راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹا ہو

فصل ۵۵م - افعال نماز کے بیان میں

چنانچہ وہ نو ہیں پہلا نیت ہے اور معنی نیت کے یہ ہیں کہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرے اور اسکا قصد دل میں کرنا کافی ہے اور نیت ادا و قضا کی ضرورت نہیں مگر نزدیک جناب شیخ دام ظلہ کے نماز واجب میں قصد واجب و سنت میں نیت سنت اور نیت ادا وقت میں اور نیت قضا خارج وقت میں کرنا واجب نہیں لیکن اس صورت میں کہ اظہر ادا و

قضا دونون اُسکے ذمہ ہون پس انمین سے ایکا تعین کرنا لازم ہی اور اسی طرح قصد واجب حسب
اور سنت ہی مثلاً وقت نافلہ فجر اور فریضہ دونون کا موجود ہو پس چاہیے کہ انمین سے بھی
ایک کو تعین کرے اور اگر نماز سے فارغ ہو چکا ہو یا وقت اُسکا باقی نہو تو قصد وجوب کا
ضرور نہین بلکہ فقط قصد قربت کافی ہی یعنے نماز پڑھتا ہون مین قربۃً الی اللہ اور نیت سہل
ہی لیکن نیت کا ریا سے اور مانند اوسکے خالص کرنا البتہ مشکل ہے خداوند عالم شوائب
اور اغراض دنیویہ سے عبادات مین محفوظ رکھے۔

فصل (۲۶) تکبیرۃ الاحرام کے بیان مین

معلوم ہو کہ تکبیرۃ الاحرام واجب ہی اور ارکان نماز مین سے ہی اور رکن اُسکو کہتے ہین کہ
جسکے ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہی خواہ عمداً خواہ سہواً پس واجب غیر رکن کا سہواً ترک
ہوجانا ضرر نہین رکھتا اور صورت تکبیرۃ الاحرام کی اللّٰہُ اَکْبَرُ ہی اور اس تکبیر کا باواز
بلند کہنا امام کو سنت ہی تاکہ ماموم مطلع اور آگاہ ہون کہ نماز شروع ہوئی مگر ماموم آہستہ
کہے بلکہ ایک روایت مین وارد ہے کہ ماموم کو لائق و سزاوار نہین کہ اپنی آواز امام کے کان
تک پہونچاوے جو پڑھتا ہے سواے اس تکبیر کے پھر بعد تکبیرۃ الاحرام کے یہ دعا پڑھے وَجَّهْتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ
عَلِيٍّ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بعد اسکے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
آہستہ کہکر بِسْمِ اللّٰهِ باواز بلند کہکر سورہ حمد پڑھے اور بسم اللہ باواز بلند کہنا سنت
ہی نماز جہری ہو یا اخفاتی اور بسم اللہ جزو ہر سورہ کا ہے پس بدون بسم اللہ کے سورہ حمد یا اور
دوسرا سورہ پڑھنا صحیح نہین اور بنا بر فتوی جناب شیخ دام ظلہ کے آٹھ چیزین تکبیرۃ الاحرام مین

نظر میں پہلے اللہ اکبر کو ترتیب سوالات کے دوسرے فوراً بلا فاصلہ بعد نیت کہے تیسرے
اللہ اکبر کو ترتیب سوالات کے چوتھے میں ہمراہ اللہ کے اکبر کو وصل نہ کرے پانچویں اللہ
اکبر کو آواز بلند کہے یہاں تک کہ خود سنے چھٹے حروف کو اپنے مخارج سے نکالے ساتویں اللہ
اکبر کو کہے اللہ اعظم نہ کہے اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ہر تکبیر کے لیے ہاتھوں کو کانوں تک
اٹھانا سنت ہے مگر ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور سر سے بلند کرنا مکروہ ہے بنا بر مشہور
کے اور بعض علما حرام جانتے ہیں اور قول مشہور بظاہر قوت رکھتا ہے لیکن عمل بہ
قول ثانی کی اولیٰ ہے

فصل (۴۷) قیام نماز و نماز بیمار کے بیان میں

قیام ہنگام تکبیرۃ الاحرام اور وقت پڑھنے حمد اور سورہ کے دو مقام میں رکن نماز ہے ایک
تکبیرۃ الاحرام میں بنا بر قول احوط کے دوسرے متصل ساتھ رکوع کے کہ اسکے کبھی ترک سے
نماز باطل ہوتی ہے اگرچہ فراموش ہو مگر ان دو مقام کو سوا قیام واجب ہیں سہواً
باطل کرنا بنا بر مشہور کے ضرر نہیں رکھتا لیکن احوط اعادہ نماز ہے اور معنی قیام کے یہ ہیں کہ
سیدھا کھڑا ہو اور اگر گردن جھکی ہوئی ہو تو کچھ حرج نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ گردن بھی نہ
جھکائے اور دونوں پاؤں پر کھڑا ہونا لازم ہے لیکن اگر کبھی بوجھ دہنے پاؤں پر
اور کبھی بائیں پاؤں پر رکھے تو کچھ حرج نہیں لیکن استقرار یعنی ایک حال پر ثابت رہنا
شرط ہے اسطرح سے کہ حرکت نہ کرے بلکہ اعضا سے قیام ساکن رہیں اور اگر تھوڑی سی
حرکت کرے تو اسوقت قرأت میں توقف کرے اور ایسی چیز پر کھڑا نہو کہ اسپر پاؤں قائم نہو
مثل برف کے اور مثل اس روئی کے کہ دھنکی ہوئی ہو اور اسمیں پاؤں چلے جاویں اور یہ
بھی شرط ہے کہ کسی چیز پر سہارا نہ دے مثل دیوار یا عصا کے ورنہ نماز باطل ہوگی
اور اگر بیمار ہو اور سیدھا بغیر استعانت کے کھڑا نہو سکے تو عصا یا دیوار پر سہارا دینا چاہیئے
اور اگر عصا وغیرہ سے بھی سہارا دے کے نماز پڑھنا ممکن نہو سکے تو کسی شخص پر ہاتھ رکھ کے

نماز پڑھے اور اگر یہ بھی ممکن نہو تو بیٹھ کے نماز پڑھنا چاہیئے جبتک کہ کھڑے ہونے کی طاقت نہو اور اگر حمد یا سورہ پڑھنے میں طاقت بہم پہونچ جاوے تو کھڑا ہونا ضروری لیکن کھڑے ہوتے میں قرأت نکرے بلکہ بعد کھڑے ہونے کے بقیہ حمد و سورہ کو تمام کرے اور اگر سیدھا نہ بیٹھ سکے تو جھکا ہوا رہے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو تکیہ لگا کے نماز پڑھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو اور کسی طرح بیٹھنا ممکن نہو تو لیٹ کے دہنی کروٹ سے قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھے والا بائیں کروٹ سے اور اگر یہ بھی نہو سکے تو چت ہو کر نماز پڑھے مگر جب چت ہو کر نماز پڑھے تو چاہیئے کہ پاؤں اپنے قبلہ کی جانب کرے تاکہ منہ اسکا قبلہ کی جانب ہو جاوے اور وقت رکوع و سجود کے اشارہ کرے لیکن سجدہ میں اشارہ بہ نسبت رکوع کے زیادہ ہونا چاہیئے اور احتیاط اسمیں ہی اور اگر ہو سکے تو سر کو تکیہ پر سے اٹھا کر سجدہ گاہ پر رکھے اور اگر نہو سکے تو پیشانی پر سجدہ گاہ یا ایسے درخت کا پتہ کہ اوسکو کھاتے نہوں رکھ لے اور اگر اٹھانا بھی سجدہ گاہ کا ممکن نہو تو اشارہ کافی ہی اور اگر لیٹ کے نماز پڑھتا تھا اسی اثنا میں طاقت بیٹھنے کی ہو گئی تو مناسب ہی کہ بیٹھ کے نماز کو پڑھے یا مثلاً چت لیٹا ہی اور اسی اثنا میں طاقت بائیں یا داہنی کروٹ ہو جانے کی پائے تو مناسب ہے کہ داہنی یا بائیں کروٹ ہو جاوے

فصل (۲۸) سورہ یا سے قرآنی پڑھنا نماز واجب میں

ہر نماز واجب کی دو رکعت اولین میں سورہ حمد واجب ہی اور بعد سورہ حمد کے دوسرا سورہ پڑھنا واجب ہی اور اگر بعد سورۂ حمد کے دوسرا سورہ پڑھنا بھول جائے اگر قبل رکوع کے یاد آئے تو اس سورہ کو پڑھ لے رکوع میں جائے اور اگر رکوع میں جا چکا ہی اور درمیان میں یاد آئے اوس وقت رجوع کرنا طرف دوسرے سورہ کے نہ چاہیئے بلکہ بعد رکوع کے سجدہ میں چلا جاوے۔ انشاء اللہ مسائل اس بارہ میں آئندہ تحریر ہونگے بس نماز فریضہ میں دوسرا سورہ ترک کرنا نچاہیئے مگر چند مقام پر اول نماز نافلہ میں فقط سورۂ حمد پر اکتفا کرسکتا ہی دوسرا سورہ درکار نہیں خواہ ضرورت ہو خواہ نہو دوسرے واسطے مریض کے خواہ بسبب ناطاقتی بیماری ہو

یا خوف کے یا بسبب تنگی وقت کے دوسرا سورہ پڑھنے کی مہلت نہ ہو یا کوئی حاجت اُس سے
کسی برادر مومن کی ایسی ہو کہ فوت سے اُسکے حرج شدید ہو یا کوئی غرض شدید مثل بول
و غائط وغیرہ کے ہو اِن سب صورتوں میں اقتصار سورۂ حمد پر چاہیئے مگر بدون ضرورت
اور اضطرار کے اگر دوسرے سورہ کو اِن دونوں رکعتوں میں سے ترک کرے تو نماز باطل ہے
بلکہ در صورت ضرورت بھی اعادہ احوط ہے اور معلوم ہو کہ تنگ وقت میں پیا سورہ طولانی
پڑھنا درست نہیں کہ بسبب اُسکے وقت نماز کا فوت ہو جاوے اور بسم اللہ ہر سورہ کا جزو ہے
سوا سے سورۂ برات کے پس چاہیئے کہ قبل بسم اللہ کے سورہ کو تعین کرکے بقصد اُس
سورہ کے بسم اللہ کہے اور جن سوروں میں کہ سجدۂ واجب ہے نماز فرض میں درست نہیں
اور اگر کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور کوئی شخص کوئی سورہ ایسا پڑھے کہ اُسمیں سجدہ واجب
ہو پس یہ نماز پڑھنے والا بسبب سُننے اس سورہ کے سجدہ باشارہ کرے گا مگر بعد نماز کے
سجدہ کرنا چاہیئے اور نماز نافلہ میں سورۂ سجدہ پڑھنا جائز ہے مگر جب آیۂ سجدہ پہ پہونچے
فوراً سجدہ کرے اور یہ دعا سجدہ میں پڑھے سَجَدْتُ لَكَ یَارَبِّ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا
لَا مُسْتَكْبِرًا عَنْ عِبَادَتِكَ وَلَا مُسْتَنْكِفًا وَّلَا مُسْتَعْظِمًا بَلْ اَنَا
عَبْدٌ ذَلِیْلٌ خَائِفٌ مُسْتَجِیْرٌ اور اگر کوئی شخص سہواً سورہ طویلہ شروع
کر چکا ہو مگر اُسکے تمام کرنے میں خوف فوت ہو جانے نماز کا ہو تو مناسب ہے کہ اُسکو چھوڑ دے
اگر نصف سورہ تک پہونچا ہو اور بعد اُسکے محل تامل ہے مگر سورہ کو نصف سے زیادہ بھی
پڑھ چکا ہو اور خوف فوت ہو جانے نماز کا ہو تو بھی چھوڑ سکتا ہے اور یہ ہو سکتا ہے باقی کو چھوڑ کر
سورہ مختصر کو پڑھے اور اگر اُسکا بھی پڑھنا ممکن نہ ہو یعنی خوف ہو کہ وقت نماز کا بسبب
دوسرے سورہ کے جاتا رہیگا پس جسقدر کہ پڑھا ہے اُسپر اکتفا کرے مگر سورۂ حمد اور
قل یا ایہا الکافرون میں بعد شروع کے عدول صحیح نہیں اور سوائے سورۂ توحید کے ایک سورہ
دو رکعتوں میں مکرر پڑھنا مکروہ ہے مگر قوی ہے کہ سورۂ توحید کو دوسری رکعت میں بعد الحمد

فائدہ علاوہ نماز کے جب سجدہ آیۂ قرآن کا کرے [illegible]

ضرور پڑھے اور جب سورہ کو تمید پڑھ لے تب قنوت پڑھے کیونکہ بعد پڑھنے سورہ قل ہو اللہ احد کے دعا مستجاب ہی بلکہ حدیث مین ہی اگر پانچون وقت کی نماز مین سے کسی نماز مین سورہ قل ہو اللہ احد نہ پڑھے تو ایک فرشتہ ندا کرتا ہی کہ اے بندہ خدا تو نماز کنندگان مین سے نہین ہی اور دو رکعت نماز صبح اور مغرب و عشا کے پہلے دو دو رکعتون مین سورہ حمد اور سورہ کا آواز بلند پڑھنا مردون کو واجب ہی اور باقی مغرب و عشا کی رکعتون مین اور نماز ظہر و عصر مین آہستہ واجب ہی مگر بسم اللہ کا آواز بلند کہنا درست ہی نماز جہری ہو یا اخفائی سب مین مستحب ہی کہ یہ علامت ایمان کی ہی خواہ امام ہو خواہ منفرد اور تسبیحات کا آہستہ پڑھنا احوط ہی اور ادنی مرتبہ جہر کا یہ ہی کہ جو شخص اس نماز پڑھنے والے کے قریب ہو اگر بہرا نہو سنے مگر عورتین اگر نامحرم آواز انکی نہ سنین مختار ہین آہستہ پڑھین یا آواز بلند اور در صورت سننے نامحرم کے آہستہ پڑھنا چاہیئے اور مقام اخفات مین اخفات لازم ہی اور ظاہر عورتون کے لیے اخفات مطلقاً احوط ہی اور جو سورہ پڑھے حروف کو اپنے مخارج سے نکالے اور یہ واجب ہی اور تیسری اور چوتھی رکعت مین مختار ہی سورہ حمد اور تسبیحات اربعہ مین سے جسکو چاہے پڑھے مگر نزدیک سید العلما و جناب سید محمد ابراہیم طاب ثراہ و جناب شیخ سلمہ کے تسبیحات کا پڑھنا بنسبت سورہ حمد کے افضل ہی اور تسبیحات کا پڑھنا ایک مرتبہ واجب ہی اور دوسری مرتبہ سنت ہی مگر احتیاط یہ ہی کہ تین مرتبہ پڑھے اور صورت تسبیحات کی یہ ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور بعد اسکے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہنا درکار نہین اگرچہ ظاہرا بہتر ہی اور اگر عدد تسبیحات مین شک کرے تو چاہیئے کہ اقل پر بنا رکھے اور اگر کسی شخص نے دو رکعتون مین حمد فراموش کی ہو تو آخر کی رکعتون مین حمد کا پڑھنا احوط ہے ۔

فصل (۹۴۴) رکوع کے بیان مین

واضح ہو کہ رکوع فرض واجب رکنی ہی اور حدیث مین ہی کہ جو کوئی رکوع کو تمام کرے یعنی پورا ا

رکوع کرے وحشت فرے امن ہو اور مستحب ہے رکوع میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہنا اور رکوع ہر رکعت میں ایک مرتبہ ہے اور رکن نماز ہے پس اگر عمداً یا سہواً
اسکو ترک کریگا تو نماز باطل ہے دوسرے یہ کہ اسقدر [illegible] واجب ہے کہ اسقدر جھکے کہ دونوں
ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں تک پہونچ سکیں پس اسقدر جھکنا واجب ہے مردوں کے
لیے اور عورتوں کو اس سے کم جھکنا ہے کہ صرف انگلیاں [illegible] پہونچیں اور ہتھیلی کا گھٹنوں
پر رکھنا واجب نہیں البتہ مستحب ہے مرد کو [illegible] اور عورتوں کو [illegible] کہ ہاتھ اپنی
رانوں پر رکھیں [illegible] اور اگر کوئی [illegible]
اگر کسی طرح جھکنا ممکن نہ ہو تو سر سے اشارہ کرے [illegible] اور [illegible]
خواہ سر سے ہو یا آنکھ سے اور اگر ترک کریگا نماز اسکی باطل ہوگی تیسرے ذکر کرنا بھی
رکوع میں واجب ہے مگر اسکی تعیین میں اختلاف ہے [illegible] ایک تسبیح کبیرہ یا تین تسبیح صغیرہ
میں مختار یہ ہے [illegible] اور [illegible]
اور تین تسبیح صغیرہ [illegible] کافی ہے [illegible]
مگر حالت ضرورت میں اور صورت تسبیح کبیرہ کی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ ہے اور
صورت تسبیح صغیرہ کی سُبْحَانَ اللّٰهِ ہے چوتھے جب تک ذکر رکوع میں مشغول ہو اسوقت تک
رکوع میں ٹھہرنا واجب ہے اور مرد کو پشت برابر اور سیدھا رکھنا سنت ہے اسطرح پر کہ اگر اسکی
پشت پر قطرہ پانی کا گرے ٹھہر جاوے اور عورت کو قدر واجب سے زیادہ جھکنا مکروہ ہے
اور حدیث میں وارد ہے کہ آنکھیں بند کرلے یا پاؤں کی طرف نظر کرے اور دونوں پاؤں
مرد کے ملے نہیں بلکہ کچھ فاصلہ ہو لیکن ایک بالشت سے فاصلہ زیادہ نہ ہو کہ یہ قدر فاصلہ سنت
ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ عورتیں اپنے دونوں پاؤں ملے رکھیں [illegible] پانچویں رکوع سے سر
اٹھا کے اتنی توقف کرنا بھی واجب ہے اور وقت کھڑے ہونے کے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ
کہکر اللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر سجدہ میں جاوے کہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کا کہنا سنت ہے پھر اگر رکوع سے

سر اٹھا کے اچھی طرح کھڑا نہ ہوا اور ذرا توقف نہ کیا کہ فورًا سجدہ میں چلا گیا پس نماز باطل ہے

فصل (۵۰) سجدہ کرنے میں اور سجدہ کے بعد کھڑے ہونے میں اور تشہد میں

مروی ہے کہ تربت امام حسین ع پر سجدہ کرنا حجابوں کو ما بین سجدہ کنندہ اور خدا تعالے کے اٹھاتا ہے اور ہفت زمین تک نورانی کرتا ہے۔ پس ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں اور دونوں ملکر باہم رکن نماز ہیں پس اگر دونوں کو ترک کرے تو نماز باطل ہے اگرچہ سہوًا ہو اور سجدہ میں کئی چیزیں ہیں پہلے سات عضو پر سجدہ کرنا چاہیے کہ مراد اس سے پیشانی ہے کہ جسکو عربی میں جبہہ کہتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں مع انگشتان اور دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے ہیں پس ان سب اعضا کا بقدر مسمی کے رکھنا واجب ہے نماز پڑھنے والے ہی اور جسقدر زیادہ ہو بہتر ہے اور احوط بلکہ لازم ہے کہ تمام بدن کا بوجھ ان سب اعضا پر ہو اور ہر ایک پر اعتدال سے ٹیکا کرے اور انگوٹھوں میں احوط یہ ہے کہ انگوٹھوں کے کنارے چاہیے نماز پر پہونچیں اور پیشانی بقدر مسمی کے زمین پر پہونچانا کافی ہے اور مراد پیشانی سے درمیان پیشانی کا ہے درمیان دو ابرو کے اور پیشانی کو اُس چیز پر رکھنا واجب ہے کہ جسپر سجدہ درست ہے کہ اگر کسی چیز پر جن پر سجدہ کرنا درست نہیں ہے اور وہ یہ ہیں پہلے جس چیز کو عادتًا کھاتے یا پیتے ہوں دوسرے طلا و نقرہ اور جو چیز معدنی ہو مثل عقیق وغیرہ کے تیسرے گچ و چونہ وغیرہ اور ظروف گلی پختہ اور خشت پختہ پر بھی سجدہ صحیح نہیں پس مثلاً ان کے پا جو کچھ اُس سے پیدا ہو سجدہ کرنا درست ہے بشرطیکہ عادتًا میں اُسکو کھاتے یا پیتے نہوں اور اسی طرح سنگ و کاغذ پر بھی سجدہ درست ہے اور لکھے ہوے کاغذ پر سجدہ صحیح نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ مقدار دو بند سے سجدہ گاہ کم نہو و الا اقل مقدار انگشت کی چوڑائی اور جب وہ چیز کہ جسپر سجدہ درست ہے میسّر نہو پس جو چیز کہ زمین سے اُگی ہو کھانے یا پینے کی مقدم ہے بعد اُسکے مختلف مثل روئی کے کہ بالفعل اُسکو پہنتے نہیں ہیں اور اگر یہ بھی نہ ملے پیشتر پر اور اگر یہ بھی نہو تو پشت دست پر سجدہ کرے اور اگر کوئی نماز پڑھتا ہو اور اثنائے نماز میں

[illegible]

تنا یا سجدہ گاہ وغیرہ پر تو اسے اٹھا سکے اور بغیر فعل کثیر کے وہ شئی کہ جس پر سجدہ درست ہے ممکن ہو
ڈھونڈ کے سجدہ کرے اور نماز کو تمام کرے اور اگر بغیر فعل کثیر کے ممکن نہ ہو تو حالت اضطرار میں
پتے وغیرہ سے جو چیز ملجائے اسپر سجدہ کرے اور اگر وقت نماز کا تنگ ہو تو اعادہ نماز کی ضرورت
نہیں مگر جب وقت نماز کا وسیع ہو تو بعد نماز کے وہ چیز کہ قابل سجدہ کے ہے تلاش کرکے پھر
اعادہ کرے احتیاطاً سجدہ میں ذکر سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ ایک
مرتبہ واجب ہے اور تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ بلکہ اس سے بھی زیادہ سنت ہے لیکن
عدد کا طاق ہونا اولیٰ ہے اور وقت ضرورت کے بجائے اسکے تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا بھی
کافی ہے حالت اختیار میں اور ایک مرتبہ حالت اضطرار میں اور تسبیح کبیر کا مکرر کرنا سنت ہے
خواہ رکوع میں ہو خواہ سجدہ میں اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ کھڑے ہونے کی جگہ سے سجدہ کی
جگہ لازم ہے کہ چار انگشت سے زیادہ بلند نہ ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ تین انگشت متصلہ سے بھی
زیادہ نہو اور اولیٰ یہ ہے کہ جائے قیام اور سجدہ بلندی و پستی میں مساوی ہو مگر اس صورت میں کہ
بسبب مرض کے جھکنے سے معذور ہو تو جائے سجدہ کا بلند ہونا درکار ہے لیکن جسقدر ممکن ہو
جھکے اور اگر جھکنا مطلق ممکن نہو تو سر سے اشارہ کرے والا چشم سے اور سجدہ گاہ کو
اٹھا کر پیشانی سے لگائے اور اگر کسی کی پیشانی میں دنبل یا زخم یا ورم ہو کہ بسبب اوسکے
سجدہ نکر سکے تو واجب ہے کہ ایک گڑھا زمین میں کھودے یا کوئی چیز ایسی بنائے کہ اس میں
گڑھا ہو خواہ چوبی ہو خواہ گلی ہو پیشانی کو اسپر رکھے تا سجدہ بھی تمام ادا ہو اگر چارہ ضرور
تمام پیشانی پر ہو تو دونوں جبین کے ایک جانب سجدہ کرے لیکن دہنی جانب کو
بائیں جانب پر مقدم کرے اور اگر بسبب دنبل وغیرہ کے کوئی جگہ پیشانی کی خالی نہو اور دونوں
پہلوؤں میں بھی مانع ہو تو ٹھڈی پر سجدہ کرے اور سجدہ میں بقدر ذکر واجب کے
ٹھہرنا لازم ہے اور اگر ٹھڈی پر بھی ممکن نہو تو اشارہ کرے اور ہر سجدہ سے سر اٹھانا
واجب ہے اور بعد اول کے سر اٹھانے کے قدرے بیٹھنا بھی واجب ہے اور سنت ہے کہ سجدہ

احکام سجدہ مریض ۱۲

سر اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور بعد اسکے دو زانو بیٹھ کر قدرے توقف کرے اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہے اور بعد اسکے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکے دوسرے سجدہ مین جاوے
اور بعد فارغ ہونے دوسرے سجدہ کے سر اٹھاکے ایک لحظہ بیٹھ جاوے کہ اسکو جلسہ
استراحت کہتے ہین اور یہ علی الاظہر الاشہر سنت ہے چنانچہ اس بارہ مین چند مسائل حضرت
مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ سید ابو الحسن صاحب طاب ثراہ و جناب سید میر آغا صاحب مدظلہ
العالی مجتہدین لکھنوی دریافت کیے وہ حسب ذیل ہین مسئلہ اول سجدہ کرکے اچھی طرح
بیٹھنا واجب ہے یا مستحب یہاں اگر اول سجدہ کرکے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ
اِلَیْہِ اچھی طرح بیٹھکر کہنے نہ پایا کہ فوراً دوسرا سجدہ کرلیا تو نماز باطل ہے یا نہین جواب
بعد سجدہ اولی کے درست ہوکر بیٹھنا واجب ہے اور عمداً ترک مین نماز باطل ہے حررہ العالم [illegible]
السید ابو الحسن عفی عنہ اور جناب میر آغا صاحب مجتہد العصر مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا
کہ در صورت عمد نماز واجبی باطل ہوگی نہ در صورت سہو اور نماز سنتی مین ترک جائز ہے مطلقاً واللہ اعلم
مسئلہ دوسرا سجدہ کرکے اچھی طرح بیٹھنا واجب ہے یا مستحب اگر دوسرا سجدہ کرکے
سر اٹھاکر اچھی طرح نہ بیٹھا کہ فوراً بعد سجدہ کے کھڑا ہوگیا تو نماز باطل ہے یا نہین جواب
وجوب و استحباب مین اختلاف ہے احوط یہ ہے کہ جلسہ بعد سجدہ ثانیہ ترک نہ کرے اور در صورت
ترک عمداً اعادہ نماز احوط ہے حررہ العالم [illegible] السید ابو الحسن عفی عنہ اور جناب میر آغا صاحب
مجتہد العصر مدظلہ نے تحریر فرمایا کہ جلسہ بعد سجدہ ثانیہ کے مستحب ہے واجب نہین ہے واللہ اعلم
حررہ السید میر آغا عفی عنہ اور بعد اسکے کھڑا ہو اور وقت کھڑے ہونے کے بِحَوْلِ اللّٰہِ
وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ کہنا سنت ہے پس کھڑے ہوکر حمد اور دوسرا سورہ
پڑھکے قنوت پڑھے اور قنوت پڑھنا دوسری رکعت مین قبل رکوع کے خواہ نماز واجب
خواہ سنت ہو سنت موکدہ ہے سواے نماز وتر و شفع و جمعہ کے اور اگر قنوت کو فراموش کرکے
رکوع مین چلا جاوے تو بعد رکوع کے اسکو بجالاوے اور جب دوسرا سورہ دوسری

رکعت میں سورۂ قل ہو اللہ پڑھے تو کَذٰلِكَ اللّٰهُ رَبِّيْ دو یا تین مرتبہ کہے بعد اسکے وسط
قنوت کے دونوں ہاتھوں کو جانب آسمان بلند کرے اور صورت قنوت کی مختصر یہ ہے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا
وَاعْفُ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
پس جب رکوع و سجود سے فارغ ہو بیٹھ جائے اور تشہد پڑھے اور تشہد مختصر یہ ہے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ بعد اسکے سلام پڑھکر
نماز کو تمام کرے اگر نماز دو رکعتی ہے اور اگر سہ رکعتی یا چہار رکعتی ہے تو اسمین دو مرتبہ تشہد واجب
ہے پہلے دوسری رکعت میں صرف تشہد اور اگر سہ رکعتی ہے تو تیسری رکعت میں بھی تشہد سلام کے ساتھ
سلام سمیت پڑھکر نماز کو تمام کرے اور اگر چہار رکعتی ہے تو چوتھی رکعت میں بھی تشہد ساتھ سلام
کے پڑھکر نماز کو تمام کرے اور بعد تشہد کے جیسا کہ تحریر ہوا صلوٰۃ بھیجنا کہ یہ بھی واجب ہے
لیکن غیر نماز میں جس وقت کہ نام مبارک اُس جناب کا لے یا سنے تو بنا بر مشہور کے صلوٰۃ بھیجنا
سنت موکدہ ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ ترک نکرے بلکہ اثنائے نماز میں بھی اگر سنے تو صلوٰۃ کو
ترک نکرے اور کئی چیزیں تشہد میں ضرور ہیں پہلے ذکر شہادتین جیسا کہ بیان ہوا دوسرے
بیٹھکے تشہد پڑھنا تیسرے طمانینت و استقرار وقت تشہد کے چوتھے ادائے حروف مخارج
سے پانچویں ترتیب جس طرح سے کہ بیان ہوا چھٹے موالات یعنی ایک کے بعد دوسرے کو پڑھے
اور سلام بعد تشہد کے خواہ نماز دو رکعتی ہو یا سہ رکعتی یا چہار رکعتی آخر رکعت میں واجب ہے
پس نماز میں تین سلام ہیں پہلے اُنمیں سے بعد تشہد کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ دوسرے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ تیسرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ سلام کہنے میں سیدھے اور بائیں جانب نہ دیکھے صرف آنکھ کا اشارہ کرے

چاہیے

یعنی دوسرے سلام پر سیدھی جانب اور تیسرے سلام پر بائین جانب ان تینون سلامون مین پہلا سلام داخل تشہد و سنت ہی اور دوسرا سلام و تیسرا سلام ایک تعین سے جسکو چاہے بہ نیت وجوب کہے اور دوسرا سنت ہی اور بہتر یہ ہی کہ سلام دوم یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن کو بقصد وجوب کہے پھر بطور سلام پر نماز کو ختم کرے اور یہ جو عوام مین مروج ہی کہ بعد سلام تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہین تو یہ جزو تعقیبات ہے نماز کا جزو نہین ہی اور اگر بقصد جزئیت کوئی کہے تو نماز اسکی باطل ہوگی اور اگر کوئی شخص مصلی کو اثناء نماز مین سلام کہے اس طریق سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم یا سَلَامٌ عَلَیْکُم تو مصلی بھی اسی سلام کو حرفاً حرفاً اعادہ کرے اور معلوم ہو کہ ابتداے سلام سنت ہی اور جواب اسکا واجب ہی اور بعضے علما مصلی پر سلام کو مکروہ جانتے ہین لیکن مصلی کو جواب دینا لازم ہی

فصل (۵۱) مبطلات صلوۃ کے بیان مین

یعنی جسکے سبب سے کہ نماز باطل ہوجاتی ہی اور وہ کئی ہین پہلے اگر بغیر وضو و تیمم کے اور غسل کے نماز پڑھیگا تو نماز اسکی باطل ہوجائیگی درصورت طہارت ممکن ہونے کے دوسرے سکوت طویل یعنے نماز مین اسقدر سکوت کرے کہ لوگ معلوم کرین کہ نماز نہین پڑھتا ہی تیسرے قہقہہ مار کے ہنسنا عمداً یا سہواً چوتھے دو حرف نکالنا سواے دعا و قرآن کے اگرچہ کوئی معنی اسکے نہون یا ایک حرف معنی دار ہو پانچوین رونا واسطے امر دنیا کے یا میت کے لیے عمداً یا سہواً مگر جو شخص مصیبت اہلبیت علیہم السلام مین یا خوف آخرت سے درمیان نماز کے روئے تو نماز اسکی باطل نہوگی چھٹے بعد سورہ حمد کے بغیر تقیہ کے آمین کہنا ساتوین بدون تقیہ کے ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنا آٹھوین واجبات نماز کو عمداً ترک کرنا نوین زیادہ یا کم کرنا کسی رکن کا دسوین قبلہ سے منحرف ہونا بحالت اختیار وغیرہ مین گیارھوین رکن نماز کو ترک کرنا عمداً یا سہواً پس اگر مصلی دوسرے رکن تک نہین پہونچا تو چاہیے کہ اسی رکن سہو شدہ کو عمل مین لاوے اور اگر دوسرے رکن تک پہونچ چکا ہی تو ایسی صورت مین نماز اسکی باطل ہوجائیگی اور

نماز کو کسی حالت میں توڑنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے مگر چند مقام میں نماز چھوڑنا جائز ہے جیسے نماز پڑھنے میں سانپ یا بچھو یا اور کوئی جانور کہ جس سے خوف ہلاکت کا ہو یا لڑکا کنوئیں میں گرتا ہو یا چور اسباب مصلّی کا چرائے غرض ایسی اضطراری حالت میں قطع نماز جائز ہے اور گناہ نہیں مگر اعادہ نماز کا بھی لازم ہے

فصل (۵۲) احکام سہو رکن نماز و سہو غیر رکن نماز و شکیات رکعات نماز میں

میں نے چند مسائل درباره سہو رکن جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید محمد مصطفیٰ دام ظلہ اور جناب سید محمد ابراہیم صاحب شراہ متوطن لکھنؤ سے دریافت کیے تو آپ نے بکمال مہربانی رقم فرمایا کہ سید مرتضیٰ شاہ صاحب نے مسائل اپنی کتاب میں لکھے ہیں جنکو تمام و کمال ملاحظہ کرکے دستخط کر دیے ہیں وہی مسائل کافی ہیں لہذا جملہ مسائل کتاب مذکور ہی ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں۔ اگر کسی نے رکن کو سہو کیا ہے اور دوسرے رکن میں داخل نہیں ہوا تو چاہیے کہ اُس رکن کو بجا لاوے سوا نیت اور تکبیرۃ الاحرام کے کہ اُسکا حکم آگے بعد مذکور ہوگا اور اگر دوسرے رکن میں داخل ہوا ہے تو نماز کو پھر از سر نو شروع کرے۔ اگر کوئی شخص نیت یا یعنی قصد نماز یا تکبیرۃ الاحرام کو سہو کرے تو نماز اُسکی باطل ہے اور جس وقت یاد آئے تو نماز کو پھر از سر نو شروع کرے اور اگر رکوع کو سہو کرے یہاں تک کہ سجدہ میں پہنچ گیا ہے سیدھا کھڑا ہوکے رکوع کرے کہ نماز اُسکی صحیح ہے بلا خلاف ظاہر اور اگر اُسنے سجدہ کیا ہو ہرچند کہ پیشانی اُس چیز پہ واقع ہوئی ہو کہ جس پر سجدہ درست نہیں تو بعض عالموں نے کہا ہے کہ سجدہ واحد کو حکم عدم میں سمجھے اور کھڑا ہوکر رکوع کرلے اور بعد ازان دونوں سجدے بجا لاکر نماز کو تمام کرے کہ نماز اُسکی درست ہے اور احوط یہ ہے کہ پہلے اسی طرح نماز کو تمام کرے اور احتیاطاً اعادہ کرے اور اگر دونوں سجدوں کو بھول جائے اور دوسری رکعت کے رکوع میں چلا جاوے تو نماز باطل ہے علی الاشہر اور اگر قبل رکوع کے یاد آئے تو دونوں سجدوں کو بجا لاوے اور نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے دو سجدے سہو کے کرے اور بعد ازان اعادہ نماز بھی کرے

تو احوط ہے اور اگر یاد نہ ہو کہ دو سجدے ایک رکعت سے ترک ہوئے ہیں یا دو رکعت سے تو نماز باطل ہے
بنا بر مشہور کے اور بہتر ہے کہ بعد سلام کے اُن دونوں سجدوں کو کہ جنکو بھولا ہے بجا لا کے
چار سجدے سہو کے کرے اور پھر نماز کو بھی اعادہ کرے اور اگر ایک رکعت میں دو رکوع
سہواً کرے تو اس صورت میں بھی نماز باطل ہے اور حکم نماز جماعت کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص سہواً
قبل امام کے رکوع یا سجدہ میں چلا جاوے تو سیدھا کھڑا ہو کے پھر امام کے ساتھ پھر رکوع یا
سجدہ کو بجا لاوے اور اگر قبل امام کے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھاوے سہو سے یا
اس گمان سے کہ امام نے سر اٹھایا ہے اور پھر ظاہر ہو کہ امام نے سر نہیں اٹھایا تو پھر رکوع
یا سجدے میں چلا جاوے اور ساتھ امام کے سر اٹھاوے پس ان صورتوں میں یہ زیادتی رکن
کی مضر نہ ہوگی بنا بر مشہور کے لیکن ان سب صورتوں میں احوط یہ ہے کہ جس طرح سے مذکور
ہوا نماز کو تمام کرے اور پھر اعادہ بھی کرے اور اگر عمداً قبل امام کے رکوع یا سجدہ میں چلا جاوے
تو گنہگار ہوگا لیکن اسی حال پر ٹھہرا رہے جب تک کہ امام رکوع یا سجدہ میں جاوے اور
اعادہ نماز احوط ہے اور اسی طرح سے اگر عمداً قبل امام کے رکوع یا سجدہ سے سر اٹھاوے
تو بھی اسی حال سے ٹھہرا رہے تا وقتیکہ امام رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالے اور ساتھ
امام کے نماز کو تمام کرکے پھر دوبارہ نماز کا بجا لانا احوط ہے اور اگر کوئی شخص سہواً
ایک رکعت زیادہ کرے نماز باطل ہے بنا بر مشہور کے لیکن اگر قبل رکوع کے یاد آئے تو لازم ہے
کہ بیٹھ جاوے اور اگر تشہد نہ پڑھا ہو تو تشہد پڑھ کے سلام کہے اور دو سجدے سہو کے
احتیاطاً بجا لاوے تو علی الاشہر نماز صحیح ہے اور اگر سلام کو سہواً کرے اور بعد تکلم کے ساتھ
اُس کلام کے کہ غیر قرآن و دعا کے ہو یاد آئے تو چاہیے کہ سلام کو بجا لاوے اور اسکے
بعد پھر دو سجدے سہو کے لازم ہیں نماز اسکی صحیح ہے اسواسطے کہ سہواً کلام سے نماز باطل
نہیں ہوتی مگر اُس صورت میں کہ قبلہ سے منحرف ہوگیا ہو یا فعل کثیر کیا ہو یا حدث صادر
ہوا ہو خواہ عمداً خواہ سہواً تو نماز باطل ہے بنا بر قول احوط و مشہور کے اور اگر

نماز کو کسی حالت میں توڑنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے مگر چند مقام میں نماز چھوڑنا جائز ہے
پہلے نماز پڑھنے میں سانپ یا بچھو یا اور کوئی جانور کہ جس سے خوف ہلاکت کا ہو یا لڑکا کنویں
میں گرتا ہو یا چور اسباب مصلی کا چرائے غرض ایسی اضطراری حالت میں قطع نماز جائز ہے
اور گناہ نہیں مگر اعادہ نماز کا بھی لازم ہے

فصل (۵۲) احکام سہو رکن نماز و سہو غیر رکن نماز و شکیات رکعات نماز میں

میں نے چند مسائل دربارہ سہو رکن جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید محمد مجتہد صاحب قبلہ دام
ظلہ اور جناب سید محمد ابراہیم صاحب طاب ثراہ مجتہدین لکھنؤ سے دریافت کئے تھے آپ نے تحریر
فرمایا کہ سید مرتضی شاہ صاحب نے مسائل اپنی کتاب میں لکھے ہیں جنکو تمام و کمال ملاحظہ
کر کے دستخط کر دیئے ہیں وہی مسائل کافی ہیں لہذا جملہ مسائل کتاب مذکور ہی ذیل میں نقل کیے
جاتے ہیں۔ اگر کسی نے رکن کو سہو کیا ہے اور دوسرے رکن میں داخل نہیں ہوا تو چاہیے کہ
اس رکن کو بجا لاوے سوائے نیت اور تکبیرۃ الاحرام کے کہ اسکا حکم آگے بیان کیا جاویگا اور
اگر دوسرے رکن میں داخل ہوا ہے تو نماز کو پھیر دے یعنی شروع کرے۔ اگر کوئی شخص نیت
یعنی قصد نماز یا تکبیرۃ الاحرام کو سہو کرے تو نماز اسکی باطل ہے اور جس وقت یاد آئے تو نماز کو
پھر از سر نو شروع کرے اور اگر رکوع کو سہو کرے پھر جانتا ہے کہ سجدہ میں نہیں گیا ہے سیدھا
کھڑا ہو کے رکوع کرے کہ نماز اسکی صحیح ہے بلاخلاف ظاہرا اور اگر اسنے سجدہ کیا ہو ہر چند کہ
پیشانی اس چیز پر واقع ہوئی ہو کہ جس پر سجدہ درست نہیں تو بعض عالموں نے کہا ہے کہ سجدہ
واحد کو حکم عدم میں سمجھے اور کھڑے ہو کر رکوع کرے اور بعد ازاں دونوں سجدے بجا لاکر
نماز کو تمام کرے کہ نماز اسکی درست ہے اور احوط یہ ہے کہ پہلے اسی طرح نماز کو تمام کرے اور
احتیاطا اعادہ کرے اور اگر دونوں سجدوں کو بھول جاوے اور دوسری رکعت کے رکوع میں
چلا جاوے تو نماز باطل ہے علی الاشہر اور اگر قبل رکوع کے یاد آئے تو دونوں سجدوں کو بجا لاوے
اور اگر نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے دو سجدے سہو کے کرے اور بعد ازاں اعادہ نماز بھی کرے

تو احوط ہی اور اگر یاد نہو کہ دو سجدے ایک رکعت سے ترک ہوئے ہیں یا دو رکعت سے تو نماز باطل ہے بنا بر مشہور کے اور بہتر یہ ہی کہ بعد سلام کے اُن دونوں سجدوں کو بقصد ما فی الذمہ بجا لاکے چار سجدے سہو کے کرے اور پھر نماز کو بھی اعادہ کرے اور اگر ایک رکعت میں دو رکوع سہواً کرے تو اس صورت میں بھی نماز باطل ہی اور حکم نماز جماعت کا یہ ہی کہ اگر کوئی شخص سہواً قبل امام کے رکوع یا سجدہ میں چلا جاوے تو سیدھا کھڑا ہو کے پھر امام کے ساتھ پھر رکوع یا سجدہ کو بجا لاوے اور اگر قبل امام کے رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھاوے سہواً یا اس گمان سے کہ امام نے سر اُٹھایا ہی اور پھر ظاہر ہو کہ امام نے سر نہیں اُٹھایا تو پھر رکوع یا سجدے میں چلا جاوے اور ساتھ امام کے سر اُٹھاوے پس ان صورتوں میں زیادتی رکن کی مضر نہو گی بنا بر مشہور کے لیکن ان سب صورتوں میں احوط یہ ہی کہ جس طرح سے مذکور ہوا نماز کو تمام کرے اور پھر اعادہ بھی کرے اور اگر عمداً قبل امام کے رکوع یا سجدہ میں چلا جاوے تو گنہگار ہوگا لیکن اُسی حال پر ٹھہرا رہے جب تک کہ امام رکوع یا سجدہ میں چلا جاوے اور اعادہ نماز احوط ہی اور اسی طرح سے اگر عمداً قبل امام کے رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھالے تو بھی اُسی حال سے ٹھہرا رہے تا وقتیکہ امام رکوع یا سجدہ سے سر اُٹھالے اور ساتھ امام کے نماز کو تمام کرکے پھر دوبارہ نماز کا بجا لانا احوط ہے اور اگر کوئی شخص سہواً ایک رکعت زیادہ کرے نماز باطل ہے بنا بر مشہور کے لیکن اگر قبل رکوع یاد آئے تو لازم ہے کہ بیٹھ جاوے اور اگر تشہد نہ پڑھا ہو تو تشہد پڑھ کے سلام پھیرے اور دو سجدے سہو کے احتیاطاً بجا لاوے تو علی الاشہر نماز صحیح ہی اور اگر سلام کو سہواً کرے اور بعد تکلم کے ساتھ اُس کلام کے کہ غیر قرآن و دعا کے ہو یاد آئے تو چاہیے کہ سلام کو بجا لاوے اور اُسکے بعد پھر دو سجدے سہو کے لازم ہیں نماز اُسکی صحیح ہی اسواسطے کہ سہواً کلام سے نماز باطل نہیں ہوتی مگر اُس صورت میں کہ قبلہ سے منحرف ہو گیا ہو یا فعل کثیر کیا ہو یا حدث صادر ہوا ہو خواہ عمداً خواہ سہواً تو نماز باطل ہے بنا بر قول احوط و مشہور کے اور اگر

بعد کھڑے ہوجانے کے یاد آئے کہ سلام کو سہو کیا ہے تو لازم ہے کہ بیٹھ جائے اور تشہد کو اگر
نہ پڑھا ہو تو پڑھے پھر سلام کہے اور دو سجدے سہو کے احتیاطاً بجالاوے نماز اسکی صحیح ہے اور
اگر کوئی شخص نماز کی ایک رکعت یا زیادہ سہو کرے اور قبل سلام کے متنبہ ہو تو اٹھ کر رکعت کو
پڑھ لے کہ جسکو بھولا ہے نماز کو تمام کرے اور واسطے تشہد کے اگر بے محل پڑھا ہے تو دو سجدے
سہو کے احتیاطاً کرلے اور اگر بعد سلام کے متنبہ ہوا اور قبل اسکے کہ منحرف ہو قبلہ سے یا فعل کثیر اور
حدث صادر ہو نہیں ہوا ہے تو اس صورت میں باقی رکعت کو کہ جسکو بھولا ہے پڑھ کے نماز کو تمام
کرے اور واسطے سلام بیجا کے دو سجدے سہو کے بجالائے اور نماز اسکی صحیح ہے ورنہ باطل
ہے بنا بر مشہور و احوط کے

فصل (۳۵) احکام سہو غیر رکن کے بیان میں

جناب سید علیہ الرحمہ نے رسالہ مجتہد کلیہ میں ارقام فرمایا ہے کہ غیر رکن کا سہو تین صورتوں سے
خالی نہیں پہلی صورت وہ ہے کہ محتاج تلافی و تدارک کی نہیں بنا بر مشہور کے اور احوط یہ
ہے کہ سجدۂ سہو بجالاوے مثل اسکے کہ حمد یا سورۂ ثانیہ کو سہو کرے خواہ دونوں کو خواہ ایک ہی
کسی آیت کو اور بعد رکوع یا رکوع میں یاد آوے تو اسکے تلافی و تدارک کی حاجت
نہیں اور نماز اسکی صحیح ہے بلا خلاف معتد بہ کے لیکن اگر اول کی دونوں رکعتوں میں حمد
اور سورہ سہو کرے تو بعضے علما کہتے ہیں کہ آخر کی رکعتوں میں حمد پڑھنا متعین ہے اور
یہ احوط ہے اور اگر جہر یا اخفات میں نسیان کرے اور بعد رکوع کے یاد آئے یا اثنائے رکوع میں
تو اسکی بھی تلافی و تدارک نہیں ہے اور نماز اسکی صحیح ہے اور اگر قبل رکوع کے یاد آئے تو بھی
حاجت تلافی نہیں ہے بنا بر مذہب اکثر جماعت علما کے لیکن اگر اثنائے حمد یا سورہ میں یاد
آجائے تو باقی میں جہر کے مقام میں جہر اور اخفات کے مقام میں اخفات کرے اور بنا بر احوط یہ
ہے کہ اگر اثنا میں اس سورہ کے یاد آئے کہ جس میں خلل کیا ہے جہر و اخفات میں تو اس سورہ کو ابتدا
سے شروع کرے خواہ حمد ہو خواہ سورۂ ثانیہ اور ظاہرا نماز میں خلل نہ ہوگا اور اگر بعد اتمام

حمد یاد آیا تو حمد کا اعادہ کرے اور اگر بعد اتمام سورۂ ثانیہ یاد آیا کہ خاص اسی سورہ میں
خلل ہوا ہے تو اسی سورۂ خاص کا اعادہ کرے اور اگر بعد اتمام حمد و سورہ یاد آئے کہ فقط
حمد میں خلل تھا یا دونوں میں تو حمد پڑھے اور بعد ازاں وہی سورہ جو پڑھا تھا لیکن ان
تینوں صورتوں اخیرہ میں اعادہ کا نہ کرنا احوط ہے اور اسی طرح سے احتیاج تدارک کی نہیں ہے
اگر ذکر رکوع یا سجود کو سہو کرے یا رکوع اور سجود میں ٹھہرنا سہو کرے یا بعد سر اٹھانے کے
ٹھہرنا سہو کرے اور بعد جانے سجدہ کے یاد آئے یا سجدہ میں سات اعضا میں سے کسی عضو کا
زمین پر رکھنا سہو کرے سوائے پیشانی کے یہ سب وقت کہ سجدہ سے سر اٹھانے کے
بعد یاد آئے یا بعد سجدہ اول کے سر اٹھانے کے بیٹھنا سہو کرے یہاں تک کہ دوسرے سجدہ میں
چلا جاوے تو ان سب صورتوں میں تلافی اور تدارک کچھ نہیں اور نماز اسکی صحیح ہے دوسری
صورت یہ ہے کہ محتاج تدارک کی ہو اور بنا بر سہو سجدہ [illegible] سجدۂ سہو نہیں ہوا اور وہ کئی چیزیں
ہیں اول یہ کہ حمد اور سورہ کو بالکل سہو کرے اور قبل از رکوع کے یاد آئے تو تدارک اسکا
یہ ہے کہ انکو عمل میں لاوے اور اگر الحمد کو فراموش کرے اور سورہ پڑھنے میں مشغول ہو
پس اثنائے سورہ میں یاد آئے خواہ بعد اسکے جبتک کہ رکوع میں نہ گیا ہو حمد کو پڑھے
اور اسکے بعد اسی سورہ کا اعادہ کرے کہ جسکو شروع کیا تھا علی الاحوط اور بعض علماء
نے تصریح فرمائی ہے کہ جو سورہ چاہے [illegible] پڑھے دوسرے یہ ہے کہ جہر و اخفات حمد
اور سورہ میں سہواً ترک کرے اور قبل رکوع کے یاد آئے اور ذکر اس مسئلہ کا قبل اسکے
ہو چکا ہے تیسرے یہ کہ ذکر رکوع یا [illegible] سہو کرے اور [illegible] رکوع یا سجدہ [illegible]
[illegible] یاد آئے [illegible] رکوع یا سجدہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یا سجدہ میں بقدر ذکر واجب کے ٹھہرنا فراموش کرے اور ہنوز سجدہ سے سر اٹھایا نہو کہ یاد آ گئے تو تدارک اسکا یہ ہے کہ ٹھہر جاوے اور اس عضو کو زمین پر رکھے اور اسی طرح سے اگر بعد سجدہ اول کے درست بیٹھنا یا درنگ کرنا فراموش کرے اور قبل جانے دوسرے سجدہ کے یاد آ گئے تو درست بیٹھ کے دوسرے سجدہ میں جاوے اور اگر ایک سجدہ یا تشہد کو فراموش کرے اور قبل رکوع کے یاد آ گئے تو بیٹھ جاوے اور اس سجدہ یا تشہد کو بجالاوے اور پھر کھڑا ہو کے حمد یا تسبیحات اربعہ جو کچھ پڑھنے کا محل ہوا اسکو سر سے پڑھے اگرچہ پڑھ چکا ہو جیسا کہ اکثر فقہائے اعلام نے تصریح فرمائی ہے اور نماز اسکی صحیح ہے لیکن احتیاطاً دو سجدے سہو کے بعد نماز کے بجالاوے اور جبکہ ایک سجدہ کو فراموش کیا ہو پس اگر بعد سجدہ اول کے سر اٹھانے کے بقصد وجوب بیٹھا ہو اور بعد کھڑے ہو جانے کے یاد آ گئے تو اس صورت میں سجدہ میں چلا جاوے اور اگر بعد سجدہ اول کے بیٹھا نہو تو بیٹھ [illegible] سجدہ میں جاوے اور اگر بیٹھا ہو اور درنگ بھی کی ہو مگر بقصد [illegible] استراحت کے یہ بیٹھنا بعد دوسرے سجدہ [illegible] اشکال ہے اور مسئلہ خالی از اشکال نہیں لیکن اگر بقصد جلسہ استراحت کے بیٹھا ہو تو بعید نہیں ہے کہ نماز اسکی درست ہو اور اگر نماز کا اعادہ کرے تو بہتر احوط ہے اور اگر درود کو فراموش کرے اور قبل سلام کے یاد آ گئے تو صلوٰۃ پڑھ کے سلام کہے اور اگر درود تشہد اول سے ترک کیا ہو تو بہتر ہے کہ بعد رکوع کے یاد آ گئے تو بعد نماز کے درود کو قضا کرے اور بہ نیت قربت سجدہ سہو کرے بلکہ احوط یہ ہے کہ ہر زیادتی اور نقصان میں بہ نیت قربت سجدہ سہو کو بجالاوے تیسری صورت یہ ہے کہ محتاج تدارک اور سجدہ سہو کی ہے مثلاً بعد رکوع کے یاد آوے کہ رکعت سابق سے ایک سجدہ فراموش ہوا ہے یا تشہد کو سہو سے ترک کیا ہے تو بعد نماز کے انکی قضا کرے اور دو سجدے سہو کے بجالاوے نماز صحیح ہوگی علی الاشہر

فصل (۴۵) احکام سنتوں کے ترک اور بار احتیاط کے بیان میں

فصل

بموجب فتاوی جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید محمد ابراہیم صاحب طاب ثراہ و جناب سید مصطفیٰ صاحب
مدظلہ العالی مجتہدین لکھنؤ کے لکھا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ شک اگر عدد رکعات نماز صبح و مغرب مین
ہو تو نماز باطل ہے اور شک نماز چار رکعتی کی پہلی دو رکعتوں مین باعث بطلان نماز ہے اور
اگر رکعتوں کی گنتی بھول جاے کہ کے رکعتین پڑھی ہین نماز کے بیچ مین تو اس صورت مین بھی نماز
باطل ہے اور بعد حصول ظن اور اکمال سجدتین دوسری رکعت کے اور اسکے احکام پر عمل کرنے
کے بعد نماز صحیح ہے تفصیل اس اجمال کی چار مسئلون مین باحتیاط بیان کیجاتی ہے

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر دو رکعتی نماز مین شک کرے مثل نماز صبح کے تو اس صورت
مین نماز باطل ہے اور اعادہ نماز لازم ہے پس اگر گمان ایک جانب کا ہو تو بنا بر مشہور کے عمل اسپر
لازم ہے اور نماز صحیح ہے اور احتیاط یہ ہے کہ عمل گمان پر کرکے نماز کو تمام کرے اور پھر اعادہ
کرے **دوسرا مسئلہ** یہ ہے کہ تین رکعتی نماز مین قبل اکمال سجدتین کے مثلاً دو اور
تین مین یا دو اور چار رکعت مین شک کرے بلکہ ہر اس صورت مین کہ دو رکعت سے شک متعلق ہو قبل اکمال
سجدتین کے تو نماز باطل ہے **تیسرا مسئلہ** یہ ہے کہ بعد اکمال سجدتین کے چار رکعتی نماز مین شک کرے
دو اور تین یا دو اور چار یا تین اور چار یا چار اور پانچ رکعت مین پھر اگر ظن کسی طرف کا حاصل ہو جاوے
تو موافق اسکے عمل کریگا علی الظاہر الاشہر پس اگر ظن زیادتی کی طرف ہے اور وہ زیادتی بسبب پورے
ہونے نماز کے ہو مثل اسکے کہ دو اور چار رکعت مین شک ہوا اور چار پر ظن حاصل ہو تو چاہیے کہ
اسی رکعت پر نماز کو تمام کرے اور پھر اسکو کچھ لازم نہین اور نماز اسکی درست ہے اور اگر گمان
اکثر پر ہوا اور نماز اسقدر مین پوری نہو مثل اسکے کہ دو اور تین رکعت مین شک کرے پس
اگر تین رکعت پر ظن حاصل ہو تو بنا اکثر یعنے تین پر رکھکر ایک رکعت اور پڑھکر نماز کو تمام
کرے اور اگر گمان زیادتی رکعت کا ہو مثل اسکے کہ چار اور پانچ رکعت مین شک ہوا اور
پانچ کا گمان حاصل ہو پھر اگر کھڑا ہے تو بیٹھ جاے اور تشہد اور سلام بجا لاکے نماز کو تمام
کرے نماز اسکی درست ہے لیکن واسطے زیادتی قیام وغیرہ کے دو سجدے سہو کے ادا کرے

قربت کرے اور اگر رکوع میں چلا جاوے یا رکعت تمام پڑھے تو نماز باطل ہے اس واسطے کہ زیادتی
رکن کی یا ایک رکعت کی ہوئی ہے اور زیادتی رکن کی اور ایک رکعت کی مبطل نماز ہے خواہ عمداً ہو یا سہواً
اگرچہ بقدر تشہد کے بیٹھ چکا ہو پس نماز کو از سر نو شروع کرے اور اگر اسکا ظن کسی طرف ہو تو
جتنی رکعتوں کی کمی کا گمان ہو اسکو پورا کر کے بجا لاوے چوتھا مسئلہ یہ ہے کہ ظن کسی
طرف کا حاصل نہ ہو اور شک باقی رہے تو اسکی چار صورتیں ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ بعد اکمال دونوں
سجدوں کے دو اور تین رکعت میں شک کرے دوسری صورت یہ ہے کہ تین اور چار رکعت میں
شک ہو تو ان دونوں صورتوں میں بنا اکثر پر رکھکر نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے دو رکعت
بیٹھ کے یا ایک رکعت کھڑے ہو کر بہ نیت احتیاط بجا لاوے اس طرح کہ نماز احتیاط پڑھتا ہوں
میں قربۃً الی اللہ پھر تکبیر کہکر فقط سورہ حمد پڑھے اور دوسری رکعت میں بھی فقط سورہ حمد
پڑھے اور نماز احتیاط کا بجا لانا بعد سلام فریضہ کے بلا فاصلہ واجب ہے اور اسکے لیے طہارت
اور ستر و قبلہ ہو اور اسمیں بہ نیت کے تکبیرۃ الاحرام کہنا اور بعد اسکے حمد پڑھنا لازم ہے اور
بعد حمد کے کوئی اور سورہ پڑھنا جائز نہیں اور اگر اثنائے نماز احتیاط میں یقین ہو جاوے کہ نماز
اصل ناقص تھی تو نماز احتیاط کو تمام کر کے نماز اصل احتیاطاً دوبارہ بجا لانا چاہیے لیکن احوط
یہ ہے کہ صورت اول میں ایک رکعت نماز احتیاط بطریق و نیت مذکورہ کھڑے ہو کر اور صورت
ثانیہ میں دو رکعت بیٹھ کر بطریق و نیت مذکورہ بجا لاوے تیسری صورت یہ ہے کہ دو اور
چار رکعت میں شک ہو پس اگر قبل سر اٹھانے کے دوسرے سجدہ سے ہو تو نماز باطل ہے اس واسطے
کہ یہ شک ایک اور دو کی طرف رجوع کرتا ہے کہ ذکر جسکا سابق میں ہو چکا ہے لیکن
صورت گمان میں احتیاط یہ ہے کہ ظن پر بنا رکھ کے نماز کو تمام کرے اور پھر اعادہ بھی کرے اور
اگر بعد دوسرے سجدہ کے شک ہو تو بنا چار پر رکھ کے تمام کرے اور نماز صحیح ہے اور نماز احتیاط
کی دو رکعت کھڑے ہو کر بجا لاوے صورت چوتھی یہ ہے کہ دو اور تین اور چار رکعت میں
شک ہو پس اگر قبل سر اٹھانے دوسرے سجدہ کے ہو تو نماز باطل ہے اور اگر بعد دوسرے کے

ترکیب پڑھنے نماز احتیاط ۱۲

سجدے سہو کے ادا کرے چار پر بنا کرکے نماز کو تمام کرے اور نماز احتیاط کی بیٹھ کر دو رکعت کھڑے ہو کے
پڑھے پھر دو رکعت بیٹھ کے بجا لاوے سو اگر حقیقت میں نماز اصل تمام تھی تو تفضلات آگی سے
نماز احتیاط کی نافلہ میں محسوب ہوگی والا اصل میں ملحق ہو جائیگی ۔ پانچویں صورت یہ ہے کہ
چار اور پانچ رکعت میں شک ساہو اور وہ کئی طرح پیدا ہو سکتا ہے اول یہ ہے کہ جسوقت کھڑا ہو اور
چار اور پانچ رکعت میں شک کرے خواہ حمد خواہ تسبیحات پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو پس اسی
رکعت کو موقوف کرکے بیٹھ جاوے اور چار پر بنا رکھکر نماز کو تشہد پڑھکر سلام پر تمام کرے
بعد اسکے نماز احتیاط کی ایک رکعت کھڑے ہوکے یا دو رکعت بیٹھ کے پڑھے اور پھر دو سجدے
سہو کے احتیاطاً بجا لاوے اور بعد اسکے اعادہ نماز احوط ہے دوم یہ ہے کہ بعد دونوں
سجدوں کے جسوقت کہ دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھے چار اور پانچ رکعت میں
شک کرے چاہیئے تشہد اور سلام بجا لاکے نماز کو تمام کرے بعد اسکے دو سجدے
سہو کے کرے نماز اسکی صحیح ہے سوم یہ ہے کہ بعد رکوع کے اور قبل سجدوں کے یا اثنا ے
سجدوں میں چار اور پانچ رکعت میں شک کرے تو اس صورت میں بعضے علما فرماتے
ہیں کہ نماز اسکی باطل ہو اور یہ قول خالی قوت سے نہیں ہے لیکن اگر اس رکعت کو پورا
کرکے نماز کو تمام کرے اور پھر دو سجدے سہو کے کرلے اور پھر اعادہ بھی کرے تو احوط ہے

فصل (۵۵) افعال نماز کے شکوں میں

بموجب فتاوی جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ سید محمد ابراہیم صاحب طاب ثراہ اور جناب سید مصطفی
صاحب مدظلہ العالی مجتہدین لکھنؤ کے لکھا جاتا ہے جسوقت مصلی افعال نماز سے کسی فعل
میں شک کرے کہ محل اسکا باقی نہو یعنی دوسرے فعل میں داخل ہوا ہو تو اس شک کا اعتبار نہیں
اور محل باقی ہو یعنی فعل ثانی میں داخل نہوا ہو تو اسکو بجا لاوے علی الاشہر خواہ
شک اول کی دو رکعت میں ہو یا آخر کی خواہ رکن میں ہو خواہ غیر رکن میں پس مصلی اگر نیت
میں شک کرے بعد تکبیرۃ الاحرام یا تکبیرۃ الاحرام میں شک کرے بعد شروع کرنے کے

تو اسکا اعتبار نہیں اور اگر حالت قیام میں شک کرے بعد شروع سورہ کے تو حمد پڑھا ہو یا نہیں بعض علماء نے
فرمایا ہے کہ اعادہ حمد کی حاجت نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ حمد دوبارہ پڑھے پھر سورہ پڑھے اور بہتر یہ ہے
پڑھ لے اور بنیت احتیاط یہ ہے کہ نماز کو دوبارہ پڑھے اور اسی طرح حکم ہے اگر حمد و سورہ
دونوں میں شک کرے بعد شروع قنوت کے اور اگر واسطے رکوع کے جھکا اور ہنوز حد
رکوع تک نہ پہونچا ہو اور شک کرے کہ آیا حمد و سورہ پڑھا یا نہیں تو پڑھ لینا احوط ہے اور پھر
نماز کا اعادہ کرنا احتیاطاً لازم ہے اور اگر حد رکوع تک پہونچا ہو تو البتہ اعادہ کی حاجت
نہیں اور اگر رکوع کا شک کرے پس اگر کھڑا ہے تو رکوع کرے اور اگر سجدہ میں جا کر شک کرے
تو رکوع کی پھر احتیاج نہیں اور اگر پیشانی کو ہنوز سجدہ گاہ پر نہ رکھا ہو تو اختلاف ہے اور
خالی اشکال سے نہیں لیکن احوط یہ ہے کہ رکوع کو بجا لاوے اور بعد تمام کے نماز کا اعادہ
کرے اور اگر سجدوں کا شک کرے جس وقت کہ بیٹھا ہے کہ آیا دونوں سجدے کیے یا نہیں تو
دونوں سجدے کر لے اور بعد فراغ کے اعادہ نماز کرے احتیاطاً اور اسی طرح اگر شک کرے
کہ ایک سجدہ کیا یا دونوں تو ایک سجدہ کر لے اور پھر اعادہ نماز کرے اور اگر دوسرے سجدہ
کے لیے جھکے اور پیشانی کو ہنوز سجدہ گاہ پر نہ رکھا ہو اور شک کرے کہ آیا سجدہ اول
سے بعد سر اٹھانے کے درنگ کی تھی یا نہیں تو اسمیں بھی اختلاف ہے اور احتیاط یہ ہے کہ
درست بیٹھ کے اور درنگ کرکے سجدہ میں جاوے اور پھر اعادہ نماز کرے اور اگر سجدہ میں
جاکے شک کرے تو اسکا اعتبار نہیں اور اگر سجدہ سے اٹھ کھڑا ہوا ہو اور ہنوز سیدھا نہ ہوا ہو
اور شک کرے کہ دوسرا سجدہ کیا یا نہیں تو اسمیں بھی اختلاف ہے اور احوط یہ ہے کہ
سجدہ مشکوک کو بجا لاوے اور نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے اعادہ کرے اور اگر
بعد کھڑے ہونے کے شک کرے تو پھر اعتبار نہیں اور اگر رکوع سے کھڑا ہو کے شک کرے
کہ آیا ذکر رکوع کیا تھا یا بقدر ذکر کے درنگ بھی کی تھی تو اسکا اعتبار نہیں اور اگر شک
کرے کہ رکوع میں بقدر واجب جھکا تھا تو احوط یہ ہے کہ رکوع کرے اور بعد اتمام نماز ۱۹۶۸

اعادہ کرے اور اسی طرح اگر سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد شک کرے کہ آیا ذکر سجدہ کیا تھا یا بقدر اسکے
درنگ کی تھی یا ساتوں اعضا میں سے کسی عضو کے رکھنے میں شک کرے سوائے پیشانی کے
تو اسکا بھی اعتبار نکرے لیکن اگر پیشانی کے رکھنے میں شک کرے کہ اسمیں خلل واقع ہوا ہے
خواہ یہ شک بعد دونوں سجدوں کے ہو یا درمیان سجدوں کے ہو اور ایک سجدہ میں ہو یا دو
میں تو یہ مشکل ہے اور بنا بر احتیاط سجدہ مشکوک کو بجا لا کے نماز کو بھی احتیاطاً اعادہ کرے
اور تشہد کے اثناء میں شک کرے کہ دوسرا سجدہ کیا یا نہیں تو اسکا بھی اعتبار نہیں اور اگر تشہد
کا شک کرے جس وقت کہ کھڑا ہو جاوے تو تشہد پڑھنے کی حاجت نہیں مگر اس صورت
میں کہ کھڑے ہونے میں شک کرے تو اختلاف ہے اور احوط یہ ہے کہ بیٹھ جاوے اور
تشہد پڑھ کے نماز کو تمام کرے اور بعد اسکے نماز کا اعادہ کرے اور جب مصلی باعتبار شک
کے کسی فعل کو عمل میں لاوے اور بعد اسکے یاد آوے کہ اسکو عمل میں لا چکا تھا پس اگر وہ
فعل رکن ہے مثل تکبیرۃ الاحرام کے اور رکوع اور دونوں سجدوں کے تو نماز باطل ہے اور اعادہ
لازم ہوگا اور اگر غیر رکن ہے تو ضرر نہیں رکھتا اور اگر کوئی شخص ترک کرے اس چیز کو کہ حالت
شک میں اسکا بجا لانا چاہیئے تھا یا بجا لاوے اسکو کہ ہنگام شک اسکو عمل میں نہ لایا تھا پس اگر یہ امر
از راہ جہالت کے عمداً ہو تو نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے علی الاحوط اگرچہ وہ فعل غیر رکن ہو اور اگر
سہواً ہو پس اگر وہ فعل غیر رکن ہے تو قباحت نہیں ورنہ نماز باطل ہوگی اور جو شک کہ
بعد نماز کے عارض ہو اسپر اعتنا نکرے خواہ رکعات میں ہو خواہ افعال میں اور اگر یہ شک
کرے کہ اس نماز میں ظہر کی نیت کی تھی یا عصر کی درحالیکہ ابھی ظہر کی نماز سے فارغ نہیں ہوا ہے
پس اسکو ظہر کی قرار دیکر تمام کرے اور احتیاطاً ظہر کا اعادہ کرے اور اسکے بعد عصر پڑھے اور اگر
ظہر پڑھ چکا تھا قبل اس نماز کے یقیناً پس اسکو عصر کی قرار دیکر تمام کرے اور احوط یہ ہے کہ عصر کا
اعادہ کرے اور اگر بعد فراغ نماز کے شک ہو کہ یہ نماز ظہر کی نیت سے تمام کی یا عصر کی پس اگر ظہر
نہ پڑھی ہو تو ظہر کی قرار دے والا عصر کی

فصل (۵۳) مصلی کثیر الشک کے بیان میں

مصلی کثیر الشک کا اعتبار نہیں اور مراد کثیر الشک سے ظاہرا وہ شخص ہے کہ عرف [illegible] جسے کہیں کہ یہ شک بہت کرتا ہے اور بعضے عالم کہتے ہیں کہ ایک نماز میں تین مرتبہ شک کرے یا ایک چیز میں تین مرتبہ شک کرے تو وہ کثیر الشک ہے لیکن پوشیدہ نہ رہے کہ کثیر الشک اگر افعال نماز میں سے کسی فعل واجب میں شک کرے اس طور سے کہ آیا اس فعل کو کیا ہے یا نہیں تو پھر بجا لانا اسکا ضرور نہیں اور شک کا اسکے اعتبار نہیں اگرچہ [illegible] واجب میں داخل نہوا ہو اور اگر کسی رکن کی زیادتی کا شک کرے تو اسپر بھی اعتبار نکرے اور اسی طرح سے اگر رکن کی کمی کا شک کرے [illegible] رکن نہیں کیا ہوا اور اگر رکعتوں کے عدد میں شک کرے تو بنا زیادہ پر رکھے مثل اسکے کہ تین یا چار رکعت میں شک کرے تو چار پر بنا رکھ کے نماز کو تمام کرے نماز اسکی صحیح ہے اور نماز احتیاط کی حاجت نہیں ہے اور اسی طرح سے امام یا ماموم اگر [illegible] کسی کے شک کا ساتھ حفظ دوسرے کے [illegible] اگر امام کو [illegible] شک ہو تو قول ماموم کا اعتماد کرے اور اسی طرح اگر ماموم کو شک ہو تو امام کے قول پر اعتماد کرے اور اگر کسی شخص کو نماز نافلہ کی رکعتوں میں شک ہو تو [illegible] اختیار ہے [illegible] خواہ زیادتی پر [illegible] بنا کم پر [illegible]

فصل (۵۴) سجدہ سہو کی کیفیت اور [illegible] میں

تحقیق یہ ہے کہ سجدہ سہو چار مقام پر لازم ہوتے ہیں علی الاشہر ایک یہ ہے کہ سہو سے کلام کیا ہو یا اسی گمان سے کہ نماز سے فارغ ہو چکا ہے دوسرے یہ ہے کہ [illegible] پڑھا ہو تیسرے یہ ہے کہ تشہد اول کو بھول گیا ہو اور [illegible] رکوع [illegible] چوتھے یہ ہے کہ چار رکعتی نماز میں چار اور پانچ رکعت میں شک کرے [illegible] بلکہ واسطے ہر زیادتی اور کمی کے [illegible] سجدہ سہو [illegible] احتیاط [illegible] یہ ہے کہ [illegible] قیام [illegible] مثلا سجدہ نماز [illegible]

اول اُس شئی متروک کو بجا لا کر بعد اُسکے سجدے سہو کے کرے پس نیت کرے کہ سجدۂ سہو بجا لاتا ہوں
میں بسبب فلاں سہو کے قربۃً الی اللہ پھر اللہ اکبر کہکے سجدے میں جاوے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ
وَبِاللّٰہِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس سر سجدہ سے اٹھا کر جلسہ کرے پھر دوسرا
سجدہ بطریق مذکور کرے اور بعد از آن بیٹھ کے تشہد خفیف کہے وہ یہ ہے اَشْھَدُ اَنْ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور اگر تمام
سلام کہے تو بہتر ہے

فصل (۸۵) فضائل تعقیبات میں مع ادعیہ تعقیبات

فضائل اور ادعیہ تعقیبات مخصوص بعد ہر نماز پنجگانہ و نیز ادعیہ روز و شب وغیرہ مفصل طور
پر رسالہ لسان المتقین میں کمترین نے لکھے ہیں مگر اس جگہ بھی کچھ فضائل تعقیب مع دعاے
تعقیب بطور مختصر لکھے جاتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ پڑھنا تعقیب کا بعد نماز صبح کے طلوع
آفتاب تک واسطے وسعت رزق کے بہتر ہے اور جو کوئی بعد نماز صبح کے جاے نماز پر طلوع آفتاب
تک بیٹھا رہے اور تعقیب پڑھے خداے تعالی اُسکو آتش دوزخ سے مستور کرے اور گناہان
گذشتہ اُسکے بخشے جاویں اور ایسا ہو کہ زیارت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہو
اور اگر اسقدر بیٹھے کہ آفتاب نکل آوے تو ثواب ایک حج کا واسطے اُسکے لکھا جاتا ہے اور اگر بعد
نماز شام کے تعقیب پڑھ کر بات نہ کرے یہانتک کہ نافلہ پڑھے خداے تعالی اُسکا نامہ کو
علیین میں ثبت فرماوے حدیث میں ہے کہ جو کوئی بعد نماز فریضہ سورۂ الحمد اور آیہ شہد اللہ
تا سریع الحساب اور آیۃ الکرسی اور قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ پڑھے
تو خداے تعالی فرماتا ہے کہ قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلال کی کہ ہر روز چشم پوشیدہ سے اُسپر
ستر مرتبہ نظر کروں میں اور ہر مرتبہ ستر حاجتیں برلاؤں میں اور اُسکے جمیع گناہان گذشتہ
بخشوں میں اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ ہر روز ستر حاجتیں اُسکی برلاؤں میں کہ کمترین

انکی سے مغفرت گناہوں کی ہو اور اپنے حظیرۂ قدس میں جگہ دوں میں اور اسکو دشمنوں پر
نصرت دوں اور اُسے سلامت رکھوں میں اور آیہ شہد اللہ تا بغیر حساب اور آیہ قل اللہم مالک الملک
یہ ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا
اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ
الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ ۝ اور آیہ قل اللہم یہ ہے قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ
مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي
النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اور مروی ہے کہ
جو کوئی بعد ہر فریضہ کے آیۃ الکرسی پڑھے ضرر حیوانات سے امین ہو اور منجملہ دیگر تعقیبات کے
بعد ہر فریضہ کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا ہے وارد ہے کہ جو کوئی بعد نماز فریضہ
کے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا پڑھے اور بعد اسکے ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے
گناہ اسکے سب بخشے جائیں اور بعد نماز کے پڑھنا اس تسبیح کا بہتر ہے اس سے کہ ہر روز ہزار
رکعت نماز پڑھے اور مستحب ہے کہ تسبیح خاک تربت مقدس جناب امام حسین کی ہو اور ڈورا اسمین
آسمانی رنگ کا ہو جو کوئی اس تسبیح کے دانوں کو بغیر ذکر کے ساتھ پھیرے اسکے ہر دانہ کے
خداے تعالی واسطے اسکے بیس حسنہ لکھے اور جو کوئی اس تسبیح کے دانوں کو عبث اور بیکار
پھرائے بعد ہر دانے کے تسبیح لکھے جاویں اور اگر بغیر ذکر کے ساتھ تسبیح کے دانوں کو
پھیرتا ہو اور وہ ذکر فراموش کرے کہ جسے یہی تسبیح پھیرے ثواب اس ذکر کا جو کرتا تھا وہ سکے
اور روایت میں آیا ہے کہ جو اس تسبیح پر استغفار کرتا ہے ہر استغفار ستر مرتبہ مضاعف ہوتا ہے

روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اس تسبیح مقدس تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھے چارسو حسنہ
واسطے اسکے لکھے جاوین اور چارسو گناہ اسکے محو ہوں اور چارسو درجے بلند ہوں اور خدائے تعالی
چارسو حاجتین اسکی بر لاوے چنانچہ تسبیح فاطمہ زہرا علیہا السلام کی یہ طرح ہے کہ چونتیس بار اللہ
اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہے۔ اور یہ بھی مروی
ہے کہ جو کوئی بعد تسبیح تربت مطہرہ پر تسبیحات اربعہ یعنے سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے سو دانہ پر چھ ہزار حسنہ اسکے لیے لکھے جاوین اور چھ ہزار
گناہ محو ہوں اور چھ ہزار درجے بلند ہوں اور اسی قدر شفاعت عطا ہووے اور جو کوئی بعد نماز
کے قبل زانو بدلنے کے دس مرتبہ کہے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰہًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّ
لَا وَلَدًا خدائے تعالی چالیس ہزار ہزار حسنہ واسطے اسکے لکھے اور چالیس ہزار ہزار گناہ محو
کرے اور ایسا ہو کہ بارہ مرتبہ قرآن شریف ختم کیا ہو

فصل (۵۹) سجدۂ شکر کے بیان میں

جمال الصالحین میں مروی ہے کہ جب نماز اور تعقیبات سے فارغ ہووے تو سنت موکدہ
ہے سجدۂ شکر کرنا کہ نماز اسکی تمام اور موجب رضائے خدا ہوا اور ملائکہ اس سے خوش ہوتے
ہیں اور خدائے تعالی اسکے اور ملائکہ کے درمیان سے حجاب اٹھا کر فرماتا ہے کہ میرے بندہ
کو دیکھو کہ میری عبادت بجالا کر اب سجدۂ شکر بجالاتا ہے پس جزا اسکی کیا دوں فرشتے
کہتے ہیں کہ بہشت پھر خدائے تعالی فرماتا ہے اور کیا دوں فرشتے کہتے ہیں کہ کفایت مہمات
ایسے ہی خدائے تعالی سوالات فرماتا ہے اور فرشتے جواب میں کہتے جاتے ہیں یہانتک کہ فرشتے عاجز
ہو کر کہتے ہیں کہ خدایا ہمکو علم نہیں اور تو عالم ہے پھر خدائے تعالی فرماتا ہے کہ شکر اسکا
کروں میں جیسا کہ وہ شکر میرا کرتا ہے اور نگاہ فضل سے متوجہ ہوں میں اور نعمت و رحمت اپنی دکھلاؤں
عین الحیوۃ میں بھی مروی ہے کہ خدائے تعالی نے شب معراج حضرت علی علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ

فرمایا تو جانتا ہی کہ تیرے ساتھ کس سبب سے کلام کرنا اختیار کیا ہی مین نے موسیٰ نے
عرض کیا کہ خدایا مین نہین جانتا فرمایا کہ سب بندون کا امتحان لیا مین نے کوئی شخص متواضع تر
اور ذلیل تر تیرے نفس سے نہ پایا مین نے اسواسطے کہ جب نماز پڑھتا ہی تو بعد نماز کے رخسارے کے
خاک پر منہ رکھکر سجدہ شکر کرتا ہی اور مروی ہی کہ بعد سجدہ شکر کرنے کے تین مرتبہ دست راست
کو جائے سجدہ پر پھیر کر سر پر تمام منہ پر پھیرے کہ ہم و غم کو زائل کرتا ہی اور جس وقت جانماز
سے اٹھے پڑھے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ
عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ مین جس شخص کا
آخر کلام یہ ہو خدائے تعالیٰ بعدد ہر مسلمان کے واسطے اسکے حسنہ ثبت فرماوے اور
بہت دعائین سجدہ شکر کی رسالہ لسان المتقین مین لکھی گئی ہین لہذا اس جگہ نہین لکھی گئین ۔

فصل (۱۰) فضیلت نماز جماعت کے بیان مین

اخبار ائمہ اطہار صلوات اللہ علیہم سے نماز جماعت کی بہت زیادہ فضیلت ثابت ہی اور ترک مین اسکے
تخویف اور تہدید وارد ہی چونکہ اس رسالہ مین امور ضروری تھوڑے تھوڑے سب لکھنا ہین
لہذا یہ رسالہ گنجائش اسکی نہین رکھتا کہ جملہ فضیلت نماز جماعت لکھی جاوے ضروری چند
روایتین تحریر کرتا ہون حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہین چاہیے کہ امام سے وہ لوگ
قریب ہون کہ عقل کامل رکھتے ہون اور افضل صفوف مین سے صف اول ہی اور صف اول
مین اس جگہ کی فضیلت زیادہ ہی کہ امام سے نزدیک ہو اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے
مروی ہی کہ نماز صف اول مین مثل جہاد کے ہی راہ خدا مین اور بائین طرف سے سیدھی طرف کو
ویسی فضیلت ہی کہ جیسے فرادی پر جماعت کو فضیلت ہی مروی ہی کہ رحمت امام سے پہلے اُن
لوگون کی طرف منتقل ہوتی ہی کہ جو امام کے دہنی طرف ہین اور بعد اسکے بائین طرف والون پر
اور بعد اسکے اور روایت پر حدیث مین ہی کہ جماعت کی صفین ملائکہ کی صفون کے مانند ہوتی
ہین اور یہ کہ خداوند کریم حیا کرتا ہی اُس بندے سے کہ نماز کو بجماعت پڑھے اور بعد اسکے

اپنی حاجت کو چاہیے کہ اُسکی حاجت کو روا نہ کرے بلکہ بعض حدیثوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو کوئی مُنھ
پھیرے مسلمانوں کی جماعت سے بے کسی علت اور سبب کے مثل ناخوشی و بیماری و بارش
کے تو نماز اُسکی مقبول نہیں ہے اور شہید علیہ الرحمہ نے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کی ہے کہ اگر تین شخص کسی قریہ یا بیابان میں جمع ہوں اور اکٹھی نماز نہ پڑھاویں تو مسلط
ہوتا ہے اُنپر شیطان اور عبداللہ ابن ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصد کیا کہ جو اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں
اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتے انکیں آگ سے جلا دیں اور یہ خبر ایک نابینا کو پہونچی اور
وہ خدمت میں آنجناب کی حاضر ہوا اور عرض کی ای رسول خدا صلعم میں اندھا ہوں
اور کبھی میرے کان میں اذان کی آواز آتی ہے اور اُسوقت مجکو کوئی شخص نہیں ملتا کہ
جماعت میں حاضر کرے حضرت نے فرمایا کہ تو ایک رسی اپنے گھر سے مسجد تک باندھ اور
اُسپر ہاتھ رکھکر جماعت میں حاضر ہو مگر اُسکے عذر نابینائی کو قبول نہ فرمایا اور حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک قوم نے جماعت میں آنا چھوڑ دیا اور جناب
رسول خدا صلعم نے قصد کیا کہ اُنکے گھروں کو جلا دیں وہیں وہ اپنے گھروں سے باہر آگئے
اور واسطے نماز جماعت کے حاضر ہوئے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ظاہرا یہ
اخبار وجوب جماعت پر دلالت رکھتے ہیں اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو خبر ہوئی کہ ایک قوم واسطے نماز جماعت کے حاضر نہیں ہوتی
تھی حضرت نے خطبہ میں فرمایا کہ جو قوم جماعت کے لیے حاضر نہیں ہوتی وہ ہمارے ساتھ
نہ کھائے پیے اور ہماری عورتوں سے نکاح نہ کرے یا نماز جماعت میں حاضر ہو پس
مسلمانوں نے اُنکے ساتھ کھانا پینا چھوڑ دیا اور اُنسے نکاح کرنا موقوف کیا یہانتک کہ وہ
نماز جماعت میں حاضر ہوئے اور حدیث صحیح میں عبداللہ بن سنان رضوان اللہ علیہ سے
مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ نماز جماعت نماز فرادی سے چوبیس درجے

افضل ہی اور کئی روایتوں میں پچیس درجے وارد ہیں اور دوسری حدیث میں ہی کہ ایک رکعت
جماعت کی برابر ان چوبیس رکعتوں کے ہی کہ ہر رکعت محبوب تر ہی نزدیک خداوند عالم کے چالیس برس
کی عبادت سے اور حدیث میں صبح اور عشا کی نماز جماعت سے پڑھنے کی بہت تاکید ہی چنانچہ
حدیث میں ہی کہ صبح اور عشا کی نماز جماعت سے زیادہ تر کوئی چیز شیطان پر گراں نہیں ہی
اور کتاب جمال الصالحین میں ہی کہ سنت موکدہ ہی نماز کو جماعت سے بجا لانا اور جو کوئی
مسجد میں واسطے بجا لانے نماز جماعت کے جاوے ہر قدم پر کہ اٹھاوے ہزار حسنہ واسطے
اسکے خدا تعالی ثبت فرماتا ہی اور ہزار گناہ محو کرتا ہی اور اگر اس حالت میں مر جاوے
خدا تعالی ستر ہزار فرشتے اسپر موکل کرتا ہی کہ اسکے واسطے قبر میں عبادت کریں اور بشارت
دیں اور اسکے ساتھ موانست کریں اور واسطے اسکے استغفار کریں روز قیامت تک اور جو کوئی
نماز صبح کو جماعت کے ساتھ بجا لاوے اور جاے نماز پر بیٹھکر ذکر خدا کرے طلوع آفتاب تک
پس خدا تعالی واسطے اسکے جنت فردوس میں ستر درجے عطا فرماوے کہ درمیان ہر دو درجوں
کے اسقدر مسافت ہو کہ اسپ دونده ستر سال تک طی کرے اور جو کہ نماز ظہر کو جماعت کے
ساتھ پڑھے خدا تعالی جنت عدن میں اسکے لیے پچاس درجے عطا فرماوے کہ مابین
ہر دو درجے کے پچاس سال کی راہ ہو اور اگر نماز عصر کی جماعت سے ادا کرے خدا تعالی
ثواب اسکو اسقدر عطا فرماوے کہ گویا اسنے اسی بندے اولاد حضرت اسمعیل سے
آزاد کیے ہوں کہ وہ سب اہل بیت اور عیال سے ہوں اور اگر نماز مغرب کو جماعت کے
ساتھ ادا کرے خدا تعالی ثواب ایک حج و عمرہ مقبول کا اسکو عطا فرماوے اور اگر نماز
عشا جماعت کے ساتھ پڑھے ایسا ہو کہ لیلۃ القدر میں عبادت کی ہو اور شہید ثانی طاب ثراہ
کتاب روضہ میں فرماتے ہیں کہ نماز پنجگانہ میں سے ایک نماز میں اگر عالم کی اقتدا کرے
تو ثواب ہزار نمازوں کا رکھتا ہی اور اگر مسجد میں ہو تو ثواب اور زیادہ ہوتا ہی لیکن
مسجد جامع میں اگر عالم کی اقتدا کی ہو تو ثواب دو ہزار سات سو نمازوں کا رکھتا ہی

اور اگر عالم کی اقتدا کی ہو تو ثواب لاکھ نمازون کا رکھتا ہے اور یہ اسوقت مین ہے کہ ماموم ایک
ہو اور اگر متعدد ہون تو نسبت ہر ایک کے ثواب مضاعف ہوگا اور یہ اسوقت تک ہے کہ ماموم دس
سے زیادہ ہون اور جسوقت کہ زیادہ ہون ثواب اسکا بجز پروردگار عالم کے کوئی احصا
نہین کر سکتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ نماز واجب
کا جماعت سے ادا کرنا اس سے افضل ہے کہ مسجد کوفہ مین بجا لاے باوجود اسکے کہ نماز مسجد کوفہ
مین ہزار نمازون سے افضل ہے لیکن بنا بر اسکے نماز جماعت ہزار نمازون سے بہتر ہوئی اور
شہید ثانی علیہ الرحمہ نے کتاب نفلیہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی
ہے کہ نماز پیچھے عالم کے ثواب ہزار رکعت کا رکھتی ہے اور پیچھے قریشی کے سو رکعت کا اور پیچھے
عربی کے پچاس رکعت کا اور پیچھے موالی کے پچیس رکعت کا اور اسکی شرح مین شہید ثانی علیہ الرحمہ
فرماتے ہین کہ مراد قریشی سے وہ شخص ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کے جد امجد نضر بن کنانہ کی طرف منسوب
ہو اور وہ اس قوم کے اشرف سادات رفیع الدرجات ہین اور موالی کا اطلاق کئی معانی پر وارد ہے
اور اس مقام پر مراد غیر عربی ہے اور شہید ثانی طاب ثراہ نے ابو محمد قمی سے یہ بھی نقل کی
ہے کہ انھون نے ابی سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ
بعد نماز ظہر کے میرے پاس جبرئیل ستر ہزار فرشتون سے آئے اور کہا کہ ای محمد صلعم
تمھارے پروردگار نے تمکو سلام فرمایا ہے اور تمھارے لیے دو ہدیے بھیجے ہین کہ کسی اور
پیغمبرون کے لیے نہین بھیجے گئے مین نے انسے پوچھا وہ کیا ہین انھون نے کہا کہ وتر کی
تین رکعتین پڑھنا اور پنجگانہ نماز جماعت سے بجا لانا مین نے کہا ای جبرئیل میری امت
کے لیے جماعت مین کیا ثواب ہے انھون نے کہا ای محمد جسوقت کہ دو شخص جماعت سے
نماز کو بجا لاتے ہین حق تعالی ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے عوض مین ڈیڑھ سو نمازین لکھتا ہے اور
جسوقت کہ تین شخص ہون تو ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے مقابل مین چھ سو نمازین لکھتا ہے
اور جسوقت کہ چار شخص ہون تو ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے عوض مین ایک ہزار دو سو

نمازیں لکھتا ہے اور جسوقت کہ پانچ شخص ہوں تو ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے عوض میں دو ہزار
چار سو نمازیں لکھتا ہے اور جسوقت کہ چھ شخص ہوں تو ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے عوض میں
چار ہزار آٹھ سو نمازیں لکھتا ہے اور جسوقت کہ سات شخص ہوں ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے عوض
میں نو ہزار چھ سو نمازیں لکھتا ہے اور جسوقت کہ آٹھ شخص ہوں تو ہر شخص کے لیے ہر رکعت کے عوض
میں انیس ہزار دو سو نمازیں لکھتا ہے اور جسوقت کہ نو شخص ہوں تو ہر شخص کے لیے ہر رکعت
کے عوض میں اڑتیس ہزار چار سو نمازیں لکھتا ہے اور جسوقت کہ دس شخص ہوں تو ہر شخص
کے لیے ہر رکعت کے عوض میں چھہتر ہزار آٹھ سو نمازیں لکھتا ہے اور اگر دس سے زیادہ
ہوں پس اگر آسمانوں اور زمینوں کے دریا بمنزلہ دوات کے ہوں اور درخت بمنزلہ قلم کے
ہوں اور جن اور انس اور ملائکہ لکھنے والے ہوں تو اُس نماز کی ایک رکعت کا بھی ثواب
نہ لکھ سکینگے اور جو مومن کہ امام کی کسی تکبیر کو پاتا ہے وہ ساٹھ ہزار حج و عمرہ سے بہتر ہے
اور وہ دنیا و ما فیہا سے ستر ہزار مرتبہ بہتر ہے اور جو مومن کہ امام کے ساتھ کسی رکعت کو
بجالاتا ہے وہ لاکھ دینار سے بہتر ہے کہ اُسکو فقرا اور مساکین پر تصدق کرے اور جو مومن کہ جماعت
میں امام کے ساتھ سجدہ کرتا ہے وہ سو بندے آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ دوسری حدیث میں
ہے کہ ایک سجدہ کہ مومن عمل میں لاوے ساتھ امام کے بہتر ہے لاکھ بندے آزاد کرنے سے اور
کم سے کم وہ عدد کہ جس سے جماعت حاصل ہوتی ہے دو نفر ہیں ایک امام اور دوسرا ماموم
گو دوسرا مرد نہو بلکہ عورت یا لڑکا تمیز رکھنے والا ہو سو نہیں مخفی نہ رہے کہ ضروریات دین
اسلام سے نماز جماعت کا سنت ہونا ہے اور منکر اُسکا زمرہ کفار اور داخل نار ہے۔ لازم ہے
کہ بدون عذر کے جماعت کو ترک نہ کرے

مسائل دفع اوہام تارکین نماز جماعت اور اوصاف پیشنماز کی

اس جگہ کچھ مسائل دربارہ دفع اوہام تارکین نماز جماعت وغیرہ لکھے جاتے ہیں بنظر احتیاط
ان مسائل کو اول میں نے حضور جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید ابو الحسن معروف

جو سید محمد صاحب مجتہد العصر والزمان طاب ثراہ بغرض ملاحظہ روانہ کیا قبلہ وکعبہ نے مسائل کو ملاحظہ فرماکر مہر پر دستخط فرمایا چنانچہ مسائل بجنسہ ذیل میں نقل کیے جاتے ہیں **سوال**

جو صورت کہ ذیل میں لکھی جاتی ہیں عمل اس پر درست ہے یا نہیں

(۱) یہ ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز پڑھنا اس شخص کے پیچھے چاہیے کہ جس شخص سے حالت ہوشمندی سے عمداً و سہواً کوئی گناہ کبیرہ و صغیرہ سرزد نہوا ہو اور یہی خیال کر کے وہ لوگ جماعت سے محروم رہتے ہیں سو یہ انکا خیال خام اور وسواس شیطانی ہے کیونکہ یہ درجہ فقط ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کا ہے کہ وہ معصوم ہیں جمیع نقائص سے اور خطا و سہو و نسیان سے اور ابتدائے خلقت سے کوئی گناہ کبیرہ و صغیرہ عمداً و سہواً کبھی اُن سے سرزد نہیں ہوا اسکو حسب حکم شارع عادل کے پیچھے اور جو امام زادہ ہو اُسکے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے یعنی ہر نمازی کو چاہیے کہ جو امام زادہ ہو وہ عادل ہو اور معنی عدالت کے یہ ہیں کہ اس شخص میں ایسی حالت ہو کہ عمداً گناہ کبیرہ نکرتا ہو اور نہ صغیرہ پر اصرار کرتا ہو اور شریعت میں بھی سبکی پروائی نکرتا ہو یعنی جس شخص پر ظن غالب ہو کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہے اور اسمیں یہ حالت چونکہ ظاہری پائی جاتی ہو اسکے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے اور وہ شخص عادل ہے اور یہ حالت اگرچہ باطنی ہے مگر ساتھ پڑھنا اور ساتھ رہنا اور خلوت میں حالات دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ شخص واقعاً خدا سے ڈرتا ہے اور معصیت سے پرہیز کرتا ہے لیکن اگر کبھی اتفاقاً گناہ صغیرہ کا مرتکب ہوا اور فوراً توبہ کی تو یہ مانع عدالت نہیں ہے اس جگہ بعضے احباب کے خیالات لکھتا ہوں بعضے احباب نے یہ بات میرے سامنے ظاہر کی کہ فلاں شخص کے پیچھے گو متقی و پرہیزگار ہے ہم نماز نہیں پڑھ سکتے بسبب اسکے کہ اسکو اجازہ پیشنمازی نہیں اب غور کرنا چاہیے کہ جو شخص متقی و پرہیزگار اور عادل ہے اسکو اجازہ پیشنمازی کی کیا ضرورت ہے اور جب آپکو اسکی عدالت معلوم ہو چکی تو اس شخص کے پیچھے نماز پڑھنے سے کیونکر انکار ہو سکتا ہے چنانچہ اس بارہ میں جو مسئلہ مولانا و مقتدانا قبلہ وکعبہ جناب سید ابو الحسن

مجتہد العصر جناب قبلہ سے دریافت کیا وہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے مسئلہ (۸) کوئی شخص عادل و متقی و پرہیزگار ہو اور اس شخص نے اجازہ پیشنمازی عالم سے نہیں لیا [illegible] ہیں یا نہیں جواب عادل کے پیچھے نماز پڑھنا چاہیے اجازہ کی ضرورت نہیں [illegible] اہل ایمان مومنین کو چاہیے کہ جس شخص کی عدالت و پرہیزگاری ثابت ہو چکی ہو اسکی نسبت گمان بد پیدا نہ کرے اور اسکی عیب جوئی کرنا نہیں چاہیے بلکہ اسکو اپنا برادر ایمانی سمجھیں اور دوسرے لوگوں پر اسکی عدالت ظاہر کریں اور چند احباب سے درمیان تذکرہ کے یہ بھی سنا کہ انھوں نے فرمایا کہ فلاں پیشنماز کی نسبت ہم نے سنا ہے کہ وہ پہلے مرتکب معاصی ہو چکا ہے ہم باستماع اسکے اسکے پیچھے نماز نہیں پڑھتے - واضح ہو کہ اسمیں حکم شارع یہ ہے کہ قبل بلوغ کے گناہ کا اعتبار نہیں اگر بعد کو عادل ہو جاوے تو اسکے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں بلکہ اگر بعد بلوغ مرتکب کبائر ہو گیا اور توبہ کرے اور بالکل عدالت حاصل ہو تو اقتدا اسکے بھی ساتھ ہو سکتی ہے - اور بعض اشخاص سے یہ بھی سنا کہ انھوں نے کہا کہ فلاں پیشنماز کی نسبت ہم نے دو تین آدمیوں سے سنا ہے کہ وہ مرتکب معاصی ہوتا ہے اس سبب سے ہم کو اب اسکے پیچھے نماز پڑھنے میں انکار ہے اسلئے عرض کیا کہ ہم نے سنا ہے وہ شخص عادل ہیں جواب دیا کہ عادل نہیں ایسا خیال کرنا چاہیے کہ جب وہ لوگ عادل نہیں تو کسطرح سے انکے کہنے سے پیشنمازی میں نقصان آسکتا ہے اور جسکی عدالت معلوم ہو چکی ہو محض دو تین آدمیوں بے عادل کے کہنے سے عدالت میں نقصان نہیں آسکتا جبتک کہ فسق اور معصیت اس پیشنماز کی ثابت نہ ہو خواہ بشہادت خواہ اور کسی طرح سے جواب جو کچھ فروعات و احکام نماز میں جماعت میں تحریر ہوا ہے صحیح و درست ہے واللہ العالم سید ابوالحسن

فصل (۱۱) احکام نماز جماعت میں

کمترین نے بحضور قبلہ و کعبہ جناب سید مصطفیٰ صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ ایک عریضہ مشتمل احکام نماز جماعت ارسال کیا آن قبلہ و کعبہ نے بجواب اسکے ذیل رقم فرمایا

کہ پیشتر ہم سید رضی ساکن ٹانڈہ کو احکام نماز جماعت تحریر کر چکے ہیں زیادہ ہی کافی ہیں اگر سوا اسکے
اُنکے اور کوئی مسئلہ دربارۂ احکام نماز جماعت دریافت کرنا ہو تو دریافت کر لیجئے چونکہ [illegible]
نماز جماعت کے دعاوی [illegible] مسائل ضروریہ نماز جماعت [illegible]
جاتے ہیں اور چند مسائل [illegible] متعلق نماز جماعت [illegible]
سوال [illegible] مولانا [illegible] صاحب [illegible] العصر والزمان [illegible] انہوں
کیا احکام ضروریہ جماعت کے ارشاد ہوں خصوصاً وہ احکام جو متعلق ماموم ہیں سے
ہیں بینوا توجروا الجواب بسم اللہ و باللہ شرائط و احکام متعلقہ جماعت
بہت ہیں لیکن چونکہ بیان انکا اہم او ضروری ہے وہ چند امور ہیں سا تحقیق ضرور ہے کہ
نماز جماعت میں اقتدا امام کی جب جائز ہے کہ امام نماز روزانہ میں سے کوئی نماز پڑھتا ہو یعنی نماز ہائے
پنجگانہ میں سے ہو یا نماز آیات یعنی نماز کسوف و خسوف کی ہو یا نماز جنازہ ہو لیکن تفرقہ
درمیان ادا و قضا اور درمیان دو رکعتی اور چار رکعتی منجملہ نماز پنجگانہ نہیں ہے پس اگر
امام نماز ظہر کی مثلاً قضا یعنی پڑھتا ہو تو ہو سکتا ہے کہ ماموم اقتدا کرے اسکی درحالیکہ نماز
ماموم کی ظہر کی ہو یا عصر کی ہو یا مغرب کی یا عشا کی یا صبح کی ادا ہو یا قضا اور اسی طرح
سے بالعکس ہو سکتا ہے اور ماموم جہر کرے مطلقاً اگرچہ نماز اسکی جہریہ ہو لیکن یہ جائز
نہیں کہ امام مثلاً نماز آیات پڑھتا ہو یا نماز جنازہ اور ماموم کوئی نماز پنجگانہ میں سے
باقتدا اسکے پڑھے اور نہ عکس اسکا ۔ دوسرا اگر زید مثلاً نماز ظہر اپنی ادا بالانفراد پڑھ چکا ہو
بعد اسکے نماز جماعت کی مہیا ہو اور اسمیں کچھ لوگ ایسے ہوں کہ انہوں نے نماز ابھی اپنی نہیں پڑھی
تو زید کو شریک ہونا اس جماعت میں بہ نیت استحباب سنت ہے خواہ زید اس جماعت میں
ماموم بنے یا امام بنے باوجودیکہ وقت کے باکہ صورت مذکورہ میں زید شریک ہو سکتا ہے
اگرچہ زید نے نماز اپنی پہلے مرتبہ جماعت میں پڑھی ہو تو پس اس صورت میں باوجود نیت استحباب
کے جماعت ہو سکتی ہے اور اسی طرح جائز ہے جماعت نماز استسقا اور نماز عیدین میں

جبکہ شرائط وجوب اسکی نپائی جائیں اور سوا مقامات مذکورہ کے اور نوافل و نماز ہاے
مستحبی کو بجماعت نہیں پڑھ سکتا یہانتک کہ نماز عید غدیر میں بھی ترک جماعت احتیاطاً لازم
ہے اور احوط یہ ہے کہ نماز استسقا بھی بغیر جماعت کے بجالاے اور اسی طرح سے بعد نماز [illegible] کے
جو نماز احتیاطاً پڑھی جاتی ہے اسکو بھی انفراداً پڑھے نہ جماعۃً مسئلہ اقل جماعت دو شخص
ہیں ایک امام دوسرا ماموم پس اس صورت میں اگر امام مرد ہو اور ماموم عورت ہو تو اسکو لازم
ہے کہ پیچھے امام کے استادہ ہو اسطور پر کہ سر زن کا سجدہ میں پیچھے مقام پاے امام سے
واقع ہوا کرے اور اگر ماموم مرد ہو تو ہر چند اسکو بھی پیچھے امام کے استادہ ہونا جائز ہے
لیکن مستحب ہے کہ داہنی جانب امام کے استادہ ہو لیکن احوط یہ ہے کہ باوجود اسکے جاے
قدمہاے ماموم پیچھے ہو جاے قدمہاے امام سے اور اگر ماموم ایک مرد ہو اور ایک عورت
پس مرد داہنی جانب بطریق مذکور ہو اور عورت پیچھے ماموم مذکور کے استادہ ہو اور اگر چند مرد
ہوں تو وہ سب امام کے پیچھے استادہ ہوں اور اس صورت میں اگر عورت ایک ہو یا کئی ہوں
وہ دوسری صف میں پیچھے سب مردوں کے ہوں مسئلہ لازم ہے کہ جماعت میں جاے قیام
امام زیادہ بلند نہو مقام ماموین سے اگر ایک بالشت تک بلند ہو تو مضائقہ نہیں بخلاف
جاے قیام ماموم کہ اگر زیادہ بلند ہو جسطرح سے کہ ماموم دوسرے مکان کی سقف پر ہو
اور امام سامنے اور قریب اسکے صحن خانہ میں ہو مثلاً تب بھی جماعت صحیح ہے بشرطیکہ متعارف
سے زیادہ نہو مثل مینارے کے مسئلہ یہ کہ کوئی چیز مثل پردہ وغیرہ کے حائل نہو درمیان امام اور
ماموم کے الا جبکہ امام مرد ہو اور ماموم عورت ہو تو حائل ہونا پردہ کا انمیں مضائقہ نہیں رکھتا
اور اسی طرح سے لازم ہے کہ امام اور ماموم کے درمیان میں زیادہ فاصلہ نہو لیکن اگر درمیان
پشت قدم امام اور سجدہ گاہ ماموم کے فاصلہ ایک ہاتھ کا ہو تو ظاہراً جائز ہے اور احوط یہ ہے
کہ اس مقدار سے بھی فاصلہ کم ہو اور یہی حکم ہے ہر صف متاخر کا بہ نسبت صف متقدم
کے اور ظاہراً جائز ہے کہ صف متاخر والے نیت کرکے تکبیرۃ الاحرام کہیں پیشتر از انکہ

[illegible]

امام نماز کو شروع کر چکا ہو اگر سامنے کی صف مین کسی نے نماز شروع نہ کی ہو لیکن احوط یہ ہے
کہ جب تین چار ماموین یا زیادہ نے ہر صف متقدم مین نماز شروع کی ہو تب صف
متاخر والے نماز شروع کرین نہ قبل اسکے اور اگر اثناے صف مین طفل ممیز نماز جماعت
مین شریک ہو تو کچھ حرج نہین ہے البتہ اگر صف اول ہو تو احوط یہ ہے کہ وہ طفل برابر
استادہ نہوان اور اگر صف دوم ہو مثلاً تو انہین چند اطفال کا برابر استادہ ہونا مضائقہ
نہین رکھتا اور صف سوم کے لیے نماز صحیح ہوگی جبکہ صف دوم مین علاوہ اطفال کے کچھ
مکلفین بھی جماعت مین شریک ہوون اور اگر اثناے نماز مین جدائی اور فاصلہ بے اختیاری
حاصل ہوا مثلاً یہ کہ مثلاً صف والون مین چند شخص کی نماز باطل ہو گئی ہو کسی وجہ سے یا
مسافر تھے اور انکی نماز تمام ہو گئی پس اگر وہ سب لوگ فوراً بہ نیت اقتدا کی کرکے نماز جماعت
مین بار دیگر شریک ہوگئے تو کچھ حرج و مضائقہ نہین ہے بلکہ اگر وہ نیت انفراد کرکے نماز اپنی
علیحدہ پڑھنی شروع کرین اس مقام مین جب بھی حکم صحت نماز باقی ماموین بعید نہین
اور اگر وہ لوگ صف سے علیحدہ چلے جاوین پس اس حال مین کئی صورتین فرض ہو سکتی
ہین ایک صورت یہ ہے کہ وہ لوگ صف اول مین قریب امام کے تھے پس جب وہ
چلے گئے تو بعض ماموم جو باقی رہے امام کے بائین جانب یا داہنی جانب یا جانبین مین
وہ امام سے دور ہوگئے بفاصلہ بعیدہ پس ان باقی ماندہ کو احتیاطاً لازم ہے کہ نیت انفراد
کرکے نماز اپنی تمام کرین اور اسی طرح سے انکے بعد جتنی صفین ہون سب نیت انفراد
کرلین بلکہ اگر وہ لوگ اپنی جگہ پر بیٹھے رہین بدون اشتغال نماز جب بھی حکم مذکور
جاری کرنا احوط ہے اور اگر ان لوگون کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا یا صفہاے متاخرہ کو حال
اس تفرقہ کا معلوم نہوا اس جہت سے ان ماموین نے نماز بجماعت بدستور ادا کی پس احتیاطاً
سب اعادہ نماز کرین دوسری صورت یہ ہے کہ وہ لوگ جو چلے گئے ہین صف اول مین نہ تھے
لیکن وہ جس صف مین تھے وہ صف انکین سے متعلقہ تھی یعنی سوا انکے اور کوئی ماموم اس

در صفیں نہ تھا پس اس صف کے بعد جو صفیں ہوں اُن میں سے کسی کو نیت انفراد کرنی چاہیئے جیسا کہ صورت سابقہ میں بیان کیا گیا اور چونکہ صفیں اُن کے ساتھ والی پر مقدم ہونگی [illegible] نہیں چنانچہ خلل نہ ہوگا اور سوا ان دو صورتوں کے اگر اور کوئی صورت ہو [illegible] کسی صف کے کنارے سے [illegible] کے اثنا میں [illegible] کی نماز میں کچھ خلل نہ ہوگا ف[5] امام پر لازم نہیں ہو کہ نیت امامت کرے الا اس جماعت میں کہ جو واجب ہو مثل جماعت نماز جمعہ لیکن ماموم کو واجب ہو کہ نیت کرے [illegible] امام معین کی خواہ اُسکا نام لیکر تعیین کرے خواہ اس طرح سے کہ نماز جماعت پڑھتا ہوں بامام اس پیشنماز کے کہ جو سامنے میرے نماز پڑھتا ہو [illegible] ماموم نے اس پیشنماز کو دیکھا ہو اور اُسکی لیاقت پیشنمازی سے واقف ہو اگرچہ اُسکا نام نہ جانتا ہو اور اگر کسی شخص نے یہ گمان کیا کہ زید پیشنماز نماز پڑھتا ہو پس اقتدا سے زید کی نیت کی اور بعد ازاں خلاف اسکے معلوم ہوا یعنی معلوم ہوا کہ عمرو تھا مثلاً پس اگر اثنا نماز میں یہ بات معلوم ہو تو نیت انفراد کرے علیحدہ نماز تمام کرے اور اگر بعد نماز علم ہو تو اعادہ نماز احوط ہو ف[6] اثنا سے نماز جماعت میں ماموم نیت انفراد کرکے نماز علیحدہ تمام کرسکتا ہو جبکہ کوئی عذر ہو بلا تردد چنانچہ بعض اعذار کی طرف سابقاً اشارہ کیا گیا اور قول مشہور تو یہی جواز اُسکا ہو مطلقاً یعنی اگر کوئی عذر ہو جب بھی نیت انفراد کرکے علیحدہ نماز پڑھ سکتا ہو لیکن بہتر اولیٰ اور

ف[1] اس جگہ چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں شیخ البلاغہ میں لکھا ہو حضرت امیر علیہ السلام نے [illegible] مالک [illegible] کو نصیحت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت تم وسط نماز کے گذشتہ ہو پس اسقدر طول نہ دو کہ باعث نفرت ماموموں ہو اور نہ [illegible] اسطرح اوقات کا ہو جیسے کہ بعضے ماموموں میں علیل و مریض ہوتا ہو اور وہ شخص کہ حاجت رکھتا ہو تحقیق کہ میں نے حضرت رسول خدا صلعم سے سوال کیا جسوقت کہ مجھکو یمن میں بھیجا تھا کہ کیونکر ایکے ساتھ نماز پڑھوں حضرت نے فرمایا کہ مثل ضعیف ترین انکے نماز پڑھو [illegible] ماموموں پر [illegible]
[illegible] فرمایا کہ [illegible] نماز کو [illegible] شخص کے [illegible]

ہوتی ہے جو کہ بغیر عذر کے جماعت سے علیحدہ ہوا اور جبکہ ماموم نیت انفراد کرے رکعتین
اولیین مین پس اگر امام نے ابھی قرأت نہین شروع کی تو امام ہی ماموم کو قرأت اور اگر
سورہ حمد شروع کرچکا ہے یا تمام کیا ہے اسکو لیکن دوسرا سورہ نہین شروع کیا پس بعد
نیت انفراد کے الحمد پڑھے علی الاحوط اور دوسرا سورہ بھی پڑھے جو سورہ چاہتا ہے یہی حکم ہے
اگر امام دوسرا سورہ جیسے سورہ توحید وقل یا ایہا الکافرون پڑھتا تھا مثل انا انزلناہ وغیرہ
کے اور نصف سورہ تک نہ پہونچا تھا اور اگر نیت انفراد کرے درحالیکہ امام نصف سورہ پڑھ چکا
ہو یا زیادہ تو ماموم کو احوط یہ ہے کہ الحمد کے بعد وہی سورہ تمام پڑھے جو امام سے
پڑھتا تھا اور اسی طرح سے اگر امام نے سورہ توحید یا قل یا ایہا الکافرون شروع کیا تھا
جب بھی ماموم کو احوط یہ ہے کہ بعد حمد کے سمجھا ہے دو سورتین مذکورتین جو امام پڑھتا تھا اسی کو
تمام پڑھے اور اگر رکعتین اخیرتین مین نیت انفراد کرے قبل از رکوع پس احتیاط کا یہ اقتضا
تسبیحات اربعہ پڑھے اور اگر اثنائے رکوع مین یا بعد اسکے نیت انفراد کرے تو قرأت
اور تسبیحات اربعہ مطلقاً ساقط ہے خواہ رکعتین اولیین مین نیت انفراد کرے خواہ اخیرتین مین
مسئلہ اور اسکے بعد جماعت سنت ہے منجملہ یہ ہے کہ ماموم مین استادہ ہون اس وقت کہ موذن
قد قامت الصلوٰۃ کہے اور یہ اسکے کچھ بات نہ کرین الا یہ کہ ضرورت سے صفوف
درست کرنا ہو اور صفون کے بیچ میں فاصلہ نہ رکھے اور صفون کو درست
کرین اور صف اول مین اطفال و مجانین کو جگہ نہ دین بلکہ وہان پر اہل فضل
وعلم وصلاح جگہ وسیع جاوین اور جانب یمین صف اول افضل ہے بہ نسبت جانب
چپ کے اور ماموم کے لیئے وہ جگہ جو کہ اقرب امام سے ہو افضل ہے اگر امام کی

فـ۱ حدیث ہے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اپنی صفون کو برابر اور سیدھا کرو اور اپنے شانون کو دور
کرکے شانون سے ملا دو کہ تمپر شیطان غالب ہوجاوے اور دوسری حدیث مین فرمایا کہ مخالفت کرو کہ حق تعالیٰ تمھارے
دلون مین مخالفت دیگا ۱۲ سید محمد تقی فـ۲ مجانین جمع ہے مجنون کی یعنے جو سودائی ہو غرض یہ ہے کہ اطفال اور

نماز اخفائی ہو مثل ظہر کے پس ماموم کو چاہیے کہ جب وہ تکبیرۃ الاحرام کہہ چکے تو نیت کر کے
تکبیرۃ الاحرام کہے اور قرأت کو ترک کرے یعنی نہ حمد پڑھے اور نہ کوئی اور سورہ لیکن قرأت
کرنا جائز ہے بکراہت علی الظاہر المشہور جس طرح سے کہ اگر بالکل ساکت رہے تو یہ بھی جائز ہے
مع الکراہت پس ماموم کے واسطے ان دونوں صورتوں میں منجملہ نماز اخفائی مستحب یہ ہے کہ ذکر الٰہی
کرتا رہے زبان سے آہستہ آہستہ جیسے سبحان اللہ کہے یا لا الٰہ الا اللہ کہے
یا درود پڑھتا رہے یا تسبیحات اربعہ پڑھتا رہے تا زمان انتہائے قرأت امام خواہ نماز ماموم
کی بھی اخفائی ہو خواہ جہریہ ہو اور جب امام تیسری رکعت یا چوتھی رکعت پڑھتا ہو تو نماز اخفائی
میں ہر چند بنا بر ایک قول کے جائز ہے کہ ماموم سورہ حمد پڑھے جس طرح سے کہ حال انفراد
میں جائز ہے اور یہ قول خالی قوت سے نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ تسبیحات اربعہ کو بالخصوص
پڑھتا رہے اور اگر الحمد پڑھے تو بقصد قربت پڑھے نہ بقصد جزئیت پس اگر مخالفت
اسکی کرے بھولنا یعنی سہواً اور اسکے ذکر الٰہی کرتا رہا یا ساکت رہا تو کچھ حرج
نہیں ہے مسئلہ اگر نماز امام کی جہریہ ہو مثل مغرب کے اور پہلی دو رکعت اسکے نماز عشا کی پس
ہو پس اگر قرأت امام کی یعنی الفاظ حمد اور سورہ کے کچھ بھی سنتا ہو یا گنگناہٹ سنتا ہو
یعنی آواز امام کی آتی ہے لیکن الفاظ نہیں سمجھائی دیتے ہیں اس صورت میں ماموم کو ترک قرأت کا
لازم ہے بلکہ کوئی ذکر زبان پر جاری نہ کرے اور متوجہ ہو کر آواز امام کی سنتا رہے اور
اگر ہمہمہ بھی نہ سنے یعنی بالکل امام کی آواز نہ آتی ہو بسبب دور ہونے کے پس احتیاطاً
حمد و سورہ پڑھے بقصد قربت نہ بقصد جزئیت اور ظاہر یہ ہی حکم ہے اس ماموم کا
جو بہرا ہو اور امام کی آواز مطلقاً نہ سنتا ہو پس اگر نماز جہریہ ہو تو اسے قرأت ماموم کی

ف ۱ فی زمانہ اسکا رواج ہے کہ جب امام ولا الضالین کہہ چکتا ہے تو ماموم آواز بلند الحمد للہ رب العالمین
کہتے ہیں میں نے بعض کتب میں بھی لکھا دیکھا کہ جب امام سورہ حمد پڑھ چکے تو سنت ہے کہ ماموم آہستہ سے
الحمد للہ رب العالمین کہیں چنانچہ میں نے چند احباب سے کہا انکو منع کیا کہ اگر با آواز بلند

تو جائز ہے کہ ساکت کھڑا رہے اور اگر اسوقت مین ذکر الہی کرے مثل سبحان اللہ کے تو ظاہرا بہتر ہے
اور اگر ماموم ایسے مقام مین ہو کہ کسی وقت مین ہمہمہ امام کا سنائی دیتا ہو اور کسی وقت
مین نہین سنائی دیتا ہو تو لازم ہو کہ اوس وقت قرأت [illegible] یا ذکر [illegible] اور جب آواز [illegible] نہ سنے
تو [illegible] اور جب آواز امام کی آنے لگے تو ساکت
ہو جاوے پھر جب آواز نہ آوے تو جہان سے ترک کیا تھا وہان سے پھر پڑھنا شروع کرے
اور حکم رکعات اخیرہ نماز جہریہ کا وہی ہے جو رکعات اخیرہ نماز اخفائی کا تھا جیسا کہ سابقا بیان
کیا گیا ہے اگر امام رکوع رکعت اول مین ہو اور ماموم بعد نیت تکبیرۃ الاحرام در حالت قیام کہکر
رکوع مین جھک جاوے پس اگر فقط سبحان اللہ یا سبحان ربی کہہ چکا تھا کہ سر امام
نے اٹھا لیا تو کافی ہوگا اور حکم اسکا وہی ہے کہ جو ابتدا سے شریک ہونے والے کا حکم ہے اور اگر
ایک لفظ بھی تمام نہین کہنے پایا لیکن تا حد رکوع پہونچ گیا تھا یقینا اور قبل اسکے امام رفع راس
کرے پس جب بھی رکعت پاویگا علی الاقوی اور اگر تا حد رکوع نہ پہونچا تھا کہ امام نے رفع راس
کیا پس چاہیے کہ اوسوقت دل مین نیت انفراد کرلے اور قرأت کرکے رکوع مین جاوے اور
نماز اپنی علیحدہ تمام کرے اور اگر تا حد رکوع پہونچ گیا مگر شک ہے کہ قبل اسکے امام نے رفع راس کیا
یا بعد اسکے تو نماز باطل ہے علی الاظہر پس نماز کو قطع کرے اور بعد اسکے رکعت آیندہ مین شریک
جماعت ہو سکتا ہے اور اسکی تفصیل عنقریب بیان کیا جائیگی انشاء اللہ تعالی ۱۱ ماموم پر لازم ہے کہ
متابعت کرے امام کی نماز مین باین طریق کہ جب امام تکبیرۃ الاحرام کہہ چکے تو ماموم نیت کرکے
تکبیرۃ الاحرام کہے نہ قبل اسکے اور تکبیر مستحب جو قبل از رکوع وغیرہ ہے اسکو قبل امام کے نہ کہے
علی الاحوط لیکن ساتھ کہنے امام کے کہہ سکتا ہے اور جب امام رکوع مین جاوے تو یہ بھی رکوع مین
داخل ہو نہ قبل اسکے اور اسی طرح سے جب امام رکوع سے سر اٹھالے تو بعد اسکے یہ
سر اٹھالے لیکن زیادہ تاخیر بھی نہ کرے اور یہی حکم سجدون کا ہے اور تشہد بھی قبل امام
کے شروع نہ کرے علی الاحوط اگر سنتا ہو اسکے تشہد کو ہان ساتھ امام کے تشہد پڑھ سکتا ہے

اور لیکن سلام میں اگر ماموم قبل امام کے سلام پھیر لے حالت ضرورت میں بلا قصد انفراد یا بغیر کسی
ضرورت کے لیکن بعد قصد انفراد تو کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اگر عمداً بلا ضرورت اور بلا قصد انفراد سلام
پھیرے جب بھی نماز صحیح ہے لیکن احتمال گناہ کا ہے جبکہ سلام پڑھنا امام کا سنتا ہو والا گناہ
بھی نہیں ہے واللہ یعلم ۔ ۱۲ ۔ اگر ماموم تکبیرۃ الاحرام کہے قبل امام کے تو نماز باطل ہے علی الظاہر
اگرچہ سہواً کہی ہو اور اگر ماموم رکوع میں داخل ہو قبل اسکے کہ امام رکوع میں جاوے
از روئے سہو کے یا نسیان کے یا اس گمان پر کہ امام رکوع میں داخل ہو چکا ہے حالانکہ امام ایستادہ تھا
تو ماموم کو لازم ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر ایستادہ ہو جاوے ساتھ امام کے دوبارہ رکوع کرے
پس اگر [illegible] سر نہ اٹھاوے تو بعد اتمام نماز کے نماز کو اعادہ کرے [illegible] احتیاطاً اگر سر اٹھانا
بھول گیا یا جہالت اسکی [illegible] اور امام رکوع میں داخل ہو گیا تو کچھ حرج نہیں ہے اور
اسی طرح سے اگر امام کے ساتھ رکوع میں گیا تھا لیکن سر اٹھا لیا رکوع سے ماموم نے
سہواً یا بگمان رفع رأس امام جب بھی لازم ہے ماموم پر کہ پھر داخل ہو رکوع میں ہمراہ
امام کے الا [illegible] یا بھول گیا تو یہی حکم ہے علی الظاہر اگر ماموم داخل سجدہ
ہو سجدہ میں قبل امام کے بگمان سجدہ امام یا سہواً [illegible] سر اٹھا کر دوبارہ ساتھ امام کے
سجدہ کرے اور اگر سجدہ میں اسکے ساتھ گیا تھا لیکن [illegible] سجدہ سے اٹھا لیا قبل امام کے
بگمان مذکور یا سہواً پس لازم ہے کہ پھر سجدہ میں رکھدے اور امام کی متابعت کرے لیکن اگر بھول
جاوے [illegible] تو نماز صحیح ہو گی واللہ یعلم ۔ ۱۲ ۔ [illegible] ماموم کو رکوع رکعت
[illegible] رکعت اولی امام کی فوت ہو گئی ماموم [illegible] جماعت [illegible] ہے
[illegible] کہ امام ایستادہ ہو قبل از رکوع یا رکوع میں ہو تو پس اگر دوسری رکعت
[illegible] ہونا چاہے تو اولی یہ ہے کہ [illegible] امام [illegible] امام فارغ ہو قرأت
[illegible] نیت کرے تکبیرۃ الاحرام کہکر رکوع میں شریک ہو امام [illegible] قبل رکوع امام [illegible] شریک
ہو سکتا ہے لیکن اولی یہ ہے کہ اگر تمام [illegible] کی [illegible] ہو تو شریک ہو جاوے [illegible]

متابعت امام پڑھے ورنہ انتظار رکوع کرے اور بعد سجدہ دوم جس وقت امام تشہد پڑھے تو
ماموم کو تجافی کرنا لازم ہے یعنی اچھی طرح نہ بیٹھے بلکہ گھٹنے یا کونوں کی انگلیوں پر
اٹھا رہے ... زمین پر رکھے اور اس صورت میں تشہد کا پڑھنا بہتر ہے اگر تشہد نہ پڑھ سکے
بس گھٹنے اور کو زمین پر رکھ دے تو یہ بھی کافی ہوا جائز ہے اور اس حال میں اگر استغفار کرتا رہے
مثل سبحان اللہ تو بہتر ہے اور سکوت بھی جائز ہے بلکہ بعض نے تشہد پڑھنے کا اتفاق ... امام کی
متحمل ہے اگرچہ ترک اسکا احوط ہے اور جب امام کی تیسری رکعت اور ماموم کی دوسری ہوگی تو ماموم
حمد و سورہ پڑھے پس اگر دونوں کو تمام نہ پڑھ سکے تو جس قدر مہلت ملے تو اکتفا کرے اور اگر
قبل رکوع امام وہ دونوں سورہ تمام ہو جاویں تو جائز ہے کہ ساکت رہے یا ذکر الہی کرے
مثل سبحان اللہ کے یا قنوت پڑھے بلکہ یہ مقدم ہے اگر مہلت اسکی پاوے اور بعد سجدہ دوم
ماموم بیٹھ کر تشہد مختصر پڑھ کے بتعجیل استادہ ہو کر امام سے ملحق ہو اور اگر امام میں ملحق ہو اور
اگر اس حال میں امام رکوع میں داخل ہو گیا تو ماموم سیدھا استادہ ہو کر رکوع میں
داخل ہو اور بعد اتمام کے اعادہ نماز کرے احتیاطاً اور جب ماموم کی تیسری اور امام کی
چوتھی رکعت ہوگی تو ماموم تسبیحات اربعہ پڑھے اور جب امام تشہد اور سلام کے واسطے
بیٹھے اور ماموم کی وہ تیسری رکعت ہوگی پس ماموم اسی طرح سے بیٹھے جس طرح کہ بیٹھا تھا
تشہد اول امام میں بیٹھا تھا اور بعد سلام امام کے اٹھ کر ایک رکعت باقی کر کے رکعت چہارم
ماموم کی ہوگی ادا کرے اور اگر سہواً استادہ ہو تو پھر بیٹھ جاوے اور اگر عمداً ...
کرے تو پھر استادہ ہو کر علیحدہ رکعت تمام کرنا جائز ہے اور اگر بہ نیت انفراد ...
اٹھ کھڑا ہو قبل سلام امام کے اور نماز تمام کرے تو بعد ازاں اعادہ نماز احوط ہوگا اور
اگر امام کی تیسری رکعت میں شریک ہو تو ماموم اپنی پہلی اور دوسری رکعت میں دونوں میں حمد
و سورہ بقدر مہلت پڑھے اور باقی دو رکعت اخیرہ میں مثل نماز منفرد کے حکم ہوا اور جو کچھ کہ
بیان ہوا اس سے حکم شرکت کا بیچ رکعت چہارم امام کے بھی معلوم ہو سکتا ہے لیکن جب ماموم

شریک ہوا امام کی تیسری یا چوتھی رکعت میں اور بسبب تعجیل امام کے ماموم سورہ حمد تمام نہیں پڑھ سکتا
ہے اولیین میں یعنی نہ اپنی رکعت اول میں پڑھ سکا اور نہ اپنی رکعت دوم میں پس بعد اتمام جماعت کے
اس نماز کا اعادہ کرنا ماموم کو احوط ہے اور جب تک شریک جماعت ہے تو ماموم کو لازم ہے کہ قرأت
جہاں کرنی ہے وہاں پر اخفات کرے اور جہر نہ کرے اگرچہ مقام جہر کا ہو۔ مسئلہ ۱۴ ۔ اگر ماموم داخل ہو
در وقتیکہ امام نماز ظہر یا عصر میں مشغول ہے لیکن نہیں جانتا کہ امام کی کونسی رکعت ہے پس اگر
استفسار کرنے سے یا کسی قرینہ سے معلوم ہو جاوے تو بنا بر آنکے عمل کرے والا شریک
جماعت ہو اور حمد و سورہ پڑھے بقصد قربت پس اگر اثنائے قرأت میں معلوم ہو کہ امام کی پہلی
یا دوسری رکعت ہے تو قرأت کو ترک کرے اور سجدہ سہو نہ ہوگا اور اگر معلوم ہو کہ آخیرین
امام کی تھیں تو قرأت میں مشغول رہے بدستور۔ مسئلہ ۱۵ ۔ اگر اثناء نماز جماعت میں کسی وجہ سے
نماز امام کی خاص باطل ہو جاوے مثل طہارت شکنی کے یا جنون یا بیہوشی کے تب ماموم کو چاہیئے
کہ نیت انفراد کرکے نماز علیحدہ تمام کرے اور اگر اثناء جماعت میں ماموم کو علم حاصل ہو کہ امام
قبل از نماز با طہارت نہ تھا یا فاسق تھا یا کافر تھا تب بھی ماموم کو چاہیئے کہ نیت انفراد کرکے
نماز علیحدہ تمام کرے اور نماز ماموم کی اس صورت میں بھی صحیح ہوگی علی الظاہر اگرچہ اعادہ اس
حال میں احوط ہے اور اگر بعد تمام ہونے نماز جماعت کے امر مذکور یعنی بے طہارت ہونا یا فاسق ہونا یا
کافر ہونا پیشنماز کا معلوم ہو تو نماز سب ماموین کی صحیح ہے اور ضرورت اعادہ کی نہیں ہے علی
الظاہر الاشہر واللہ یعلم حررہ العبد الاثم المصطفی المدعو
بمیرزا آغا عفی عنہ

فصل (۶۲) فضائل و ادعیہ شب جمعہ میں

ربیع الاسابیع میں اور کافی میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ شب جمعہ کو نازل ہوتے
ہیں آسمان سے فرشتے موافق عدد چیونٹیوں کے یا بعدد ذرات ہوا کے اور ہاتھوں میں انکے قلم سونے کے اور
تختیاں چاندی کی ہوتی ہیں اور نہیں لکھتے ہیں شب شنبہ تک مگر صلوات نبی و آل نبی پر پس سنت ہے

کہ صلوات بھیجے محمد و آل محمد پر ہر جمعہ کو ہزار مرتبہ اور اور دنوں میں سو مرتبہ اور حضرت امام جعفر صادقؑ
سے مروی ہے کہ صلوات بھیجنا محمد و آل محمد پر شب جمعہ میں برابر ہے ہزار ثواب کے اور حدیث میں
آیا ہے کہ شب جمعہ و روز جمعہ میں شعر پڑھنا مکروہ ہے ہر چند کہ شعر حق ہی ہووے اور حضرت رسول صلعم
نے فرمایا کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے آسمان دنیا پر ہر رات تہائی شب سے آخر شب تک اور شب جمعہ کو
اول شب سے اور حکم کرتا ہے اس فرشتہ کو کہ ندا کرے کہ کوئی سوال کرنے والا ہے کہ عطا کروں میں اُسکے سوال
کو آیا کوئی توبہ کرنے والا ہے تا قبول کروں میں توبہ اُسکی اور ہے کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ
بخشوں میں اُسکو ای طلب کرنے والے خیر کے متوجہ ہو طرف درگاہ خدائے تعالیٰ کی اور ای شر
طلب کرنے والے کم کر اپنے شر کو یہانتک وہ فرشتہ یہ ندا کرتا ہے طلوع صبح تک جس وقت صبح طالع
ہوتی ہے وہ فرشتہ پھر جاتا ہے اپنی جگہ پر ملکوت آسمان میں اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت
ہے کہ صدقہ دینا شب و روز جمعہ میں برابر ہے ہزار صدقہ کے اور نیست کرتا ہے خدائے تعالیٰ اس شب کو
ہزار گناہ اور بلند کرتا ہے اس شب میں ہزار درجوں کو اور جو کہ صلوات بھیجے محمد و آل محمد پر شب جمعہ
کو چمکتا ہے نور اسکا آسمانوں میں قیامت تک اور آمرزش طلب کرتے ہیں اُسکے واسطے فرشتے آسمانوں
میں اور آمرزش طلب کرتے ہیں اُسکے واسطے وہ فرشتے کہ موکل ہیں قبر حضرت رسالتؐ پناہ پر
یہانتک کہ برپا ہو قیامت اور ربیع الاسابیع میں بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے
کہ جو کہ شب جمعہ دس آدمیوں کے لیے برادران مومنین میں سے کہ مرگئے ہوں طلب آمرزش کرے
بہشت اسکے واسطے واجب ہو اور کتاب مہج الدعوات میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے روایت ہے کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے چالیس شب جمعہ بخشدیگا خداوند عالم ہر گناہ کو اسکے
اور اُن ہم خانوں کو کہ درمیان اسکے اور خلائق کے ہوں بعد اسکے فرمایا بخشیگا خداوند عالم
اس دعا کے پڑھنے والے کو اور اسکے اہلبیت اور والدین اور فرزندوں کو اور جو اسکی مسجد کا
مؤذن ہو یعنی بخشیگا خداوند عالم ان اشخاص کو جو واسطے تعلق اس سے رکھتے ہیں اور دعا یہ ہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَیٌّ لَا تَمُوْتُ وَصَادِقٌ لَا تَكْذِبُ وَقَاهِرٌ لَا تُقْهَرُ

وبدی لا یفقد وقریب لا یبعد وقادر لا یضاد وغافر لا یظلم
وصمد لا یطعم وقیوم لا ینام ومجیب لا یسأم وجبار
لا یعان وعظیم لا یرام وعالم لا یعلم وقوی لا یضعف
وعلیم لا یجهل وجلیل لا یوصف ووفی لا یخلف وغالب
لا یغلب وعادل لا یحیف وغنی لا یفتقر وکبیر لا یغادر
وحکیم لا یجور ووکیل لا یبخس وفرد لا یستشیر
ووهاب لا یمل وعزیز لا یستذل وسمیع لا یذهل
وجواد لا یبخل وحافظ لا یغفل وقائم لا یسهو ودائم
لا یفنی ومحتجب لا یری وباق لا یبلی وواحد لا یشبه
ومقتدر لا ینازع یا کریم الجواد المتکرم یا ظاهر یا
قاهر انت القادر المقتدر یا عزیز المتعزز یا من ینادی من
کل فج عمیق بالسنة شتی ولغات مختلفة وحوائج متتابعة
لا یشغلک شیء عن شیء انت الذی لا تفنیک الدهور ولا
تحیط بک الامکنة ولا تاخذک سنة ولا نوم صل علی محمد
وآل محمد ویسر لی من امری ما اخاف عسره وفرج عنی ما اخاف
کربته وسهل لی ما اخاف حزونته سبحانک لا اله الا انت
انی کنت من الظالمین یا ارحم الراحمین ۝ اور کتاب مجمع البیان
میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور جناب رسالت مآب سے منقول ہے کہ اس شب میں
سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف اور سورہ طٰسٓ اور سورہ الٓمٓ سجدہ اور
سورہ صٓ اور سورہ دخان اور سورہ واقعہ پڑھنا چاہیئے اور ثواب بے شمار
اسکے بیان کیے ہیں جسقدر توفیق ہو پڑھنا چاہیئے چنانچہ سورہ بنی اسرائیل کو کہا ہے کہ جو

کوئی سورۂ بنی اسرائیل کو ہر شب جمعہ میں پڑھے اصحاب حضرت صاحب الزمانؑ سے ہو اور جو
کوئی شب جمعہ میں پڑھے درجۂ شہدا پاوے اور زمرۂ شہدا میں محشور ہو اور کفارہ
گناہوں کا ہو اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک۔ اور سید ابن طاؤس کتاب جمال الاسبوع
میں حضرت رسول صلعم سے لائے ہیں کہ جو کوئی شب جمعہ یا روز جمعہ یا شب پنجشنبہ یا روز
پنجشنبہ یا شب دوشنبہ یا روز دوشنبہ میں چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھے ہر رکعت
میں الحمد سات مرتبہ اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ ایک مرتبہ اور بعد نماز کے کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سو مرتبہ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَبْرَئِیْلَ
سو مرتبہ تو عطا کرے اسکو خدا ستر ہزار قصر بہشت میں کہ ہر قصر میں ستر ہزار ایوان ہوں
اور ہر ایوان میں ستر ہزار گھر ہوں اور ہر گھر میں ستر ہزار لونڈیاں ہوں الخ۔ اور روضۃ الاذکار میں
منقول ہے کہ جو شخص شب جمعہ یا شب عید میں دس مرتبہ پڑھے لکھے جائینگے ثواب میں اسکے
پڑھنے والے کے لیے دس لاکھ حسنہ اور محو کیے جائینگے ہزار ہزار گناہ اور بلند کیے جائینگے واسطے
اسکے ہزار ہزار درجے اور ہزار نور پائیگا روز قیامت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے
ساتھ مقام میں اسکے یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ یَا ذَا الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ
یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ خَیْرِ الْوَرٰی
سَجِیَّۃً وَّاغْفِرْ لَنَا یَا ذَا الْعُلٰی فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ وَقِنَا
مِنْ کُلِّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ وَّاٰفَۃٍ وَّبَلِیَّۃٍ اور جنۃ الواقیہ میں ہے کہ شب جمعہ
یا روز جمعہ میں دعائے مذکورہ پڑھے اور کتاب منہج الدعوات میں اویس قرنی
سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے قبول کریگا
خداوند عالم دعا اسکی اور برلاویگا سب حاجتوں کو اسکی اور جناب رسول خدا صلعم نے
فرمایا کہ قسم ہے اس خدا کی کہ جسنے مجھکو مبعوث برسالت کیا کہ جو شخص چالیس شب جمعہ اس
دعا کو پڑھے بخشیگا خداوند عالم ہر گناہ کو اسکے جو اسکے اور خدا کے درمیان ہوں پھر فرمایا

حضرت نے اس فضیلت کو کہ جو فضیلت دعاء اللهم انك حي لا تموت میں
عنقریب گذری وہ دعا یہ ہے بسم الله الرحمن الرحيم ○ يا سلام
المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الطاهر المطهر
القاهر القادر المقتدر يا من ينادى من كل فج عميق بالسنة
شتى ولغات مختلفة وحوائج اخرى يا من لا يشغله شأن
عن شأن انت الذي لا تغيرك الازمنة ولا تحيط بك
الامكنة ولا تأخذك نوم ولا سنة يسر لي من امري
ما اخاف عسره وفرج لي من امري ما اخاف كربه وسهل
لي من امري ما اخاف كربه وسهل لي امري ما اخاف حزنه من امری
سبحانك لا اله الا انت اني كنت من الظالمين ○ عملت
سوء وظلمت نفسي فاغفر لي انه لا يغفر الذنوب الا
انت والحمد لله رب العالمين ○ ولا حول ولا قوة الا
بالله العلي العظيم وصلى الله على نبيه وآله وسلم تسليما ○
ارشاد فرمایا کتاب مذکور میں حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو اس دعا کو پڑھے خدا
دعا اسکی قبول کرے اور اگر چالیس شب جمعہ پڑھے خدا بخشیگا اسکو جو گناہ خدا کے یا
خلق کے بیچ میں ہو پھر حضرت نے اور فضائل اس دعا کے فرمائے وہ دعا یہ ہے بسم الله
الرحمن الرحيم اللهم انت الله وانت الرحمن وانت الرحيم
الملك القدوس المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر
الاول الآخر الظاهر الباطن الحميد المجيد المبدئ
المعيد الودود الشهيد القديم العلي العليم الصادق
الرؤوف الرحيم الشكور الغفور العزيز الحكيم ذو القوة

المتين الرقيب الحفيظ ذو الجلال والإكرام العظيم العليم الغني
الولي الفتاح المرتاح القابض الباسط العدل الوفي الحق المبين
الخلاق الرزاق الوهاب التواب الرب الوكيل اللطيف الخبير
السميع البصير الديان المتعال القريب المجيب الباعث الوارث
الواسع الباقي الحي الدائم الذي لا يموت القيوم النور الغفار
الواحد القهار الأحد الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا أحد
ذو الطول المقتدر علام الغيوب البدي البديع القابض
الباسط الداعي الظاهر المقيت المغيث الدافع الرافع الضار
النافع المعز المذل المطعم المنعم المهيمن المكرم المحسن
المجمل المنان المفضل المحيي المميت الفعال لما يريد مالك
الملك تؤتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز
من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير إنك على كل شيء
قدير ٥ تولج الليل في النهار وتولج النهار في الليل وتخرج الحي
من الميت وتخرج الميت من الحي وترزق من تشاء بغير حساب ٥
فالق الإصباح وفالق الحب والنوى يسبح له ما في السموات
والأرض وهو العزيز الحكيم اللهم ما قلت من قول أو حلفت
من حلف أو نذرت من نذر في يومي هذا أو ليلتي هذه
فمشيتك بين يدي ذلك ما شئت منه كان وما لم تشأ منه
لم يكن فادفع عني بحولك وقوتك فإنه لا حول ولا قوة إلا بالله
العلي العظيم اللهم بحق هذه الأسماء عندك صل على
محمد وآل محمد واغفر لي وارحمني وتب علي وتقبل

مِنِّي وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي وَيَسِّرْ لِي أُمُورِي وَأَوْسِعْ عَلَيَّ فِي رِزْقِي
وَأَغْنِنِي بِكَرَمِ وَجْهِكَ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَصُنْ وَجْهِي وَيَدِي
وَلِسَانِي عَنْ مَسْأَلَةِ غَيْرِكَ وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجًا وَمَخْرَجًا
فَإِنَّكَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَتَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِ
الْمُرْسَلِينَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

فصل (۴۳) وجہ تسمیہ روز جمعہ میں :

کتاب ربیع الاسابیع میں کتاب عروس سے نقل کی ہے کہ حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے لیے ایک آئینہ لائے کہ اس میں ایک نقطہ سیاہ تھا کہا میں نے اے جبرئیلؑ یہ آئینہ کیا ہے کہا روز جمعہ ہے کہا جمعہ کیا ہے کہا آپ کے لیے اس میں خیر بہت ہے کہا میں نے خیر بہت کیا ہے کہا عید ہے واسطے آپ کے اور واسطے آپکی امت کے بعد آپ کے کہا اور کیا اس میں میرے واسطے ہے کہا اس میں ایک ساعت ہے کہ جو مسلمان اس ساعت میں کوئی حاجت طلب کرے کہ روا ہونے والی ہو روا ہوتی ہے اور اگر دنیا میں مصلحت نہ ہو آخرت میں بہتر اس حاجت سے خدا تعالیٰ اسکو عوض دیتا ہے اور اگر کسی بلا سے پناہ مانگے خدا ایک بلا سے کہ بدتر ہو آخرت میں اسکو نجات دیتا ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ کس لیے جمعہ کا جمعہ نام رکھتے ہیں فرمایا چاہتا ہے کہ تاویل بزرگ اسکی کہوں کہا ہاں فدا آپ پر ہوں حضرتؑ نے فرمایا اسلیے کہ خدا نے اس روز سب گذرے ہوؤں اور آنیوالوں کو اور خلائق کو جن وانس اور آسمانوں اور زمینوں اور دریاؤں اور صحراؤں اور بہشت اور دوزخ اور سب پیدا کی ہوئی چیزوں کو جمع کیا روز الست در پیمان یعنی اقرار لیا اپنے پروردگار ہونے اور محمدؐ کی پیغمبری اور علیؑ کی ولایت اور امامت کا اور حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ روز جمعہ کو یوم المزید کہتے ہیں خدا نے اس روز آدم کو پیدا کیا ہے اور روح

آدم میں ڈالی اور آدم کو بہشت میں ساکن کیا اور ملائکہ کو سجدۂ آدم کا حکم دیا اور حوّا کو حضرت آدم کے پسلی سے پیدا کیا اور آتش ابراہیم کو سرد کیا اور بلا سے ایوب کو عافیت سے بدل کیا اور فدائے ابراہیم واسطے ذبح اسمٰعیل کے قبول کی اور پیدائش عالم تمام ہوئی اور

اسی دن قیامت برپا ہوگی

فصل (۴۷) فضائل روز جمعہ میں

جمال الصالحین میں اہلبیت اطہار علیہم السلام سے مروی ہے کہ روز جمعہ سید اور بزرگ ایام ہے اور خدائے تعالیٰ جمعہ کے دن حسنات دوچند کرتا ہے اور گناہوں کو مٹاتا ہے اور درجہ بلند کرتا ہے اور دعاؤں کو قبول فرماتا ہے اور بلیات کو دور کرتا ہے اور حاجات عظیم بر لاتا ہے اور رحمت اور فضل زیادہ کرتا ہے اور مروی ہے کہ جو شخص اس دن دعا کرے اور طلب مغفرت کرے حالانکہ حق و حرمت اس دن کا پہچانتا ہو پس خدائے تعالیٰ پر لازم ہے کہ اسکو آتش دوزخ سے آزاد کرے اور جو کوئی شب جمعہ میں یا روز جمعہ میں مر جاوے شہید ہووے گا اور عذاب قبر و آتش دوزخ سے امین ہوا اور شفاعت اسکی بعدد قبیلہ ربیعہ و مضر کے قبول ہو اور لازم ہے کہ روز جمعہ کو عبادت و خیرات زیادہ کریں کہ ثواب چند سے مضاعف ہوں کیونکہ بسند صحیح حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ثواب تصدق کا روز جمعہ میں مضاعف ہے اور مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ ہر شب جمعہ کو اول شب تا طلوع صبح عرش سے ندا فرماتا ہے کہ آیا بندہ مومن جو حاجت دنیا و آخرت کی رکھتا ہو طلب کرے تو قبول کروں میں اور اگر گناہ کیا ہو تو استغفار کرے تو استغفار قبول کروں میں اور اگر معاش تنگ ہو تو مانگے کہ زیادہ کروں میں اور اگر بیمار ہو دعا کرے تو شفا دوں میں اور اگر محبوس یا مغموم ہو استغاثہ کرے تو نجات دوں میں اور اگر مظلوم ہو مجھ سے مدد طلب کرے تو نصرت دوں میں اور یہ بھی وارد ہے کہ خدائے تعالیٰ ہر شب ایک ثلث شب باقی رہے اور ہر شب جمعہ میں تا طلوع صبح ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور وہ فرشتہ ندا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ جس کسی کو حاجت ہو طلب کرے

تا قبول ہو اور اگر گناہ کیا ہو تو پھر تا مقبول ہو اور برای طالبان خیر مشغول خیر ہو اور برای طالبان
شر ترک شر ضرور کرو۔ اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ دو ساعتیں ہیں روز جمعہ کو کہ دعا
اُنمیں مستجاب ہوتی ہے ایک خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد کہ جب وقت تک صفیں درست ہوں واسطے نماز
کے اُنکے لیے دوسری ساعت آخر روز جمعہ کی غروب آفتاب تک۔ اور مستحب ہے روز جمعہ کو واسطے
عیال و اطفال کے نیا میوہ و تحفہ لانا تاکہ اس دن شاد و خوشحال رہیں اور محبت اُنکی سے اُنکی زیادہ کرے

فصل (۷۵) غسل جمعہ میں

کتاب ذخیرۃ المعاد میں جناب شیخ مد ظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ منجملہ دیگر اغسال مستحبہ کے اول غسل
جمعہ ہے اور یہ علی الاقوی مستحب ہے واجب نہیں اور استحباب کل آدمیوں کے حق میں اسکا
ثابت ہے کیا مرد کیا عورت آزاد و بندہ و حاضر و مسافر خواہ نماز جمعہ پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو بلکہ طفل
ممیز کو بھی مستحب ہے علی الاقوی اور مردوں کے حق میں تاکید زیادہ ہے اور غلام کا ماذون ہونا
آقا کی طرف اس مستحب کے بجا لانے میں چاہیے مثل سائر مستحبات کے کہ بدون اذن
صحیح نہیں ہوتا اور بعض اخبار سے کراہت ترک غسل جمعہ کی بھی معلوم ہوتی ہے اور روایات بہت
نزدیک [illegible] غسل کی [illegible] ہیں از انجملہ منقول ہے حضرت امام [illegible]
پاک کرنے والا ہے گناہوں سے اور کفارہ ان گناہوں کا ہے جو جمعہ سے [illegible]
ہوں اور حضرت امیر المومنین نے مقام ملامت میں بعض اشخاص سے فرمایا کہ تو اس
شخص سے زیادہ عاجز ہے جو غسل جمعہ کو ترک کرے بلکہ [illegible]
پاکی غسل کرنے والے کا ہوتا ہے جمعہ [illegible] غسل [illegible]
معصوم رہتا ہے جمعہ دیگر تک [illegible] بروے مبالغہ و زیادتی تاکید ترک غسل کی [illegible]
وارد ہے کہ خدا سے تعالیٰ سے استغفار کرے [illegible] حدیثیں ہیں کہ جو کوئی غسل جمعہ کو [illegible] اگر
اور وقت نماز کا باقی ہو تو غسل کرے اور اعادہ نماز کرے جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے
کہ جو کوئی غسل جمعہ کرے اور کہے اشهد ان لا اله الا الله وحده [illegible]

وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔ یہ غسل اور دعا پاک کرنے والی ہے اور جمعہ دیگر تک اور غسل جمعہ کے لیے تین
وقت ہیں ادا اور وقت تقدیم اور [illegible] قضا ۔ وقت تقدیم میں وہ
جائز ہے [illegible] تقدیم یعنی جمعہ سے قبل غسل کر لینا اس شخص کو جائز ہے جو خوف رکھتا ہو اس امر کا
کہ پانی جمعہ کے دن [illegible] غسل نہ مل سکیگا [illegible] مستحب ہے [illegible] غسل کے وقت ادا اس میں
اور وقت تقدیم کا اول روز پنجشنبہ سے ابتدا صبح صادق روز جمعہ تک ہے اور آخر وقت
ادائے غسل جمعہ کا ابتدا اس طلوع صبح صادق روز جمعہ سے ظہر تک [illegible] بعد اس کے قضا ہو جاتا ہے [illegible]
احوط یہی ہے کہ [illegible] نیت ادا و قضا نہ کرے اور [illegible]
[illegible] اور وقت قضا غسل [illegible] جمعہ [illegible] روز شنبہ تک ہے
[illegible] اور بعض [illegible] لیکن چونکہ
[illegible]
[illegible]
[illegible] غسل جمعہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ
[illegible]
[illegible] گناہ [illegible] اور [illegible] کوئی گناہ [illegible]

فصل (۴۷) فضائل نماز جمعہ بیان

کافی میں بسند صحیح حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جب روز جمعہ ہوتا ہے نازل ہوتے ہیں ملائکہ مقرب ہاتھ میں تختیاں چاندی کی اور قلم سونے کے لے کر اور در مسجد پر کرسیوں پر بیٹھتے ہیں نور کی کرسیوں پر اور لکھتے ہیں نام لوگوں کے موافق ترتیب آنے کے مسجد میں کہ پہلا کون شخص آیا اور دوسرا کون شخص اور تیسرا کون شخص آیا یہاں تک کہ امام مسجد سے باہر آتا ہے جس وقت امام باہر آتا ہے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور یہ ملائکہ سوائے روز جمعہ کے نہیں اترتے ہیں مگر روز جمعہ اور جو کوئی نماز جمعہ میں آئے گناہوں سے پاک ہو اور جو قدم اس نے نماز جمعہ کے لئے اٹھائے خداوند تعالیٰ اس پر آتش دوزخ کو حرام کرے اور شیخ طوسی نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی حضرت رسول خدا صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ چند مرتبہ میں نے ارادہ حج کا کیا مگر حج میسر نہ ہوا حضرت نے فرمایا چاہیے تجھ کو نماز جمعہ کہ حج فقیروں اور مسکینوں کا ہے [illegible] ابن بابویہ نے روایت کی ہے کہ جو کوئی غسل جمعہ کرے اور جلدی نماز جمعہ کے لئے پیدل جاوے اور نزدیک امام کے بیٹھے اور خاموش ہو اور حرکت لغو نہ کرے اور لغو نہ کہے ہر قدم پر جو اٹھاتا ہے [illegible] ایک سال کی عبادت کا پاوے گا تمام سال روزے رکھنے کا ثواب اور تمام سال کی شب بیداری عبادت [illegible] رسول خدا صلعم نے [illegible] فرمایا کہ خدا نے فرض کی ہیں [illegible] نماز جمعہ [illegible] اور جو کوئی وضو کرے اور نزدیک امام کے بیٹھے اور خطبہ کو سنے اور خاموش رہے پس اس جمعہ سے تا روز جمعہ دیگر اور تین دن زیادہ تک اس کے گناہ معاف [illegible]

نہ لکھے جاویں اور وہ شخص بخشا جاوے اور دو کفل ثواب پاوے اور جو کوئی امام سے دور بیٹھے اور خاموش رہے اور خطبہ کو سنے ایک کفل ثواب پاوے اور حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ خدا اور ملائکہ رحمت بھیجتے ہیں اُن لوگوں پر کہ عمامہ سر پر باندھتے ہیں روز جمعہ کو اور مستحب ہے روز جمعہ کو خوشبو لگانا

فصل (۶۷) ۔ نماز جمعہ میں

اسمیں کئی شرطیں ہیں ایک یہ کہ جماعت میں سات آدمی یا پانچ آدمی سے جماعت میں نماز جمعہ کی کم نہ ہونا چاہیئے دوسری جماعت سے سب آدمی نماز پڑھیں نہیں الگ الگ نماز جمعہ کو بدوں جماعت کے پڑھنا صحیح نہیں تیسری جب نماز جمعہ ہوتی ہیں ایک جگہ جماعت سے پڑھتے ہوں تو قریب اُسکے دوسری جگہ مومنین پر نماز جمعہ کو پڑھنا درست نہ صحیح نہیں اُن مومنین کو چاہیئے کہ اُسی جماعت اول میں واسطے پڑھنے نماز جمعہ کے شریک ہو جاویں البتہ اگر درمیان دونوں نمازوں کے فاصلہ ایک فرسخ کا ہو تو دونوں نمازیں صحیح ہیں اور درست ہونگی اور فرسخ بحساب میل شرعی تین میل کا ہوتا ہے اور ایک میل شرعی چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے ترکیب نماز جمعہ کی یہ ہے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ حمد کے سورہ جمعہ پڑھے بعد اُسکے ہاتھوں کو واسطے پڑھنے قنوت کے جانب آسمان بلند کرے اور یہ دعا پڑھے ۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ قَامُوْا بِكِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ فَاجْزِهِمْ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ بعد اسکے رکوع اور سجدہ میں جاکر واسطے دوسری رکعت کے اُٹھ کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد کے سورہ منافقون پڑھ کر پھر رکوع اور سجدہ میں جاوے بعد اسکے تشہد و سلام پڑھکر نماز کو تمام کرے اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ بعد نماز جمعہ کے نماز ظہر بھی بہ نیت قربت بغیر جماعت کے پڑھے اور اول وقت نماز جمعہ بعد زوال آفتاب ہے چاہیئے کہ امام یہ دو خطبہ اول نماز سے پڑھے وہ یہ ہیں خطبہ اولی روز جمعہ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذي كان موجودا قبل حدوث الأشياء ويبقى
بعد فناء الأشياء تفرد بالأولية والأبدية وقهر
كل شيء ساعة بالفناء والأبد كما قال جل ثناؤه
كل شيء هالك إلا وجهه وقال أصدق [illegible]
الموثقين قال كل من عليها فان ويبقى وجه ربك
ذو الجلال والإكرام فسبحان من لا [illegible]
الثابت ولا يشبهه شيء من الأشياء [illegible]
سبحان الله الذي [illegible]
[illegible] مثقال ذرة [illegible]
ذرة [illegible] نشهد أن لا إله إلا هو [illegible]
الذي لا ينازع في ملكه ولا يضاد في [illegible]
ومن [illegible]
[illegible]
ونشهد أن محمدا سيد المرسلين وخاتم النبيين
والمنذرين صلى الله عليه وآله الهداة المهديين
من ركب سفينتهم اهتدى ومن تخلف عنها ضل
وغرق وهوى أوصيكم عباد الله بالتقوى فإنه
حبل متين وعروة وثقى [illegible]
[illegible] العمل الصالح [illegible]
[illegible]
[illegible] فإن كل شيء في الدنيا فان [illegible]

فوا عجبا لكيفية هذه الغفلة وإنما نحن كركب وقوف من
أبناء السبيل سيضرب عليهم طبل الرحيل فبم تحولت
عنا قليل واأسفاه إلى متى تلك الرقدة ونحن في دار البلاء
محفوفة وبالشدائد معروفة لا يدوم أحوالها ولا تسلم
نزالها العيش فيها مذموم والأمان فيها معدوم وكيف لا
تعتبرون وإخوانكم قد سلكوا في بطون البرزخ سبيلا و
فقدت أجسادهم وعميت أخبارهم مع ما لهم بالجيران
لا يتأنسون وأحباء لا يتزاورون واغربتاه من بيت وحدتنا
ومنزل وحشتنا ومحط خفوتنا ومفرد غربتنا وامصيبتاه ما
أسوء الطلب وأبعد السفر وأقل الزاد وأنساه إذا
أسلمنا الأحباء إلى الملائكة الغلاظ الشداد وقبرونا
إذا انقطع ذكرنا عن خواطر الأحباء والأقرباء وأكلت
الديدان محاسننا وتمزقت الأعضاء فليبك الباكون
قبل أن لا ينفع البكاء وليستغفرن عن الخطايا التي
تحول بين الأمهات والأبناء إن أحسن الحديث وأبلغ الموعظة
كتاب الله أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله
الرحمن الرحيم والعصر إن الإنسان لفي خسر إلا الذين
آمنوا وعملوا الصالحات وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر

خطبۂ ثانیہ روز جمعہ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي لا إله إلا هو العليم
الكريم غافر الذنب وقابل التوب وهو الغفور الرحيم سبحان

من سبقت رحمته غضبه وبسط اليدين بالرحمة سبحان من
لم يكلف نفسا الا دون وسعها وعفا عن السيئات ولم
يجاز بها سبحان من لا يزداد على معاصي العباد الا كرما وجودا
وعلى كثرة الذنوب الا عفوا وصفحا نشهد ان لا اله الا
هو العطوف على العباد بجوده والعواد على المذنبين
بحلمه ونشهد ان محمدا نبيه وحبيبه سيد المرسلين
وشفيع المذنبين بعثه رحمة للعالمين صلى الله عليه و
آله الداعين الى سبيل الله بالحكمة والموعظة الحسنة
قادة الامم واولياء النعم ومعدن الرحمة اوصيكم
عباد الله بالتوبة عما سلف من ذنوبكم والانابة عن
الاوزار التي اثقلت ظهوركم فانه تعالى كريم بكم رؤف
عليكم يقبل اليسير ويعفو عن الكثير قال الله تعالى وقوله
الحق توبوا الى الله توبة نصوحا عسى ربكم ان يكفر
عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها
الانهار وقال قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم
لا تقنطوا من رحمة الله ان الله يغفر الذنوب جميعا
انه هو الغفور الرحيم الا قد امركم الله في محكم كتابه
بالصلوة على نبيه وحبيبه فقال تعليما لكم وتشريفا
لصفيه ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها
الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما اللهم صل على
سيد المرسلين وشفيع المذنبين نبينا محمد صلى الله

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى إِمَامِ الْمُسْلِمِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَأَوْلَادِهِ الْأَئِمَّةِ
الْمَعْصُومِينَ وَعَلَى سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَبِضْعَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ
سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا وَ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ
مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مَوْلَانَا صَاحِبِ الزَّمَانِ مَاحِي آثَارِ الْبِدَعِ وَالطُّغْيَانِ
مَادِّ مَا بَيْنَهُ الشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ صَاحِبِ فُرُوعِ الْحَقِّ وَالشِّقَاقِ
صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْكِرَامِ مَا اتَّصَلَ
اللَّيَالِي بِالْأَيَّامِ اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَاكْحُلْ
نَاظِرَنَا بِنَظْرَةٍ مِنَّا إِلَيْهِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ
وَتَفَضَّلْ عَلَى أَمْوَاتِنَا الْمُؤْمِنِينَ بِمَزِيدِ التَّوْفِيقَاتِ وَازْدِيَادِ
الْإِقْبَالِ وَعَامِلْنَا بِرَحْمَاتِكَ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ بِنَا مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا
تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ أَهْلُهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْمَعْصُومِينَ صَلَوَاتُ
اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعُهُ الذِّكْرٰى
إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى
وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

پس جس وقت کہ امام خطبہ سے فارغ ہو تو سب کو چاہیے کہ اپنی اپنی حاجات طلب کریں
کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد کہ جس وقت کہ صفیں
واسطے نماز کے اٹھیں دعا مستجاب ہوتی ہے

فصل (۴۸) ادعیہ و اذکار روز جمعہ میں

جمال الصالحین میں مروی ہے کہ افضل اعمال روز جمعہ میں صلوٰۃ بھیجنا ہے محمدؐ و آل محمدؐ پر اور
مصباح کفعمی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی درود بھیجے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کے درمیان ظہرین روز جمعہ کے برابر ہے ستر رکعتوں کے
اور ربیع الاسابیع میں ہے کہ بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم
نے فرمایا کہ جو کہ روز جمعہ سو مرتبہ مجھ پر صلوات بھیجے خدائے تعالیٰ ساٹھ حاجتیں اسکی
بر لاتا ہے تیس دنیا کے لیے اور تیس آخرت کے لیے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے
کہ کوئی عبادت روز جمعہ نزدیک میرے محبوب تر نہیں ہے صلوات سے اوپر محمدؐ اور آل محمدؐ کے
اور آنحضرت نے فرمایا کہ اقل اسکا سو مرتبہ ہے اور بسند صحیح حضرت رسول صلعم سے
منقول ہے کہ صلوات محمدؐ اور آل محمدؐ پر روز جمعہ میں مابین ظہر و عصر کے برابر ہے ستر حج کے
اور مصباح کفعمی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی کہے روز جمعہ کو بعد نماز صبح جمعہ کے
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ صَلَوَاتِ مَلٰٓئِکَتِکَ وَ رُسُلِکَ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ نہ لکھے جائیں گناہ اسکے برس دن تک از انجملہ وہ نماز ہے کہ حضرت
پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک اعرابی کو تعلیم فرمائی تھی اور فرمایا کہ جو مومن یا
مومنہ روز جمعہ میں اس نماز کو پڑھے میں واسطے اسکے ضامن ہوں بہشت کا اور ابھی
اپنی جگہ سے نہ اٹھا ہو کہ سب گناہ اسکے اور اسکے والدین کے خدائے تعالیٰ بخشدے
اور وہ دس رکعت ہے جس وقت تھوڑا دن چڑھے اس وقت دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں
بعد الحمد سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سات مرتبہ اور دوسری رکعت میں بھی بعد
الحمد قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ سات مرتبہ اور بعد سلام کے سات مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے
بعد اسکے آٹھ رکعت نماز پڑھے چار چار رکعت کر کے مثل نماز ظہر و عصر کے اور ہر رکعت میں
بعد الحمد اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ ایک مرتبہ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پچیس مرتبہ پڑھے

ایا

اور بعد فراغ آٹھوین رکعت سے ستر مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ نماز. کو کتاب جمال الصالحین
سے نقل کی گئی ہے اور کتاب منہاج الصلاح میں آٹھ دن نماز رسول صلعم اور نماز حضرت
امیر المومنین علیہ السلام اور نماز حضرت فاطمہ پڑھنے کو لکھا ہے اور بہترین اعمال صبح
روز جمعہ نماز جعفر طیار ہے کہ اسمین نہایت اجر و ثواب ہے انشاء اللہ ترکیب نماز جناب
رسول صلعم اور نماز حضرت امیر اور نماز حضرت فاطمہ آئندہ تحریر ہوگی اور ترکیب نماز
جعفر طیار رسالہ تحفۃ الحاجۃ میں تحریر ہو چکی ہے اور مروی ہے کہ اگر بعد عصر روز جمعہ
کے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الْاَوْصِیَاءِ الْمَرْضِیِّیْنَ
بِاَفْضَلِ صَلَوَاتِکَ وَبَارِکْ عَلَیْھِمْ بِاَفْضَلِ بَرَکَاتِکَ وَ
السَّلَامُ عَلَیْھِمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِھِمْ وَاَجْسَادِھِمْ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ خدا ثواب جن و انس کا اس روز اسکو عطا فرماوے دوسری
روایت میں ہے کہ جو اس صلوات کو بعد عصر پڑھے خدا لاکھ حسنہ اسکے لیے لکھے اور لاکھ گناہ
اسکے مٹا دے اور لاکھ حاجتیں اسکی بر لاوے اور لاکھ درجے واسطے اسکے بہشت میں
بلند کرے اور قیامت کے دن دونون آنکھون سے ایک نور چمکتا ہوگا اور یہ صلوات بہت
سندون سے وارد ہوئی ہے اور احادیث معتبرہ سے ہے کہ ساعت آخر روز جمعہ میں دعا
مستجاب ہے خصوصاً اُس وقت کہ نصف آفتاب غروب ہوا ہو روایت ہے کہ حضرت رسول صلعم
نے فرمایا کہ اس ساعت دعا مستجاب ہے کہے سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا
حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ جو
کوئی ایک مرتبہ شب جمعہ یا روز جمعہ نماز پڑھے اُس رات یا دن میں اسکا حصہ ثواب میں
بکثرت شہر کے ہو سوا اور دعا سمات کا پڑھنا ساعت آخر روز جمعہ مین مستحب ہے

دعائے سمات

مفاتیح النجات میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوشع علیہ السلام واسطے لڑائی
عمالقہ کے گئے حکم کیا کہ بنی اسرائیل بیت المقدس سے خالی پاؤں دوش پر اٹھائیں موافق عدد
عمالقہ کے اور حکم کیا کہ گوسفند کی ایک ایک شاخ سوراخ کی ہوئی اٹھائیں اور حکم کیا کہ اس دعا
کو وقت شب آہستہ ان شاخوں میں پڑھیں کہ شیاطین جن و انس یاد نہ کریں اور رات دن
حکم بجا لائے جب آخر شب ہوئی [illegible] جب [illegible] ہوئی [illegible]
کفار [illegible] اور [illegible] دعا [illegible] فتح و مشقتوں [illegible]
اور [illegible] علوم آل محمد [illegible] دعا [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] اگر [illegible] دعا
[illegible] ہوا [illegible] منقول ہے [illegible]
فوائد اس دعا کے اور [illegible] اجابت اور ثواب [illegible] سبب اس دعا کے [illegible]
[illegible] کہا ہے [illegible] سبب [illegible] دعا کے
[illegible] اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے [illegible] کام میں [illegible] اور جو کوئی کسی چیز
[illegible] دعا [illegible] اور جو [illegible] کفعمی
[illegible] میں بھی یہ دعا لکھی ہے وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ
الْاَكْرَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَغَالِقِ اَبْوَابِ السَّمَآءِ
لِلْفَتْحِ بِالرَّحْمَةِ انْفَتَحَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی مَضَآئِقِ
اَبْوَابِ الْاَرْضِ لِلْفَرَجِ بِالرَّحْمَةِ انْفَرَجَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ
بِهٖ عَلَی الْعُسْرِ لِلْیُسْرِ تَیَسَّرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلَی الْاَمْوَاتِ
لِلنُّشُوْرِ انْتَشَرَتْ وَاِذَا دُعِیْتَ بِهٖ عَلٰی كَشْفِ الْبَاْسَآءِ

وَالضَّرَّاءُ انْكَشَفَتْ وَبِجَلَالِ وَجْهِكَ الْكَرِيمِ أَكْرَمِ الْوُجُوهِ وَ
أَعَزِّ الْوُجُوهِ الَّذِي عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَ
خَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوبُ مِنْ مَخَافَتِكَ وَ
بِقُوَّتِكَ الَّتِي بِهَا تُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا
بِإِذْنِكَ وَتُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا وَبِمَشِيَّتِكَ
الَّتِي دَانَ لَهَا الْعَالَمُونَ وَبِكَلِمَتِكَ الَّتِي خَلَقْتَ بِهَا السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَبِحِكْمَتِكَ الَّتِي صَنَعْتَ بِهَا الْعَجَائِبَ وَخَلَقْتَ
بِهَا الظُّلْمَةَ وَجَعَلْتَهَا لَيْلًا وَجَعَلْتَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَخَلَقْتَ
بِهَا النُّورَ وَجَعَلْتَهُ نَهَارًا وَجَعَلْتَ النَّهَارَ نُشُورًا مُبْصِرًا
وَخَلَقْتَ بِهَا الشَّمْسَ وَجَعَلْتَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَخَلَقْتَ بِهَا
الْقَمَرَ وَجَعَلْتَ الْقَمَرَ نُورًا وَخَلَقْتَ بِهَا الْكَوَاكِبَ وَجَعَلْتَهَا
نُجُومًا وَبُرُوجًا وَمَصَابِيحَ وَزِينَةً وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ وَجَعَلْتَ لَهَا مَشَارِقَ
وَمَغَارِبَ وَجَعَلْتَ لَهَا مَطَالِعَ وَمَجَارِيَ وَجَعَلْتَ لَهَا فَلَكًا وَ
مَسَابِحَ وَقَدَّرْتَهَا فِي السَّمَاءِ مَنَازِلَ فَأَحْسَنْتَ تَقْدِيرَهَا
وَصَوَّرْتَهَا فَأَحْسَنْتَ تَصْوِيرَهَا وَأَحْصَيْتَهَا بِأَسْمَائِكَ إِحْصَاءً
وَدَبَّرْتَهَا بِحِكْمَتِكَ تَدْبِيرًا وَأَحْسَنْتَ تَدْبِيرَهَا وَسَخَّرْتَهَا
بِسُلْطَانِ اللَّيْلِ وَسُلْطَانِ النَّهَارِ عَرَّفْتَ بِهَا السَّاعَاتِ وَعَدَدَ السِّنِينَ
وَالْحِسَابَ وَجَعَلْتَ رُؤْيَتَهَا لِجَمِيعِ النَّاسِ مَرْأًى وَاحِدًا وَ
أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ بِمَجْدِكَ الَّذِي كَلَّمْتَ بِهِ عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ
مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُقَدَّسِينَ فَوْقَ
إِحْسَاسِ الْكَرُوبِيِّينَ فَوْقَ غَمَائِمِ النُّورِ فَوْقَ تَابُوتِ

الشَّهادَةِ في عَمُودِ النّارِ وَفي طُورِ سَيْناءَ وَفي جَبَلِ حُورِيثَ
فِي الْوادِ الْمُقَدَّسِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبارَكَةِ مِنْ جانِبِ الطُّورِ
الْأَيْمَنِ مِنَ الشَّجَرَةِ الْمُبارَكَةِ وَفي أَرْضِ مِصْرَ بِتِسْعِ آياتٍ بَيِّناتٍ
وَيَوْمَ فَرَقْتَ لِبَني إِسْرائيلَ الْبَحْرَ وَفِي الْمُنْبَجِساتِ الَّتي صَنَعْتَ
بِهَا الْعَجائِبَ في بَحْرِ سُوفٍ وَعَقَدْتَ ماءَ الْبَحْرِ في قَلْبِ
الْغَمْرِ كَالْحِجارَةِ وَجاوَزْتَ بِبَني إِسْرائيلَ الْبَحْرَ وَتَمَّتْ
كَلِمَتُكَ الْحُسْنى عَلَيْهِمْ بِما صَبَرُوا وَأَوْرَثْتَهُمْ مَشارِقَ
الْأَرْضِ وَمَغارِبَهَا الَّتي بارَكْتَ فيها لِلْعالَمينَ وَأَغْرَقْتَ
فِرْعَوْنَ وَجُنُودَهُ وَمَراكِبَهُ فِي الْيَمِّ وَبِاسْمِكَ الْعَظيمِ
الْأَعْظَمِ الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ وَبِمَجْدِكَ الَّذي تَجَلَّيْتَ بِهِ
لِمُوسى كَليمِكَ عَلَيْهِ السَّلامُ في طُورِ سَيْناءَ وَلِإِبْراهيمَ
خَليلِكَ عَلَيْهِ السَّلامُ مِنْ قَبْلُ في مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَلِإِسْحاقَ
صَفِيِّكَ عَلَيْهِ السَّلامُ في بِئْرِ شِيَعٍ وَلِيَعْقُوبَ نَبِيِّكَ
عَلَيْهِ السَّلامُ في بَيْتِ إيلَ وَأَوْفَيْتَ لِإِبْراهيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ
بِميثاقِكَ وَلِإِسْحاقَ عَلَيْهِ السَّلامُ بِحَلْفِكَ وَلِيَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلامُ
بِشَهادَتِكَ وَلِلْمُؤْمِنينَ بِوَعْدِكَ وَلِلدّاعينَ بِأَسْمائِكَ
فَأَجَبْتَ وَبِمَجْدِكَ الَّذي ظَهَرَ لِمُوسَى بْنِ عِمْرانَ عَلى قُبَّةِ
الرُّمّانِ وَبِآياتِكَ الَّتي وَقَعَتْ عَلى أَرْضِ مِصْرَ بِمَجْدِ الْعِزَّةِ
وَالْغَلَبَةِ بِآياتٍ عَزيزَةٍ وَبِسُلْطانِ الْقُوَّةِ وَبِعِزَّةِ الْقُدْرَةِ
وَبِشَأْنِ الْكَلِمَةِ التّامَّةِ وَبِكَلِماتِكَ الَّتي تَفَضَّلْتَ بِها عَلى
أَهْلِ السَّماواتِ وَالْأَرْضِ وَأَهْلِ الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتي

مننت بها على جميع خلقك وبآياتك التي اقمت
بها العالمين وبنورك الذي قد خر من فزعه طور سيناء
وبعلمك وجلالك وكبريائك وعزتك
وجبروتك التي لم تستقلها الارض وانخفضت لها السموات
وانزجر لها العمق الاكبر وركدت لها البحار والانهار و
خضعت لها الجبال وسكنت لها الارض بمناكبها و
استسلمت لها الخلائق كلها وخفقت لها الرياح في
جريانها وخمدت لها النيران في اوطانها وبسلطانك
الذي عرفت لك به الغلبة دهر الدهور وحمدت
به في السموات والارضين وبكلمتك كلمة الصدق
التي سبقت لابينا آدم وذريته بالرحمة واسئلك اللهم
بكلمتك التي غلبت بها كل شيء وبنور وجهك الذي
تجليت به للجبل فجعلته دكا وخر موسى صعقا وبمجدك
الذي ظهر على طور سيناء فكلمت به عبدك ورسولك
موسى بن عمران وبطلعتك في ساعير وظهورك في جبل
فاران بربوات المقدسين وجنود الملائكة الصافين
وخشوع الملائكة المسبحين وببركاتك التي باركت فيها
على ابراهيم خليلك عليه السلام في امة محمد ص وباركت
لاسحاق صفيك في امة عيسى وباركت ليعقوب اسرائيلك
في امة موسى وباركت لحبيبك محمد ص في عترته وذريته
وامته صلواتك عليه وآله اللهم وكما غبنا عن ذلك

ولم نشهده وآمنّا به ولم نره صدقاً وعدلاً ان تصلّي على
محمّد وآل محمّد وان تبارك على محمّد وآل محمّد و
ان ترحم على محمّد وآل محمّد كافضل ما صلّيت و
باركت وترحّمت على ابراهيم وآل ابراهيم انّك
حميد مجيد فعّال لما تريد وانت على كلّ شيء قدير ۝ تشهد
ابد اسکے بعد حاجت کو طلب کرے اور ذکر کرے اسکے بعد یا الله یا حنّان یا منّان یا
بديع السموات والارض يا ذا الجلال والاكرام يا ارحم
الراحمين اللهمّ بحقّ هذا الدعاء وبحقّ هذه الاسماء التي
لا يعلم تفسيرها ولا يعلم باطنها غيرك صلّ على
محمّد وآل محمّد پھر حاجت اپنی کہے اور بہتر ہے کہ شروع ہونا چاہیے اسکا
امام سے اور کہے واغفر لي ذنوبي ما تقدّم منها وما تأخّر ووسّع
علىّ من حلال رزقك واكفني مؤنة انسان سوء وجار سوء
وسلطان سوء انّك على ما تشاء قدير وبكلّ شيء عليم
آمين ربّ العالمين وصلّى الله على محمّد وآله وسلّم ۝ اور
عدّة الداعي میں ہے کہ سنت ہے کہ بعد دعا کے ساتھ کہے یہ دعا پڑھے اللهمّ انّي
اسئلك بحقّ هذا الدعاء وبما فات منه من الاسماء وبما
يشتمل عليه من التفسير والتدبير الذي لا يحيط به الّا
انت ان تفعل بي كذا وكذا اپنی حاجتوں کو یہی ذکر کرے اور تتمّة الدعوات
میں ہے کہ مجمع البیان میں لکھا ہے کہ اس دعا کو سورۂ کہف اور ہود اور اعراف اور مؤمنون
اور صافّات اور انفال اور رحمن پڑھنا چاہیے اور سب نہ ہو سکیں تو جو ممکن ہو پڑھے
اور ربیع الاسابیع میں ہے کہ اسناد معتبر حضرت امام محمّد باقر علیہ السلام منقول ہے کہ زیارت

اور اپنے حضور میں [illegible] توجہ کو چاہتے ہیں کہ کون ان کی زیارت کو گیا ہے اور شاید
یہی [illegible] ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ [illegible] پیغمبر اور [illegible] ایک کی قبر کی زیارت سے
[illegible] زیارت کرے سمجھنا چاہئے اور [illegible] سپرد [illegible] اور انہیں ابدا [illegible]
[illegible] اسی روز زیارت حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی اس طرح پڑھنا چاہیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللهِ
فِيْ خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللهِ الَّذِيْ يَهْتَدِيْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ
وَيُفَرَّجُ بِهِ الْمُؤْمِنُوْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْمُهَذَّبُ
الْخَائِفُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا سَفِيْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيٰوةِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُوْرِ
الْاَمْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ اَنَا مَوْلَاكَ عَارِفٌ بِاُوْلَاكَ
وَاُخْرَاكَ اَتَقَرَّبُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى بِكَ وَبِاٰلِ بَيْتِكَ وَاَنْتَظِرُ
ظُهُوْرَكَ وَظُهُوْرَ الْحَقِّ عَلٰى يَدَيْكَ وَاَسْئَلُ اللهَ تَعَالٰى اَنْ يُّصَلِّيَ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ لَكَ
وَالتَّابِعِيْنَ وَالنَّاصِرِيْنَ لَكَ عَلٰى اَعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِيْنَ
بَيْنَ يَدَيْكَ فِيْ جُمْلَةِ اَوْلِيَائِكَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ
صَلَوٰتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ هٰذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ
يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيْهِ ظُهُوْرُكَ وَالْفَرَجُ فِيْهِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى يَدَيْكَ
وَقَتْلُ الْكَافِرِيْنَ بِسَيْفِكَ وَاَنَا يَا مَوْلَايَ فِيْهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَاَنْتَ
يَا مَوْلَايَ كَرِيْمٌ مِّنْ اَوْلَادِ الْكِرَامِ وَمَاْمُوْرٌ بِالضِّيَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ

وَاٰجَرَنِیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ

اور مستحب ہے کہ روز جمعہ میں زیارت حضرت پیغمبر اور اہل بیت آنحضرت صلعم پڑھے چاہے نہا کر غسل کرے اور کپڑے پاک و پاکیزہ پہنے اور جنگل میں جاوے اور دوسری روایت میں ہے کہ کوٹھے کی چھت پر جاوے اور چار رکعت نماز پڑھے دو دو رکعت کرکے پس رو بقبلہ کھڑا ہو کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ الْمُرْسَلُ وَالْوَصِیُّ الْمُرْتَضٰی وَالسَّیِّدَةُ الزَّهْرَاءُ وَالسِّبْطَانِ الْمُنْتَجَبَانِ وَالْاَوْلَادُ الْاَعْلَامُ وَالْاُمَنَاءُ الْمُنْتَجَبُوْنَ جِئْتُ انْقِطَاعًا اِلَیْکُمْ وَاِلٰی اٰبَائِکُمْ وَوَلَدِکُمُ الْخَلَفِ عَلٰی بَرَکَةِ الْحَقِّ فَقَلْبِیْ لَکُمْ مُسَلِّمٌ وَنُصْرَتِیْ لَکُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰی یَحْکُمَ اللّٰہُ لِدِیْنِهٖ فَمَعَکُمْ مَعَکُمْ لَا مَعَ عَدُوِّکُمْ اِنِّیْ لَمِنَ الْقَائِلِیْنَ بِفَضْلِکُمْ مُقِرٌّ بِرَجْعَتِکُمْ لَا اُنْکِرُ لِلّٰہِ قُدْرَةً وَلَا اَزْعَمُ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ یُسَبِّحُ اللّٰہَ بِاَسْمَائِهٖ جَمِیْعُ خَلْقِهٖ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَرْوَاحِکُمْ وَاَجْسَادِکُمْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ ۔ اور باقی اعمال ہفتہ انشاء اللہ آئندہ فصل میں پہونچیں گے

فصل (۶۹) اوقات نماز شب میں ۔

نماز شب کا وقت نصف شب سے طلوع صبح صادق تک ہے اور صاحب عذر اور مغلوب النوم قبل نصف شب کے بھی نماز شب پڑھ سکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم بعد نماز صبح کے نماز شب قضا پڑھیں

فصل (۷۰) ثواب پڑھنے نماز شب میں

واضح ہو کہ فضیلت نماز شب تحریر میں نہیں آ سکتی مگر کچھ ثواب و فضیلت بیچ مقام

نافلہ پنجگانہ کے بیان کیے گئے اور کچھ اس مقام میں بھی بیان کیے جاتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ
روایات کثیرہ اصحاب عصمت علیہم السلام سے فضیلت نماز شب میں وارد ہوئے ہیں چنانچہ
کتاب کافی میں بسند صحیح حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ شرف
اور بزرگی بندہ مومن کی نماز شب کے بجا لانے میں ہے اور عزت مومن کی بے نیازی میں
ہے خلق سے یعنی عزت مومن کی خلق کی طرف ہاتھ نہ پھیلانے میں نہیں ہے اور اسی کتاب میں
بسند حسن منقول ہے عبد اللہ ابن سنان سے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ سنا میں نے حضرت
ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہ وہ جناب فرماتے ہیں کہ تین چیزیں فخر مومن اور زینت اسکی
کی ہیں دنیا و آخرت میں ایک بجا لانا نماز شب کا آخر رات میں دوسرے مایوس ہونا اس چیز سے کہ جو
آدمیوں کے ہاتھ میں ہے یعنی لالچ و حسد سے بچے رہنا اور خلق سے ملتجی نہ ہونا اور تیسرے محبت
و ولایت امامت آل محمد صلعم سے اور کتاب تہذیب میں بسند صحیح منقول ہے کہ راوی نے
سنا حضرت امام جعفر صادقؑ سے کہ وہ حضرت فرماتے تھے بدرستیکہ ہر شب میں ایک ساعت
ہے کہ نہیں دعا کرتا اور نہیں نماز پڑھتا بندہ مسلم اس ساعت میں مگر یہ کہ حق تعالیٰ اسکی دعا
اور نماز کو قبول فرماتا ہے یعنے جو بندہ مسلم کہ نماز پڑھے اور دعا کرے اس ساعت میں
تو دعا اور نماز اسکی قبول ہے راوی نے عرض کیا کہ یا حضرت وہ کونسی ساعت ہے حضرت
نے فرمایا بعد نصف شب کے ایک ثلث شب باقی رہے تک اور رجال الصالحین میں مروی
ہے کہ نماز شب کفارہ دن کے گناہوں کا ہے اور صحت بدن اور موجب وسعت رزق کا ہے
اور شرف و عزت مومن کا ہے دنیا و آخرت میں اور نماز شب موجب رضاے خدا ہے آنکھ کو
جلا دیتی ہے منہ کو نورانی کرتی ہے اور مروی ہے کہ جو کوئی شب کے دس حصہ میں سے ایک
حصہ میں یعنی دسویں حصے شب میں عبادت کرے واسطے رضاے خدا اور امید ثواب کے
تو خداے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ حسنات لکھو واسطے بندہ مومن میرے کے
بعدد ہر دانہ ہاے درختان اور بعدد برگہاے درختان اور بعدد ہر گیاس کے اور جو

بعد ہر چیز کے جو تراشے جیسے اقوت ہو کوئی رات کے نو حصوں میں سے ایک حصہ میں یعنی
نویں حصہ میں عبادت کرے تو خدا تعالی روز قیامت میں نور اسکا مثل ماہ کے روشن کرے
اور ہزاروں آدمی اسکی روشنی سے راہ پاویں گے روز قیامت سے اور پل صراط سے گذر جاویں اور جو
کوئی رات کے حصوں میں سے دسویں حصہ میں یعنی آخر حصہ شب میں عبادت کرے
خدا تعالی گناہ اسکے گذشتہ اور آئندہ کے بخش دے اور بعدد ریگ بیابان کے حسنات اسکو عطا فرماوے
[illegible] اور حسنات اسکو [illegible] اور جو کوئی رات کے [illegible]
حصوں میں سے ایک حصہ میں یعنی پانچویں حصہ میں عبادت کرے تو خدا تعالی اسکو برابر
حضرت ابراہیم کے درجہ [illegible] میں رکھے اور جو کوئی رات کے چار حصوں میں سے ایک حصہ
میں یعنی چوتھے حصہ میں عبادت کرے مثل بجلی کے پل صراط سے گذر جاوے اور بے حساب
داخل بہشت ہو اور جو کوئی رات کے تین حصوں میں سے ایک حصہ یعنی ایک تہائی شب میں
عبادت کرے خدا تعالی کے نزدیک ایسی منزلت ہو کہ [illegible] فرشتے اسکی [illegible]
دیکھا کریں اور جس [illegible] چاہے بہشت میں داخل ہو اور اگر نصف شب
عبادت کرے خدا تعالی ثواب زیادہ [illegible] اولاد اسمعیل سے آزاد کرنے کا عطا
فرماوے اور جو کوئی تمام شب عبادت کرے خدا تعالی اسقدر ثواب اسکو عطا فرماوے
کہ کمترین انکا یہ ہے کہ گناہوں سے پاک ہو مثل اسکے کہ جیسے شکم مادر سے پیدا ہوا
اور بعدد ہر چیز کے کہ خدا تعالی نے پیدا کی ہے حسنات واسطے اسکے عطا فرماوے اور
درجہ بلند کرے اور گناہ اور حسد اسکے دل سے علیحدہ کرے اور قبر اسکی نورانی کرے
اور عذاب قبر سے امین کرے اور آتش دوزخ سے خلاص کرے اور خدا تعالی ملائکہ سے
فرماوے کہ اے ملائکہ اس میرے بندہ مومن کو دیکھو کہ اسنے تمام شب واسطے رضا میرے کے
عبادت کی اسکو جنت فردوس میں ایسی جگہ دو کہ اسکو خوش آوے اور ہوا سکے
راست اور زیادتی ثواب کے اسکو مجھ سے ایک قربت ہو کہ واسطے اسکے میں نے [illegible]

اور مروی ہے کہ جس گھر میں نماز شب پڑھی جاتی ہے وہ گھر ملائکہ آسمان کو روشن معلوم ہوتا ہے جس طرح کہ ستارے روشن اہل زمین کو معلوم ہوتے ہیں اور مروی ہے کہ جو کوئی شب میں اٹھکر وضو کرکے نماز بہ نیت صادق و تعظیم گریاں ادا کرے تو شریک ہوتا ہے صفوں میں ملائکہ کی اسکے پیچھے نماز پڑھتی ہیں کہ شمار ان فرشتوں کا سوا ہے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور بعد فراغ نماز کے خدا سے تعالیٰ بعدد ان ملائکہ کے درجے اسکے بلند فرماتا ہے اور مروی ہے کہ جو کوئی بعد نماز عشاء آخر شب میں پڑھے اور کئی روز پے در پے پابندی کرے بیماری کا سبب کرے تو گیارہ رکعت نافلہ ادا کرے خدا سے تعالیٰ اسی نماز ادا کی واسطے اسکے بہشت میں جنت فرماوے اور اگر چار رکعت پڑھے تو خدا سے تعالیٰ ایک درجہ بہشت کا اسکو عطا فرماوے گا اور مروی ہے کہ اگر نماز شب قضا ہو جاوے تو لازم ہے کہ قضا پڑھے کیونکہ خدا سے تعالیٰ بہت خوش ہوتا ہے اور ملائکہ سے فخر کرتا ہے کہ اے ملائکہ دیکھو میرے بندہ کو کہ جو عبادت میں نے اسپر فرض نہیں کی ہے اسکو قضا بجا لاتا ہے گواہ رہو تم کہ تمام گناہ اسکے بخشے میں نے

فصل (۱۷) ترکیب پڑھنے نماز شب میں

نماز شب آٹھ رکعتیں ہیں دو دو رکعتوں پر سلام پس جو مومن کہ نماز شب کو شروع کرے تو چاہیے کہ پہلے اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاُقَدِّمُهُمْ بَیْنَ یَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِهِمْ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِهِمْ وَاهْدِنِیْ بِهِمْ وَلَا تُضِلَّنِیْ بِهِمْ وَارْزُقْنِیْ بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بِهِمْ وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ بعد اس دعا کے نماز شب کو شروع کرے اس طرح پر کہ پہلے تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ

الحق المبین لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک انی عملت
سوءا وظلمت نفسی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب
الا انت اور بعد اسکے دو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے لبیک و
سعدیک والخیر فی یدیک والشر لیس الیک والمہدی
من ہدیت عبدک وابن عبدیک ذلیل بین یدیک
منک وبک ولک والیک لا ملجا ولا منجا ولا مفر
منک الا الیک سبحانک وحنانیک تبارکت وتعالیت
سبحانک ربنا ورب البیت بعد اسکے ایک مرتبہ اللہ اکبر کہکر نیت
کرے کہ نماز شب پڑھتا ہوں میں سنت قربۃ الی اللہ اور اس دعا کو پڑھے
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض عالم الغیب
والشہادۃ علی ملۃ ابراہیم ودین محمد ومنہاج علی حنیفا
مسلما وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی ومحیای
ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک
امرت وانا من المسلمین بعد اسکے سورہ حمد اور دوسرا سورہ جسکو
جی چاہے پڑھے لیکن مستحب ہے کہ رکعت اول میں بعد سورہ حمد کے تیس مرتبہ قل ہو اللہ
احد پڑھے پس رکوع میں جاوے اور یہ دعا پڑھے اللہم لک رکعت ولک
اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت وانت ربی خشع لک
قلبی وسمعی وبصری وشعری وبشری ولحمی ودمی ومخی و
عصبی وعظامی وما اقلتہ قدمای غیر مستنکف ولا
مستکبر ولا مستحسر اور بعد اسکے سبحان ربی العظیم
وبحمدہ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ کہے اور سجدہ میں جاوے اور یہ دعا پڑھے

اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك اسلمت وعليك توكلت
وانت ربي سجد وجهي للذي خلقه وشق سمعه وبصره
الحمد لله رب العالمين تبارك الله احسن الخالقين بعد
اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سبحان ربي الاعلى وبحمده کہے پس دونوں
سجدوں سے فارغ ہوکر واسطے دوسری رکعت کے کھڑا ہوا اور دوسری رکعت میں
بعد سورۂ حمد کے ایک مرتبہ سورۂ قل يا ايها الكافرون پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو
جانب آسمان واسطے پڑھنے دعائے قنوت کے بلند کرے اور یہ دعا پڑھے الٰهي
كيف ادعوك وقد عصيتك وكيف لا ادعوك وقد عرفت حبك
في قلبي وان كنت عاصيا مددت اليك يدا بالذنوب
مملوة وعينا بالرجاء ممدودة مولاي انت عظيم
العظماء وانا اسير الاسراء انا الاسير بذنبي المرتهن
بجرمي الٰهي لئن طالبتني بذنبي لاطالبنك بكرمك ولئن
طالبتني بجريرتي لاطالبنك بعفوك ولئن امرت بي الى
النار لاخبرن اهلها اني كنت اقول لا اله الا الله محمد
رسول الله اللهم ان الطاعة تسرك والمعصية لا تضرك
فهب لي ما يسرك واغفر لي ما لا يضرك يا ارحم الراحمين
پس بعد قنوت کے رکوع اور دونوں سجدوں سے فارغ ہوکر بیٹھکر تشہد طولانی پڑھکر
سلام پڑھکر نماز کو تمام کرے تشہد طولانی کے پڑھنے میں ثواب زیادہ ہے اگر اسکو پڑھے
تو یوں پڑھے بسم الله وبالله والحمد لله وخير الاسماء كلها لله اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده
ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة

وَاَشْهَدُ اَنَّ رَبِّيْ نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا نِعْمَ الرَّسُوْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهٗ فِيْ اُمَّتِهٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ اور باقی
چاروں رکعتوں میں سورہ ہائے بزرگ مثل سورہ انعام یا سورہ کہف یا سورہ یٰس وغیرہ کو پڑھے
اور اگر یہ سورے یاد نہوں تو قرآن شریف دیکھکر بھی پڑھنا درست ہے اور اگر تنگ وقت ہو تو
فقط سورہ حمد اور سورہ قل ہو اللہ احد ہر رکعت میں پڑھنا کافی ہے اور فقط سورہ حمد پر بھی اکتفا کرنا
جائز ہے اور چاہیئے کہ بعد نماز کے تسبیح جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا پڑھکر بعد آٹھوں
رکعتوں کے یہ دعا پڑھے پہلے دس مرتبہ یا اللہ یا اللہ کہکر یہ پڑھے صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْنِيْ وَثَبِّتْنِيْ عَلٰى دِيْنِكَ وَدِيْنِ نَبِيِّكَ وَلَا
تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ
الْوَهَّابُ پھر جب آٹھ رکعت نافلہ شب سے فارغ ہو تو چاہیئے کہ دو رکعت نماز شفع
پڑھے اس نیت سے کہ دو رکعت نماز شفع پڑھتا ہوں میں قربۃً الی اللہ پھر بعد سورہ حمد کے
سورہ قل ہو اللہ احد یا سورہ قل اعوذ برب الفلق یا سورہ قل اعوذ برب الناس پڑھے پھر
اگر چاہے تو رکعت اول میں بعد سورہ حمد کے سورہ قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں
بعد سورہ حمد قل اعوذ برب الناس پڑھے اور اس نماز شفع کو بلا قنوت کے پڑھے کیونکہ اس
نماز میں قنوت نہیں ہے پس جب شفع سے فارغ ہو تو یہ دعا پڑھے اِلٰهِيْ تَعَرَّضَ لَكَ
فِيْ هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ فِيْهِ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ
فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِيْ هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَّ
جَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَ
تَمْنَعُهَا مَنْ لَّمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ وَهَا اَنَا ذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيْرُ اِلَيْكَ
الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِّنْ

عطفاً فصل علی محمد وآله الطیبین الطاهرین الاخیار
الفاضلین وجد علیّ بطولك ومعروفك یا رب العالمین و
صلی الله علی خاتم النبیین وآله الطاهرین الذین اذهب الله
عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا ان الله حمید مجید اللهم
انی ادعوك كما امرت فاستجب لی كما وعدت انك لا تخلف
المیعاد ۝ بعد اسکے ایک رکعت نماز وتر اس نیت سے ادا کرے کہ نماز پڑھتا ہوں ایک رکعت وتر قربۃً
الی اللہ بجا لاتا ہے اسطرح پر کہ بعد سورۂ حمد کے تین مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد اور تین مرتبہ سورۂ
قل اعوذ برب الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے ورنہ اختیار ہے جو سورہ چاہے پڑھے
بعد اسکے ہاتھ واسطے قنوت کے اٹھائے اور غمگین و محزون ہو کر اس دعا کو بجائے قنوت کے
پڑھے سیدی سیدی هذه یدای قد مددتهما الیك بالذنوب
مملوّة وعینای بالرجاء ممدودة وحق لمن دعاك بالندم
تذللا ان تجیبه بالكرم تفضلا سیدی أمن اهل الشقاء
خلقتنی فأطیل بكائی ام من اهل السعادة خلقتنی فأبشر رجائی
سیدی ألضرب المقامع خلقت اعضائی ام لشرب الحمیم خلقت
امعائی سیدی لو ان عبدا استطاع الهرب من مولاه لكنت
اول الهاربین منك لكنی اعلم انی لا افوتك سیدی لو ان عذابی
مما یزید فی ملكك لسألتك الصبر علیه غیر انی اعلم
انه لا یزید فی ملكك طاعة المطیعین ولا تنقص منه
معصیة العاصین سیدی ما انا وما خطری هب لی بفضلك و
جللنی بسترك واعف عن توبیخی بكرم وجهك الهی وسیدی ارحمنی
مصروعا علی الفراش تقلبنی ایدی احبتی وارحمنی مطروحا

عَلَى الْمُقْتَسِلِ بِمَسْأَلَتِي صَالِحَ جِيرَتِي وَارْحَمْنِي وَلَا تَتَنَاوَلُ
الْاَقْرِبَاءُ مَكْرُوهَاتِ جِنَايَتِي وَاسْحَرْ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ بِالظُّلْمِ وَحْشَتِي
وَغُرْبَتِي وَوَحْدَتِي بعد اسکے چالیس مومنین کے واسطے دعاے مغفرت کرے اس طرح
سے کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَفُلَانٍ اور بجاے فلان کے ان مومنین کا نام لے [illegible]
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ [illegible] بعد اسکے ستر مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لِجَمِيْعِ ظُلْمِيْ وَجُرْمِيْ وَاِسْرَافِيْ
عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بعد سلام کے [illegible] بعد اسکے سجدے
میں جاوے اور یہ دعا پڑھے يَا خَيْرَ مَنْ رُغِبَ اِلَيْهِ اَشْفَقَ الرَّاغِبِيْنَ يَا
اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ فِيْ شَاْنِيْ كُلِّهٖ بعد اسکے دعا حق تعالیٰ سے مانگے کہ دعا اسوقت
کی مقرون باجابت ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ نماز شب بلکہ کل نماز سنتی بیٹھ کر
پڑھ سکتا ہے لیکن بغیر عذر کے کھڑے ہو کر نماز شب پڑھنا بہتر ہے

فصل (۴۳) نماز غفیلہ میں

نماز غفیلہ واسطے بر آنے حاجات کے نہایت مفید ہے اور یہ نماز دو رکعت درمیان
مغرب و عشا کے پڑھی جاتی ہے اور اسکے پڑھنے کی حدیث میں نہایت تاکید ہے اور طریقہ
اسکا اس طرح سے ہے کہ نیت کرے دو رکعت نماز غفیلہ پڑھتا ہوں میں سنت قربۃً الی اللہ
پھر اللہ اکبر کہکر سورہ حمد اور بعد سورہ حمد کے یہ آیہ پڑھے وَذَا النُّوْنِ
اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا
لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ بعد اسکے اللہ اکبر
کہکر رکوع اور سجدے میں جاوے بعد فراغ رکوع و سجود کے واسطے دوسری رکعت کے کھڑا ہو

پھر دوسری رکعت میں بعد الحمد کے یہ آیہ پڑھے وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا
إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا
وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ
مُبِينٍ پھر قنوت کو دونوں ہاتھ بلند کرکے قنوت میں یہ دعا پڑھے
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَفَاتِحِ الْغَيْبِ الَّتِي لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا أَنْتَ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَفْعَلَ بِي اس کے بجائے اپنی حاجت بیان کرکے
اور کہے اللَّهُمَّ أَنْتَ وَلِيُّ نِعْمَتِي وَالْقَادِرُ عَلَى طَلِبَتِي تَعْلَمُ حَاجَتِي
فَأَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمَّا قَضَيْتَهَا
لِي پھر حاجت اپنی بیان کرے جو کچھ سوال کرے حق تعالیٰ عطا فرماوے پھر
اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جا کر بعد فراغ سجود و تشہد پڑھ کر نماز کو تمام کرے

فصل (۳۴) نماز آیات میں

واضح ہو کہ جب آفتاب یا ماہتاب کو گہن لگے اسی وقت نماز پڑھنا واجب ہے اور احتیاط یہ ہے کہ
کہ انجلا شروع ہونے پر اسکے نماز کو بجا لاوے اور اگر وقت وسیع ہو تو نماز کا طول دینا
اور سورہ طولانی پڑھنا اور پھر نماز کا اعادہ کرنا سنت ہے جب تک کہ گہن لگا ہو اسے وقت
میں وسعت باقی ہو اور جب وقت کہ چھوٹنا شروع ہو تو نزدیک بعض علما کے وقت جاتا رہتا
ہے لیکن بعد تمام انجلا کے وقت کے فوت میں کچھ خلاف نہیں ہے بعد انجلی ہو جانے کے قضا
بھی لازم ہوتی ہے اگر عمداً ترک کی ہو اور اگر بسبب عدم علم کے ترک ہوئی ہو اور معلوم ہو کہ
تمام قرص کو گہن ہوا تھا تو پھر قضا کی حاجت نہیں ہے اگرچہ قضا احوط ہے اور اسی طرح نماز
زلزلہ اور نماز آندھی سرخ و سیاہ کی بھی واجب ہے اور اس میں تاخیر روا نہیں اور اگر تاخیر کرے تو
گنہگار ہوتا ہے اور قضا لازم ہے بنا بر قول احوط کے مگر جب علم حاصل ہو تو قضا ثابت نہیں لیکن
احوط ہے اور نماز زلزلہ کی قضا نہیں ہوتی بلکہ تمام عمر تک ادا ہے بنا بر مشہور کے اگرچہ بعد رہے

تاخیر کریگا اور اختیاراً گنہگار ہوگا اور احوط یہ ہے کہ بعد برطرف ہونے زلزلے کے بہ نیت قربت پڑھے
اور ادا اور قضا کی نیت کچھ نہ کرے اور اگر وقت نماز حاضرہ یومیہ کا تنگ ہو خواہ نماز آیات
ادا ہو خواہ قضا تو پہلے نماز یومیہ کو بجا لاوے اور بعد اسکے نماز آیات کو معلوم ہو کہ نماز آیات
کی دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں پانچ پانچ رکوع ہیں ترکیب یہ ہے کہ نیت کرے کہ نماز سورج
یا چاند گہن یا زلزلہ یا آندھی سرخ و سیاہ کی پڑھتا ہوں میں ادا یا قضا واجب قربۃً الی اللہ
بعد اسکے اللہ اکبر کہکر سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑھکر اللہ اکبر کہکر رکوع میں جاوے
بعد فراغ ذکر رکوع کے اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو کر سورہ حمد اور دوسرا سورہ
پڑھے اسی طرح اول رکعت میں کل پانچ رکوع کرے اور قبل دوسرے رکوع اور چوتھے
رکوع کے دعاے قنوت پڑھے اور ہر رکوع سے سر اٹھانے کے وقت صرف اللہ
اکبر کہے مگر بعد پانچویں رکوع کے سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سیدھا کھڑا ہو کر سجدہ میں
جاوے بعد فراغ سجدتین دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو اور جس طرح رکعت اول پانچ رکوع سے
پڑھی تھی اسی طرح دوسری رکعت میں پانچ رکوع کرے مگر دوسری رکعت میں قبل پہلے رکوع
کے اور تیسرے رکوع کے اور پانچویں رکوع کے قنوت پڑھنا چاہیئے اور اس دوسری رکعت
میں بھی بعد پانچویں رکوع کے سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سیدھا کھڑا ہو کر سجدہ میں
جاوے اور بعد سجدتین دعاے تشہد پڑھکر سلام کہکر نماز کو تمام کرے خلاصہ یہ کہ دونوں
رکعتوں میں پانچ پانچ رکوع ہیں اول رکعت میں قبل دوسرے رکوع اور چوتھے رکوع
کے قنوت پڑھنا چاہیے اور دوسری رکعت میں قبل پہلے رکوع اور تیسرے رکوع
اور پانچویں رکوع کے قنوت پڑھے دونوں رکعتوں میں دس رکوع اور پانچ قنوت ہیں اور
ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے بجاے دوسرے سورہ کے حمد پڑھ سکتا ہے بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے ایک سورہ کے آیات کو پانچ حصے کرے اور ہر ایک کو
قبل رکوع کے پڑھے مثلاً بعد سورہ حمد کے سورہ قل ہو اللہ احد کو پانچ ٹکڑے

کرکے پڑھنا چاہیے تو بسم اللہ کو بھی جزو سورہ کا سمجھے کیونکہ بدون بسم اللہ کے کوئی سورہ پڑھنا صحیح نہیں ہے لیکن پانچ ٹکڑے اسطرح پر کرے کہ بعد سورۂ حمد کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ کہے اور اللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر رکوع اول کرے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر سیدھا کھڑا ہو کر قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ۝ کہکر بعد تکبیر کے دعائے قنوت پڑھے بعد دعائے قنوت تکبیر کہکر دوسرا رکوع کرے بعد تکبیر کہکر سیدھا کھڑا ہو کر اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ کہکر بعد تکبیر تیسرا رکوع کرے بعد تکبیر کے رکوع سے پھر سیدھا کھڑا ہو کر لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ بعد تکبیر دعائے قنوت پڑھے اور بعد دعائے قنوت کے پھر تکبیر کہکر چوتھا رکوع کرے بعد تکبیر کے پھر سیدھا کھڑا ہو کر وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ کہکر بعد تکبیر کے پانچواں رکوع کرے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہکر بعد تکبیر کے سجدہ میں جاوے اسی طرح دوسری رکعت میں بھی قل ہو اللہ احد پڑھے لیکن دوسری رکعت میں خیال رہے کہ قبل پہلے رکوع کے اور تیسرے رکوع کے اور پانچویں رکوع کے قنوت پڑھنا چاہیے اس صورت میں بعد سورہ حمد کے پھر سورۂ حمد پڑھنا ضرور نہیں لیکن نماز پڑھنا بطریق اول یعنی ہر رکوع سے اول پہلے حمد اور پھر سورہ کامل پڑھنا افضل ہے

فصل (۷۵) نماز نذر و عہد و طواف و اجارہ و قضائے والدین

سوائے نماز آیات و پنجگانہ کے نماز نذر و عہد و قسم و طواف و نماز قضائے والدین بھی واجب ہے اور تفصیل انکی ذیل میں درج ہے لیکن نماز نذر اور عہد میں یہ بھی ضرور ہے کہ جب اپنے اوپر صیغہ نذر یا عہد کا اپنے اوپر واجب کرے لیکن صیغہ نذر کا یہ ہے کہ یوں کہے کہ اگر فلاں مطلب میرا حاصل ہو جاوے تو واسطے خدا کے دو رکعت نماز پڑھوں گا اور اسی طرح سے اگر روزہ کی نذر کرے یا راہ خدا میں کچھ دینے کی نذر کرے تو واجب ہوتا ہے اور اگر عہد کرے اس طرح پر کہ عہد کیا میں نے خدا سے کہ اگر فلاں مطلب میرا حاصل ہو جاوے تو دو رکعت نماز پڑھوں یا پانچ روپیہ مومنین کو دوں تو اس صورت میں اسکا وفا کرنا لازم ہے

تیسری نماز قسم ہے کہ یہ بھی واجب ہے جبکہ وقت کسی کے کہ خدا کی قسم دو رکعت نماز پڑھونگا تو بھی نماز واجب ہو جائیگی اور چوتھی نماز طواف ہے کہ یہ بھی واجب ہے اگر طواف واجبی ہو اور پانچویں نماز اجارہ ہے کہ یہ بھی واجب ہے جبکہ وقت اجارہ یعنی نماز دوسری کی بابت سے اپنے اوپر واجب کرے اور چھٹی نماز قضائے والدین ہے کہ بعد انتقال باپ کے بیٹے بڑے پر واجب ہے کہ اسکو ادا کرے لیکن انکی کچھ شرطیں ہیں کہ کتب مبسوطہ میں ہیں۔

فصل (۶۷) نماز استسقاء

مروی ہے کہ جب پانی نہ برسے اور خواہش باران ہو تو چاہیے کہ بروز جمعہ بعد خطبہ امام کو چاہیے کہ لوگوں کو توبہ کرنے کا حکم کرے یا تین روز بعد روزہ رکھے کہ امام روزہ رکھے اور تیسرے روز یعنی بروز دوشنبہ یا جمعہ کو بخضوع و خشوع استسقاء کرتا ہوا صحرا کی طرف جائے اور مردوں اور لڑکوں کو اور بوڑھوں کو اپنے ساتھ لیجائے ایسے لوگوں کو چاہیے کہ جب امام صحرا میں پہونچے اور قصد پڑھنے نماز کا کرے تو تین مرتبہ الصلوٰۃ کہے بعد اسکے امام دو رکعت نماز بجا لائے اس طرح پر کہ رکعت اول میں بعد سورہ حمد کے سبح اسم پڑھے بعد اسکے دونوں ہاتھوں کو جانب آسمان واسطے پڑھنے دعائے قنوت کے بلند کرے بعد پڑھنے دعائے قنوت کے پھر اللہ اکبر کہے اور پھر ہاتھوں کو جانب آسمان بلند کرے اور دعائے قنوت پڑھکر اللہ اکبر کہکر پھر ہاتھوں کو جانب آسمان بلند کرے اور دعائے قنوت پڑھے [illegible] اسی طرح رکعت اولی میں پانچ مرتبہ دعائے قنوت پڑھے اور بعد پانچویں مرتبہ پڑھنے دعائے قنوت کے اللہ اکبر کہکر رکوع اور سجدہ میں جاکر پھر واسطے دوسری رکعت کے کھڑا ہو اور [illegible] بعد سورہ حمد کے سورہ [illegible] پڑھکر چار مرتبہ قنوت [illegible] اللہ اکبر [illegible] اللہ اکبر [illegible]

[illegible]

اَللّٰھُمَّ [illegible]

المبینۃ لبیدنا فارغ ہوئے نماز سے کہ پیشنماز منبر پر جا کر عبا کو پلٹ دے اسطرح پر کہ جو سرا دہنے
کندھے پر ہے اسکو بائیں کندھے پر اور جو بائیں کندھے پر ہے اسکو دہنے کندھے پر ڈالے
بعد اسکے دو خطبے پڑھے جب خطبوں سے فارغ ہو تو رو بقبلہ ہو کر سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
کہے اور بعد اسکے دہنی طرف منھ کر کے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اور بعد اسکے بائیں طرف
منھ کر کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سو مرتبہ کہے بعد اسکے حاضرین کی طرف منھ کر کے سو
مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے اور حاضرین کو چاہیے کہ جو امام کہے وہ بھی باواز بلند کہیں اور
دوسری روایت میں ہے کہ بہتر یہ ہے کہ نماز مذکور میں اس قنوت کو پڑھے کہ جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اور افضل قنوت ہے وہ یہ ہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَاَسْئَلُهٗ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيَّ تَوْبَةَ عَبْدٍ ذَلِيْلٍ
خَاضِعٍ فَقِيْرٍ بَائِسٍ مِسْكِيْنٍ مُسْتَكِيْنٍ لَا يَمْلِكُ لِنَفْسِهٖ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا اَللّٰهُمَّ مُعْتِقَ
الرِّقَابِ وَرَبَّ الْاَرْبَابِ وَمُنْشِئَ السَّحَابِ وَمُنْزِلَ الْقَطْرِ
مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ بَعْدَ مَوْتِهَا فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُخْرِجَ
النَّبَاتِ وَجَامِعَ الشَّتَاتِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاسْقِنَا غَيْثًا
مُّغِيْثًا غَدَقًا مُّغْدِقًا هَنِيْئًا مَّرِيْئًا تُنْبِتُ بِهِ الزَّرْعَ وَتُدِرُّ بِهِ
الضَّرْعَ وَتُحْيِيْ بِهٖ مِمَّا خَلَقْتَ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا اَللّٰهُمَّ اسْقِ
عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بِلَادَكَ الْمَيْتَةَ اور
چاہیے کہ پڑھی جاوے بعد نماز کے وہ دعا کہ صحیفہ کاملہ میں امام زین العابدین سے
منقول ہے اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ بِغَيْثِكَ
الْمُغْدِقِ مِنَ السَّحَابِ الْمُنْسَاقِ لِنَبَاتِ اَرْضِكَ الْمُوْنِقِ

فِي جَمِيعِ الْآفَاقِ وَامْنُنْ عَلَى عِبَادِكَ بِإِينَاعِ الثَّمَرَةِ وَأَحْيِ بِلَادَكَ
بِبُلُوغِ الزَّهْرَةِ وَأَشْهِدْ مَلَائِكَتَكَ الْكِرَامَ السَّفَرَةَ بِسَقْيٍ مِنْكَ
نَافِعٍ دَائِمٍ غُزْرُهُ وَاسِعٍ دِرَرُهُ وَابِلٍ سَرِيعٍ عَاجِلٍ
تُحْيِي بِهِ مَا قَدْ مَاتَ وَتَرُدُّ بِهِ مَا قَدْ فَاتَ وَتُخْرِجُ بِهِ مَا هُوَ آتٍ
وَتُوَسِّعُ بِهِ فِي الْأَقْوَاتِ سَحَاباً مُتَرَاكِماً هَنِيئاً مَرِيئاً طَبَقاً
مُجَلْجَلاً غَيْرَ مُلِثٍّ وَدْقُهُ وَلَا خُلَّبٍ بَرْقُهُ اللَّهُمَّ اسْقِنَا
غَيْثاً مُغِيثاً مَرِيعاً مُمْرِعاً عَرِيضاً وَاسِعاً غَزِيراً تَرُدُّ بِهِ النَّهِيضَ
وَتَجْبُرُ بِهِ الْمَهِيضَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا سَقْياً تُسِيلُ مِنْهُ الظِّرَابَ وَ
تَمْلَأُ مِنْهُ الْجِبَابَ وَتُفَجِّرُ بِهِ الْأَنْهَارَ وَتُنْبِتُ بِهِ الْأَشْجَارَ
وَتُرْخِصُ بِهِ الْأَسْعَارَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ وَتَنْعَشُ بِهِ الْبَهَائِمَ
وَالْخَلْقَ وَتُكْمِلُ لَنَا بِهِ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ وَتُنْبِتُ لَنَا بِهِ الزَّرْعَ
وَتُدِرُّ بِهِ الضَّرْعَ وَتَزِيدُنَا بِهِ قُوَّتَنَا اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ظِلَّهُ
عَلَيْنَا سَمُوماً وَلَا تَجْعَلْ بَرْدَهُ عَلَيْنَا حُسُوماً وَلَا تَجْعَلْ صَوْبَهُ
عَلَيْنَا رُجُوماً وَلَا تَجْعَلْ مَاءَهُ عَلَيْنَا أُجَاجاً اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور دعا کو بھی پڑھنا اس نماز کا سفر میں اور اپنے گھر میں اور
تنہائی میں بھی پڑھ سکتا ہے اور اس دعا کو تنہا بدون نماز کے بھی پڑھ سکتا ہے

فصل (۷۷) نماز رسول خدا صلعم

نماز جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت نماز ہے اس ترکیب سے کہ پہلی رکعت
میں بعد سورۂ حمد کے پندرہ مرتبہ سورۂ انا انزلناہ پڑھے اور اسکے رکوع میں پندرہ مرتبہ
[illegible] پندرہ مرتبہ انا انزلناہ پڑھے اور اسی طرح [illegible] سورۂ

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ کو پندرہ مرتبہ پڑھے بعد اسکے سجدہ میں جاوے اور پھر اسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑھے اور پھر سجدہ سے سر اٹھالے اور درست بیٹھکر اسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑھے بعد اسکے دوسرے سجدہ میں جاوے اور اسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑھے بعد اسکے سر سجدہ سے اٹھاکر درست بیٹھکر پندرہ مرتبہ پھر اسی سورہ کو پڑھے بعد اسکے واسطے دوسری رکعت کے اٹھ کھڑا ہووے اور اس رکعت کو بھی مثل رکعت اول کے بجالاوے اور جب دوسری رکعت میں دوسرے سجدہ سے فارغ ہو تو قبل تشہد کے اسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑھے پھر تشہد اور سلام بجالاکے حاجت اپنی خدا سے طلب کرے حضرت امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب فارغ ہوگا نماز سے تو درمیان اسکے اور خدا کے کوئی گناہ باقی نہ رہیگا مگر یہ کہ بخشا جاوے اور جو دعا طلب کریگا وہ روا ہوگی

فصل (۷۸) نماز جناب امیر المومنین علیہ السلام

نماز جناب امیر المومنین علیہ السلام چار رکعت ہے دو دو رکعت پر سلام اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور جب چاروں رکعتوں سے فارغ ہو تو اس تسبیح کو جو اس جناب کی ہے پڑھے سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُهُ أَحَدٌ فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ

شیخ ابو جعفر طوسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز حضرت امیر المومنینؑ کی بجالاوے اپنے گناہوں سے اسطرح باہر آتا ہے کہ جسطرح لڑکا روز ولادت اپنی ماں کے شکم سے پاک و پاکیزہ پیدا ہوتا ہے اور جملہ حوائج اس شخص کے بر آتے ہیں

فصل (۷۹) نماز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی نماز حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا پڑھے درمیان اسکے اور خدائے تعالی کے کوئی گناہ نہ رہیگا مگر یہ کہ بخشا جاویگا اور وہ دو رکعت ہے رکعت اول میں بعد سورہ الحمد کے سو مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے سو مرتبہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور بعد نماز کے تسبیح آنحضرت صلوات اللہ علیہا پڑھے

فصل (۸۰) نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ

نماز جعفر طیارؓ چار رکعت ہے پڑھنے نماز جعفر طیارؓ کا ثواب بہت ہے کہ یہ رسالہ گنجائش اسکے تحریر کی نہیں رکھتا واسطے قضائے حاجات کے نمازیں مفید ہیں اور یہ نماز رسالہ تحفۃ الحاجۃ میں تحریر ہو چکی ہے رسالہ ہذا میں ترکیب اسکے پڑھنے کی نہیں لکھی

فصل (۸۱) نماز شکر

مصباح کفعمی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جسکو خدائے تعالی کوئی نعمت عطا فرماوے اور کوئی غم دور کرے تو دو رکعت نماز شکر یہ ادا کرے رکعت اول میں بعد سورہ حمد کے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور دوسری رکعت میں بعد سورہ حمد کے قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور رکعت اول کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شُكْرًا وَّحَمْدًا اور دوسری رکعت کے رکوع و سجود میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اسْتَجَابَ دُعَائِيْ وَاَعْطَانِيْ مَسْئَلَتِيْ اور بعد نماز کے دعائے علی بن الحسینؑ پڑھے کہ اسکو وہ حضرتؑ مقام شکر میں پڑھا کرتے تھے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ اَحَدًا لَا يَبْلُغُ مِنْ شُكْرِكَ غَايَةً اِلَّا حَصَلَ عَلَيْهِ مِنْ اِحْسَانِكَ مَا يُلْزِمُهُ شُكْرًا وَلَا يَبْلُغُ مَبْلَغًا مِنْ طَاعَتِكَ وَاِنِ اجْتَهَدَ اِلَّا كَانَ مُقَصِّرًا دُوْنَ اسْتِحْقَاقِكَ بِفَضْلِكَ فَاَشْكَرُ عِبَادِكَ عَاجِزٌ عَنْ شُكْرِكَ وَاَعْبَدُهُمْ مُقَصِّرٌ عَنْ طَاعَتِكَ لَا يَجِبُ لِاَحَدٍ اَنْ تَغْفِرَ لَهُ بِاسْتِحْقَاقِهِ وَلَا اَنْ تَرْضٰى عَنْهُ بِاسْتِيْجَابِهِ

فَمَنْ غَفَرْتَ لَهُ فَبِطَوْلِكَ وَمَنْ رَضِيتَ عَنْهُ فَبِفَضْلِكَ تَشْكُرُ يَسِيرَ
مَا شَكَرْتَهُ وَتُثِيبُ عَلَى قَلِيلِ مَا تُطَاعُ فِيهِ حَتَّى كَأَنَّ شُكْرَ
عِبَادِكَ الَّذِي أَوْجَبْتَ عَلَيْهِ ثَوَابَهُمْ وَأَعْظَمْتَ عَنْهُ جَزَاءَهُمْ
أَمْرٌ مَلَكُوا اسْتِطَاعَةَ الِامْتِنَاعِ مِنْهُ دُونَكَ فَكَافَيْتَهُمْ أَوْ لَمْ
يَكُنْ سَبَبُهُ بِيَدِكَ فَجَازَيْتَهُمْ بَلْ مَلَكْتَ يَا إِلَهِي أَمْرَهُمْ
قَبْلَ أَنْ يَمْلِكُوا عِبَادَتَكَ وَأَعْدَدْتَ ثَوَابَهُمْ قَبْلَ أَنْ يُفِيضُوا
فِي طَاعَتِكَ وَذَلِكَ أَنَّ سُنَّتَكَ الْإِفْضَالُ وَعَادَتَكَ الْإِحْسَانُ
وَسَبِيلَكَ الْعَفْوُ فَكُلُّ الْبَرِيَّةِ مُعْتَرِفَةٌ بِأَنَّكَ غَيْرُ ظَالِمٍ لِمَنْ عَاقَبْتَ
وَشَاهِدَةٌ بِأَنَّكَ مُتَفَضِّلٌ عَلَى مَنْ عَافَيْتَ وَكُلٌّ مُقِرٌّ عَلَى نَفْسِهِ
بِالتَّقْصِيرِ عَمَّا اسْتَوْجَبْتَ فَلَوْلَا أَنَّ الشَّيْطَانَ يَخْتَدِعُهُمْ عَنْ
طَاعَتِكَ مَا عَصَاكَ عَاصٍ وَلَوْلَا أَنَّهُ صَوَّرَ لَهُمُ الْبَاطِلَ فِي
مِثَالِ الْحَقِّ مَا ضَلَّ عَنْ طَرِيقِكَ ضَالٌّ فَسُبْحَانَكَ مَا أَبْيَنَ كَرَمَكَ
فِي مُعَامَلَةِ مَنْ أَطَاعَكَ أَوْ عَصَاكَ تَشْكُرُ لِلْمُطِيعِ مَا أَنْتَ
تَوَلَّيْتَهُ لَهُ وَتُمْلِي لِلْعَاصِي فِيمَا تَمْلِكُ مُعَاجَلَتَهُ فِيهِ أَعْطَيْتَ
كُلًّا مِنْهُمَا مَا لَمْ يَجِبْ لَهُ وَتَفَضَّلْتَ عَلَى كُلٍّ مِنْهُمَا بِمَا يَقْصُرُ عَمَلُهُ
عَنْهُ وَلَوْ كَافَأْتَ الْمُطِيعَ عَلَى مَا أَنْتَ تَوَلَّيْتَهُ لَأَوْشَكَ أَنْ يَفْقِدَ
ثَوَابَكَ وَأَنْ تَزُولَ عَنْهُ نِعْمَتُكَ وَلَكِنَّكَ بِكَرَمِكَ جَازَيْتَهُ عَلَى
الْمُدَّةِ الْقَصِيرَةِ الْفَانِيَةِ بِالْمُدَّةِ الطَّوِيلَةِ الْخَالِدَةِ وَعَلَى الْغَايَةِ
الْقَرِيبَةِ الزَّائِلَةِ بِالْغَايَةِ الْمَدِيدَةِ الْبَاقِيَةِ لَمْ تَسُمْهُ الْقِصَاصَ
فِيمَا أَكَلَ مِنْ رِزْقِكَ الَّذِي يَقْوَى بِهِ عَلَى طَاعَتِكَ وَلَمْ تَحْمِلْهُ عَلَى
الْمُنَاقَشَاتِ فِي الْآلَاتِ الَّتِي تَسَبَّبَ بِاسْتِعْمَالِهَا إِلَى مَغْفِرَتِكَ وَلَوْ فَعَلْتَ

ذٰلِكَ بِهِ لَذَهَبَ بِجَمِيعِ مَا كَدَحَ لَهُ وَجُمْلَةِ مَا سَعَىٰ فِيهِ جَزَاءً
لِلصُّغْرَىٰ مِنْ أَيَادِيكَ وَمِنَنِكَ وَلَبَقِيَ رَهِيناً بَيْنَ يَدَيْكَ
بِسَائِرِ نِعَمِكَ فَمَتَىٰ كَانَ يَسْتَحِقُّ شَيْئاً مِنْ ثَوَابِكَ لَا مَتَىٰ هٰذَا
يَا إِلٰهِي حَالُ مَنْ أَطَاعَكَ وَسَبِيلُ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فَأَمَّا الْعَاصِي
أَمْرَكَ وَالْمُوَاقِعُ نَهْيَكَ فَلَمْ تُعَاجِلْهُ بِنَقِمَتِكَ لِكَيْ يَسْتَبْدِلَ
بِحَالِهِ فِي مَعْصِيَتِكَ حَالَ الْإِنَابَةِ إِلَىٰ طَاعَتِكَ وَلَقَدْ كَانَ
يَسْتَحِقُّ فِي أَوَّلِ مَا هَمَّ بِعِصْيَانِكَ كُلَّ مَا أَعْدَدْتَ لِجَمِيعِ خَلْقِكَ
مِنْ عُقُوبَتِكَ فَجَمِيعُ مَا أَخَّرْتَ عَنْهُ مِنَ الْعَذَابِ وَأَبْطَأْتَ بِهِ عَلَيْهِ
مِنْ سَطَوَاتِ النَّقِمَةِ وَالْعِقَابِ تَرْكٌ مِنْ حَقِّكَ وَرِضًى
بِدُونِ وَاجِبِكَ فَمَنْ أَكْرَمُ يَا إِلٰهِي مِنْكَ وَمَنْ أَشْقَىٰ
مِمَّنْ هَلَكَ عَلَيْكَ لَا مَنْ فَتَبَارَكْتَ أَنْ تُوصَفَ إِلَّا بِالْإِحْسَانِ
وَكَرُمْتَ أَنْ يُخَافَ مِنْكَ إِلَّا الْعَدْلُ لَا يُخْشَىٰ جَوْرُكَ عَلَىٰ مَنْ
عَصَاكَ وَلَا يُخَافُ إِغْفَالُكَ ثَوَابَ مَنْ أَرْضَاكَ فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَ
آلِهِ وَهَبْ لِي أَمَلِي وَزِدْنِي مِنْ هُدَاكَ مَا أَصِلُ بِهِ إِلَى
التَّوْفِيقِ فِي عَمَلِي إِنَّكَ مَنَّانٌ كَرِيمٌ اور بعد اسکے مناجات شکر کو کہ امام رضا ع
سے کتاب وسائل الی المسائل میں منقول ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ مَرَدِّ نَوَازِلِ الْبَلَاءِ وَمُلِمَّاتِ الضَّرَّاءِ
وَكَشْفِ نَوَائِبِ اللَّأْوَاءِ وَتَوَالِي سُبُوغِ النَّعْمَاءِ وَلَكَ الْحَمْدُ
يَا رَبِّ عَلَىٰ هَنِيءِ عَطَائِكَ وَمَحْمُودِ بَلَائِكَ وَجَلِيلِ آلَائِكَ
وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَىٰ إِحْسَانِكَ الْكَثِيرِ وَخَيْرِكَ الْغَزِيرِ وَتَكْلِيفِكَ
الْيَسِيرِ وَدَفْعِكَ الْعَسِيرِ وَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ عَلَىٰ تَثْمِيرِكَ

قَلِيلَ الشُّكْرِ وَإِعْطَائِكَ وَافِرَ الْأَجْرِ وَحَطِّكَ مُثْقَلَ الْوِزْرِ
وَقَبُولِكَ ضَيِّقَ الْعُذْرِ وَوَضْعِكَ بَاهِظَ الْإِصْرِ وَتَسْهِيلِكَ
مَوْضِعَ الْوَعْرِ وَمَنْعِكَ مَفْظَعَ الْأَمْرِ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى الْبَلَاءِ
الْمَصْرُوفِ وَوَافِرِ الْمَعْرُوفِ وَدَافِعِ الْمَخُوفِ وَإِذْلَالِ الْعَسُوفِ
وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى قِلَّةِ التَّكْلِيفِ وَكَثْرَةِ التَّخْفِيفِ وَتَقْوِيَةِ
الضَّعِيفِ وَإِغَاثَةِ اللَّهِيفِ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَعَةِ
إِمْهَالِكَ وَدَوَامِ إِفْضَالِكَ وَصَرْفِ إِمْحَالِكَ وَحَمِيدِ أَفْعَالِكَ
وَتَوَالِي نَوَالِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى تَأْخِيرِ مُعَاجَلَةِ الْعِقَابِ وَ
تَرْكِ مُغَافَصَةِ الْعَذَابِ وَتَسْهِيلِ طُرُقِ الْمَآبِ وَإِنْزَالِ غَيْثِ
السَّحَابِ إِنَّكَ الْمَنَّانُ الْوَهَّابُ

فصل (۲۰) فضائل و عبادات ماہ رجب

واضح ہو کہ پچیسویں رجب کو روز وفات جناب امام موسی کاظم ہے اور ستائیسویں رجب کو روز مبعث آنحضرتؐ بھی ہے ان تاریخوں میں زیارت آنحضرت علیہ السلام پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے اور زیارت آنحضرتؐ کی انشاء اللہ ماہ صفر میں بیان ہوگی اور تیرھویں رجب کو حضرت علی مرتضی علیہ السلام پیدا ہوئے ان میں زیارت جناب امیر علیہ السلام پڑھنا باعث ثواب ہے اور زیارت آنحضرتؐ کی انشاء اللہ اعمال عید غدیر میں مذکور ہوگی اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ ماہ رجب بزرگ مہینا خدا کا ہے اور کوئی مہینا حرمت و فضیلت میں اسکو نہیں پہونچتا اور قتال کفار سے اس ماہ میں حرام ہے رجب ماہ خدا کا ہے اور شعبان مہینا میرا ہے اور رمضان میری امت کا مہینا ہے جو کوئی رجب میں ایک دن روزہ رکھے مستوجب خوشنودی بزرگ خدا سے ہو اور غضب الہی اس سے دور ہو اور ایک دروازہ جہنم کے دروازوں میں سے اسکے منھ پر بند ہو جاوے جسکا [illegible]

موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی ایک روزہ رجب میں رکھے ایک سال کی راہ تک
آتش جہنم اس سے دور ہو اور جو کوئی تین روزہ رکھے بہشت اسکے واسطے واجب ہو
اور آنحضرت سے منقول ہے کہ رجب ایک نہر بہشت کا نام ہے دودھ سے سفید تر اور شہد سے
شیریں تر جو کوئی ایک روزہ رجب میں رکھے البتہ اس نہر سے پانی پیئے اور بسند معتبر
حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ ماہ رجب میری امت کے
استغفار کا مہینا ہے اسمیں بہت طلب آمرزش کرو کہ خدا بخشنے والا اور مہربان ہے اور اس
مہینے میں رحمت خدا میری امت پر بہت نازل ہوتی ہے پس بہت کہا کرو أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ
أَسْئَلُهُ التَّوْبَةَ اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی تین روزے
رجب میں رکھے ہر روزہ میں ایک سال کے روزہ کا اسکو ثواب ہو اور جو سات روزے
رکھے دروازے جہنم کے اسپر بند ہوں اور جو آٹھ روزے رکھے دروازے بہشت کے اسپر
کھل جائیں اور جو پندرہ روزے رکھے خدا اسکا حساب آسان کرے اور جو تمام رجب میں روزے
رکھے اللہ تعالیٰ خوشنودی اپنی اسکے لیے لکھے اور جسکے لیے خدا اپنی خوشنودی لکھدے ہرگز اسکو
عذاب نہ کرے اور ابن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بسند معتبر سالم سے روایت کی ہے کہ کہا گیا میں
خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ میں آخر رجب میں کہ چند روز باقی تھے جب نظر مبارک مجھپر پڑی پوچھا
کہ آیا روزہ رکھا ہے تو نے اس ماہ میں میں نے کہا نہیں واللہ اے فرزند رسول خدا فرمایا کہ اتنا
ثواب تجھ سے فوت ہوا کہ مقدار اسکی سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا بدرستیکہ یہ وہ ماہ ہے کہ خدا
نے اسکو اور مہینوں پر فضیلت دی ہے اور حرمت اسکی بڑی کی ہے اور روزہ رکھنے والے کو
اسمیں گرامی رکھنا اپنے اوپر واجب کیا ہے پس میں نے کہا یا ابن رسول اللہ اگر باقی ماندہ
مہینے میں روزہ رکھوں تو کچھ ثواب سے فائز ہوں گا فرمایا کہ اے سالم جو کوئی ایک روزہ
آخر ماہ میں رکھے خدا اسکو ایمن کرے شدت سکرات اور ہول بعد مرگ اور عذاب قبر سے اور جو
کوئی دو روز آخر ماہ میں روزہ رکھے صراط پر آسانی سے گذرے اور جو کوئی تین روز آخر

ماہ میں روزہ رکھے ایمن ہوتے ہیں بزرگ قیامت اور شدت اور ہول قیامت سے اور برات
بیزاری کی آتش جہنم سے اسکو عطا کرے اور حضرت امیر سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ایک
روز اول یا وسط یا آخر ماہ رجب میں روزہ رکھے گناہ گذشتہ اسکے بخشے جائیں اور جو
کوئی تین روز اول یا وسط یا آخر رجب میں روزہ رکھے گناہ گذشتہ اور آیندہ اسکے
بخشے جائیں اور جو کوئی ایک ہفتہ اس ماہ میں رکھے آتش جہنم سے آزاد ہو اور جو
شفاعت اسکی ستر ہزار گنہگار کے حق میں قبول ہو اور جو کوئی اس ماہ میں
تصدق کرے خدا اسکو ثواب بہشت میں اسکو عطا فرمایا
اور گناہ اس سے نہ ہوں اور کسی دل میں نہ گزرے
روایت کی ہے کہ جب روز قیامت ہو منادی درمیان عرش سے ندا کرے کہ کہاں ہیں رجبیون
پس ایک گروہ اٹھے کہ نور انکے چہروں کا تمام محشر کو روشن کرے اور تاج شاہی انکے سر پر ہو
کہ مکلل ہو جواہر اور مروارید اور یاقوت سے اور ہر ایک کے ساتھ ہزار فرشتے دہنی جانب سے
اور ہزار فرشتے بائیں جانب سے ہوں اور سب انکو ندا کریں کہ گوارا ہوں تمکو نعمتیں حق تعالی
کی اے بندگان خدا اور خدا ندا کرے انکو کہ اے بندو اور کنیزو میرے میں اپنی عزت و جلال
کی قسم یاد کرتا ہوں کہ میں تمکو اچھی جگہ ساکن کرونگا اور بخشش تمہارے واسطے کرونگا
اور دونگا میں تمکو بہشت میں غرفے کہ نہریں انکے نیچے جاری ہوں اور ہمیشہ آنمیں
میں رہو تم اور اچھی مزدوری ہے میرے واسطے محنت کرنے والوں کی تمہیں اسلیے کہ میں نے
تمپر واجب کیا ہو روزہ رکھا تمنے میرے واسطے اس ماہ میں کہ حرمت اسکی بہت بڑی کی تھی
میں نے اور حق اسکا واجب کیا تھا میں نے اے ملائکہ میرے بندوں اور کنیزوں کو داخل
بہشت کرو تب حضرت نے فرمایا کہ یہ ثواب اس شخص کے واسطے ہے جو رجب میں روزہ
رکھے اگرچہ ایک روزہ ہو اول یا درمیان یا آخر کا اور روزہ اول ماہ رجب بہت فضیلت
رکھتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ پہلا رجب کو نوح کشتی پر سوار ہوئے

اور حکم کیا سب جن وانس کو جو کشتی میں تھے کہ روزہ رکھیں اور جو کوئی یہ روزہ رکھے یکسالہ
راہ آتش جہنم اس سے دور ہوا اور حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جو کوئی روزہ رکھے
اول رجب کو ثواب خدا میں رغبت کے لیے بہشت اسکے واسطے واجب ہوا اور جو کوئی ایک
دن وسط ماہ میں روزہ رکھے حق تعالیٰ شفاعت اسکی قبول کرے اسقدر لوگوں کے حق میں جو
بقدر قبیلہ ربیعہ اور مضر کے ہوں کہ وہ دو قبیلہ عظیم ہیں قبائل عرب سے اور جو کوئی ایک
روز آخر ماہ میں روزہ رکھے حق تعالیٰ اسکو بادشاہان بہشت سے کرے اور قبول کرے
شفاعت اسکی باپ ماں اور بیٹی بیٹا بھائی بہن چچا پھوپھی خالو خالہ اور اسکے سب ہمسایوں
اور آشناؤں کے حق میں اگرچہ سب مستوجب جہنم ہوں مروی ہے کہ جو کوئی تمام ماہ رجب میں روزہ
رکھے خدا تعالیٰ سب گناہ اسکے بخشے اگرچہ گناہ اسکے عظیم ہوں اور خدا تعالیٰ اس سے
راضی ہو اور ہرگز اسپر عذاب نہ کرے اور بہشت میں چالیس ہزار ہزار قصر عطا فرماوے گا اور
ہر قصر میں چالیس ہزار ہزار گھر اور ہر گھر میں چالیس ہزار ہزار خوان اور ہر خوان پر چالیس ہزار
ہزار کاسے اور ہر کاسے میں چالیس ہزار ہزار طرح کی نعمت اور ہر گھر میں چالیس ہزار ہزار فرش
اور ہر فرش پر ایک ایک حور بیٹھی ہوگی اور ہر ایک حور کے سو ہزار گیسو لٹکتے ہونگے اور ہزار ہزار
لونڈیاں خدمت میں ہونگی ۔ اور بعض روایات معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی روزہ سے
عاجز ہو یا اسپر دشوار ہو بعوض روزہ مستحب کے ایک درہم تصدق کرے اور بروایت
دیگر بعوض ہر روزہ کے ایک مد گندم یا جو وارد ہوئے ہیں اور مد کا وزن ستر مثقال
اور درہم بحساب روپیہ انگریزی ہوتا ہے اور ایک روایت میں مخصوص
روزہ مبارک رجب میں ایک روٹی بھی وارد ہوئی ہے اگر قادر روزہ پر نہو
اور حمل کرنے میں اسپر جو پریشان ہو اور قادر تصدق پر اور درہم پر نہو مخصوص
ماہ رجب میں حضرت رسول صلعم سے وارد ہوا ہے کہ روزہ کے بدلے اگر قادر اسپر نہو ہر روز
سو بار تسبیح اس تسبیح کو پڑھے تا کہ ثواب روزہ کا پاوے سُبْحَانَ الْاِلٰهِ الْجَلِيْلِ سُبْحَانَ الخ

مَنْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ سُبْحَانَ الْاَعَزِّ الْاَکْرَمِ سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ
الْعِزَّ وَهُوَ لَهٗ اَهْلٌ اور روایات معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی ارادہ روزوں کے
رکھنے کا کرے اور قصد روزہ سنت کا کیا ہو اور برادر مومن اسکی تواضع کرے تو ثواب افطار روزہ
رکھنے سے زیادہ ہے ستر حصہ اور جو اظہار نکرے کہ میرا روزہ ہے تو ثواب اسکا زیادہ ہے اور
برابر ایک سال کے روزے کے ہے اور عورت کو روزہ سنت رکھنا بے اجازت شوہر اور غلام
اور کنیز کو بے اجازت مالک اور اولاد کو بے اذن والدین اور مہمان کو بے اذن میزبان ظاہر ہوتا ہے
کہ خوب نہیں اور مشہور درمیان علما یہ ہے کہ روزہ سنت مملوک بے اذن مالک باطل ہے اور
ایسے ہی روزہ سنتی عورت کا بے اذن شوہر کے صحیح نہیں اور درباب باپ کے بارہ میں مشہور
یہ ہے کہ روزہ سنتی فرزند کا بے اذن اُسکے مکروہ ہے اور باطل نہیں اور بعض کہتے ہیں کہ بے رخصت
باپ کے اور احوط یہ ہے کہ بغیر اذن والدین کے روزہ سنت نہ رکھے اور روزہ مہمان میں بھی
بدون اذن میزبان خلاف ہے اور احوط یہ ہے کہ وہ دونوں بغیر اذن ایک دوسرے کے
روزہ مستحب نہ رکھیں اگرچہ ظاہر یہ ہے کہ مکروہ ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین
روز اول رجب میں یہ دعا پڑھتے تھے اور علما نے ذکر کیا ہے کہ ہر روز پڑھنا اس دعا کا سنت ہے
یَا مَنْ یَمْلِکُ حَوَائِجَ السَّائِلِیْنَ وَیَعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ لِکُلِّ مَسْئَلَةٍ
مِنْکَ سَمْعٌ حَاضِرٌ وَجَوَابٌ عَتِیْدٌ اَللّٰهُمَّ وَمَوَاعِیْدُکَ الصَّادِقَةُ
وَاَیَادِیْکَ الْفَاضِلَةُ وَرَحْمَتُکَ الْوَاسِعَةُ فَاَسْئَلُکَ اَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تَقْضِیَ حَوَائِجِیْ لِلدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ شب اول ماہ رجب میں غسل سنت ہے اور منقول ہے
کہ جو کوئی شب اول و شب نیمہ و شب آخر ماہ رجب میں غسل کرے گناہوں سے پاک ہوگا مانند
اُس دن کے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور چاند دیکھنے کے وقت دعائے صحیفہ کا ماہ
پڑھے کہ بہتر ہے اور علیحدہ بھی ہے اور یہ دعا منقوش ماہ نو کے دیکھنے میں استغفار اللہ ستر مرتبہ پڑھے اور اگر

سیاہ تو دیکھکر سات بار الحمد پڑھے درد چشم سے امین ہوا اور منقول ہے کہ جب چاند ماہ رجب کا
دیکھے کہے اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ
رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اور شب اول اور روز اول میں زیارت حضرت
امام حسین کی پڑھنا بہت فضیلت ہے اور حدیثہا معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی اول رجب
میں آنحضرت کی زیارت کرے بہشت اسکے لیے واجب ہو البتہ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہے کہ شب اول رجب میں بعد عشا یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ
مَلِيْكٌ وَاَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّكَ مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ يَكُنْ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكَ
لِيُنْجِحَ بِكَ طَلِبَتِيْ اَللّٰهُمَّ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ
اَنْجِحْ طَلِبَتِيْ پھر حاجات اپنی طلب کرے اور دن میں کئی نماز بھی وارد ہوئی ہیں دو رکعت
پہلا اسم اور ہر رکعت میں الحمد ایک بار اور سورۂ قل ہو اللہ احد ایک بار تاکہ دنیا کی بلاؤں اور
عذاب آخرت سے امین ہو اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ تمام ماہ رجب میں ہر صبح
و شام ستر بار کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پھر ہاتھ آسمان کی
طرف اٹھا کر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اور یہ استغفار تمام ایام سال میں
سنت ہے اور ہزار بار سورۂ قل ہو اللہ احد کا اس ماہ میں پڑھنا چاہیے بہت ثواب اس میں وارد
ہوا ہے چاہیے ایک دن میں پڑھے چاہیے تھوڑا تھوڑا کرکے تمام ماہ میں اور منقول ہے کہ جو کوئی ہزار بار
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اس ماہ کل مہینے میں پڑھے ایک لاکھ نیکیاں اسکے لیے لکھی جاتی ہیں اور سو شہر
بہشت میں اسکے واسطے بنا کرے اور شب جمعہ کی اس ماہ میں ہزار بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وارد ہوا ہے اور سو بار یہ استغفار بھی منقول ہے ہر روز تمام ماہ میں اکثر سو بار پڑھنے کی فضیلت
بہت رکھتا ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

عمل ہر شب و روز ماہ رجب

وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی ہر شب و ہر روز رجب و شعبان و رمضان میں تین تین بار سورہ الحمد و آیۃ الکرسی اور سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور تین بار کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى كُلِّ مَلَكٍ وَّنَبِيٍّ اور تین بار کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور چار سو بار کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور ایک روایت میں ہے کہ بعد اسکے تین مرتبہ سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور تین مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا پڑھے پس گناہ اسکے حق تعالیٰ بخشے اگرچہ بعدد مینہ کے قطروں اور درخت کے پتوں اور کف دریا کے ہوں اور روز قیامت حق تعالیٰ اسکو پیدا کرے گا کہ چہرہ اسکا ماہ چہاردہم کے مانند ہو اور بعوض ہر حرف کے ایک شفاعت اسکو عطا ہوگی اپنے برادران اور خواہران مومن کے حق میں اور حضرت نے فرمایا کہ اگر تمام عمر میں ایک بار یہ عمل کرے تو حق تعالیٰ ہر حرف کے بدلے ستر ہزار حسنات اسکو عطا کرے اور ہمیشہ تمام گورستان دنیا کے مستغفرین ہوں اور سات سو حاجتیں اسکی برلاوے گا اور سات سو حاجتیں اسکی وقت قبض روح اور سات سو قبر میں اور سات سو قبر سے باہر آنے کے وقت اور اتنی ہی نامہ اعمال کے اڑنے کے وقت اور وزن کے وقت اور پل صراط کے پاس برلاوے گا اور اسکو اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دیگا اور حساب آسان کرے گا اور ستر ہزار فرشتے اسکی مشایعت کریں گے جب تک کہ داخل بہشت ہو اور اسکو عطا کریں وہ چیز کہ کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو اور کسی کان نے نہ سنا ہو اور سنت ہے کہ ہر روز اس مہینے میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ صَبْرَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ وَعَمَلَ الْخَائِفِيْنَ مِنْكَ وَيَقِيْنَ الْعَابِدِيْنَ لَكَ

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْعَظِيْمُ وَاَنَا عَبْدُكَ الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ اَنْتَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ وَاَنَا الْعَبْدُ الذَّلِيْلُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَامْنُنْ بِغِنَاكَ عَلٰى فَقْرِيْ وَبِحِلْمِكَ عَلٰى جَهْلِيْ وَبِقُوَّتِكَ عَلٰى ضَعْفِيْ يَا قَوِيُّ يَا عَزِيْزُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ الْاَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّيْنَ وَاكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ اور شیخ طوسی نے اور دیگر علماء نے سلمان فارسی رضی سے روایت کی ہے کہ کہا آخر روز جمادی الثانی تھا کہ میں خدمت آنحضرت صلعم میں گیا فرمایا کہ اے سلمان تو ہم اہلبیت سے ہے جو مرد مومن یا مومنہ رجب میں تیس رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور تین بار سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ پڑھے البتہ حق تعالی محو کرے اسکے نامۂ اعمال سے ہر گناہ کہ کوچکی و بزرگی میں کیا ہو اور خدا عطا کرے اسکو ثواب اس شخص کا جسنے تمام رجب میں روزہ رکھا ہو سال آئندہ تک اور حق تعالے اسکو نمازیوں میں لکھے اور اس ماہ کے ہر روز میں ثواب ایک شہید کا شہدائے بدر سے اسکے لیے آسمان پر لیجائیں اور جسدن اس ماہ میں روزہ رکھے عبادت سال بھر کی اسکے نامۂ اعمال میں لکھیں اور ہزار درجات بہشت میں اسکے لیے بلند کریں اور جو کل ماہ میں روزہ رکھے خدا اسکو آتش جہنم سے نجات دے اور بہشت کو اسکے واسطے واجب کرے اے سلمان جبرئیل یہ نماز میرے واسطے لائے اور کہا کہ اے محمد یہ ایک علامت ہے درمیان تمہارے اور منافقین کے اسواسطے کہ منافق یہ نماز نہیں پڑھ سکتے میں نے کہا یا حضرت کیونکر اس نماز کو پڑھوں میں اور کس وقت پڑھوں فرمایا کہ پہلی تاریخ دس رکعت نماز پڑھے دو دو رکعت کرکے اور ہر رکعت میں ایک بار الحمد اور تین مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۂ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تین بار اور جب سلام پھیرے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ
الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا
مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور منہ پر ہاتھ
پھیرے اور وسط ماہ یعنی پندرھویں کو اسی طرح دس رکعت نماز پڑھے اور بعد
نماز کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اِلٰهًا وَّاحِدًا اَحَدًا فَرْدًا صَمَدًا لَمْ
يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا پس ہاتھوں کو اپنے منہ پر پھیرے اور روز آخر
ماہ میں پھر دس رکعت نماز اسی طرح پڑھے اور بعد ہر سلام کے دو دو رکعت پر ہاتھ اٹھا کے
اور کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر ہاتھوں کو منہ پر پھیرے
اور اپنی حاجت طلب کرے کہ البتہ بر آوردہ ہو اور حق تعالیٰ درمیان تیرے اور جہنم
کے سات خندق قرار دے گا عرض ہر خندق کا بقدر ما بین آسمان و زمین کے ہو اور
بعدد ہر رکعت کے ثواب ہزار ہزار رکعت کا تیرے نامۂ اعمال میں لکھتے ہیں اور برات
بیزاری جہنم سے اور صراط پر گذرنے سے لکھتے ہیں اور منقول ہے کہ جو کوئی جمعہ ماہ رجب
میں سو بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے حق تعالیٰ قیامت میں اسکو ایک نور عطا کرے
کہ اس نور سے داخل بہشت ہو وے اور آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی تیرھویں
اور چودھویں اور پندرھویں رجب کو روزہ رکھے اور ان شبوں میں مشغول عبادت
ہو ثواب نجات کے ساتھ توبہ نصوح کے اور پھر روزہ کے رکھنے میں ستر

گناہ کبیرہ اسکے بخشے جائینگے اور ستر حاجتیں برآئینگی جس وقت کہ قبر سے باہر آویگا اور
صراط و میزان کے پاس اور ایسا ہوگا کہ ستر بندے اولاد اسمعیل سے آزاد کیے ہون اور شفاعت
اسکی قبول کرینگے ستر ہزار کے حق میں اسکے اقربا سے کہ مستحق جہنم ہون اور حق تعالی بنا کریگا اسکے
واسطے بہشت فردوس میں ستر ہزار شہر اور ہر شہر مین ستر ہزار قصر ہون اور ہر قصر مین
ستر ہزار حوریں ہون اور ہر حور کے ستر ہزار خادم [illegible] اور روایت ہے حضرت امام حسین سے
کہ فرمایا [illegible] قال الله [illegible] کہ جو کوئی تیرھویں [illegible] اور چودھویں اور
پندرھویں رجب کو روزہ رکھے اور ان شبوں میں [illegible] عبادت کے [illegible]
اور قرآن شریف [illegible] اور [illegible] شب کو [illegible] رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں
[illegible] سورہ قل هو الله احد [illegible] نماز [illegible]
[illegible] اور اگر [illegible] ہو سکا اور
[illegible] حق تعالی [illegible] اور [illegible] آخرت کی اور
[illegible] کہ جو کوئی اس شب میں [illegible] رکعت نماز پڑھے [illegible] ہر رکعت
قل هو الله احد [illegible] نماز [illegible] کرے اور اگر [illegible]
[illegible] استغفر الله ذا الجلال و الاکرام [illegible] تاریخ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
منقول ہے [illegible] تاریخ کو چار رکعت نماز پڑھے اور [illegible] اور یہ دعا پڑھے
[illegible] فرمایا کہ جو کوئی [illegible] میں مبتلا ہو اور [illegible] دعا کو پڑھے [illegible] شدت اسکی
زائل ہو [illegible] چار رکعت [illegible] دو دو سلام سے پڑھے اور [illegible] بعد اسکے
پڑھے اللهم یا مذل کل جبار و یا معز المؤمنین انت کهفی

حِيْنَ تُعْيِيْنِي الْمَذَاهِبُ وَاَنْتَ بَارِئُ خَلْقِيْ رَحْمَةً بِيْ وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِيْ غَنِيًّا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِيْنَ وَاَنْتَ مُؤَيِّدِيْ بِالنَّصْرِ عَلٰى اَعْدَائِيْ وَلَوْلَا نَصْرُكَ اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوْحِيْنَ يَا مُرْسِلَ الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُنْشِئَ الْبَرَكَةِ مِنْ مَوَاضِعِهَا يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ بِالشُّمُوْخِ وَالرِّفْعَةِ فَاَوْلِيَاؤُهُ بِعِزِّهِ يَتَعَزَّزُوْنَ يَا مَنْ وَضَعَتْ لَهُ الْمُلُوْكُ نِيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ سَطَوَاتِهِ خَائِفُوْنَ اَسْئَلُكَ بِكَيْنُوْنِيَّتِكَ الَّتِي اشْتَقَقْتَهَا مِنْ كِبْرِيَائِكَ وَاَسْئَلُكَ بِكِبْرِيَائِكَ الَّتِي اشْتَقَقْتَهَا مِنْ عِزَّتِكَ وَاَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِي اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلٰى عَرْشِكَ فَخَلَقْتَ بِهَا جَمِيْعَ خَلْقِكَ فَهُمْ لَكَ مُذْعِنُوْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ پھر حاجتیں اپنی حق تعالیٰ سے طلب کرے اور تیرھویں تاریخ اس مہینے کی ولادت باسعادت جناب امیر المومنینؑ کی ہے پس اس تاریخ میں زیارت آنحضرتؑ کی پڑھیں اور زیارت عید غدیر میں مذکور ہوگی انشاء اللہ واضح ہو کہ عمدہ اعمال نصف رجب دعاے امّ داؤد ہے کہ ابن بابویہ اور شیخ طوسی اور سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہم نے سندہاے معتبرہ روایت کی ہے اور واسطے برآنے حاجات اور کشف کربات اور رفع ظلم ظالمین کے مجرب ہے اور مجمل ان روایات کا یہ ہے کہ فاطمہ مادر داؤد بن الحسن پسر زادہ حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام دایہ حضرت امام جعفر صادقؑ کی تھیں اور داؤد کی رضاعت میں دودھ اُن حضرت کو پلایا تھا اور جب محمد بن عبد اللہ بن حسن نے مدینہ میں خروج کیا تھا منصور دوانقی نے لشکر بھیجا اور اُنکو مارا اور ابراہیم برادر محمد کو شہید کیا اور عبد اللہ بن الحسن اور ایک جماعت سادات حسینی کی با غل و زنجیر مدینہ سے عراق کو لیگئے داؤد بھی درمیان انکے تھے امّ داؤد نے انکا غیب ایک مدت

میرے فرزند کی قید کی گذری اور اس سے خبر مجکو نہیں پہونچی تھی برابر دعا و تضرع کرتی تھی میں اور
اصلا اور برادران مؤمن سے درخواست دعا کرتی تھی اور وہ بھی نہیں کرتے تھے اور مطلق اثر اسکا پیدا
نہیں پاتی تھی میں اور کبھی خبر مجکو ملتی تھی کہ داؤد کو مار ڈالا اور کبھی خبر ملتی تھی کہ داؤد کو بہت اہتمام کے
ساتھ زندان عقوبت میں چن دیا اور روز بروز مصیبت وارد وہ بڑھتا جاتا تھا یہانتک کہ
غم سے گھل گئی ہوں اور بڈھی ہو گئی ہوں اور اسکے ملنے سے ناامید ہو گئی۔ یہانتک کہ ایک دن
سنا میں نے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ کو کوئی عارضہ لاحق ہے عیادت آنحضرتؑ کو گئی میں
احوال پوچھا اور دعا کرکے چاہا کہ واپس پھر آؤں میں حضرتؑ نے فرمایا کہ داؤد کی تمکو کیا
خبر ہے آخر میں نے شبیہ داؤد کا آنحضرتؑ کو دیا تھا حبیب نام داؤد سنا میں نے رونے لگی میں
اور کہا میں نے کہ آپ پر فدا ہوں داؤد کہاں ہے وہ تو عراق میں قید ہے اور میں اسکی ملاقات
سے مایوس ہوں اور آپ سے التماس دعا کرتی ہوں کہ وہ برادر رضاعی آپکا ہے حضرتؑ نے فرمایا کہ
کیوں غافل ہے تو دعاے استفتاح سے اور وہ دعا ہے کہ اجابت و نجاح سے اور وہ ایسی
دعا ہے کہ دروازے آسمان کے اسکے واسطے کھل جاتے ہیں اور ملائکہ استقبال کرتے ہیں
پڑھنے والے کا اور بشارت دیتے ہیں اسکو اجابت کی اور ایسی دعا ہے کہ مجیب الدعوات سے
محجوب نہیں ہوتی اور پڑھنے والے کے لیے بجز بہشت اور ثواب نہیں میں نے کہا کہ اے فرزند
صالحین و صادقین وہ دعا کیا ہے فرمایا کہ اے ام داؤد ماہ رجب نزدیک آیا اور مبارک
مہینا ہے اور حرمت اسکی عظیم ہے اور دعا اسمیں قبول ہے جب وہ ماہ آئے تیرھویں اور
چودھویں اور پندرھویں اسکے ایام بیض ہیں ان تاریخوں کو روزہ رکھیں حضرتؑ نے
کیفیت اس عمل کی تعلیم کی اور فرمایا کہ اس دعا کو حفظ کر اور ہر ایک کو نہ سکھلا
ڈرتا ہوں میں کہ ایسے شخص کے ہاتھ پڑے کہ وہ کسی امر نامشروع و باطل کے
لیے یہ دعا پڑھے بیشک کہ یہ دعا بہت گرامی ہے اور مشتمل ہے اسم اعظم خدا پر کہ جو کوئی
پڑھے البتہ حاجت اسکی بر آوے اور اگر سب دروازے آسمان و زمین کے بند ہو جاویں ۱۲

یا در یا حائل ہوں مجھ میں اور تیری حاجت میں پس جو یہ دعا پڑھے تو انشاء اللہ ہو جائیگا تجھکو سلطان مہربان
اور حاجت تیری بر لاوے گا اور جو کوئی اس دعا کو پڑھے خدا قبول کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت
اور اگر ضعیف حال ہو اسکی بیوی حمل سے ہو تو خدا دیتا ہے نیک فرزند کو ...
اور بتایا ہیں انکی ماں کو ... اور انکو فرمایا ہیں ... فرزند کا کرے گا ... اور دوسرے کہا
حضرت نے ... اور ... میں گھر آئی ... اسکی خواب میں حضرت کے ارشاد پر
میں نے عمل کیا اور سو گئی میں شب میں منتظر میں کہ بچہ اور روزہ رکھا اور تیری عبادت کی راہ پر
سو رہی خواب میں دیکھا میں نے تمام ملائکہ و انبیاء و شہداء و عباد کو جن میں ...
اور حضرت رسول صلعم نے مجھ سے فرمایا کہ ام آدم و ام داؤد تجھکو بشارت ہو کہ اس نماز کو
دیکھتی ہیں تو سب تیرے لئے ہیں اور یہ اور ... تیرے لئے طلب آمرزش کرتے
ہیں اور تجھکو بشارت دیتے ہیں اس بات کی کہ حاجت تیری بر آئی پس بشارت تجھکو آمرزش خدا و
خوشنودی خدا کی اور خدا تجکو جزا دے گا اور بشارت ہو کہ حق تعالیٰ تیرے فرزند کی حفاظت
کرتا ہے اور تیرے پاس پھیر لاتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ام داؤد کہتی ہیں کہ میں خواب سے چونک پڑی
اور بعد اتنی دیر کے کہ سوار تند رو عراق سے مدینہ میں آ سکے داؤد میرے پاس آیا اور کہا
کہ میں عراق کے زندان تنگ و تاریک میں قید تھا اور رہائی سے ناامید تھا جب شب جمعہ
ہوئی خواب میں دیکھا کہ بلندی زمین کی پست ہوگئی اور تجکو دیکھا میں نے کہ جاے نماز پر بیٹھی
تھی اور گرد تیرے کئی ایک مرد تھے کہ سر انکے آسمان میں اور پاؤں زمین میں تھے اور
تسبیح خدا کرتے تھے پھر ایک نے انمیں سے کہ سب سے زیادہ خوش رو خوشبو تھا اور لباس پاکیزہ
پہنے تھے میں نے گمان کیا کہ آنحضرت صلعم ہیں میرے جد مجھ سے خطاب فرمایا کہ اے فرزند مرد صالح
تجکو بشارت ہو کہ حق تعالیٰ نے تیری ماں کی دعا تیرے حق میں قبول کی جب بیدار ہوا میں
منصور دوانقی کے بھیجے ہوئے آدمی در زندان پر میری طلب میں آئے اور دربان
شب مجکو اسکے پاس لے گئے اور راستہ زنجیر نکالنے کا حکم کیا اور دس ہزار درم آنے جانے کے

حساب سے زائد دس ہزار تومان سے تھے مجھکو عطا کیا اور حکم دیا کہ مجھکو راہ چلنے کے لائق اونٹ پر سوار کریں اور بہت جلد مدینہ میں پہونچا یکین اُم داؤد کہتی ہین کہ مین داؤد کو خدمت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام مین لے گئی فرمایا کہ سبب تیری خلاصی کا یہ تھا کہ منصور نے حضرت امیر کو خواب مین دیکھا کہ آنحضرت سے فرمایا کہ میرے فرزند کو رہا کر ورنہ تجھکو آگ مین ڈالدونگا جب نظر کی آگ کا دریا دیکھا اپنے پاؤن کی طرف اسکی دہشت سے چونک پڑا اور اپنے کام سے شرمندہ ہوا اور مجھکو رہا کیا پس کیفیت اس عمل شریف کی پوچھی اُم داؤد نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ رجب کی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کو روزہ رکھ اور پندرھوین کو زوال کے وقت غسل کر اور دوسری روایت سے نزدیک زوال غسل کرا اور جب زوال معلوم ہو پاکیزہ تر لباس پہنا ہو اور تنہائی مین جا اور کوشش کر کہ کوئی پاس تیرے نہ آسکے کہ تجھکو مشغول کرے اور تجھ سے بات کرے اور آٹھ رکعت نافلہ ظہر عمل مین لا اور رکوع و سجود خوب عمل مین لا پھر نماز ظہر کو آداب و شرائط سے پڑھ اور بعد نماز ظہر کے دو رکعت نماز پڑھ جس سورہ سے چاہے پھر سو بار کہہ یَا قَاضِیَ حَوَائِجِ الطَّالِبِیْنَ پھر آٹھ رکعت نافلہ عصر کی آداب سے بجا لا کر نماز عصر پڑھ بعد اسکے سو بار سورۂ الحمد اور سو مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور ایک ایک مرتبہ ان سورون کو پڑھ جو حسب ذیل لکھے ہین اول سورۂ انعام دوم سورۂ بَنِیْ اِسْرَآئِیْل سوم سورۂ کہف چہارم سورۂ لقمان پنجم سورۂ یٰسٓ ششم سورۂ وَالصّٰٓفّٰتِ ہفتم سورۂ حٰم سجدہ ہشتم سورۂ حٰمٓ عٓسٓقٓ نہم سورۂ حٰم دخان دہم سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا یازدہم سورۂ اِذَا وَقَعَتْ دوازدہم سورۂ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ سیزدہم سورۂ نٓ وَالْقَلَمِ چہاردہم اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ اور اگر کسی شخص کو ان سورون کے پڑھنے سے کسی طرح کا عذر ہو تو بالعوض ان سب سورون کے سو بار سورۂ الحمد اور دس بار آیۃ الکرسی اور ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے اور روایت دیگر مین وارد ہوا ہے کہ پہلے الحمد سے سو بار تسبیحات اربعہ یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ

فائدہ بعض روایات مین ہے کہ آٹھ رکعت مین نافلۂ عصر کے بعد ... قل ہو اللہ احد اور ... [illegible] دونون روایتون کا ... [illegible]

[illegible]

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور بعد آیۃ الکرسی کے سو بار اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے ان دونوں روایتوں کا ایک ہی جس طرح ابن
جنی چاہے پڑھے اور بہتر ہے کہ آیۃ الکرسی کو قیامت الی دن تک پڑھے اور بعد
اسکے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ
الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الرَّحْمٰنُ
الرَّحِيْمُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ الَّذِيْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ وَبَلَّغَتْ
رُسُلُهُ الْكِرَامُ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ
وَلَكَ الْمَجْدُ وَلَكَ الْعِزُّ وَلَكَ الْفَخْرُ وَلَكَ الْقَهْرُ وَلَكَ النِّعْمَةُ
وَلَكَ الْعَظَمَةُ وَلَكَ الرَّحْمَةُ وَلَكَ الْمَهَابَةُ وَلَكَ السُّلْطَانُ
وَلَكَ الْبَهَآءُ وَلَكَ الْاِمْتِنَانُ وَلَكَ التَّسْبِيْحُ وَلَكَ التَّقْدِيْسُ
وَلَكَ التَّهْلِيْلُ وَلَكَ التَّكْبِيْرُ وَلَكَ مَا يُرٰی وَلَكَ مَا لَا يُرٰی وَلَكَ
مَا فَوْقَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰی وَلَكَ مَا تَحْتَ الثَّرٰی وَلَكَ الْاَرَضُوْنَ
السُّفْلٰی وَلَكَ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰی وَلَكَ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِهٖ
مِنَ الثَّنَآءِ وَالْحَمْدِ وَالشُّكْرِ وَالنَّعْمَآءِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيْبِكَ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی جَبْرَئِيْلَ اَمِيْنِكَ عَلٰی وَحْيِكَ وَالْقَوِيِّ عَلٰی
اَمْرِكَ وَالْمُطَاعِ فِيْ سَمٰوٰتِكَ وَمَحَالِّ كَرَامَاتِكَ الْمُتَحَمِّلِ لِكَلِمَاتِكَ
النَّاصِرِ لِاَنْبِيَآئِكَ الْمُدَمِّرِ لِاَعْدَآئِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
مِيْكَآئِيْلَ مَلَكِ رَحْمَتِكَ وَالْمَخْلُوْقِ لِرَاْفَتِكَ وَالْمُسْتَغْفِرِ

الآمنين لأهل طاعتك اللهم صل على إسرافيل حامل عرشك
وصاحب الصور المنتظر لأمرك الوجل المشفق من خيفتك اللهم
صل على عزرائيل قابض أرواح جميع خلقك اللهم صل
على حملة العرش الطاهرين وملائكة الذكر أهل التسبيح
وعلى دعاة المؤمنين وعلى السفرة الكرام البررة الطيبين
وعلى ملائكتك الكرام الكاتبين وعلى ملائكة الجنان وخزنة
النيران وملك الموت والأعوان يا ذا الجلال والإكرام اللهم
صل على أبينا آدم بديع فطرتك الذي كرمته بسجود ملائكتك
وأبحته جنتك اللهم صل على أمنا حواء المطهرة
من الرجس المصفاة من الدنس المفضلة من الإنس
المترددة بين محال القدس اللهم صل على هابيل و
شيث وإدريس ونوح وهود وصالح وإبراهيم وإسماعيل
وإسحاق ويعقوب ويوسف والأسباط ولوط وشعيب وأيوب
وموسى وهارون ويوشع وميشا والخضر وذي القرنين ويونس
وإلياس واليسع وذي الكفل وطالوت وداود وسليمان
وزكريا وشعيا ويحيى وتورخ ومتى وإرميا وحيقوق ودانيال
وعزير وعيسى وشمعون وجرجيس والحواريين والأتباع و
خالد وحنظلة ولقمان اللهم صل على محمد وآل محمد وارحم محمدا وآل
محمد وبارك على محمد وآل محمد كما صليت وترحمت وباركت على إبراهيم
وآل إبراهيم إنك حميد مجيد اللهم صل على الأوصياء و
السعداء والشهداء وأئمة الهدى اللهم صل على الأبدال ١٥١

والاوتاد والسياح والعباد والمخلصين والزهاد واهل الجد
والاجتهاد واخصص محمدا واهل بيته بافضل صلواتك
واجزل كراماتك وبلغ روحه وجسده مني تحية وسلاما
وزده فضلا وشرفا وكرما حتى تبلغه اعلى درجات اهل
الشرف من النبيين والمرسلين والافاضل المقربين اللهم
وصل على من سميت ومن لم اسم من ملائكتك وانبيائك
ورسلك واهل طاعتك واوصل صلواتي اليهم والى ارواحهم
واجعلهم اخواني فيك واعواني على دعائك اللهم اني استشفع
بك اليك وبكرمك الى كرمك وبجودك الى جودك وبرحمتك
الى رحمتك وباهل طاعتك اليك واسالك اللهم بكل ما
سالك به احد منهم من مسالة شريفة غير مردودة وبما
دعوك به من دعوة مجابة غير مخيبة يا الله يا رحمن يا
رحيم يا حليم يا كريم يا عظيم يا جليل يا منيل يا جميل
يا كفيل يا وكيل يا مقيل يا مجير يا خبير يا منير يا مبير يا منيع
يا مديل يا محيل يا كبير يا قدير يا بصير يا شكور يا بر
يا طهر يا طاهر يا قاهر يا ظاهر يا باطن يا ساتر يا محيط
يا مقتدر يا حفيظ يا متجبر يا قريب يا ودود يا حميد يا
مجيد يا مبدئ يا معيد يا شهيد يا محسن يا مجمل يا منعم
يا مفضل يا قابض يا باسط يا هادي يا مرسل يا مرشد
يا مسدد يا معطي يا مانع يا دافع يا رافع يا باقي يا
واقي يا خلاق يا وهاب يا تواب يا فتاح يا نفاح يا مرتاح

يَا مَنْ بِيَدِهِ كُلُّ مِفْتَاحٍ يَا نَفَّاعُ يَا رَؤُوفُ يَا عَطُوفُ يَا كَافِي يَا شَافِي
يَا مُعَافِي يَا مُكَافِي يَا وَفِيُّ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا سَلَامُ
يَا مُؤْمِنُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا نُورُ يَا مُدَبِّرُ يَا فَرْدُ
يَا وِتْرُ يَا قُدُّوسُ يَا نَاصِرُ يَا مُونِسُ يَا بَاعِثُ يَا وَارِثُ يَا
عَالِمُ يَا حَاكِمُ يَا بَادِيُّ يَا مُتَعَالِي يَا مُصَوِّرُ يَا مُسَلِّمُ يَا مُتَحَبِّبُ
يَا قَائِمُ يَا دَائِمُ يَا عَلِيمُ يَا حَكِيمُ يَا جَوَادُ يَا بَارِئُ يَا بَارُّ يَا سَارُّ
يَا عَدْلُ يَا فَاصِلُ يَا دَيَّانُ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا سَمِيعُ يَا بَدِيعُ
يَا خَفِيرُ يَا مُعِينُ يَا نَاشِرُ يَا غَافِرُ يَا قَدِيمُ يَا مُسَهِّلُ يَا مُيَسِّرُ
يَا مُمِيتُ يَا مُحْيِي يَا نَافِعُ يَا رَازِقُ يَا مُقْتَدِرُ يَا مُسَبِّبُ يَا مُغِيثُ
يَا مُغْنِي يَا خَالِقُ يَا رَاصِدُ يَا وَاحِدُ يَا حَاضِرُ يَا جَابِرُ يَا حَافِظُ يَا
شَدِيدُ يَا غِيَاثُ يَا عَائِدُ يَا قَابِضُ يَا مُنِيبُ يَا مُبِينُ يَا ظَاهِرُ
يَا مُجِيبُ يَا مُتَفَضِّلُ يَا مُسْتَجِيبُ يَا عَادِلُ يَا بَصِيرُ يَا مُوَكِّلُ
يَا مُبْدِيُّ يَا آفَاقُ يَا وَاقِي يَا رَاشِدُ يَا مَالِكُ يَا رَبُّ يَا مُنِيلُ
يَا مُحْسِنُ يَا مَاجِدُ يَا رَفِيقُ يَا وَلِيُّ يَا فَاضِلُ يَا سُبْحَانُ يَا مَنْ عَلَا
فَاسْتَعْلَى فَكَانَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلَى يَا مَنْ قَرُبَ فَدَنَا وَبَعُدَ فَنَأَى
وَعَلِمَ السِّرَّ وَاَخْفَى يَا مَنْ اِلَيْهِ التَّدْبِيرُ وَلَهُ التَّقْدِيرُ يَا
مَنِ الْعَسِيرُ عَلَيْهِ سَهْلٌ يَسِيرٌ يَا مَنْ هُوَ عَلَى مَا يَشَاءُ قَدِيرٌ
يَا مُرْسِلَ الرِّيَاحِ يَا فَالِقَ الْاِصْبَاحِ يَا بَاعِثَ الْاَرْوَاحِ يَا
ذَا الْجُودِ وَالسَّمَاحِ يَا رَادَّ مَا قَدْ فَاتَ يَا نَاشِرَ الْاَمْوَاتِ يَا
جَامِعَ الشَّتَاتِ يَا رَازِقَ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَيَا فَاعِلَ
مَا يَشَاءُ كَيْفَ يَشَاءُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

يَا حَيُّ حِيْنَ لَا حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتٰى يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ يَا اِلٰهِيْ وَسَيِّدِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَارْحَمْ ذُلِّيْ وَفَاقَتِيْ وَفَقْرِيْ وَانْفِرَادِيْ وَوَحْدَتِيْ وَخُضُوْعِيْ
بَيْنَ يَدَيْكَ وَاعْتِمَادِيْ عَلَيْكَ وَتَضَرُّعِيْ اِلَيْكَ اَدْعُوْكَ
دُعَآءَ الْخَاضِعِ الذَّلِيْلِ الْخَاشِعِ الْخَائِفِ الْمُشْفِقِ الْبَائِسِ الْمَهِيْنِ
الْحَقِيْرِ الْجَائِعِ الْفَقِيْرِ الْعَائِذِ الْمُسْتَجِيْرِ الْمُقِرِّ بِذَنْبِهٖ الْمُسْتَغْفِرِ مِنْهُ
الْمُسْتَكِيْنِ لِرَبِّهٖ دُعَآءَ مَنْ اَسْلَمَتْهُ ثِقَتُهٗ وَرَفَضَتْهُ اَحِبَّتُهٗ
وَعَظُمَتْ فَجِيْعَتُهٗ دُعَآءَ حَرِقٍ حَزِيْنٍ ضَعِيْفٍ مَهِيْنٍ بَائِسٍ
مُسْتَكِيْنٍ بِكَ مُسْتَجِيْرٍ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ مَلِيْكٌ وَّاَنَّكَ
مَا تَشَآءُ مِنْ اَمْرٍ يَّكُوْنُ وَاَنَّكَ عَلٰى مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ وَّاَسْئَلُكَ
بِحُرْمَةِ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْحَرَامِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالرُّكْنِ
وَالْمَقَامِ وَالْمَشَاعِرِ الْعِظَامِ وَبِحَقِّ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ
يَا مَنْ وَّهَبَ لِاٰدَمَ شِيْثًا وَّلِاِبْرٰهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَا
مَنْ رَّدَّ يُوْسُفَ عَلٰى يَعْقُوْبَ وَيَا مَنْ كَشَفَ بَعْدَ الْبَلَاءِ
ضُرَّ اَيُّوْبَ وَيَا رَادَّ مُوْسٰى عَلٰى اُمِّهٖ وَيَا زَائِدَ الْخِضْرِ فِيْ عِلْمِهٖ
وَيَا مَنْ وَّهَبَ لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ وَلِزَكَرِيَّا يَحْيٰى وَلِمَرْيَمَ عِيْسٰى
يَا حَافِظَ بِنْتِ شُعَيْبٍ وَيَا كَافِلَ وَلَدِ اُمِّ مُوْسٰى اَسْئَلُكَ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا
وَتُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَتُوْجِبَ لِيْ رِضْوَانَكَ وَاَمَانَكَ

وإحسانك وعفوك وغفرانك وجنانك وأسألك أن تفك عني كل
حلقة بيني وبين من يؤذيني وتفتح لي كل باب وتلين لي
كل صعب وتسهل لي كل عسير وتخرس عني كل ناطق بشر و
تكف عني كل باغ وتكبت لي كل عدو لي وحاسد وتمنع مني
كل ظالم وتكفيني كل عائق يحول بيني وبين حاجتي ويحاول أن
يفرق بيني وبين طاعتك ويثبطني عن عبادتك يا من ألجم الجن
المتمردين وقهر عتاة الشياطين وأذل رقاب المتجبرين ورد كيد
المتسلطين عن المستضعفين أسألك بقدرتك على ما تشاء
وتسهيلك لما تشاء كيف تشاء أن تجعل قضاء حاجتي
فيما تشاء پھر سجدہ میں جاؤ اور دونوں رخسارہ خاک پر رکھو اور کہو اللهم لك
سجدت وبك آمنت فارحم ذلي وفاقتي واجتهادي وتضرعي
ومسكنتي وفقري إليك يا رب پھر حضرت نے فرمایا کہ کوشش کرو کہ آنسو تمہاری
آنکھ سے نکلے اگرچہ بمقدار سر مگس کے برابر ہو کہ وہ علامت اجابت دعا ہے اور روایت دیگر میں
وارد ہوا ہے کہ سجدہ میں یہ دعا پڑھے اللهم لك سجدت وبك آمنت فارحم
ذلي وخضوعي بين يديك وفقري وفاقتي إليك وارحم انفرادي
وخشوعي واجتهادي بين يديك وتوكلي عليك اللهم بك
أستفتح وبك أستنجح ومحمد عبدك ورسولك وآله أتوجه
إليك اللهم سهل لي كل حزونة وذلل لي كل صعوبة و
أعطني من الخير أكثر مما أرجو وعافني من الشر واصرف
عني السوء اور بروایت دیگر سو بار سجدہ میں یہ دعا پڑھے یا قاضي حوائج
الطالبين اقض حاجتي بلطفك يا خفي الألطاف۔ مخفی نہ رہے کہ

جو بین دعائین سجدہ مین پڑھتے ہین روایات مختلفہ اوپر تحریر ہو چکی ہین انمین سے جسکو
جی چاہے پڑھے اور روایت معتبر مین وارد ہوا ہے کہ ام داؤد سے حضرت نے [illegible]
کیا کہ [illegible]
حضرت نے فرمایا [illegible]
دعا فارغ نہین ہونے پایا تھا کہ [illegible] ہوا اسکے ایام بیض [illegible]
اگر روزہ رکھے اور پندرھوین کو یہ دعا پڑھے جسطرح کہ مین نے ذکر کیا حاجت برآتی ہے
اور روایت دیگر مین وارد ہوا ہے کہ حضرت نے فرمایا عرفہ کے دن اور ہر روز اس دعا کو پڑھے
حاجت برآتی ہے اور جناب مجلسی رح نے فرمایا کہ ان احادیث سے ثابت ہے کہ ہر ماہ کے ایام بیض
مین روزہ رکھے اور پندرھوین کو یہ عمل بجالاوے مطلب پر فائز ہو اور روزہ نہین
اگر روز عرفہ وجمعہ وسائر ایام متبرکہ مین بھی عمل بدون روزہ بجالاوے خوب ہے
اور جو شہر حرم ہین کہ وہ ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب ہو پڑھے اس دعا
کو تو بجاے بحرمۃ ہذا الشہر الحرام کے بحرمۃ الشہر الحرام
کہے یعنی ہذا کو ترک کرے کہ بہتر ہوا اور چوبیسوین تاریخ اس ماہ کی فتح خیبر بدست
حضرت امیر کے ہاتھ ہوئی اور مرحب یہودی حضرت کے ہاتھ سے مارا گیا کہتے ہین کہ
روزہ اس دن کا اس نعمت کے شکرانہ مین اور زیارت حضرت کی مناسب ہے اور زیارت
انشاء اللہ تعالی عید غدیر مین مذکور ہوگی اور شیخ رح نے ذکر کیا کہ شہادت حضرت امام موسی کاظم
کی پچیسوین رجب کو واقع ہوئی ہے اور بہت سی حدیثین اس روز کی فضیلت اور روزہ کے
ثواب مین وارد ہوئی ہین چنانچہ حضرت امیر سے منقول ہے کہ روزہ اس دن کا کفارہ دو سو
سال گناہ کا ہے اور جو کوئی چوبیسوین رجب کو روزہ رکھے خداے تعالی اسکے روزہ کو ستر سال کے
گناہون کا کفارہ کرے اور انھین حضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی چھبیسوین رجب کو
روزہ رکھے روزہ اسکا کفارہ اسی برس کے گناہون کا ہے اور ستائیسوین اس ماہ کی

بڑی عیدوں میں سے ہے اور یہ وہ دن ہے کہ حضرت رسول صلعم اس دن مبعوث برسالت
ہوئے اور جبرئیل حضرت پر نازل ہوئے اور اسکی شب بھی بہت مبارک ہے اور بسند معتبر
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ رجب میں ایک شب ہے کہ وہ بہتر ہے سب چیزوں سے کہ جن پر
کہ آفتاب اس پر چمکتا ہے اور وہ ستائیسویں شب اس ماہ کی ہے اور اس شب کی صبح کو آنحضرت
صلعم مبعوث برسالت ہوئے اور جو کوئی اس شب میں عبادت کرے ساٹھ سال کی عبادت کا
ثواب خدا اسکو عطا فرماوے اور اگر ستائیسویں شب رجب اتوار کی ہووے اور بیشتر زیارت قبر
اسکی ہے ما فوق کریں اور وہ سب ایسے استغفار کریں اس شب سے اس حال کے آدھی رات
تک اور مستحب ہے کہ اس شب صلوۃ بعثت پڑھیں پوچھا عمل اس رات کا کیا ہو فرمایا جب نماز عشا
پڑھ چکے تو سو رہے اور جس وقت آدھی رات سے قبل یا بعد جاگے بارہ رکعت نماز پڑھے دو دو رکعت پر
سلام اور ہر رکعت میں بعد الحمد ایک سورہ چھوٹے سوروں میں سے اور مفصل سورہ یٰسین پڑھے اور جبکہ سب سے
فارغ ہو کر بیٹھے تو سورۂ حمد اور چاروں قل اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور آیۃ الکرسی ہر ایک کو سات سات
بار پڑھے پھر یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ
لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ
تَكْبِیْرًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ عِزِّكَ عَلٰی اَرْكَانِ
عَرْشِكَ وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ
الْاَعْظَمِ وَذِكْرِكَ الْاَعْلَی الْاَعْلَی وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ كُلِّهَا اَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ
پھر جو حاجت کہ چاہیے طلب کرے جو مانگے گا مستجاب ہو گی مگر یہ کہ کچھ حرام چاہے
یا قطع رحم یا ہلاکت کسی جماعت مومنین کی طلب کرے اور اس شب کے دن کو روزہ رکھے
کہ وہ روزہ برابر ہے ایک سال کے روزوں کے اور دوسری سند معتبر سے
حضرت موسیٰ بن جعفر سے منقول ہے کہ اس شب کو جس وقت ہو سکے بارہ رکعت نماز

دو دو رکعت کر کے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد چار چار بار سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
و سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور جب بارہوں رکعت
پڑھ چکے تو اسی جگہ پر اسی وقت چار بار یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
پھر جو حاجت چاہیے طلب کرے اور ملا مجلسی رہ نے فرمایا ہے کہ ان دونوں روایتوں میں
جس پر عمل کرے خوب ہے اور جو دونوں کرے تو بہتر ہے اور شیخ طوسی رہ نے فرمایا ہے کہ غسل
اس شب میں مستحب ہے اور زیارت حضرت رسول صلعم اور حضرت امیر علیہ السلام بھی اس شب میں مسنون
ہے اور ستائیسویں کو غسل سنت ہے اور روزہ اس دن کا بہت فضیلت رکھتا ہے اور بسند ہائے
معتبر حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ روزہ اس دن کا ستر برس کے روزہ کے برابر ہے
اور بروایت دیگر ساٹھ برس کے برابر منقول ہے کہ حسن بن راشد نے حضرت امام جعفر صادق ع سے
سوال کیا کہ آیا مشہور عیدوں کے سوا کوئی اور عید ہے فرمایا ہاں شریف ترین و افضل ترین سب
سے وہ دن ہے کہ آنحضرت صلعم رسالت پر مبعوث ہوئے اور وہ ستائیسویں رجب کی ہے
چاہیے کہ اس دن روزہ رکھے اور درود بہت پڑھے اور زیارت حضرت امیر ع اور
زیارت رسول صلعم میں منقول ہے زیارت جناب امیر ان شاء اللہ عید غدیر میں بیان ہوگی
اور زیارت آنحضرت صلعم یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ
اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ
نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَ جَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَ عَبَدْتَهُ حَتّٰى
اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى

نبیاً عن امتہ اللّٰہم صل علی محمد وآل محمد افضل ما صلیت
علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید اور نماز اس دن کی
بطریق مختلف وارد ہوئی ہے اور اکثر نے کہا ہے کہ زوال سے پہلے پڑھنا چاہیے
اور اکثر روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعد زوال ... اور بسند معتبر حضرت
صاحب الامر سے منقول ہے کہ اس روز بارہ رکعت نماز بجا لاوے اور ہر رکعت میں بعد
الحمد جو سورہ ممکن ہو پڑھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور بعد نماز کے کہے الحمد
للہ الذی لم یتخذ ولداً ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن
لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیراً یا عدتی فی مدتی یا
صاحبی فی شدتی یا ولیی فی نعمتی یا غیاثی فی رغبتی یا
نجاحی فی حاجتی یا حافظی فی غیبتی یا کالئی فی وحدتی یا
انسی فی وحشتی انت الساتر عورتی فلک الحمد وانت المقیل
عثرتی فلک الحمد وانت المنعش صرعتی فلک الحمد صل
علی محمد وآل محمد واستر عورتی وآمن روعتی واقلنی عثرتی
واصفح عن جرمی وتجاوز عن سیئاتی فی اصحاب الجنۃ وعد
الصدق الذی کانوا یوعدون اور جب نماز سے فارغ ہو تو سورہ الحمد
اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس اور قل یا ایہا الکافرون اور سورہ انا انزلناہ اور آیۃ الکرسی
ہر ایک کو سات سات بار پڑھ کر سات بار کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان
اللہ والحمد للہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر سات بار کہے اللہ اللہ
ربی ولا اشرک بہ شیئاً پھر جو حاجت چاہے خدا سے طلب کرے اور بسند معتبر
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی ستائیسویں رجب کو روزہ رکھے کفارہ اسکے

سو برس کے گناہوں کا ہے اور جو کوئی انتیسویں کو روزہ رکھے کفارہ سو برس کے گناہوں کا ہو
اور جو کوئی تیسویں رجب کو روزہ رکھے حق تعالی اسکے گناہان گذشتہ و آئندہ اسکے سب بخشدے

فصل ۳۰ ۔ بیان فضائل و اعمال ماہ شعبان

واضح ہو کہ تاریخ تیسری یا پانچویں ماہ شعبان کو جناب امام حسین پیدا ہوئے ہیں پس ان تاریخوں میں زیارت جناب امام حسین پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے اور زیارت جناب امام حسین اسی مہینے میں تیرہویں اور ساتویں شعبان کو ولادت حضرت علی ہے پس اس تاریخ زیارت جناب امیر پڑھے اور زیارت آنحضرت انشاء اللہ عید غدیر میں بیان ہوگی جاننا چاہیئے کہ فضیلت شعبان کی رجب سے زیادہ ہے اور منسوب ہے حضرت سید انبیاء صلعم سے جیسا کہ منقول ہے حضرت امام جعفر صادق سے کہ جب حضرت رسول صلعم چاند شعبان کا دیکھا فرماتے تھے حکم کرتے تھے منادی کو کہ درمیان مدینہ ندا کرے کہ اے اہل مدینہ میں رسول ہوں جانب خدا تعالی سے تمہاری طرف فرمایا ہے کہ شعبان مہینا میرا ہے خدا رحمت کرے اسپر جو یاری کرے میرا مہینے میں پس حضرت امیر نے فرمایا کہ جس دن سے منادی آنحضرت کو میں نے سنا روزہ شعبان کا میں نے ترک نہیں کیا اور جب تک زندہ ہوں ترک نہ کرونگا انشاء اللہ تعالی اور فرمایا روزہ شعبان و رمضان ایک توبہ ہے جانب خدا سے سب گناہوں کے لیے اور ام سلمہ سے منقول ہے کہ آنحضرت نے کسی سال کے مہینے کا روزہ نہیں رکھا مگر شعبان کا کہ اسکو رمضان سے ملاتے تھے اور منقول ہے کہ آنحضرت سے سوال کیا کہ کونسا روزہ سنتی روزوں میں افضل ہے فرمایا کہ روزہ شعبان تعظیم رمضان کے واسطے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم شعبان کا روزہ رکھتے تھے اور ملاتے تھے رمضان سے اور فرماتے تھے کہ دونوں مہینے خدا کے ہیں روزہ دونوں کا کفارہ ہے گناہان گذشتہ و آئندہ کا اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی شعبان کا روزہ رکھے اللہ اسکو پاک کرتا ہے اقسام معصیت

اور بسند معتبر حضرت رسالت صلعم سے منقول ہے کہ شعبان ایک شریف مہینا ہے اور وہ مہینا میرا ہے اور حاملان عرش اسکی تعظیم کرتے ہیں اور حق اسکا پہچانتے ہیں اور وہ ایسا مہینا ہے کہ زیادہ ہوتی ہے اسمین روزی بندوں کی رمضان کے لیے اور زینت کرتے ہیں اسمین بہشتوں کی اور اسیکا شعبان اسواسطے نام رکھا ہے کہ شاخ در شاخ نکلتی ہیں اسمین روزیاں مومنین کی اور نیکیاں دو چند ہوتی ہیں جیسے اور گناہ ساقط ہوتے ہیں اور بخشے جاتے ہیں اور اعمال خیر اسمین قبول ہوتے ہیں اور خداوند جبار فخر کرتا ہے طرف روزہ داروں کے اور عابدوں کے اس ماہ میں ایسے مباہات کرتے ہیں انکے ساتھ حاملان عرش لیکن اس مہینے کے ہر روزے روزہ کی فضیلت میں اسقدر وارد ہوا کہ ذکر اسکا موجب طول کلام ہے اور بسند معتبر منقول ہے کہ روزہ شعبان ذخیرہ بندہ کا ہے قیامت کے واسطے اور جو بندہ کہ شعبان میں بہت روزہ رکھے البتہ حق تعالی اسکے امر معیشت کی اصلاح فرمائے اور کفایت کرے شر دشمنان سے اور شعبان کے روزہ دار کو جو ثواب ملتا ہے کم سے کم اسکا یہ ہے کہ بہشت اسکے واسطے واجب ہوتی ہے اور بسند معتبر آنحضرت سے منقول ہے کہ شعبان میرا اور رمضان خدا کا مہینا ہے جو کوئی دو روز میرے مہینے میں روزہ رکھے گناہ گذشتہ اسکے بخشے جائیں اور جو تین روز میرے مہینے میں روزہ رکھے اسکو ندا کرتے ہیں فرشتے کہ عمل سر سے اختیار کر کہ کوئی گناہ تو نہیں رکھتا اور حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جو کوئی ایکدن شعبان میں واسطے خوشنودی خدا کے روزہ رکھے داخل بہشت ہو اور جو کوئی ایک روز شعبان میں ستر بار استغفار کرے قیامت میں زمرۂ حضرت رسول صلعم میں محشور ہو اور گرامی رکھنا اسکا خدا پر واجب ہو اور جو کوئی شعبان میں کچھ تصدق کرے اگرچہ برابر نصف دانہ خرما کے ہو خدا بدن اسکا آتش جہنم پر حرام کرے اور روایت میں ہے کہ جو کوئی اس ماہ میں صدقہ دے خدا تعالی اس صدقہ کی تربیت فرماوے اور زیادہ کرے اور وہ صدقہ روز قیامت تک مثل کوہ احد کے ہو جاوے

اور جو کوئی تین روز آخر شعبان میں روزہ رکھے اور ملا دے رمضان سے خدا دو ماہ پے در پے
کے روزون کا ثواب اسکو لکھے اور روایت کی ہے بسند معتبر حضرت رسول صلعم سے کہ فرمایا
شعبان میرا مہینا ہے جو کوئی میرے مہینے میں ایک روز روزہ رکھے بہشت اسکے لیے واجب
ہوا اور جو کوئی دو روزے رکھے قیامت میں پیغمبرون اور صدیقون کے رفیقون سے
ہوا اور جو کوئی تمام ماہ میں روزہ رکھے اور ملا دے رمضان سے توبہ اسکی قبول ہو ہر گناہ چھوٹے
اور بڑے سے ہر چند خون حرام میں داخل ہوا ہو کہ اسکو بھی نفع دیتا ہے اور بسند معتبر حضرت امام
جعفر صادق ع سے روایت کی ہے کہ جو کوئی تین روز شعبان میں روزہ رکھے جنت اسکے
لیے واجب ہوتی ہے اور رسول خدا صلعم قیامت میں اسکے شفیع ہون اور حضرت امیر سے
منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ شعبان میرا مہینا ہے اور ماہ رمضان خدا کا مہینا
ہے پس جو کوئی میرے مہینے میں روزہ رکھے میں قیامت میں اسکی شفاعت کرونگا اور جو
کوئی روزہ رکھے خدا کے مہینے میں حق تعالی اسکا مونس ہو وحشت قبر میں اور اسکو پیاسا
نہ چھوڑے اور قبر سے باہر آئے قیامت میں باروے سفید نورانی اور نامہ اعمال اسکے دہنے
ہاتھ میں دین اور نامہ ہمیشہ رہنے کا درمیان بہشت کے بائین ہاتھ میں دینا آنکہ اسکو
نزدیک عرش الہی کے حاضر کرین پس حق تعالی اسکو ندا کرے کہ ای بندے میرے وہ کہے
لبیک ای خداوند پس خدا فرماے کہ روزہ رکھا تونے میرے واسطے وہ کہے ہان ای آقا
میرے پس خداوند جلیل ندا کرے ملائکہ کو کہ لو ہاتھ میرے بندے کا اور لیجاؤ میرے
پیغمبر کے پاس پس میرے پاس اسکو لائین میں اس سے کہون کہ میرے مہینے میں تونے
روزہ رکھا وہ کہے ہان میں اس سے کہون کہ میں آج تیری شفاعت کرتا ہون پس
حق تعالی فرماے کہ میں نے اپنے حقوق اپنے بندے کے بخشے مگر حقوق خلق جو کوئی اسکو
بخشے میں اتنا عوض اسکو دون کہ وہ راضی ہو پس میں ہاتھ اسکا پکڑون اور لاؤن پاس
صراط کے اور نیکون کو صراط پر نہین ہوا وہ گنہگارون کے پانون اسپر نہین ٹھہرتے ہین

جسکا ہاتھ پکڑ دون اور ملاؤن پاس ملک سوکل صراط کے وہ کہنے کہ یہ کون ہے مین کہون فلان
شخص میری امت مین سے ہے کہ میرے مہینے کا روزہ واسطے رکھا تھا طلب وعدہ خدا کے
واسطے پھر اسکو صراط سے اتار دون مین ساتھ عفو خدا کے تا آنکہ بہشت پر اسکو پہونچاؤن
مین پس رضوان کہے کہ آج وہ دن ہے کہ دروازے کو تیری امت کے لیے کھولتا ہون مین اور
اسکو داخل بہشت کرتا ہون پس حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ روزہ رکھو ماہ رسول صلعم مین تا کہ
وہ حضرت تمہارے شفیع ہون قیامت مین اور روزہ رکھو ماہ خدا مین تا کہ شراب سر مہر بہشت
پیو اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بہترین دعا ماہ شعبان مین استغفار ہے اور جو
کوئی شعبان مین ہر روز استغفار کرے ستر بار ایسا ہو کہ اور مہینون مین ستر ہزار بار
استغفار کی ہو اور سب گناہ اسکے بخشے جاوین اگرچہ بعدد ستارہ ہاے آسمان کے ہون
ایک مرد نے پوچھا کیونکر کہون مین فرمایا کہو أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَسْأَلُهُ التَّوْبَةَ
اور بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی شعبان مین ستر بار یہ استغفار پڑھے
حق تعالی اسکے واسطے برات بیزاری آتش جہنم سے لکھے اور اسکو صراط سے پار کرے اور
داخل بہشت کرے اور بسند معتبر منقول ہے کہ جو کوئی ہر روز شعبان مین ستر بار پڑھے
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ
وَأَتُوبُ إِلَيْهِ حق تعالی اسکی روح کو افق مبین مین جگہ دیگا اور وہ ایک فضا ہے
وسیع پیش عرش کے سامنے اور اس فضا مین نہرین جاری ہین اور بعدد ستارون کے
پیالے ان نہرون کے کنارے پر ہین اور بعض روایات مین الْحَيُّ الْقَيُّومُ پہلے
الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ کے ہے اور دونون خوب ہین اور حضرت رسول صلعم سے منقول
ہے کہ جو کوئی تمام ماہ شعبان مین ہزار بار پڑھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا
إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ حق تعالی عبادت ہزار سالہ
اسکے نامۂ عمل مین لکھے اور گناہ ہزار سالہ اسکے محو کرے اور قبر سے باہر آئے کے

ساتھ روے نورانی مثل ماہ شب چاردہ کے اور اسکو صدیق لکھیں اور جو عمل ہر روز و شب کا
ماہ رجب میں تحریر ہو چکا ہے اسکو بھی بجالاوے اور حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے استحباب روزہ
تین روز اول اور تین روز درمیان اور تین روز آخر ماہ کا اور حضرت امیرؑ سے منقول ہے
کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ ہر پنجشنبہ ماہ شعبان کو زینت کرتے ہیں آسمانوں کی پس ملائکہ
کہتے ہیں خداوندا اس دن کے روزہ دارون کو بخشدے اور انکی دعا مستجاب کر اور تیسری
تاریخ شعبان کی بہت مبارک دن ہے اور موافق مشہور وہ روز ولادت حضرت امام حسینؑ ہے
اور حضرت صاحب الامرؑ کا ایک فرمان باہر آیا کہ تیسری شعبان کی روز ولادت حضرت امام
حسینؑ ہے پس روزہ رکھو اور اس دعا کو پڑھو وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَوْلُوْدِ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ
اِسْتِهْلَالِهٖ وَ وِلَادَتِهٖ بَكَتْهُ السَّمَآءُ وَ مَنْ فِيْهَا وَالْاَرْضُ وَ مَنْ
عَلَيْهَا وَلَمَّا يَطَاْ لَابَتَيْهَا قَتِيْلِ الْعَبْرَةِ وَ سَيِّدِ الْاُسْرَةِ الْمَمْدُوْدِ
بِالنُّصْرَةِ يَوْمَ الْكَرَّةِ الْمُعَوَّضِ مِنْ قَتْلِهٖ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ نَسْلِهٖ وَالشِّفَآءَ
فِیْ تُرْبَتِهٖ وَالْفَوْزَ مَعَهٗ فِیْ اَوْبَتِهٖ وَالْاَوْصِيَآءَ فِیْ عِتْرَتِهٖ بَعْدَ
قَآئِمِهِمْ وَ غَيْبَتِهٖ حَتّٰى يُدْرِكُوا الْاَوْتَارَ وَ يَثْاَرُوا الثَّارَ وَ
يُرْضُوا الْجَبَّارَ وَ يَكُوْنُوْا خَيْرَ اَنْصَارٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَعَ اخْتِلَافِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَللّٰهُمَّ فَبِحَقِّهِمْ اِلَيْكَ اَتَوَسَّلُ وَ اَسْئَلُ سُؤَالَ
مُقْتَرِفٍ وَ مُعْتَرِفٍ مُسِیْءٍ اِلٰى نَفْسِهٖ مِمَّا فَرَّطَ فِیْ يَوْمِهٖ وَ اَمْسِهٖ
يَسْئَلُكَ الْعِصْمَةَ اِلٰى مَحَلِّ رَمْسِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عِتْرَتِهٖ
وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَ بَوِّئْنَا مَعَهٗ دَارَ الْكَرَامَةِ وَ مَحَلَّ الْاِقَامَةِ
اَللّٰهُمَّ وَ كَمَا اَكْرَمْتَنَا بِمَعْرِفَتِهٖ فَاَكْرِمْنَا بِزُلْفَتِهٖ وَارْزُقْنَا مُرَافَقَتَهٗ
وَ سَابِقَتَهٗ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ يُسَلِّمُ لِاَمْرِهٖ وَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ

عَلَیْهِ عِنْدَ ذِکْرِهٖ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَوْصِیَائِهٖ وَاَهْلِ اصْطِفَائِهِ الْمَمْدُوْدِیْنَ مِنْکَ بِالْعَدَدِ الْاِثْنَیْ عَشَرَ النُّجُوْمِ الزُّهْرِ وَالْحُجَجِ عَلٰی جَمِیْعِ الْبَشَرِ اَللّٰهُمَّ وَهَبْ لَنَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ خَیْرَ مَوْهِبَةٍ وَاَنْجِحْ لَنَا فِیْهِ کُلَّ طَلِبَةٍ کَمَا وَهَبْتَ الْحُسَیْنَ لِمُحَمَّدٍ جَدِّهٖ وَعَاذَ فُطْرُسُ بِمَهْدِهٖ فَنَحْنُ عَائِذُوْنَ بِقَبْرِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ نَشْهَدُ تُرْبَتَهٗ وَنَنْتَظِرُ اَوْبَتَهٗ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

اور زیارت آنحضرت کی اور غسل زیارت اس دن مستحب ہے اور زیارت آنحضرت صلعم بعد اسکے مذکور ہوگی انشاء اللہ اور شیخ طوسی رحمہ اللہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ حضرت امام حسین پانچویں تاریخ اس ماہ کی متولد ہوئے اگر احتیاطاً دونوں دنوں کی حرمت رکھیں اور اعمال کو اس دن بھی عمل میں لائیں جیسا کہ زیارت کو تو بہتر ہے اور مروی ہے کہ جو کوئی ایام بیض یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ روزہ رکھے خدا تعالیٰ واسطے اسکے ہزار حسنہ لکھے اور ہزار گناہ محو کرے اور ہزار درجے بلند کرے مروی ہے کہ جو کوئی چودھویں تاریخ ماہ شعبان کی یعنی شب برات کے دن درمیان عصر و مغرب کے ساٹھ مرتبہ اس دعا کو پڑھے چودھویں تاریخ ماہ شعبان آئندہ تک زندہ رہے اگرچہ موت تقدیر میں ہو اور جملہ بلیات سے محفوظ رہے وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَ اِسْمِیْ فِیْ دِیْوَانِ السُّعَدَآءِ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ وَاِنْ کُنْتَ کَتَبْتَ اِسْمِیْ فِیْ دِیْوَانِ الْاَشْقِیَآءِ فَامْحُهُ بِکَرَمِکَ یَمْحُو اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ اور حضرت امیر نے فرمایا کہ جب شب نصف شعبان ہو اُسکی رات کو عبادت میں کھڑا ہو اور دن کو روزہ رکھے بدرستیکہ اول سے آخر تک اس شب میں جانب حق تعالیٰ سے ندا پہنچتی ہے کہ آیا کوئی استغفار کرنے والا ہے کہ ہم سے طلب مغفرت کرے اپنے گناہوں سے اور ہم اسکے گناہ بخشیں آیا کوئی ہے کہ ہم سے طلب روزی کرے اور ہم روزی اسکی کشادہ کریں اور غسل اسوقت میں سنت ہے اور

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اس سے مصافحہ کریں روحیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی پس زیارت کرے جناب امام حسین علیہ السلام کی پندرھویں شب شعبان میں اسواسطے کہ ملائکہ اور پیغمبر اس شب میں خدا سے اجازت طلب کرتے ہیں کہ زیارت آنحضرت علیہ السلام کو آئیں اور رخصت پاتے ہیں خوشا حال اس شخص کا کہ یہ بزرگوار اس سے مصافحہ کریں اور انمیں سے پانچ پیغمبر اولو العزم ہیں اول نوح دوسرے ابراہیم تیسرے موسیٰ چوتھے عیسیٰ اور پانچویں جناب محمد مصطفیٰ کہ مبعوث ہوئے ہیں مشرق و مغرب میں جن و انس و جمیع بنی آدم پر حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی پندرھویں شب شعبان و شب عید الفطر و شب عرفہ ایک سال میں زیارت آنحضرت کرے خدا تعالیٰ واسطے اسکے ہزار حج اور ہزار عمرہ لکھے اور ہزار حاجتیں اسکی برلاوے دنیا و آخرت کی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ شب نیمہ شعبان میں ... کہ زیارت امام حسین علیہ السلام کرے تو نزدیک ... جو اول زیارت آنحضرت کی یہ ہے کہ ... کشادہ میں ... آسمان ... اور بائیں جانب اور سرکے اوپر نظر کرے پس انگلی سے اشارہ کر قبلہ کی داہنی جانب اور کہے

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پھر زیارت اسی طرح پڑھے اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ خَدِيجَةَ الْكُبْرٰى اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَيْتَ

زیارت جناب امام حسین علیہ السلام

عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَطَعْتَ اللهَ وَرَسُولَهُ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً
قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ
فَرَضِيَتْ بِهِ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ كُنْتَ نُورًا فِي الْأَصْلَابِ
الشَّامِخَةِ وَالْأَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا وَلَمْ
تُلْبِسْكَ مِنْ مُدْلَهِمَّاتِ ثِيَابِهَا وَأَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ
وَأَرْكَانِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ
الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَأَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَىٰ
وَأَعْلَامُ الْهُدَىٰ وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَىٰ وَالْحُجَّةُ عَلَىٰ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأُشْهِدُ اللهَ
وَمَلَائِكَتَهُ وَأَنْبِيَاءَهُ وَرُسُلَهُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ بِشَرَائِعِ
دِينِي وَخَوَاتِيمِ عَمَلِي وَقَلْبِي لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ صَلَوَاتُ
اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ أَرْوَاحِكُمْ وَعَلَىٰ أَجْسَادِكُمْ وَعَلَىٰ أَجْسَامِكُمْ وَعَلَىٰ شَاهِدِكُمْ
وَعَلَىٰ غَائِبِكُمْ وَعَلَىٰ ظَاهِرِكُمْ وَعَلَىٰ بَاطِنِكُمْ پھر کہ زیارت علی بن الحسین علیہما
کی پڑھتا ہوں میں وہ سمت قبر الی الشمال میں کہے السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
رَسُولِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ نَبِيِّ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ وَابْنُ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
الْمَظْلُومُ وَابْنُ الْمَظْلُومِ لَعَنَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ
أُمَّةً ظَلَمَتْكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ
بِهِ پھر قصد کرے کہ زیارت سائر شہدا کی پڑھتا ہوں میں واسطے رضا قربۃً الی اللہ
پس کہے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ وَأَحِبَّاءَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا
أَصْفِيَاءَ اللهِ وَأَوِدَّاءَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ دِينِ اللهِ السَّلَامُ

عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ
ابْنِ عَلِیٍّ الزَّکِیِّ النَّاصِحِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْصَارَ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ
بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ طِبْتُمْ وَ طَابَتِ الْاَرْضُ الَّتِیْ فِیْهَا دُفِنْتُمْ وَ فُزْتُمْ
فَوْزًا عَظِیْمًا فَیَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ مَعَکُمْ پھر دو رکعت نماز زیارت
کی پڑھے اور بہتر نماز کو پہلے زیارت سے پڑھے تو خوب ہے اور اس شب کی برکتوں سے
یہ ہے کہ ولادت باسعادت حضرت صاحب الامر اس شب میں واقع ہوئی اور
اس شب سنت ہے کہ اس دعا کو اس شب میں پڑھے کہ بمنزلہ زیارت آنحضرت کے ہے اَللّٰهُمَّ
بِحَقِّ لَیْلَتِنَا هٰذِهٖ وَ مَوْلُوْدِهَا وَ حُجَّتِكَ وَ مَوْعُوْدِهَا الَّتِیْ قَرَنْتَ
اِلٰی فَضْلِهَا فَضْلًا فَتَمَّتْ کَلِمَتُكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِكَ
وَ لَا مُعَقِّبَ لِاٰیَاتِكَ نُوْرُكَ الْمُتَاَلِّقُ وَ ضِیَاؤُكَ الْمُشْرِقُ وَ الْعَلَمُ النُّوْرُ فِیْ
طَخْیَاءِ الدَّیْجُوْرِ الْغَائِبُ الْمَسْتُوْرُ جَلَّ مَوْلِدُهٗ وَ کَرُمَ مَحْتِدُهٗ وَ الْمَلَائِکَةُ
شُهَّدُهٗ وَ اللهُ نَاصِرُهٗ وَ مُؤَیِّدُهٗ اِذَا اٰنَ مِیْعَادُهٗ وَ الْمَلَائِکَةُ اَمْدَادُهٗ
سَیْفُ اللهِ الَّذِیْ لَا یَنْبُوْ وَ نُوْرُهُ الَّذِیْ لَا یَخْبُوْ وَ ذُو الْحِلْمِ الَّذِیْ
لَا یَصْبُوْ مَدَارُ الدَّهْرِ وَ نَوَامِیْسُ الْعَصْرِ وَ وُلَاةُ الْاَمْرِ
وَ الْمُنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الذِّکْرُ وَ مَا یَتَنَزَّلُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَ اَصْحَابُ
الْحَشْرِ وَ النَّشْرِ تَرَاجِمَةُ وَحْیِهٖ وَ وُلَاةُ اَمْرِهٖ وَ نَهْیِهٖ اَللّٰهُمَّ
فَصَلِّ عَلٰی خَاتِمِهِمْ وَ قَائِمِهِمُ الْمَسْتُوْرِ عَنْ عَوَالِمِهِمْ وَ اَدْرِكْ
بِنَا اَیَّامَهٗ وَ ظُهُوْرَهٗ وَ قِیَامَهٗ وَ اجْعَلْنَا مِنْ اَنْصَارِهٖ وَ اقْرِنْ ثَارَنَا
بِثَارِهٖ وَ اکْتُبْنَا فِیْ اَعْوَانِهٖ وَ خُلَصَائِهٖ وَ اَحْیِنَا فِیْ دَوْلَتِهٖ نَاعِمِیْنَ
وَ بِصُحْبَتِهٖ غَانِمِیْنَ وَ بِحَقِّهٖ قَائِمِیْنَ وَ مِنَ السُّوْءِ سَالِمِیْنَ یَا

اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہِ الصَّادِقِیْنَ وَحُجَجِہِ النَّاطِقِیْنَ وَالْعَنْ جَمِیْعَ الظَّالِمِیْنَ وَاحْکُمْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ نیمۂ شعبان کی شب سب شبوں میں بہتر ہے بعد شب قدر کے اور حق تعالیٰ اپنا فضل و کرم بندوں کو عطا فرماتا ہے اور اپنے احسان سے گناہ بخشتا ہے پس سعی کرو اس شب کی عبادت میں کہ حق تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کی قسم یاد کی ہے کہ سائل کو اپنی درگاہ سے رد نہ کرے گا جبکہ معصیت کو خدا سے طلب کرے اور اس شب کو خدا نے ہم اہل بیت کے لئے قرار دیا ہے جیسا کہ شب قدر کو ہمارے پیغمبر کے لئے قرار دیا ہے پس اہتمام کرو اس شب میں دعا و ثنا کرنے میں خدا کی درگاہ میں پس جو کوئی اس شب میں نیمۂ شعبان کی سو بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے حق تعالیٰ گذشتہ گناہ اس کے بخشے گا اور حاجتیں دنیا و آخرت کی بر لاوے خواہ طلب کرے خواہ نہ کرے پس پوچھا کہ بہترین دعا اس شب میں کون سی ہے فرمایا کہ بعد عشا کے دو رکعت نماز پڑھو اور رکعت اول میں بعد الحمد کے سورہ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں بعد الحمد سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھو اور بعد سلام کے تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو اور جو ترتیب تسبیح فاطمہ کی ہے اس سے ظاہر ہے پس اس دعا کو پڑھو وہ دعا یہ ہے یَا مَنْ اِلَیْہِ مَلْجَأُ الْعِبَادِ فِی الْمُھِمَّاتِ وَاِلَیْہِ یَفْزَعُ الْخَلْقُ فِی الْمُلِمَّاتِ یَا عَالِمَ الْجَھْرِ وَالْخَفِیَّاتِ یَا مَنْ لَا تَخْفٰی عَلَیْہِ خَوَاطِرُ الْاَوْھَامِ وَتَصَرُّفُ الْخَطَرَاتِ یَا رَبَّ الْخَلَائِقِ وَالْبَرِیَّاتِ یَا مَنْ بِیَدِہِ مَلَکُوْتُ الْاَرَضِیْنَ وَالسَّمٰوَاتِ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَمُتُّ اِلَیْکَ بِلَا اِلٰہَ

لا انت فيا لا اله الا انت اجعلني في هذه الليلة ممن نظرت
اليه فرحمته وسمعت دعاءه فاجبته وعلمت استقالته فاقلته
وتجاوزت عن سالف خطيئته وعظيم جريرته فقد استجرت
بك من ذنوبي ولجأت اليك في ستر عيوبي اللهم فجد على
بكرمك وفضلك واحطط خطاياي بحلمك وعفوك وتغمدني
في هذه الليلة بسابغ كرامتك واجعلني فيها من اوليائك
الذين اجتبيتهم لطاعتك واخترتهم لعبادتك وجعلتهم
خالصتك وصفوتك اللهم اجعلني ممن سعد جده وتوفر
من الخيرات حظه واجعلني ممن سلم فنعم وفاز فغنم
واكفني شر ما اسلفت واعصمني من الازدياد في
معصيتك وحبب الي طاعتك وما يقربني منك ويزلفني
عندك سيدي اليك ملجأ الهارب ومنك ملتمس الطالب
وعلى كرمك يعول المستقيل التائب ادبت عبادك بالتكرم
وانت اكرم الاكرمين وامرت بالعفو عبادك وانت الغفور
الرحيم اللهم فلا تحرمني ما رجوت من كرمك ولا تؤيسني
من سابغ نعمك ولا تخيبني من جزيل قسمك في هذه الليلة
لاهل طاعتك واجعلني في جنة من شرار بريتك رب ان
لم اكن من اهل ذلك فانت اهل الكرم والعفو والمغفرة
وجد على بما انت اهله لا بما استحقه فقد حسن
ظني بك وتحقق رجائي لك وعلقت نفسي بكرمك فانت
ارحم الراحمين واكرم الاكرمين اللهم واخصصني من

كَرَمِكَ بِجَزِيْلِ قِسَمِكَ وَاَعِذْنِيْ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الَّذِيْ يَحْبِسُ عَلَيَّ الْخُلُقَ وَيُضَيِّقُ عَلَيَّ الرِّزْقَ حَتّٰى اَقُوْمَ بِصَالِحِ رِضَاكَ وَاَنْعَمَ بِجَزِيْلِ عَطَائِكَ وَاَسْعَدَ بِسَابِغِ نَعْمَائِكَ فَقَدْ لُذْتُ بِحَرَمِكَ وَتَعَرَّضْتُ لِكَرَمِكَ وَاسْتَعَذْتُ بِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَبِحِلْمِكَ مِنْ غَضَبِكَ فَجُدْ لِيْ بِمَا سَاَلْتُكَ وَاَنِلْ مَا الْتَمَسْتُ مِنْكَ اَسْاَلُكَ بِكَ لَا شَيْءَ هُوَ اَعْظَمُ مِنْكَ پھر سجدہ میں جا اور یَا رَبِّ یَا رَبِّ بیس بار کہہ اور یَا اَللّٰہُ سات بار اور مَا شَاءَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دس بار اور لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ دس بار پھر درود پڑھ جتنا جی چاہے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کر قسم خدا کی اگر بعدد مینہ کے قطروں کے حاجات طلب کرے تو حق تعالےٰ برلائیگا اپنے فضل و کرم سے اور بروایت دیگر بعد سات مرتبہ یَا اَللّٰہُ کے سات بار کہے یَا رَبِّ مُحَمَّدٍ اور شیخ رہ نے کہا ہے کہ پھر یہ دعا پڑھے اِلٰهِيْ تَعَرَّضَ لَكَ فِيْ هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُوْنَ وَقَصَدَكَ الْقَاصِدُوْنَ وَاَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ الطَّالِبُوْنَ وَلَكَ فِيْ هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا اَنَا ذَا عُبَيْدُكَ الْفَقِيْرُ اِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوْفَكَ فَاِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ تَفَضَّلْتَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَيْهِ بِعَائِدَةٍ مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ الْخَيِّرِيْنَ الْفَاضِلِيْنَ وَجُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

خاتم النبیین و آله الطاهرین الذین اذهب الله عنهم الرجس و
طهرهم تطهیرا و سلم تسلیما کثیرا ان الله حمید مجید اللهم انی
ادعوك كما امرت فاستجب لی كما وعدت انك لا تخلف المیعاد اور
ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ یہ دعا بہت خوب ہے اور اس شب کی دعاؤں سے ہے بلکہ ظاہرا جزو اُس
اعمال سابق کا نہیں ہے اور ابن بابویہ رح نے حضرت امام حسن مجتبیٰ ع سے روایت کی ہے کہ جبرئیل رسول خدا
صلعم پر نازل ہوئے اور کہا کہ ای محمد اپنی امت کو حکم کرو کہ پندرھوین شب شعبان مین دس رکعت
نماز پڑھیں دو دو رکعت کر کے اور ہر رکعت مین بعد الحمد کے دس دس بار سورہ
قل هو الله احد پڑھیں اور سجدہ مین یہ دعا پڑھیں اللهم
لك سجد سوادی و خیالی و بیاضی یا عظیم كل عظیم اغفر لی
ذنبی العظیم فانه لا یغفره غیرك یا عظیم پس جو کوئی اس
عمل کو بجا لاوے محو کرے حق تعالیٰ اس سے ستر ہزار گناہ اور لکھے ویسے ہی حسنات اسکے
نامہ عمل مین لکھے اور محو کرے اسکے ماں باپ سے ستر ہزار گناہ اور دوسری نماز وہ
ہے کہ عائشہ و حفصہ نے حضرت رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ پندرھوین
شب شعبان کو مین خواب مین تھا کہ جبرئیل ع مجھ پر نازل ہوئے اور کہا ای محمد جو کوئی پندرھوین
شب شعبان کو سو رکعت نماز پڑھے دو دو رکعت کر کے اور ہر رکعت مین بعد الحمد دس دس بار
سورہ قل هو الله احد پڑھے اور جب فارغ ہو دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دس
بار سورہ حمد اور سو بار سبحان الله کہے حق تعالیٰ سو گناہ کبیرہ ہلاک
کرنے والے اسکے بخشے اور بعدد ہر سورہ و تسبیح کے ایک قصر بہشت مین اسکو عطا
کرے اور شفاعت اسکی قبول کرے سو شخصوں کے حق مین اسکے اہل خانہ اور رشتہ داروں
سے اور شریک کرے اسکو ثواب شہدا مین اور ثواب اس ماہ کے روزہ داروں
اور عبادت کرنے والوں کا اسکو عطا کرے بغیر اسکے کہ انکے ثواب مین کچھ کمی کی ہو

پس جاگو اس شب کو ای محمد صلعم اور حکم کرو اپنی امت کو کہ جاگیں اس شب کو ای علی اور حکم
کرو کہ جاگیں اس شب کو اور تقرب ڈھونڈھیں خدا کی طرف اس شب میں عبادت کرنے سے بدرستیکہ
یہ شب پندرھویں شعبان کی ہے ای محمد جب میں آپ کے پاس آیا تھا تمام ملائکہ آسمان اپنی جگہوں کو
اپنے بچھا کے ہوئے تھے اور فردوس میں مشغول عبادت تھے اور بعضے
کھڑے تھے اور بعضے رکوع میں تھے اور بعضے سجود میں اور بعضے دعا میں
اور بعضے تکبیر میں اور بعضے تسبیح میں اور بعضے استغفار میں بدرستیکہ
حق تعالی اس شب میں نظر رحمت اپنے بندوں کی طرف ڈالتا ہے اور بخشتا ہے اس مومن
کو جو نماز میں کھڑا ہو یا بیٹھا ہو مشغول تسبیح ہو یا رکوع و سجود میں ہو یا مشغول یاد خدا ہو
اور یہ وہ شب ہے کہ جو کوئی دعا کرے البتہ دعا اسکی مستجاب ہوتی ہے اور جو کوئی
سوال کرے اسکو عطا کیا جاتا ہے اور جو کوئی استغفار کرے بخشا جاتا ہے اور جو توبہ
کرے توبہ اسکی قبول ہوتی ہے اور محروم وہ ہے جو اس شب کی خیر سے محروم ہو اور حضرت امیر
سے منقول ہے کہ جو کوئی پندرھویں شب شعبان میں سو رکعت نماز پڑھے ہزار بار قُلْ
ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سے یعنی ہر رکعت میں دس دس بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے
تو مرے دل اسکا جس دن کہ سب دل مرجائیں اور نہ مرے جبتک کہ دیکھے سو فرشتوں کو کہ اسکو
امین کریں عذاب الٰہی سے اور تیس نفر انمیں سے بشارت دیں اسکو بہشت کی اور تیس نفر
وہ ہوں کہ دنیا میں اسکو شر شیطان سے نگاہ رکھیں اور تیس نفر وہ ہوں کہ دن رات
اسکے لیے استغفار کریں اور دس نفر وہ کہ دشمنوں کے شر سے اسکی حفاظت کریں اور منقول ہے
کہ اس شب میں حضرت رسول صلعم یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ
خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ
مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ رِضْوَانَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا یَھُوْنُ عَلَیْنَا بِہٖ مُصِیْبَاتُ
الدُّنْیَا اَللّٰھُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا

وَاجْعَلْهَا الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا
عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا
اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور یہ دعا ایک جامع کامل ہے اور شیخ طوسی نے
مصباح میں نقل کی ہے اور روایت ہے کہ پندرھویں شب شعبان کو اتنا بندوں کے گناہ بخشے جاتے
ہیں اور حاجتیں اس شب کو خدا تعالی بر لاتا ہے اور دعا مستجاب فرماتا ہے پس اس شب
میں مشغول بعبادت رہیں اور خدا تعالی سے طلب آمرزش کریں اور دعائے
کمیل ابن زیاد کہ خواص اصحاب حضرت امیر المؤمنین میں تھا اس کا دعا ہے اور اس شب کی
دعاؤں میں سے ہے اور ہمیشہ دیگر اوقات میں بھی پڑھ سکتے ہیں اور صحیح ہے کہ سید جلیل
ابن طاؤس نے کتاب اقبال میں روایت کی ہے کہ کمیل ابن زیاد نے کہا کہ ایک دن میں
اپنے مولا حضرت امیر کے ساتھ مسجد بصرہ میں بیٹھا تھا پندرھویں شب شعبان کا ذکر کیا گیا
حضرت نے فرمایا کہ جو بندہ اس شب عبادت میں جاگے اور دعائے خضر اس شب میں پڑھے
البتہ دعا اسکی قبول ہو جب حضرت اپنے نزول کی جگہ تشریف لائے شب کو میں حاضر
خدمت ہوا مجھکو دیکھکر پوچھا اے کمیل تو کیوں آیا ہے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین
طلب دعائے خضر میں حاضر ہوا ہوں فرمایا بیٹھ اے کمیل جب اس دعا کو حفظ کرے تو ہر شب
جمعہ یا ہر ماہ میں ایک بار یا ہر سال میں ایک بار یا عمر بھر میں ایک بار تاکہ کفایت شر اعداء
کی تجھ سے ہو اور یاری کیا جائے تو اور روزی دیا جائے تو اور البتہ بخشا جاوے تو
اے کمیل طول صحبت و خدمت تیرا موجب اسکا ہوا کہ تجھکو ایسی نعمت اور کرامت سے
ممتاز و سرفراز کروں پس لیں فرمایا لکھ اور دعا تجھکو تلقین کی اور وہ دعا یہ ہے

دعاء کمیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِيْ وَ

كُلَّ شَيْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِي قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَخَضَعَ لَهَا
كُلُّ شَيْءٍ وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَيْءٍ وَبِجَبَرُوتِكَ الَّتِي غَلَبْتَ
بِهَا كُلَّ شَيْءٍ وَبِعِزَّتِكَ الَّتِي لَا يَقُومُ لَهَا شَيْءٌ وَ
بِعَظَمَتِكَ الَّتِي مَلَأَتْ كُلَّ شَيْءٍ وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِي عَلَا
كُلَّ شَيْءٍ وَبِوَجْهِكَ الْبَاقِي بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِأَسْمَائِكَ
الَّتِي مَلَأَتْ أَرْكَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذِي أَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي أَضَاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ
يَا نُورُ يَا قُدُّوسُ يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ وَيَا آخِرَ الْآخِرِينَ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تُنْزِلُ النِّقَمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُغَيِّرُ النِّعَمَ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ
الذُّنُوبَ الَّتِي تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي
تَقْطَعُ الرَّجَاءَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي كُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ خَطِيئَةٍ
أَخْطَأْتُهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَأَسْتَشْفِعُ
بِكَ إِلَى نَفْسِكَ وَأَسْأَلُكَ بِجُودِكَ أَنْ تُدْنِيَنِي مِنْ قُرْبِكَ وَأَنْ
تُوزِعَنِي شُكْرَكَ وَأَنْ تُلْهِمَنِي ذِكْرَكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
سُؤَالَ خَاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خَاشِعٍ أَنْ تُسَامِحَنِي وَتَرْحَمَنِي وَتَجْعَلَنِي
بِقِسْمِكَ رَاضِيًا قَانِعًا وَفِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ مُتَوَاضِعًا اللَّهُمَّ وَ
أَسْأَلُكَ سُؤَالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهُ وَأَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ
الشَّدَائِدِ حَاجَتَهُ وَعَظُمَ فِيمَا عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اللَّهُمَّ عَظُمَ
سُلْطَانُكَ وَعَلَا مَكَانُكَ وَخَفِيَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ أَمْرُكَ وَغَلَبَ

فقهرك وجرت قدرتك ولا يمكن الفرار من حكومتك اللهم
لا اجد لذنوبي غافرا ولا لقبائحي ساترا ولا لشيء من
عملي القبيح بالحسن مبدلا غيرك لا اله الا انت سبحانك
وبحمدك ظلمت نفسي وتجرأت بجهلي وسكنت الى قديم
ذكرك لي ومنك علي اللهم مولاي كم من قبيح سترته
وكم من فادح من البلاء اقلته وكم من عثار وقيته وكم
من مكروه دفعته وكم من ثناء جميل لست اهلا له نشرته
اللهم عظم بلائي وافرط بي سوء حالي وقصرت
بي اعمالي وقعدت بي اغلالي وحبسني عن نفعي بعد املي
وخدعتني الدنيا بغرورها ونفسي بجنايتها ومطالي
يا سيدي فاسألك بعزتك ان لا يحجب عنك دعائي
سوء عملي وفعالي ولا تفضحني بخفي ما اطلعت عليه
من سري ولا تعاجلني بالعقوبة على ما عملته في خلواتي
من سوء فعلي واساءتي ودوام تفريطي وجهالتي وكثرة
شهواتي وغفلتي وكن اللهم بعزتك لي في الاحوال كلها
رؤفا وعلي في جميع الامور عطوفا الهي وربي من لي
غيرك اسأله كشف ضري والنظر في امري الهي ومولاي
اجريت علي حكما اتبعت فيه هوى نفسي ولم احترس فيه
من تزيين عدوي فغرني بما اهوى واسعده على ذلك القضاء
فتجاوزت بما جرى علي من ذلك من نقض حدودك وخالفت
بعض اوامرك فلك الحمد علي في جميع ذلك ولا حجة لي

فِي مَا جَرَى عَلَيَّ فِيهِ قَضَاؤُكَ وَأَلْزَمَنِي حُكْمُكَ وَبَلَاؤُكَ وَقَدْ
أَتَيْتُكَ يَا إِلٰهِي بَعْدَ تَقْصِيرِي وَإِسْرَافِي عَلَى نَفْسِي مُعْتَذِرًا
نَادِمًا مُنْكَسِرًا مُسْتَقِيلًا مُسْتَغْفِرًا مُنِيبًا مُقِرًّا مُذْعِنًا مُعْتَرِفًا
لَا أَجِدُ مَفَرًّا مِمَّا كَانَ مِنِّي وَلَا مَفْزَعًا أَتَوَجَّهُ إِلَيْهِ فِي أَمْرِي
غَيْرَ قَبُولِكَ عُذْرِي وَإِدْخَالِكَ إِيَّايَ فِي سَعَةٍ مِنْ رَحْمَتِكَ
اَللّٰهُمَّ فَاقْبَلْ عُذْرِي وَارْحَمْ شِدَّةَ ضُرِّي وَفُكَّنِي مِنْ
شَدِّ وَثَاقِي يَا رَبِّ ارْحَمْ ضَعْفَ بَدَنِي وَرِقَّةَ جِلْدِي
وَدِقَّةَ عَظْمِي يَا مَنْ بَدَأَ خَلْقِي وَذِكْرِي وَتَرْبِيَتِي وَبِرِّي
وَتَغْذِيَتِي هَبْنِي لِابْتِدَاءِ كَرَمِكَ وَسَالِفِ بِرِّكَ بِي يَا
إِلٰهِي وَسَيِّدِي وَرَبِّي أَتُرَاكَ مُعَذِّبِي بِنَارِكَ بَعْدَ تَوْحِيدِكَ
وَبَعْدَ مَا انْطَوَى عَلَيْهِ قَلْبِي مِنْ مَعْرِفَتِكَ وَلَهِجَ بِهِ لِسَانِي
مِنْ ذِكْرِكَ وَاعْتَقَدَهُ ضَمِيرِي مِنْ حُبِّكَ وَبَعْدَ صِدْقِ
اعْتِرَافِي وَدُعَائِي خَاضِعًا لِرُبُوبِيَّتِكَ هَيْهَاتَ أَنْتَ أَكْرَمُ
مِنْ أَنْ تُضَيِّعَ مَنْ رَبَّيْتَهُ أَوْ تُبْعِدَ مَنْ أَدْنَيْتَهُ أَوْ تُشَرِّدَ مَنْ
آوَيْتَهُ أَوْ تُسَلِّمَ إِلَى الْبَلَاءِ مَنْ كَفَيْتَهُ وَرَحِمْتَهُ وَلَيْتَ شِعْرِي
يَا سَيِّدِي وَإِلٰهِي وَمَوْلَايَ أَتُسَلِّطُ النَّارَ عَلَى وُجُوهٍ خَرَّتْ
لِعَظَمَتِكَ سَاجِدَةً وَعَلَى أَلْسُنٍ نَطَقَتْ بِتَوْحِيدِكَ صَادِقَةً
وَبِشُكْرِكَ مَادِحَةً وَعَلَى قُلُوبٍ اعْتَرَفَتْ بِإِلٰهِيَّتِكَ مُحَقِّقَةً
وَعَلَى ضَمَائِرَ حَوَتْ مِنَ الْعِلْمِ بِكَ حَتَّى صَارَتْ خَاشِعَةً وَعَلَى
جَوَارِحَ سَعَتْ إِلَى أَوْطَانِ تَعَبُّدِكَ طَائِعَةً وَأَشَارَتْ
بِاسْتِغْفَارِكَ مُذْعِنَةً مَا هٰكَذَا الظَّنُّ بِكَ وَلَا أُخْبِرْنَا

بفضلك عنا فيا كريم يا رب وانت تعلم ضعفي عن قليل من
بلاء الدنيا وعقوباتها وما يجري فيها من المكاره على اهلها
على ان ذلك بلاء ومكروه قليل مكثه يسير بقاؤه قصير
مدته فكيف احتمالي لبلاء الآخرة وجليل وقوع المكاره فيها
وهو بلاء تطول مدته ويدوم مقامه ولا يخفف عن اهله
لانه لا يكون الا عن غضبك وانتقامك وسخطك وهذا ما لا
تقوم له السموات والارض يا سيدي فكيف لي وانا عبدك
الضعيف الذليل الحقير المسكين المستكين يا الهي وربي وسيدي
ومولاي لاي الامور اليك اشكو ولما منها اضج وابكي لاليم
العذاب وشدته ام لطول البلاء ومدته فلئن صيرتني
للعقوبات مع اعدائك وجمعت بيني وبين اهل بلائك وفرقت
بيني وبين احبائك واوليائك فهبني يا الهي وسيدي ومولاي
وربي صبرت على عذابك فكيف اصبر على فراقك وهبني صبرت
على حر نارك فكيف اصبر عن النظر الى كرامتك ام كيف
اسكن في النار ورجائي عفوك فبعزتك يا سيدي ومولاي
اقسم صادقا لئن تركتني ناطقا لاضجن اليك بين اهلها
ضجيج الآملين ولاصرخن اليك صراخ المستصرخين
ولابكين عليك بكاء الفاقدين ولاناديَنك اين كنت يا ولي
المؤمنين يا غاية آمال العارفين يا غياث المستغيثين
يا حبيب قلوب الصادقين ويا اله العالمين افتراك سبحانك
يا الهي وبحمدك تسمع فيها صوت عبد مسلم سجن فيها

بمخالفته وذاق طعم عذابها بمعصيته وحبس بين اطباقها
بجرمه وجريرته وهو يضج اليك ضجيج مؤمل لرحمتك و
يناديك بلسان اهل توحيدك ويتوسل اليك بربوبيتك
يا مولاي فكيف يبقى في العذاب وهو يرجو ما سلف من
حلمك ورأفتك ورحمتك ام كيف تؤلمه النار وهو يأمل
فضلك ورحمتك ام كيف يحرقه لهيبها وانت تسمع صوته
وترى مكانه ام كيف يشتمل عليه زفيرها وانت تعلم ضعفه
ام كيف يتقلقل بين اطباقها وانت تعلم صدقه ام كيف
تزجره زبانيتها وهو يناديك يا ربه ام كيف يرجو فضلك
في عتقه منها فتتركه فيها هيهات ما ذلك الظن بك ولا
المعروف من فضلك ولا مشبه لما عاملت به الموحدين من
برك واحسانك فباليقين اقطع لولا ما حكمت به من تعذيب
جاحديك وقضيت به من اخلاد معانديك لجعلت النار
كلها بردا وسلاما وما كانت لاحد فيها مقرا ولا مقاما
لكنك تقدست اسماؤك اقسمت ان تملأها من الكافرين
من الجنة والناس اجمعين وان تخلد فيها المعاندين وانت جل
ثناؤك قلت مبتدئا وتطولت بالانعام متكرما افمن كان مؤمنا
كمن كان فاسقا لا يستوون الهي وسيدي فاسئلك بالقدرة التي
قدرتها وبالقضية التي حتمتها وحكمتها وغلبت من عليه
اجريتها ان تهب لي في هذه الليلة وفي هذه الساعة كل جرم اجرمته وكل
ذنب اذنبته وكل قبيح اسررته وكل جهل عملته كتمته او اعلنته

أخفيته أو أظهرته وكل سيئة أمرت بإثباتها الكرام الكاتبين
الذين وكلتهم بحفظ ما يكون مني وجعلتهم شهودا علي مع
جوارحي وكنت أنت الرقيب علي من ورائهم والشاهد
لما خفي عنهم وبرحمتك أخفيته وبفضلك سترته وأن
توفر حظي من كل خير أنزلته أو إحسان فضلته أو بر نشرته
أو رزق بسطته أو ذنب تغفره أو خطأ تستره يا رب يا رب
يا رب يا إلهي وسيدي ومولاي ومالك رقي يا من بيده
ناصيتي يا عليما بضري ومسكنتي يا خبيرا بفقري وفاقتي يا رب
يا رب يا رب أسألك بحقك وقدسك وأعظم صفاتك
وأسمائك أن تجعل أوقاتي في الليل والنهار بذكرك معمورة
وبخدمتك موصولة وأعمالي عندك مقبولة حتى تكون
أعمالي وأورادي كلها وردا واحدا وحالي في خدمتك
سرمدا يا سيدي يا من عليه معولي يا من إليه شكوت أحوالي
يا رب يا رب يا رب قو على خدمتك جوارحي واشدد على
العزيمة جوانحي وهب لي الجد في خشيتك والدوام في
الاتصال بخدمتك حتى أسرح إليك في ميادين السابقين
وأسرع إليك في المبادرين وأشتاق إلى قربك في المشتاقين
وأدنو منك دنو المخلصين وأخافك مخافة الموقنين
وأجتمع في جوارك مع المؤمنين اللهم ومن أرادني
بسوء فأرده ومن كادني فكده واجعلني من
أحسن عبيدك نصيبا عندك وأقربهم منزلة منك

وَاَخَصِّهِمْ زُلْفَةً لَدَيْكَ فَاِنَّهُ لَا يُنَالُ ذٰلِكَ اِلَّا بِفَضْلِكَ
وَجُدْ لِيْ بِجُوْدِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ بِمَجْدِكَ وَاحْفَظْنِيْ بِرَحْمَتِكَ
وَاجْعَلْ لِسَانِيْ بِذِكْرِكَ لَهِجًا وَقَلْبِيْ بِحُبِّكَ مُتَيَّمًا وَمُنَّ عَلَيَّ
بِحُسْنِ اِجَابَتِكَ وَاَقِلْنِيْ عَثْرَتِيْ وَاغْفِرْ زَلَّتِيْ فَاِنَّكَ قَضَيْتَ
عَلٰى عِبَادِكَ بِعِبَادَتِكَ وَاَمَرْتَهُمْ بِدُعَائِكَ وَضَمِنْتَ لَهُمُ
الْاِجَابَةَ فَاِلَيْكَ يَا رَبِّ نَصَبْتُ وَجْهِيْ وَاِلَيْكَ يَا رَبِّ مَدَدْتُ
يَدِيْ فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِيْ دُعَائِيْ وَبَلِّغْنِيْ مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ
فَضْلِكَ رَجَائِيْ وَاكْفِنِيْ شَرَّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ اَعْدَائِيْ يَا
سَرِيْعَ الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ اِلَّا الدُّعَاءَ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا
تَشَاءُ يَا مَنِ اسْمُهُ دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى اِرْحَمْ
مَنْ رَاْسُ مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ
النِّقَمِ يَا نُوْرَ الْمُسْتَوْحِشِيْنَ فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَالْاَئِمَّةِ الْمَيَامِيْنِ مِنْ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

(فصل ۱۴۸) فضائل و اعمال ماہ رمضان

واضح ہو کہ پانچویں یا چھٹی ماہ رمضان روز خلافت جناب امام رضا ہے اور سترھویں
یا چوبیسویں ماہ رمضان روز وفات آنحضرت ہے لیکن ان تاریخوں کا ہمیں پتہ [illegible] جناب امام
رضا کی زیارت پڑھنا نہایت ثواب عظیم ہے اور یہ زیارت انشاء اللہ ماہ ذیقعدہ میں بیان ہوگی
[illegible] امام [illegible] ایمان کا ہے اور [illegible]
[illegible] امام رضا سے منقول ہے کہ آنحضرت [illegible] آخر شعبان میں
[illegible] کیا ہے [illegible]

ساتھ رحمت و بخشش کے وہ ماہ ہے کہ خدا کے نزدیک سب مہینوں میں بہتر ہیں دن اسکے
سب دنوں میں اور راتیں اسکی سب راتوں میں بہتر ہیں اور ساعتیں اسکی بہترین ساعات
ہیں وہ ایسا مہینا ہے کہ بلایا ہے تمکو اسمیں طرف مہمانی خدا کے اور ہوئے ہو اسمیں تم اہل کرامت
خدا سے اور سانسیں تمہاری اسمیں ثواب تسبیح کا رکھتی ہیں اور سونا تمہارا ثواب عبادت
کا رکھتا ہے اور عمل تمہارے اسمیں مقبول ہیں اور دعا تمہاری اسمیں مستجاب ہے پس سوال
کرو تم اپنے پروردگار سے ساتھ درست نیتوں کے اور پاکیزہ دلوں کے کہ حق تعالیٰ تمکو
اور نیکیوں کی توفیق دے تمکو واسطے روزہ رکھنے اس ماہ کے اور تلاوت قرآن
اسکے پس اس ماہ میں بد بخت و بدانجام وہ ہے کہ محروم ہو آمرزش خدا سے اس ماہ
عظیم میں اور اس ماہ کی بھوک اور پیاس میں یاد کرو بھوک پیاس روز قیامت کی اور تصدق
کرو اپنے فقیروں اور مسکینوں پر اور تعظیم کرو اپنے بوڑھوں کی اور نگاہ رکھو اپنی زبانوں کو
اور صلۂ رحم کرو اپنے خویشان کی اور بچاؤ اپنی زبانوں کو اس بات سے جو نہ کہنا چاہئے
اور چھپاؤ آنکھوں کو اس چیز سے کہ حلال نہیں تمکو نظر کرنا اسکی طرف اور باز رکھو اپنے
کانوں کو اس چیز سے کہ تمکو سننا اسکا حلال نہیں اور مہربانی کرو ساتھ یتیمان مردم کے
تاکہ مہربانی کریں تمہارے بعد تمہارے یتیموں کے ساتھ اور توبہ کرو طرف خدا کے اور بلند
کرو طرف خدا کے ہاتھ اپنے دعا میں بیچ اوقات نماز کے اسواسطے کہ نمازوں کے وقت بہترین
ساعات ہیں نظر کرتا ہے حق تعالیٰ ان اوقات میں رحمت سے طرف اپنے بندوں کے اور
جواب دیتا ہے انکو جبکہ اس سے مناجات کریں اور لبیک کہتا ہے جب اسکو پکاریں اور قبول
کرتا ہے جب اس سے دعا کریں اے گروہ مردم بدرستیکہ جانیں تمہاری تمہارے کردار وں
میں گروی ہیں پس گروسے انکو چھڑاؤ ساتھ آمرزش مانگنے کے خدا سے اور پشتیں تمہاری
تمہاری گرانبار ہیں تمہارے گناہوں سے پس ہلکا کرو انکو سجدوں میں طول دینے سے
اور جانو کہ حق تعالیٰ نے قسم یاد کی ہے اپنی عزت کی کہ عذاب نہ کریگا نمازیوں اور سجدہ کرنیوالوں کو

اور نہ ڈرائیگا انکو آتش جہنم سے قیامت میں اے لوگو جو کوئی تم میں سے افطار کرائیگا کسی
مومن کو اس مہینے میں اسکو خدا کے پاس ثواب ہے ایک غلام آزاد کرنے کا اور آمرزش گناہان گذشتہ
کی بعض صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہم سب قدرت اسپر نہیں رکھتے فرمایا کہ بچو آتش جہنم
سے بذریعہ افطار کرانے روزہ دار کے اگرچہ بنصف دانہ خرما اور یا ایک شربت آب سے
ہو بیشک خدا یہ ثواب دیتا ہے اسکو جو ایسا کرے اگر اس سے زیادہ پر قادر نہ ہو ایہا الناس
جو کوئی خلق اپنا اس ماہ میں اچھا کرے صراط سے گذر جائیگا اس دن کہ قدم اسپر لغزش کرینگے
اور جو کوئی سبک کرے اس ماہ میں خدمت غلام و کنیز کی حق تعالی قیامت میں اسکا
حساب آسان کرے اور جو کوئی اس ماہ میں شر اپنے لوگوں سے باز رکھے حق تعالی
قیامت میں اپنے غضب کو اس سے باز رکھیگا اور جو کوئی اس ماہ میں یتیم گرامی
رکھیگا خدا اسکو قیامت میں گرامی رکھیگا اور جو کوئی اس ماہ میں احسان و سلوک کریگا
اپنے عزیزوں سے خدا ملاوے اسکو اپنی رحمت سے قیامت میں اور جو کوئی اس ماہ
میں قطع احسان کرے اپنے عزیزوں سے خدا قیامت میں قطع رحمت کریگا اس سے
اور جو کوئی نماز سنتی اس ماہ میں پڑھے خدا اسکے لیے برات بیزاری لکھیگا آتش جہنم
سے اور جو کوئی اس ماہ میں نماز واجبی ادا کرے خدا عطا کرے اسکو ثواب ستر واجب
نمازوں کا کہ اور مہینوں میں پڑھی ہوں اور جو کوئی اس ماہ میں بہت درود مجھپر اور
میری آل پر بھیجے خدا اسکی ترازو اعمال کو سنگین کرے جس دن کہ ترازو اعمال
کی ہلکی ہو اور جو کوئی ایک آیہ قرآن کا اس ماہ میں پڑھے ثواب اس شخص کا رکھتا ہے
جسنے اور مہینوں میں ختم قرآن کیا ہو ایہا الناس بدرستیکہ اس ماہ میں دروازے
بہشت کے کھلے ہیں پس سوال کرو پروردگار سے کہ تمہارے منہ پر نہ بند کرے اور
دروازے جہنم کے اس ماہ میں بند ہیں پس خدا سے سوال کرو کہ تمہارے منہ پر
نہ کھولے اور شیاطین کو اس ماہ میں قید کرتے ہیں پس سوال کرو خدا سے کہ ہرگز

تم پر مسلط نہ کرے اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ فرمایا کہ جو کوئی رمضان میں روزہ رکھے اور اپنے آپ کو کئی چیزوں سے کہ خدا نے حرام کی ہیں باز رکھے بہشت البتہ اسکے واسطے واجب ہوا اور جو کوئی اس ماہ میں روزہ رکھیگا اور کسی شب کو حرام سے افطار نہ کرے البتہ داخل بہشت ہووے حضرت امیر نے فرمایا کہ سنا میں نے سید انبیا سے فرمایا کہ بہترین اوصیا اے پیغمبران بہترین ماہ میں شہید ہوگا کہا میں نے بہترین ماہ کون مہینا ہے اور بہترین اوصیا کون ہے فرمایا کہ بہترین مہینوں میں رمضان ہے اور بہترین اوصیا تو ہے یا علی کہا میں نے یا حضرت البتہ یہ امر واقع ہوگا فرمایا ہاں قسم ہے مجکو اپنے پروردگار کی بلاشبہ کہ برانگیختہ ہوتا ہے بدبخت ترین میری امت کا اور پے کرنے والا ناقہ صالح کا اور ایک ضربت شمشیر تیرے سر پر مارے گا کہ ڈاڑھی تیری تیرے سر کے خون سے خضاب ہوگی پس لوگ رونے اور چلانے لگے اور حضرت منبر سے اتر آئے

فصل ۸۶۔ ثواب روزہ ہائے رمضان

ابن عباس رض نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اگر جانو تم جو کچھ کہ تمہارے واسطے ماہ رمضان میں ہے تو البتہ زیادہ کرو تم شکر خدائے تعالیٰ کا اول جب کہ شب اول ماہ رمضان کی ہوتی ہے تو خداوند عالم تمام گناہ میری امت کے بخشتا ہے اور ہزار ہزار درجے انکے بلند کرتا ہے اور پچاس شہر تیار کرتا ہے دوسرے روزے میں ہر قدم کے عوض عبادت ایک برس کی لکھتا ہے اور ثواب ایک پیغمبر کا اور ایک برس کے روزوں کا عطا کرتا ہے تیسرے روزہ کے عوض میں بدن کے بالوں کے شمار فردوس میں مروارید سفید کے قبہ بناتا ہے کہ بیس ہزار گھر انکے ہوتے ہیں اور نیچے بھی اسکے بارہ ہزار گھر ہوتے ہیں اور ہزار تخت ہوتے ہیں اور ہر روز داخل ہوتے ہیں انمیں ہزار فرشتے ہدیہ لیکر چوتھے روزہ کے عوض میں عطا کرتا ہے جنت خلد میں ستر ہزار محل ہر محل میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں پچاس ہزار تخت ہیں اور ہر تخت پر ایک

ایسا حور ہے کہ ہر حور کی خدمت میں ایک ہزار لونڈیاں ہیں کہ جن لونڈیوں کی خوبصورتی آنکھوں میں بہتر
دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا میں ہے اور پانچویں روزہ کے عوض میں بخشتا ہے خدا جنت الماوا
میں ہزار ہزار شہر کہ ہر شہر میں ستر ہزار گھر ہیں اور ہر گھر میں ستر ہزار دستر خوان ہیں
اور ہر دستر خوان پر ستر ہزار خوان ہیں اور ہر خوان میں ستر ہزار طرح کا کھانا ہے کہ ایک کھانا
دوسرے کھانے سے مشابہ نہیں ہے چھٹے روزہ کے عوض میں بخشتا ہے خدا جنت دار السلام
میں لاکھ شہر کہ ہر شہر میں لاکھ محل اور ہر محل میں لاکھ گھر ہیں اور ہر گھر میں لاکھ تخت ہیں
طول اسکے کہ طول جسکا ہزار ہاتھ کا ہے اور ہر تخت پر ایک حور ہے کہ جسکی تیس ہزار چوٹیاں
ہیں گندھی ہوئی موتیوں اور یاقوتوں سے ساتویں روزہ کے عوض میں عطا
کرتا ہے خدا جنت نعیم میں ثواب ساٹھ ہزار حجوں کا اور ساٹھ ہزار زیارتوں کا
آٹھویں روزہ کے عوض میں عطا کرتا ہے خدا جنت النعیم میں ثواب چالیس ہزار شہیدوں
کا اور چالیس ہزار صدیقوں کا نویں روزہ کے عوض میں عطا کرتا ہے وہ چیز کہ جو
عطا کرتا ہے ہزار عالموں کو اور ہزار آدمی اعتکاف کرنے والوں کو دسویں روزہ کے
عوض میں بر لاتا ہے ستر ہزار حاجتیں اور مغفرت چاہتے ہیں روزہ دار کے واسطے چاند
اور سورج اور ستارے اور پرندے اور درندے اور ہر پتھر اور ڈھیلا اور ہر تر و خشک
اور مچھلیاں دریا کی اور پتے درختوں کے گیارھویں روزہ کے عوض میں لکھتا ہے خدا اسکے لئے
ثواب چار حج اور چار عمرے کا کہ ہر حج ہمراہ پیغمبروں کے کیا ہو اور ہر عمرہ ہمراہ
صدیقوں کے اور شہیدوں کے کیا ہو بارھویں روزہ کے عوض میں بدلتا ہے خدا برائیوں
کو نیکیوں سے اور نیکیوں کو دو چند اور سہ چند اور دہ چند کرتا ہے اور ہر نیکی کے
عوض میں ہزار نیکیاں لکھتا ہے تیرھویں روزہ کے عوض میں مکہ اور مدینہ کے باشندوں
کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور عطا کرتا ہے بشمار ہر سنگ و کلوخ سے کہ جو درمیان مکہ و
مدینہ کے ہے شفاعت اسکی چودھویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ گویا ملاقات کی آدم و ابراہیم

اور نوحؑ اور موسیٰؑ اور داؤدؑ اور سلیمانؑ سے اور گویا کہ عبادت کی ہمراہ ہر پیغمبر کے سو برس تک سولہویں روزہ کے عوض میں برلاتا ہے خدا حاجتیں دنیا اور آخرت کی اور عطا کرتا ہے وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہے ایوبؑ کو اور مغفرت چاہتے ہیں واسطے اسکے حاملان عرش اور بخشتا ہے خدا قیامت میں اسکو چالیس نور کہ دس نور جانب داہنے ہوں اور دس نور جانب چپ اور دس نور آگے اور دس نور پیچھے سترہویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ جس وقت قبروں سے نکلیں گے روزہ رکھنے والے تو خدا انکو سا انکے حلہ پہنائیگا اور براق اونپر سوار کریگا اور ایک بادل کو بھیجیگا کہ وہ سایہ کریگا اوس روز کی حرارت سے اٹھارہویں روزہ کے عوض میں خدا ے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بخشا تیرے ماں باپ و والدہ کو بھی اور بخشا ان روز قیامت کی وہ کرتا ہے اونیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ خدا ے تعالیٰ حکم کرتا ہے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کو اور سوا انکے اور فرشتوں کو کہ تم بخشش چاہو اوس روزہ دار کے واسطے سال آئندہ تک اور عطا کرتا ہے واسطے اسکے ثواب شہدا ے بدر کا بیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ نہیں باقی رہتا ہے کوئی فرشتہ مگر یہ کہ اذن طلب کرتا ہے واسطے زیارت قبور روزہ داروں کے اور ہر فرشتہ کے پاس ایک تحفہ ہوتا ہے اور شراب طہور ہوتی ہے اکیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ خدا ے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے بھیجتا ہے کہ وہ محافظت کریں شیطان رجیم سے اور روزہ کے عوض میں ثواب سو برس کے روزوں کا عطا کرتا ہے اور درمیان روزہ دار اور دوزخ کے ایک خندق بنا دیتا ہے اور بخشتا ہے ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کے قاریوں کا اور بشمار ہر بال سے جبرئیلؑ کے ثواب عبادت کا عطا کرتا ہے اور بخشتا ہے ثواب عرش و کرسی کی تسبیح کا اور زوجہ کرتا ہے بشمار آیات قرآن کے حوروں کو بائیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ کشادہ کرتا ہے خدا قبر کو اسکی ہزار فرسخ تک اور دور کرتا ہے تاریکی کو اور وحشت قبر کو اور شہدا کی قبروں کے مانند اسکی قبر کو کرتا ہے اور چہرہ کو اسکے مثل چہرہ یوسفؑ کے کرتا ہے تیئیسویں روزہ

کا ثواب یہ ہی کہ ملک الموت کو خدائے تعالیٰ وقت مرنے کے اُس روزہ دار پر اسطرح بہیجتا ہی کہ
جیسے انبیاء پر بہیجتا ہی اور دفع کرتا ہی منکر و نکیر کے ہول کو اور دور کرتا ہی اُس سے غم دنیا
اور آخرت کو تئیسویں روزہ کا ثواب یہ ہی کہ پار اُتارتا ہی خدا صراط پر سے ہمراہ پیغمبروں
اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے اور گویا کہ کھلایا اُسنے یتیموں کو میری امت
کے اور پہنایا میری امت کے برہنہ آدمیوں کو چوبیسویں روزہ کا ثواب یہ ہی کہ جسوقت
دنیا سے نکلتا ہی تو اپنے مکان کو بہشت میں دیکھتا ہی اور بخشتا ہی اُسکو خدائے تعالیٰ
ثواب ہزار مریض اور ہزار غریب کا جو کہ نکلے ہیں راہ خدا میں اور عطا کرتا ہی ثواب آزاد
کرنے ہزار غلام کا اولاد اسمٰعیل سے پچیسویں روزہ کا ثواب یہ ہی کہ بناتا ہی خدا عرش کے
نیچے ہزار قبے سبز اور ہر قبہ پر خیمہ ہی نور کا اور فرماتا ہی خدا کہ اے امت محمد صلعم میں خدا تمہارا
ہوں اور تم غلام میرے اور لونڈیاں میری ہو بیچ سایہ عرش کے سایہ میں ان قبوں میں رہو
اور کھاؤ اور پیو کہ کچھ خوف تم پر نہیں ہی اور نہ تم غمگین ہوگے اے امت محمد صلعم قسم ہی مجہکو اپنے
عزت و جلال کی کہ بہیجونگا میں تمکو طرف اُس جنت کے کہ تعجب کرینگے لوگ پہلے اور
پچھلے اور ہر ایک کو ہزار تاج نور کے پہناؤنگا اور نور کے ناقہ پر سوار کرونگا لگام اُسکی
نور سے ہوگی اور ہونگے اُسکے ہزار حلقے طلا کے کہ ہر حلقہ میں ایک فرشتہ کھڑا ہوگا اور
ہاتھ میں ہر ایک کے ایک گرز ہوگا نور کا یہانتک کہ داخل ہوں بہشت میں بدون حساب کے
چھبیسویں روزہ میں نظر رحمت کرتا ہی خدا اور بخشتا ہی گناہوں کو اور ستر گناہ کبیرہ
بخشتا ہی ستائیسویں روزہ کا ثواب یہ ہی کہ پس گویا مدد کی ہر مومن اور مومنہ کی اور
پہنایا ستر ہزار برہنہ کو اور تلاوت قرآن کی ہزار بار مرابطین کی کہ جس جگہ سرحد کفار پر
گھوڑے باندہتے ہیں واسطے حفاظت کے اٹھائیسویں روزہ کا ثواب یہ ہی کہ بناتا ہی خدا
جنت خلد میں لاکھ شہر نور کے اور جنت الماویٰ میں لاکھ محل چاندی کے اور جنت فردوس
میں لاکھ شہر سونے کے کہ ہر شہر میں ہزار حجرہ ہیں اور عطا کرتا ہی لاکھ منبر مشک کے

اور ہر منبر کے شکم میں ہزار گھر ہیں زعفران کے اور ہر گھر میں ہزار تخت ہیں موتی اور یاقوت کے اور ہر تخت پر ایک زوجہ ہے کہ وہ حور ہے اور انتیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ عطا کرتا ہے خدا ہزار محل اور ہر محل میں ایک قبہ سفید ہے اور ہر قبہ میں ایک تخت ہے کافور کا کہ نہایت سفید ہے اور اس تخت پر ہزار فرش ہیں سندس اور استبرق کے اور ہر فرش پر ایک حور ہے ستر ہزار حلے پہنے ہوئے اور اسکے ہزار چوٹیاں ہیں موتی کی اور یاقوتوں کی تیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ بعوض ہر روزہ کے کہ گذر گئے ہیں ثواب ہزار شہیدوں کا اور ہزار صدیقوں کا اور ہزار صابروں کا عطا کرتا ہے اور لکھتا ہے واسطے اسکے کہ ثواب دو برس کی ریاضت سے اگلی ہو اور درجہ بلند کرتا ہے اور بیزاری آتش جہنم سے اور گذرنا صراط سے اور امان عذاب سے عطا کرتا ہے اور جنت کا ایک دروازہ ہے کہ نام اسکا ریان ہے کہ وہ قیامت تک نہیں کھولا جاتا ہے مگر واسطے روزہ داروں کے امت محمد صلعم میں سے اور ندا کرتا ہے رضوان داروغہ بہشت کا کہ اے امت محمد صلعم آؤ تم طرف ریان کے فرمایا حضرت نے کہ نہیں داخل ہوگی امت میری اس دروازہ سے بہشت میں

فصل ۱۴ ماہ رمضان المبارک کے چاند کی حقیقت اور کیفیت میں

واضح ہو کہ چاند ماہ رمضان کا کئی چیز دن سے ثابت ہوتا ہے پہلے یہ کہ خود دیکھیں ہلال کو دوسرے یہ کہ دو مرد عادل گواہی دیں تیسرے یہ کہ شیاع ہو رویت ماہ موافق قول رجل کے یا قول معتبر اس میں عورت و مرد کبیر و صغیر کافر و مسلمان ہوں سب برابر ہیں اور ثابت ہوتا ہے ہلال گذر جانے سے پورے تیس دن ماہ شعبان کے اور یوم الشک یعنی تیسویں شعبان کو اگر اول تاریخ ماہ رمضان کی ثابت ہو تو روزہ اس روز واجب نہیں کہ وہ دن جب تک چاند ثابت نہ ہو ماہ شعبان میں محسوب ہے اور روزہ اس دن کا سنت ہے پس اگر یوم الشک یعنی تیسویں شعبان کو کوئی شخص نیت روزہ کی اس طرح پر کرے کہ اگر یہ مہینا رمضان کا ہے تو نیت ماہ رمضان کی کرتا ہوں اور اگر یہ مہینا شعبان کا ہے تو نیت روزہ شعبان کی کرتا ہوں تو ایسا روزہ باطل ہے

اور اگر نیت روزہ سنت آخر ماہ شعبان کی کرے اور بعد کو معلوم ہو کہ آج پہلی تاریخ ماہ رمضان کی تھی یا ہے تو وہ روزہ رمضان میں محسوب ہوگا اور پھر قضا کی حاجت نہیں اور اگر کسی شخص نے اس خیال سے کہ سنت ہے اس روز روزہ نہ رکھا اور قبل زوال کے چاند ثابت ہو جاوے اور استعمال کسی مفطر کا نہ کیا ہو تو نیت روزہ کی کر لے اور کافی ہوگا علی الاشہر اور اگر بعد زوال کے ثابت ہو تو امساک واجب ہے شام تک اور پھر اس پر قضا اسکی لازم ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس امساک میں بھی قصد قربت کرے اور اسی طرح سے جس وقت کہ قبل ظہور حال کے استعمال مفطر کیا ہے تو بھی امساک کرے اور بعد ماہ رمضان کے اسکی قضا کرے اور اگر تیسویں ماہ شعبان کی روزہ قضا یا نذر کا رکھے تو اگر قبل زوال کے چاند ثابت ہو تو نیت روزہ رمضان کی کر لے اور تمام کرے اور بعد ماہ رمضان اس روز کی قضا یا نذر کو ادا کرے اور اگر بعد زوال کے ثابت ہو تو یہ مشکل ہے اور بنا بر احوط کے یہ ہے کہ بہ نیت قربت روزہ تمام کرے اور بعد ماہ رمضان کے ایک روزہ بقصد ما فی الذمہ رکھے اور اسی طرح سے اگر صورت مذکورہ میں بعد غروب کے چاند ثابت ہو تو ایک روزہ پھر بعد ماہ رمضان رکھے بقصد ما فی الذمہ بنا بر احوط کے اور جس دن ارادہ روزہ کا ہو تو نیت شب کو کرنا سنت ہے اور اگر شب کو سہو کرے تو زوال تک نیت کر سکتا ہے بنا بر مشہور کے بشرطیکہ بعد یاد آنے کے تاخیر نہ کی ہو والا روزہ باطل ہوگا اور روزہ غیر معینہ مثلاً نذر مطلق یا قضاے ماہ رمضان کی نیت اول شب سے تا زوال آفتاب ہے اور نذر معین کی نیت کا وقت اول شب سے صبح صادق تک ہے حالت اختیار میں اور حالت سہو میں اگر قبل از زوال یاد آجاے تو فوراً نیت کر لے نہیں تو قضا لازم ہوگی اور روزہ مستحبی میں قبل زوال نیت کرنا قباحت نہیں رکھتا بلکہ بعضے علماء نے فرمایا ہے کہ غروب آفتاب تک نیت اسکی کر سکتا ہے والاول اولی اور اگر نیت صوم شب کو سہو کرے ماہ رمضان میں یا روزہ نذر معین میں یا روزہ قضاے ماہ رمضان میں

بشرطیکہ زمانہ قضا مضیق ہو تو احوط یہ ہے کہ قبل زوال کے نیت کرکے روزہ اسدن رکھے اور بعد ازاں اس روزہ کی قضا کرے احتیاطاً اور اگر زمانہ قضا وسیع ہو یا نذر معین نہو تو اس دن روزہ نہ رکھے بعد اسکے صوم کو بجا لاوے اور اسی طرح سے مسافر جب اپنے وطن کو پہونچے قبل زوال کے اور استعمال مفطر نہ کیا ہو تو نیت کرکے روزہ رکھنا واجب ہے بلا خلاف اور حاجت قضا سے روزہ مذکور کی نہوگی علی المشہور اور ایسا ہی حکم ہے جبکہ اسکا عذر قبل زوال کے جاتا رہے اور کچھ مفطر عمل میں نہ لایا ہو تو بہ نیت قربت روزہ رکھے اور قصد وجوب نہ کرے اور بعد اسکے احتیاطاً اس روزہ کی قضا کرے اور چاہیے کہ بعد رفع عذر کے نیت فوراً کرلے اور اگر کسی شخص نے نیت شب کو عمداً ترک کی ہو ماہ رمضان یا قضاے مضیق یا نذر معین میں اور بعد اسکے صبح کو نادم و پشیمان ہوکر قبل زوال کے نیت کرلے تو ایک جماعت نے فرمایا ہے کہ روزہ اسکا صحیح ہے اور یہ مشکل ہے اور احوط بلکہ الزم یہ ہے کہ اس روزہ کو تمام کرے اور بعد اسکے قضا کرے اور کفارہ بھی دیوے اور اگر کوئی شخص شب اول ماہ رمضان میں نیت اس طرح سے کرے کہ روزہ رکھتا ہوں سارے ماہ رمضان کا قربۃً الی اللہ تو یہ نیت صحیح ہے مگر افضل یہ ہے کہ ہر شب ماہ رمضان میں بھی روزہ کی نیت کرے

فصل ۱۷ ۔ روزہ میں جن چیزوں سے اجتناب واجب و لازم ہے اور انکے عمل میں لانے سے قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہے

پہلے اس چیز کا نگلنا ہے کہ عادت میں جسکو طعام و شراب کہتے ہوں اور نگلنا اس چیز کا کہ عادت میں نہ پیتے ہوں مثل عرق گیاہ کے یا پانی کو ناک کی راہ سے حلق تک پہونچانا یہ سب بنا بر مذہب مشہور اور احوط کے منافی صوم ہیں اور باعث قضا اور کفارہ کے ہوتے ہیں اور یہ مذہب خالی قوت سے نہیں ہے دوسرے کھانا اس چیز کا کہ جسے عادت میں کھاتے ہوں یا نہ کھاتے ہوں مثل سنگریزہ اور برگ درخت کے کہ

بموجب مذہب مشہور کے منافی صوم ہین اور موجب قضا اور کفارہ کے ہوتے ہین اور خالی
قوت سے نہین تیسرے غبار غلیظ کا حلق مین پہونچانا ہی مثل آٹے کے اور خاک کے اور
دھوئین غلیظ کا زیر حلق داخل کرنا مثل دود تمباکو وغیرہ کہ اسمین بھی قضا اور کفارہ احوط
ہی اور اسی طرح بلغم کے بھی اجتناب مین احتیاط ہی اگر بلغم غلیظ سینہ یا دماغ سے
منھ مین آوے اور اسکو کوئی عمداً نگل جاوے تو احوط قضا و کفارہ اسکے ذمہ ہوگا اور
اگر بلغم دماغ سے حلق مین آیا ہو بغیر اسکے کہ دہن تک پہونچا ہو تو کچھ قباحت نہین اور آب دہن
سے کچھ احتراز ضرور نہین کہ بطور عادت کے حلق مین جاتا ہی اور اسی طرح سے بعد
مضمضہ کے آب دہن کے اخراج مین مبالغہ درکار نہین بلکہ اتنا کافی ہی کہ بعد مضمضہ کے
آب دہن کو دو تین مرتبہ تھوک دے کہ اثر پانی کا باقی نرہے چوتھے جماع ہی عورت
کے ساتھ قبل مین یا مرد کے ساتھ دبر مین اگرچہ انزال نہو کہ وہ بھی موجب قضا و کفارہ ہی
اور اسی طرح سے وطی فی الدبر عورت کے ساتھ موجب قضا و کفارہ ہی علی الاحوط
پانچوین استمناء ہی یعنی بدون جماع کے منی کا نکالنا خواہ خیال کرنے سے خواہ مساس
یا بوسہ سے عمداً کہ اسمین بھی قضا اور کفارہ ہوتا ہی چھٹے ارتماس ہی یعنی پانی مین غوطہ لگانا
یا تمام سر کو ڈبو دینا اگرچہ پانی سے بدن باہر ہو کہ بعضے علماء اسکو حرام اور مفسد صوم
جانتے ہین اور بعضے فقط حرمت کے قائل ہین اور بعضے کراہت کے اور قول اول احوط ہی
اور اگر نصف سر کو پانی سے ڈبو دے اور پھر اسکو نکال کے دوسرے نصف سر کو
ڈبو دے تو اس صورت مین بعض علماء نے فرمایا ہی کہ روزہ مین کچھ خلل نہین لیکن احتیاط
یہ ہی کہ اجتناب کرے اور اگر غسل ارتماسی کرے تو جیسا روزہ مین خلل ہوتا ہی اسی طرح
غسل بھی باطل ہو جاتا ہی اور دوبارہ غسل کرنا ضرور ہی ساتوین جنابت
پر باقی رہتا ہی شب سے طلوع صبح تک کہ اسمین بھی قضا اور کفارہ ہوتا ہی پس قبل
طلوع صبح کے غسل کرنا لازم ہی اور اگر کوئی عذر شرعی مانع ہو تو تیمم کرکے صبح تک

بیدار رہے اور اسکو سالم رکھے یعنی کوئی حدث صادر ہونے نہ پاوے تو روزہ اسکا صحیح
ہے لیکن اگر خواب غالب ہوا اور بے اختیار سو جاوے تو ظاہرا قباحت نہیں لیکن قضا
احوط ہے اور اگر کسی کے ذمہ غسل مس میت ہوا اور تیمم نہ کرے یہانتک کہ صبح ہو جاوے
تو روزہ اسکا صحیح ہے اسلیے کہ مس میت مبطل صوم نہیں اور اگر کوئی عورت حیض یا
نفاس سے قبل صبح پاک ہو تو غسل کرنا اسپر واجب ہے اور اگر غسل کرنا اسکو
ضرر کرے یا متعذر ہو تو بدلے غسل کے تیمم کرے کہ صبح تک جاگتی رہے اور اگر عمدًا
غسل نکرے تو روزہ اسکا باطل ہے علی الظاہر اور قضا لازم ہے اور کفارہ بھی
بنا بر احوط کے ہے اور اسی طرح سے مستحاضہ اگر عمدًا قبل صبح کے غسل نکرے تو اسکا
بھی روزہ باطل ہے خواہ استحاضہ متوسطہ ہو یا کثیرہ پس قضا لازم ہے اور کفارہ میں خلاف
ہے اور بعضے علما کفارہ بھی لازم جانتے ہیں اور یہ احوط ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ مستحاضہ اگر کسی غسل
میں یعنی نماز صبح اور ظہر اور عصر کے غسلوں میں سے قصور کرے اور ترک غسل کرے تو روزہ
اسکا صحیح نہیں ہے پس بعد رمضان کے قضا روزہ کی اسکے ذمہ واجب و لازم ہو جاویگی
بلکہ احتیاطًا کفارہ بھی دے اور جو صبح تک جنابت پر رہنے میں کئی شکلیں ہیں ایک پہلی
یہ کہ غسل میں کوئی عذر نہو اور وسعت وقت پر اعتماد کرکے بقصد اسکے کہ پھر
جاگ کے غسل کرونگا سو رہے اور جاگنے کی امید ہو اور صبح تک سو جاوے تو
اسپر کچھ لازم نہیں ہے لیکن اگر بے قصد غسل کے سو رہے اور صبح ہو جاوے تو قضا
لازم ہے اور کفارہ بھی احوط ہے دوسری یہ کہ اگر بقصد غسل کے جاگے اور پھر اسی قصد
سے سو رہے اور صبح ہو جاوے تو اس صورت میں بھی قضا لازم ہے اور کفارہ احوط ہے تیسری
یہ کہ اگر دو دفعہ جاگ کے اس صورت میں تیسری مرتبہ پھر سو رہے یہانتک کہ
صبح ہو جاوے تو تیسری مرتبہ کے سونے میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں اور قبل صبح
کے بیدار ہوا لیکن بسبب ضرورت آب گرم کے انتظار میں یا آب تازہ کنوئیں سے نکالنے میں

صبح ہوجاوے تو بہ نیت قربت قضا کرے اگر یہ اتفاق ماہ رمضان مین ہوا اور اگر غیر رمضان
مین ہوا اور روزہ اسی سے قضا کا ہو تو اس روز صوم کو ترک کرے اور دوسرے دن
اسکو ادا کرے بشرطیکہ ماہ رمضان آیندہ سے اسکے ادا کے ایام باقی ہون اور
اگر روزہ سنتی ہو تو اسمین طہارت کا شرط ہونا ثابت نہین لیکن احوط ہے اور روزہ واجبی
مین شرط ہے پس اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ طہارت غسل و تیمم کی شرط اس سے ممکن نہو تو طہارت
اس سے ساقط ہے اور روزہ صحیح ہے آٹھوین عمداً قے کرنا ہے کہ اسمین بھی قضا اور کفارہ احوط
ہے لیکن اگر بے اختیار ہو تو کچھ ضرر نہین نوین خدا و رسول پر تہمت کرنا ہے مثل اسکے کہ
حدیث دروغ نقل کرے یا فتوی دینے کی قابلیت نہ رکھتا ہو اور دے پس یہ گناہ
سب سے زیادہ ہے اور اسمین قضا اور کفارہ احوط ہے دسوین حقنہ ہے کہ [illegible] علما
اسکو حرام جانتے ہین اور بعضے مکروہ اور بنا بر قول اخیر اسکے اجتناب اس سے لازم
ہے اور قضا بلکہ کفارہ احوط ہے اور پچکاری سے اجتناب کرنا احوط ہے

فصل ۸ ان چیزون کے بیان مین کہ جنکا روزہ مین عمل مین لانا مکروہ ہے

روزہ مین کئی چیزون کا کرنا مکروہ ہے پہلے یہ کہ مساس اور بوسہ لینا عورت کا مکروہ ہے اگر گمان
انزال ہوجانے کا نہو دوسرے پھولون کا سونگھنا بھی مکروہ ہے خصوصاً نرگس کا اور احوط یہ ہے کہ خوشبو
چیز [illegible] اسکے دیکھنے بھی جائین اور بلکہ جو چیز خوشبو ہو اور جسمین [illegible] کی کہ بو تیز ہو کہ حلق تک
پہونچے اس سے بھی اجتناب بہتر ہے اور استعمال عطر کا اسقدر مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے چنانچہ
حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص صائم ہو اور اول روز روزہ مین خوشبو لگاوے عقل
اسکی زائل نہین ہوتی تیسرے خون نکلوانا کہ باعث ضعف کا ہو مکروہ ہے بلکہ
سوا اسکے خون کے جو چیز کہ باعث ضعف کی ہو حالت روزہ مین اسکا عمل مین لانا مکروہ
ہے اگر باعث غشی کا ہو تو حرام ہے چوتھے کپڑے کو تر کرکے پہننا بھی مکروہ ہے اور کپڑا تر بدن پر
رکھنا بھی مکروہ ہے لیکن پانی مین بیٹھنا اور پانی سر پر چھڑکنا اور لوٹے [illegible] بلکہ [illegible] قباحت

اور نوح اور موسیٰ اور داؤد اور سلیمان سے اور گویا کہ عبادت کی ہمراہ ہر پیغمبر کے سو برس
تک پندرہویں روزہ کے عوض میں برلاتا ہے خدا حاجتیں دنیا و آخرت کی اور عطا
کرتا ہے وہ چیز کہ جو عطا کرتا ہے ایوب کو اور مغفرت چاہتے ہیں واسطے اسکے حاملان عرش
اور بخشتا ہے خدا قیامت میں اسکو چالیس نور کہ دس نور جانب راست ہونگے اور دس
نور جانب چپ اور دس نور آگے اور دس نور پیچھے سولہویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ جس وقت
قبروں سے نکلیں گے روزہ رکھنے والے تو خدا انکے ساتھ حلّے بہشت کے بھیجیگا اور ناقوں پر
سوار کریگا اور ایک بادل کو بھیجیگا کہ وہ سایہ کریگا اسپر روز کی حرارت سے سترھویں
روزہ کے عوض میں خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے بخشا اسکو اور اسکے باپ اور دادا کو بھی
اور سختیاں روز قیامت کی دور کرتا ہے اٹھارہویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ خداے تعالیٰ
حکم کرتا ہے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کو اور حاملان عرش اور فرشتوں کو کہ تم بخشش چاہو
اس روزہ دار کے واسطے سال آئندہ تک اور عطا کرتا ہے واسطے اسکے ثواب شہداے
بدر کا انیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ نہیں باقی رہتا ہے کوئی فرشتہ مگر یہ کہ اذن طلب
کرتا ہے واسطے زیارت قبور روزہ داروں کے اور ہر فرشتہ کے پاس ایک تحفہ ہوتا ہے اور
شراب طہور ہوتی ہے بیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ خداے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے
بھیجتا ہے کہ وہ محافظت کریں شیطان رجیم سے اور اس روزہ کے عوض میں ثواب سو برس
کے روزوں کا عطا کرتا ہے اور درمیان روزہ دار اور دوزخ کے ایک خندق بنا دیتا ہے
اور بخشتا ہے ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان کے قاریوں کا سا اور بشمار پرہاے
جبرئیل کے ثواب عبادت کا عطا کرتا ہے اور بخشتا ہے ثواب عرش و کرسی کی تسبیح کا اور تزویج
کرتا ہے بشمار آیات قرآن کے حوروں کو اکیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ کشادہ کرتا ہے
خدا قبر کو اسکی ہزار فرسخ تک اور دور کرتا ہے تاریکی کو اور روشن قبر کو اور شہدا کے قبور
کے مانند اسکی قبر کو کرتا ہے اور چہرہ کو اسکے مثل چہرہ یوسف کے کرتا ہے بائیسویں روزہ

کا ثواب یہ ہی کہ ملک الموت کو خدا تعالیٰ وقت مرنے کے اُس روزہ دار پر اس طرح پر بھیجتا ہی کہ
جیسے انبیاء پر بھیجتا ہی اور دفع کرتا ہی منکر ونکیر کے ہیبت کو اور دور کرتا ہی اُس سے غم دنیا
اور آخرت کو تئیسوین[٢٣] روزہ کا ثواب یہ ہی کہ پار اُتارتا ہی خدا صراط پر سے ہمراہ پیغمبروں
اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے اور گویا کہ کھلایا اُسنے یتیموں کو میری امت
کے اور پہنایا میری امت کے برہنہ آدمیوں کو چوبیسوین[٢٤] روزہ کا ثواب یہ ہی کہ جسوقت
دنیا سے نکلتا ہی تو اپنے مکان کو بہشت مین دیکھتا ہی اور بخشتا ہی اُسکو خدا تعالیٰ
ثواب ہزار مریض اور ہزار غریب کا جو کہ نکلے ہین راہ خدا مین اور عطا کرتا ہی ثواب آزاد
کرنے ہزار غلام کا اولاد اسمٰعیل سے پچیسوین[٢٥] روزہ کا ثواب یہ ہی کہ بناتا ہی خدا عرش کے
نیچے ہزار قبے سبز اور ہر قبہ پر خیمہ ہی نور کا اور فرماتا ہی خدا کہ ای امت محمد صلعم مین خدا تمھارا
ہون اور تم غلام میرے اور لونڈیان میری ہو میرے عرش کے سایہ مین ان قبون مین رہو
اور کھاؤ اور پیو کہ کچھ خوف تمپر نہین ہی اور نہ تم غمگین ہوگے ای امت محمد صلعم قسم ہی مجھکو اپنے
عزت و جلال کی کہ بھیجونگا مین تمکو طرف اُس جنت کے کہ تعجب کرینگے لوگ پہلے اور
پچھلے اور ہر ایک کو ہزار تاج نور کے پہناؤنگا اور نور کے ناقہ پر سوار کرونگا کہ لگام اُسکی
نور سے ہوگی اور ہونگے اُسکے ہزار حلقے طلا کے کہ ہر حلقہ مین ایک فرشتہ کھڑا ہوگا اور
ہاتھ مین اُسکے ایک گرز ہوگا نور کا یہانتک کہ داخل ہوں بہشت مین بدون حساب کے
چھبیسوین[٢٦] روزہ مین نظر رحمت کرتا ہی خدا اور بخشتا ہی گناہوں کو اور ستر گناہ کبیرہ
بخشتا ہی ستائیسوین[٢٧] روزہ کا ثواب یہ ہی کہ بس گویا مدد کی ہر مومن اور مومنہ کی اور
پہنایا ستر ہزار برہنہ کو اور تلاوت قرآن کی ہزار بار مرابطین کی کہ جس جگہ سرحد کفار پر
گھوڑے باندھتے ہین واسطے محافظت کے اٹھائیسوین[٢٨] روزہ کا ثواب یہ ہی کہ بناتا ہی خدا
جنت خلد مین لاکھ شہر نور کے اور جنت الماوی مین لاکھ محل چاندی کے اور جنت فردوس
مین لاکھ شہر سونے کے کہ ہر شہر مین ہزار حجرہ ہین اور عطا کرتا ہی لاکھ منبر مشک کے

اور ہر منبر کے شکم میں ہزار گھر ہیں زعفران کے اور ہر گھر میں ہزار تخت ہیں موتی اور یاقوت کے
اور ہر تخت پر ایک زوجہ ہے کہ وہ حور ہے اور انتیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ عطا کرتا ہے خدا
ہزار محل اور ہر محل میں ایک قبہ سفید ہے اور ہر قبہ میں ایک تخت ہے کافور کا کہ
نہایت سفید ہے اور اس تخت پر ہزار فرش ہیں سندس اور استبرق کے اور ہر فرش پر
ایک حور ہے ستر ہزار حلے پہنے ہوئے اور اسکے ہزار چوٹیاں ہیں موتی کی اور یاقوتوں کی
تیسویں روزہ کا ثواب یہ ہے کہ بعوض ہر روزہ کے کہ گذر گئے ہیں ثواب ہزار شہیدوں
کا اور ہزار صدیقوں کا اور ہزار ہزار روزوں کا عطا کرتا ہے اور بیشمار آتش کے گناہ سے
کہ جواب دریا کے رودنیل سے آگے ہو درجہ بلند کرتا ہے اور بیزاری آتش جہنم سے اور
گذرنا صراط سے اور امان عذاب سے عطا کرتا ہے اور جنت کا ایک دروازہ ہے کہ نام اسکا
ریان ہے کہ وہ قیامت تک نہیں کھولا جاتا ہے مگر واسطے روزہ داروں کے امت محمد
صلعم میں سے دو برابر کرتا ہے رضوان داروغہ بہشت کا کہ اے امت محمد صلعم آؤ تم طرف
ریان کے فرمایا حضرت نے کہ پس داخل ہوگی امت میری اس دروازے سے بہشت میں

فصل ۱۰۸ ماہ رمضان المبارک کے چاند کی حقیقت اور کیفیت میں

واضح ہو کہ چاند ماہ رمضان کا کئی چیزوں سے ثابت ہوتا ہے پہلے یہ کہ خود دیکھیں ہلال کو دوسرے
یہ کہ دو مرد عادل گواہی دیں تیسرے شیاع یعنی رویت ماہ موافق قول وعمل کے یا قول فقہا جدید
اسمیں عورت ومرد وکبیر وصغیر کا فرد مسلمان ہوں سب برابر ہیں اور ثابت ہوتا ہے ہلال گذر جانے
سے پورے تیس دن ماہ شعبان کے اور یوم الشک یعنی تیسویں شعبان کو اگر اول تاریخ ماہ رمضان
کی ثابت نہو تو روزہ اس روز واجب نہیں کہ وہ دن جبتک چاند ثابت نہو ماہ شعبان میں
محسوب ہے اور روزہ اس دن کا سنت ہے پس اگر یوم الشک یعنی تیسویں شعبان کو کوئی
شخص نیت روزہ کی اس طرح پر کرے کہ اگر یہ مہینا رمضان کا ہے تو نیت ماہ رمضان کی کرتا ہوں
اور اگر یہ مہینا شعبان کا ہے تو نیت روزہ شعبان کی کرتا ہوں تو ایسا روزہ باطل ہے

اور اگر نیت روزہ سنت آخر ماہ شعبان کی کرے اور بعد کو معلوم ہو کہ آج پہلی تاریخ
ماہ رمضان کی تھی یا ہے تو وہ روزہ رمضان میں محسوب ہوگا اور پھر قضا کی حاجت
نہیں اور اگر کسی شخص نے اس خیال سے کہ سنت ہے اس روز روزہ نہ رکھا اور قبل
زوال کے چاند ثابت ہو جاوے اور استعمال کسی مفطر کا نہ کیا ہو تو نیت روزہ کی کر لے
اور کافی ہوگا علی الاشہر اور اگر بعد زوال کے ثابت ہو تو امساک واجب ہے شام تک
اور پھر اسپر قضا اسکی لازم ہے اور بہتر یہ ہے کہ اس امساک میں بھی قصد قربت کرے
اور اسی طرح سے جسوقت کہ قبل ظہور حال کے استعمال مفطر کیا ہو تو بھی امساک کرے اور
بعد ماہ رمضان کے اسکی قضا کرے اور اگر تیسویں ماہ شعبان کی روزہ قضا یا نذر کا رکھے
تو اگر قبل زوال کے چاند ثابت ہو تو نیت روزہ رمضان کی کر لے اور تمام کرے اور
بعد ماہ رمضان اس روز کی قضا یا نذر کو ادا کرے اور اگر بعد زوال کے ثابت ہو تو یہ
مشکل ہے اور بنا بر احوط کے یہ ہے کہ بہ نیت قربت روزہ تمام کرے اور بعد ماہ رمضان کے
ایک روزہ بقصد ما فی الذمہ رکھے اور اسی طرح سے اگر صورت مذکورہ میں بعد غروب
کے چاند ثابت ہو تو ایک روزہ پھر بعد ماہ رمضان رکھے بقصد ما فی الذمہ بنا بر احوط
کے اور جس دن ارادہ روزہ کا ہو تو نیت شب کو کرنا سنت ہے اور اگر شب کو سہو کرے
تو زوال تک نیت کر سکتا ہے بنا بر مشہور کے بشرطیکہ بعد یاد آنے کے تاخیر نہ کی ہو ورنہ
روزہ باطل ہوگا اور روزہ غیر معینہ مثلاً نذر مطلق یا قضاے ماہ رمضان کی نیت اول
شب سے تا زوال آفتاب ہے اور نذر معین کی نیت کا وقت اول شب سے صبح صادق تک
ہے حالت اختیار میں اور حالت سہو میں اگر قبل از زوال یاد آجاے تو فوراً نیت کر لے نہیں تو
قضا لازم ہوگی اور روزہ سنتی میں قبل زوال نیت کرنا قباحت نہیں رکھتا بلکہ بعضے علماء
نے فرمایا ہے کہ غروب آفتاب تک نیت اسکی کر سکتا ہے والاول اولیٰ اور اگر نیت صوم شب
کو سہو کرے ماہ رمضان میں یا روزہ نذر معین میں یا روزہ قضاے ماہ رمضان میں

بشرطیکہ زمانہ قضا مضیق ہو تو احوط یہ ہے کہ قبل زوال کے نیت کر کے روزہ اُسدن رکھے اور بعد ماہ رمضان اُس روزہ کی قضا کرے احتیاطاً اور اگر زمانہ قضا وسیع ہو یا نذر معین نہ ہو تو اُس دن روزہ نہ رکھے بعد اُسکے صوم کو بجا لاوے اور اسی طرح سے مسافر جب اپنے وطن کو پہونچے قبل زوال کے اور استعمال مفطر نہ کیا ہو تو نیت کر کے روزہ رکھنا واجب ہے بلا خلاف اور حاجت قضائے روزہ مذکور کی نہ ہوگی علے المشہور اور مریض بھی جب اُسکا عذر قبل زوال کے جاتا رہے اور کچھ مفطر عمل میں نہ لایا ہو تو بہ نیت قربت روزہ رکھے اور قصد وجوب نہ کرے اور بعد اُسکے احتیاطاً اُس روزہ کی قضا کرے اور چاہئے کہ بعد رفع عذر کے نیت فوراً کر لے اور اگر کسی شخص نے نیت شب کو عمداً ترک کی ہو ماہ رمضان یا قضائے مضیق یا نذر معین میں اور بعد اُسکے صبح کو نادم و پشیمان ہو کر قبل زوال کے نیت کرلے تو ایک جماعت نے فرمایا ہے کہ روزہ اُسکا صحیح ہے اور یہ مشکل ہے اور احوط بلکہ لازم یہ ہے کہ اُس روزہ کو تمام کرے اور بعد اُسکے قضا کرے اور کفارہ بھی دے اور اگر کوئی شخص شب اول ماہ رمضان میں نیت اسطرح سے کرے کہ روزہ رکھتا ہوں سارے ماہ رمضان کا قربۃً الی اللہ تو یہ نیت صحیح ہے مگر افضل یہ ہے کہ ہر شب ماہ رمضان میں بھی روزہ کی نیت کرے

فصل ۸۷ روزہ میں جن چیزوں سے اجتناب لازم ہے اور اُنکے عمل میں لانے سے قضا اور کفارہ لازم ہوتا ہے

پہلے اُس چیز کا پینا ہے کہ عادت میں جسکو مثل پانی وغیرہ پیتے ہوں اور پینا اُس چیز کا کہ عادت میں نہ پیتے ہوں مثل عرق گیاہ کے یا پانی کو ناک کی راہ سے حلق تک پہونچانا بسبب بنا بر مذہب مشہور اور احوط کے منافی صوم ہیں اور باعث قضا اور کفارہ کے ہوتے ہیں اور یہ مذہب خالی قوت سے نہیں دوسرے کھانا اُس چیز کا ہے کہ جسکے عادت میں کھاتے ہوں یا نہ کھاتے ہوں مثل سنگریزہ اور برگ اشجار کے کہ

ہو جیسا کہ مذہب مشہور کے منافی صوم ہیں اور موجب قضا اور کفارہ کے ہوتے ہیں اور خالی
قوت سے نہیں تفسیر کے غبار غلیظ کا حلق میں پہونچانا ہے مثل آٹے کے اور خاک کے اور
دھوئیں غلیظ کا زیر حلق داخل کرنا مثل دود تمباکو وغیرہ کہ اسمیں بھی قضا اور کفارہ احوط
ہے اور اسی طرح بلغم کے بھی اجتناب میں احتیاط ہے اگر بلغم غلیظ سینہ یا دماغ سے
منھ میں آوے اور اسکو کوئی عمدًا نگل جاوے تو احوط قضا و کفارہ اسکے ذمہ ہوگا اور
اگر بلغم دماغ سے حلق میں آیا ہو بغیر اسکے کہ دہن تک پہونچا ہو تو کچھ قباحت نہیں اور دہن
سے کچھ احتراز ضرور نہیں کہ بطور نجاست کے حلق میں جاتا ہے اور اسی طرح سے بعد
مضمضہ کے آب دہن کے اخراج میں مبالغہ درکار نہیں بلکہ اتنا کافی ہے کہ مضمضہ کے
بعد آب دہن کو دو تین مرتبہ تھوک دے کہ اثر پانی کا باقی نرہے چوتھے جماع ہے عورت
کے ساتھ قبل میں یا مرد کے ساتھ دبر میں اگرچہ انزال نہو کہ وہ بھی موجب قضا و کفارہ ہے
اور اسی طرح سے وطی فی الدبر عورت کے ساتھ موجب قضا و کفارہ ہے علی الاحوط
پانچوین استمناء ہے یعنی بدون جماع کے منی کا نکالنا خواہ خیال کرنے سے خواہ مساس
یا بوسہ سے کہ اسمین بھی قضا اور کفارہ ہوتا ہے چھٹے ارتماس ہے یعنی پانی میں غوطہ لگانا
یا تمام سر کو ڈبو دینا اگرچہ پانی سے بدن باہر ہو کہ بعضے علماء اسکو حرام اور مفسد صوم
جانتے ہیں اور بعضے فقط حرمت کے قائل ہیں اور بعضے کراہت کے اور قول اول احوط ہے
اور اگر نصف سر کو پانی سے ڈبو دے اور پھر اسکو نکال کے دوسرے نصف سر کو
ڈبو دے تو اس صورت میں بعض علماء نے فرمایا ہے کہ روزہ میں کچھ خلل نہیں لیکن احتیاط
یہ ہے کہ اجتناب کرے اور اگر غسل ارتماسی کرے تو جیسا روزہ میں خلل ہوتا ہے اسی طرح
غسل بھی باطل ہو جاتا ہے اور دوبارہ غسل کرنا ضرور ہے ساتوین جنابت
پر باقی رہنا ہے شب سے طلوع صبح تک کہ اسمین بھی قضا اور کفارہ ہوتا ہے پس قبل
طلوع صبح کے غسل کرنا لازم ہے اور اگر کوئی عذر شرعی مانع ہو تو تیمم کرے صبح تک

بیدار رہے اور اسکو سالم رکھے یعنی کوئی حدث صادر نہونے پاوے تو روزہ اسکا صحیح
ہے لیکن اگر خواب غالب ہوا اور بے اختیار سو جاوے تو ظاہرا قباحت نہیں لیکن قضا
احوط ہے اور اگر کسی کے ذمہ غسل مس میت ہو اور تیمم نہ کرے یہانتک کہ صبح ہو جاوے
تو روزہ اسکا صحیح ہے اسلیے کہ مس میت مبطل صوم نہیں اور اگر کوئی عورت حیض یا
نفاس سے قبل صبح پاک ہو تو غسل کرنا اسپر واجب ہے اور اگر غسل کرنا اسکو
ضرر کرے یا مشقت ہو تو بجائے غسل کے تیمم کرے صبح تک جاگتی رہے اور اگر عمدا
غسل نکرے تو روزہ اسکا باطل ہے علی الظاہر اور قضا لازم ہے اور کفارہ بھی
بنابر احوط کے ہے اور اسی طرح مستحاضہ اگر عمدا قبل صبح کے غسل نکرے تو اسکا
بھی روزہ باطل ہے خواہ استحاضہ متوسطہ ہو یا کثیرہ پس قضا لازم ہے اور کفارہ میں خلاف
ہے اور بعضے علما کفارہ بھی لازم جانتے ہیں اور یہ احوط ہے بلکہ اولی یہ ہے کہ مستحاضہ اگر کسی غسل
کو یعنی نماز صبح اور ظہر اور عصر کے غسلوں میں سے قصدا ترک کرے اور ترک غسل کرے تو روزہ
اسکا صحیح نہیں ہے پس بعد استحاضہ کے قضا روزہ کی اسکے ذمہ واجب اور لازم ہو جائیگی
بلکہ احتیاطا کفارہ بھی دے اور صبح تک جنابت پر رہنے میں کئی شکلیں ہیں ایک پہلی
یہ کہ غسل میں کوئی عذر نہو اور وسعت وقت پر اٹھا رکھے بقصد اسکے کہ پھر
جاگ کے غسل کرونگا سو رہے اور جاگنے کی امید ہو اور صبح تک سو جاوے تو
اسپر کچھ لازم نہیں ہے لیکن اگر بے قصد غسل کے سو رہے اور صبح ہو جاوے تو قضا
لازم ہے اور کفارہ بھی احوط ہے دوسری یہ کہ اگر بقصد غسل کے جاگے اور پھر اسی قصد
سے سو رہے اور صبح ہو جاوے تو اس صورت میں بھی قضا لازم ہے اور کفارہ احوط ہے تیسری
یہ کہ اگر دو دفعہ جاگ کے اس صورت میں تیسری مرتبہ پھر سو رہے یہانتک کہ
صبح ہو جاوے تو تیسری مرتبہ کے سونے میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں اور قبل صبح
کے بیدار ہو لیکن بسبب ضرورت آب گرم کے تلاش میں یا آب تازہ کنوئیں سے نکالنے میں

صبح ہو جاوے تو بہ نیت قربت قضا کرے اگر بہ اتفاق ماہ رمضان میں ہوا اور اگر غیر رمضان میں ہوا اور روزہ اُسی سے کہ قضا کا ہو تو اُس روزہ صوم کو ترک کرے اور دوسرے دن اُسکو ادا کرے بشرطیکہ ماہ رمضان آیندہ سے اُسکے ادا کے ایام باقی ہوں اور اگر روزہ مستحبی ہو تو اُسمیں طہارت کا شرط ہونا ثابت نہیں لیکن احوط ہے اور روزہ واجبی میں شرط ہے پس اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ طہارت غسل و تیمم کی شرط اُس سے ممکن نہ ہو تو طہارت اُس سے ساقط ہے اور روزہ صحیح ہے اگر کوئی شخص جھوٹ بات کرتا ہے کہ اُسمیں بھی قضا اور کفارہ احوط ہے لیکن اگر بلا اختیار ہو تو کچھ ضرر نہیں لیکن خدا و رسول پر تہمت کرتا ہے مثل اسکے کہ حدیث دروغ نقل کرے یا فتوی دے جسکی قابلیت نہ رکھتا ہو اور روزہ میں یہ گناہ سب سے زیادہ ہے اور اُسمیں قضا اور کفارہ احوط ہے دسویں حقنہ ہے کہ بعضے علما اُسکو حرام جانتے ہیں اور بعضے مکروہ اور بنا بر قول احوط کے اجتناب اس سے لازم ہے اور قضا بلکہ کفارہ احوط ہے اور پچکاری سے اجتناب کرنا احوط ہے

فصل ۸۸ ان چیزوں میں کہ جنکا روزہ میں عمل میں لانا مکروہ ہے

روزہ میں کتنی چیزوں کا کرنا مکروہ ہے پہلے یہ کہ مساس اور بوسہ لینا عورت کا مکروہ ہے اگر انزال ہو جانے کا خوف ہو دوسرے پھولوں کا سونگھنا بھی مکروہ ہے خصوصاً نرگس کا اور اولی یہ کہ خوشبو چیز کا اثر اُسکے دماغ میں جانے نہ پاوے بلکہ جو چیز خوشبو ہو اُسمیں تھوڑی کی بو بھی ہو کہ حلق تک پہنچے اُس سے بھی اجتناب بہتر ہے اور استعمال عطر کا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص صائم ہو اور ابتداے روزہ میں خوشبو لگاوے عقل اُسکی زائل نہیں ہوتی تیسرے خون نکالنا اتنا کہ باعث ضعف کا ہو مکروہ ہے بلکہ سواے خون کے جو چیز کہ باعث ضعف کی ہو حالت روزہ میں اُسکا عمل میں لانا مکروہ ہے اور اگر باعث غشی کا ہو تو حرام ہے چوتھے کپڑے کو تر کر کے پہننا بھی مکروہ ہے اور کپڑا تر بدن پر رکھنا بھی مکروہ ہے لیکن پانی میں بیٹھنا اور پانی سر پر چھڑکنا اور بوریہ پر چھڑکنا قباحت

تاخیر کرے اور متصل ماہ رمضان آئندہ کے کوئی عذر لاحق ہو کہ مانع قضا کا ہو مثل مرض
یا حیض کے تو قضا واجب ہے کفارہ ثابت نہیں ہے مگر کفارہ مذکور دینا احوط ہے اور جس وقت
ماہ رمضان داخل ہو تو روزہ قضا کو ترک کرکے فریضہ حاضرہ میں مشغول ہو اور اگر مرض
تمام سال باقی رہے تو قضا ساقط ہے اور عوض ہر روزہ کے ایک مد یا دو مد فدیہ دینا
لازم ہے اور اگر دوسرے سال تک بھی عذر مانع رہے مثل سفر وغیرہ کے تو دونوں
سال کی قضا ساقط ہے اسی طرح سے وہ روزہ کہ حالت جنون یا بیہوشی میں قضا ہوا ہو
ہر چند کہ جنون یا بیہوشی تمام روز رہے تو بھی قضا ساقط ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ بعد
زوال عذر کے قضا بجا لاوے ان صورتوں میں

فصل ۴۹ — روزہ واجب

واضح ہو کہ روزہ واجب کئی ہیں پہلا روزہ ماہ رمضان مبارک کا ہے کہ ہر بالغ اور عاقل پر
واجب ہے خواہ مرد ہو خواہ عورت بشرطیکہ مریض اور مسافر کہ جس پر قصر واجب ہے
نہ ہو اور اگر چاند کا یقین حاصل نہ ہو تو روزہ واجب نہیں ہوتا اور تیسویں شعبان کو چاند
میں کچھ شک نہیں اور حساب تقویم اور نجوم کا کچھ اعتبار نہیں دوسرا روزہ قضا ماہ رمضان کا
ہے اور قبل ماہ رمضان آئندہ کے ادا کرنا اسکا واجب ہوتا ہے جیسا کہ سابق میں ذکر ہو چکا
ہے تیسرا روزہ کفارہ ماہ رمضان کا ہے کہ یہ واجب تخییری ہے یعنے اختیار ہے خواہ
ساٹھ روزے رکھے یا ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے یا ایک بندہ آزاد کرے جس وقت
ماہ رمضان میں بدون عذر شرعی روزہ ترک کیا ہو گا واجب ہو گا چوتھا روزہ
نذر اور عہد اور قسم کا ہے کہ یہ بھی واجب ہوتا ہے اگر اپنے اوپر صیغہ نذر یا عہد اور
قسم سے واجب کرے پس اسی طور سے عمل میں لانا ضروری ہے اور صیغہ نذر کا یوں کہے
کہ اگر فلاں مطلب میرا حاصل ہو جائیگا تو واسطے خدا کے مثلاً ایک روزہ رکھونگا اور اگر
عہد کرے تو اسی طرح اسکا بھی صیغہ یوں کہے کہ عہد کیا میں نے خدا سے کہ اگر فلاں مطلب میرا

حاصل ہوجاوے تو مثلاً ایک روزہ رکھونگا تو اس سے بھی روزہ واجب ہوتا ہے اور اسی طرح اگر قسم کھاوے اور یون کہے کہ خدا کی قسم مین ایک روزہ رکھونگا مثلاً تو بھی روزہ واجب ہوجائیگا پانچوین روزہ اجارہ کا ہے کہ یہ بھی واجب ہوتا ہے یعنی جسوقت کہ اجارہ لینے سے اپنے اوپر لازم کرے اور اسی طرح روزہ اعتکاف کا ہے بعضی صورتون مین واجب ہوتا ہے اور اسی طرح سے وہ روزے جو باپ سے قضا ہوگئے ہون اور اسنے مہلت قضا رکھنے کی پائی ہو اور اسکو ادا نہ کیا ہو تو اسکے مرنے کے بعد پسر بزرگ پر واجب ہوتا ہے خواہ اسکو خود ادا کرے یا اجارہ دے یا اگر اسکی طرف سے اور کوئی بلا اجرت بجا لاوے تو بھی وہ بری الذمہ ہوجائیگا بنا بر احتمال مذہب بعض علماء کے

فصل ۹۵ - روزہ سنتی

واضح ہو کہ روزہ سنتی جب رکھیگا ثواب ہوگا اور مقرر ہی ہے ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ بوے دہن روزہ دار کی مجکو مشک سے بہتر ہے اور جو کوئی ایک روزہ واسطے خدا کے رکھے برابر ہے ایک سال کے اور جو کوئی پوشیدہ روزہ رکھے خداے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ بندہ میرا پناہ ڈھونڈھتا ہے یعنی اے ملائکہ پناہ اسکو دو اور ملائکہ سے فرماتا ہے کہ واسطے روزہ دار کے دعا کرو تم کہ دعا فرشتون کی البتہ قبول ہوتی ہے اور جو کوئی ایک روز روزہ رکھے اور شدت گرما سے تشنہ ہو خدا سے تعالیٰ ہزار ملک اسپر موکل فرماوے کہ اسپر ملاطفت اور مہربانی کرین اور بشارت اسکو دین وقت افطار تک اور یہ بھی حدیث مین ہے کہ سونا روزہ دار کا عبادت ہے اور نفس اسکا تسبیح اور عمل اسکا مقبول اور دعا اسکی مستجاب ہے اور جو کوئی ایک روز روزہ غیر واجب رکھے خدا سے تعالیٰ پر مغفرت اسکے گناہون کی واجب ہو اور تین چیزین ہین کہ بلغم کو قطع کرتی ہین اور حافظہ کو زیادہ کرتی ہین (۱) روزہ (۲) مسواک (۳) تلاوت قرآن لیکن وہ روزے جنمین ثواب زیادہ ہے وہ کئی قسم مین قسم پہلی روزہ مہینے کا اول پنجشنبہ اور آخر پنجشنبہ کا ہے وہ

دوسرے ہفتہ کے اول چہارشنبہ کا ہے کہ وہ وسوسہ شیطان کو دور کرتا ہے اور تاکید اور
ثواب اسکا بہت ہے بلکہ ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کا رکھتا ہے لیکن اگر کسی پر یہ روزہ رکھنا
اسپر دشوار ہو تو عوض ہر روزہ کے ایک درہم راہ خدا میں دے کہ ثواب اسکا روزے کے
ثواب سے زیادہ ہوتا ہے یا ایک مد دے جیسا کہ حدیث سے مستفاد ہوتا ہے قسم
دوسری روزہ ہر مہینے کے ایام بیض میں یعنی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین کا
ہے کہ ثواب اسکا تمام سال کے روزون کا ہے بنا بر بعض روایات کے قسم تیسری روزہ ہر
پنجشنبہ اور جمعہ کا ماہ ذی الحجہ کے ہے بلکہ تمام روز عشرہ اول ذی الحجہ کا ہے قسم چوتھی
روزہ دحو الارض کا پچیسوین ذیقعدہ کی ہے اور یہ روزہ برابر ساٹھ مہینے کے روزون
کے ہے قسم پانچوین روزہ ایام مخصوصہ ماہ ذی الحجہ مثل روز اول کہ روزہ اسکا برابر اسی مہینون
کے روزون کے ہے اور روزہ آٹھوین کا کہ وہ یوم الترویہ ہے کفارہ ہے ساٹھ برس کے گناہون
کا اور روزہ اٹھارھوین ذی الحجہ کا کہ عید غدیر ہے اور یہ روزہ دنیا کی تمام عمر کے روزہ کے
برابر ہے اور روزہ چوبیسوین کا کہ بنا بر مشہور عید مباہلہ ہے اور روزہ پچیسوین ذی الحجہ کا کہ جس
دن سورہ ھل اتی نازل ہوا قسم چھٹی روزہ روز اول محرم کہ موجب استجابت دعا ہے اور
روزہ اسکی تیسری تاریخ کا کہ موجب آسانی کارہاے دشوار ہے قسم ساتوین روزہ سترھوین
ربیع الاول کا ہے کہ روز ولادت باسعادت جناب رسالتماب صلعم ہے اور اس روزہ کا ثواب
تمام سال کے روزہ کے ثواب کے برابر ہے قسم آٹھوین روزے تمام ماہ رجب کے خصوصا ایام
بیض کے اور خصوصا روز ستائیسوین کا کہ عید بعثت جناب رسول خدا صلعم ہے ثواب اسکا
ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور بروایت دیگر برابر ستر برس کے اور بروایت ثانی
ساٹھ برس کے قسم نوین روزے تمام ماہ شعبان کے خصوصا پہلی تاریخ کہ اسکے روزہ کا
ثواب عظیم ہے اور خصوصا تیسری تاریخ کہ روز ولادت باسعادت حضرت امام حسین ع ہے
علی الاشہر اور خصوصا پندرھوین تاریخ کہ روز ولادت با برکت حضرت صاحب الزمان ع ہے

اور خصوصاً تین دن آخر ماہ شعبان سے تاکہ وصل ہوں روزے اسکے ماہ رمضان سے روزہ ہاے تمام ماہ رجب و شعبان سنت ہیں قسم دوسری روزہ ہاے متبرکہ مثل روزہ ہاے ولادت معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین جیسا کہ بعض علما نے تصریح فرمائی ہے اور جدول پیدائش و وفات وغیرہ بہ تفصیل ائمہ معصومین علیہم السلام رسالہ لسان المتقین میں لکھی گئی ہے

فصل ۹۶ ۔ افطار روزۂ قضاے ماہ رمضان

واضح ہو کہ روزہ قضاے رمضان کا افطار کرنا قبل زوال شمس کے جبکہ وقت قضا مضیق نہو جائز ہے علی الاشہر اور بعض علما نے اسپر دعوی اجماع کا فرمایا ہے اور بعد زوال شمس کے افطار جائز نہیں بلا خلاف پس اگر بعد زوال شمس بلا عذر شرعی روزہ شکنی کرے تو اسی روزہ کے عوض پھر روزہ رکھے اور کفارہ بھی دے اور کفارہ اسکا بنا بر تصحیح محقق رحمہ اللہ اور بعض علما کے یہ ہے کہ دس مسکین کو کھانا کھلاوے اتنا کہ وہ سیر ہو جاویں یا ہر مسکین کو ایک مد گندم دے اور اگر اس سے عاجز ہو پس تین روزے پیہم رکھے جیسا کہ بعض نصوص سے ثابت ہوتا ہے اور اگر قبل زوال کے روزہ قضا کو توڑا ہو تو اسمیں کچھ قباحت نہیں اگر ماہ آئندہ سے ایام اسکے ادا کے اسقدر باقی ہوں لیکن روزہ سنتی کو تمام روز اختیار ہے جسوقت چاہے توڑ ڈالے

فصل ۹۷ ۔ افطار روزۂ سنتی

روزہ سنتی کا افطار کرنا ہر وقت جائز ہے یعنی غروب آفتاب تک جب چاہے افطار کرے لیکن بعد زوال شمس کے افطار کرنا مکروہ ہے اسوقت میں کہ جب کسی نے دعوت نہ کی ہو پس اگر کوئی مومن دعوت کرے طرف طعام کے تو اسوقت روزۂ سنتی کا افطار کرنا ہر وقت افضل و مستحب ہے اگرچہ دن کم باقی ہو بلکہ اولی یہ ہے کہ جب وہ دعوت کرے طرف طعام کے تو اس سے اظہار اپنے روزہ کا نہ کرے اور صوم کو افطار کرلے اگرچہ آپ اگرم سے ہو کیونکہ اگر اظہار کرکے افطار کریگا تو اسکو ثواب دس روزہ دن کا ملیگا اور اگر بدون

بیکھی

اظہار افطار کریگا تو برس دن کے روزون کا ثواب حاصل ہوگا انشاء اللہ تعالی بموجب حدیث
مذکور ہے کہ مین نے ایک مسئلہ جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید مصطفی معروف
بمیر آغا صاحب مجتہد العصر مدظلہ سے دریافت کیا آن قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی نے جواب ذیل
زیب رقم فرمایا مسئلہ مثلاً کوئی برادر مومن کہ جسکا روزہ سنتی تھا کسی برادر مومن
کے مکان پر گیا اور وہان پر اُس مالک مکان نے الایچی یا پان وغیرہ کی تواضع کی تو آیا
اسوقت مین الایچی و پان وغیرہ سے بدون اظہار روزہ سنتی افطار کرے تو ثواب زیادہ ہوگا
یا نہین جواب احتمال ہے کہ صورت مذکورہ مین بھی عدم اظہار مین زیادہ ثواب ہو حررہ میر آغا عفی عنہ
اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ ہر گاہ روزہ افطار کرنا بہ اجابۃ برادر مومن مین
ستر روزے یا نوے روزون کے ثواب کے برابر ہے

فصل ۹۷ - ترک روزۂ ماہ رمضان

واضح ہو کہ ماہ رمضان کا روزہ ترک کرنا یا بعد شروع کے اُسکا فاسد کرنا عمداً بدون عذر
شرعی جائز نہین ہے اگر ترک کرے یا فاسد کرے تو حاکم شرع اُسکو تعزیر دیگا اور اگر دوسری
بار پھر ترک یا فاسد کرے تو پھر حاکم شرع تعزیر دیگا اور تیسری مرتبہ قتل کیا جائیگا بلکہ
احتیاطاً اگر چوتھی مرتبہ ترک کریگا تو مستحق قتل کا ہوگا اور اگر حلال جانکر صوم ماہ رمضان
بدون عذر شرعی ترک کرے تو وہ مرتد ہوجائیگا

التماس مؤلف رسالہ

بحضور قبلہ و کعبہ تاج العلماء جناب سید علی محمد صاحب مجتہد العصر مدظلہ و من سلطان العلماء
و جناب مولانا و مقتدانا جناب نواب جان صاحب مجتہد دام ظلہ کے عرض ہے کہ کیفیت و حقیقت
چاند ماہ رمضان سے یہانتک جو کچھ مین نے لکھا ہے مطابق انکے عمل ہو سکتا ہے یا نہین
جواب بسم اللہ تعالی ان اوراق کو جن کتابون سے مصنف نے لکھا ہے تمام و کمال نقل مہر
دیکھا مطابق و موافق ہے۔ وانا الاحقر الحاج سید نواب جان عظیم آباد سید نواب جان

نقل دستخط جناب تاج العلماء دام ظلہ العالی

الامر کما حررہ السید السند المولوی الاوحد الاکمل الادیب اللبیب الحسیب النسیب خیر الحاج ... المولوی السید نواب ... ادیب معالیہ ولو ... ادام اللہ ... محمد ابن سلطان العلماء

نقل مہر

سید علی محمد

فصل ۹۹ در دعاے ہلال ماہ رمضان

سنت ہے نسبت ہلال ماہ رمضان اور بعضوں نے واجب جانا ہے اور حضرت امام زین العابدین سے منقول ہے کہ جب چاند ماہ رمضان کا دیکھے تو اشارہ نہ کرے بلکہ ہلال کے سامنے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہاتھ خدا کی درگاہ میں اٹھاے اور چاند سے خطاب کرکے کہے ربی و ربک اللہ رب العالمین اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان والسلامۃ والاسلام والمسارعۃ الی ما تحب وترضی اللھم بارک لنا فی شھرنا ھذا وارزقنا خیرہ وعونہ واصرف عنا ضرہ وشرہ اور بہترین دعاؤں میں دعاے ہلال صحیفہ کاملہ ہے کہ یہ دعا ان شاء اللہ تعالیٰ نقوش ماہ نو میں تحریر ہوئی اور ابن ابی عقیل نے اس دعا کو وقت رویت ہلال رمضان کے واجب جانا ہے الحمد للہ الذی خلقنی وخلقک وقدر منازلک وجعلک مواقیت للناس اللھم اھلہ علینا اھلالا مبارکا اللھم ادخلہ علینا بالسلامۃ والاسلام والیقین والایمان والبر والتقوی والتوفیق لما تحب وترضی

فصل ۱۰۰ اعمال اول ماہ رمضان

واضح ہو کہ شب اول ماہ رمضان میں جماع کرنا ساتھ حلیلہ اپنی کے سنت ہے اور غسل
زن منکوحہ ۱۲

شب اول میں سنت ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی نہائے شب اول میں ماہ رمضان میں نہر جاری کے پانی اور تیس چلو پانی اپنے سر پر ڈالے طہارت یعنی پاک رہے ماہ رمضان آئندہ تک اور حدیث دیگر میں فرمایا ہے اور جو کوئی شب اول ماہ رمضان میں غسل کرے نماز شب پڑھے اس سال میں اسکو نہ پہونچے آزار حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو ابتدائے سال میں ایسا کرے درد و ناچار بیماریوں سے تمام سال میں ایمن ہو اور انہیں حضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی روز اول ماہ رمضان میں ایک چلو گلاب منہ پر ڈالے خواری اور پریشانی سے نجات پائے اور جو سر پر ڈالے سرسام کے دردوں سے ایمن ہوا اور جو چلو گلاب اول ماہ میں سر پر ڈالے اس سال میں سرسام سے ایمن ہو اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب ماہ مبارک داخل ہوتا تھا آنحضرت صلعم یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ قَدْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ وَجَعَلْتَهٗ بَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ اَللّٰهُمَّ فَبَارِکْ لَنَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَاَعِنَّا عَلٰی صِیَامِهٖ وَصَلٰوتِهٖ وَتَقَبَّلْهُ مِنَّا اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی شب اول ماہ رمضان میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سورۂ انعام پڑھے اور خدا تعالیٰ سے سوال کرے کہ کفایت شر اعدا کی اس سے فرمائے حق تعالیٰ دور کرے اس سے شر اس چیز کا جس سے ڈرتا ہو اور اسکو بچائے ہر بیم و درد سے اور جو کوئی اول اس ماہ میں اس دعا کو پڑھے سب فتنوں سے اور دین و دنیا کی ساری آفتوں سے محفوظ رہے اور سال آئندہ تک امان حق سبحانہ تعالیٰ میں رہے یہ دعا جمال الصالحین سے نقل کی گئی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ دَانَ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ وَبِعِلْمِکَ الَّذِیْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ یَا نُوْرُ یَا قُدُّوْسُ یَا اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَیَا بَاقِیْ بَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تَكْشِفُ الْغِطَاءَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُعَجِّلُ الْفَنَاءَ
وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ الَّتِي تُورِثُ النَّدَمَ وَاغْفِرْ لِيَ الذُّنُوبَ
الَّتِي تَهْتِكُ الْعِصَمَ وَأَلْبِسْنِي دِرْعَكَ الْحَصِينَةَ الَّتِي
لَا تُرَامُ وَعَافِنِي مِنْ شَرِّ مَا أُحَاذِرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
فِي مُسْتَقْبَلِ سَنَتِي هٰذِهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ
الْأَرَضِينَ السَّبْعِ وَمَا فِيهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
وَرَبَّ السَّبْعِ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ إِسْرَافِيلَ وَمِيكَائِيلَ
وَجَبْرَئِيلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ أَسْأَلُكَ بِكَ وَبِمَا سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ يَا عَظِيمُ
أَنْتَ الَّذِي تَمُنُّ بِالْعَظِيمِ وَتَدْفَعُ كُلَّ مَحْذُورٍ وَتُعْطِي كُلَّ جَزِيلٍ
وَتُضَاعِفُ الْحَسَنَاتِ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ وَتَفْعَلُ مَا تَشَاءُ يَا قَدِيرُ
يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَلْبِسْنِي
فِي مُسْتَقْبَلِ سَنَتِي هٰذِهِ سِتْرَكَ وَنَضِّرْ وَجْهِي بِنُورِكَ وَأَحِبَّنِي
بِمَحَبَّتِكَ وَبَلِّغْنِي رِضْوَانَكَ وَشَرِيفَ كَرَامَتِكَ وَجَسِيمَ
عَطِيَّتِكَ مِنْ خَيْرِ مَا أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَداً مِنْ
خَلْقِكَ وَأَلْبِسْنِي مَعَ ذٰلِكَ عَافِيَتَكَ يَا مَوْضِعَ كُلِّ شَكْوَىٰ
وَشَاهِدَ كُلِّ نَجْوَىٰ وَعَالِمَ كُلِّ خَفِيَّةٍ وَدَافِعَ مَا تَشَاءُ مِنْ
بَلِيَّةٍ يَا كَرِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ تَوَفَّنِي عَلَىٰ مِلَّةِ
إِبْرَاهِيمَ وَفِطْرَتِهِ وَعَلَىٰ دِينِ مُحَمَّدٍ وَسُنَّتِهِ وَعَلَىٰ
خَيْرِ الْوَفَاةِ فَتَوَفَّنِي مُوَالِياً لِأَوْلِيَائِكَ وَمُعَادِياً لِأَعْدَائِكَ

اَللّٰهُمَّ وَجَنِّبْنِي فِي هٰذِهِ السَّنَةِ كُلَّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يُبَاعِدُنِي مِنْكَ
وَاجْلِبْنِي إِلَىٰ كُلِّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يُقَرِّبُنِي مِنْكَ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَامْنَعْنِي مِنْ كُلِّ عَمَلٍ أَوْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ يَكُونُ مِنِّي أَخَافُ ضَرَرَ
عَاقِبَتِهِ وَأَخَافُ مَقْتَكَ إِيَّايَ عَلَيْهِ حِذَاراً أَنْ تَصْرِفَ وَجْهَكَ الْكَرِيمَ
عَنِّي فَأَسْتَوْجِبَ بِهِ نَقْصاً مِنْ حَظٍّ لِي عِنْدَكَ يَا رَؤُوفُ يَا رَحِيمُ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِي فِي مُسْتَقْبَلِ سَنَتِي هٰذِهِ فِي حِفْظِكَ وَفِي جِوَارِكَ وَفِي كَنَفِكَ
وَجَلِّلْنِي سِتْرَ عَافِيَتِكَ وَهَبْ لِي كَرَامَتَكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ
ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي تَابِعاً لِصَالِحِي مَنْ مَضَىٰ
مِنْ أَوْلِيَائِكَ وَأَلْحِقْنِي بِهِمْ وَاجْعَلْنِي مُسَلِّماً لِمَنْ قَالَ بِالصِّدْقِ
عَلَيْكَ مِنْهُمْ وَأَعُوذُ بِكَ اَللّٰهُمَّ أَنْ تُحِيطَ بِي خَطِيئَتِي وَظُلْمِي
وَإِسْرَافِي عَلَىٰ نَفْسِي وَاتِّبَاعِي لِهَوَايَ وَاشْتِغَالِي بِشَهَوَاتِي
فَيَحُولُ ذٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَحْمَتِكَ وَرِضْوَانِكَ فَأَكُونَ
مَنْسِيّاً عِنْدَكَ مُتَعَرِّضاً لِسَخَطِكَ وَنِقْمَتِكَ اَللّٰهُمَّ
وَفِّقْنِي لِكُلِّ عَمَلٍ صَالِحٍ تَرْضَىٰ بِهِ عَنِّي وَقَرِّبْنِي إِلَيْكَ زُلْفَىٰ
اَللّٰهُمَّ كَمَا كَفَيْتَ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ هَوْلَ
عَدُوِّهِ وَفَرَّجْتَ هَمَّهُ وَكَشَفْتَ غَمَّهُ وَصَدَقْتَهُ وَعْدَكَ
وَأَنْجَزْتَ لَهُ عَهْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَبِذٰلِكَ فَاكْفِنِي هَوْلَ هٰذِهِ
السَّنَةِ وَآفَاتِهَا وَأَسْقَامَهَا وَفِتْنَتَهَا وَشُرُورَهَا وَأَحْزَانَهَا
وَضِيقَ الْمَعَاشِ فِيهَا وَبَلِّغْنِي بِرَحْمَتِكَ كَمَالَ الْعَافِيَةِ بِتَمَامِ
دَوَامِ النِّعْمَةِ عِنْدِي إِلَىٰ مُنْتَهَىٰ أَجَلِي أَسْأَلُكَ سُؤَالَ مَنْ
أَسَاءَ وَظَلَمَ وَاسْتَكَانَ وَاعْتَرَفَ وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي مَا يَعْنِينِي

مِنَ الذُّنُوبِ الَّتِي حَصَرَتْهَا حَفَظَتُكَ وَأَحْصَاهَا كِرَامُ مَلَائِكَتِكَ
عَلَيَّ وَأَنْ تَعْصِمَنِي إِلٰهِي مِنَ الذُّنُوبِ فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِي إِلٰى
مُنْتَهٰى أَجَلِي يَا اللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ
وَآتِنِي كُلَّ مَا سَأَلْتُكَ وَرَغِبْتُ فِيهِ إِلَيْكَ فَإِنَّكَ أَمَرْتَنِي
بِالدُّعَاءِ وَتَكَفَّلْتَ بِالْإِجَابَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ○

اور بسند معتبر حضرت صادق ع سے منقول ہے کہ جسکی کوئی حاجت خدا کی جناب میں ہو
جسکا برآنا چاہتا ہو چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد سورۂ انعام پڑھے
اور بعد سورہ کے یہ دعا پڑھے يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ
يَا عَظِيمُ يَا أَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ يَا سَمِيعَ الدُّعَاءِ يَا مَنْ
لَا تُغَيِّرُهُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
ضَعْفِي وَفَقْرِي وَفَاقَتِي وَمَسْكَنَتِي فَإِنَّكَ أَعْلَمُ بِهَا مِنِّي وَ
أَعْلَمُ بِحَاجَتِي يَا مَنْ رَحِمَ أَيُّوبَ طُولَ بَلَائِهِ يَا مَنْ رَحِمَ
مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمِنَ الْيُتْمِ آوَاهُ وَنَصَرَهُ عَلٰى
جَبَابِرَةِ قُرَيْشٍ وَطَوَاغِيتِهَا وَأَمْكَنَهُ مِنْهُمْ يَا مُغِيثُ
يَا مُغِيثُ يَا مُغِيثُ قسم ہے اس خدا کی کہ جان میری اسکے قبضۂ قدرت
میں ہے کہ اگر یہ نماز پڑھے اور یہ دعا پڑھے اور سب حاجتوں کو اپنی خدا سے مانگے تو البتہ روا کرے

فصل ۱۰۱ اعمال ہر شب و روز ماہ رمضان

بسند صحیح منقول ہے کہ جو کوئی ہر شب ماہ مبارک میں یہ دعا پڑھے گناہ چالیس برس کے
اسکے بخشے جائیں اَللّٰهُمَّ رَبَّ شَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِي أَنْزَلْتَ
فِيهِ الْقُرْآنَ وَافْتَرَضْتَ عَلٰى عِبَادِكَ فِيهِ الصِّيَامَ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنِي حَجَّ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِي عَامِي

هذا في كل عام مرة اغفر لي تلك الذنوب العظام فإنه لا
يغفرها غيرك يا رحمن يا علام اور ہر شب ہزار بار سورہ قدر اور
جو ممکن ہو تو سو بار سورۂ حم دخان پڑھنا سنت ہے اور جو عمل ہر روز و شب کا ماہ
رجب میں مذکور ہو چکا ہے اسکو بجا لاوے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ تمام ماہ میں ہر شب
غسل مستحب ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ و جناب امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ بعد ہر نماز کے ماہ مبارک
میں یہ دعا پڑھے يَا عَلِيُّ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا رَحِيمُ أَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِيمُ
الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَهَذَا شَهْرٌ
عَظَّمْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ وَفَضَّلْتَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَهُوَ
الشَّهْرُ الَّذِي فَرَضْتَ صِيَامَهُ عَلَيَّ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِي أَنْزَلْتَ فِيهِ الْقُرْآنَ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ
الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِيهِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا
خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ فَيَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ مُنَّ عَلَيَّ
بِفَكَاكِ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ فِي مَنْ تَمُنُّ عَلَيْهِ وَأَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اور یہ ایک دعا خوب ہے اور کم
سے کم ہر ایک شب میں ایک بار پڑھے اور دعائیں ہر روز کی ابن عباسؓ سے روایت
کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بہت فضیلت ماہ رمضان مبارک کے روزوں کی
بیان فرمائی اور ہر روز کے واسطے ایک دعا مخصوص ہے اور فضیلت اور ثواب بسیار
واسطے اس دعا کے ذکر کیا ہے اصل دعاؤں میں سے ہر ایک دعا کے پڑھنے کا فضیلت
اور ثواب بہت زیادہ ہے بسبب تطویل رسالہ صرف اس دعا پر اکتفا کیا گیا دعا اول
روز کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صِيَامِي فِيهِ صِيَامَ الصَّائِمِينَ وَقِيَامِي فِيهِ
قِيَامَ الْقَائِمِينَ وَنَبِّهْنِي فِيهِ عَنْ نَوْمَةِ الْغَافِلِينَ

وَهَبْ لِي مِنْ جُرْمِي يَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ وَاعْفُ عَنِّي يَا عَافِياً عَنِ الْمُجْرِمِينَ
بِرَحْمَتِكَ الخ دُعَاءِ دوسرے روز کی اَللّٰهُمَّ قَرِّبْنِي فِيهِ إِلَىٰ مَرْضَاتِكَ وَجَنِّبْنِي
فِيهِ مِنْ سُخْطِكَ وَنَقِمَاتِكَ وَوَفِّقْنِي فِيهِ لِقِرَاءَةِ آيَاتِكَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ - دُعَاءِ تیسرے روز کی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي
فِيهِ الذِّهْنَ وَالتَّنْبِيهَ وَبَاعِدْنِي فِيهِ مِنَ السَّفَاهَةِ
وَالتَّمْوِيهِ وَاجْعَلْ لِي نَصِيباً مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُ فِيهِ بِجُودِكَ
يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِينَ دُعَاءِ چوتھے روز کی اَللّٰهُمَّ قَوِّنِي فِيهِ عَلَىٰ
إِقَامَةِ أَمْرِكَ وَأَذِقْنِي فِيهِ حَلَاوَةَ ذِكْرِكَ وَأَوْزِعْنِي فِيهِ
لِأَدَاءِ شُكْرِكَ بِكَرَمِكَ وَاحْفَظْنِي فِيهِ بِحِفْظِكَ وَسِتْرِكَ
يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ دُعَاءِ پانچویں روز کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي فِيهِ
مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ
الْقَانِتِينَ وَاجْعَلْنِي فِيهِ مِنْ أَوْلِيَائِكَ الْمُقَرَّبِينَ بِرَحْمَتِكَ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ دُعَاءِ چھٹے روز کی اَللّٰهُمَّ لَا تَخْذُلْنِي فِيهِ
لِتَعَرُّضِ مَعْصِيَتِكَ وَلَا تَضْرِبْنِي فِيهِ بِسِيَاطِ نَقِمَتِكَ وَزَحْزِحْنِي
فِيهِ مِنْ مُوجِبَاتِ سَخَطِكَ بِمَنِّكَ وَأَيَادِيكَ يَا مُنْتَهَىٰ رَغْبَةِ
الرَّاغِبِينَ بِرَحْمَتِكَ الخ دُعَاءِ ساتویں روز کی اَللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلَىٰ صِيَامِهِ
وَقِيَامِهِ وَجَنِّبْنِي فِيهِ مِنْ هَفَوَاتِهِ وَآثَامِهِ وَارْزُقْنِي فِيهِ ذِكْرَكَ وَشُكْرَكَ
بِدَوَامِ تَوْفِيقِكَ يَا هَادِيَ الْمُضِلِّينَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ بِرَحْمَتِكَ الخ
دُعَاءِ آٹھویں روز کی اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي فِيهِ رَحْمَةَ الْأَيْتَامِ وَإِطْعَامَ الطَّعَامِ
وَإِفْشَاءَ السَّلَامِ وَمُجَانَبَةَ اللِّئَامِ وَصُحْبَةَ الْكِرَامِ بِطَوْلِكَ يَا مَلْجَأَ
الْآمِلِينَ دُعَاءِ نویں روز کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِيهِ نَصِيباً مِنْ رَحْمَتِكَ

الواسعة واهدني فيه لبراهينك الساطعة وخذ بناصيتي
الى مرضاتك الجامعة بمحبتك يا امل المشتاقين دعاء
دسویں روز کی اللهم اجعلني فيه من المتوكلين عليك واجعلني
فيه من الفائزين لديك واجعلني فيه من المقربين
اليك باحسانك يا غاية الطالبين برحمتك يا ارحم الراحمين
اللهم حبب الي فيه الاحسان وكره الي فيه الفسوق
والعصيان وحرم علي فيه السخط والنيران بعونك يا غياث
المستغيثين برحمتك الخ دعاء بارھویں روز کی اللهم زيني
فيه بالستر والعفاف واسترني فيه بلباس القنوع والكفاف و
احملني فيه على العدل والانصاف وآمني فيه من كل ما اخاف و
نجني فيه مما احذر واخاف بعصمتك يا عصمة الخائفين المعتصمين
برحمتك الخ دعاء تیرھویں روز کی اللهم طهرني فيه من الدنس
والاقذار وصبرني فيه على كائنات الاقدار ووفقني فيه للتقى
وصحبة الابرار بعونك يا قرة عين المساكين برحمتك الخ دعاء
چودھویں روز کی اللهم لا تؤاخذني فيه بالعثرات واقلني فيه
من الخطايا والهفوات ولا تجعلني فيه عرضة للبلايا والآفات
بعزتك يا عز المسلمين برحمتك الخ دعاء پندرھویں روز کی اللهم
ارزقني فيه طاعة الخاشعين واشرح فيه صدري بانابة المخبتين
بامانك يا امان الخائفين برحمتك الخ دعاء سولھویں روز کی اللهم
وفقني فيه لموافقة الابرار وجنبني فيه مرافقة الاشرار وآوني
فيه برحمتك الى دار القرار بالهيتك يا اله العالمين

دعاء سترہویں روز کی اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْهِ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَاقْضِ لِيْ فِيْهِ الْحَوَائِجَ وَالْاٰمَالَ يَا مَنْ لَا يَحْتَاجُ اِلَى التَّفْسِيْرِ وَالسُّؤَالِ يَا عَالِمًا بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعَالَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

دعاء اٹھارہویں روز کی اَللّٰهُمَّ نَبِّهْنِيْ فِيْهِ لِبَرَكَاتِ اَسْحَارِهٖ وَنَوِّرْ فِيْهِ قَلْبِيْ بِضِيَاءِ اَنْوَارِهٖ وَخُذْ بِكُلِّ اَعْضَائِيْ اِلَى اتِّبَاعِ اٰثَارِهٖ بِنُوْرِكَ يَا نُوْرَ الْعَارِفِيْنَ يَا مُنَوِّرَ قُلُوْبِ الْعَارِفِيْنَ بِرَحْمَتِكَ الخ

دعاء انیسویں روز کی اَللّٰهُمَّ وَفِّرْ فِيْهِ حَظِّيْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ وَسَهِّلْ سَبِيْلِيْ اِلَى خَيْرَاتِهٖ وَلَا تَحْرِمْنِيْ قَبُوْلَ حَسَنَاتِهٖ يَا هَادِيًا اِلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ الخ

دعاء بیسویں روز کی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ فِيْهِ اَبْوَابَ الْجِنَانِ وَاَغْلِقْ عَنِّيْ فِيْهِ اَبْوَابَ النِّيْرَانِ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ يَا مُنْزِلَ السَّكِيْنَةِ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ

دعاء اکیسویں روز کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ فِيْهِ اِلَى مَرْضَاتِكَ دَلِيْلًا وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ عَلَيَّ سَبِيْلًا وَاجْعَلِ الْجَنَّةَ لِيْ مَنْزِلًا وَمَقِيْلًا يَا قَاضِيَ حَوَائِجِ الطَّالِبِيْنَ الخ

دعاء بائیسویں روز کی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ فِيْهِ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ فِيْهِ مِنْ بَرَكَاتِكَ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ لِمُوْجِبَاتِ مَرْضَاتِكَ وَاَسْكِنِّيْ فِيْهِ بُحْبُوْحَاتِ جَنَّاتِكَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ بِرَحْمَتِكَ الخ

دعاء تیئیسویں روز کی اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَطَهِّرْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْعُيُوْبِ وَامْتَحِنْ قَلْبِيْ فِيْهِ بِتَقْوَى الْقُلُوْبِ يَا مُقِيْلَ عَثَرَاتِ الْمُذْنِبِيْنَ بِرَحْمَتِكَ الخ

دعاء چوبیسویں روز کی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْهِ مَا يُرْضِيْكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا يُؤْذِيْكَ وَاَسْئَلُكَ التَّوْفِيْقَ فِيْهِ لِاَنْ اُطِيْعَكَ وَ

أعصيك يا جواد السائلين دعاء پچیسویں روز کی اللهم اجعلني
فيه محبا لأوليائك ومعاديا لأعدائك مستنا بسنة خاتم أنبيائك
يا عاصم قلوب النبيين برحمتك الخ دعاء چھبیسویں روز کی اللهم
اجعل سعيي فيه مشكورا وذنبي فيه مغفورا وعملي فيه مقبولا و
عيبي فيه مستورا يا أسمع السامعين يا مجيب دعوات المبتهلين
برحمتك الخ دعاء ستائیسویں روز کی اللهم ارزقني فيه فضل ليلة
القدر وصير أموري فيه من العسر إلى اليسر واقبل معاذيري و
حط عني الذنب والوزر يا رءوفا بعباده الصالحين الخ دعاء
اٹھائیسویں روز کی اللهم وفر حظي فيه من النوافل وأكرمني
فيه بإحضار المسائل وقرب فيه وسيلتي إليك من
بين الوسائل يا من لا يشغله إلحاح الملحين الخ دعاء
انتیسویں روز کی اللهم غشني فيه بالرحمة وارزقني فيه
التوفيق والعصمة وطهر قلبي من غياهب التهمة يا رحيما
بعباده المؤمنين الخ دعاء تیسویں روز کی اللهم اجعل صيامي
فيه بالشكر والقبول على ما ترضاه ويرضاه الرسول
محكمة فروعه بالأصول بحق سيدنا محمد وآله
الطاهرين والحمد لله رب العالمين

فصل ۱۰۲ - کیفیت و دعاے افطار روزہ

حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ انا انزلناہ وقت افطار روزہ
کے پڑھے اور مابین ان دونوں حالتوں کے مرجاے تو ثواب اُس شخص کا رکھتا ہے
جو ساتھ شہدا میں شہید ہوا ہے اور اپنے خون میں لوٹتا ہوا اور علما فرماتے ہیں

کہ نیت روزہ بعد سحور رکھا کرے بہتر ہو اور سنت ہے کہ اول نماز شام پڑھے اور پھر
افطار کرے مگر یہ کہ کچھ لوگ انتظار اسکا کرتے ہوں یا بہ سبب تشنگی و گرسنگی اشتہا غالب ہو اور
مانع حضور قلب ہو نماز میں کہ ان دونوں صورتوں میں افطار کو مقدم رکھنا بہتر ہے اور بہ
وقت افطار سورہ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ کا پڑھنا سنت ہے اور حضرت رسول صلعم سے منقول
ہے کہ جو کوئی وقت افطار کے کہے يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي
غَيْرُكَ اغْفِرْ لِيَ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ
إِلَّا الْعَظِيمُ گناہوں سے باہر آئے مثل اس دن کے کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے
اور حضرت امام حسن سے منقول ہے کہ ہر روزہ دار کے واسطے وقت افطار ایک دعا
مستجاب ہے پس چاہیے کہ لقمہ اول میں کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ اغْفِرْ لِي اور دوسری حدیث معتبر میں حضرت امام موسیٰ کاظم سے
منقول ہے کہ وقت افطار اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ کہے تاکہ خدا عطا کرے تجھکو ثواب اس شخص کا جس نے اس دن
روزہ رکھا ہے اور بروایت دیگر میں منقول ہے کہ حضرت امیر وقت افطار روزہ کے بیٹھتے تھے
اور جب خوان نور رکھتے تھے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ
أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور احادیث معتبرہ
میں وارد ہوا ہے کہ حضرت رسالت مآب صلعم افطار کرتے تھے خرمے سے یا پانی یا رطب
سے اور حدیث دیگر میں منقول ہے کہ آنحضرت صلعم وقت افطار ابتدا حلوا سے
فرماتے تھے اور جب نہ پاتے تھے شکر یا قند یا خرمے سے افطار کرتے تھے ورنہ آب نیم گرم
سے افطار کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ آب نیم گرم پاک کرتا ہے معدہ کو اور خوشبو دیتا ہے
حدقۂ چشم کو اور بینائی کو زیادہ کرتا ہے اور گناہوں کو دھوتا ہے اور رگوں کو ساکن کرتا
ہے اور صفرائے غالب کو دور کرتا ہے اور قطع کرتا ہے بلغم کو اور بجھاتا ہے حرارت کو

اور درد سر کو برطرف کرتا ہے اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی خرمائے
حلال سے افطار کرے اسکی نماز کا ثواب چار سو برابر مضاعف ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ جو کوئی وقت افطار ایک گردہ نان تصدق کرے کسی مسکین پر خدا اسکے
گناہوں کو بخشیگا اور ثواب ایک بندہ کا اسکے آزاد کرنے کا فرزندان اسمعیل علیہ السلام سے اسکے
نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور فرمایا امام صادق علیہ السلام نے کہ افطار کرانا روزہ دار کا
افضل ہے روزہ رکھنے سے اور جو کوئی ماہ مبارک رمضان میں افطار کراوے ثواب
بندہ آزاد کرنے کا پاوے اور کفارہ ہو گناہان گذشتہ و آئندہ کا اور حضرت امام محمد باقر نے
ایک اصحاب سے فرمایا کہ ماہ مبارک رمضان میں ہر شب دس بندے اولاد حضرت اسمعیل
سے آزاد کر عرض کیا کہ اتنا مال میرے پاس نہیں ہے پھر فرمایا کہ تو پانچ بندے ہر شب
آزاد کر عرض کیا کہ اسقدر بھی مال میرے پاس نہیں غرض کہ اسی طرح کم کرتے کرتے
فرمایا کہ ایک بندہ ہر شب میں آزاد کر عرض کیا اتنا بھی مال میرے پاس نہیں فرمایا
کہ ہر شب ایک مسلم کو افطار کرا واسطے اسکا یہی عرض کیا کہ فقط مسلم کو افطار کرنے سے کیا
ہوں فرمایا کہ مقصود میرا یہی تھا کہ افطار کرانا ایک مومن کا اولاد اسمعیل میں سے
ایک بندہ کے آزاد کرنے کے برابر ہے اور مروی ہے کہ خانہ برادر مومن میں روزہ
افطار کرنا ستر مرتبہ افضل ہے روزہ رکھنے سے

فصل ۱۰۳ کیفیت سحری کھانے کی مع دعاء سحر کے

حدیث میں آیا ہے کہ سحری کھانا ہر شب ماہ رمضان میں مستحب ہے آنحضرت صلعم سے منقول ہے
کہ امتی میرے سحری کھانا نہ چھوڑیں اگرچہ ساتھ ایک دانہ خرما کے ہو اور امیرالمومنین
حضرت سے منقول ہے کہ حق تعالی اور ملائکہ صلوات بھیجتے ہیں ان لوگوں پر جو استغفار کرتے
ہیں سحر کو اور سحری کھاتے ہیں پس سحری کھاؤ اگرچہ ایک شربت آب کے ساتھ ہو اور
بہترین سحور خرما ہے اور فرمایا کہ سحور کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی سے ہو اور خدا صلوات

اور رحمت بھیجتا ہی سحری کھانے والون پر اور دعاے سحر جو بہت معتبر سند سے وارد ہوئی ہی کہ
حضرت امام رضا نے فرمایا کہ یہ وہ دعا ہی کہ حضرت امام محمد باقر سحر کے وقت پڑھتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اگر لوگ جانین بزرگی اس دعا کی نزدیک خدا کے اور جلد قبول ہونا اسکا تلوار
واسطے طلب اس دعا کے کھینچکر ایک دوسرے سے قتال کرین اور جو قسم یاد کرون مین
کہ اسم اعظم خدا اس دعا مین ہی تو سچ کہون مین پس جب اس دعا کو پڑھو ساتھ اہتمام و تضرع
کے پڑھو اور نا اہل سے پوشیدہ رکھو وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ
بَهائِكَ بِاَبْهاهُ وَكُلُّ بَهائِكَ بَهِیٌّ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بِبَهائِكَ
كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ جَمالِكَ بِاَجْمَلِهِ وَكُلُّ جَمالِكَ
جَمیلٌ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بِجَمالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ
مِنْ جَلالِكَ بِاَجَلِّهِ وَكُلُّ جَلالِكَ جَلیلٌ اَللّٰهُمَّ اِنّی
اَسْئَلُكَ بِجَلالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ عَظَمَتِكَ
بِاَعْظَمِها وَكُلُّ عَظَمَتِكَ عَظیمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ
بِعَظَمَتِكَ كُلِّها اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ نُورِكَ بِاَنْوَرِهِ وَ
كُلُّ نُورِكَ نَیِّرٌ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بِنُورِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّی
اَسْئَلُكَ مِنْ رَحْمَتِكَ بِاَوْسَعِها وَكُلُّ رَحْمَتِكَ واسِعَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنّی
اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ كُلِّها اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ كَلِماتِكَ بِاَتَمِّها
وَكُلُّ كَلِماتِكَ تامَّةٌ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بِكَلِماتِكَ كُلِّها
اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ كَمالِكَ بِاَكْمَلِهِ وَكُلُّ كَمالِكَ كامِلٌ
اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ بِكَمالِكَ كُلِّهِ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ
اَسْمائِكَ بِاَكْبَرِها وَكُلُّ اَسْمائِكَ كَبیرَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ
بِاَسْمائِكَ كُلِّها اَللّٰهُمَّ اِنّی اَسْئَلُكَ مِنْ عِزَّتِكَ بِاَعَزِّها

وَكُلُّ عِزَّتِكَ عَزِيْزَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَشِيَّتِكَ بِاَمْضَاهَا وَكُلُّ مَشِيَّتِكَ مَاضِيَةٌ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَشِيَّتِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ
قُدْرَتِكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي اسْتَطَلْتَ بِهَا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكُلُّ
قُدْرَتِكَ مُسْتَطِيْلَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ
كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عِلْمِكَ بِاَنْفَذِهٖ وَكُلُّ عِلْمِكَ
نَافِذٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعِلْمِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ مِنْ قَوْلِكَ بِاَرْضَاهُ وَكُلُّ قَوْلِكَ رَضِيٌّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِقَوْلِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَسَائِلِكَ
بِاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَكُلُّ مَسَائِلِكَ اِلَيْكَ حَبِيْبَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَسْئَلُكَ بِمَسَائِلِكَ كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ شَرَفِكَ
بِاَشْرَفِهٖ وَكُلُّ شَرَفِكَ شَرِيْفٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِشَرَفِكَ
كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ سُلْطَانِكَ بِاَدْوَمِهٖ وَكُلُّ
سُلْطَانِكَ دَائِمٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِسُلْطَانِكَ كُلِّهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مُلْكِكَ بِاَفْخَرِهٖ وَكُلُّ مُلْكِكَ فَاخِرٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمُلْكِكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ عُلُوِّكَ بِاَعْلَاهُ
وَكُلُّ عُلُوِّكَ عَالٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِعُلُوِّكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ مَنِّكَ بِاَقْدَمِهٖ وَكُلُّ مَنِّكَ قَدِيْمٌ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَنِّكَ كُلِّهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ اٰيَاتِكَ
بِاَكْرَمِهَا وَكُلُّ اٰيَاتِكَ كَرِيْمَةٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاٰيَاتِكَ
كُلِّهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِمَا اَنْتَ فِيْهِ مِنَ الشَّاْنِ وَالْجَبَرُوْتِ

وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ شَانٍ وَحْدَهٗ وَجَبَرُوْتٍ وَحْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَا تُجِيْبُنِیْ حِيْنَ اَسْئَلُكَ فَاَجِبْنِیْ يَا اَللّٰهُ - پس جو حاجت کہ چاہے حق تعالیٰ سے مانگے کہ انشاء اللہ بر لاوے گا

فصل ۴۴ - شب قدر و اعمال ہر سہ شب یعنی انیسویں و اکیسویں و تیئیسویں رمضان کی

واضح ہو کہ پندرھویں ماہ رمضان روز ولادت جناب امام حسن علیہ السلام ہے لہٰذا اس دن زیارت جناب امام حسن پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے وہ زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَابْنَ اَوَّلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَيْفَ لَا تَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَاَنْتَ سَبِيْلُ الْهُدٰى وَحَلِيْفُ التُّقٰى وَخَامِسُ اَصْحَابِ الْكِسَاءِ غَذَتْكَ يَدُ الرَّحْمَةِ وَرُبِّيْتَ فِیْ حِجْرِ الْاِسْلَامِ وَرَضَعْتَ مِنْ ثَدْیِ الْاِيْمَانِ فَطِبْتَ حَيًّا وَطِبْتَ مَيِّتًا غَيْرَ اَنَّ الْاَنْفُسَ غَيْرُ طَيِّبَةٍ بِفِرَاقِكَ وَلَا شَاكَّةٍ فِی الْحَيٰوةِ لَكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اور روز شہادت آنحضرت اکیسویں ماہ رمضان ہے لہٰذا اس تاریخ میں زیارت مذکورہ پڑھے - علمائے مذہب امامیہ نے اجماع کیا ہے اس پر کہ انیسویں شب اور اکیسویں شب اور تیئیسویں شب رمضان سے شب قدر باہر نہیں ہے اور بعض بزرگ ہوئی تینوں شبوں کو جانتے ہیں اور بہت سی احادیث معتبرہ دلالت کرتی ہیں اس پر کہ ان تین شبوں سے شب قدر باہر نہیں ہے یعنی انیسویں اور اکیسویں اور تیئیسویں رمضان احیا کرنا چاہیے تاکہ فضیلت شب قدر کو پائیں اور بعض احادیث میں تعیین اکیسویں اور تیئیسویں کی ہوئی اور بعض میں خصوصاً تیئیسویں کی ہوئی ہے پس چاہیے مومنین کو کہ ان تینوں شبوں کو احیا کریں اور اہتمام عبادت و دعا میں کریں تاکہ فضیلت شب قدر کی پائیں اور دو شب آخر یعنی اکیسویں و تیئیسویں میں اہتمام بہت کریں اور تیئیسویں شب میں

کہ بہت حدیث معتبرہ میں تخصیص اسکی وارد ہوئی ہے کہ شب قدر ہے سعی بہت چاہیے اور
فائدے شب قدر کے بہت ہیں انکین سے یہ کہ عبادت شب قدر کی پایہ اور نص قرآن سے
زیادہ ثواب عبادت ہزار ماہ سے کہ زیادہ اسی سال سے ہے واسطے اسکے خدا مقرر فرماتا ہے اور دیگر
یہ کہ جو تقدیر سب باتوں کی عمر و مال و اولاد و عزت و ذلت و توفیق اعمال خیر اور سب امور
کی اس شب میں ہوتی ہے اصلاح اپنے تمام سال کے احوال کی اس شب میں کر چکا ہوگا ممکن
ہے کہ نام اسکا دیوان اشقیا میں لکھا ہوا ور اس شب میں تغیر پاوے اور سعادتمندوں
کے گروہ میں سے لکھا جاوے اور حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے
کہ جو کوئی جاگے شب قدر کو گناہ اسکے بخشے جاتے ہیں ہر چند گنتی میں آسمان کے ستاروں
کے برابر اور سنگینی میں پہاڑوں کے ہوویں اور ناپ میں دریاؤں کے برابر ہوں
اور بہت اعمال تینوں شبوں میں کرے اور جو اعمال مخصوص ہر ایک شب سے ہیں وہ
انشاء اللہ آئندہ بیان ہونگے پس حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی شب قدر
میں دو رکعت نماز بجا لاوے اور ہر ایک رکعت میں بعد الحمد کے سات بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ پڑھے اور بعد فارغ ہونے کے ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ
اِلَيْهِ کہے اپنی جگہ سے نہ اٹھنے پاوے گا کہ حق تعالی اسکو اور اسکے ماں باپ کو بخشدیگا
اور کئی فرشتے بھیجیگا کہ حسنات اسکے واسطے لکھیں سال آئندہ تلک اور کئی فرشتے بھیجیگا
طرف بہشت کے کہ درخت اسکے واسطے لگائیں اور محل بنا کریں اور نہریں اسکے
واسطے جاری کریں اور دنیا سے باہر نہ جائیگا جبتک سب کو دیکھ لے اور غسل ان شبوں
کا سنت مؤکدہ ہے اور غسل ان تینوں شبوں کا نزدیک غروب آفتاب کے کرنا بہتر ہے
کہ نماز شام کو غسل کے ساتھ پڑھے اور مستحب ہے ان شبوں میں قرآن مجید کو ہاتھ میں لے
اور کھولے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِكِتَابِكَ الْمُنْزَلِ وَمَا فِيْهِ
وَفِيْهِ اسْمُكَ الْاَكْبَرُ وَاَسْمَاؤُكَ الْحُسْنٰى وَمَا يُخَافُ وَيُرْجٰى

أَنْ تَجْعَلَنِي مِنْ عُتَقَائِكَ مِنَ النَّارِ وَتَقْضِيَ حَوَائِجِي لِلدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ پس حاجتیں اپنی حق تعالیٰ سے طلب کرے کہ انشاء اللہ برآئینگی اور
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مصحف کھولے اور سر پر رکھے اور کہے
اللَّهُمَّ بِحَقِّ هَذَا الْقُرْآنِ وَبِحَقِّ مَنْ أَرْسَلْتَهُ بِهِ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ
مَدَحْتَهُ فِيهِ وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا أَحَدَ أَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ پھر
دس بار کہے یَا اللّٰهُ اور دس بار کہے بِمُحَمَّدٍ اور دس بار کہے بِعَلِيٍّ اور دس بار
کہے بِفَاطِمَةَ اور دس بار کہے بِالْحَسَنِ اور دس بار کہے بِالْحُسَيْنِ اور دس بار
کہے بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اور دس بار کہے بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس بار کہے
بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس بار کہے بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ اور دس بار کہے
بِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى اور دس بار کہے بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس بار کہے بِعَلِيِّ
بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس بار کہے بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس بار کہے بِالْحُجَّةِ
پس جو حاجت کہ رکھتا ہو طلب کرے اور زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام ان
تینوں شبوں میں پڑھنا مستحب مؤکد ہے اور زیارت آنحضرت کی اعمال ماہ شعبان میں گذر چکی ہے

فصل ۵۰۱۰- رمضان کی انیسویں شب کے مخصوص اعمال بیان ۱

واضح ہو کہ اس شب کو اعمال جو اوپر بیان ہوئے بجا لا کر چاہیے کہ سو بار کہے
أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اور سو بار اللَّهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اور یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِيمَا تَقْضِي وَتُقَدِّرُ
مِنَ الْأَمْرِ الْمَحْتُومِ وَفِيمَا تَفْرُقُ مِنَ الْأَمْرِ الْحَكِيمِ
فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْقَضَاءِ الَّذِي لَا يُرَدُّ وَلَا يُبَدَّلُ
أَنْ تَكْتُبَنِي مِنْ حُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ الْمَبْرُورِ حَجُّهُمُ الْمَشْكُورِ
سَعْيُهُمُ الْمَغْفُورِ ذُنُوبُهُمُ الْمُكَفَّرِ عَنْهُمْ سَيِّئَاتُهُمْ ۱

وَاجْعَلْ فِيْمَا تَقْضِيْ وَتُقَدِّرُ اَنْ تُطِيْلَ عُمْرِيْ وَتُوَسِّعَ عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ وَتُقَدِّرَ لِيْ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِيْ مَا هُوَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ پھر حاجت اپنی حق تعالی سے طلب کرے اور بہترین اعمال ان شبوں میں طلب آمرزش اور دعا واسطے مطالب دنیا و آخرت اپنے اور اپنے ماں باپ اور یگانوں اور برادران مؤمن مردہ و زندہ کے بھی کرے اور ذکر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ جہاں تک ہو سکے کرے اور بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ دعائے جوشن کبیر اور صغیر ان تینوں شبوں میں پڑھیں اور انیسویں ۱۹ شب کی فضیلت سے اکیسویں ۲۱ شب کی فضیلت زیادہ ہے پس غسل اور جملہ اعمال مذکورہ اس شب میں بجا لاوے

فصل ۱۰۶ مخصوص اعمال تیئیسویں ۲۳ شب رمضان

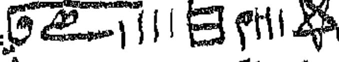
واضح ہو کہ اس شب میں بھی اول اعمال جو انیسویں شب سے اول بیان ہوئے اور جو انیسویں شب میں بیان ہوئے بجا لاوے احادیث معتبرہ دلالت کرتی ہیں اس پر کہ تیئیسویں ۲۳ شب شب قدر ہے اور اس میں دو غسل سنت ہیں ایک اول شب میں دوسرا آخر شب میں اور حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ تیئیسویں شب میں مقدر ہوتی ہیں موتیں اور بلائیں اور اجلیں اور روزیاں اور قضائیں اور جو کچھ کہ سال میں واقع ہوگا شب قدر آئندہ تک پس خوشا حال اس شخص کا جو احیا کرے اس شب کو اور بیدار ہو عبادت میں اور کبھی رکوع میں ہو اور کبھی سجود میں اور اپنے گناہوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے ممثل کرے اور گریہ روئے جب ایسا کرے امید رکھتا ہوں میں کہ فضیلت شب قدر سے محروم نہ ہو انشاء اللہ تعالی اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جو کوئی سورہ عنکبوت اور سورہ روم کو تیئیسویں ۲۳ شب میں پڑھے واللہ کہ وہ اہل جنت سے ہے اور الگ نہیں کرتا ہوں میں اس میں سے کسی کو اور نہیں ڈرتا کہ

خدا اس قسم میں مجھپر کوئی گناہ نہ لکھے اور ان دو دستوروں کی حق تعالیٰ کے نزدیک منزلت
بزرگ ہے اور یہ بھی انھیں حضرت سے بسند معتبر منقول ہے کہ جو کوئی تئیسویں شب ماہ مبارک
میں ہزار بار سورہ انا انزلناہ پڑھے تو صبح کرے [illegible]
سکے جو تئیسویں مخصوص [illegible] ان شب کی بزرگی [illegible] کہ خواب میں
دیکھے یعنی اہل یقین اور اہل [illegible] علیہ السلام
کے اسباب و وسائل [illegible] سے منقول ہے کہ زیارت کرے حضرت امام حسین کی
تئیسویں شب ماہ رمضان کہ امید شب قدر کی اسمیں ہے اور اسمیں ہر امر مقدر ہوتا ہے اور
مصافحہ کرتی ہیں اس سے روحیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی کہ سب اس شب میں اجازت
طلب کرتی ہیں اللہ سے زیارت آنحضرت کی اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت
کی ہے کہ جو کوئی احیا کرے تئیسویں شب ماہ رمضان کو اور سو رکعت نماز پڑھے اسمیں
چاہیے حق تعالیٰ روزی اسکی کشادہ کرے اور دنیا میں دشمنوں کے شر کی اس سے کفایت
کرے اور پناہ دے اسکو ڈوبنے سے اور گھر کے نیچے دبجانے سے اور نوالہ لگائیں فرشتے
سے اور دور کرے دنیا میں ان کے شر سے اور دفع کرے اس سے ہول نکیرین کو اور جب قبر
سے باہر آئے اسکے واسطے ایک نور ہو کہ روشنی بخشے اہل محشر کو اور نامہ اسکا سیدھے
ہاتھ میں دیں اور لکھیں اسکے واسطے برات بیزاری آتش جہنم سے اور گذر جانے سے صراط
پر اور ایمنی کو عذاب سے اور داخل ہو بہشت میں بے حساب اور بہشت میں اسکو پیغمبروں
اور صدیقوں اور شہدا اور صالحوں کے رفقا میں سے کرے اور اچھے رفیق ہیں وہ اور
دعا اس شب کی دہہ آخر کی دعاؤں میں سے پڑھے وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ امْدُدْ لِي
فِي عُمْرِي وَاَوْسِعْ لِي فِي رِزْقِي وَاَصِحَّ جِسْمِي وَبَلِّغْنِي اَمَلِي وَاِنْ كُنْتُ
مِنَ الْاَشْقِيَاءِ فَامْحُنِي مِنَ الْاَشْقِيَاءِ وَاكْتُبْنِي مِنَ السُّعَدَاءِ

فَاِنَّكَ قُلْتَ فِیْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ
یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ بعد اسکے یہ کہے اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِیْبًا مِنْ كُلِّ خَیْرٍ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ هٰذِهِ
اللَّیْلَةِ اَوْ اَنْتَ مُنْزِلُهٗ مِنْ نُوْرٍ تَهْدِیْ بِهٖ اَوْ رَحْمَةٍ
تَنْشُرُهَا اَوْ رِزْقٍ تَقْسِمُهٗ اَوْ بَلَآءٍ تَدْفَعُهٗ اَوْ ضُرٍّ
تَكْشِفُهٗ وَاكْتُبْ لِیْ مَا كَتَبْتَ لِاَوْلِیَآئِكَ الصَّالِحِیْنَ
الَّذِیْنَ اسْتَوْجَبُوْا مِنْكَ الثَّوَابَ وَاٰمَنُوْا بِرِضَاكَ عَنْهُمْ
مِنْكَ الْعِقَابَ یَا كَرِیْمُ یَا كَرِیْمُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَافْعَلْ بِیْ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور جتنا قرآن
ہو سکے اس شب میں پڑھے

فصل ۱۰۶ - دعاء وداع آخر جمعہ و آخر شب ماہ رمضان

جابر انصاری سے منقول ہے کہتے ہیں کہ میں جمعہ آخر ماہ مبارک میں خدمت آنحضرت صلعم
میں گیا جب نظر مبارک مجھ پر پڑی فرمایا کہ یہ آخر جمعہ ہے ماہ رمضان کا اسکو
وداع کرا ور کہہ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِیَامِنَا اِیَّاهُ فَاِنْ
جَعَلْتَهٗ فَاجْعَلْنِیْ مَرْحُوْمًا وَّلَا تَجْعَلْنِیْ مَحْرُوْمًا اسواسطے کہ جو
کوئی یہ دعا اس روز پڑھے وہ فضیلت نیک پاوے یا ساتھ پہونچنے کے ماہ
رمضان آئندہ تک یا ساتھ بخشش اور رحمت خدا کے اور منقول ہے کہ بروز جمعہ آخر ماہ
رمضان میں واسطے حفظ نفس و مال و حفاظت بدن از آفات و اہوال کے آخر روز
میں اسکو لکھے طریق سے لکھے اور اپنے پاس رکھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَللّٰهُ ... یُحِیْطُ بِهٖ عِلْمُكَ سَ لَكَ هٰذَا
... وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ آبَا تُرَابٍ آبَا تُرَابٍ آبَا تُرَابٍ اور بعضے بعد لفظ
آبا تراب کے اس شکل کو لکھتے ہیں 
مصباح کفعمی میں ہے کہ یہ شکل صورت اسم اعظم ہے اور بسند معتبر حضرت صادق
سے منقول ہے کہ جو کوئی شب آخر ماہ مبارک میں یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ
آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ صِيَامِيْ لِشَهْرِ رَمَضَانَ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ
يَطْلُعَ فَجْرُ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِلَّا وَقَدْ غَفَرْتَ لِيْ تو حق تعالیٰ صبح سے
پہلے بخشدے اور اسکو توفیق توبہ نصیب کرے اور یہ بھی سنا ہے کہ یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَحَبِّ مَا دُعِيْتَ بِهٖ وَاَرْضٰى مَا رَضِيْتَ
بِهٖ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَلَا تَجْعَلْ وَدَاعَ شَهْرِيْ هٰذَا وَدَاعَ
خُرُوْجِيْ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا وَدَاعَ اٰخِرِ عِبَادَتِكَ وَوَفِّقْنِيْ فِيْهِ
لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاجْعَلْهَا لِيْ خَيْرًا مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَعَ تَضَاعُفِ
الْاَجْرِ وَالْاِجَابَةِ وَالْعَفْوِ عَنِ الذَّنْبِ بِرِضَى الرَّبِّ

فصل ۱۰۱ اعمال شب و روز عید الفطر و زکوٰۃ اور مستحقین فطرہ

واضح ہو کہ ماہ شوال کے ایام متبرکہ میں سے روز عید فطر اور شب اسکی بزرگ راتوں میں
سے ہے اور اسکی فضیلت اور ثواب عبادت اور دعا کیلئے بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور
حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی جاگے شب عید کو نہ مرے گا دل اسکا جس دن
کہ فوت ہونے سے دل مرگئے ہونگے اور حضرت امام محمد باقر سے وارد ہوا ہے فرمایا کہ
میرے پدر بزرگوار علی بن حسین شب عید کو جاگتے رہتے تھے نماز میں صبح تک اور ساری رات
مسجد میں رہتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے فرزند یہ شب کمتر شب قدر سے نہیں ہے اور غسل
اس شب میں سنت ہے اور ایک شخص نے خدمت حضرت امام جعفر صادق میں عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں

۱ اعمال شب عید الفطر ۱۲

آمرزش نازل ہوتی ہے اسی شب قدر میں جو ماہ رمضان کا روزہ رکھے حضرت نے فرمایا کہ کام
کرنے والے کو مزدوری نہیں دیتے ہیں مگر بعد فارغ ہونے کے کام سے اور وہ شب عید
ہے راوی نے کہا کیا کام لائق ہے کہ اس شب میں کریں فرمایا کہ جب آفتاب غروب ہوئے
غسل کر اور جب فریضہ و نافلہ مغرب بجا لا چکے ہاتھ اپنے آسمان کی طرف بلند کر اور کہہ
یَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْفَضْلِ یَا مُصْطَفِیَ مُحَمَّدٍ وَ
نَاصِرَہٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاغْفِرْلِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَحْصَیْتَہٗ وَهُوَ
عِنْدَکَ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ پھر سجدہ میں جا اور سو بار سجدہ میں کہہ اَتُوْبُ
اِلَی اللّٰہِ پھر جو حاجت رکھتا ہو اللہ سے طلب کر کہ انشاء اللہ روا ہوگی اور رجال الصالحین
میں اسطرح ہے کہ بعد نماز مغرب و نافلہ مغرب کے سجدہ کرے اور سجدہ میں یہ کہے یَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْجُوْدِ یَا ذَا الطَّوْلِ یَا مُصْطَفِیَ مُحَمَّدٍ
وَنَاصِرَہٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاغْفِرْلِیْ کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ وَ
نَسِیْتُہٗ اَنَا وَهُوَ عِنْدَکَ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ بعد اسکے کہے اَتُوْبُ
اِلَی اللّٰہِ پھر جو حاجت کہ چاہے طلب کرے کہ انشاء اللہ مستجاب ہوگا اور جو کوئی شب عید میں دس
مرتبہ یہ دعا پڑھے لکھے جائینگے واسطے اسکے دس لاکھ حسنات اور محو کیے جائینگے اس سے ہزار گناہ
اور بلند کیے جائینگے واسطے اسکے ہزار درجے اور زائر نبی ﷺ کا روز قیامت میں ابراہیمؑ
کے ساتھ مقام میں ہونگے یَا دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ یَا ذَا الْمَوَاهِبِ
السَّنِیَّۃِ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ خَیْرِ
الْوَرٰی سَجِیَّۃً وَّاغْفِرْ لَنَا یَا ذَا الْعُلٰی فِیْ هٰذِهِ الْعَشِیَّۃِ وَکْفِنَا
مِنْ کُلِّ هَمٍّ وَّغَمٍّ وَّاٰفَۃٍ وَّبَلِیَّۃٍ اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت امیرؑ
شب عید فطر میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور رکعت اول میں بعد الحمد کے ہزار بار سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور بعد

دیگر میں ہزار بار قل ہو اللہ احد کی جگہ سو بار بھی قل ہو اللہ احد وارد ہوئی ہے پھر
رکوع اور سجدہ میں جاتے تھے اور سو بار فرماتے تھے اتوب الی اللہ پھر کہتے تھے
یا ذا المنّ والطول یا مصطفی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ صل علی
محمد وآلہ صل علی محمد وآلہ پھر حاجتیں اپنی خدا سے طلب کرتے تھے
اور فرماتے تھے کہ قسم ہے خدا کی کہ جو کوئی اس نماز کو پڑھے جو حاجت اللہ سے
طلب کرے البتہ عطا فرماوے اور اگرچہ بیابان کی ریت کے برابر گناہ رکھتا ہو
خدا بخشدے اور بعد اس نماز کے سنت ہے کہ یہ دعا پڑھے یا اللہ یا اللہ یا اللہ
یا رحمن یا اللہ یا ملک یا اللہ یا قدوس یا اللہ یا سلام یا اللہ
یا مؤمن یا اللہ یا مہیمن یا اللہ یا عزیز یا اللہ یا جبار یا اللہ یا
متکبر یا اللہ یا خالق یا اللہ یا باری یا اللہ یا مصور یا اللہ یا
عالم یا اللہ یا عظیم یا اللہ یا علیم یا اللہ یا کریم یا اللہ یا
حلیم یا اللہ یا حکیم یا اللہ یا سمیع یا اللہ یا بصیر یا اللہ یا قریب
یا اللہ یا مجیب یا اللہ یا جواد یا اللہ یا واحد یا اللہ یا ولی یا
اللہ یا وفی یا اللہ یا مولی یا اللہ یا قاضی یا اللہ یا سریع یا
اللہ یا شدید یا اللہ یا رؤف یا اللہ یا رقیب یا اللہ یا مجیب
یا اللہ یا جواد یا اللہ یا ماجد یا اللہ یا علی یا اللہ یا
مغیث یا اللہ یا حفیظ یا اللہ یا محیط یا اللہ یا سید السادات یا
اللہ یا اول یا اللہ یا آخر یا اللہ یا ظاہر یا اللہ یا باطن یا
اللہ یا فاخر یا اللہ یا قاہر یا اللہ یا ربّاہ یا اللہ یا ربّاہ یا اللہ
یا ربّاہ یا اللہ یا ربّاہ یا اللہ یا ربّاہ یا اللہ یا ودود یا
اللہ یا نور یا اللہ یا رافع یا اللہ یا نافع یا اللہ یا فاتح یا اللہ

یا نفاع یا اللہ یا جلیل یا اللہ یا جمیل یا اللہ یا شہید یا اللہ یا شاہد
یا اللہ یا حسیب یا اللہ یا فاطر یا اللہ یا مطہر یا اللہ یا مالک یا اللہ
یا مقتدر یا اللہ یا قابض یا اللہ یا باسط یا اللہ یا محیی یا اللہ یا
ممیت یا اللہ یا مجیب یا اللہ یا باعث یا اللہ یا معطی یا اللہ یا مفضل
یا اللہ یا منعم یا اللہ یا حق یا اللہ یا مبین یا اللہ یا طیب یا
اللہ یا محسن یا اللہ یا مبدئ یا اللہ یا معید یا اللہ یا باری
یا اللہ یا بدیع یا اللہ یا ہادی یا اللہ یا کافی یا اللہ یا شافی
یا اللہ یا علی یا اللہ یا حنان یا اللہ یا منان یا اللہ یا ذا الطول
یا اللہ یا متعالی یا اللہ یا عدل یا اللہ یا ذا المعارج یا اللہ
یا صادق یا اللہ یا دیان یا اللہ یا باقی یا اللہ یا ذا الجلال
یا اللہ یا ذا الاکرام یا اللہ یا معبود یا اللہ یا محمود یا اللہ
یا صانع یا اللہ یا معین یا اللہ یا مکون یا اللہ یا فعال یا
اللہ یا لطیف یا اللہ یا جلیل یا اللہ یا غفور یا اللہ یا شکور یا
اللہ یا نور یا اللہ یا حنان یا اللہ یا قدیر یا اللہ یا رباہ یا
اللہ یا رباہ یا اللہ یا رباہ یا اللہ یا رباہ یا اللہ یا رباہ یا اللہ
یا رباہ یا اللہ یا رباہ یا اللہ یا اللہ اسئلک ان تصلی
علی محمد وال محمد وتمن علی برضاک وتعفو عنی بحلمک
وتوسع علی من رزقک الحلال الطیب من حیث احتسب
ومن حیث لا احتسب فانی عبدک لیس لی احد سواک ولا احد
اسئلہ غیرک یا ارحم الراحمین ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم پھر سجدہ میں جاوے اور کہے یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا رب یا اللہ

یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ یَا رَبِّ یَا اللّٰہُ یَا مُنْزِلَ الْبَرَکَاتِ بِکَ تُنْزَلُ کُلُّ حَاجَۃٍ
اَسْئَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ فِیْ مَخْزُوْنِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ وَالْاَسْمَاءِ
الْمَشْهُوْرَاتِ عِنْدَکَ الْمَکْتُوْبَةِ عَلٰی سُرَادِقِ عَرْشِکَ اَنْ تُصَلِّیَ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَقْبَلَ مِنِّیْ شَهْرَ رَمَضَانَ وَتَکْتُبَنِیْ
فِی الْوَافِدِیْنَ اِلٰی بَیْتِکَ الْحَرَامِ وَتَصْفَحَ لِیْ عَنِ الذُّنُوْبِ الْعِظَامِ
وَتَسْتَخْرِجَ یَا رَبِّ کُنُوْزَکَ یَا رَحْمٰنُ اور سنت مؤکدہ ہے کہ بعد نماز
مغرب و عشا شب عید و بعد نماز صبح روز عید اور بعد نماز عید یہ تکبیریں کہے
اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا هَدٰنَا اور چاہیے کہ عید کے دن غسل کرے اس سبب سے
کہ یہ غسل سنت مؤکدہ ہے اور حضرت صادق ع سے وارد ہوا ہے کہ غسل چھت وغیرہ کے
نیچے کرے زیر آسمان نہ کرے اور غسل سے پہلے کہے اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَتَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ
وَاتِّبَاعَ سُنَّةِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ پھر بسم اللہ کہے اور غسل کرے جب غسل سے فارغ
ہو تو کہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ کَفَّارَةً لِذُنُوْبِیْ وَطَهِّرْ دِیْنِیْ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنِّی الدَّنَسَ

فـ سنت غسل عید الفطر

اور سنت ہے کہ روز عید پہلے نماز عید سے اول روز میں افطار کرے خرمے سے اور غسل روز عید
سنت مؤکدہ ہے اور بعضے واجب جانتے ہیں اور وقت نماز عید طلوع آفتاب سے زوال تک ہے
زکوٰۃ فطرہ - پس زکوٰۃ فطرہ واجب مؤکدہ ہے اور ترک اسکا ساتھ تحقیق شرائط
وجوب کے گناہ کبیرہ ہے اور شرط قبول روزہ ماہ مبارک کی ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق ع سے
منقول ہے کہ تکمیل روزہ رکھنے کی زکوٰۃ ہے یعنی فطرہ جیسا کہ درود پیغمبر ص اور آل پیغمبر پر
تکمیل نماز کی ہے جو کوئی روزہ رکھے اور فطرہ نہ دے روزہ اسکا مقبول نہیں جبکہ عمدًا
ترک کیا ہو اسی طرح سے جو درود کو تشہد نماز میں ترک کرے نماز اسکی مقبول نہیں
چنانچہ منقول ہے کہ کوئی مال دریا و صحرا میں تلف نہیں ہوتا مگر بہ سبب نہ دینے زکوٰۃ کے

فـ زکوٰۃ فطرہ

اور ایسے ہی فطرہ زکوٰۃ بدن ہے اور بدن کو پاک کرتا ہے بخل سے اور جنو بنا فتنوں سے
اور اسکو بلاؤں سے بچاتا ہے سال آئندہ تک چنانچہ بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہے کہ معتب اپنے وکیل خرچ سے فرمایا کہ جا اور فطرہ ہمارے سب عیال کا اور کنیزوں کا
دیکے اور ایک کو ان میں سے نہ چھوڑ کر فطرہ اسکا نہ دے اسواسطے کہ اگر ایک کا فطرہ تو نہ دیگا
تو ڈرتا ہوں میں کہ وہ سال میں مر جاوے اور جان تو کہ فطرہ نابالغ و دیوانہ و غلام پر
واجب نہیں ہے اور جو یہ لوگ کسی دوسرے کے عیال ہوں تو اسپر واجب ہے کہ انکا فطرہ
دیوے اور فطرہ غلام کا آقا پر ہے بنا بر مشہور کے مگر یہ کہ اس شب میں دوسرے کا عیال
ہوا ہو اور اشہر یا اقوی یہ ہے کہ وجوب فطرہ میں تونگری شرط ہے اور وہ موافق مشہور کے
یہ ہے کہ قوت سالیانہ اپنا اور اپنے عیال کا رکھتا ہو یا قادر ایسے کام پر ہو کہ وفا ہو بخرچ سالیانہ
اسکے اور اسکے عیال کے کرے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر شب عید میں اپنا اور اپنے
عیال کی قوت سے زائد بقدر فطرہ رکھتا ہو اسپر واجب ہے اور اظہر یہ ہے کہ امیر سے شرط
ہے اور جو فقیر ہو کہ سب عیال کا فطرہ نہ دے سکے تو ایک آدمی کا فطرہ کے لائق نکالکر
اپنے عیال میں ایک سے دوسرے کو پھیرا کرے اور وہ دوسرے شخص کو دیوے تو سب ثواب فطرہ پاوینگے
اور چاہیے کہ غیر اپنا اور اپنے عیال کا فطرہ نکالے بلکہ دوسرے کے عیال جو ہوں
شب عید الفطر میں اسواسطے کہ اگر دوسرے کا عیال ہوا ہے اسپر واجب ہے اور ایسے ہی دینا
چاہیے ہر شخص سے جو مہمان ہو چکا اسکے گھر میں ہو آخر روز ماہ رمضان میں قبل شام کے
اور افطار کرے اسکے ساتھ جو بعد شام کے داخل ہوا اور افطار نہ کرے یا کرے واجب نہیں ہے احتیاط
ہے اور جو پہلے شام سے داخل ہوا اور اسکے ساتھ افطار نہ کرے تو ظاہر یہ ہے کہ دونوں دیں
یا ایک ان دونوں میں سے با وجود دوسرے کے مستحق کو دیدے فطرہ کافی ہے انشاء اللہ اور جو کوئی
شخص عیال اسکا ہو مگر روٹی کپڑا اسکو دیتا ہو اور دوسرے کے گھر میں رہتا ہو تو فطرہ اسکا
معطل ہو نہیں اور ایسے ہی اگر شب عید میں قبل شام ہمسایوں کے ساتھ کھانا کھایا

معتب نام ہے

فقیر کو کچھ دیدے یا کوئی شخص رمضان میں مہمان ہوا اور شب عید میں دوسری جگہ افطار کرے یا بعد شام عید افطار کر کے اُسکے گھر میں آئے یا کچھ نہ کھایا ہو اور پچھلے شام کے آئے تو فطرہ اُسپر واجب نہیں اور احوط یہ ہے کہ صورت اخیرہ میں دونوں دیں یا یہ کہ مہمان اگر غنی ہو خود بھی دیدے تو بہتر ہے اور ماں باپ دادا دادی بیٹے پوتے جبکہ فقیر ہوں نفقہ انکا اسپر واجب ہے کہ اگر نفقہ اُنکا کھاتے ہیں فطرہ اسپر ہے اور جو دوسرے کے عیال ہوں اُس شخص دیگر پر ہے اور جو عیال دوسرے کے بھی ہوں مشہور احوط یہ ہے کہ وہ فطرہ انکا دیدے وقت نکالنے فطرہ کا اور وقت نکالنے فطرہ کا شام شب عید سے ظہر روز عید تک ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ عید کی شام تک ہے اور احوط یہ ہے کہ شب عید میں جدا کرے اور پہلے نماز عید سے دیدے اور جو صبح کو بھی نکالے تو خوب ہے اور جو پہلے نماز سے نکالے اور اُسی دن بعد نماز کے یا دوسرے دن تک بسبب حاضر نہونے مستحق کے یا دوسرے عذر سے تاخیر کرے قصور نہیں رکھتا اور جو ظہر عید تک نہ نکالے احوط یہ ہے کہ شام تک قصد ادا و قضا نہ کرے اور جو روز عید گذر جائے قصد قربت سے دے اور ارادہ خاص فطرہ کا نہ کرے یا یہ کہ قصد کرے کہ اسکو دیتا ہوں میں کہ اگر واسطے فطرہ مجھ پر واجب ہو تو فطرہ ہو ورنہ تصدق جنس فطرہ کا بیان۔ جنس فطرہ مشہور یہ ہے کہ جو کچھ قوت غالب اُسکا ہو دے سکتا ہے اور احوط یہ ہے کہ جو یا گیہوں یا خرما یا مویز یا کشمش دے اور بہتر یہ ہے کہ خرما دے پھر مویز ہے پھر جو کچھ قوت غالب ہو چنانچہ مردم شہر کہ قوت غالب اُنکا نان گندم ہے بہتر یہ ہے کہ گیہوں دیں اور مردم دیہات کہ غالبا جو کی روٹی کھاتے ہیں جو دیں غرضکہ جو چیز ہر روز کھاتا ہو اُسمیں سے فطرہ دے اور حدیث میں ہے کہ اگر ایک صاع خرما فطرہ میں دوں میں دوست تر رکھتا ہوں اس سے کہ ایک صاع سونا دوں میں صدقہ فطرہ ہر شخص کی طرف سے فطرہ بوزن ایک صاع دینا چاہیے موافق حساب مشہور کے اور ملک ہندوستان میں وزن صاع برابر دو سو اسی روپیہ انگریزی کے ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ جو فطرہ دینے کے

ف ۱ وقت نکالنے فطرہ کا ۱۲

ف ۲ جنس فطرہ ۱۲

ف ۳ مقدار فطرہ ۱۲

لائق ہیں کہ فطرہ دینا اُس محتاج کو چاہیے کہ قوت سالانہ اپنا اور اپنے عیال کا رکھتا ہو اور دوسرے
مسائل یہ کہ فطرہ دینے والا اور احوط یہ ہے کہ ظاہر میں فاسق نہ ہو صالح ہو اور احوط یہ ہے کہ زمانۂ غیبت امام میں
مجتہد جامع الشرائط عادل کو دیں کہ وہ مستحق کو پہونچائیں کیونکہ وہ مصارف کو بہتر جانتے ہیں
اور بعض علما اسکو واجب جانتے ہیں اور احوط یہ ہے کہ ایک شخص کو کمتر ایک صاع سے نہ دیں اور
ایک شخص کو چند آدمیوں کا فطرہ دے سکتے ہیں اور فطرہ واجب النفقہ کو نہیں دے سکتے اور
انکا لوگوں کو جو واجب النفقہ ہیں دینا بہتر ہے اور بعد اُنکے پریشان ہمسایوں کو اور بعد اُن لوگوں کو جو اہل علم
اور صالح تر و پریشان تر ہوں اور فطرہ غیر سید کا سید کو نہیں دے سکتے اور فطرہ سید کا سید اور
غیر سید دونوں کو دے سکتے ہیں اور اگر فطرہ نکالا ہو اور مستحق کو نہ دے سکے یہانتک کہ تلف ہو جائے اور
تلف ہو جائے تو ضامن ہوگا اسی طرح اگر مستحق ہو اور اسکو نہ دیا اور جانتا ہو تب بھی فطرہ کا
دوسرے شہر میں بھیجنا موقوف ہے کہ جب مستحق اپنے شہر میں موجود ہو بنا بر قول مشہور
کے بعض علما و شیخ صاحب وغیرہ کے الا افضل یا احوط تحقیق شہر کو دینا ہے اور اگر اپنے شہر میں مستحق
نہ ہونے کے دوسرے شہر میں بھیجیگا تو تلف ہو جائیگا تو ضامن ہوگا اور اگر دونوں کو دے تو
تلف ہو جائے تو ضامن نہ ہوگا بنا بر تصریح بعض علما کے لیکن اس صورت میں بھی دے سکتا ہے

نماز عید الفطر

نماز عید زمانۂ حضور امام میں واجب ہے اور زمانۂ غیبت میں اکثر علما
سنت جانتے ہیں اور جماعت سے پڑھنا سنت جانتے ہیں اور بعض تنہا بھی پڑھ سکتا ہے
ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کے نزدیک واجب ہے کہ جماعت سے پڑھیں اور مجتہد عادل کی جماعت
اور حاضر نہ ہو سکیں تو تنہا پڑھنا سنت ہے اور نماز عید دو رکعت ہے رکعت اول میں بعد الحمد سورۂ
والشمس ایک مرتبہ پھر اللہ اکبر کہکر قنوت پڑھے اسی طرح پانچ مرتبہ تکبیر کہکر بعد ہر تکبیر کے پانچ مرتبہ
قنوت پڑھے دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۃ الغاشیہ پڑھے اور چار تکبیریں کہے اور چار
مرتبہ قنوت کو پڑھے بعد ہر تکبیر کے سوا نماز عید کا ایک خاص قنوت ہے اگر اسکو نہ جانتا ہو تو
نماز واجب میں پڑھتا ہو وہی پڑھے اور جو کوئی سورۂ والشمس اور سورۂ غاشیہ کو نہ جانتا ہو

تو جو سورہ چاہے پڑھے اور قنوت مخصوص نماز عید کا یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَكَرَامَةً وَشَرَفًا وَمَزِيْدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ فِيْهِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَخْرَجْتَ مِنْهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ اور جب یہ نماز یعنی نماز عید پڑھے تو بیشمار دو خطبے بعد نماز عید کے پڑھے اور زیارت جناب امام حسینؑ کی اس روز سنت موکدہ ہے روایت میں ہے کہ جو کوئی روز عید زیارت جناب امام حسینؑ کرے برابر ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کے جو ساتھ پیغمبر مرسل اور امام کے کیے ہوں اور زیارت آنحضرت اعمال ماہ شعبان میں مذکور ہوئی ہے اور وہ دونوں خطبے یہ ہیں خطبہ پہلا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَوَكَّلَ لَا فَضْلٌ وَمَغْفِرَتُهُ عَدْلٌ يَسْتُرُ عَلٰى مَنْ لَوْ يَشَاءُ فَضَحَهُ وَيَجْزِيْ عَلٰى مَنْ لَوْ يَشَاءُ مَقَتَهُ سُبْحَانَ مَنْ بَنٰى اَفْعَالَهُ عَلَى التَّفَضُّلِ فَاَجْرٰى قُدْرَتَهُ عَلٰى نَجَاةٍ وَسُبْحَانَ مَنْ فَتَحَ لِعِبَادِهٖ بَابَ التَّوْبَةِ وَمِنَ الْاَوْبَةِ وَتَفَضَّلَ عَلَى الْعِبَادِ لِعَمَلِهِمْ بِالْجَزَاءِ بِالزِّيَادَةِ فَقَالَ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُكَفِّرَ

عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الانهار و
قال من جاء بالحسنة فله عشر امثالها الله اكبر الله اكبر
لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد والله اكبر على
ما هدانا وله الشكر على ما اولانا سبحان الله الذي هدانا
لدينه الذي اصطفاه وسبيله الذي ارتضاه وبصرنا ما نبتغي
به الزلفة لديه والوصول اليه وامرنا بصيام شهر رمضان الذي انزل
فيه القرآن وجعل فيه ليلة القدر التي هي خير من الف شهر فهو
شهر الله وسيد الشهور وغرتها وهو شهر التوبة وشهر المغفرة
وشهر البراءة نومنا فيه عبادة وانفاسنا فيه تسبيح
وعملنا فيه مقبول ودعاؤنا فيه مستجاب نحمده على
ما فضلنا بتفضيله دون الامم الماضية واهل القرون
الخالية فصمنا نهاره وقمنا ليله على التقصير وادينا فيه من
حقه قليلا من كثير حتى فارقنا عند تمام وقته وانقطاع
مدته فنحن مودعوه وداع من عز فراقه علينا واوحشنا انصرافه
عنا اللهم فارحمنا برحمتك واعصمنا بعافيتك واشدد بالعصمة
واغفر لنا وتب علينا فانك التواب الرحيم نحمدك اللهم كما
انت اهله ونستعينك ونستغفرك ونشهد ان لا اله الا انت
وحدك لا شريك لك ونشهد ان محمدا عبدك ورسولك
ارسلته الى الناس كافة بشيرا ونذيرا ونزلت عليه القرآن تبيانا
لكل شيء وايضاحا وتفصيلا ونشهد انه بلغ رسالاتك وجاهد
في الله حق جهاده وعبده حتى اتاه اليقين صلى الله عليه وآله

الْمُؤْمِنِينَ أَلَا إِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ عِيدًا وَجَعَلَكُمْ
لَهُ أَهْلًا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَكَبِّرُوهُ وَعَظِّمُوهُ وَسَبِّحُوهُ وَمَجِّدُوهُ
وَادْعُوهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاسْتَغْفِرُوهُ يَغْفِرْ لَكُمْ وَتَضَرَّعُوهُ وَابْتَهِلُوا
وَتُوبُوا وَأَنِيبُوا وَأَدُّوا فِطْرَتَكُمْ فَإِنَّهَا سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ وَفَرِيضَةٌ وَاجِبَةٌ
مِنْ رَبِّكُمْ فَلْيُخْرِجْهَا كُلُّ امْرِءٍ مِنْكُمْ عَنْ نَفْسِهِ وَعَنْ عِيَالِهِ كُلِّهِمْ
ذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ صَغِيرِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ صَاعًا مِمَّا غَلَبَ قُوتِكُمْ وَتَعَاوَنُوا عَلَى
الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَتَرَاحَمُوا وَتَعَاطَفُوا وَأَدُّوا فَرَائِضَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيمَا
أَمَرَكُمْ بِهِ مِنْ إِقَامِ الْمَكْتُوبَاتِ وَإِقَامَةِ الْجَمَاعَةِ وَالْجُمُعَاتِ وَ
أَدَاءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَحَجِّ بَيْتِ اللّٰهِ الْحَرَامِ وَالْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ
وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى فُقَرَاءِ الْمُؤْمِنِينَ سِيَّمَا ذَوِي الْأَرْحَامِ
مِنْكُمْ وَإِلَى نِسَائِكُمْ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ فِيمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ
مِنْ إِتْيَانِ الْفَوَاحِشِ وَشُرْبِ الْمُسْكِرَاتِ وَالْفُجُورِ وَتَرْكِ الْوَاجِبَاتِ
عَصَمَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ بِالتَّقْوَى وَجَعَلَ الْآخِرَةَ خَيْرًا لَنَا وَلَكُمْ مِنْ هٰذِهِ
الدُّنْيَا إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وَأَبْلَغَ الْمَوْعِظَةِ كَلَامُ اللّٰهِ أَعُوذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ
اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ الخطبة الثانية
اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنَا
زَنَادِقَةً مُضِلِّينَ وَلَا عَبَدَةً شَاكِّينَ مُرْتَابِينَ وَلَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ
نَبِيِّهِ مَحْجُوبِينَ نَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا إِلَيْهِ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
أَنْ هَدَانَا اللّٰهُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

هُوَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً وَأَنَّ
مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمُجْتَبَى وَأَنَّ عَلِيّاً وَلِيُّ اللَّهِ وَسَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ
وَأَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُومِينَ أَئِمَّتُنَا وَسَادَتُنَا وَقَادَتُنَا إِلَى الْجَنَّةِ بِهِمْ نَتَوَلَّى
وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ نَتَبَرَّأُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ
آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَاغْتِنَامِ
طَاعَتِهِ وَاعْمَلُوا الْعَمَلَ الصَّالِحَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الْفَانِيَةِ الْخَالِيَةِ
قَبْلَ أَنْ يَهْجُمَ عَلَيْكُمُ الْمَوْتُ الَّذِي لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفَرَّ إِنَّ اللَّهَ
وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ أَفْضَلَ
صَلَوَاتِكَ عَلَى أَنْبِيَائِكَ اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَائِدِ
الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَسَيِّدِ الْوَصِيِّينَ أَسَدِ اللَّهِ الْغَالِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ اللَّهُمَّ وَ
صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ
مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اللَّهُمَّ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ الْخَلَفِ
الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِي بِبَقَائِهِ بَقِيَتِ الدُّنْيَا
وَبِيُمْنِهِ رُزِقَ الْوَرَى وَبِوُجُودِهِ ثَبَتَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهِ
يَمْلَأُ اللَّهُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً اللَّهُمَّ
اكْشِفْ هَذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا
ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَنَرَاهُ قَرِيباً اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْهَدُ أَنَّ
هَؤُلَاءِ أَئِمَّتُنَا الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ الْمَعْصُومُونَ الْمَأْمُونُونَ

مِمَّنْ يَسْلُكُوْنَ مَسَالِكَهُمْ وَيَجْرُوْنَ فِيْ مُتَابَعَتِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ
ارْزُقْنَا تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ
الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا
بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ
بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ وَالسَّرِقَةِ
وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ اَسْمَاعَنَا
عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَالنَّصِيْحَةِ وَ
عَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ بِالْاِتِّبَاعِ
وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَاءِ وَالرَّاحَةِ وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ
بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَعَلٰى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ وَعَلَى الشَّبَابِ
بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْاَغْنِيَاءِ
بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُزَاةِ
بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْاُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ وَعَلَى الْاُمَرَاءِ
بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ
وَالزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَا اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

فصل ۱۰۹ - اعمال ماہ ذیقعدہ

واضح ہو کہ بارھویں یا تیرھویں ماہ ذیقعدہ کو روز ولادت جناب امام رضا
ہے۔ اس تاریخ زیارت آن حضرت کی پڑھیں اور وہ یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
غَرِيْبَ الْغُرَبَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِيْنَ الضُّعَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

یا شمس الشموس السلام علیک یا انیس النفوس السلام علیک ایها المدفون بارض طوس السلام علیک یا غوث الشیعة و الزوار فی یوم الجزاء السلام علیک یا سلطان العرب والعجم السلام علیک یا ابا الحسن یا علی بن موسی الرضا و رحمة الله وبرکاته ۔ اس زیارت کا ہر روز پڑھنا بھی باعث ثواب عظیم ہے حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ پچیسویں شب ذیقعدہ کو حق تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نظر رحمت دیکھتا ہے پس جو شخص کہ اس شب کو عبادت میں بسر کرے حق تعالیٰ اس شخص کو ثواب سو عابدوں کا عطا فرمائیگا اور پچیسویں تاریخ اسی مہینے کی عید دحو الارض ہے یعنی حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اس تاریخ میں زمین کو خانہ کعبہ کے نیچے سے تمام عالم میں بچھایا ہے ہر مومن کو چاہیے کہ اس تاریخ کو روزہ حق تعالیٰ کی شکر نعمت کا رکھے اور پچیسویں شب کو نماز دو رکعت بوقت چاشت بجا لاوے اس طرح سے کہ بعد سورہ حمد کے پانچ مرتبہ سورہ والشمس پڑھے اور بعد سلام کے پہلے ایک مرتبہ کہے لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اور بعد اسکے یہ دعا پڑھے یا مقیل العثرات اقلنی عثرتی یا مجیب الدعوات اجب دعوتی یا سامع الدعوات اسمع صوتی وارحمنی وتجاوز عن سیئاتی یا ذا الجلال والاکرام

فصل ۱۱۰ ۔ اعمال ماہ ذی الحجہ

بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم سے حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی روز اول ذی الحجہ کو روزہ رکھے حق تعالیٰ اسکے لیے ثواب اسی ماہ کے روزوں کا لکھے اور آٹھویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کو کہ یوم ترویہ کہتے ہیں روزہ رکھے تو وہ روزہ کفارہ ایک سال کے گناہوں کا ہو اور نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہ یوم عرفہ کہتے ہیں روزہ رکھے تو وہ کفارہ نوے سال کے

گناہوں کا ہوا اور جو کوئی شب عرفہ کو زیارت قبر حضرت امام حسینؑ کی کرے تو بیچ شرور سے اُس سال
امن ہو اور دیگر فضائل زیارت کے اعمال شعبان میں تحریر ہوچکے ہیں اور جو کوئی روز عرفہ
کو زیارت حضرت امام حسینؑ کرے خدائے تعالیٰ واسطے اُسکے ثواب ہزار ہزار حج کہ جو ساتھ حضرت
امام مہدیؑ آخر الزمان کے کیے ہوں اور ہزار ہزار عمرہ کہ جو ساتھ پیغمبرؐ کے کیے ہوں لکھے اور ہزار ہزار بندہ
آزاد کرنے کا ثواب پاوے اور ثواب ہزار ہزار گھوڑوں کا جو واسطے جہاد کے راہ خدا میں بھیجے ہوں
ثبت فرماوے اور بروایت دیگر مثل ہزار جہاد کے ہو کہ ساتھ پیغمبر مرسل اور امام معصومؑ کے
کیے ہوں اور انحضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی ذی الحجہ کی پہلی تا پانچ روزہ رکھے
حق تعالیٰ تمام عمر کے روزوں کے برابر ثواب اُسکے لیے لکھے اور شیخ مفید اور سید ابن طاؤس
علیہ الرحمۃ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ جانب خدا سے یہ
پانچ دعائیں حضرت عیسیٰؑ کے پاس ہدیہ لائے اور کہا کہ یا عیسیٰ یہ پانچ دعائیں دہہ اول ذی الحجہ
میں پڑھو بدرستیکہ کوئی عبادت خدائے تعالیٰ کے نزدیک اس دہہ سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ اس
دہہ میں عبادت کریں اول دعا یہ ہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ دوسری دعا یہ ہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً
وَلَا وَلَدًا تیسری دعا یہ ہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ
چوتھی دعا یہ ہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پانچویں یہ دعا ہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ
اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى أَشْهَدُ لِلّٰهِ بِمَا دَعَا وَأَنَّهُ بَرِيءٌ

مِمَّنْ تَبَرَّءَ وَاَنَّ لِلّٰهِ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی پھر حواریوں نے عرض کیا کہ یا روح اللہ کیا ثواب ہے اُس شخص کے واسطے جو یہ کلمات کہے فرمایا کہ جو کوئی دعاے اول کو سو بار کہے کسی شخص کا عمل اہل زمین میں اُسکے عمل سے اُس دن بہتر نہ ہوگا اور قیامت میں حسنات اُسکے سب سے زیادہ ہوں اور جو کوئی سو بار دعاے دوم کو پڑھے ایسا ہو کہ بارہ ہزار مرتبہ توریت اور انجیل کو پڑھا ہو اور اُسکا ثواب عنایت کیا جاے حواریوں نے کہا کہ ای روح اللہ توریت و انجیل کے پڑھنے کا ثواب کیا ہے فرمایا کہ طاقت اٹھانے کی ایک حرف توریت و انجیل کی ملائکہ ہفت آسمان نہیں رکھتے جبرئیل نے کہا کہ عجب ہے میں مبعوث ہوا ہوں اور اسرافیل اسواسطے کہ اسرافیل اول بندہ ہے جسنے کہا کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور جو کوئی سو مرتبہ تیسری دعا کو پڑھے حق تعالی اس دعا کے سبب سے دس ہزار حسنات اُسکے واسطے لکھے اور دس ہزار سیئات محو کرے اور دس ہزار درجات بلند کرے اور ستر ہزار فرشتے ہاتھ اٹھاے ہوے آسمان سے نازل ہوں کہ ان کلمات کے اس عدد سے پڑھنے والے پر صلوات بھیجتے ہوں پس عیسیٰؑ نے فرمایا کہ ای جبرئیلؑ آیا ملائکہ صلوات بھیجتے ہیں غیر انبیا پر بھی جبرئیلؑ نے کہا کہ جو کوئی انبیا پر ایمان لاے اور اُنکی شریعت کا تغیر نہ کرے حق تعالی اُسکو ثواب انبیا عنایت کرتا ہے اور جو کوئی چوتھی دعا کو پڑھے سو بار تو ملائکہ اُس دعا کا استقبال کرتے ہیں اور حضور جناب باری میں پہنچاتے ہیں پس اللہ تعالی پڑھنے والے پر نظر رحمت کرتا ہے اور جسپر نظر رحمت کرتا ہے وہ کبھی شقی و بدبخت نہیں ہوتا عیسیٰؑ نے کہا کہ ای جبرئیل ثواب پانچویں دعا کا کیا ہے کہا کہ یہ میری دعا ہے اور حق تعالی نے مجکو اجازت نہیں دی کہ اسکا ثواب بیان کروں اور شیخ ابن بابویہ اور سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے حضرت امیرؑ سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ہر روز دس روز اول ماہ ذی الحجہ میں یہ تہلیل دس بار پڑھے حق تعالی بدلے ہر تہلیل کے اُسکو ایک درجہ مروارید و یاقوت کا بہشت میں عطا کرے اور درمیان ہر درجہ کے دوسرے درجہ تک سو برس کی راہ دوڑنے گھوڑے کے

سوار اسپ کی ہو اور ہر درجہ مین ایک شہر ہو اور ہر شہر مین ایک قصر ہو ایک جوہر سے کہ
اُسمین جوڑ نہو اور ہر شہر مین طرح طرح کے جواہر اور بالاخانے اور گھر اور فرش اور کرسیان
اور تخت اور حورین اور نہالیان اور تکیے اور خدمتگار اور درخت اور نہرین اور زیور اور حلّے
ہون کہ وصف کرنے والے ان اشیا کے وصف پر قادر نہو اور جب قبر سے باہر آئے ہووے بدن
سے ایک نور ساطع ہو اور بشارت کرین اُسکی طرف ستر ہزار ملک اُسکے آگے اور پیچھے اور داہنے
اور بائین طرف چلین جبتک کہ اُسکو در بہشت تک پہونچائین جب داخل بہشت ہووے تو ملائکہ
اُسکے پیچھے پیچھے چلین تا آنکہ ایک شہر مین پہونچین کہ بیرون اُسکا یاقوت سرخ سے ہو اور اندرون
زمرد سبز سے اور اُس شہر مین وہ سب نعمتین ہون جو خدا نے بہشت مین پیدا کی ہین پھر اُس سے
کہین کہ ای دوست خدا تو جانتا ہے کہ یہ کون شہر ہے وہ کہیگا مین نہین جانتا تم کون ہو فرشتے
کہینگے تہلیلات جو دنیا مین پڑھتا تھا اُسکے ثوابون مین سے یہ شہر اور جو کچھ اسمین ہے ایک
ثواب ہے بشارت ہو تجھکو اُن ثوابون کی جو اس سے بہتر ہین اور ہمیشہ تو جوار رحمت الٰہی مین
رہیگا دار السلام مین کہ کوئی بلا و غم و امر مکروہ وہان نہین ہے اور نعمتین اور رحمتین
خدا کی کبھی تجھ سے منقطع نہونگی اور تہلیلات مبارکات یہ ہین لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ
اللَّيَالِي وَالدُّهُورِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ أَمْوَاجِ الْبُحُورِ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَرَحْمَتُهُ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الشَّوْكِ
وَالشَّجَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الشَّعْرِ وَالْوَبَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الْحَجَرِ
وَالْمَدَرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ لَمْحِ الْعُيُونِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي اللَّيْلِ إِذَا
عَسْعَسَ وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَدَدَ الرِّيَاحِ فِي الْبَرَارِي
وَالصُّخُورِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنَ الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ اور حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ جو کوئی روز عرفہ قبل متوجہ ہونے کے دعا مین دو رکعت نماز بجالائے زیر
آسمان اور اعتراف کرے اپنے گناہون کا اور اقرار کرے اپنی خطاؤن کا پس وہ اہل عرفات

کے ثواب میں شریک ہوا اور گناہ گذشتہ اور آئندہ اسکے بخشے جائیں اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہے کہ جب چاہے مشغول دعا ہو پھر اول سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
اور سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سو مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ
اَحَدٌ اور سو مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھے اور روایت دیگر میں فرمایا کہ سو مرتبہ آیۃ الکرسی
پڑھے اور سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے پھر مشغول دعا ہو اور بہتر ہیں ادعیہ و دعائے صحیفۂ کاملہ ہے اسکو
خضوع اور خشوع سے پڑھے کہ مشتمل ہے تمام مطالب دنیا اور آخرت پر اور حضرت رسول خدا صلعم
سے منقول ہے کہ عمل خیر و عبادت کسی ایام میں محبوب تر نہیں ہے دس دن اول ذی الحجہ
سے جب یہ ماہ داخل ہوتا تھا صلحائے صحابہ و تابعین اہتمام عظیم عبادت میں کرتے تھے
اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ میرے والد ماجد حضرت امام محمد باقرؑ نے مجھ سے
کہا کہ اے فرزند گرامی ہر شب دس دن اول ذی الحجہ میں دو رکعت بجا لاؤ درمیان مغرب و عشا کے
اور ہر رکعت میں بعد الحمد ایک بار سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور یہ آیہ پڑھو
وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖٓ
اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ
وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ جب ایسا کرے تو حاجیوں کے ساتھ ثواب حج میں
شریک ہوگا تو ہر چند حج کو نہ جاسکے اور جو کوئی شب عید الضحیٰ میں زیارت حضرت امام حسینؑ
کرے گناہان گذشتہ و آئندہ اسکے بخشے جائیں اور یہ بھی وارد ہے کہ روز عید زیارت کرنا مثل
سو حج اور سو عمرہ کے ہے اور دسواں دن اس ماہ کا عید قربان ہے مومنین کو
چاہیے کہ قبل طلوع آفتاب غسل کریں اور لباس عمدہ پہنیں اور نماز مثل نماز عید الفطر
کے بجا لائیں اور امام کو چاہیے کہ بعد نماز دو خطبہ بلیغ و فصیح پڑھے اور زیارت حضرت امام حسینؑ
بھی بعد نماز عید الضحیٰ بجا لاوے اور وہ دونوں خطبے یہ ہیں خطبۂ اوّل عید الضحیٰ

بسم الله الرحمن الرحيم الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله
اكبر على ما هدانا الله اكبر على ما رزقنا من بهيمة الانعام
والحمد لله على ما ابلانا سبحان الله الذي ابتلى لنا بانواع
البلاء بايثال ليبطل الجزاء وليحسن العطايا بعث الرسل
ونصب هداة خير السبل ضعيفة الحالات قوية في عزائم
البينات ولو شاء لجعلهم اولي قوة شديدة فملكت الاعناق
لهم خاضعين وخفضت اجنحة المتكبرين الله اكبر الله اكبر
ولله الحمد الله اكبر على ما جعل عظمة الاختبار في البلاء سببا
لمزيد المثوبة والجزاء فبشر الخلائق باجمعهم باحجار ومدر لا
لا تضر ولا تنفع ولا تبصر ولا تسمع ابتلاء عليهم وامتحانا شديدا
ولو اراد الله سبحانه ان يضع بيته الحرام والمشاعر العظام بين
جنات وانهار وسهل وقرار لكان قد صغر قدر الجزاء
على حسب ضعف البلاء الحمد لله الذي وضع البيت ببكة
بيتا مباركا فهدى للعالمين وجعله مثابة للناس كافة وامنا
للعاكفين والبادين اعلموا عباد الله ان في مثل هذا اليوم
العظيم ابتلى الله ابراهيم الخليل بذبح ولده اسمعيل فرأى
الخليل عليه السلام في المنام وهو بين الركن والمقام انه لولده
ذابح ولدمه سافح فانتبه من رقدته مرهوبا ومن منامه
مرعوبا وقال لابنه يا خير البنين ويا سلالة النبيين اني ارى
في المنام مبينا اني اذبحك قربانا فانظر ماذا ترى يا سيد الورى
فقال يا ابت افعل ما تؤمر ستجدني ان شاء الله من الصابرين فاذا

فَرَيْتَ مِنِّي الْأَوْدَاجَ وَفَارَ لَكَ الدَّمُ الثَّجَّاجُ فَضُمَّ ثَوْبَكَ عَنْ
دَمِي لِئَلَّا تَرَاهُ الشَّفِيقَةُ أُمِّي وَاقْرَأْ عَلَيْهَا سَلَامِي مُنْبِئًا وَارْدُدْ عَلَيْهَا
قَمِيصِي مُسَلِّيًا وَقُلْ لَهَا إِنَّ ابْنَكِ نَقَلَهُ مَوْلَاهُ الْكَرِيمُ إِلَى
دَارِ الْخُلْدِ وَالنَّعِيمِ فَلَمَّا انْتَهَتْ مَقَالَتُهُ وَانْتَهَتْ وَصِيَّتُهُ
شَدَّهُ الْخَلِيلُ شَدًّا وَثِيقًا وَأَضْجَعَهُ إِضْجَاعًا رَفِيقًا فَأَقْبَلَتِ
الطَّيْرُ عَلَيْهِ عَاكِفَةً وَأَصْبَحَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ رَاجِفَةً وَ
الْمَلَائِكَةُ مُتَضَرِّعَةً وَالْوُحُوشُ مُتَسَرِّعَةً وَالسَّمَاءُ مِنْ
فَوْقِهِمْ تَضِجُّ وَالْأَرْضُ مِنْ تَحْتِهِمْ تَعِجُّ رَحْمَةً لِلطِّفْلِ
الصَّغِيرِ وَتَعَجُّبًا مِنْ صَبْرِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ فَلَمَّا قَدْ رَأَى اللهُ صِدْقَ
نِيَّتِهِ وَإِخْلَاصَ طَوِيَّتِهِ وَقُوَّةَ صَبْرِهِ عِنْدَ بَلِيَّتِهِ نَادَى
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا
إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ
وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ فَنَهَضَ عِنْدَ ذَلِكَ الْخَلِيلُ بِالْمُدْيَةِ
إِلَى مَا أَتَاهُ بِهِ جَبْرَئِيلُ مِنَ الْفِدْيَةِ فَذَبَحَهَا قُرْبَانًا وَجَهَرَ
عَلَيْهَا بِاسْمِ رَبِّنَا فَأَجْرَاهَا اللهُ فِي عَقِبِهِ سُنَّةً أَكْمَلَ بِهَا
عَلَيْكُمُ الْمِنَّةَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ اللهُ
أَكْبَرُ عَلَى مَا هَدَانَا وَلَهُ الشُّكْرُ عَلَى مَا أَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
تَفَضَّلَ عَلَيْنَا بِالْأَنْعَامِ وَصَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ابْنِ الذَّبِيحَيْنِ
الْمَبْعُوثِ عَلَى كَافَّةِ الْأَنَامِ وَعَلَى آلِهِ الْكِرَامِ مَا دَامَ مَعْهُودُ الْعِيدِ
وَحَجُّ بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ أَلَا إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ يَوْمٌ قَدْ جَرَتْ
السُّنَّةُ بِإِرَاقَةِ دَمٍ مَسَائِلُ تَكُونُ ثَمَانِيَةً أَثْمَانُهَا كَامِلَةٌ

فِي أَرْكَانِهَا فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ
كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ وَ
أَبْلَغَ الْكَلَامِ كَلَامُ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ٥ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ٥ الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْنَا زَنَادِقَةً
مُضِلِّينَ وَلَا مُبْتَدِعِينَ عَمَّا سَالِكِينَ مُرْتَابِينَ وَلَا عَنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ
مُنْحَرِفِينَ مُحَمَّدٍ عَلَىٰ مَا هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ
هَدَانَا اللهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا هُوَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا
وَلَدًا وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الْمُحَمَّدُ وَأَنَّ عَلِيًّا
وَلِيُّ اللهِ وَسَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَأَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الْمَعْصُومِينَ أَئِمَّتُنَا
وَسَادَتُنَا وَقَادَتُنَا إِلَى الْجَنَّةِ بِهِمْ نَتَوَلَّىٰ وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ
نَتَبَرَّأُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ آمِينَ
رَبَّ الْعَالَمِينَ أُوصِيكُمْ عِبَادَ اللهِ بِتَقْوَى اللهِ وَاغْتِنَامِ طَاعَتِهِ
وَإِعْدَادِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ الْفَانِيَةِ الْخَالِيَةِ قَبْلَ
أَنْ يَهْجُمَ عَلَيْكُمُ الْمَوْتُ الَّذِي لَا مَهْرَبَ مِنْهُ وَلَا مَفَرَّ إِنَّ
اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُولِكَ وَحَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلَىٰ
أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَىٰ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيِّدِ

الْوَصِيِّيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ عَلِيِّ ابْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
اِمَامَيِ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ عَلٰى عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيٍّ
وَجَعْفَرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِيِّ ابْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ
ابْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ وَوَالِ مَنْ وَالَاهُمْ
وَعَادِ مَنْ عَادَاهُمْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْحُجَّةِ الْخَلَفِ
الْقَائِمِ بِالْحَقِّ الْمُنْتَظَرِ الْمَهْدِيِّ الَّذِيْ بِبَقَائِهٖ بَقِيَتِ الدُّنْيَا
وَبِيُمْنِهٖ رُزِقَ الْوَرٰى وَبِوُجُوْدِهٖ ثَبَتَتِ الْاَرْضُ وَالسَّمَاءُ وَبِهٖ
يَمْلَاُ اللّٰهُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا
اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ هٰذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِحُضُوْرِهٖ وَ
عَجِّلْ لَنَا اللّٰهُمَّ ظُهُوْرَهٗ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا وَنَرَاهُ قَرِيْبًا
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَشْهَدُ اَنَّ هٰؤُلَاءِ
اَئِمَّتُنَا الرَّاشِدُوْنَ وَالْمَهْدِيُّوْنَ الْمَعْصُوْمُوْنَ الْمُكَرَّمُوْنَ
مَنْ وَالَاهُمْ فَقَدْ وَالَى اللّٰهَ وَمَنْ عَادَاهُمْ فَقَدْ عَادَى
اللّٰهَ وَنَحْنُ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ اِلٰى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْزُقْنَا
تَوْفِيْقَ الطَّاعَةِ وَبُعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَصِدْقَ النِّيَّةِ وَعِرْفَانَ
الْحُرْمَةِ وَاَكْرِمْنَا بِالْهُدٰى وَالْاِسْتِقَامَةِ وَسَدِّدْ اَلْسِنَتَنَا
بِالصَّوَابِ وَالْحِكْمَةِ وَامْلَاْ قُلُوْبَنَا بِالْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ وَطَهِّرْ
بُطُوْنَنَا مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبْهَةِ وَاكْفُفْ اَيْدِيَنَا عَنِ الظُّلْمِ

وَالسَّرِقَةِ وَاغْضُضْ اَبْصَارَنَا عَنِ الْفُجُوْرِ وَالْخِيَانَةِ وَاسْدُدْ
اَسْمَاعَنَا عَنِ اللَّغْوِ وَالْغِيْبَةِ وَتَفَضَّلْ عَلٰى عُلَمَائِنَا بِالزُّهْدِ وَ
النَّصِيْحَةِ وَعَلَى الْمُتَعَلِّمِيْنَ بِالْجُهْدِ وَالرَّغْبَةِ وَعَلَى الْمُسْتَمِعِيْنَ
بِالْاِتِّبَاعِ وَالْمَوْعِظَةِ وَعَلٰى مَرْضَى الْمُسْلِمِيْنَ بِالشِّفَاءِ وَالْعَافِيَةِ
وَعَلٰى مَوْتَاهُمْ بِالرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَعَلٰى مَشَايِخِنَا بِالْوَقَارِ
وَالسَّكِيْنَةِ وَعَلَى الشَّبَابِ بِالْاِنَابَةِ وَالتَّوْبَةِ وَعَلَى النِّسَاءِ بِالْحَيَاءِ
وَالْعِفَّةِ وَعَلَى الْاَغْنِيَاءِ بِالتَّوَاضُعِ وَالسَّعَةِ وَعَلَى الْفُقَرَاءِ
بِالصَّبْرِ وَالْقَنَاعَةِ وَعَلَى الْغُرَبَاءِ بِالْاَمْنِ وَالسَّلَامَةِ وَعَلَى
الْغُزَاةِ بِالنَّصْرِ وَالْغَلَبَةِ وَعَلَى الْاُسَرَاءِ بِالْخَلَاصِ وَالرَّاحَةِ
وَعَلَى الْاُمَرَاءِ بِالْعَدْلِ وَالشَّفَقَةِ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ بِالْاِنْصَافِ
وَحُسْنِ السِّيْرَةِ وَعَلَى التُّجَّارِ بِالْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَبَارِكْ لِلْحُجَّاجِ وَ
الزُّوَّارِ فِي الزَّادِ وَالنَّفَقَةِ وَاقْضِ مَا اَوْجَبْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ
الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

فصل ۱۱۱ — احکام قربانی روز عید الضحیٰ

اور اس عید میں سنت ہے کہ افطار بعد نماز کے گوشت قربانی سے ہو اور اس عید کے احکام میں سے قربانی ہے اور وہ سنت مؤکدہ ہے کہ بعد نماز عید کے کرے اور بعض علما نے واجب جانا ہے اگر قدرت اسپر رکھتا ہو اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اضحیہ واجب ہے ہر مسلمان پر اور فرمایا کہ اپنے واسطے ضرور کر اور عیال کے لیے چاہے کر اور چاہے نہ کر اور ام سلمہؓ سے منقول ہے کہ میں نے آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ عید الضحیٰ آگئی اور میں قیمت اضحیہ نہیں رکھتی آیا قرض لوں اور قربانی کروں فرمایا قرض کر کہ خدا ادا کریگا اور یہ بہتر ہے کہ عید کے روز قربانی

کرے اور گیارھوین اور بارھوین تاریخ کو بھی کر سکتا ہے اور جو منی مین ہو تو تیرھوین کو بھی
کر سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دس دن اول ماہ ذی الحجہ مین تحریا ہو اور مکروہ ہے قربانی
کرنا اُس حیوان کی جو گھر مین پالا ہو اور چاہیے کہ اونٹ یا گاے یا گوسفند یا بکرا ہو دیگر
حیوانات کو قربانی نہین کر سکتا اور جو اونٹ ہو تو پورے پانچ برس کا ہو یا زیادہ اور
جو گاے یا بز یعنی بکرا ہو تو پورے سال بھر کا ہو اور دوسرے سال مین داخل ہوا ہو
اور جو پورے دو برس کا ہو تو بہتر ہے اور جو گوسفند ہو تو چھ مہینے کا کافی ہے جو پورے سات
ماہ کا ہو تو بہتر ہے اور چاہیے کہ کوئی نقص اُسکے اعضا مین نہو اور کانا اور اندھا نہو اور
لنگڑا اور کان کٹا نہو اور جو کان پھٹ گیا ہو اور چیدا نہوا ہو تو کوئی مضائقہ نہین اور کان
پھٹا بھی نہو تو بہتر ہے اور چاہیے کہ سینگ ٹوٹا نہو تو بہتر ہے اور بہتر یہ ہے کہ بیمار اور بہت بوڑھا
نہو سنت ہے کہ موٹا ہو اور چاہیے کہ بہت دبلا نہو کہ چربی اُسکے گردے پر نہو اور چاہیے
کہ خصی نہو وہ مکروہ ہے اگر خصیتون کو اُسکے ملا ہو اور جو بغیر خصی جانے ہوے سمجھے تو خصی کو
قربانی کر سکتا ہے اور سنت ہے کہ اگر قربانی اونٹ یا گاے کی ہو تو مادہ ہو اور بھیڑ
یا بکری ہو تو نر ہو اور سنت ہے کہ خود قربانی کرے ورنہ نائب مقرر کرے اور طریق قربانی
کرنے کا یہ ہے کہ اونٹ ہو تو نحر کرے یعنی حربہ مانند چھری یا نیزہ کے گردن کے نیچے کے
گڑھے مین داخل کردے اور اگر نحر کی جگہ ذبح کرے تو حرام ہو جاتا ہے اور واجب ہے
کہ رو بقبلہ رکھے اُسکو اور نام خدا کا لے اور سنت ہے کہ اُسکو کھڑا رکھے رو بقبلہ
اور اُسکے دونون ہاتھون کو زانو تک ایک رسی یا تسمہ سے ایک دوسرے پر
لپیٹے اور وہ شخص جو نحر کرتا ہے شتر کی سیدھی جانب کھڑا ہو اور حربہ کو اُسکے نحر کی جگہ مین
داخل کردے اور جو گاے اور بکری یا بھیڑ ہو تو چاہیے کہ چار رگین گردن کی کاٹے یعنی
حلقوم اور دو بڑی رگین کہ دونون جانب حلقوم کے ہین اور وہ رگ جو حلقوم کے
نیچے ہے کہ پانی چارہ اُس رگ سے جوف مین جاتا ہے اگر انکو نہ کاٹے حرام ہو جائیگی اور سنت ہے کہ

وقت نحر یا ذبح کے یہ دعا پڑھے چنانچہ بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب قربانی کو
نحر یا ذبح کرے تو منہ اسکا قبلہ کی طرف کرا اور کہہ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ
وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي
وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ
وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پس
نحر یا ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي اور جو شخص قربانی کرنیوالا
ہو وہ خود اسکا ذبح نہ کرے اور دوسرے شخص کو واسطے ذبح کرنے کے اپنا نائب مقرر کرے
پس نائب کو مناسب ہے کہ بجائے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّي کے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ اس
جگہ پر نام اس شخص کا لیوے کہ جسکی طرف سے نائب مقرر ہوا ہے خواہ وہ قربانی کرنیوالا عورت ہو یا مرد
اگر کئی شخص اس قربانی میں شریک ہوں تو نائب کو چاہیے کہ سب کا نام لے اور فرمایا کہ جب تک
ٹھنڈا نہ ہوے سر اسکا جدا نہ کرو اور جب پوست اکھیڑو سنت ہے کہ ایک حصہ وہ خود اور اسکے
اہل خانہ کھائیں اور بہتر یہ ہے کہ خود اس سے افطار کرے اور ایک حصہ ہمسایوں کو ہدیہ بھیجے
اور جو پریشان ہوں بہتر ہے اور ایک حصہ فقرا اور سائلوں کو دے اور اگر اکثر کو تصدق کرے
تو شاید بہتر ہو اور سنت ہے کہ پوست اور کلا اور سب اجزائے حلال کو تصدق کرے اور صرف
نہ کرے اور قصاب کو نہ دے مگر یہ کہ قصاب پریشان ہو اور تصدق اسکو دے اور حدیث
صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ہو سکتا ہے پوست کو دباغت کریں اور اسپر نماز پڑھیں اور بچھائیں اور
جو گوسفند نہ ملے تو سنت ہے کہ اوسط قیمت اسکی تصدق کریں اور جو ایک حیوان اپنے
واسطے اور اپنے عیال کے لیے قربانی کرے بہتر ہے اور جو عیال کی گنتی کے موافق قربانی کرے
ثواب اسکا بہت ہوگا اور اپنے والدین یا دیگر اولاد اور یگانوں مردوں کے واسطے قربانی کرنا بہتر ہے
اور جو واسطے جناب رسول خدا صلعم و ائمہ علیہم السلام کے قربانی کرے ظاہرا خوب ہے اور منقول ہے کہ حضرت
رسول صلعم دو گوسفند قربانی کرتے تھے ایک میں فرماتے تھے کہ خداوندا یہ میری جانب سے ہے

ایک

اور دوسری اسکی جانب سے جسنے میری امت مین سے قربانی نہ کی ہو اور حضرت امیر ہر سال
ایک گوسفند دول قربانی کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک پیغمبر کی طرف سے ہے اور دوسرا
گوسفند اپنی طرف سے قربانی کرتے تھے اور جو کوئی جماعت قادر نہ ہو کہ قربانی جدا جدا کرین جائز ہے
کہ ایک سب مین شریک ہوں سات نفر یا ستر نفر تک

فصل ۱۱۲ — عید غدیر

روز عید غدیر اٹھارہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ ہے اور اس دن روزہ رکھنا چاہیے واسطے
شکر حق تعالیٰ کے وہ ایسا دن ہے کہ خدا نے اس دن کامل کیا دین کو بسبب اسکے کہ حضرت
رسول صلعم نے حضرت امیر کو خلافت پر قائم کیا اور فضیلت اور وصی ہونا انکا ظاہر کیا
لوگون پر اور یہ وہ دن ہے کہ خدا نے دشمن محمد و آل محمد و شیعیان آل محمد پر کیا اور یہ وہ
دن ہے کہ خدا زیادہ کرتا ہے مال اس شخص کا جو عبادت کرے خدا کی اس دن مین اور توسیع دے
روزی کو عیال اپنے پر اور اپنے برادران مومنین پر اور اسکو آزاد کرتا ہے آتش جہنم سے اور وہ
ایسا دن ہے کہ دعائین اسمین قبول ہوتی ہین اور وہ دن موقف تبریک کا ہے اور وہ دن تہنیت
کہنے کا ہے اور وہ دن بخشے جانے گناہ شیعیان حضرت امیر کا ہے اور وہ دن قبول اعمال کا ہے اور وہ دن
عبادت کا ہے اور وہ دن افطار کروانے روزہ داروں کا ہے جو کوئی کسی روزہ دار کا اس روز
افطار کروا دے گا ایسا ہے کہ دس فئام کو کھانا کھلایا ہو اور ہر فئام سو ہزار آدمیوں کا ہے اور
جتنی فضیلتیں ہین روزہ رکھنے کی [illegible] کوئی کی اور روزہ افطار کروانے کی [illegible]
ہوئی ہین [illegible] روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صالحین کو سال قحط میں اور ایک درہم کہ اسدن میں تصدق کرے برابر ہے لاکھ درہم کے کہ اور دنون
مین تصدق کرے اور یہ دن تبسم کا ہے روے مومنین پس جو کوئی شکر اسکے برادر مومن کے
منہ پر روز غدیر میں حق تعالی نظر رحمت کرے قیامت میں اسکی طرف اور لاکھ ہزار حاجتین
اسکی اور بنائے اسکے واسطے بہشت میں ایک قصر مروارید سفید کا اور منہ اسکا نورانی کرے
اور یہ دن زینت کا ہے پس جو کوئی زینت کرے واسطے روز غدیر کے حق تعالی بخشے اسکے ہر گناہ
کبیرہ و صغیرہ کو اور بھیجے حق تعالی اسکی طرف کئی فرشتے کہ لکھیں اسکے واسطے حسنات اور
بلند کریں اسکے واسطے درجات سال آئندہ تک مثل اس دن کے پس اگر مر جاوے شہید
مرا ہو اور ثواب شہدا رکھتا ہو اور زندہ رہے سعادتمندانہ زندگی کرے اور جو کوئی کھلاوے
اس دن کسی مومن کو ایسا ہو کہ کھلاتا ہو یا سب انبیا و صدیقین کو اور جو کوئی ملاقات کرے
اس دن کسی مومن سے داخل کرے اللہ تعالی اسکی قبر میں ستر نور اور قبر کو اسکی کشادہ کرے
اور زیارت کریں اسکے قبر کی ہر روز ستر ہزار ملک اور بشارت دین اسکو بہشت کی اور
اسی دن جناب امیر وصی و جانشین حضرت رسول صلعم کے ہوئے ہیں خلاصہ یہ کہ
جب رسول خدا صلعم نے روز عید غدیر حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو اپنا وصی
و جانشین کیا تو جناب اقدس الٰہی سے یہ آیت نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ
اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
یعنی حق تعالی نے فرمایا کہ اے حبیب کہو امت سے کہ آج کے دن کامل کیا مین نے واسطے تمہارے
دین تمہارے کو اور تمام کیا مین نے اوپر تمہارے اپنی نعمتوں کو اور راضی ہوا مین
تمہارے دین اسلام سے پس محبان علیؑ کو چاہیے کہ اس دن غسل کریں اور نیک
اور پاکیزہ کپڑے پہنیں اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو کوئی اسدن نیم ساعت
زوال سے پہلے دو رکعت نماز بجا لاوے اسطرح پر کہ ہر رکعت میں سورہ حمد ایک بار اور سورہ قل ہو اللہ احد
اور سورہ انا انزلناہ اور آیۃ الکرسی خمسہا لغایۃ دون تک ہر ایک کو دس دس بار پڑھے پس ثواب اسکا برابر ہو

نزدیک حق تعالیٰ کے سو ہزار حج اور سو ہزار عمرہ کے اور جو حاجت دنیا و آخرت کی
خداوند کریم سے سوال کرے البتہ ساتھ آسانی و عافیت کے بر آئے اور پڑھنا زیارت
جناب امیرؑ کا اس روز باعث ثواب عظیم ہے اور زیارت جناب امیرؑ یہ ہے اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا اَبَا الْاَئِمَّةِ وَمَعْدِنَ النُّبُوَّةِ وَالْمَخْصُوْصَ بِالْاُخُوَّةِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى يَعْسُوْبِ الدِّيْنِ وَالْاِيْمَانِ وَكَلِمَةِ الرَّحْمٰنِ وَفَقِيْهِ الْاَنَامِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى مِيْزَانِ الْاَعْمَالِ وَمُقَلِّبِ الْاَحْوَالِ وَسَيْفِ ذِي الْجَلَالِ اَلسَّلَامُ
عَلٰى صَالِحِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَارِثِ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ وَالْحَاكِمِ يَوْمِ الدِّيْنِ
اَلسَّلَامُ عَلٰى شَجَرَةِ التَّقْوٰى وَسَامِعِ السِّرِّ وَالنَّجْوٰى وَمُنْزِلِ
الْمَنِّ وَالسَّلْوٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى حُجَّةِ اللّٰهِ الْبَالِغَةِ وَنِعْمَتِهِ السَّابِغَةِ
وَنِقْمَتِهِ الدَّامِغَةِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِسْرَائِيْلِ الْاُمَّةِ وَبَابِ
الرَّحْمَةِ وَاَبِي الْاَئِمَّةِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صِرَاطِ اللّٰهِ الْوَاضِحِ وَالنَّجْمِ
اللَّائِحِ وَالْاِمَامِ النَّاصِحِ وَالزِّنَادِ الْقَادِحِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
وَجْهِ اللّٰهِ الَّذِيْ مَنْ آمَنَ بِهِ اَمِنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى نَفْسِ اللّٰهِ
الْقَائِمَةِ فِيْهِ بِالسُّنَنِ وَعَيْنِهِ الَّتِيْ مَنْ عَرَفَهَا يَطْمَئِنُّ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اُذُنِ اللّٰهِ الْوَاعِيَةِ فِي الْاُمَمِ وَيَدِهِ الْبَاسِطَةِ
بِالنِّعَمِ وَجَنْبِهِ الَّذِيْ مَنْ فَرَّطَ فِيْهِ نَدِمَ اَشْهَدُ اَنَّكَ
مُجَازِي الْخَلْقِ وَشَافِعُ الرِّزْقِ وَالْحَاكِمُ بِالْحَقِّ بَعَثَكَ اللّٰهُ
عَلَمًا لِعِبَادِهِ فَوَفَيْتَ بِمُرَادِهِ وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ
جِهَادِهِ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَجَعَلَ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ
تَهْوِيْ اِلَيْكُمْ فَالْخَيْرُ مِنْكَ وَاِلَيْكَ عَبْدُكَ الزَّائِرُ لِحَرَمِكَ
اللَّائِذُ بِكَرَمِكَ الشَّاكِرُ لِنِعَمِكَ قَدْ هَرَبَ اِلَيْكَ مِنْ ذُنُوْبِهِ

ورجاءك لكشف كربه فانت سابق معونته فكن لنا الى الله
سبيلا ومن النار مقيلا ولما نرجوه فيك كفيلا انجح النجاة
من وصل حبله بحبلك وسلك بك الى الله سبيلا فانت
سامع الدعاء وولي الجزاء عليك مني السلام وانت
السيد الكريم والامام العظيم فكن بنا حفيا يا امير المؤمنين
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته

فصل ۱۳ — اعمال روز مباہلہ

حسب مشہور روز مباہلہ چوبیسویں تاریخ ذی الحجہ کی ہے اور سبب فضیلت روز مباہلہ یہ ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے جب قاصد بھیجے نصاری نجران کی طرف کہ وہ ایک بڑا گروہ نصارائے عرب کا تھا پس انھوں نے اپنی کتابوں کی طرف رجوع کیا اور اوصاف آنحضرت صلعم سب انبیا کی کتب میں مشاہدہ کیے مگر حب دنیا ان کی اکثر علماء پر غالب ہوئی اور ایمان نہ لائے اور بزرگ نصرانی علماء و عظماء میں سے سمجھے کہ جو صفات کتب سابقہ میں پیغمبر آخر الزمان کے دیکھے ہیں ان کو مشاہدہ کریں سو وہ لوگ مدینہ میں داخل ہوئے اور صفات کو موافق پایا اور جناب رسول خدا صلعم نے شافی حجتیں تمام کیں پھر بعض نے ان میں سے بسبب محبت ریاست و اغراض باطلہ کے ایمان لانے میں مضائقہ کیا اور حق تعالی نے یہ آیہ بھیجی فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين یعنی جو کوئی تجھ سے جھگڑا کرے امر عیسیٰ میں بعد اس علم کے جو تیرے پاس ان کے پہنچ گیا اور انھوں نے تیرا کہا اور انھوں نے قبول نہ کیا پس کہہ کہ آؤ تاکہ بلائیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی

ف [illegible]

عورات کو بلائیں اور تم اپنی عورات کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں اور تم اپنی جانوں
کو یعنی اُن لوگوں کو جو ہماری اور تمھاری جان کے برابر ہیں پس تضرع کریں اور دعا
کریں پس لعنت کریں اور دوری چاہیں رحمت خدا سے اُن لوگوں کے
واسطے جو دروغگو ہیں ہم میں سے اور تم سے پھر آنحضرت صلعم نے عبائے مبارک
اوڑھی اور حضرت امیرؑ اور جناب سیدہ و حسنین علیہم السلام کو زیر عبا داخل کیا اور کہا کہ
اے پروردگار ہر پیغمبر کے واسطے اہلبیت ہوتے ہیں کہ جو سب سے بزرگتر انکے ساتھ مخصوص تھے
خداوندا یہ میرے اہلبیت ہیں پس انسے برطرف کر شک و گناہ کو اور پاک کر انکو
جیسا حق پاک کرنے کا ہے پس جبرئیل نازل ہوئے اور یہ آیہ شان اہلبیت میں
لائے إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ
وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی نہیں سوا اسکے کہ ارادہ رکھتا ہے اللہ تعالی کہ زائل
کرے تم اہلبیت سے بدی و شک کو اور پاک کرے تمکو گناہوں سے جیسا حق پاک
کرنے کا ہے پس حضرت رسول صلعم علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السلام کو اپنے
ساتھ بیرون مدینہ واسطے مباہلہ کے لیگئے پس چونکہ نصاریٰ نے حقیقت آنحضرت کی
پہچان لی تھی اور دیکھتے ہوئے حضرت کے اُن بزرگواروں کے ساتھ وقت ہنگام
مباہلہ میں آثار نزول عذاب زمین و آسمان میں ظاہر ہوئے اور انکے بڑے
عالم نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر دعا کریں کہ پہاڑ اپنی
جگہ سے اُکھڑ جائے تو ضرور اُکھڑ جائیگا ایں جرأت نہ کی مباہلہ پر اور درخواست مصالحہ
کی اور قبول کیا کہ ہر سال جزیہ دینگے پس حضرت نے انکو نفرین نہ کی اور بامر الہی
جزیہ قبول کیا اور ارشاد فرمایا کہ ہلاک و عذاب معلق ہو گیا تھا اہل نجران سے اگر
میں مباہلہ کرتا ہر آئینہ یہ گروہ بندر اور سور ہو جاتے اور یہ جنگل آگ ہو جاتا اور وہ
آگ نجران تک اثر کرتی اور وہاں کے سب نصاریٰ کو جلا جاتے اور قبل ختم ہونے سال کے

نصاری کی مرجاتے اور ایک نصرانی روے زمین پر باقی نہ رہتا پس جملہ اعمال عید خاتم بخشی کے جو
آئندہ تحریر ہونگے سب بجالاوے کیونکہ اعمال عید مباہلہ اور عید خاتم بخشی کے ایک ہیں
اس سبب سے کہ یہ دونوں عیدیں یعنی عید مباہلہ اور عید خاتم بخشی ایک ہی تاریخ واقع
ہوئی ہیں آمین زیارت جامعہ چار ہیں ترکیب مرقومہ حاشیہ کے موافق پڑھنا چاہیے

زیارت جامعہ کبیرہ - اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ النُّبُوَّةِ
وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلَائِکَةِ وَمَهْبِطَ الْوَحْیِ وَمَعْدِنَ
الرَّحْمَةِ وَخُزَّانَ الْعِلْمِ وَمُنْتَهَی الْحِلْمِ وَاُصُوْلَ الْکَرَمِ وَقَادَةَ
الْاُمَمِ وَاَوْلِیَاءَ النِّعَمِ وَعَنَاصِرَ الْاَبْرَارِ وَدَعَائِمَ الْاَخْیَارِ
وَسَاسَةَ الْعِبَادِ وَاَرْکَانَ الْبِلَادِ وَاَبْوَابَ الْاِیْمَانِ وَاُمَنَاءَ
الرَّحْمٰنِ وَسُلَالَةَ النَّبِیِّیْنَ وَصَفْوَةَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعِتْرَةَ خِیَرَةِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَئِمَّةِ الْهُدٰی
وَمَصَابِیْحِ الدُّجٰی وَاَعْلَامِ التُّقٰی وَذَوِی النُّهٰی وَاُولِی الْحِجٰی وَکَهْفِ
الْوَرٰی وَوَرَثَةِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمَثَلِ الْاَعْلٰی وَالدَّعْوَةِ الْحُسْنٰی
وَحُجَجِ اللّٰهِ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَحَالِّ مَعْرِفَةِ اللّٰهِ وَمَسَاکِنِ بَرَکَةِ اللّٰهِ
وَمَعَادِنِ حِکْمَةِ اللّٰهِ وَحَفَظَةِ سِرِّ اللّٰهِ وَحَمَلَةِ کِتَابِ اللّٰهِ وَاَوْصِیَاءِ
نَبِیِّ اللّٰهِ وَذُرِّیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَی الدُّعَاةِ اِلَی اللّٰهِ وَالْاَدِلَّاءِ عَلٰی مَرْضَاةِ
اللّٰهِ وَالْمُسْتَقِرِّیْنَ فِیْ اَمْرِ اللّٰهِ وَالتَّامِّیْنَ فِیْ مَحَبَّةِ اللّٰهِ وَ
الْمُخْلِصِیْنَ فِیْ تَوْحِیْدِ اللّٰهِ وَالْمُظْهِرِیْنَ لِاَمْرِ اللّٰهِ وَنَهْیِهٖ
وَعِبَادِهِ الْمُکْرَمِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ ۱

بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الدُّعَاةِ
وَالْقَادَةِ الْهُدَاةِ وَالسَّادَةِ الْوُلَاةِ وَالذَّادَةِ الْحُمَاةِ وَأَهْلِ
الذِّكْرِ وَأُولِي الْأَمْرِ وَبَقِيَّةِ اللهِ وَخِيَرَتِهِ وَحِزْبِهِ وَعَيْبَةِ عِلْمِهِ
وَحُجَّتِهِ وَصِرَاطِهِ وَنُورِهِ وَبُرْهَانِهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ كَمَا شَهِدَ اللهُ لِنَفْسِهِ وَ
شَهِدَتْ لَهُ مَلَائِكَتُهُ وَأُولُو الْعِلْمِ مِنْ خَلْقِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ الْمُنْتَجَبُ وَرَسُولُهُ الْمُرْتَضَى
أَرْسَلَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ وَأَشْهَدُ أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الرَّاشِدُونَ الْمَهْدِيُّونَ
الْمَعْصُومُونَ الْمُكَرَّمُونَ الْمُقَرَّبُونَ الْمُتَّقُونَ الصَّادِقُونَ
الْمُصْطَفَوْنَ الْمُطِيعُونَ لِلّٰهِ الْقَوَّامُونَ بِأَمْرِهِ الْعَامِلُونَ
بِإِرَادَتِهِ الْفَائِزُونَ بِكَرَامَتِهِ اصْطَفَاكُمْ بِعِلْمِهِ وَارْتَضَاكُمْ
لِغَيْبِهِ وَاخْتَارَكُمْ لِسِرِّهِ وَاجْتَبَاكُمْ بِقُدْرَتِهِ وَأَعَزَّكُمْ
بِهُدَاهُ وَخَصَّكُمْ بِبُرْهَانِهِ وَانْتَجَبَكُمْ لِنُورِهِ وَأَيَّدَكُمْ
بِرُوحِهِ وَرَضِيَكُمْ خُلَفَاءَ فِي أَرْضِهِ وَحُجَجًا عَلَى بَرِيَّتِهِ وَ
أَنْصَارًا لِدِينِهِ وَحَفَظَةً لِسِرِّهِ وَخَزَنَةً لِعِلْمِهِ وَمُسْتَوْدَعًا
لِحِكْمَتِهِ وَتَرَاجِمَةً لِوَحْيِهِ وَأَرْكَانًا لِتَوْحِيدِهِ وَشُهَدَاءَ
عَلَى خَلْقِهِ وَأَعْلَامًا لِعِبَادِهِ وَمَنَارًا فِي بِلَادِهِ وَأَدِلَّاءَ عَلَى
صِرَاطِهِ عَصَمَكُمُ اللهُ مِنَ الزَّلَلِ وَآمَنَكُمْ مِنَ الْفِتَنِ وَطَهَّرَكُمْ
مِنَ الدَّنَسِ وَأَذْهَبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَكُمْ تَطْهِيرًا فَعَظَّمْتُمْ
جَلَالَهُ وَأَكْبَرْتُمْ شَأْنَهُ وَمَجَّدْتُمْ كَرَمَهُ وَأَدَمْتُمْ ذِكْرَهُ

ووكدتم ميثاقه واحكمتم عقد طاعته ونصحتم له في السر
والعلانية ودعوتم الى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة
وبذلتم انفسكم في مرضاته وصبرتم على ما اصابكم في جنبه
واقمتم الصلوة وآتيتم الزكوة وامرتم بالمعروف ونهيتم
عن المنكر وجاهدتم في الله حق جهاده حتى اعلنتم
دعوته وبينتم فرائضه واقمتم حدوده و
نشرتم شرائع احكامه وسننتم سنته وصرتم في ذلك
منه الى الرضا وسلمتم له القضاء وصدقتم من رسله
من مضى فالراغب عنكم مارق واللازم لكم لاحق والمقصر
في حقكم زاهق والحق معكم وفيكم ومنكم واليكم وانتم
اهله ومعدنه وميراث النبوة عندكم واياب الخلق
اليكم وحسابهم عليكم وفصل الخطاب عندكم وآيات
الله لديكم وعزائمه فيكم ونوره وبرهانه عندكم وامره
اليكم من والاكم فقد والى الله ومن عاداكم فقد عادى الله
ومن احبكم فقد احب الله ومن ابغضكم فقد ابغض الله
ومن اعتصم بكم فقد اعتصم بالله انتم السبيل الاعظم والصراط الاقوم
وشهداء دار الفناء وشفعاء دار البقاء والرحمة الموصولة
والآية المخزونة والامانة المحفوظة والباب المبتلى به
الناس من اتاكم فقد نجى ومن لم يأتكم فقد هلك
الى الله تدعون وعليه تدلون وبه تؤمنون وله تسلمون
وبامره تعملون والى سبيله ترشدون وبقوله تحكمون

بامره

سَعِدَ وَاللّٰهِ مَنْ وَالاكُمْ وَهَلَكَ مَنْ عَادَاكُمْ وَخَابَ مَنْ جَحَدَكُمْ
وَضَلَّ مَنْ فَارَقَكُمْ وَفَازَ مَنْ تَمَسَّكَ بِكُمْ وَاَمِنَ مَنْ لَجَاَ اِلَيْكُمْ
وَسَلِمَ مَنْ صَدَّقَكُمْ وَهُدِيَ مَنِ اعْتَصَمَ بِكُمْ مَنِ اتَّبَعَكُمْ
فَالْجَنَّةُ مَاْوَاهُ وَمَنْ خَالَفَكُمْ فَالنَّارُ مَثْوَاهُ وَمَنْ جَحَدَكُمْ
كَافِرٌ وَمَنْ حَارَبَكُمْ مُشْرِكٌ وَمَنْ رَدَّ عَلَيْكُمْ فِي اَسْفَلِ
دَرَكٍ مِنَ الْجَحِيمِ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا سَابِقٌ لَكُمْ فِيمَا مَضَى وَجَارٍ
لَكُمْ فِيمَا بَقِيَ وَاَنَّ اَرْوَاحَكُمْ وَنُورَكُمْ وَطِينَتَكُمْ وَاحِدَةٌ
طَابَتْ وَطَهُرَتْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ خَلَقَكُمُ اللّٰهُ اَنْوَارًا فَجَعَلَكُمْ
بِعَرْشِهِ مُحْدِقِينَ حَتّٰى مَنَّ عَلَيْنَا بِكُمْ فَجَعَلَكُمْ فِي بُيُوتٍ اَذِنَ
اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَجَعَلَ صَلَوَاتِنَا عَلَيْكُمْ وَمَا
خَصَّنَا بِهِ مِنْ وِلَايَتِكُمْ طِيبًا لِخَلْقِنَا وَطَهَارَةً لِاَنْفُسِنَا وَتَزْكِيَةً
لَنَا وَكَفَّارَةً لِذُنُوبِنَا فَكُنَّا عِنْدَهُ مُسَلِّمِينَ بِفَضْلِكُمْ وَمَعْرُوفِينَ
بِتَصْدِيقِنَا اِيَّاكُمْ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكُمْ اَشْرَفَ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ
وَاَعْلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِينَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ الْمُرْسَلِينَ حَيْثُ لَا
يَلْحَقُهُ لَاحِقٌ وَلَا يَفُوقُهُ فَائِقٌ وَلَا يَسْبِقُهُ سَابِقٌ وَلَا يَطْمَعُ
فِي اِدْرَاكِهِ طَامِعٌ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ
وَلَا صِدِّيقٌ وَلَا شَهِيدٌ وَلَا عَالِمٌ وَلَا جَاهِلٌ وَلَا دَنِيٌّ وَ
لَا فَاضِلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ صَالِحٌ وَلَا فَاجِرٌ طَالِحٌ وَلَا جَبَّارٌ عَنِيدٌ
وَلَا شَيْطَانٌ مَرِيدٌ وَلَا خَلْقٌ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَهِيدٌ اِلَّا عَرَّفَهُمْ
جَلَالَةَ اَمْرِكُمْ وَعِظَمَ خَطَرِكُمْ وَكِبَرَ شَاْنِكُمْ وَتَمَامَ نُورِكُمْ وَ
صِدْقَ مَقَاعِدِكُمْ وَثَبَاتَ مَقَامِكُمْ وَشَرَفَ مَحَلِّكُمْ وَمَنْزِلَتِكُمْ

عنده وكرامتكم عليه وخاصتكم لديه وقرب منزلتكم
منه بأبي أنتم وأمي ونفسي وأهلي ومالي وأسرتي أشهد
الله وأشهدكم أني مؤمن بكم وبما آمنتم به كافر
بعدوكم وبما كفرتم به مستبصر بشأنكم وبضلالة من
خالفكم موال لكم ولأوليائكم مبغض لأعدائكم و
معاد لهم سلم لمن سالمكم وحرب لمن حاربكم محقق
لما حققتم مبطل لما أبطلتم مطيع لكم عارف بحقكم
مقر بفضلكم محتمل لعلمكم محتجب بذمتكم معترف بكم
مؤمن بإيابكم مصدق برجعتكم منتظر لأمركم
مرتقب لدولتكم آخذ بقولكم عامل بأمركم مستجير
بكم زائر لكم عائذ بكم لائذ بقبوركم مستشفع إلى الله
عز وجل بكم ومتقرب بكم إليه ومقدمكم
أمام طلبتي وحوائجي وإرادتي في كل أحوالي
وأموري مؤمن بسركم وعلانيتكم وشاهدكم
وغائبكم وأولكم وآخركم ومفوض في ذلك
كله إليكم ومسلم فيه معكم وقلبي لكم مسلم
ورأيي لكم تبع ونصرتي لكم معدة حتى يحيي الله
تعالى دينه بكم ويردكم في أيامه ويظهركم لعدله ويمكنكم
في أرضه فمعكم معكم لا مع عدوكم آمنت بكم وتوليت
آخركم بما توليت به أولكم وبرئت إلى الله عز وجل من أعدائكم
ومن الجبت والطاغوت والشياطين وحزبهم الظالمين لكم ۵۱

وَالْجَاحِدِينَ لِحَقِّكُمْ وَالْمَارِقِينَ مِنْ وِلَايَتِكُمْ وَالْغَاصِبِينَ
لِاِرْثِكُمْ وَالشَّاكِّينَ فِيكُمْ وَالْمُنْحَرِفِينَ عَنْكُمْ وَمِنْ كُلِّ وَلِيجَةٍ
دُونَكُمْ وَكُلِّ مُطَاعٍ سِوَاكُمْ وَمِنَ الْاَئِمَّةِ الَّذِينَ يَدْعُونَ اِلَى النَّارِ
فَثَبَّتَنِيَ اللّٰهُ اَبَدًا مَا حَيِيتُ عَلَى مُوَالَاتِكُمْ وَمَحَبَّتِكُمْ وَدِينِكُمْ وَ
وَفَّقَنِي لِطَاعَتِكُمْ وَرَزَقَنِي شَفَاعَتَكُمْ وَجَعَلَنِي مِنْ خِيَارِ
مَوَالِيكُمُ التَّابِعِينَ لِمَا دَعَوْتُمْ اِلَيْهِ وَجَعَلَنِي مِمَّنْ يَقْتَصُّ
آثَارَكُمْ وَيَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ وَيَهْتَدِي بِهُدَاكُمْ وَيُحْشَرُ فِي
زُمْرَتِكُمْ وَيَكِرُّ فِي رَجْعَتِكُمْ وَيُمَلَّكُ فِي دَوْلَتِكُمْ وَيُشَرَّفُ فِي عَافِيَتِكُمْ
وَيُمَكَّنُ فِي اَيَّامِكُمْ وَتَقَرُّ عَيْنُهُ غَدًا بِرُؤْيَتِكُمْ بِاَبِي اَنْتُمْ وَاُمِّي وَ
نَفْسِي وَاَهْلِي وَمَالِي مَنْ اَرَادَ اللّٰهَ بَدَاَ بِكُمْ وَمَنْ قَبِلَ عَنْكُمْ وَمَنْ
قَصَدَهُ تَوَجَّهَ بِكُمْ مَوَالِيَّ لَا اُحْصِي ثَنَاءَكُمْ وَلَا اَبْلُغُ مِنَ الْمَدْحِ
كُنْهَكُمْ وَمِنَ الْوَصْفِ قَدْرَكُمْ وَاَنْتُمْ نُورُ الْاَخْيَارِ وَهُدَاةُ الْاَبْرَارِ
وَحُجَجُ الْجَبَّارِ بِكُمْ فَتَحَ اللّٰهُ وَبِكُمْ يَخْتِمُ وَبِكُمْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَبِكُمْ
يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَبِكُمْ يُنَفِّسُ الْهَمَّ
وَيَكْشِفُ الضُّرَّ وَعِنْدَكُمْ مَا نَزَلَتْ بِهِ رُسُلُهُ وَهَبَطَتْ بِهِ
مَلَائِكَتُهُ وَاِلَى جَدِّكُمْ بُعِثَ الرُّوحُ الْاَمِينُ اور اگر زیارت حضرت
امیر المؤمنین ع کی ہو تو بجائے وَاِلَى جَدِّكُمْ بُعِثَ الرُّوحُ الْاَمِينُ کے کہو وَاِلَى
اَخِيكَ بُعِثَ الرُّوحُ الْاَمِينُ آتَاكُمُ اللّٰهُ مَا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِنَ
الْعَالَمِينَ طَاْطَاَ كُلُّ شَرِيفٍ لِشَرَفِكُمْ وَبَخَعَ كُلُّ مُتَكَبِّرٍ لِطَاعَتِكُمْ وَخَضَعَ
كُلُّ جَبَّارٍ لِفَضْلِكُمْ وَذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ لَكُمْ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُورِكُمْ
وَفَازَ الْفَائِزُونَ بِوِلَايَتِكُمْ بِكُمْ يُسْلَكُ اِلَى الرِّضْوَانِ وَعَلَى

مَنْ جَحَدَ وِلَايَتَكُمْ غَضَبُ الرَّحْمٰنِ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ وَ
اَهْلِيْ وَمَالِيْ ذِكْرُكُمْ فِي الذَّاكِرِيْنَ وَاَسْمَاۤؤُكُمْ فِي الْاَسْمَاۤءِ
وَاَجْسَادُكُمْ فِي الْاَجْسَادِ وَاَرْوَاحُكُمْ فِي الْاَرْوَاحِ وَاَنْفُسُكُمْ فِي النُّفُوْسِ
وَاٰثَارُكُمْ فِي الْاٰثَارِ وَقُبُوْرُكُمْ فِي الْقُبُوْرِ فَمَا اَحْلٰى اَسْمَاۤءَكُمْ وَ
اَكْرَمَ اَنْفُسَكُمْ وَاَعْظَمَ شَاْنَكُمْ وَاَجَلَّ خَطَرَكُمْ وَاَوْفٰى عَهْدَكُمْ
وَاَصْدَقَ وَعْدَكُمْ كَلَامُكُمْ نُوْرٌ وَاَمْرُكُمْ رُشْدٌ وَوَصِيَّتُكُمُ التَّقْوٰى
وَفِعْلُكُمُ الْخَيْرُ وَعَادَتُكُمُ الْاِحْسَانُ وَسَجِيَّتُكُمُ الْكَرَمُ وَشَاْنُكُمُ
الْحَقُّ وَالصِّدْقُ وَالرِّفْقُ وَقَوْلُكُمْ حُكْمٌ وَحَتْمٌ وَرَاْيُكُمْ عِلْمٌ وَحِلْمٌ
وَحَزْمٌ اِنْ ذُكِرَ الْخَيْرُ كُنْتُمْ اَوَّلَهٗ وَاَصْلَهٗ وَفَرْعَهٗ وَمَعْدِنَهٗ وَمَاْوَاهُ
وَمُنْتَهَاهُ بِاَبِيْ اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ كَيْفَ اَصِفُ حُسْنَ ثَنَاۤئِكُمْ وَاُحْصِيْ
جَمِيْلَ بَلَاۤئِكُمْ وَبِكُمْ اَخْرَجَنَا اللّٰهُ مِنَ الذُّلِّ وَفَرَّجَ عَنَّا غَمَرَاتِ
الْكُرُوْبِ وَاَنْقَذَنَا بِكُمْ مِنْ شَفَا جُرُفِ الْهَلَكَاتِ وَمِنَ النَّارِ بِاَبِيْ
اَنْتُمْ وَاُمِّيْ وَنَفْسِيْ بِمُوَالَاتِكُمْ عَلَّمَنَا اللّٰهُ مَعَالِمَ دِيْنِنَا وَاَصْلَحَ مَا كَانَ
فَسَدَ مِنْ دُنْيَانَا وَبِمُوَالَاتِكُمْ تَمَّتِ الْكَلِمَةُ وَعَظُمَتِ النِّعْمَةُ
وَائْتَلَفَتِ الْفُرْقَةُ وَبِمُوَالَاتِكُمْ تُقْبَلُ الطَّاعَةُ الْمُفْتَرَضَةُ وَ
لَكُمُ الْمَوَدَّةُ الْوَاجِبَةُ وَالدَّرَجَاتُ الرَّفِيْعَةُ وَالْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ وَالْمَكَانُ
الْمَعْلُوْمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْجَاهُ الْعَظِيْمُ وَالشَّاْنُ الْكَبِيْرُ وَالشَّفَاعَةُ
الْمَقْبُوْلَةُ رَبَّنَا اٰمَنَّا بِمَا اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ
الشّٰهِدِيْنَ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا
لَمَفْعُوْلًا يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ذُنُوْبًا لَا يَاْتِيْ

عليها الارضا لكم فبحق من ائتمنكم على سره واسترعاكم امر خلقه
وقرن طاعتكم بطاعته لما استوهبتم ذنوبي وكنتم شفعائي
فاني لكم مطيع من اطاعكم فقد اطاع الله ومن عصاكم
فقد عصى الله ومن احبكم فقد احب الله ومن ابغضكم
فقد ابغض الله اللهم اني لو وجدت شفعاء اقرب
اليك من محمد واهل بيته الاخيار الائمة الابرار
لجعلتهم شفعائي فبحقهم الذي اوجبت لهم عليك اسألك
ان تدخلني في جملة العارفين بهم وبحقهم وفي زمرة
المرحومين بشفاعتهم انك ارحم الراحمين وصلى الله على
محمد وآله الطاهرين وسلم تسليما كثيرا وحسبنا الله ونعم
الوکیل۔ جس وقت دور سے کسی ایک کی ائمہ علیہم السلام سے زیارت کرنا چاہے تو منھ
روضہ ان امام کی طرف کرکے اور بعد شہادتین ۳ بار تکبیر کہہ اور پس زیارت کرے
زیارت جامعہ دوم السلام عليك يا امين الله في ارضه وحجته
على عباده السلام عليك يا مولاي اشهد انك جاهدت
في الله حق جهاده وعملت بكتابه واتبعت سنن نبيه صلى الله عليه
وآله حتى دعاك الله الى جواره فقبضك اليه باختياره لك كريم
ثوابه والزم اعداءك الحجة مع ما لك من الحجج البالغة على جميع
خلقه اللهم صل على محمد وآله واجعل نفسي مطمئنة
بقدرك راضية بقضائك مولعة بذكرك ودعائك محبة
لصفوة اوليائك محبوبة في ارضك وسمائك صابرة على نزول
بلائك شاكرة لفواضل نعمائك ذاكرة لسوابغ آلائك مشتاقة الى

ہر امام ناصر نصیر امیر علیہ السلام ناصر در زیارت فضل زیارت جامعہ دوم

فَرْحَةً بِلِقائِكَ مُتَزَوِّدَةً التَّقْوى لِيَوْمِ جَزائِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ أَوْلِيائِكَ
مُفارِقَةً لِأَخْلاقِ أَعْدائِكَ مَشْغُولَةً عَنِ الدُّنْيا بِحَمْدِكَ وَثَنائِكَ
پس جس وقت کہ روضۂ شریفہ میں ہو تو رخسارہ کو قبر شریف پر رکھے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ
قُلُوبَ الْمُخْبِتِينَ إِلَيْكَ والِهَةٌ وَسُبُلَ الرَّاغِبِينَ إِلَيْكَ شارِعَةٌ
وَأَعْلامَ الْقاصِدِينَ إِلَيْكَ واضِحَةٌ وَأَفْئِدَةَ الْوافِدِينَ إِلَيْكَ فازِعَةٌ
وَأَصْواتَ الدَّاعِينَ إِلَيْكَ صاعِدَةٌ وَأَبْوابَ الْإِجابَةِ لَهُمْ
مُفَتَّحَةٌ وَدَعْوَةَ مَنْ ناجاكَ مُسْتَجابَةٌ وَتَوْبَةَ مَنْ أَنابَ إِلَيْكَ
مَقْبُولَةٌ وَعَبْرَةَ مَنْ بَكى مِنْ خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ وَالْإِغاثَةَ لِمَنِ اسْتَغاثَ
بِكَ مَوْجُودَةٌ وَالْإِعانَةَ لِمَنِ اسْتَعانَ بِكَ مَبْذُولَةٌ وَعِداتِكَ
لِعِبادِكَ مُنْجَزَةٌ وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقالَكَ مُقالَةٌ وَأَعْمالَ الْعامِلِينَ
لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ وَأَرْزاقَ الْخَلائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نازِلَةٌ وَعَوائِدَ
الْمَزِيدِ إِلَيْهِمْ واصِلَةٌ وَذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ وَحَوائِجَ خَلْقِكَ
عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ وَجَوائِزَ السَّائِلِينَ عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ وَعَوائِدَ
الْمَزِيدِ مُتَواتِرَةٌ وَمَوائِدَ الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ وَمَناهِلَ الظِّماءِ
مُتْرَعَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعائِي وَاقْبَلْ ثَنائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ
أَوْلِيائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّةِ
الْحُسَيْنِ إِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمائِي وَمُنْتَهى مُنايَ وَغايَةُ رَجائِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوايَ
اور جب اس سے زیارت کرے تو رخسارہ کو قبر پر رکھنا اور منقول ہے کہ جو چاہے پڑھے
زیارت جامعہ کہ جس سے زیارت جناب پیغمبر و فاطمہ و باقی ائمہ کر سکتے ہیں اسی طرح سے ہے بعد
غسل و زیارت کے ضریح کے سامنے کھڑا ہو کر کہے اَلسَّلامُ عَلى رَسُولِ اللّٰهِ أَمِينِ اللّٰهِ عَلى
وَحْيِهِ وَعَزائِمِ أَمْرِهِ الْخاتِمِ لِما سَبَقَ وَالْفاتِحِ لِمَا اسْتَقْبَلَ وَالْمُهَيْمِنِ عَلى ذٰلِكَ

كُلِّهِ وَرَحْمَةُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الَّذِي
انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَالدَّلِيلَ
عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ وَفَصْلَ قَضَائِكَ
بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّهِ وَ
بَرَكَاتُهُ اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَى فَاطِمَةَ الزَّكِيَّةِ الطَّاهِرَةِ الْمُطَهَّرَةِ الَّتِي
انْتَجَبْتَهَا وَطَهَّرْتَهَا وَفَضَّلْتَهَا عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ وَجَعَلْتَ مِنْهَا
أَئِمَّةَ الْهُدَى الَّذِينَ يَقْضُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهَا
وَعَلَى أَبِيهَا وَبَعْلِهَا وَبَنِيهَا وَالسَّلَامُ عَلَيْهَا وَرَحْمَةُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ
اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ وَابْنِ رَسُولِكَ الَّذِي
انْتَجَبْتَهُ بِعِلْمِكَ وَجَعَلْتَهُ هَادِياً لِمَنْ شِئْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَ
الدَّلِيلَ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ بِرِسَالَاتِكَ وَكِتَابِكَ وَدَيَّانَ الدِّينِ بِعَدْلِكَ
وَفَصْلَ قَضَائِكَ بَيْنَ خَلْقِكَ وَالْمُهَيْمِنَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ وَالسَّلَامُ
عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّهِ وَبَرَكَاتُهُ ۔ اور پر امام حسین اور تمام ائمہ علیہم السلام
پر ایک ایک پر امام حسن کی طرح صلوات بھیجے اَللّهُمَّ صَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَبْدِكَ
وَابْنِ رَسُولِكَ وَابْنِ وَصِيِّ رَسُولِكَ اسی طرح سب ائمہ پر صلوات بھیجے جس طرح
حضرت امام حسین پر صلوات بھیجی ہے اسی طرح سے ہر ایک امام پر صلوات بھیجے اَللّهُمَّ صَلِّ
عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَعَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ
الْحَسَنِ کافی ہے زیارت جامعہ پڑھا ہے اس زیارت کو ہر وقت اسکے
[illegible]
کرے اَلسَّلَامُ عَلَى أَوْلِيَاءِ اللّهِ وَأَصْفِيَائِهِ اَلسَّلَامُ عَلَى أُمَنَاءِ اللّهِ

وأحبّائه السّلام على أنصار الله وخلفائه السّلام على محالّ معرفة الله السّلام على معادن حكمة الله السّلام على مساكن ذكر الله السّلام على عباد الله المكرمين الّذين لا يسبقونه بالقول وهم بأمره يعملون السّلام على مظاهر أمر الله ونهيه السّلام على الأدلّاء على الله السّلام على المستقرّين في مرضات الله السّلام على الممحّصين في طاعة الله السّلام على الّذين من والاهم فقد والى الله ومن عاداهم فقد عادى الله ومن جهلهم فقد جهل الله ومن اعتصم بهم فقد اعتصم بالله ومن تخلّى منهم فقد تخلّى من الله أشهد الله أنّي حرب لمن حاربكم وسلم لمن سالمكم مؤمن بما آمنتم به كافر بما كفرتم به محقّق لما حقّقتم مبطل لما أبطلتم مؤمن بسرّكم وعلانيتكم مفوّض في ذلك كلّه إليكم لعن الله عدوّكم من الجنّ والإنس وضاعف عليهم العذاب الأليم وأبرأ إلى الله منهم والسّلام عليكم ورحمة الله وبركاته۔ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی تم میں سے دور ہو اور اپنے گھر میں میری قبر کی طرف اشارہ کرکے زیارت پڑھے تو اسکا سلام ہر وقت اور ہر جگہ سے میرے پاس پہنچتا ہے لیکن جبکہ وہ یہ زیارت کرے تو لفظ أتيتك زائرًا کے عوض اس مکان کی طرف یہ لفظ کہے قصدتك بقلبي زائرًا إذ عجزت عن حضور مشهدك ووجّهت إليك سلامي لعلمي بأنّه يبلغك صلّى الله عليك فاشفع لي عند ربّك اور یہ دعا نزدیک سر امام علیہ السلام کے بعد زیارت پڑھنا چاہیئے وہ یہ ہے اللّهمّ إن كانت ذنوبي قد أخلقت وجهي وحجبت دعائي عنك وحالت بيني و

نَبِیِّکَ فَأَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّیَ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُقْبِلَ عَلَیَّ بِوَجْهِکَ
الْکَرِیْمِ وَتَنْشُرَ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَتُنْزِلَ عَلَیَّ بَرَکَاتِکَ وَإِنْ کَانَتْ قَدْ
مَنَعَتْ أَنْ تَرْفَعَ لِیْ إِلَیْکَ صَوْتاً أَوْ تَغْفِرَ لِیْ ذَنْباً أَوْ تَتَجَاوَزَ عَنْ
خَطِیْئَةٍ مُهْلِکَةٍ فَهَا أَنَا ذَا مُسْتَجِیْرٌ بِکَرَمِ وَجْهِکَ وَعِزِّ جَلَالِکَ
مُتَوَسِّلٌ إِلَیْکَ مُتَقَرِّبٌ إِلَیْکَ بِأَحَبِّ خَلْقِکَ إِلَیْکَ وَأَکْرَمِهِمْ
عَلَیْکَ وَأَوْلَاهُمْ بِکَ وَأَطْوَعِهِمْ لَکَ وَأَعْظَمِهِمْ مَنْزِلَةً وَمَکَاناً
عِنْدَکَ مُحَمَّدٍ وَبِعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ الْأَئِمَّةِ الْهُدَاةِ الْمَهْدِیِّیْنَ
الَّذِیْنَ فَرَضْتَ عَلَی خَلْقِکَ طَاعَتَهُمْ وَأَمَرْتَ بِمَوَدَّتِهِمْ
وَجَعَلْتَهُمْ وُلَاةَ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ
یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَیَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِیْنَ بَلَغَ مَجْهُوْدِیْ
فَهَبْ لِیْ نَفْسِیَ السَّاعَةَ رَحْمَةً مِنْکَ وَمَنّاً عَلَیَّ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فصل ۱۴۱۱ـ اعمال عید خاتم بخشی

واضح ہو کہ یہ عید ذی الحجہ کی چوبیسویں تاریخ کو ہے اور اس تاریخ کی بزرگی کا سبب یہ ہے کہ اس روز
حضرت امیرؑ نے رکوع کی حالت میں انگشتری اپنی سائل کو بخشی اور یہ آیۂ کریمہ نازل ہوا اور امامت
حضرت کی اہل بیت پر ظاہر ہوئی وہ آیہ یہ ہے اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ
رَاکِعُوْنَ ۝ یعنی نہیں ہے تمہارے امر کے واسطے اولیٰ اور تمہارے اختیار کا مالک مگر خدا
اور رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں اور نماز کو برپا رکھتے ہیں اور جیسا چاہیے بجا لاتے
ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں رکوع میں اور یہ نص صحیح ہے امامت حضرت امیرؑ پر اور اس روز غسل
سنت ہے اور زیارت جناب امیرؑ کو بھی ذکر کیا ہے چنانچہ زیارت اعمال عید غدیر میں بیان ہو چکی ہے
اور پڑھنا زیارت جامعہ کا مناسب ہے کہ انشاء اللہ آئندہ مذکور ہوگی اور روزہ اس دن کا

مستحب ہے اور پیروی حضرت مولائے مومنین کے تصدق میں فقرا اور اہل حاجات پر موافق مقدور مطلوب ہے اور شیخ طوسی رح نے حضرت امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ جو کوئی اس روز زوال سے نیم ساعت پہلے واسطے شکر نعمت مباہلہ کے دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد قل ہو اللہ احد اور سورۂ انا انزلناہ اور آیۃ الکرسی فیھا خالدون تک ہر ایک کو دس دس بار پڑھے تو یہ عمل خدا کے نزدیک برابر ہے ایک لاکھ حج اور ایک لاکھ عمرہ کے اور جو حاجت رکھتا ہو حاجات دنیا و آخرت سے جس کا سوال کرے حق تعالی سے کہ البتہ بر آئیگی ہر چند بہت بڑی حاجت ہو انشاء اللہ اور زیارت جامعہ ہے زیارت جامعہ یہ ہے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَئِمَّةَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَادَةَ الْمُتَّقِیْنَ وَاُمَرَاءَ الصَّالِحِیْنَ وَقَادَةَ الْمُحْسِنِیْنَ وَاَعْلَامَ الْمُهْتَدِیْنَ وَاَنْوَارَ الْعَارِفِیْنَ وَوَرَثَةَ الْاَنْبِیَاءِ وَصَفْوَةَ الْاَوْصِیَاءِ وَشُمُوْسَ الْاَتْقِیَاءِ وَبُدُوْرَ الْخُلَفَاءِ وَعِبَادَ الرَّحْمٰنِ وَشُرَکَاءَ الْفُرْقَانِ وَمَنْهَجَ الْاِیْمَانِ وَمَعَادِنَ الْحَقَائِقِ وَشُفَعَاءَ الْخَلَائِقِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَشْهَدُ اَنَّکُمْ اَبْوَابُ اللّٰهِ وَمَفَاتِیْحُ رَحْمَتِهٖ وَمَقَالِیْدُ مَغْفِرَتِهٖ وَسَحَائِبُ رِضْوَانِهٖ وَمَصَابِیْحُ جِنَانِهٖ وَحَمَلَةُ فُرْقَانِهٖ وَخَزَنَةُ عِلْمِهٖ وَحَفَظَةُ سِرِّهٖ وَمَهْبِطُ وَحْیِهٖ وَعِنْدَکُمْ اَمَانَاتُ النُّبُوَّةِ وَوَدَائِعُ الرِّسَالَةِ اَنْتُمْ اُمَنَاءُ اللّٰهِ وَاَحِبَّاؤُهٗ وَعِبَادُهٗ وَاَصْفِیَاؤُهٗ وَاَنْصَارُ تَوْحِیْدِهٖ وَاَرْکَانُ تَمْجِیْدِهٖ وَدُعَاتُهٗ اِلٰی کُتُبِهٖ وَحَرَسَةُ خَلَائِقِهٖ وَحَفَظَةُ وَدَائِعِهٖ لَا یَسْبِقُکُمْ ثَنَاءُ الْمَلَائِکَةِ فِی الْاِخْلَاصِ وَالْخُشُوْعِ وَلَا یُضَادُّکُمْ ذُوْ ابْتِهَالٍ وَخُضُوْعٍ اَنّٰی وَلَکُمُ الْقُلُوْبُ الَّتِیْ تَوَلَّی اللّٰهُ رِیَاضَتَهَا بِالْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَجَعَلَهَا اَوْعِیَةً لِلشُّکْرِ وَالثَّنَاءِ وَاٰمَنَهَا مِنْ عَوَارِضِ الْغَفْلَةِ وَصَفَّاهَا مِنْ سُوْءِ شَوَاغِلِ الْفَتْرَةِ بَلْ یَتَقَرَّبُ اَهْلُ السَّمَاءِ بِحُبِّکُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِکُمْ وَتَوَاتُرِ

إليكم على سماعكم والائتمار بمشيتكم وتقبله فأنا أشهد الله
خالقي وأشهد ملائكته وأنبياءه وأشهدكم يا موالي إني
مؤمن بولايتكم معتقد لإمامتكم مقر بخلافتكم عارف
بمنزلتكم موقن بعصمتكم خاضع لولايتكم متقرب
إلى الله بحبكم وبالبراءة من أعدائكم عالم بأن الله
قد طهركم من الفواحش ما ظهر منها وما بطن ومن
كل ريبة ونجاسة ودنية ورجاسة ومنحكم راية
الحق التي من تقدمها ضل ومن تأخر عنها زل وفرض
طاعتكم على كل أسود وأبيض وأشهد أنكم قد وفيتم
بعهد الله وذمته وبكل ما اشترط عليكم في كتابه ودعوتم
إلى سبيله وأنفذتم طاقتكم في مرضاته وحملتم الخلائق
على منهاج النبوة ومسالك الرسالة وسرتم فيه بسيرة
الأنبياء ومذاهب الأوصياء فلم يطع لكم أمر ولم تصغ
إليكم أذن فصلوات الله على أرواحكم وأجسادكم

فصل ۱۱۵ - کیفیت نزول سورہ ہل اتیٰ

مشہور یہ ہے کہ پچیسویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کی سورہ ہل اتیٰ شان میں جناب امیر المومنینؑ و جناب سیدہ و جناب حسنین علیہم السلام کی نازل ہوا ہے اس تاریخ میں بھی عبادت ہی
اور اس سورہ کے نزول کی وجہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسینؑ بیمار
ہوئے تو ان بزرگواروں نے بارگاہ جناب رسالت مآب صلعم نذر کی تھی کہ اگر یہ اچھے
ہو جائیں گے تو ہم سب تین روزے رکھیں گے جب صحت ہوئی تو ان چاروں بزرگواروں نے
لئے اور فضہ کنیز مخدومہ نے بھی روزے رکھے اور گھر میں کچھ کھانے کی قسم سے نہ تھا کہ افطار کریں

اور نہ روپیہ پیسا تھا کہ بازار سے کچھ منگاتے تب جناب امیرؑ نے شمعون یہودی سے تھوڑا
اون کاتنے کو لیا اور سوا آٹھ سیر جو مزدوری میں اس اقرار پر لیے کہ ایک حصہ اُس
اون کا حضرت سیدہؑ ہر روز کاتینگی اور اوسکے تین سیر جو اُنھیں سے ہر روز اُسکی مزدوری
کے لیکر اپنے صرف قوت میں لائینگی چنانچہ پہلے روز میں جو سے تین سیر جو کا آٹا معصومہ
نے اپنے ہاتھ سے پیسکر روٹیاں پکائیں اور پانچوں روٹیاں افطار کے وقت سامنے
جناب امیرؑ کے رکھیں جب چاہا کہ افطار کریں ایک فقیر نے آواز دی کہ سلام ہو تمپر
ای اہلبیت محمدؐ میں مسلمان ہوں اور بھوکا ہوں مجھکو کھانا کھلاؤ کہ خدا تمکو اسکے
بدلے طعام بہشت سے سیر کرے پہلے حضرت امیرؑ نے اپنے حصہ کی روٹی دیدی پھر سب بزرگوارون
نے اپنے اپنے حصہ کی بھی سب روٹیاں دے دیں اور پانی سے افطار کرکے دوسرا روزہ رکھا
اُس روز بھی بطور اول پانچ روٹیاں جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا نے پکائیں کہ افطار کے
وقت ایک سائل نے آکر آواز دی کہ میں یتیم ہوں بعض مہاجرین کی اولاد میں سے
اور باپ میرا عقبہ کی لڑائی میں شہید ہوا ہے میں بھوکا ہوں مجھکو کھانا دو کہ خدا تمکو طعام بہشت
دیوے پھر اولاً حضرت امیرؑ نے اور بعد سب بزرگون نے روٹیاں اپنی سائل کو دیدیں
اور پانی سے افطار کرکے تیسرا روزہ رکھا اور تیسرے دن بھی بطور سابق پانچ روٹیاں
بہم پہونچائیں کہ افطار کے وقت کسی نے پکارا کہ ای اہلبیت رسالت میں تمہاری قید میں ہوں مجھکو
کھانا نہیں دیتے ہیں سب روٹیاں اُسکو اُٹھا دیں صبح کو جبرئیلؑ سورۂ ہل اتی لائے
اور مائدہ بہشت اُترا کہ ایک ہفتہ تک کھایا پس اس سورہ میں اہلبیت علیہم السلام
کی سخاوت کا ذکر ہے چاہیئے کہ اس روز بھی زیارت جامعہ پڑھے اور زیارت جامعہ اعمال
عید خاتم بخشی میں ذکر ہو چکی ہے اور جو کوئی آخر روز ماہ ذی الحجہ میں دو رکعت نماز پڑھے
رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ کے دس بار سورۂ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت
میں بعد سورۂ فاتحہ کے دس بار آیۃ الکرسی پڑھے اور بعد سلام یہ دعا پڑھے اللّٰھم

وَمَا عَمِلْتُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ مِنْ عَمَلٍ نَهَيْتَنِي عَنْهُ وَلَمْ تَرْضَهُ وَنَسِيتُهُ
وَلَمْ تَنْسَهُ وَدَعَوْتَنِي إِلَى التَّوْبَةِ مِنْهُ بَعْدَ اجْتِرَائِي عَلَيْكَ اَللّٰهُمَّ
فَإِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ مِنْهُ فَاغْفِرْ لِي اَللّٰهُمَّ وَمَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ
يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ فَاقْبَلْهُ مِنِّي وَلَا تَقْطَعْ رَجَائِي مِنْكَ يَا كَرِيمُ
يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ تو سال بھر کے گناہ عفو ہوں اور شیطان فریاد کرے کہ میں نے
سال بھر اسکے اغوا میں عبث رنج کیا

فصل ۱۱۶ ـ اعمال ماہ محرم

مروی ہے اہلبیت طاہرین سے کہ جو کوئی پہلی تاریخ ماہ محرم کی دو رکعت نماز پڑھے
جس سورہ سے کہ چاہے اور بعد سلام کے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَنْتَ
الْأَبَدِيُّ الْقَدِيمُ الْعَفُوُّ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَهٰذِهِ سَنَةٌ جَدِيدَةٌ
فَأَسْأَلُكَ الْعِصْمَةَ فِيهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَالْعَوْنَ عَلَى هٰذِهِ
النَّفْسِ الْأَمَّارَةِ بِالسُّوءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْإِنْعَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ خدا تعالی
دو ملک اسپر موکل فرماتا ہے کہ بقیہ عمر میں شیطان کو اس سے دفع کریں اور متابعت
نفس امارہ اور پیروی ہوا و ہوس سے محافظت اسکی کریں اور اداے طاعت
و حسنات کے اسکی اعانت کریں چند مسائل میں نے جناب مولانا و مقتدانا
قبلہ و کعبہ سید مصطفے معروف بہ میر آغا صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ
سے دریافت کیے وہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں مسئلہ عشرہ ماہ محرم میں سنگار کرنا
زینت ہے یا نہیں بینوا توجروا الجواب جائز ہے واللہ یعلم مسئلہ عشرہ ماہ محرم میں
سرمہ لگانا اور بالوں میں تیل ڈالنا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا الجواب اگر ضرورۃ ہو
تو مضائقہ نہیں ہے یا نیت زینت واللہ یعلم مسئلہ عشرہ محرم میں عورت منکوحہ

کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا جواب جائز ہے لیکن شب و روز عاشورہ
میں اس سے اجتناب کرنا چاہیے واللہ یعلم مسئلہ عشرہ محرم میں موجب احادیث
کون کون امر ممنوع ہیں جواب امور زینت وغیرہ ترک کرنا چاہیے بلا ضرورت شرعیہ
واللہ یعلم حررہ میر آغا عفی عنہ واضح ہو کہ جناب سید الشہداؑ انہیں دنوں میں محرم کو سعادت
شہادت سے فائز ہوئے ہیں اور اکثر اس مہینہ میں محزون و غمگین رہتے تھے اور روتے تھے تا کہ
خبریں انکو پہونچی تھیں چاہیے کہ شیعہ انکے ان دسوں روز لوازم تعزیت میں آن حضرت کے
قیام کریں اور محزون اور نالہ و بکا کرتے ہوں اور اخبار و احادیث ائمہ میں جو مشتمل ہیں ذکر مصائب
پر اور بعض علما نے کہا ہے کہ ترک بعض لذات کا کریں اور حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ
ماہ محرم وہ مہینا ہے کہ کفار اس ماہ میں لڑنے کو حرام جانتے تھے اور منافقان امت نے
اس ماہ میں خون ہمارا حلال جانا اور ہتک حرمت ہماری کی اور ہماری عورتوں اور بچوں کو
اسیر کیا اور ہمارے خیموں میں آگ لگا دی اور مال و اسباب ہمارا غارت کیا اور حرمت
آنحضرت صلعم کی ہمارے باب میں رعایت نہ کی بدرستیکہ حضرت امام حسینؑ کی مصیبت نے
ہماری آنکھوں کو مجروح کیا اور ہمارے آنسوؤں کو جاری کیا اور ہمارے عزیزوں کو
ذلیل کیا اور واقعہ کرب و بلا کو ہمارے واسطے بپا کیا قیامت تک پس چاہیے کہ رونے والے
آن حضرت کی مصیبت پر روئیں بدرستی کہ رونا آن حضرت پر بڑے گناہوں کو برطرف کرتا ہے
پھر فرمایا کہ جب ماہ محرم داخل ہوتا تھا میرے والد ماجد حضرت امام موسی کاظمؑ کو کوئی شخص ہنستا ہوا
نہ دیکھتا تھا اور اثر حزن و اندوہ آن حضرت پر ظاہر ہوتا تھا کل دہہ اول میں اور جب دسواں روز
ہوتا تھا دن مصیبت اور گریہ و اندوہ کا تھا فرماتے تھے کہ آج حضرت امام حسینؑ کی
شہادت کا دن ہے اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ جب میرے جد امجد حضرت امام حسین علیہ السلام
شہید ہوئے آسمان نے خون برسایا اور خاک سرخ برسائی۔ اگر آن حضرت پر اتنا گریہ کرے کہ
آنسو تیرے منہ پر جاری ہوں حق تعالی تیرے سب چھوٹے بڑے گناہوں کو بخشدے

پس فرمایا کہ اگر چاہتا ہے تو جبکہ مرے اور کوئی گناہ تجھ پر نہ ہو زیارت کر حضرت امام حسینؑ کی اور چاہتا ہے کہ بہشت کے غرفوں میں رسول خدا صلعم اور انکی آل کے ساتھ بیٹھے تو لعنت کر قاتلان حضرت امام حسینؑ پر اور چاہتا ہے کہ ثواب شہدائے کربلا کا حاصل ہو تو جس وقت مصیبت حضرت کی تجھکو یاد آئے تو کہہ یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا اور حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ روز اول ماہ محرم میں حضرت زکریا علی نبینا و آلہ علیہ السلام نے دعا کی خدا سے فرزند مانگا اور حق تعالی نے انکی دعا کو قبول کیا اور حضرت یحییٰؑ کو انہیں عطا کیا جو اس روز روزہ رکھے اور دعا کرے حق تعالی اسکی دعا قبول کرے گا اور بنی امیہ علیہم اللعنہ واسطے برکت کے سال بھر کا کھانا وغیرہ روز عاشورہ کو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے تھے لہذا حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی ترک کرے سعی کو اپنے حوائج میں روز عاشورہ اور کسی کام کے لیے نہ جائے حق تعالی اسکی دین و دنیا میں حاجتیں بر لائے گا اور جو شخص کہ روز عاشورہ مصیبت اور اندوہ اور گریہ میں بسر کرے حق تعالی قیامت کے دن کو اسکے فرح و سرور و شادی کا دن کرے اور آنکھیں اسکی بہشت میں ہمیشہ ہمارے روشن کرے گا اور جو کوئی روز عاشورہ کا نام روز برکت رکھے اور اپنے گھر کے لیے کسی چیز کا ذخیرہ کرے خدا اس ذخیرہ کو اسپر مبارک نہ کرے گا اور قیامت کے دن یزید علیہ اللعنہ اور عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد علیہم اللعنہ کے ساتھ محشور ہو لہذا چاہیئے کہ روز عاشورہ آدمی کسی کام دنیا کے کاموں میں سے مشغول نہ ہو اور مشغول گریہ و نوحہ و مصیبت ہو اور ماتم کرے اپنے اہل خانہ کو کہ تعزیت آنحضرت کی رکھیں اور مشغول ماتم ہوں جیسا کہ عزیز ترین اولاد و اقارب کے ماتم میں ہوتے ہیں اور اس دن امساک کریں کھانے اور پینے سے لیکن کہ قصد روزہ کریں اور آخر روز میں بعد عصر افطار کریں اگرچہ ایک شربت آب سے کہ ہو اور روزہ تمام نہ رکھیں اور ہزار بار قاتلان حضرت پر لعنت کریں اور کہیں اَللّٰهُمَّ الْعَنْ

تتمۂ الحسینی ؑ اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے کہ جو
کوئی روز عاشورہ ایک ہزار بار سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے خداوند رحمٰن نظر رحمت اسکی طرف کرے
اور جسپر کہ خدا رحمت کرے ہرگز اسپر عذاب نکرے اور شب عاشورہ میں چاہیے کہ احیا کرے
ساتھ گریہ و زاری و اندوہ کے واسطے پیروی حضرت امام حسین ؑ اور اصحاب حضرت کے
کہ اس شب صحراے کربلا میں درمیان تیس ہزار کافران بے حیا کے صبح تک جاگتے رہے اور
عبادت و تہیۂ شہادت کرتے تھے اور کتاب مصباح میں حضرت امام زین العابدین ؑ سے
منقول ہے کہ جو کوئی شب عاشورہ میں چار رکعت نماز پڑھے دو دو رکعتیں ایک ایک سلام
سے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے پچاس پچاس مرتبہ سورۂ قل ہو اللہ احد پڑھے پس پچاس برس
کے گناہ گذشتہ اور پچاس برس کے گناہ آئندہ بخشے جاوینگے اور دوسری روایت میں ہے کہ جو کوئی
شب عاشورہ کو چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے پڑھے یعنی رکعت اول میں بعد سورۂ
حمد کے دس مرتبہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد دس بار سورۂ قل ہو اللہ احد
اور تیسری رکعت میں بعد الحمد دس بار سورۂ قل اعوذ برب الفلق اور چوتھی رکعت میں بعد
حمد دس بار سورۂ قل اعوذ برب الناس پڑھے اور بعد چاروں رکعت کے سو مرتبہ سورۂ
قل ہو اللہ احد پڑھے عطا کیے جاوینگے بہشت میں اسکے واسطے ہزار ہزار گھر اور ہر گھر میں ہزار
ہزار تخت اور ہر تخت پر ہزار ہزار فرش اور ہر فرش پر ایک حور العین اور ہر گھر میں ہزار ہزار خوان
اور ہر خوان میں ہزار ہزار رکابیاں (خوان ۱۲) اور ہر رکابی میں انواع طعام اور ہمراہ ہر خوان کے سو ہزار
کنیز اور ہر کنیز کے دوش پر ایک مندیل ہوگی اور حضرت امام محمد باقر ؑ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے
روز عاشورہ کو واسطے کسی کام کے گھر سے باہر نہ جا روز نحس ہے کہ حاجت کسی مومن کی
اس دن بر نہیں آتی اور جو بر آوے اسکے واسطے مبارک نہیں ہوا اور نہ انمیں کوئی بھلائی اور نہ
بہتری ہرگز دیکھیگا اور ذخیرہ نہ کر اپنے گھر کے واسطے کوئی چیز کو جو کوئی اس روز اپنے گھر کے
واسطے کچھ ذخیرہ کرے اسکے واسطے مبارک نہیں ہے جو کچھ ذخیرہ کیا ہے اور اسکے اہل کے

واسطے بھی مبارک ہوگا جسکے لیے ذخیرہ کیا ہے تیس ذخیرہ کرنیکا ثواب ہزار ہزار حج اور
ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کہ ہمراہ رسول خدا صلعم کے ساتھ کیے ہوں اسکے
واسطے ہوگا اور ثواب مصیبت ہر پیغمبر و رسول و صدیق و شہید کا ہوگا جنہوں نے وفات
پائی ہے یا شہید ہوئے ہیں وقت ابتدائے خلقت دنیا سے روز قیامت تک اور بسند معتبر
حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی شب عاشورہ میں آنحضرت کی قبر شریف کے
پاس ہو اور حضرت کی زیارت کرے قیامت میں محشور ہوگا خون آلودہ جیسے شہدائے کربلا سے
درمیان انکے اور جو کوئی شب و روز عاشورہ میں زیارت کرے آنحضرت کی ایسا ہوگا کہ گویا
آنحضرت کے شہید ہوا ہو اور بسند صحیح آنحضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی حضرت امام حسین کی زیارت
کرے بہشت اسکے لیے واجب ہو اور زیارت مشہور شیخ طوسی رحمہ اور ابن قولویہ وغیرہ رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین نے روایت کی ہے سیف بن عمیرہ سے اور صالح بن عقبہ سے اور ان دونوں
نے محمد بن اسمعیل سے اور علقمہ بن محمد حضرمی سے اور ان دونوں نے مالک جہنی سے کہ حضرت
امام محمد باقر نے فرمایا کہ جو کوئی زیارت کرے حضرت امام حسین کی دسویں محرم کو یہاں تک ۲۱
حضرت کے پاس گریاں ہو ملاقات خدا سے کریگا قیامت میں ساتھ ثواب دو ہزار
ہزار حج اور دو ہزار ہزار عمرہ اور دو ہزار ہزار جہاد کے کہ ہر ایک انمیں سے رسول خدا صلعم
کے ساتھ کیا ہو علقمہ بن محمد نے کہا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر سے عرض کیا کہ مجکو ایسی
دعا تعلیم کیجیے کہ آج کے روز پڑھوں جبکہ چاہوں آنحضرت کی زیارت کروں نزدیک
سے اور وہ دعا کہ جب دور کے شہروں سے زیارت کروں اور پڑھوں فرمایا کہ اے علقمہ جبکہ
تو دو رکعت نماز پڑھے بعد اسکے کہ اشارہ کیا ہو آنحضرت کی طرف ساتھ سلام کے اور
کہا ہو بعد اشارہ و نماز اس قول کو کہ ذکر کیا جائیگا پس دعا کی ہوگی تو نے ساتھ اس دعا کے
کہ ملائکہ پڑھتے ہیں جس وقت کہ زیارت آنحضرت کی کرتے ہیں اور لکھتا ہے خدا تیرے
واسطے اس زیارت میں ہزار ہزار نیکی اور مٹاتا ہے ہزار ہزار گناہ اور بلند کرتا ہے ہزار ہزار درجے

بہشت میں ہزار ہزار درجے اور ہو گا تو ان لوگوں میں جو شہید ہوئے ہوں ساتھ حضرت امام حسین علیہ السلام
کے تا آنکہ شریک ہو تو انکے ساتھ انکے درجات میں اور نہ پہچانیں تجکو مگر وہ لوگ کہ شہید ہوئے
ہیں ان حضرت کے ساتھ اور لکھا جاوے تیرے واسطے ثواب ہر پیغمبر اور رسول کا اور اس
شخص کی زیارت کا ثواب جسنے زیارت کی ہو ان حضرت کی جب سے کہ حضرت شہید ہوئے
ہیں پس چاہیے کہ قبل ظہر باہر جا طرف جنگل کے یا کسی اونچی چھت پر اپنے گھر میں
اور اول دو رکعت نماز زیارت پڑھے نیت کرے کہ دو رکعت نماز زیارت روز
عاشورہ کی پڑھتا ہوں سنت قربۃً الی اللہ بعد دو رکعت کے بزیارت طرف قبر
آنحضرت کے اشارہ کرکے پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
وَابْنَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ
سَیِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خِیَرَةَ اللّٰہِ وَابْنَ
خِیَرَتِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ثَارَ اللّٰہِ وَابْنَ ثَارِهٖ وَالْوِتْرَ الْمَوْتُوْرَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْاَرْوَاحِ الَّتِیْ حَلَّتْ بِفِنَائِکَ وَاَنَاخَتْ
بِرَحْلِکَ عَلَیْکُمْ مِنِّیْ جَمِیْعًا سَلَامُ اللّٰہِ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ
وَالنَّهَارُ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْکَ
لَقَدْ عَظُمَتِ الرَّزِیَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِیْبَةُ بِکَ عَلَیْنَا وَعَلٰی
جَمِیْعِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِیْبَتُکَ فِی السَّمٰوَاتِ
عَلٰی جَمِیْعِ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ فَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ
وَالْجَوْرِ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً دَفَعَتْکُمْ عَنْ مَقَامِکُمْ
وَاَزَالَتْکُمْ عَنْ مَرَاتِبِکُمُ الَّتِیْ رَتَّبَکُمُ اللّٰہُ فِیْهَا وَلَعَنَ اللّٰہُ اُمَّةً
قَتَلَتْکُمْ وَلَعَنَ اللّٰہُ الْمُمَهِّدِیْنَ لَهُمْ بِالتَّمْکِیْنِ مِنْ قِتَالِکُمْ بَرِئْتُ

إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ وَأَوْلِيَائِهِمْ
يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ آلَ زِيَادٍ
وَآلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِي أُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ
وَلَعَنَ اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ شِمْرًا وَلَعَنَ اللّٰهُ أُمَّةً أَسْرَجَتْ
وَأَلْجَمَتْ وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّأَتْ لِقِتَالِكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي صَلَوَاتُ
اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِي بِكَ فَأَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي
أَكْرَمَ مَقَامَكَ وَأَكْرَمَنِي بِكَ أَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِكَ مَعَ إِمَامٍ
مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
عِنْدَكَ وَجِيهًا بِالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ إِنِّي أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ
وَإِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِلَى فَاطِمَةَ وَإِلَى الْحَسَنِ وَإِلَيْكَ بِمُوَالَاتِكَ
وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ قَاتَلَكَ وَنَصَبَ لَكَ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِمَّنْ أَسَّسَ
أَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ وَأَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَسَّسَ أَسَاسَ ذٰلِكَ وَبَنَى عَلَيْهِ
بُنْيَانَهُ وَجَرَى فِي ظُلْمِهِ وَجَوْرِهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَشْيَاعِكُمْ
بَرِئْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَأَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ ثُمَّ إِلَيْكُمْ
بِمُوَالَاتِكُمْ وَمُوَالَاةِ وَلِيِّكُمْ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَالنَّاصِبِينَ
لَكُمُ الْحَرْبَ وَبِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَشْيَاعِهِمْ وَأَتْبَاعِهِمْ وَأَوْلِيَائِهِمْ
يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ إِنِّي سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ
وَوَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاكُمْ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاكُمْ فَأَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي

أَكْرَمَنِي بِمَعْرِفَتِكُمْ وَمَعْرِفَةِ أَوْلِيَائِكُمْ وَرَزَقَنِي الْبَرَاءَةَ مِنْ
أَعْدَائِكُمْ أَنْ يَجْعَلَنِي مَعَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَنْ يُثَبِّتَ لِي
عِنْدَكُمْ قَدَمَ صِدْقٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يُبَلِّغَنِي
الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَأَنْ يَرْزُقَنِي طَلَبَ ثَارِي
مَعَ إِمَامٍ مَهْدِيٍّ ظَاهِرٍ نَاطِقٍ بِالْحَقِّ مِنْكُمْ وَأَسْأَلُ اللّٰهَ بِحَقِّكُمْ
وَبِالشَّأْنِ الَّذِي لَكُمْ عِنْدَهُ أَنْ يُعْطِيَنِي بِمُصَابِي بِكُمْ أَفْضَلَ مَا
يُعْطِي مُصَاباً بِمُصِيبَتِهِ مُصِيبَةً مَا أَعْظَمَهَا وَأَعْظَمَ رَزِيَّتَهَا
فِي الْإِسْلَامِ وَفِي جَمِيعِ أَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي
فِي مَقَامِي هٰذَا مِمَّنْ تَنَالُهُ مِنْكَ صَلَوَاتٌ وَرَحْمَةٌ وَمَغْفِرَةٌ
اللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَحْيَايَ مَحْيَا مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمَمَاتِي
مَمَاتَ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ وَسَلَامُكَ عَلَيْهِمْ اللّٰهُمَّ
إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُو أُمَيَّةَ وَابْنُ آكِلَةِ الْأَكْبَادِ اللَّعِينُ ابْنُ
اللَّعِينِ عَلَى لِسَانِكَ وَلِسَانِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ
وَمَوْقِفٍ وَقَفَ فِيهِ نَبِيُّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ اللّٰهُمَّ الْعَنْ أَبَا
سُفْيَانَ وَمُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَيَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَآلَ مَرْوَانَ عَلَيْهِمْ
مِنْكَ اللَّعْنَةُ أَبَدَ الْآبِدِينَ وَهٰذَا يَوْمٌ فَرِحَتْ بِهِ آلُ زِيَادٍ وَآلُ مَرْوَانَ
عَلَيْهِمُ اللَّعْنَةُ بِقَتْلِهِمُ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اللّٰهُمَّ فَضَاعِفْ
عَلَيْهِمُ اللَّعْنَ مِنْكَ وَالْعَذَابَ الْأَلِيمَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَقَرَّبُ
إِلَيْكَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي مَوْقِفِي هٰذَا وَأَيَّامِ حَيَاتِي بِالْبَرَاءَةِ
مِنْهُمْ وَاللَّعْنَةِ عَلَيْهِمْ وَبِالْمُوَالَاةِ لِنَبِيِّكَ وَآلِ نَبِيِّكَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ۔ پھر سو مرتبہ ۔ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ أَوَّلَ ظَالِمٍ

ظالم حق محمد وآل محمد وآخر تابع له على ذلك اللهم العن
العصابة التي جاهدت الحسين صلواتك عليه وشايعت و
بايعت وتابعت على قتله اللهم العنهم جميعا بعد اسکے دو رکعت
نماز پڑھے اور سو مرتبہ کہے السلام عليك يا ابا عبد الله وعلى الارواح
التي حلت بفنائك واناخت برحلك عليك مني سلام الله ابدا
ما بقيت وبقي الليل والنهار ولا جعله الله آخر العهد
مني لزيارتك السلام على الحسين وعلى علي بن الحسين و
على اولاد الحسين وعلى اصحاب الحسين پھر دو رکعت نماز پڑھ کر
کہے اللهم خص انت اول ظالم باللعن مني وابدأ به اولا ثم الثاني
ثم الثالث ثم الرابع اللهم العن يزيد بن معاوية خامسا والعن
عبيد الله بن زياد وابن مرجانة وعمر بن سعد وشمرا وآل
ابي سفيان وآل زياد وآل مروان الى يوم القيامة بعد اسکے دو رکعت
نماز پڑھ کر سجدہ میں جائے اور کہے اللهم لك الحمد حمد الشاكرين لك
على مصابهم الحمد لله على عظيم رزيتي اللهم ارزقني شفاعة
الحسين عليه السلام يوم الورود وثبت لي قدم صدق عندك
مع الحسين واولاد الحسين واصحاب الحسين الذين بذلوا
مهجهم دون الحسين عليه السلام بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھ کر اس
دعا کو پڑھے يا الله يا الله يا الله يا مجيب دعوة المضطرين
يا كاشف كرب المكروبين يا غياث المستغيثين ويا صريخ المستصرخين
ويا من هو اقرب الي من حبل الوريد ويا من يحول بين المرء
وقلبه ويا من هو بالمنظر الاعلى وبالافق المبين ويا من

هو الرحمن الرحيم على العرش استوى ويا من يعلم خائنة الأعين
وما تخفي الصدور ويا من لا يخفى عليه خافية ويا من لا تشتبه
عليه الأصوات ويا من لا تغلطه الحاجات ويا من لا يبرمه
إلحاح الملحين ويا مدرك كل فوت ويا جامع كل شمل ويا بارئ
النفوس بعد الموت يا من هو كل يوم في شأن يا قاضي الحاجات
يا منفس الكربات يا معطي السؤلات يا ولي الرغبات يا كافي
المهمات يا من يكفي من كل شيء ولا يكفي منه شيء في السماوات
والأرض أسألك بحق محمد وعلي وبحق فاطمة بنت نبيك و
بحق الحسن والحسين وبحق التسعة من ولد الحسين عليهم السلام
فإني بهم أتوجه إليك في مقامي هذا وبهم أتوسل
وبهم أتشفع إليك وبحقهم أسألك وأقسم وأعزم عليك
وبالشأن الذي لهم عندك وبالقدر الذي لهم
عندك وبالذي فضلتهم على العالمين وباسمك الذي
جعلته عندهم وبه خصصتهم دون العالمين و
به أبنتهم وأبنت فضلهم من فضل العالمين حتى فاق
فضلهم فضل العالمين أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تكشف
عني غمي وهمي وكربي وتكفيني المهم من أموري وتقضي عني
ديني وتجيرني من الفقر وتجيرني من الفاقة وتغنيني
عن المسألة إلى المخلوقين وتكفيني هم من أخاف
همه وعسر من أخاف عسره وحزونة من أخاف
حزونته وشر من أخاف شره ومكر من أخاف مكره

وَبَغْيِ مَنْ أَخَافُ بَغْيَهُ وَجَوْرِ مَنْ أَخَافُ جَوْرَهُ وَسُلْطَانِ مَنْ
أَخَافُ سُلْطَانَهُ وَكَيْدِ مَنْ أَخَافُ كَيْدَهُ وَمَقْدُرَةِ مَنْ أَخَافُ
بَلَاءَ مَقْدُرَتِهِ عَلَيَّ وَتَرُدُّ عَنِّي كَيْدَ الْكَيَدَةِ وَمَكْرَ
الْمَكَرَةِ اللّٰهُمَّ مَنْ أَرَادَنِي بِسُوءٍ فَأَرِدْهُ وَمَنْ كَادَنِي
فَكِدْهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَمَكْرَهُ وَبَأْسَهُ وَأَمَانِيَّهُ وَامْنَعْهُ
عَنِّي كَيْفَ شِئْتَ وَأَنَّى شِئْتَ اللّٰهُمَّ اشْغَلْهُ عَنِّي بِفَقْرٍ
لَا تَجْبُرُهُ وَبِبَلَاءٍ لَا تَسْتُرُهُ وَبِفَاقَةٍ لَا تَسُدُّهَا وَبِسُقْمٍ
لَا تُعَافِيهِ وَذُلٍّ لَا تُعِزُّهُ وَبِمَسْكَنَةٍ لَا تَجْبُرُهَا اللّٰهُمَّ اضْرِبْ
بِالذُّلِّ نَصْبَ عَيْنَيْهِ وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ الْفَقْرَ فِي
مَنْزِلِهِ وَالْعِلَّةَ وَالسُّقْمَ فِي بَدَنِهِ حَتَّى تَشْغَلَهُ عَنِّي بِشُغْلٍ
شَاغِلٍ لَا فَرَاغَ لَهُ وَأَنْسِهِ ذِكْرِي كَمَا أَنْسَيْتَهُ ذِكْرَكَ
وَخُذْ عَنِّي بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدِهِ وَرِجْلِهِ وَقَلْبِهِ
وَجَمِيعِ جَوَارِحِهِ وَأَدْخِلْ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ السُّقْمَ وَلَا
تَشْفِهِ حَتَّى تَجْعَلَ ذٰلِكَ لَهُ شُغْلًا شَاغِلًا بِهِ عَنِّي وَعَنْ ذِكْرِي
وَاكْفِنِي يَا كَافِي مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ فَإِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ
سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ
وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيثُهُ
سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ إِلَىٰ سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ وَمَلْجَأُهُ إِلَىٰ غَيْرِكَ
وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ فَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي وَمَفْزَعِي
وَمَهْرَبِي وَمَلْجَئِي وَمَنْجَايَ فَبِكَ أَسْتَفْتِحُ وَبِكَ أَسْتَنْجِحُ
وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ وَأَتَوَسَّلُ وَأَتَشَفَّعُ

فَاَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَاِلَيْكَ
الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَاَسْئَلُكَ يَا اللّٰهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَ
كَرْبِيْ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهٗ وَغَمَّهٗ
وَكَرْبَهٗ وَكَفَيْتَهٗ هَوْلَ عَدُوِّهٖ فَاكْشِفْ عَنِّيْ كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَ
فَرِّجْ عَنِّيْ كَمَا فَرَّجْتَ عَنْهُ وَاكْفِنِيْ كَمَا كَفَيْتَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّيْ
هَوْلَ مَا اَخَافُ هَوْلَهٗ وَمَؤُوْنَةَ مَا اَخَافُ مَؤُوْنَتَهٗ وَهَمَّ مَا
اَخَافُ هَمَّهٗ بِلَا مَؤُوْنَةٍ عَلٰى نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِيْ بِقَضَاءِ
حَوَائِجِيْ وَكِفَايَةِ مَا اَهَمَّنِيْ هَمُّهٗ مِنْ اَمْرِ اٰخِرَتِيْ وَدُنْيَايَ يَا
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا
مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ
الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِكُمَا وَلَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمَا اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ
حَيٰوةَ مُحَمَّدٍ وَّذُرِّيَّتِهٖ وَاَمِتْنِيْ مَمَاتَهُمْ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى
مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهِمْ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ
طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَيَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمَا اَتَيْتُكُمَا زَائِرًا وَّمُتَوَسِّلًا اِلَى
اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمَا وَمُتَوَجِّهًا اِلَيْهِ بِكُمَا وَمُسْتَشْفِعًا بِكُمَا اِلَى اللّٰهِ فِيْ
حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَاشْفَعَا لِيْ فَاِنَّ لَكُمَا عِنْدَ اللّٰهِ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ
وَالْجَاهَ الْوَجِيْهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفِيْعَ وَالْوَسِيْلَةَ اِنِّيْ اَنْقَلِبُ عَنْكُمَا
مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحَاجَةِ وَقَضَائِهَا وَنَجَاحِهَا مِنَ اللّٰهِ بِشَفَاعَتِكُمَا
لِيْ اِلَى اللّٰهِ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا اَخِيْبُ وَلَا يَكُوْنُ مُنْقَلَبِيْ مُنْقَلَبًا

تائبا خاسرا ئل يكون منقلبي منقلبا راجحا مفلحا منجحا مستجابا لي بقضاء جميع حوائجي وتشفعا لي الى الله انقلب على ما شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله مفوضا امري الى الله ملجئا ظهري الى الله متوكلا على الله واقول حسبي الله وكفى سمع الله لمن دعا ليس لي وراء الله ووراءكم يا سادتي منتهى ما شاء ربي كان وما لم يشأ لم يكن ولا حول ولا قوة الا بالله استودعكما الله ولا جعله الله آخر العهد مني اليكما انصرفت يا سيدي يا امير المؤمنين يا مولاي وانت يا ابا عبد الله يا سيدي وسلامي عليكما متصل ما اتصل الليل والنهار واصل ذلك اليكما غير محجوب عنكما سلامي ان شاء الله واسأله بحقكما ان يشاء ذلك ويفعل فانه حميد مجيد انقلبت يا سيدي عنكما تائبا حامدا لله شاكرا راجيا للاجابة غير آيس ولا قانط آئبا عائدا راجعا الى زيارتكما غير راغب عنكما ولا عن زيارتكما بل راجع عائد ان شاء الله ولا حول ولا قوة الا بالله يا سادتي رغبت اليكما والى زيارتكما بعد ان زهد فيكما وفي زيارتكما اهل الدنيا فلا خيبني الله مما رجوت وما املت في زيارتكما انه قريب مجيب۔ صفوان نے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا کہ معمول کرو اس زیارت کا اور پڑھو اس دعا کو اور اس طرح زیارت کرو میں ضامن ہوں خدا کی جانب سے اس بات کا کہ جو کوئی یہ زیارت اور یہ دعا پڑھے نزدیک یا دور سے زیارت اُسکی مقبول ہو اور اوسکی سعی کی قدر دانی کیجاوے

سلام اسکا آن حضرت کو پہونچے اور مجرب ہو ہر چند بڑی ہی حاجت ہو ای صفوان اس زیارت
کو اسی ضامنی کے ساتھ مین نے اپنے باپ سے اور انھون نے اپنے باپ حضرت علی بن الحسین
علیہم السلام سے اور انھون نے اسی ضمانت کے ساتھ اپنے والد حضرت امام حسین ع سے اور
انھون نے اسی ضمانت کے ساتھ حضرت امیر المومنین ع سے اور انھون نے حضرت رسولخدا صلعم سے اور انھون
نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے خداوند کریم سے ساتھ اسی ضامنی کے اور بتحقیق کہ حق تعالی
نے قسم اپنی ذات مقدس کی کھائی کہ جو کوئی امام حسین ع کی زیارت اس طرح
کرے نزدیک یا دور سے اور اس دعا کو پڑھے زیارت اسکی قبول کرونگا مین اور جو
حاجت طلب کرے بر لاؤنگا مین ہر چند بڑی حاجت ہو اور جو مانگے عطا کرونگا مین اور میری
درگاہ سے ناامید نہ پھرے اور اسکو شاد و خوشحال پھیرونگا مین بسبب بر آنے حاجتون کے
اور فائز ہونے بہشت کے اور آزاد ہونے جہنم سے اور جسکے لیے وہ شفاعت کرے قبول کرونگا
مین مگر دشمن اہلبیت ع ہو اور گواہ کیا خدا نے اس بات پر ملائکہ ملکوت اپنے کو پس جبرئیل ع نے
کہا یا رسول اللہ حق تعالی نے مجکو آپکی طرف بھیجا ہی واسطے بشارت اور سرور آپ کے
اور بشارت حضرت علی بن ابیطالب ع اور حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت امام حسین ع اور ائمہ ع کے تا قیامت پس
حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا ای صفوان جب تجکو کوئی حاجت ہو یہ زیارت پڑھ جہان کہین تو مقیم
ہو اور اس دعا کو پڑھ اور پروردگار سے حاجت طلب کر کہ البتہ بر آئیگی حق تعالی وعدہ خلافی
نہین فرماتا اور چونکہ حدیث مین تجویز اس زیارت کی ہر وقت مین وارد ہوئی
ہی پس اگر غیر روز عاشورہ مین پڑھے تو بجاے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا یَوْمٌ
تَبَرَّکَتْ بِہٖ بَنُوْ اُمَیَّۃَ کے یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ یَوْمَ قَتْلِ الْحُسَیْنِ
صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ یَوْمٌ تَبَرَّکَتْ بِہٖ بَنُوْ اُمَیَّۃَ پس یہ عمل جو اوپر مذکور ہوا عمل
زیارت عاشورہ کا ہے دوسرا ایک عمل روز عاشورہ کا اور لکھا جاتا ہی کہ عبد اللہ
بن سنان نے حضرت امام جعفر صادق ع سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا ای عبد اللہ

بہتر ہیں کہ اس روز یعنی عاشورہ کو یہی کچھ جامہ پاکیزہ پہنے تو اور سینہ کھولے اور آستینوں کو کہنیوں تک چڑھا لے مانند اہل مصیبت کے پس باہر جا بیابان یا ایسے مکان میں کہ کوئی تجکو نہ دیکھے یا خانہ خالی میں بسبب تقیہ کے بوقت چاشت پس چار رکعت نماز بجا لا ساتھ خشوع اور خضوع کے اور اچھے رکوع کے اور بعد دو دو رکعت کے سلام کہے اور رکعت اول میں بعد الحمد سورہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورہ قل ہو اللہ احد اور تیسری رکعت میں بعد الحمد سورہ احزاب اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اِذَا جَآءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ اور اگر یہ سورے نہ جانتا ہو تو جونسے سورے چاہے پڑھے بعد نماز کے منہ اپنا روضہ مقدسہ کی طرف کر اور خیال میں لا شہادت امام مظلوم اور اولاد و اقارب و اصحاب اور سلام کر یعنی زیارت عاشورہ مذکورہ بالا بجا لا اور صلوات بھیج اور لعنت کر حضرت کے قاتلوں پر اور بروایت دیگر ہزار بار لعنت کر قاتلان حضرت پر کہ ہر لعنت میں ہزار حسنات تیرے واسطے لکھے جاینگے اور ہزار گناہ محو ہوینگے اور ہزار درجات بہشت میں بلند ہونگے اور بہتر یہ ہے کہ ہزار مرتبہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ پس فرمایا کہ بعد ازاں جس جگہ کہ کھڑا ہو تو چند قدم آگے بڑھا اور آگے بڑھنے میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَائِہٖ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ کہے اور پیچھے چند قدم ہٹے اور ہٹنے میں بھی یہی پڑھتا جاوے اور اگر سات مرتبہ ایسا کرے بہتر ہے اور فرمایا کہ ان سب حالات میں چاہیے کہ محزون و غمناک و گریان رہے تو پھر اپنی جگہ پر واپس آئے اور ہاتھ اٹھا کر کہے اَللّٰھُمَّ عَذِّبِ الْفَجَرَةَ الَّذِیْنَ شَاقُّوْا رَسُوْلَکَ وَحَارَبُوْا اَوْلِیَائَکَ وَعَبَدُوْا غَیْرَکَ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَکَ وَالْعَنِ الْقَادَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ کَانَ مِنْھُمْ فَخَبَّ وَاَوْضَعَ مَعَھُمْ اَوْ رَضِیَ بِفِعْلِھِمْ لَعْنًا کَثِیْرًا اَللّٰھُمَّ وَعَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِکَ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ

واستنقذهم من أيدي المنافقين المضلين والكفرة الجاحدين
وافتح لهم فتحا يسيرا وأتح لهم روحا وفرجا قريبا واجعل
لهم من لدنك على عدوك وعدوهم سلطانا نصيرا اللهم
إن كثيرا من الأمة ناصبت المستحفظين من الأئمة وكفرت
بالكلمة وعكفت على القادة الظلمة وهجرت الكتاب والسنة
وعدلت عن الحبلين اللذين أمرت بطاعتهما و
التمسك بهما فأماتت الحق وحادت عن القصد و
مالأت الأحزاب وحرفت الكتاب وكفرت بالحق لما جاءها و
وتمسكت بالباطل لما اعترضها وضيعت حقك وأضلت خلقك
وقتلت أولاد نبيك وخيرة عبادك وحملة علمك وورثة
حكمتك ووحيك اللهم فزلزل أقدام أعدائك وأعداء رسولك
وأهل بيت رسولك اللهم وأخرب ديارهم وافلل سلاحهم
وخالف بين كلمتهم وفت في أعضادهم وأوهن كيدهم
واضربهم بسيفك القاطع وارمهم بحجرك الدامغ و
طمهم بالبلاء طما وقمهم بالعذاب قما وعذبهم
عذابا نكرا وخذهم بالسنين والمثلات التي أهلكت
بها أعداءك إنك ذو نقمة من المجرمين اللهم إن
سنتك ضائعة وأحكامك معطلة وعترة نبيك في
الأرض هائمة اللهم فأعن الحق وأهله واقمع الباطل
وأهله ومن علينا بالنجاة واهدنا إلى الإيمان وعجل فرجنا
وانظمه بفرج أوليائك واجعلهم لنا ودا واجعلنا لهم

وَفُدَّ اللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ
عِيْدًا وَاسْتَهَلَّ بِهٖ فَرَحًا وَمَرَحًا وَخُذْ اٰخِرَهُمْ كَمَا اَخَذْتَ
اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيْلَ عَلٰى ظَالِمِيْ اَهْلِ بَيْتِ
نَبِيِّكَ وَاَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ وَجَمَاعَتَهُمْ
اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى
عِتْرَةِ نَبِيِّكَ الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةٍ مِنَ
الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ الْمُبَارَكَةِ وَاَعْلِ اللّٰهُمَّ كَلِمَتَهُمْ وَاَفْلِجْ
حُجَّتَهُمْ وَاكْشِفِ الْبَلَاءَ وَاللَّاْوَاءَ وَحَنَادِسَ الْاَبَاطِيْلِ
وَالْعَمٰى عَنْهُمْ وَثَبِّتْ قُلُوْبَ شِيْعَتِهِمْ وَحِزْبِكَ عَلٰى طَاعَتِكَ
وَوِلَايَتِهِمْ وَنُصْرَتِهِمْ وَمُوَالَاتِهِمْ وَاَعِنْهُمْ وَامْنَحْهُمُ الصَّبْرَ
عَلَى الْاَذٰى فِيْكَ وَاجْعَلْ لَهُمْ اَيَّامًا مَشْهُوْدَةً وَاَوْقَاتًا
مَحْمُوْدَةً تُوْشِكُ فِيْهَا فَرَجَهُمْ وَتُوْجِبُ فِيْهَا تَمْكِيْنَهُمْ وَنَصْرَهُمْ
كَمَا ضَمِنْتَ لِاَوْلِيَائِكَ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ فَاِنَّكَ
قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا اَللّٰهُمَّ
فَاكْشِفْ غُمَّتَهُمْ يَا مَنْ لَا يَمْلِكُ كَشْفَ الضُّرِّ اِلَّا هُوَ
يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَاَنَا يَا اِلٰهِيْ عَبْدُكَ الْخَائِفُ
مِنْكَ وَالرَّاجِعُ اِلَيْكَ السَّائِلُ لَكَ الْمُقْبِلُ عَلَيْكَ اللَّاجِئُ
اِلٰى فِنَائِكَ الْعَالِمُ بِاَنَّهٗ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ

فتقبل دعائی واسمع یا الهی علانیتی ونجوای واجعلنی ممن
رضیت عمله وقبلت نسکه ونجیته برحمتک انک انت العزیز
الکریم اللهم وصل اولا وآخرا علی محمد وآل محمد وبارک علی
محمد وآل محمد وارحم محمدا وآل محمد باکمل وافضل ما صلیت
وبارکت وترحمت علی انبیائک ورسلک وملائکتک وحملة
عرشک بلا اله الا انت اللهم لا تفرق بینی وبین محمد
وآل محمد صلواتک علیه وعلیهم واجعلنی یا مولای من
شیعة محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین وذریتهم
الطاهرة المنتجبة وهب لی التمسک بحبلهم والرضا بسبیلهم
والاخذ بطریقتهم انک جواد کریم پھر سجدے میں جا اور رخسارہ خاک
پر رکھ اور کہہ یا من یحکم ما یشاء ویفعل ما یرید انت حکمت
فلک الحمد محمودا مشکورا فعجل یا مولای فرجهم وفرجنا بهم
فانک ضمنت اعزازهم بعد الذلة وتکثیرهم بعد القلة و
اظهارهم بعد الخمول یا اصدق الصادقین ویا ارحم الراحمین
فاسئلک یا الهی وسیدی متضرعا الیک بجودک وکرمک
بسط املی والتجاوز عنی وقبول قلیل عملی وکثیره والزیادة
فی ایامی وتبلیغی ذلک المشهد وان تجعلنی ممن یدعی فیجیب
الی طاعتهم وموالاتهم ونصرهم وترینی ذلک قریبا
سریعا فی عافیة انک علی کل شیء قدیر پھر اپنا سر طرف آسمان کے
بلند کر اور کہہ اعوذ بک ان اکون من الذین لا یرجون ایامک
فاعذنی یا الهی برحمتک من ذلک پس جبکہ ایسا کرے تو یہ عمل بہتر ہے تیرے

واسطے بہت سے بچوں اور بہت سی عمروں بے سے کہ اُسمین مال بہت صرف کیا ہو توسنہ اوسے
لیئے بدن کو تعب مین ڈالا ہو اور اپنے اہل عیال سے جدا ہوتو اور جان تو کہ جو کوئی یہ نماز اس
دن پڑھے اور یہ دعا پڑھے اخلاص سے اور یہ عمل یقین و تصدیق کے ساتھ بجا لاوے اللہ تعالی
دس خصلتین اُسکو عطا کرے کہ اُنمین سے یہ ہے کہ بُری موت سے اُسکی حفاظت کرے
مثل ڈوبنے اور جلنے کے اور عمارت کے نیچے دبجانے سے اور شل ہونے سے اور تا مرگ کوئی دشمن اُسپر
مسلط نہو اور بچاوے اُسکو دیوانگی و خورہ و پیسی سے اور اُسکی اولاد کو چار پشت تک ان
اسباب سے محفوظ رکھے اور شیطان کو اور شیطان کے دوستوں اور یاروں کو مسلط نہ کرے
اُسپر اور اوسکی چار پشت تک اور منقول ہے کہ جو کوئی یہ دعا روز عاشورہ پڑھے سال آئندہ تک
امان الٰہی میں رہے وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ عَلٰی
جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاۤءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْاَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَهَی الْعِلْمِ
وَمَبْلَغَ الرِّضٰی وَزِنَةَ الْعَرْشِ وَسَعَةَ الْکُرْسِیِّ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ
مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَیْهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ کَلِمَاتِ
اللّٰهِ التَّامَّاتِ کُلِّهَا وَاَسْئَلُهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِهٖ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ
وَسَلَّمَ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاۤءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَاقْضِ حَاجَتِیْ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ وَطَوِّلْ عُمْرِیْ فِیْ طَاعَتِكَ وَرِضَاكَ بِرَحْمَتِكَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور وارد ہے کہ جو کوئی روز عاشورہ دس مرتبہ یہ دعا پڑھے
نگاہ رکھے حق تعالے اُسے جمیع آفت و شر سے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحُسَیْنِ
وَاَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِیْهِ فَرِّجْ عَنِّیْ مِمَّا اَنَا فِیْهِ
بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور مناسب ہے کہ زیارت آخر روز عاشورہ کو کہ وہ

مشتمل ہو زیارت سائر شہدا و تعزیت حضرت رسول خدا و ائمہ ہدا صلوات اللہ علیہم
اجمعین پر پڑھے۔ اوّل دو رکعت نماز زیارت پڑھے بعد کو اس زیارت کو بجا لاوے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صِفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ
نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُوسٰى كَلِيمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ
عِيسٰى رُوحِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ عَلِيٍّ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ
الشَّهِيدِ سِبْطِ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْبَشِيرِ النَّذِيرِ وَ ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ
وَ ابْنَ خِيَرَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَ ابْنَ ثَارِهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ اَيُّهَا الْوِتْرُ الْمَوْتُورُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْاِمَامُ الْهَادِي
الزَّكِيُّ وَ عَلٰى اَرْوَاحٍ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَ اَقَامَتْ فِي جِوَارِكَ وَ
وَفَدَتْ مَعَ زُوَّارِكَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ مِنِّي مَا بَقِيتُ وَ بَقِيَ
اللَّيْلُ وَ النَّهَارُ فَلَقَدْ عَظُمَتْ بِكَ الرَّزِيَّةُ وَ جَلَّ الْمُصَابُ فِي
الْمُؤْمِنِينَ وَ فِي الْمُسْلِمِينَ وَ فِي اَهْلِ السَّمٰوَاتِ اَجْمَعِينَ وَ فِي سُكَّانِ
الْاَرَضِينَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ وَ تَحِيَّاتُهُ
عَلَيْكَ وَ عَلٰى آبَائِكَ الطَّيِّبِينَ الْمُنْتَجَبِينَ وَ عَلٰى ذَرَارِيهِمُ
الْهُدَاةِ الْمَهْدِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَ عَلَيْهِمْ
وَ عَلٰى اَشْيَاعِكَ وَ عَلٰى اَرْوَاحِهِمْ وَ عَلٰى زُوَّارِكَ وَ عَلٰى الَّذِينَ يُؤُمُّونَهُمْ

اَللّٰهُمَّ لَقِّهِمْ مِنْكَ رَحْمَةً وَرِضْوَانًا وَرَوْحًا وَرَيْحَانًا اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ
سَيِّدِ الْوَصِيِّيْنَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
شَهِيْدُ يَا ابْنَ الشَّهِيْدِ يَا اَخَا الشَّهِيْدِ يَا اَبَا الشُّهَدَاءِ اَللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ
عَنِّيْ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ
وَفِيْ كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا سَلَامُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِيْنَ مَعَكَ
سَلَامًا مُتَّصِلًا مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ
بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْعَبَّاسِ بْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَى
الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ
مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ اَلسَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيْلٍ اَلسَّلَامُ عَلٰى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ
مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ
بَلِّغْهُمْ عَنِّيْ تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَّسَلَامًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكِ
الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَحْسَنَ اللّٰهُ
لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ
الْحَسَنُ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ
يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا ضَيْفُ اللّٰهِ وَضَيْفُكَ وَجَارُ

وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَجَارٍ قِرىً وَقِرَىً فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَنْ يَرْزُقَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اِنَّهُ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ

فصل ۱۱۷ – اختیارات غرۂ ماہ محرم

اس حدیث کو شیخ صدوق محمد بن بابویہ رحمۃ اللہ نے روایت کیا ہے بسند متصل حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آن حضرت نے فرمایا کہ کتاب دانیال پیغمبر میں دیکھا میں نے اختیارات غرۂ ماہ محرم کو کہ لکھا تھا کہ ہر گاہ جس سال اول محرم روز یکشنبہ ہو اس سال سردی اور ہوا اور بارش کثرت سے ہو برف کی فراوانی غلہ کی گرانی ہو اور طاعون اور بچوں کی موت زیادہ ہو زراعت آفات سے محفوظ رہے بعض درختان میوہ دار پر آفت آئے۔ عرب میں باہم لڑائی ہو اور اسیر و غنیمت بہت عرب کے ہاتھ آئے۔ دوسری روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ چارپایوں میں آفت آئے اور گھوڑوں کو عارضۂ قولنج عارض ہو اور درد گلو اور زکام اور اسی سبب سے درد پیدا ہوں اور تمام شہروں میں بوڑھے اور عورتیں بہت مریں۔ خصوصاً عراق اور بغداد اور اسکے اطراف میں اور روم میں آدمی کثرت سے مریں اور روم اور عرب میں باہم جنگ ہو عرب غالب ہو روم مغلوب۔ اور بابل میں امن رہے اور کسریٰ اور اسکے اطراف میں بہت اختلاف اور غلہ کا قحط ہو اور عرب سے ترسان ہوں دریائے عمان اپنے تعدی کرے۔ گیاہ بکثرت ہو آخر سال و اول اور آبلہ اور گرمی بہت ہو جانوروں کی افراط ہو روغن اور گوشت اور شہد اور کتان گران ہوں۔ اور خربزے درختوں میں فاسد ہوں اور انگور اور میوے بلاد فارس اور بلاد ان میں اچھے ہوں اور بلاد روم اور اسکے قرب و جوار کے درختوں پر آفت آئے۔ اور ظروف مس وغیرہ و اون و سوگران ہوں مرغان خانگی کم ہوں اور مرغان شکاری زیادہ تلف ہوں۔ بلاد یمن میں اختلاف

عظیم واقع ہو اور شاید کہ نہب و غارت کی نوبت پہونچے اور شاید چاند یا سورج میں گہن لگے
اور اس سال کے ایک مہینے میں خونریزی زیادہ ہو اور کہتے ہیں کہ ایسے ہی سال میں قابیل نے
ہابیل کو مارا اور آخر اس سال کا نیک ہی ہے اگر اول محرم روز یکشنبہ ہو تو موسم سرما
اچھی طرح گذرے بارش کثرت سے ہو بعض درختوں اور زراعت کو آفت پہونچے
انواع و اقسام کے درد اور مرگ سخت واقع ہوں شہد کم ہو اور ہوا میں اثر طاعون اور
وبا کا ظاہر ہو آخر سال بادشاہ کو غلبہ ہو مطابق دوسری روایت کے سردی زیادہ
اور گرمی معتدل ہو اور اکثر بلاد عراق میں مینہ برسے اور زراعت وغیرہ بہتر ہوں
اور بحرین اور حجاز و قسطنطنیہ اور اسکے اطراف کے میووں پر آفت آئے اور بلاد مشرق اور
بلاد جبل میں ارزانی ہو اور گوسفند اور شہد کی فراوانی ہو گیاہ صحرا کثرت سے ہو اور شہروں
میں دیوانگی اور مستی ہو ایک مہینے میں آدمیوں کو درد بہت عارض ہوں آخر سال بوجہ اختلاف
سلاطین گرانی ہو اور غیر بلاد مصر اور بلاد ہند میں بچے بہت ضائع ہوں اور بچھو
اور روغن بہت ہووے بادشاہوں میں باہم جنگ و جدال اور عوام الناس
میں اختلاف واقع ہو عرب و عجم میں لڑائی ہو عوام الناس اور بنگالوں میں فساد
ہو شام میں لڑائی اور فتنہ و فساد بہت ہوں اور حاکم بعض مفسدوں کو قتل کرے اور آذربائیجان
جبل اور ہمدان اور اسکے اطراف میں کشت و خون ہو اور کوئی مرد جلیل القدر انمیں مارا جاوے
اور بادشاہ بابل کو آدمیوں پر غلبہ ہو بعض وزیروں میں اختلاف ہو اور بادشاہ کسی
طرف بھاگ جاوے یا مارا جاوے اور ایک گروہ بادشاہ پر چڑھائی کرے اور مغلوب ہو ایک
ستارہ مشرق کی طرف سے نکلے کہ دو دنبالے رکھتا ہو اور اسکے اثر سے قتل و غارت
اور گرانی ظاہر ہو اور ہوائے سخت اس صحرا اور دریا میں چلے اور امراض کی کثرت ہو شہد
گران ہو حاجی لوٹے جائیں تمام یا بعض حصہ چاند کا گہنا جائے اگر اول محرم
روز دوشنبہ ہو تو موسم سرما خوب گذرے گرمی زیادہ ہو بارش وقت پر زیادہ ہو

گا اور گوسفند بہت پیدا ہوں۔ شہد بہت ہو۔ نرخ اشیاء خوردنی کا بلاد جبل یعنی اُن شہروں
میں کہ درمیان آذربائجان و عراق و عرب و خوزستان و فارس کے ہیں ارزان ہو۔ بعض کا قول
ہے کہ ہمدان اور حوالی اسکے میں ارزان رہے میوے بہت ہوں۔ عورتیں بہت مریں۔ اس
سال کوئی شخص بادشاہ پر خروج کرے اور زکام بلاد جبل میں بہت ہو۔ دوسری روایت
میں ہے کہ بارش اس سال بہت ہو اور نرخ گراں ہو اور زکام ہو میوے بلاد فارس اور شام
اور بصرہ میں خوب پیدا ہوں اور خربوزہ و خیار ولایت مشرق و عمان میں بہت پیدا ہوں
اور اس سال میں خرما اور میوے اور گوشت اور روغن بہت ہو لیکن روپیہ آدمیوں
کے پاس کم ہو۔ بلاد ہند اور اسکندریہ اور مغرب میں مرض سودا اور درد دیوانگی بہت ہو۔
توہم مراق میں عورتوں کے نکاح بہت ہوں دریا طغیانی کرے اور بعض شہر غرق ہوں کثرت
آب اور سیلاب سے درختوں تک مصر میں تحریر اختلاف واقع ہو ... اور دریا ...
جنگلوں میں پانی جمع رہیں۔ بلاد جبل اور اسکے اطراف میں زکام بہت ہو اور حبوبات اور
میوے کم ... میں فراوان اور ارزان ہوں لیکن فساد واقع ہو۔ شام و عرب میں فتنہ
برپا ہو۔ خارج لوائی مشرق یا جنوب اسکے مالکوں کے قبضہ سے نکل جاے۔ احتمال ہے کہ
سورج یا چاند میں گہن لگے۔ آدمیوں کو اضطراب ہو۔ حاجی سلامت رہیں۔ مگر چوروں
سے تکلیف پائیں۔ اگر اول محرم روز شنبہ ہو سردی زیادہ ہو۔ بلاد و ناحیہ مشرق
میں گوسفند و شہد بہت ہو بعض درختان انگور کو صدمہ پہونچے۔ ناحیہ مشرق اور شام میں آسمان
پر ایسا حادثہ ظاہر ہو کہ اس سے بہت خلقت ضائع ہو۔ زیر دست خروج کرنیوالا بادشاہ پر خروج
کرے بادشاہ غالب آوے۔ فارس میں بعض غلوں پر آفت آے۔ آخر سال نرخ گراں ہو۔ دوسری روایت
ظاہر ہوتا ہے کہ زراعت بہت ہو بارش کثرت سے ہو فصل خوب گذرے بلاد جبل میں میوہ جات بہت ہوں۔
گندم اور جو اور عدس بہت ہو۔ ایام گرما میں بارش ہو۔ بصرہ میں وبا اور ریاح اور باقلا بہت پیدا ہو
خرما کم ہو سردی سے انار یعنی چنا پر آفت آئے۔ فارس میں ٹیڑی سے زراعت کو

نقصان پہونچے سیبوں کے اس سال بہت ہوں ۔ اور روپیہ کم ہو ۔ شفتالو اور امرود اور بادام
کثرت سے پیدا ہوں ۔ اول سال نرخ تمام شہروں میں ارزان ہو ۔ شہد بہت ہو ۔ خربوزہ
اور خیار پر آفت آئے ۔ شکار دریا بہت ہو ۔ مغرب میں سردی اور گرمی سے غلہ کو نقصان
پہونچے ۔ بعض شہروں میں کوئی شخص بادشاہ پر خروج کرے ۔ بادشاہ عجم و ترک کو اضطراب
ہو ۔ عرب اور عجم اور اہل عراق میں جدال و قتال ہو ۔ ایک شخص مشائخ عرب
سے مارا جائے اور اسکے مویشی میں آخر سال مرگ پیدا ہو ۔ آسمان میں ستارہ
دمدار ظاہر ہو کہ علامت جنگ و گرانی کی ہو ۔ یا سرخی عظیم ظاہر ہو کہ سبب ہلاک بعض وزرا کا
ہو ۔ اور مصر و شام اور صقالبہ میں فتنہ برپا ہو ۔ اگر اول محرم روز چہارشنبہ ہو ۔
سردی بدرجۂ اوسط ہو ۔ بہار میں باران برسے کہ اس سے نفع ہو ۔ غلہ اور میوے
بلاد جبل اور مشرق میں بہت ہوں ۔ مرد بہت مریں ۔ آخر سال زمین بابل اور بلاد جبل
کے میووں پر آفت آئے ۔ نرخ غلہ ارزان ہو ۔ بادشاہ دشمنوں پر غالب آوے اور بروایت
دیگر شہد بہت ہو ۔ بچے اکثر ضائع ہوں ۔ زراعت اہل شام کو ٹڈی تلف کرے ۔ اور
آخر سال قحط ہو ۔ بارش اس سال خوب ہو ۔ اکثر مکان گرجائیں ۔ درخت خرمے کے ضائع
ہوں ۔ رعد و برق عظیم ظاہر ہو ۔ آندھیاں بہت چلیں ۔ بیماری کثرت سے ہو ۔
حاملہ عورتیں اکثر مریں ۔ آخر سال ناحیۂ فارس میں موت بہت ہو ۔ جانوران وحشی و شکاری
کثرت سے ہوں ۔ سبزہ و گیاہ خوب پیدا ہوں ۔ خرید و فروخت کے معاملے بہت ہوں ۔ اونٹوں
میں گرمی پیدا ہو ۔ شاید چارپایوں میں مرگ واقع ہو ۔ فصل خزان میں بیماری بہت
رہے ۔ اطراف مدینہ میں جنگ عظیم واقع ہو ۔ مشائخ اور علما بہت مریں ۔ بلاد یمن
خوب قتل و غارت سے خراب اور پھر آباد ہو ۔ درمیان عرب و رہاویوں کے کشت و خون
ہو ۔ بادشمال چلے ۔ اکثر اسباب اور روئی گران ہو ۔ ابریشم اور حریر ارزان اور بہتر ہو ۔ عجم
اور عرب میں لڑائیاں ہوں ۔ عجم غالب ہو ۔ بادشاہ روم ہلاک ہو ۔ ایام سرما میں [illegible] کی

بیماری ہو۔ بادشاہوں مین باہم اختلاف ہو۔ ولایت پارس اور بصرہ مین فتنہ و فساد برپا ہو
اگر اول محرم روز پنجشنبہ ہو۔ اول و آخر سال بہت درد پیدا ہوں۔ روم کو مسلمانوں
پر غلبہ ہو عرب آخیر غالب آوین ہند مین لڑائیاں ہوں۔ بادشاہ عرب مضطر ہوں۔ اور
بروایت دیگر اول سال بارش و سردی کم ہو۔ رعد و برق بے باران بہت ہو۔ غلّا اور
میوے بہ نسبت بلاد جبل مین ارزان و فراوان ہوں۔ سفر دریا اس سال مین نیک ہو۔ مچھلی کا
شکار بہت ہو۔ روغن اور نان گران ہو۔ آب نیل طغیانی کرے۔ روم مسلمانوں پر حملہ
کرین مسلمان غالب ہوں۔ بادیہ مین لڑائی بہت ہو۔ شاید کہ ایک شخص انکے مشائخ سے
مارا جاوے۔ بعض شہروں مین کوئی شخص بادشاہ پر خروج کرے اور بھاگے اکثر بلاد
خصوصًا فارس مین بہت لڑائی ہو۔ دزدی اور رہزنی زیادہ ہو۔ حکام رعایا پر ظلم کرین
آندھیاں بہت آوین اکثر درخت ٹوٹ جائین اور تجارت قسطنطنیہ اور اسکے نواحی مین
انکے بادشاہ اور عربوں سے فساد ہو بادشاہ غالب رہے۔ بلاد حبش اور اسکے اطراف
مین بہت لڑائیاں ہوں۔ بلاد فارس مین دیہاتون مین طائفون سے آخر سال فتنہ برپا ہو
اس سال گایوں مین موت بہت ہو اور بکریاں بہت پیدا ہوں۔ شاید چاند گہن ہو حاکم
قسطنطنیہ مارا جاوے یا بھاگے یا محصور ہو یا تخت سے اتار دیا جاوے۔ ولایت عجم مین
اس سبب سے خرابی واقع ہو بادشاہ اور وزیر بیدردون کے ظلم سے روپیہ کم ہو خلقت بسبب
تنگی معاش کے جان سے تنگ ہو اور یہی خلقت سے جاتی رہے۔ عرب عجم پر زیادتی کرین اور
بہت لوگوں کو مارین اور انکی ولایت کو خراب کرین۔ عرب روم پر حملہ کرین اکثر مکان
بادشاہ روم کے قبضے سے نکل جائین۔ بادشاہ عجم اکثر جگہ مغلوب ہو۔ بہیان سال
مین بارش کثرت سے اور بے فائدہ ہو۔ رعد و برق بہت ہو۔ سب طرف سے بادشاہ پر حملہ
کرین خصوصًا طائفہ ترکان و خوارزم اور قطب شمال سے چڑھائی کرین خرابی طبرستان
پر آوے ترک عجم سے لڑین اور غالب آوین رعیت پامال اور گشتہ ہو۔ خشکسالی ہو اس سال سے

سال آئندہ تک بادشاہ عجم مشرق کی طرف حرکت کرے تو نامردی اور بزدلی اسپر طاری ہو
اور راستہ میں اسکو کوئی عارضہ عارض ہوا اور مدت تک رہے اور اہل خراسان اور ساکنان بلاد
فتنہ و فساد کریں۔ احتمال ہے کہ عجم سے ایک لشکر عراق اور خراسان میں جمع ہو قاصد ولایت
کفر کے بادشاہ کے پاس آویں۔ اول سال گندم گران ہووے دریا میں فتنہ برپا ہووے اہل عمان
کو اضطراب عظیم ہووے۔ اکثر ولایت و دیار قتل و غارت سے خراب ہوں اور
بعض شہر والیان ملک کے ہاتھ آویں۔ بادشاہ کا ادبار اور صاحب خروج کا
اقبال ہووے۔ امیر جلیل القدر قتل ہووے اکثر آفتاب کو گہن لگے۔ بعضے مقام اہل اسلام
کے تصرف سے نکل جاویں۔ اگر اول محرم روز جمعہ ہووے سردی اور بارش کم ہووے
بلاد جبل میں دس ہزار فرسخ تک غلہ کم ہووے آدمی بہت مریں۔ اطراف مغرب میں
گرانی ہووے بعض درختوں کو آفت پہونچے۔ روم کو فارس پر غلبہ عظیم ہوا اور دوسری روایت
سے غلہ مصر اور شام اور حبشہ میں کم پیدا ہو بلاد مغرب اور بلاد فرنگ اور اندلس میں
گرانی ہووے اور بلاد فارس میں ارزانی ہووے غلہ بصرہ اور عراق میں خوب ہو لیکن بادشاہ
اُنپر ظلم و ستم کرے۔ اور جبل اور اسکے نواحی میں غلہ کامل پیدا ہووے۔ انگور اور
گندم بصرہ اور شام میں بہت تحمل میں آوے۔ کوئی شخص متابعین کے مصر میں
مارا جاوے۔ میوہ اس سال خوب ہووے۔ آب دجلہ اسقدر طغیانی کرے کہ بغداد
تا حصۂ شرقی غرق ہووے۔ ایک بادشاہ بادشاہان ہند سے مرے اول ماہ ربیع الآخر
سے جمادی الثانی تک۔ اس سال بہت سے درد آدمیوں کو لاحق ہوں علی الخصوص
درد گلو و درد پشت اور درد سر اور درد حلق اور امراض شکم و کلفت و دمل وغیرہ
بہت ہوں اکثر حاملہ عورتوں کے لڑکے پیدا ہوں اور بہت انجن سے مریں ایک امیر
شام سے ظاہر ہوا اور مدینہ پر قابض ہو بعض بلاد میں ٹیڑی آوے اور نقصان پہونچاوے
کوئی شخص بادشاہ پر خروج کرے۔ اہل عجم قوی ہوں زمین عراق میں خوف و اضطراب

واختلاف بہت پیدا ہوں۔ حاجیوں کو خوف ہو۔ ایک مرد بزرگ شام میں قتل ہو۔
بلاد خراسان میں فتنۂ عظیم ظاہر ہو اور درد پیدا ہوں آنچہ کثرت سے ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

فصل ۱۱۸-اعمال ماہ صفر

واضح ہو کہ تاریخ ساتویں ماہ صفر کو روز ولادت حضرت امام موسیٰ کاظم ع ہے پس اس دن
زیارت آنحضرت ع پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے وہ زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حُجَّةَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَا نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مَنْ بَدَا
لِلّٰہِ فِیْ شَانِہٖ اَتَیْتُكَ زَائِرًا عَارِفًا بِحَقِّكَ مُعَادِیًا لِاَعْدَائِكَ
مُوَالِیًا لِاَوْلِیَائِكَ فَاشْفَعْ لِیْ عِنْدَ رَبِّكَ یَا مَوْلَایَ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكُمْ یَا اَهْلَ بَیْتِ النُّبُوَّةِ وَمَوْضِعَ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةِ
وَمَهْبِطَ الْوَحْیِ وَمَعْدِنَ الرَّحْمَةِ وَخُزَّانَ الْعِلْمِ وَعِتْرَةَ خِیَرَةِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اور اٹھائیسویں ماہ صفر روز
وفات جناب امام حسن علیہ السلام ہے پس اس تاریخ زیارت جناب امام حسن ع پڑھنا
باعث ثواب ہے اور زیارت آنحضرت ع ماہ رمضان میں بیان ہو چکی ہے۔ جمال الصالحین
میں ہے کہ جو کوئی ہر روز اس مہینے میں دس مرتبہ اس دعا کو پڑھے جو بلائیں کہ اس مہینے
میں نازل ہوں ان سے امین ہووے اور وہ دعا یہ ہے یَا شَدِیْدَ الْقُوٰی
یَا شَدِیْدَ الْمِحَالِ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ ذَلَّتْ بِعَظَمَتِكَ جَمِیْعُ
خَلْقِكَ یَا مُجْمِلُ یَا مُنْعِمُ یَا مُفْضِلُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ
الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ
اور بیسویں ماہ کی مشہور ہے ہاں ہیں یعنی چہلم جناب سید الشہداء علیہ السلام اور کتب

معتبرہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ علامات مومن
پانچ چیزیں ہیں اوّل اکاون رکعت فریضہ و نافلہ شب و روز پڑھنا اور زیارت اربعین
بجالانا اور انگوٹھی سیدھے ہاتھ میں پہننا اور سجدۂ شکر میں خاک پر پیشانی رکھنا اور
بسم اللہ با آواز بلند کہنا اور کیفیت زیارت بسند معتبر منقول ہے صفوان جمال سے کہا کہ
میرے مولا حضرت امام جعفر صادقؑ نے مجھ سے فرمایا کہ اربعین کے روز زیارت کر جس وقت
دن چڑھے اور وہ یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِيِّ اللّٰهِ وَحَبِيبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى
خَلِيلِ اللّٰهِ وَنَجِيبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ وَابْنِ صَفِيِّهٖ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُومِ الشَّهِيدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيرِ الْكُرُبَاتِ
وَقَتِيلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَ
صَفِيُّكَ وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ
وَحَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ وَاجْتَبَيْتَهٗ بِطِيبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَيِّدًا
مِنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا مِنَ الْقَادَةِ وَذَائِدًا مِنَ الذَّادَةِ وَاَعْطَيْتَهٗ
مَوَارِيثَ الْاَنْبِيَاءِ وَجَعَلْتَهٗ حُجَّةً عَلٰى خَلْقِكَ مِنَ الْاَوْصِيَاءِ فَاَعْذَرَ
فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهٗ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ
مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا
وَبَاعَ حَظَّهٗ بِالْاَرْذَلِ الْاَدْنٰى وَشَرٰى اٰخِرَتَهٗ بِالثَّمَنِ
الْاَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدّٰى فِيْ هَوَاهُ وَاَسْخَطَكَ وَاَسْخَطَ
نَبِيَّكَ وَاَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ اَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْاَوْزَارِ
الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتّٰى
سُفِكَ فِيْ طَاعَتِكَ دَمُهٗ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهٗ اَللّٰهُمَّ فَالْعَنْهُمْ
لَعْنًا وَبِيلًا وَعَذِّبْهُمْ عَذَابًا اَلِيمًا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْاَوْصِيَاءِ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَمِيْنُ اللّٰهِ وَابْنُ
اَمِيْنِهٖ عِشْتَ سَعِيْدًا وَمَضَيْتَ حَمِيْدًا وَمُتَّ فَقِيْدًا مَظْلُوْمًا
شَهِيْدًا وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَ
مُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ
اُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَرَضِيَتْ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنِّيْ وَلِيٌّ
لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عَادَاهُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِي الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ
لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ
ثِيَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّيْنِ وَاَرْكَانِ الْمُسْلِمِيْنَ
وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّكِيُّ
الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰى
وَاَعْلَامُ الْهُدٰى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى وَالْحُجَّةُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا
وَاَشْهَدُ اَنِّيْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَبِاِيَابِكُمْ مُوْقِنٌ بِشَرَائِعِ دِيْنِيْ وَ
خَوَاتِيْمِ عَمَلِيْ وَقَلْبِيْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِيْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ
وَنُصْرَتِيْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰى يَاْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ
عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ
وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

پس دو رکعت نماز بجا لائے اور جو حاجت چاہے طلب کرے۔ اور سید ابن طاؤس
علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ میں نے اس زیارت کے واسطے ایک وداع پائی ہے کہ اس زیارت
سے مخصوص ہے چاہیے کہ کھڑا ہو سامنے ضریح کے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى وَصِيِّ رَسُوْلِ اللهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الْحَسَنِ الزَّكِيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللهِ فِيْ
اَرْضِهٖ وَشَاهِدَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ الشَّهِيْدُ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَابْنَ مَوْلَايَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ
الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَلٰى
بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ اَتَيْتُكَ يَا مَوْلَايَ زَائِرًا وَافِدًا رَاغِبًا مُقِرًّا
لَكَ بِالذُّنُوْبِ هَارِبًا اِلَيْكَ مِنَ الْخَطَايَا لِتَشْفَعَ لِيْ عِنْدَ رَبِّكَ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ حَيًّا وَمَيِّتًا فَاِنَّ لَكَ عِنْدَ اللهِ
مَقَامًا مَحْمُوْدًا وَشَفَاعَةً مَقْبُوْلَةً لَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَ
لَعَنَ اللهُ مَنْ حَرَمَكَ وَغَصَبَ حَقَّكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَ
لَعَنَ اللهُ مَنْ خَذَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ دَعَوْتَهٗ فَلَمْ يُجِبْكَ وَلَمْ يُعِنْكَ
وَلَعَنَ اللهُ مَنْ مَنَعَكَ مِنْ حَرَمِ اللهِ وَحَرَمِ رَسُوْلِهٖ وَحَرَمِ اَبِيْكَ وَ
اَخِيْكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ مَنَعَكَ مِنْ شُرْبِ مَآءِ الْفُرَاتِ لَعْنًا كَثِيْرًا
يَتْبَعُ بَعْضُهَا بَعْضًا اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ وَ
سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ
اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ زِيَارَتِهٖ وَارْزُقْنِيْهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَحَيِيْتُ
يَا رَبِّ وَاِنْ مُتُّ فَاحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَتِهٖ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ نماز

یہ وداع مخصوص اُن لوگوں کے لیے ہے کہ جو ضریح مبارک کے قریب کربلا سے متعلق ہیں

ہوں اور جو لوگ دور ہیں انکو اسکا بجا لانا ضرور نہیں معلوم ہوتا

فصل ۱۱۹ اعمال ماہ ربیع الاول

جاننا چاہیے کہ پہلی تاریخ جناب رسول خدا صلعم نے ہجرت کی مکہ معظمہ سے طرف مدینہ منورہ کے اور نویں تاریخ کو اس مہینہ کی روز قتل عمر ہے اور اکثر دسویں تاریخ اس مہینہ کی اور بعض نے دوسرا یا سے بارھویں تاریخ جناب رسول خدا صلعم پیدا ہوئے ہیں بلکہ بعض روایات سے معراج بھی آنحضرت صلعم کو اسی تاریخ کی شب میں ہوئی ہے پس مناسب ہے کہ اس تاریخ مومنین غسل کریں بعد اسکے متوجہ طرف مرقد شریف آنحضرتؐ کے ہوکر یہ کہیں

ف ۱ زیارت جناب رسول خدا صلعم ۱۲

السلام علیک یا رسول الله السلام علیک یا خلیل الله السلام علیک یا نبی الله السلام علیک یا صفی الله السلام علیک یا رحمة الله السلام علیک یا خیرة الله السلام علیک یا حبیب الله السلام علیک یا نجیب الله السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا قائما بالقسط السلام علیک یا فاتح الخیر السلام علیک یا معدن الوحی والتنزیل السلام علیک یا مبلغا عن الله السلام علیک ایها السراج المنیر السلام علیک یا مبشر السلام علیک یا نذیر السلام علیک یا منذر السلام علیک یا نور الله الذی یستضاء به السلام علیک وعلی اهل بیتک الطیبین الطاهرین الهادین المهدیین السلام علیک وعلی جدک عبد المطلب وعلی ابیک عبد الله السلام علی امک آمنة بنت وهب السلام علی عمک حمزة سید الشهداء السلام علی عمک وکفیلک ابی طالب السلام علی ابن عمک جعفر الطیار فی جنان الخلد

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حُجَّةَ اللّٰهِ عَلَى الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَالسَّابِقُ فِيْ طَاعَةِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْمُهَيْمِنُ عَلٰى رُسُلِهٖ وَخَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالشَّاهِدُ عَلٰى خَلْقِهٖ وَالشَّفِيْعُ اِلَيْهِ وَالْمَكِيْنُ لَدَيْهِ وَالْمُطَاعُ
فِيْ مَلَكُوْتِهِ الْاَحْمَدُ مِنَ الْاَوْصَافِ الْمُحَمَّدُ لِسَائِرِ الْاَشْرَافِ
الْكَرِيْمُ عِنْدَ الرَّبِّ وَالْمُكَلَّمُ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ الْفَائِزُ
بِالسِّبَاقِ وَالْفَائِتُ عَنِ اللِّحَاقِ تَسْلِيْمَ عَارِفٍ بِحَقِّكَ مُعْتَرِفٍ
بِالتَّقْصِيْرِ فِيْ قِيَامِهٖ بِوَاجِبِكَ غَيْرِ مُنْكِرٍ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ
مِنْ فَضْلِكَ مُوْقِنٍ بِالْمَزِيْدَاتِ مِنْ رَبِّكَ مُؤْمِنٍ بِالْكِتَابِ
الْمُنْزَلِ عَلَيْكَ مُحَلِّلٍ حَلَالَكَ مُحَرِّمٍ حَرَامَكَ اَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَعَ كُلِّ شَاهِدٍ وَاَتَحَمَّلُهَا عَنْ كُلِّ جَاحِدٍ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ
رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَ
صَدَعْتَ بِاَمْرِهٖ وَاحْتَمَلْتَ الْاَذٰى فِيْ جَنْبِهٖ وَدَعَوْتَ اِلٰى سَبِيْلِهٖ بِالْحِكْمَةِ
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ الْجَمِيْلَةِ وَاَدَّيْتَ الْحَقَّ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْكَ
وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَعَبَدْتَ
اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَشْرَفَ
مَحَلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ وَعَلٰى مَنَازِلِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَاَرْفَعَ دَرَجَاتِ
الْمُرْسَلِيْنَ حَيْثُ لَا يَلْحَقُكَ لَاحِقٌ وَلَا يَفُوْقُكَ فَائِقٌ
وَلَا يَسْبِقُكَ سَابِقٌ وَلَا يَطْمَعُ فِيْ اِدْرَاكِكَ طَامِعٌ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الْهَلَكَةِ وَهَدَانَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ
وَنَوَّرَنَا بِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ فَجَزَاكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ مَبْعُوْثٍ

أَفْضَلَ مَا جَازَى نَبِيّاً عَنْ أُمَّتِهِ وَرَسُولاً عَمَّنْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ بِأَبِي
أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ زُرْتُكَ عَارِفاً بِحَقِّكَ مُقِرّاً بِفَضْلِكَ
مُسْتَبْصِراً بِضَلاَلَةِ مَنْ خَالَفَكَ وَخَالَفَ أَهْلَ بَيْتِكَ عَارِفاً
بِالْهُدَى الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَنَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي
وَوَلَدِي أَنَا أُصَلِّي عَلَيْكَ كَمَا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَصَلَّى عَلَيْكَ
مَلاَئِكَتُهُ وَأَنْبِيَاؤُهُ وَرُسُلُهُ صَلاَةً مُتَتَابِعَةً وَافِرَةً مُتَوَاصِلَةً
لاَ انْقِطَاعَ لَهَا وَلاَ أَمَدَ وَلاَ أَجَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ
الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ كَمَا أَنْتُمْ أَهْلُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
جَوَامِعَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَفَوَاضِلَ خَيْرَاتِكَ
وَشَرَائِفَ تَحِيَّاتِكَ وَتَسْلِيمَاتِكَ وَكَرَامَاتِكَ وَرَحَمَاتِكَ
وَصَلَوَاتِ مَلاَئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِينَ وَأَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِينَ وَأَئِمَّتِكَ
الْمُنْتَجَبِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرَضِينَ
وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَشَاهِدِكَ وَنَبِيِّكَ وَنَذِيرِكَ
وَأَمِينِكَ وَمَكِينِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيبِكَ وَخَلِيلِكَ وَصَفِيِّكَ
وَصَفْوَتِكَ وَخَاصَّتِكَ وَخَالِصَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَخَيْرِ خِيَرَتِكَ
مِنْ خَلْقِكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَخَازِنِ الْمَغْفِرَةِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ
وَالْبَرَكَةِ وَمُنْقِذِ الْعِبَادِ مِنَ الْهَلَكَةِ بِإِذْنِكَ وَدَاعِيهِمْ
إِلَى دِينِكَ الْقَيِّمِ بِأَمْرِكَ أَوَّلِ النَّبِيِّينَ مِيثَاقاً وَآخِرِهِمْ
مَبْعَثاً الَّذِي غَمَسْتَهُ فِي بَحْرِ الْفَضِيلَةِ وَالْمَنْزِلَةِ الْجَلِيلَةِ وَالدَّرَجَةِ
الرَّفِيعَةِ وَالْمَرْتَبَةِ الْخَطِيرَةِ وَأَوْدَعْتَهُ فِي الْأَصْلاَبِ

الطَّاهِرَةِ وَنَقَلْتَهُ مِنْهَا اِلَى الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَةِ لُطْفاً مِنْكَ لَهُ
وَتَحَنُّناً مِنْكَ عَلَيْهِ اِذْ وَكَّلْتَ لِصَوْنِهِ وَحِرَاسَتِهِ وَحِفْظِهِ
وَحِيَاطَتِهِ مِنْ قُدْرَتِكَ عَيْناً عَاصِمَةً حَجَبْتَ بِهَا عَنْهُ مَدَانِسَ
الْعَهْرِ وَمَعَائِبَ السِّفَاحِ حَتّٰى رَفَعْتَ بِهِ نَوَاظِرَ الْعِبَادِ وَاَحْيَيْتَ
بِهِ مَيْتَ الْبِلَادِ بِاَنْ كَشَفْتَ عَنْ نُوْرِ وِلَادَتِهِ ظُلَمَ الْاَسْتَارِ
وَاَلْبَسْتَ حَرَمَكَ بِهِ حُلَلَ الْاَنْوَارِ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا خَصَصْتَهُ
بِشَرَفِ هٰذِهِ الْمَرْتَبَةِ الْكَرِيْمَةِ وَذُخْرِ هٰذِهِ الْمَنْقَبَةِ الْعَظِيْمَةِ
صَلِّ عَلَيْهِ كَمَا وَفٰى بِعَهْدِكَ وَبَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَقَاتَلَ اَهْلَ الْجُحُوْدِ
عَلٰى تَوْحِيْدِكَ وَقَطَعَ رَحِمَ الْكُفْرِ فِيْ اِعْزَازِ دِيْنِكَ وَلَبِسَ ثَوْبَ
الْبَلْوٰى فِيْ مُجَاهَدَةِ اَعْدَائِكَ وَاَوْجَبْتَ لَهُ بِكُلِّ اَذًى
مَسَّهُ اَوْ كَيْدٍ اَحَسَّ بِهِ مِنَ الْفِئَةِ الَّتِيْ حَاوَلَتْ قَتْلَهُ
فَضِيْلَةً تَفُوْقُ الْفَضَائِلَ وَيَمْلِكُ بِهَا الْجَزِيْلَ مِنْ نَوَالِكَ
وَقَدْ اَسَرَّ الْحَسْرَةَ وَاَخْفَى الزَّفْرَةَ وَتَجَرَّعَ الْغُصَّةَ وَلَمْ يَتَخَطَّ
مَا مَثَّلَ لَهُ وَحْيُكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ صَلٰوةً
تَرْضَاهَا لَهُمْ وَبَلِّغْهُمْ مِنَّا تَحِيَّةً كَثِيْرَةً وَسَلَاماً وَاٰتِنَا مِنْ لَدُنْكَ
فِيْ مُوَالَاتِهِمْ فَضْلاً وَاِحْسَاناً وَرَحْمَةً وَغُفْرَاناً اِنَّكَ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ بعد اسکے چار رکعت نماز زیارت بجالاوے دو دو رکعت
کرکے جب نماز سے فارغ ہو تو بعد تسبیح فاطمہ زہرا کے یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ
قُلْتَ لِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاۤؤُكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّاباً
رَحِيْماً وَلَمْ اَحْضُرْ زَمَانَ رَسُوْلِكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ اَللّٰهُمَّ

زرته راغبا من سيئ عملي ومستغفرا لك من ذنوبي ومقرا لك
وانت اعلم بها مني ومتوجها اليك بنبيك نبي الرحمة
صلواتك عليه واله فاجعلني اللهم بمحمد و
اهل بيته عندك وجيها في الدنيا والاخرة ومن المقربين
يا محمد يا رسول الله بابي انت وامي يا نبي الله يا سيد
خلق الله اني اتوجه بك الى الله ربك وربي ليغفر لي
ذنوبي ويتقبل مني عملي ويقضي لي حوائجي فكن لي شفيعا
عند ربك وربي فنعم المسؤل المولى ربي ونعم الشفيع
انت يا محمد عليك وعلى اهل بيتك السلام اللهم واوجب
لي منك المغفرة والرحمة والرزق الواسع الطيب النافع
كما اوجبت لمن اتى نبيك محمدا صلواتك عليه واله وهو
حي فاقر له بذنوبه واستغفر له رسولك عليه السلام
فغفرت له برحمتك يا ارحم الراحمين اللهم وقد املتك
ورجوتك وقمت بين يديك ورغبت اليك عمن
سواك وقد املت جزيل ثوابك واني لمقر غير منكر
وتائب اليك مما اقترفت وعائذ بك في هذا المقام
مما قدمت من الاعمال التي تقدمت الي فيها ونهيتني عنها
واوعدت عليها العقاب واعوذ بكرم وجهك ان تقيمني مقام
الخزي والذل يوم تهتك فيه الاستار وتبدو فيه الاسرار
والفضائح وترعد فيه الفرائص يوم الحسرة والندامة يوم
الافكة يوم الازفة يوم التغابن يوم الفصل يوم الجزاء يوما كان

مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ يَوْمَ النَّفْخَةِ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ
تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ يَوْمَ النَّشْرِ يَوْمَ الْعَرْضِ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيهِ وَاُمِّهِ وَاَبِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَ
بَنِيهِ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ وَاَكْنَافُ السَّمَاءِ يَوْمَ تَاْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ
عَنْ نَفْسِهَا يَوْمَ يُرَدُّونَ اِلَى اللّٰهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى
عَنْ مَوْلًى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اِلَّا مَنْ رَحِمَ اللّٰهُ اِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ
الرَّحِيمُ يَوْمَ يُرَدُّونَ اِلَى اللّٰهِ مَوْلَاهُمُ الْحَقِّ يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ
الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلَى نُصُبٍ يُوفِضُونَ وَكَاَنَّهُمْ جَرَادٌ
مُنْتَشِرٌ مُهْطِعِينَ اِلَى الدَّاعِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْوَاقِعَةِ يَوْمَ تُرَجُّ الْاَرْضُ
رَجًّا يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْمُهْلِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ وَلَا
يُسْاَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا يَوْمَ الشَّاهِدِ وَالْمَشْهُودِ يَوْمَ تَكُونُ الْمَلَائِكَةُ صَفًّا
صَفًّا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ مَوْقِفِي فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ بِمَوْقِفِي فِي هٰذَا الْيَوْمِ وَلَا
تُخْزِنِي فِي ذٰلِكَ الْمَوْقِفِ بِمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي وَاجْعَلْ يَا رَبِّ فِي ذٰلِكَ
الْيَوْمِ مَعَ اَوْلِيَائِكَ مُنْطَلَقِي وَفِي زُمْرَةِ مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
مَحْشَرِي وَاجْعَلْ حَوْضَهُ مَوْرِدِي وَفِي الْغُرِّ الْكِرَامِ مَصْدَرِي وَاَعْطِنِي
كِتَابِي بِيَمِينِي حَتّٰى اَفُوزَ بِحَسَنَاتِي وَتُبَيِّضَ بِهِ وَجْهِي وَتُيَسِّرَ بِهِ حِسَابِي وَ
تُرَجِّحَ بِهِ مِيزَانِي وَاَمْضِيَ مَعَ الْفَائِزِينَ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ اِلَى رِضْوَانِكَ
وَجِنَانِكَ اِلٰهَ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ تَفْضَحَنِي فِي ذٰلِكَ
الْيَوْمِ بَيْنَ يَدَيِ الْخَلَائِقِ بِجَرِيرَتِي اَوْ اَنْ اَلْقَى الْخِزْيَ وَالنَّدَامَةَ بِخَطِيئَتِي اَوْ
اَنْ تُظْهِرَ فِيهِ سَيِّئَاتِي عَلَى حَسَنَاتِي اَوْ اَنْ تُنَوِّهَ بَيْنَ الْخَلَائِقِ بِاسْمِي يَا كَرِيمُ يَا كَرِيمُ
الْعَفْوَ الْعَفْوَ السَّتْرَ السَّتْرَ اَللّٰهُمَّ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ

الاشرار موافقي او في مقام الاشقياء مقامي واذا ميزت بين خلقك فسقت كلا باعمالهم زمرا الى منازلهم فسقني برحمتك في عبادك الصالحين وفي زمرة اوليائك المتقين الى جنانك يا رب العالمين اور اس زیارت کے ساتھ اگر زیارت جناب امیر علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی پڑھیں بہتر ہے زیارت جناب امیر عید غدیر میں بیان ہوئی ہے

فصل ۱۲ - اعمال ماہ ربیع الثانی و جمادی الاول و جمادی الثانی

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ دسویں تاریخ ماہ ربیع الثانی کے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں پس مستحب ہے کہ بشکرانہ اس نعمت عظمیٰ کے روزہ رکھیں اور زیارت آنحضرت اور سایر اعمال خیر اس روز عمل میں لاویں اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے تیرھویں یا چودھویں یا پندرھویں تاریخ ماہ جمادی الاول کی وفات فرمائی ہے پس زیارت آنحضرت کی ان دنوں میں مناسب ہے خصوصاً چودھویں تاریخ کہ ظاہر تر ہے اور زیارت یہ ہے کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے نقل کی ہے اور بروایت دیگر دوسری یا دسویں ماہ جمادی الثانیہ کو حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام پیدا ہوئی ہیں اور بعض روایت میں بیسویں ماہ مذکور تاریخ پیدائش ہے اور تیسری تاریخ مذکور کو آنجناب نے انتقال فرمایا اور بروایت دیگر تیرھویں یا چودھویں یا پندرھویں جمادی الاول کی بلکہ اکیس تک احتمال ہے پس ان تاریخوں میں زیارت آنجناب کا پڑھنا باعث ثواب عظیم ہے السلام عليك يا سيدة نساء العالمين السلام عليك يا والدة الحجج على الناس اجمعين السلام عليك ايتها المظلومة الممنوعة حقها پھر کہے اللهم صل على امتك وابنة نبيك وزوجة وصي نبيك صلوة تزلفها فوق زلفى عبادك المكرمين من اهل السماوات واهل الارضين پھر طلب آمرزش کرے تو خدا اس کے گناہ بخشے گا اور اس کو داخل بہشت کرے گا اور سوا ان ایام کے بھی زیارت مختصر پڑھیں

چاہیے پڑھے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ولادت باسعادت حضرت
فاطمہ زہرا علیہا السلام بیسویں تاریخ ماہ جمادی الثانی کو واقع ہوئی اور شہادت آنحضرت
تیسری تاریخ ماہ جمادی الثانی کی اور شیخ طوسی رحمہ اللہ اور سید ابن طاؤس نے ذکر کیا ہے کہ تیسری
تاریخ ماہ جمادی الثانی کی زیارت آنحضرت بجا لاویں اور لعن بھیجیں قاتلان آنحضرت اور
اوپر غاصبان حق اُس معصومہ کے کریں اور سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ماہ جمادی الثانی میں جس دن چاہے چار رکعت نماز پڑھے کہ ہر چار رکعت
سنت میں دو دو رکعت کرکے اول رکعت میں بعد سورہ الحمد کے ایک مرتبہ آیۃ الکرسی
اور پچیس بار سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور دوسری رکعت میں بعد سورہ الحمد کے ایک مرتبہ
اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ اور پچیس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور تیسری رکعت میں بعد
حمد ایک مرتبہ قُلْ یَا اَیُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور پچیس مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
اور چوتھی رکعت میں ایک مرتبہ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور پچیس مرتبہ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ اور بعد سلام چوتھی رکعت کے ستر مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور ستر مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پھر ستر مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
پھر سجدہ میں جاکر تین مرتبہ کہے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پس جو حاجت کہ ہو
خدائے تعالیٰ سے طلب کرے اور جو کوئی اس عمل کو بجا لاوے خدائے تعالیٰ
اُسکی اور اُسکے مال و اسباب کی اور اُسکے زنان و فرزندان کی دین و دنیا میں
حفاظت کرے اور اگر اُس سال میں مر جاوے تو ثواب شہید کا پاوے

فصل ۱۳ در اعمال روز نوروز

واضح ہو کہ درمیان علماء کے تعیین نوروز میں بہت اختلاف ہے اور مشہور یہ ہے کہ روز اول

آفتاب کے آنے کا ہے برج حمل میں اور بحساب انگریزی روز نوروز بیشتر ۲۰ یا ۲۱ مارچ کو
ہوتا ہے اور مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین اسی دن میں غدیر خم میں خلیفہ و جانشین
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہوئے ہیں اور اسی دن حضرت صاحب الامر
علیہ السلام ظہور فرمائینگے اور فضائل و اعمال اس دن کے بہت ہیں از آن جملہ یہ ہے
کہ آج کے دن کئی ہزار آدمیوں کو جنہوں نے حیات بخشی کہ وہ موت سے بھاگے تھے
یعنی طاعون سے اور دفعۃً خداوند تعالیٰ نے سب کو مار ڈالا اور ایک مدت
کے بعد ہڈیاں باقی تھیں ایک پیغمبر پیغمبران خدا سے نوروز کے دن یعنی وقت تحویل
آفتاب ادھر سے گذرے اور حق تعالیٰ سے سوال کیا کہ انکو دکھلا دے کہ کیونکر
ان استخوان پوسیدہ کو زندہ کرتا ہے پس حق تعالیٰ نے انکی طرف وحی بھیجی کہ پانی
ڈالیں ان ہڈیوں پر اسی جگہ جہاں وہ پڑی تھیں انھوں نے ایسا ہی کیا کہ سب بقدرت
خدا زندہ ہو گئے اور حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں اشارہ اس قصہ کی طرف کیا ہے اس
جا کہ فرماتا ہے أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ
أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ اور
اس سبب سے سنت ہوا کہ اس دن پانی ایک دوسرے پر ڈالیں اور غسل کریں اور پاکیزہ
لباس پہنیں اور اس دن روزہ رکھیں پس جب فریضۂ اولیٰ ظہرین سے فارغ
ہوں تو چار رکعت نماز دو دو رکعت کر کے پڑھیں رکعت اول میں بعد سورۂ الحمد کے
دس بار سورۂ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد دس بار سورۂ قُلْ يَا
أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد دس بار سورۂ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد دس بار سورۂ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور دس بار
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھیں اور بعد نماز کے سجدۂ شکر بجا لائیں اور یہ دعا
پڑھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الْأَوْصِيَاءِ الْمَرْضِيِّينَ ۱۵۱

وَعَلٰى جَمِيعِ أَنْبِيَائِكَ وَرُسُلِكَ بِأَفْضَلِ صَلَوَاتِكَ وَبَارِكْ عَلَيْهِمْ
بِأَفْضَلِ بَرَكَاتِكَ وَصَلِّ عَلٰى أَرْوَاحِهِمْ وَأَجْسَادِهِمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ لَنَا فِي يَوْمِنَا هٰذَا الَّذِي فَضَّلْتَهُ
وَكَرَّمْتَهُ وَشَرَّفْتَهُ وَعَظَّمْتَ خَطَرَهُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِيمَا
أَنْعَمْتَ بِهِ عَلَيَّ حَتّٰى لَا أَشْكُرَ أَحَدًا غَيْرَكَ وَوَسِّعْ عَلَيَّ فِي
رِزْقِي يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ مَا غَابَ عَنِّي فَلَا يَغِيبَنَّ
عَنِّي عَوْنُكَ وَحِفْظُكَ وَمَا فَقَدْتُ مِنْ شَيْءٍ فَلَا تُفْقِدْنِي
عَوْنَكَ عَلَيْهِ حَتّٰى لَا أَتَكَلَّفَ مَا لَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جب ایسا کرے تو پچاس سال کے گناہ بخشے جائیں اور
چاہیے کہ بہت کہے یا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اور کتب غیر مشہورہ میں روایت
کی ہے کہ وقت تحویل اس دعا کو بہت پڑھیں اور بعض نسخوں میں تین سو ساٹھ بار کہا ہے یا
مُحَوِّلَ الْحَوْلِ وَالْأَحْوَالِ حَوِّلْ حَالَنَا إِلٰى أَحْسَنِ الْحَالِ اور روایت ہے
کہ جو کوئی نوروز کے دن یہ سات آیتیں مع دعا کے مشک و زعفران و گلاب سے کاسہ
چینی پر لکھے اور دھوئے پس جو کوئی اسکو پیئے بیماریوں اور رنجوں اور زخموں سے تا نوروز
دیگر محفوظ رہے اور وہ آیات یہ ہیں سَلَامٌ عَلٰى مُوسٰى وَهَارُونَ سَلَامٌ عَلٰى
نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ سَلَامٌ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ سَلَامٌ عَلٰى إِلْيَاسِينَ سَلَامٌ
قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا
خَالِدِينَ سَلَامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيمِ رَبِّيَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ رَبِّيَ اللّٰهُ الَّذِي يُحْيِي وَ
يُمِيتُ رَبِّيَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ حَسْبُنَا رَبُّنَا رَبِّيَ اللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ
مِنَ الطَّعْنِ وَالطَّاعُونِ وَالْوَبَاءِ وَالْفَنَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمَا قَدْ

سُبْحٰنَ رَبِّنَا اصْرِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ اور مشہور ہے کہ وقت تحویل مشک و زعفران سے اس شکل کو لکھ کر کھاوے یا اپنے پاس رکھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ا ۸ لا ۔ ۱۱۱۹ ۱۱۱۹ لا ۔ ۱۱۱ ص محیط - دوسری روایت میں ہے کہ جو روز نوروز ان سات سوروں کو پڑھے تا سال آئندہ جمیع آفات و بلیات سے محفوظ رہے اوّل سورہ بنی اسرائیل دوسرے سورہ نور تیسرے سورہ حدید چوتھے سورہ حشر پانچویں سورہ صف چھٹے سورہ سَأَلَ سَائِلٌ ساتویں سورہ اعلیٰ اور منقول ہے کہ جو کوئی بروز نوروز اس دعا کو پاک پانی پر پڑھے اور اس پانی کو پیے اور مکان کے چاروں کونوں میں چھڑکے اس سال آفات اور بلیات سے محفوظ رہے اَللّٰهُ رَبِّیَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبِّیَ اللّٰهُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهٖ حَسْبُنَا اللّٰهُ رَبِّ اللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الْقَحْطِ وَالطَّاعُوْنِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرْقِ وَالْهَدْمِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَشَرِّ كِتَابٍ سُبْحٰنَ رَبِّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ بعد ازاں سات بار کہے اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

فصل ۱۲۲ - در اعمال آب نیسان

جاننا چاہیے کہ جب تئیس دن نوروز سے گذر جاتے ہیں اور بعد تئیس دن کے نوروز سے جو پانی برسے اُسکا نام آب نیسان ہے اور روایت اسکی تیس دن کی ہے یعنی تیس دن تک جو پانی برسے وہ آب نیسان ہے حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ آب نیسان لاوے اُس پانی پر سورہ الحمد اور آیۃ الکرسی اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ہر ایک سورہ کو ستر ستر مرتبہ پڑھے اور ستر بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ستر بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور ستر بار

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور سات دن تک صبح و شام اس پانی کو پیوے
قسم ہے اُس خدا کی جسنے مجھکو براستی مبعوث کیا کہ جبرئیل نے کہا کہ حق تعالی اُسکو عافیت بخشے ہر ایک درد
سے جو اُسکے بدن میں ہو اور ہڈیوں میں ہو اور درد کو نکالڈالے اُسکے جسم سے اور اگر لوح تقدیر
میں کوئی درد اُسکے لیے مقدر ہوا ہو اُسکو محو کرے اور اگر فرزند نہ رکھتا ہو اور چاہے کہ فرزند
پیدا ہو تو آب نیسان کو اس نیت سے پیوے فرزند ہو اور جو مرد و زن بہ نیت اولاد پیوین مقصود
انکا اس پانی کے پینے سے برآئے اور جو کوئی درد سر رکھتا ہو یہ پانی پیوے درد سر ساکن ہو
اور اگر درد چشم رکھتا ہو اور آنکھوں میں قطرہ اس پانی کا ٹپکائے اور پیوے اور آنکھوں کو
اس پانی سے دھوئے شفا پائے اور پینا اس پانی کا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور منہ کو
خوشبو کرتا ہے اور لعاب بن دندان اور بلغم کو کم کرتا ہے اور اس پانی کے پینے سے
درد قولنج وغیرہ سے ایذا نہیں پاتا اور درد شکم اور درد پشت سے بھی بچ جاتا ہے اور
زکام کی شکایت کو دور کرتا ہے اور دانتوں میں درد نہیں ہوتا اور درد معدہ اور کرم معدہ
کو زائل کرتا ہے اور وہ شخص محتاج پچھنے لگانے کا نہیں ہوتا اور امراض بواسیر و خارش بدن
و آبلہ و جنون و خورہ و پیسی و نکسیر و قے سے نجات پائے اور اندھا اور گونگا اور بہرا وہ نہین کبھی
نہوا اور آب سیاہ آنکھ پر نہ اترے اور جو درد کہ بسبب اخلاط ردیہ و نقصان بینائی نازل ہو اُسکو
عارض نہو اور وسواس جنیان و شیاطین سے متاذی نہو اور جو کوئی یہ پانی پیئے تمام
اُن دردوں سے شفا پائے جنمیں لوگ مبتلا ہوتے ہیں پھر فرمایا کہ جو کوئی اُن آیات کو
اس پانی پر پڑھے حق تعالی اُسکے دل کو نور سے بھر دے اور اپنے الہام کی روشنی اُسکے
دل پر وارد کرے اور حکمت کو اُسکی زبان پر جاری کرے اور اُسکے دل کو فہم و بینائی سے
بھر دیگا اور اُسکو ایسی بزرگیاں عطا کرے جو کہ نہ کسی لوگوں میں کسیکو عطا نہ کی ہوں اور
ہزار مغفرت اور ہزار رحمت اُسپر بھیجے اور مکر و تاہین اور چوری اور غیبت اور حسد اور بغض اور
کبر اور بخل اور حرص اور خود پسندی کو اُسکے دل سے اُٹھا لے اور عداوت و دشمنی مردمان

اُنکی بدگوئی سے نجات پائے اور اُسکے امراض کی شفا کا موجب ہو

فصل ۱۲۳ احکام خانہ و پالنے جانوران اندر خانہ کے

کتاب ذخیرۃ المعاد میں جناب شیخ صاحب نے احکام خانہ میں ارقام فرمایا ہے کہ اخبار اہلبیت علیہم السلام سے بطور مختصر یہ ہے کہ لائق ہے دیکھنا چند چیز کا بروقت داخل ہونے گھر کے اوّل یہ کہ گھر وسعت رکھتا ہو یہانتک کہ ایک شخص کا گھر چھوٹا تھا حضرت نے فرمایا کہ اس گھر کو بیچ ڈالو اور گھر وسیع خرید کرو اُس شخص نے عرض کیا کہ یہ گھر میرے باپ کا ہے اور اُسکا یادگار ہے آنحضرت نے فرمایا کہ باپ تیرا احمق تھا۔ دوم وہ کہ چھت اُسکی چاروں طرف سے دیوار دار ہووے بقدر چار ذراع کے یا دو ذراع ایک بالشت چاروں طرف سے ہووے اور اگر کوئی شخص سووے اوپر چھت کے کہ دیوار نہ ہووے اور اُسپر کوئی چیز ہووے پہنچے ملامت نہ کرے مگر اپنے نفس کو سوم وہ کہ بلند زیادہ سات ذراع یا آٹھ ذراع سے نہ ہووے جو زیادہ ہووے فرشتہ ندا کرے کہ کہاں جاتا ہے تو اے گنہگار سب گنہگاروں سے اور بعضی روایات میں آیا ہے کہ فرشتہ کہتا ہے کہ کہاں جاتا ہے تو اے فاسق اور جو کہ آٹھ ذراع سے زیادہ ہووے شیاطین اور جن مسکن کرتے ہیں اور اگر زیادہ ہووے تو آیۃ الکرسی لکھے تاکہ رفع جن و شیاطین کا ہووے اور بعض روایات سے مستحب ہونا چاروں طرف لکھنا آیۃ الکرسی کا ظاہر ہوتا ہے کہ گرداگرد گھر کے لکھے اور جانب قبلہ کے نہایت بہتر ہو اور حدیث میں حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ ایک شخص نے حضور میں شکایت کی جن کی اور کہا کہ مجھکو گھر سے باہر کر دیا حضرت نے فرمایا کہ چھت گھر کی سات ہاتھ کی بنا تو اور کبوتروں کو گھر میں پالو اسکے بعد کچھ نقصان اُس شخص کو جن سے نہ پہنچا اور حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ فرمایا دیوار گھر کی سات ہاتھ کی بنا کرو یا جو سات ہاتھ سے زیادہ ہو گی شیطان کا ہے [illegible] بیچ آسمان و زمین کے [illegible] اور حدیثوں میں اور بعضے علماء کے قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بلند کرنا گھر کا [illegible]

ہووے حرام ہے ورنہ مکروہ ہے مگر بضرورت بہتر ہے بلند کرنا مثل مکہ معظمہ اور شہر بزرگ مثل عراق عرب کے اور تختے لکھنا آیۃ الکرسی کا بطور دائرہ کے یا سمت قبلہ کے یا جس جانب کو چاہیے یا کھینچنا نقش یا تصویر جیوانات کا دیواروں پر اور چھت پر اور گدی میں اور جس گھر میں کہ کتا یا تصویر انسان یا حیوان یا دیگر کہ جس میں پیشاب کرتے ہیں ہووے ملائکہ داخل نہیں ہوتے اور کھینچنا نقش تصویر بیل بوٹے پھول ڈالی و میوہ و درخت کا مضائقہ نہیں سوا اس کے ہر طرح منع ہے تصویر جیوانات سے اور باقی فرش کے کہ جس پر چلیں اور کراہت اسکی واسطے اسکے کہ وہ تصویر ہے چنانچہ اتفاق علماء ہے کہ تصویر پیر سر رکھتی ہو مثلاً یا اسکے منہ کو بگاڑ دیں تو کراہت اسکی کم ہو جاویگی اور اگر تصویر جیوان مجسم کی ہووے کہ اسکی صورت نقش سیاہی وغیرہ ہووے مثل اسکے کہ موم یا مٹی یا کاغذ وغیرہ سے بنا دیں نہ یہ کہ کاغذ پر کھینچیں اور ایسی تصویر ہووے وہ حرام ہے جاننا چاہئے یہ کہ گھر کا بنانا اور رنگکاری کرنا بغیر ضرورت کے مکروہ ہے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی زیادہ ضرورت سے بنا وے اس غرض سے کہ ہمسایوں پر اور مومنین پر فخر کرے اللہ تعالی بنا اس گھر کو ساتویں زمین تک آگ کر دیگا اور طوق اسکی گردن کا کرے اور اس شخص کو دوزخ میں ڈالیگا مگر جب کہ توبہ کرے اور جو شخص کہ گھر مال نہ ہووے یا مال حرام سے پیدا کرے یا مکان زیادہ ضرورت سے بنا وے تو حق تعالی اس مکان کے پانی اور مٹی کو اسپر مسلط کرتا ہے یعنی موجب اسپر وبال ہووے اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو مکان زیادہ ضرورت سے ہووے وبال مالک مکان کو ہو گیا قیامت کے دن سات زمین طوق گردن اور مثل اسکے بدون قصد ریا و شہرت کے مکروہ ہے اور واسطے ریا و شہرت کے بعضوں نے حرام بتایا ہے اور مستحب ہے کرنا گوسفند فربہ کا بروقت بنانے مکان کے اور کھلانا اسکے گوشت کا فقرا کو اور پڑھنا اس دعا کا

اَللّٰهُمَّ ادْحَرْ عَنِّیْ مَرَدَةَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ بِنَائِیْ

جو شخص بنانے مکان کے کرے انشاء اللہ وہ مکان محفوظ رہے ساتھ

مال سے کہ جناب رسول خدا صلعم سے مروی ہے کہ جو کوئی مکان بناوے بہتر ہے کہ گوسفند فربہ
ذبح کرے اور اُسکا گوشت فقراء کو کھلاوے اور دعا مانگے کہ برکت سے پاوے وہ جو چاہے
اور آداب دوسرے چند قسم ہیں اول یہ کہ اندھیرے میں بغیر چراغ کے گھر میں داخل نہو
بلکہ روشنی کے ساتھ داخل ہووے دوسرے یہ کہ گھر میں اکیلا نہ سووے کیونکہ حدیث میں ہے کہ
تین آدمی ملعون ہیں اکیلا سونیوالا اور تنہا کھانیوالا اور تنہا سفر کرنے والا اور مروی ہے
کہ جو اکیلا سووے شیطان اُس پر غالب آوے اور تنہائی میں اُسکا دوست ہو تیسرے یہ کہ
بروقت داخل ہونے مکان کے سلام کرے اگرچہ گھر میں کوئی نہو اور سلام اسطرح پر
کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور بعض
روایتوں میں ہے کہ اگر اُس گھر میں صاحب خانہ ہووے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ
رَبِّنَا چوتھے یہ کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے وقت داخل ہونے گھر کے کہ فقر کو دور کرتا ہے
پانچویں دروازوں کو بند کرے چھٹے جسوقت کہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں
جاوے یا ایک حجرے سے دوسرے حجرے میں جاوے اگر موسم سرما ہے تو روز جمعہ
یا شب جمعہ کو جاوے اور اگر موسم گرما ہے تو روز پنجشنبہ یا شب جمعہ یا روز جمعہ کو جاوے
ساتویں مکان بے در اور بے پردہ میں نہ سووے آٹھویں برتنوں کو کھلا منہ نہ چھوڑے
اسواسطے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ منہ پانی کے برتن اور کھانے کے برتنوں
کا بند کرو اور دروازے گھر کے بند کرو کہ شیطان دروازہ بند اور برتن ڈھکے ہوئے کو
نہیں کھولتا ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ اپنے برتنوں کو بے سرپوش کے
نہ چھوڑو کہ جس برتن پر سرپوش نہ ڈھکیں شیطان اُسمیں آب دہن ڈالتا ہے اور جو
چاہتا ہے اُسمیں سے نکال لیتا ہے نویں بروقت سونے کے چراغ گل کرے اسواسطے
کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ چوہا آگ مکان میں لگا دیتا ہے دسویں آگ کو سونے
وقت دور کردے گیارھویں بغیر ضرورت کے زیادہ فرش اور گاؤ تکیہ نہووے

کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے ایک شخص کے گھر مین جا کر فرش دیکھا فرمایا کہ ایک فرش واسطے
صاحب خانہ کے اور ایک فرش واسطے اہل خانہ کے اور ایک فرش واسطے مہمانون کے اور یہ چوتھا
فرش واسطے شیطان کے ہی ساتوین برتنون کو دھو ڈالے کہ رفع فقر ہوتا ہی اور باعث زیادتی
رزق ہی آٹھوین قریب غروب آفتاب کے چراغ جلاوے کہ رفع فقر ہوتا ہی نوین
جالا مکڑی کا گھر سے دور کرے کہ رفع فقر ہوتا ہی لیکن مناسب یہ ہی کہ مرد دور کرے
نہ عورت اسواسطے کہ ملنا امیری اور جانا فقر کا منجانب مرد کے اچھا ہی آنحضرت رسول خدا
صلعم نے فرمایا کہ شیطان کا گھر تمھارے گھرون مین وہان پر ہی کہ جس جگہ مکڑی
جالا لگاتی ہی اور رومال روغن آلودہ گھر مین نہ چھوڑے کہ یہ دونون گھر شیطان کے
ہین اور اسی واسطے اس رومال کو جو بعد کھانا کھانے اور ہاتھ دھونے کے کہ جس سے
ہاتھ پونچھتے ہین بعد ہاتھ پونچھنے کے اگر اس رومال مین کچھ چکنائی وغیرہ لگ گئی ہو دھو ڈالے
بلکہ دسترخوان کھانے کا بھی اسوقت جبکہ اسمین چکنائی لگجاوے دھو ڈالین دسوین
کوڑا جو جھاڑو دینے سے جمع ہوا اسکو پھینکدے رات مین رکھنا اسکا مکروہ ہی اور اسی
طرح پر مکروہ ہی رہنا کوڑے کا گھر کے دروازہ کے پیچھے پڑے پر اور مستحب ہی دور کرنا
اسکا اسواسطے کہ شیطان ایسی جگہ رہتا ہی اور وہ گھر شیطان کا ہی بلکہ حدیث
مین ہی کہ نزدیک گھر کے نہ ڈالے اور نہ چھوڑے گیارھوین جھاڑو دیوے گھر کو
اور دروازہ کو صاف کرے کہ رفع فقر ہوتا ہی بارھوین فصل حضرت امام جعفر صادق ؑ
سے منقول ہی کہ مرغ سفید میرا دوست اور ہر مومن کا دوست ہی اور ایک مرغ سفید کہ
جسکا تاج دوپارہ ہو مالک مکان و نیز ساکنان مکان ہمسایگان کی حفاظت کرتا ہی اٹھارھوین
حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ ایک جوڑا کبوتر چینی کا بہتر ہی سات مرغ سفید کا برابر
سے اور جس گھر مین کبوتر ہووے وہ گھر گرنے سے محفوظ رہے اور جن اس گھر سے دور
ہون اور مالک مکان کو جن و آسیب وغیرہ سے کوئی آفت نہ آوے بلکہ حدیث مین ہی کہ

پر مارنا کبوتر کا مارتا ہے اور دور کرتا ہے شیاطین کو اور مروی ہے کہ کبوتر یا مور گھر میں پالو کہ
قاتلان حضرت امام حسینؑ پر لعنت کرتا ہے ۔ طب الائمہ میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے لکھا ہے کہ
شیطان نہیں آتا اس گھر میں کہ جسمیں اسپند ہو اور مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادقؑ
سے لکھا ہے کہ دھواں اسپند کا دور کرتا ہے شیطان کو اور دفع کرتا ہے آفت کو اور لکھا ہے
طب الائمہ میں حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جب گھر میں جن پتھر پھینکا کریں تو چاہیے کہ
صاحب خانہ ایک پتھر کو اٹھالے اور کہے حسبی اللّٰہ وکفی سمع اللّٰہ لمن دعا
لیس وراء اللّٰہ منتہی اور عدۃ الداعی میں حضرت رسول صلعم سے لکھا ہے کہ رکھنا
گھر میں قرآن کا دور کرتا ہے شیطان کو ۔ اٹھائیسویں حدیث میں ہے کہ جو کوئی جانور پالے
تو کبوتر صحرائی پالے کہ ذکر و تسبیح خدا کی سب سے زیادہ کرتا ہے اور دوستدار اہلبیت
علیہم السلام کا ہے ۔ بیسویں میں فاختہ نہ پالے کہ صاحب خانہ کو کوستی ہے ۔ اکیسویں میں
طاؤس گھر میں نہ پالے اسواسطے کہ طاؤس باعث جانے شیطان کا بہشت میں ہوا اور نکلنے
آدمؑ کا بہشت سے اور خالی ہونے بہشت کا آدمؑ سے ہوا اور جو کوئی گھر سے نکلتے وقت سفر
یا حضر یعنی غیر سفر میں کہے بسم اللّٰہ آمنت باللّٰہ وتوکلت علی اللّٰہ
ما شاء اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ پس ملائکہ شیاطین کو منع کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ہم اسکا کیا کر سکیں کہ اسنے نام خدا کا لیا اور اسپر ایمان لایا اور
اسپر بھروسا کیا ۔

[illegible] حدیث موثق میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو صاحب مکان
ایک گوسفند پالے خدا روزی اس گوسفند کی اسکو دیتا ہے اور روزی انکی زیادہ کرتا ہے اور
خیر اسکا ایک منزل دور پہونچتا ہے اور اگر دو گوسفند پالے خدا روزی انکی پہونچا کے اور
روزی ان لوگوں کی زیادہ کرے اور پریشانی انکی دو منزل دور ہو اور اگر تین گوسفند
پالے خدا روزی انکی پہونچاتا ہے اور روزی ان لوگوں کی زیادہ کرتا ہے اور پریشانی

آنکی دراصل دور ہوتی ہے اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس مومن
کے گھر میں ایک بکری دودھ دینے والی ہو ہر روز ایک مرتبہ ایک فرشتہ صبح کو آنکو
دعا کرے کہ مطہر اور پاک ہو تم اور خدا برکت دے تمکو اور نیک ہو احوال تمہارا اور نیک
ہو نان و خورش تمہاری اور اگر دو بکریاں دودھ دینے والی ہوں ہر روز دو فرشتے یہی
دعا کریں اور حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے اپنی پھوپھی سے فرمایا کہ
کون مانع ہے تمکو کہ اپنے گھر میں برکت نہیں رکھتی ہو کہا یا رسول اللہ برکت کیا ہے فرمایا وہ گوسفند
کہ دودھ دینے والی ہو پھر فرمایا کہ جسکے گھر میں گوسفند دودھ دینے والی یا بکری دودھ
دینے والی یا گائے دودھ دینے والی ہو باعث اسکے گھر کی برکت کا ہوتا ہے اور بہت سی
حدیثوں میں منع ہے گھونسلے کا گھر میں رکھنا اگر شکاری کتے کا پالنا یا حفاظت گلہ گوسفند وغیرہ
کے لیے بھی ہو تو مضائقہ نہیں رکھتا اور حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ جسوقت تم کھانا کھاؤ
اور اسوقت کتا بیٹھا ہو اسکو کھانا دو یا اسکو ہٹا دو کہ نفسہاے بد رکھتے ہیں اور حضرت
امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کتا سیاہ ایک رنگ یا سفید ایک رنگ یا سرخ ایک رنگ ہو
یہ سب جنوں سے ہیں اور ابلق مسخ ہوئے ہیں جن اور آدمیوں سے اور دوسری حدیث
میں ہے کہ جس گھر میں کتا ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور حدیث معتبر میں حضرت
امام رضاؑ سے منقول ہے کہ زمانہ سابق میں الو گھروں میں رہتا تھا اور کھانا کھانے
کے وقت نزدیک دسترخوان کے آتا تھا اور کھانا کھاتا تھا جب حضرت امام حسینؑ
کو شہید کیا اسنے آبادی سے نکلکر ویرانوں اور پہاڑوں اور جنگلوں میں اپنی جگہ کی
اور کہا کہ بد امت تھے تم لوگ کہ اپنے پیغمبر کے فرزند کو شہید کیا میں ایمن نہیں ہوں تمسے
کہ کہیں مجھکو بھی قتل نہ کرو اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب سے حضرت امام حسینؑ
کو شہید کیا الو دن کو نہیں نکلتا ہے رات کو نکلتا ہے اور اس دن سے قسم کھائی ہے کہ آبادی
میں نہ رہیگا اور ہمیشہ دن کو روزہ رکھتا ہے اور اندوہناک رہتا ہے اور جب رات ہوتی ہے

افطار کرتا ہی اور ہمیشہ نالہ و فریاد کرتا ہی حضرت امام حسین کے لیے پہنچنے تک

بیان بعض جانوروں کے مارنے کا

فصل ۱ بیان بعض جانوروں کے مارنے کا ۱۲

حدیث مین ہی کہ جو کوئی چلپاسہ یعنی چھپکلی کو مار ڈالے مثل اسکے ہی کہ جیسے شیطان کو مار ڈالا اور اگر ایک ضرب مین مارے تو ثواب اسکا زیادہ دو ضرب کے مارنے سے ہی بلکہ شہید ثانی شیخ صاحب تحریر فرماتے ہین کہ باعث کمال زیادتی ثواب کشتن چلپاسہ ہی اور واسطے شکرانہ اس نعمت کے یعنی کشتن چلپاسہ کے غسل مستحب ہی اور حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی سانپ کو مارے ایسا ہی کہ کافر کو مارا اور حدیث موثق مین منقول ہی کہ حضرت امام موسی کاظم سے پوچھا سانپ کے مارنے کو حضرت نے کہا کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہی کہ جو سانپ کو اس سبب سے نہ مارے کہ مارنا اسکا گناہ ہی وہ مجھ سے نہین ہی لیکن اگر اسلیے قتل نہ کرے کہ ایک حیوان ہی ایذا نہین پہونچاتا تو مضائقہ نہین اور حدیث معتبر مین ہی کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا ہی مستحب مارنے جانور کو تے اور سانپ اور بچھو اور کتے کاٹنے والے کو

فصل ۱۲۴ احکام خواب مع دعا

فصل ۲ احکام خواب مع دعا ۱۲

حدیث مین ہی کہ جو کوئی با وضو سووے ایسا ہی کہ گویا بیدار ہو نے کے وقت تک نماز پڑھتی ہی اور سونا چار قسم پر ہی اول یہ کہ سیدھا سونا خواب انبیا کا ہی اور سیدھی کروٹ سے سونا خواب مومنان کا ہی اور بائین کروٹ سے سونا کفار کا ہی اور الٹا سونا شیطان کا ہی پس جو کوئی الٹا سووے اسکو جگا دے اور درمیان نماز مغرب و عشا کے سونا موجب حرمان رزق ہی اور بعد نماز عشا کے شب نشینی نامعلوم ہی بسبب اسکے کہ فقر کو آنکہ نہ کھلے اور سونا بیچ طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک سونا نحس ہی اس سبب سے کہ اسوقت روزی تقسیم ہوتی ہی سونے والا اسوقت کا اس سے محروم رہتا ہی اور سونا دن میں اول وقت سبب لے نشاطی و چہرہ نیکوئی کا سونا کا اور بعد عصر کے سونا سبب حماقت کا ہی اور خواب قیلولہ قبل از ظہر کے مبارک ہی اور روایت ہی کہ واسطے نماز شب کے بیدار ہونا باعث زوال

نسیان اور قوت حافظہ کا ہوتا ہے اور بہت سونا سبب فقر کا ہے روز قیامت میں اور دین و دنیا کو
ہاتھ سے دیتا ہے جو کوئی تین مرتبہ وقت سونے کے یہ کہے یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ بِقُدْرَتِهٖ
وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ بِعِزَّتِهٖ ایسا ہے کہ ہزار رکعت نماز پڑھی ہو اور اگر یہ دعا تین مرتبہ
پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَا فَقَهَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَطَنَ
فَخَبَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی
الْمَوْتٰی وَیُمِیْتُ الْاَحْیَآءَ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تو وہ شخص گناہوں
سے ایسا پاک ہو کہ جیسا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور جو کوئی آیۃ الکرسی سونے
کے وقت پڑھے فالج سے امن ہو اور وقت بیدار ہونے تک چالیس ہمسایہ اس کے محفوظ
رہیں۔ اور جو کوئی وقت سونے کے سیدھا ہاتھ سیدھے رخسارہ کے نیچے رکھ کر پڑھے
بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰهِ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَوِلَایَةِ مَنِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ مَا
شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ چوروں سے اور مکان کے نیچے ہوجانے سے
محفوظ رہے اور ملائکہ واسطے اس کے استغفار کریں اور جو کوئی وقت سونے کے یہ کہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ تو خدا تعالیٰ
سو ہزار گناہ اس کے محو کرے اور سو ہزار حسنہ واسطے اس کے لکھے اور سو ہزار درجہ بلند
کرے اور جو کوئی وقت سونے کے سورہ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ پڑھے شرک سے بری ہو اور رجال الصالحین میں ہے کہ حضرت پیغمبر صلعم نے حضرت
فاطمہ سے فرمایا کہ وقت سونے کے جب تک یہ چار کام نہ کرلے ہرگز نہ سونا اول یہ کہ قرآن ختم
کرلو دوسرے یہ کہ مجھکو اور جمیع انبیا کو شفیع اپنا گردان تیسرے یہ کہ سب مومنوں کو راضی کر
چوتھے یہ کہ حج و عمرہ ادا کر جب یہ چاروں امر ادا کرلے تب سونے تو عرض کیا کہ یہ چاروں
امر ایک ساعت میں کیونکر کروں فرمایا کہ تین مرتبہ سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھو گویا کہ تمام

قرآن ختم کیا ہونے اور صلوات بھیجی اور انبیا پر بھیجی کہ سب شفیع تیرے ہوں روز قیامت میں
اور واسطے سب مومنین کے استغفار کر کہ سب تجھ سے راضی ہوں اور سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہے گویا کہ حج و عمرہ ادا کیا ہو
اور چونکہ صلوات و استغفار جمال الصالحین میں تحریر نہ تھا لہذا میں نے مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ سید
ابو الحسن صاحب مجتہد العصر و الزمان مدظلہ سے دریافت کیا بجواب اسکے یہ رقم فرمایا کہ صلوات
اس طرح کافی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ - اور استغفار اس طرح کافی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اور جو کوئی سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ و قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ تین تین مرتبہ پڑھے گویا کہ تمام قرآن ختم کیا اور بعدد ہر آیہ قرآن کے ثواب
ایک پیغمبر کا پاوے اور گناہوں سے پاک ہووے مثل اُس دن کے کہ جس دن ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوا تھا اور اگر اُس شب میں مرجاوے تو ثواب شہید کا پاوے اور جو کوئی آیہ
شَهِدَ اللّٰهُ پڑھے وقت سونے کے تو خدائے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے پیدا کرے کہ روز
قیامت تک واسطے اسکے استغفار کریں اور وہ آیہ یہ ہے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور جو کوئی وقت سونے کے اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ پڑھے عذاب قبر
سے ایمن ہو اور جو کوئی وقت سونے کے کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ سب گناہ اسکے بخشے جائیں اگرچہ مثل امواج دریا
یا کف دریا یا ریگ صحرا کے عالج کے ہوں صحرا سے عالج بہت بڑے صحرا کو کہتے ہیں اور بہت
روایتوں میں وارد ہے کہ جو کوئی آخر سورۂ کہف پڑھے اور جس وقت کا خیال دل میں کر کے
سووے اُسی وقت بیدار ہو اسکو بہت آدمیوں نے تجربہ کیا ہے اور حضرت پیغمبر صلعم سے
مروی ہے کہ جو کوئی وقت سونے کے کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُنْسِنِيْ ذِكْرَكَ وَلَا تُؤْمِنِّيْ مَكْرَكَ

وَلَا تَجْعَلْنِيْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ اَقُوْمُ سَاعَةَ كَذَا ہے اس جگہ اس ساعت کا نام لیوے کہ جس ساعت میں جاگنا منظور ہو لیس خدا تعالیٰ ایک فرشتہ کو موکل کریگا کہ وہ اسی ساعت میں اسکو بیدار کردے اور جو کوئی خواب میں ڈرتا ہو تو وقت سونے کے یہ کہے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ مِنْ غَضَبِهٖ وَمِنْ عِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ

فصل ۱۲۵ — فضائل ضیافت

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جسوقت مہمان گھر میں داخل ہوتا ہے رزق واسطے اسکے آسمان سے آتا ہے اور جسوقت طعام کھاتا ہے سب گناہ اس گھر کے آدمیوں کے بخشے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو سیر کرے خدائے تعالیٰ تمام گناہ اسکے بخشے اور بہشت اسپر واجب کرے اور نعمتہائے بہشت سے اسکو سیر کرے اور مومن کا سیر کرنا بہتر ہے سو ہزار بندہ آزاد کرنے سے اور جو کوئی کسی پیاسے کو پانی پلادے خدائے تعالیٰ اسکو شراب خالص سے سیراب کریگا اور اگر ایسی جگہ پانی پلاوے کہ اس جگہ پانی ہو تو ثواب ایک بندہ آزاد کرنے کا پاوے اور ستر ہزار حسنہ واسطے اسکے لکھے جاویں اور جو کوئی ایسی جگہ پانی پلاوے کہ وہاں پانی نہو تو ایسا ہے کہ گویا اسنے تمام اہل دنیا کو زندہ کیا اور جو کوئی کسی حیوان یا انسان تشنہ کو پانی پلادے وہ شخص سایۂ عرش خدا میں ہو روز قیامت کو اور مروی ہے کہ ہلاک ہو وہ میزبان کہ جو مہمان کو حقیر سمجھے اور جو کوئی مہمان کو حقیر سمجھکر لاوے اور مروی ہے کہ جس شخص کا صاحب طعام سے اختلاط و ربط محبت و یگانگی نہو اور وہ شخص بغیر طلب جاکر کھانا کھاوے تو گویا اسنے پارۂ آتش کھالیا اور مروی ہے کہ جس شخص کی دعوت کیجاوے اور وہ شخص اپنے ساتھ اور کسی شخص کو کہ جسکی دعوت نکی ہو لیجاوے تو وہ شخص مثل غاصب کے ہے مگر جبکہ باہم یگانگی ہو اور کوئی عذر صاحب طعام کو نہو کہ اس صورت میں بےاذن صاحب طعام کے طعام کھانا جائز ہے انشاء اللہ فضائل دینے طعام کے آئندہ بیان ہونگے۔

آداب طعام خوردن مع مسائل ضروری و ادعیہ

آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ وقت خوان رکھنے کے چار ہزار فرشتے گرد خوان کے احاطہ کرتے ہیں اگر بندہ نے بسم اللہ کہی ملائکہ کہتے ہیں کہ خدا برکت بھیجے تمہارے کھانے میں پھر شیطان سے کہتے ہیں کہ باہر جا اے فاسق تجکو انپر تسلط نہیں اور بعد فارغ ہونیکے کھانے سے اگر الحمد للہ کہتے ہیں ملائکہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ جماعت ہیں کہ خدا نے انکو نعمت دی اور انھوں نے شکر خدا کیا اور جو بسم اللہ نہ کہیں اول میں تو ملائکہ شیطان سے کہتے ہیں کہ آ اے فاسق انکے ساتھ کھانا کھا اور جسوقت خوان کو اٹھائیں اور وہ لوگ شکر نہ کریں تو ملائکہ کہتے ہیں کہ یہ وہ گروہ ہیں کہ خدائے تعالی نے انکو نعمت دی اور انھوں نے پروردگار کو فراموش کیا اور بہ حدیث معتبر میں حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت خوان رکھیں تو بسم اللہ کہو اور جسوقت کھانا شروع کرو اسوقت بسم اللہ علی اولہ وآخرہ کہو اور جب خوان کو اٹھاؤ تو الحمد للہ کہو اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ جو کوئی نام خدا اول طعام میں لے اور حمد خدا آخر طعام میں کرے ہرگز اس کھانے کا حساب نہوگا اور بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جب کوئی مسلمان چاہے کہ کھانا کھائے جب لقمہ اٹھائے تو کہے بسم اللہ والحمد للہ رب العالمین تو اسکے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا گناہ اسکے بخشدے اور حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ ایکدن حضرت امیر فرماتے تھے کہ میں ضامن ہوں اس شخص کے واسطے کہ جو بسم اللہ کھانے میں کہے تو اسکو اس سے کچھ آزار نہ پہونچے ابن کوا نے کہا کہ یا امیر المومنین کل شام کو میں نے کھانا کھایا اور بسم اللہ کہی تھی میں نے اور آزار کھینچا فرمایا کہ شاید جتنا کھانا کھایا ہو بعض پر تو نے بسم اللہ کہی ہو اور بعض پر نہ کہی ہو اے احمق اور حدیث صحیح میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ کھانے سے آزار کھینچتا ہوں فرمایا شاید بسم اللہ نہیں کہتا تو عرض کیا کہتا ہوں اور آزار کھینچتا ہوں فرمایا کہ کھانا کھانے میں بعد بات کرنیکے بسم اللہ کہتا ہے تو

اسنے کہا نہیں فرمایا اسی سبب سے آزار کھینچا ہی تو جبکہ بات سے فارغ ہوا اور کھانے میں
پھر عود کرے پھر بسم اللہ کہے اور دوسری روایت صحیح میں منقول ہی کہ آن حضرت علیہ السلام سے
کہ جب چند ظرف ہوں تو ہر ظرف میں سے کھانا کھانے وقت ایک بار بسم اللہ کہے
راوی نے کہا کہ بھول جاؤں تو کیا کروں فرمایا کہے بسم اللہ علی اوّلہ و آخرہ اور حضرت
امیر علیہ السلام سے منقول ہی کہ خدا کو یاد کرو کھانا کھانے وقت اور بہت باتیں نہ کرو کہ وہ کھانا اور
نعمت تمہاری روزی ہی کہ خدا نے دی ہی اور تم پر واجب ہی کہ ہر وقت کھانا کھانے کے شکر خدا
اور بجا لاؤ اسکی اور حمد اسکی کرو اور بسند معتبر آنحضرت صلعم سے منقول ہی کہ کھانا کھانے والا
شکر کنندہ بہتر ہی اس روزہ دار سے کہ خاموش ہو اور بسند حدیث معتبر میں حضرت امیر سے
منقول ہی کہ ہرگز کھانا کھانے سے میں نے آزار نہیں کھینچا اسواسطے کہ کوئی لقمہ پیٹ میں
نہ لگیا میں مگر یہ کہ نام خدا اسپر لیا میں نے اور دوسری حدیث معتبر میں منقول ہی کہ آنحضرت
صلعم نے فرمایا کہ میں ضامن ہوں جو کوئی یہ کلمات کہے کھانا اسکو نقصان نہ کرے
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ خَیْرِ الْاَسْمَاءِ مِلْاءَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ دَاءٌ اور حدیث معتبر میں حضرت امیر
سے روایت ہی کہ کھاؤ جو کچھ خوان سے زمین پر گرے کہ وہ شفا ہر درد کی ہی بحکم خدا
اس شخص کے واسطے کہ اس سے شفا طلب کرے اور دوسری حدیث میں سعد بن وہب
کہتا ہی کہ خدمت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں میں نے کھانا کھایا جب خوان اٹھایا تو جو کچھ
ریزہ روٹی کے گرے ہوئے تھے حضرت نے وہ تناول فرمائے پھر ارشاد کیا کہ کھانا اسکا
فقر اور درویشی کو دور کرتا ہی اور اولاد کو زیادہ کرتا ہی اور آنحضرت صلعم سے منقول ہی کہ
جہاں کہیں روٹی کا ٹکڑا پائے اور کھائے اسکو ایک حسنہ اسکے لیے لکھا جاوے اور جو کوئی
کثیف جگہ ٹکڑا پاوے اور اسکو دھو کر کھائے اسکے واسطے ستر نیکیاں لکھی جاویں اور دوسری
حدیث معتبر میں منقول ہی کہ آنحضرت صلعم ایک دن عائشہ کے گھر تشریف لائے ایک ٹکڑا

روٹی کا دیکھا کہ زمین پر پڑا ہے اٹھایا اور کھا لیا اور فرمایا کہ اے عائشہ گرامی رکھو خدا کی نعمتوں کو
اپنے اوپر کہ نعمت خدا جس جماعت سے بھاگی ہے پھر ادھر نہیں آئی اور دوسری معتبر
سندوں سے منقول ہے کہ ایک دن حضرت امام حسینؑ داخل بیت الخلا ہوئے وہاں ایک ٹکڑا
روٹی کا پڑا ہوا دیکھا ایک غلام کو دیا اور فرمایا کہ میں باہر آؤں تو مجھکو دینا جب حضرتؑ
باہر تشریف لائے پوچھا کیا ہوا غلام نے عرض کیا کہ میں نے کھا لیا فرمایا کہ میں نے تجھکو خدا کی
راہ میں آزاد کیا ایک شخص نے سبب آزاد کرنے کا پوچھا فرمایا میں نے اپنے جد امجد آنحضرت صلعم
سے سنا ہے کہ جو کوئی ٹکڑا روٹی کا پاوے اور اسکو پاک کرکے یا دھو کر کھا لے اسکے پیٹ میں
قرار نہ پکڑے مگر یہ کہ خدا اسکو آتش جہنم سے آزاد کرے اور حدیث صحیح میں حضرت امام
جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ نیم خوردہ مومن کا شفا ستر درد کی ہے مروی ہے کہ جو کوئی
اپنے عیال کے ساتھ کھانا کھاوے اور وقت کھانا کھانے کے بسم اللہ اور بعد
کھانا کھانے کے الحمد للہ کہے خدائے تعالی ان سب کے گناہ بخشدے اور حدیث
صحیح میں حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی گھر پر کھانا کھاوے جو کچھ کھانا کھانے کے
وقت ریزہ وغیرہ گرے ہوں وہ اٹھا کر کھا لے اور جب جنگل میں ہو تو واسطے پرندہ
و حیوانات کے چھوڑ دے کہ یہ حصہ جنگل میں انکا ہے اور عبداللہ جرجانی سے منقول ہے کہ
خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ میں تھا میں دیکھا میں نے کہ بعد کھانا کھانے کے آپ ڈھونڈتے ہیں
اور جو کچھ زمین پر گرا ہوا ہے اسکو اٹھا کر کھا لیتے ہیں یہاں تک کہ ریزہ اور مثل اسکے
میں نے عرض کیا آپ پر فدا ہوں میں یہ سب آپ نے چن لیا آپ نے فرمایا کہ یہ روزی تیری
ہے نہ چھوڑ دوسروں کے واسطے اور اس سے شفا پاتے ہیں سب دردوں سے اور حدیث
دیگر میں منقول ہے کہ کھانا گرے ہوئے ریزہ ہائے روٹی کا فقر کو برطرف کرتا ہے اس سے
اور اسکے فرزندوں سے سات پشت تک اور روایت میں ہے کہ جو کوئی کھالے اسکو خدا
بچاوے اسکو خورہ اور برص سے اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو کوئی روٹی یا چھوہارا

زمین پر پڑا دیکھے اسکو اٹھا کر پاک کرکے کھائے اسکے پیٹ میں قرار نہ پکڑے مگر یہ کہ موجب اسکے ہوا جب ہو اور بسند معتبر آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جو کچھ ریزہ ہائے نان و طعام دسترخوان سے گرے مہر حور العین کا ہے مروی ہے کہ بعد کھانا کھانے کے کھانا ریزہ ہائے نان و طعام کا کہ جو گرے ہوں امان ہے جنون و جذام و برص و صفرا و احمق ہونے سے اور روزی زیادہ کرتا ہے اور فقر کو سات پشت تک دور کرتا ہے اور جناب امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ جو کوئی وقت پانی پینے کے حضرت امام حسینؑ و اہلبیتؑ کو یاد کرے اور قاتل حضرت امام حسینؑ کے لعنت کرے یعنی اسطرح کہے کہ لَعَنَ اللّٰهُ عَلٰی قَاتِلِ الْحُسَیْنِ میں خدا تعالیٰ واسطے اسکے سو ہزار حسنہ لکھے اور سو ہزار گناہ محو کرے اور سو ہزار درجہ بلند کرے اور ہزار بندے آزاد کرنے کا ثواب پاوے اور مروی ہے کہ بعد کھانا کھانے کے ہاتھوں کو دھو کر ابرو پر یعنی بھوں پر پھیرے اور تین مرتبہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُحْسِنِ الْمُجْمِلِ الْمُنْعِمِ الْمُفْضِلِ درد چشم سے ایمن ہو اور مروی ہے کہ اگر منہ پر ہاتھ پھیرے کلفت کو زائل کرے اور سبب زیادتی رزق ہے

مسائل ضروری

کافر کے ہاتھ کا آٹا پیسا ہوا یا دال وغیرہ خشک چیز لے لینا اور استعمال اسکا جائز ہے لیکن روغن زرد یا روغن سیاہ کافر کے یہاں سے لینا جائز نہیں ہاں اسوقت میں جائز ہے جبکہ یہ یقین ہو کہ کافر نے اسکو مس نہیں کیا اور اگر یقین ہو جاوے کہ کافر نے اسکو مس کیا ہے تو استعمال اسکا ناجائز ہے

فصل ۱۲۶ فضائل احکام نکاح و فضیلت مباشرت و تفصیل اقسام محرمات نسبیہ و رضاعیہ و محرمات متفرقہ

حدیث صحیح میں حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ تین چیزیں سنت پیغمبر ان سے ہیں ایک بوئے خوش لگانا دوسرے زیادہ بالون کا بدن سے دور کرنا تیسرے عورتوں کی بہت صحبت کرنا اور کتاب جمال الصالحین میں اہلبیت سے [illegible] ہے کہ جو کوئی

کسی عورت کو نکاح میں لائے اُسنے نصف دین کی اپنے حفاظت کی ہو خدا کی جانب سے
اور دو رکعت نماز پڑھنا صاحب اہل و عیال کا بہتر ہے اُس بغیر نکاح کیے ہوئے سے
کہ جسنے ستر رکعت نماز پڑھی ہو اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ دو رکعت نماز پڑھنا
نکاح کیے ہوئے آدمی کا بہتر ہے اُس بغیر نکاح کیے ہوئے آدمی سے کہ جسنے شبوں میں نماز پڑھی
ہو اور دنوں میں روزے رکھے ہوں اور اسی کتاب میں اہلبیت اطہارؑ سے مروی ہے کہ
ایک دن زینب عطارہ نے خدمت حضرت رسول خدا میں جا کر اپنے شوہر کے مجامعت نکرنے کی شکایت
کی آنحضرت نے فرمایا کہ اگر شوہر تیرا فضائل مباشرت کے جانے ہرگز اسمیں تقصیر نکرے عرض کیا
کیا فضائل ہیں فرمایا کہ جس وقت متوجہ تیری طرف ہوا ایسا ہے کہ راہ خدا میں شمشیر کھینچی ہو اور
جب مجامعت کرے گناہوں سے پاک ہو اور نیز منقول کہ جب مجامعت کرے اپنی زوجہ
کے ساتھ تو گناہ گرتے ہیں مثل گرنے پتے درخت کے اور جب غسل کرے تو گناہوں سے پاک
ہوتا ہے اور کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ نکاح کرو اور تحصیل اولاد کرو کہ قیامت کے
دن جمیع امت پر مفاخرت و مباہات کروں یہانتک کہ جو بچہ شکم مادر سے ساقط ہو گیا ہو
وہ ہوگا خشمناک اور خشم آلود اور دروازہ بہشت پر کھڑا ہوگا پس حق تعالی فرمائیگا کہ داخل
بہشت ہو وہ کہیگا نہ جاؤنگا میں جبتک میرے ماں باپ مجھ سے پہلے نہ جائیں پس حق تعالی
ایک فرشتہ کو حکم فرمائیگا کہ اسکے ماں باپ کو لاؤ اور داخل بہشت کرو پس بچہ سے خطاب
فرمائیگا کہ انکو میں نے داخل بہشت کیا بسبب زیادتی مہربانی کے نسبت تیری اور اولاد
نیچے عرش کے مکان مشک و عنبر و زعفران میں کھڑے ہو کر واسطے آبا و اپنے کے استغفار کرتی
ہے اور اسی کتاب میں منقول ہے کہ فرمایا رذیل ترین اموات وہ ہیں جو بغیر نکاح کیے ہوئے مریں
اور اسی کتاب میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ فرمایا کہ جو کوئی بخوف پریشانی کے
نکاح نکرے تو وہ خدا پر بد گمان ہوا [illegible] کہ اگر پریشانی ہو نکاح کرو تاکہ خدا انکو
غنی کرے [illegible] فرمایا [illegible] سے واسطے رضا مندی خدا و صلہ رحم کے نکاح کرے

خدا تعالی تاج ملک و بادشاہی اسکے سر پر رکھے اور اسی کتاب میں مروی ہے کہ بہترین
شفاعتون سے یہ ہے کہ درمیان دو آدمیون کے کوشش نکاح کی کرے اور جو کوئی کوشش
کرے تو ہر قدم پر کہ جو اس کوشش میں راہ چلے خدا تعالی واسطے اسکے عبادت ایک سال کی لکھے
کہ اسکی راتون میں نمازین پڑھی ہون اور دنون میں روزہ رکھے ہون اور خدا تعالی ہزار
خوشی عطا فرماوے اور جو کوئی عورت کی تزویج کرے وہ اس کا باعث ہے کہ خدا تعالی
روز قیامت میں نظر رحمت اسپر کرے اور جو کوئی مفارقت زن و شوہر میں کوشش کرے
پس وہ غضب و لعنت خدا میں گرفتار ہوا اور دنیا میں معذب ہوا اور جناب رسول خدا
صلعم نے فرمایا کہ دختر باکرہ کی خواستگاری کرو کہ انکے خوشبو دہن و پستان انکے پر شیر ہوتے
ہیں اور اولاد بہت ہوتی ہے اور آنحضرت نے فرمایا جو کوئی چاہے کہ متابعت کرے میری
سنت کی وہ عورت کی خواستگاری کرے اور بسند معتبر حضرت رسول صلعم سے منقول ہے کہ تمہاری
عورتون میں بہترین وہ عورت ہے کہ جسکے فرزند بہت پیدا ہوتے ہون اور دوست شوہر کی ہو اور
صاحب عفت ہو اور درمیان رشتہ دارون کے باعزت ہو اور شوہر کے مقابل ذلیل ہو اور
واسطے شوہر کے زینت و بشاشت کرے اور غیرون سے شرم کرے اور عفت کا برتاؤ کرے
اور شوہر جو کچھ کہے اسکو سنے اور جو فرماوے اسکی اطاعت کرے اور حدیث موثق میں
منقول ہے کہ عقد کرنا ماہ شوال میں خوب ہے اور حدیث دیگر میں منقول ہے کہ تزویج شب
میں واقع ہو اور مکروہ ہے عقد کرنا تین روز آخر ماہ میں جبکہ قمر در عقرب ہو اور وقت گرمی
روز کے مثل قریب زوال آفتاب کے اور مکروہ ہے ہمبستری شب چہار شنبہ میں اور
منقول ہے کہ جو کوئی عقد کرے اور چاند عقرب میں ہو انجام اچھا نہ دیکھے اور حدیث موثق
میں منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقرع کو خبر پہونچی کہ ایک شخص نے عورت کی خواستگاری
کی ہے ایسی ساعت میں کہ ہوا گرم تھی دوپہر کے وقت پس حضرت نے فرمایا کہ گمان نہیں
رکھتا کہ درمیان انکے اتفاق و محبت ہو پس وہ دونون جلد جدا ہونگے اور

روایت دیگر میں منقول ہے کہ جو کوئی تحت الشعاع میں عقد کرے اس حال میں کہ چاند زیر شعاع ہو تو
قبل ہونے ہم صحبت کے ساقط ہو جاوے اور منقول ہے کہ چھٹی کو پانچ مقام پر پسندیدہ ہے اول
عقد میں اور دوم تولد ہونے فرزند کے تیسرا رحم جب پیدا ہو مکان میں آوے پانچویں جب نہ ہو
اکثر وہ سے باندھنا چاہیے کہ پہلے سب سے لازم ہے کہ مہر کو تعین کریں اور بعد تعین مہر کے
اگر وکالتاً نکاح پڑھا جاتا ہے پس اول وکیل عورت کی جانب سے ہوا اور اپنی موکلہ سے
دریافت کرے کہ میں تیری طرف سے وکیل ہو کر تیرا نکاح فلانے شخص سے جو فلانے
شخص کا بیٹا ہے اس قدر مہر پر پڑھوں تو نے اپنی جانب سے مجھکو وکیل کیا پس عورت کو
چاہیے کہ کہے وکیل کو اجازت اپنی جانب سے اس شخص کے ساتھ نکاح پڑھنے کی
دیوے بعد اس کے وکیل مرد کا مرد سے دریافت کرے کہ فلانی عورت سے کہ بیٹی فلان
شخص کی ہے اس مہر پر تیرا نکاح ہوتا ہے تو نے اپنی جانب سے مجھکو واسطے نکاح پڑھنے
کے وکیل کیا پس جب مرد بھی اپنی جانب سے وکیل کو اجازت نکاح پڑھنے کی دے چکے
تو وکیل عورت کو چاہیے کہ اول یہ خطبہ پڑھے اور خطبے نکاح کے بہت ہیں لیکن جو
خطبہ کہ جناب قبلہ و کعبہ سیدنا سید حسین صاحب علیین مکان علیہ الرحمہ پڑھتے تھے یہ ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ
بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا
وَصَلَّى اللهُ عَلٰى اَشْرَفِ الْمُرْسَلِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ
اَذْهَبَ اللهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ
قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ
وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللهُ
مِنْ فَضْلِهٖ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَنَاكَحُوْا وَتَنَاسَلُوْا تَكْثُرُوْا فَاِنِّيْ اُبَاهِيْ بِكُمُ الْاُمَمَ

بحمد اللّٰہ والمشیۃ والصلوۃ علی اشرف المرسلین محمد وآلہ
الطاہرین پس بعد اسکے کہ عورت کا وکیل مرد کے وکیل کی طرف
خطاب کرکے کہے أنكحتُ موكّلتي موكّلك على المهر المعلوم اور وکیل مرد کا
کہے قبلتُ النكاح لموكّلي على المهر المعلوم یا اگر وکیل عورت کا کہے انکحتُ موکّلتی
من موكّلك على المهر المعلوم تب بھی وکیل مرد کا کہے قبلتُ النكاح
لموكّلي على المهر المعلوم یا وکیل عورت کا کہے زوّجتُ موكّلتي موكّلك
على الصداق المعلوم تو جواب اسکے وکیل مرد کا کہے قبلتُ التزويج لموكّلي
على الصداق المعلوم اگر چاہے تو پھر وکیل عورت کا کہے زوّجتُ موكّلتي
بموكّلك على المهر المعلوم پس اسکے وکیل مرد کا کہے قبلتُ
التزويج لموكّلي على المهر المعلوم احتیاطاً وکیل عورت کا کہے
انكحتُ وزوّجتُ موكّلتي موكّلك على الصداق المعلوم بعد اسکے وکیل مرد کا
کہے قبلتُ النكاحَ والتزويجَ لموكّلي على الصداق المعلوم اور اگر عورت کا
باپ یا دادا موجود ہو تو چاہیے وکیل عورت کا انہیں بھی اجازت لے اور
اور بعد موکّلتی کے وکالۃً عن ابیہا یا جدّہا کہے اور احتیاطاً چاہیے
کہ اگر دونوں میں دونوں وکیل کہیں یعنی وکیل عورت کا کہے کہ نکاح میں دیا میں نے
اپنی موکلہ کو وکالۃً اسکے باپ یا دادا کی طرف سے بعوض مہر معلوم کے بعد اسکے
وکیل مرد کا کہے کہ قبول کیا میں نے واسطے موکل اپنے کے بعوض مہر معلوم کے
اور اگر عورت و مرد دونوں نابالغ ہوں اور باپ انکے زندہ ہوں تو دونوں کے وکیلوں
کو چاہیے کہ بوکالت ان دونوں کے باپ کی طرف سے صیغہ پڑھیں یعنی وکیل
عورت کے باپ کا مرد کے باپ کے وکیل کی طرف خطاب کرکے کہے أنكحتُ فلانة
بنت فلان موكّلي فلان بن فلان موكّلك على المهر المعلوم پس اسکے وکیل

مرد کے باپ کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
پھر احتیاطاً وکیل عورت کے باپ کا کہے اَنْکَحْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ مُوَکِّلِیْ مِنْ فُلَانِ
ابْنِ مُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ بعد اسکے وکیل مرد کے باپ کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ
لِفُلَانِ ابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور اگر دونوں کے دادا زندہ ہوں
تو دونوں وکیلوں کو چاہیے کہ بوکالت ان دونوں کے دادا کی طرف سے صیغہ
پڑھیں پس پہلے وکیل عورت کے دادا کا مرد کے دادا کے وکیل کی طرف خطاب کرکے کہے
اَنْکَحْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ ابْنِ مُوَکِّلِیْ فُلَانًا عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ بعد اسکے
وکیل مرد کے دادا کا کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِفُلَانِ ابْنِ ابْنِ مُوَکِّلِیْ فُلَانٍ
بِالْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور وکیلوں کو چاہیے کہ فُلَانَةَ کی جگہ نام عورت کا لیں اور
فُلَان کی جگہ پر مرد کا نام لیں اور احتیاطاً اگر وہ یہ بھی کہ لیں پس وکیل عورت کے
باپ یا دادا کا مرد کے باپ یا دادا کی طرف خطاب کرکے کہے کہ نکاح کیا میں نے یا بیاہ دیا
اپنے موکل کی بیٹی کو بیٹے کے موکل کے یعنی فلاں کو اوپر مہر معلوم کے بعد اسکے وکیل مرد کے
باپ یا دادا کا کہے کہ قبول کیا میں نے واسطے فلاں بیٹے موکل اپنے کے اوپر مہر معلوم کے
اور اگر مرد و عورت دونوں نابالغ ہوں اور مرد کا فقط باپ اور عورت کا دادا یہ دونوں
موجود ہوں تو وکیل عورت کے دادا کا مرد کے باپ کے وکیل کی طرف خطاب کرکے کہے اَنْکَحْتُ
فُلَانَةَ بِنْتَ ابْنِ مُوَکِّلِیْ فُلَانَ ابْنِ مُوَکِّلِكَ عَلَی الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ
اور جواب اسکے مرد کے باپ کا وکیل کہے قَبِلْتُ النِّکَاحَ لِابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الْمَهْرِ
الْمَعْلُوْمِ پس اسکے بعد وکیل عورت کے دادا کا کہے زَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ
ابْنِ مُوَکِّلِیْ بِابْنِ مُوَکِّلِكَ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ اور پھر وکیل مرد کے
باپ کا کہے قَبِلْتُ التَّزْوِیْجَ لِفُلَانِ ابْنِ مُوَکِّلِیْ عَلَی الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
اور چاہیے کہ احتیاطاً اگر وہ یہ بھی کہ لیں پس وکیل عورت کے دادا کا کہے کہ نکاح کیا یا بیاہ

فلاں نے موکل اپنے کی پوتی کو بحرمت موکل کے لڑکے فلاں کو بعوض مہر معلوم کے
دیدیا اسکے وکیل مرد کے باپ کا کہنا قبول کیا میں نے واسطے بیٹے فلاں ابن موکل کے
بیٹے کے بعوض مہر معلوم کے اور اگر عورت رشیدہ ہو دونوں اخیر وکالت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] انکحت فلانة امة موکلی فلان
[illegible] علی المهر المعلوم [illegible] غلام کے مالک کا وکیل کہے قبلت النکاح
[illegible] علی المهر المعلوم [illegible] لونڈی کے مالک کا وکیل
انکحت فلانة امة موکلی من فلان عبد موکلک علی المهر المعلوم
[illegible] وکیل غلام کے مالک کا کہے قبلت النکاح لفلان عبد موکلی علی
المهر المعلوم [illegible] لونڈی کے مالک کا وکیل کہے انکحت فلانة امة
موکلی من فلان عبد موکلک علی المهر المعلوم [illegible] وکیل غلام کے مالک کا

کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِفُلَانٍ عَبْدِيْ مُوَكِّلِيْ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وکیل ورثہ کہے یا آقا
کہے زَوَّجْتُ فُلَانَةَ اَمَةَ مُوَكِّلِيْ مِنْ فُلَانٍ عَبْدِهٖ وَكَالَةً عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
پھر وکیل غلام کے مالک کا کہے قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِفُلَانٍ عَبْدِ مُوَكِّلِيْ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
یہ بیان کر دینا چاہیے کہ اگر مرد اور عورت میں سے ایک آزاد ہو تو اسکی طرف سے آزاد کا صیغہ
پڑھنا چاہیے اور اگر ان میں سے کسی شخص کی لونڈی یا غلام ہیں تو لونڈی یا غلام کا صیغہ پڑھنا
چاہیے اور اگر باپ یا دادا زندہ ہوں اور مرد اور عورت دونوں نابالغ ہوں تو دونوں کی
طرف سے نکاح فضولی بغیر وکالت کے پڑھنا چاہیے پس ایک شخص عورت کی طرف سے
کہے اَنْكَحْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ اور ایک شخص مرد کی طرف سے کہے
قَبِلْتُ النِّكَاحَ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُوْمِ پھر وہی شخص عورت کی طرف سے کہے اَنْكَحْتُ
فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ پھر مرد کی جانب سے کہے قَبِلْتُ
النِّكَاحَ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ پھر اسی طرح اعادہ کرے عورت کی جانب سے
کہے زَوَّجْتُكَ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ اور پھر
مرد کی جانب سے کہے قَبِلْتُ التَّزْوِيْجَ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ عَلَى الصَّدَاقِ الْمَعْلُوْمِ
مرد اور عورت کو اختیار ہے کہ بعد حد بلوغ کے اپنے نکاح فضولی کو صحیح کریں یا باطل کریں
پس جب اپنی زوجہ کو اپنے گھر میں لاوے تو شوہر و زوجہ دونوں باوضو ہوں اور شوہر اپنا ہاتھ
پیشانی زوجہ پر رکھ کر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بِاَمَانَتِكَ اَخَذْتُهَا وَبِكَلِمَاتِكَ
اسْتَحْلَلْتُهَا فَاِنْ قَضَيْتَ لِيْ مِنْهَا وَلَدًا فَاجْعَلْهُ مُبَارَكًا تَقِيًّا مِنْ شِيْعَةِ
آلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْهِ شِرْكًا وَلَا نَصِيْبًا اور دونوں پاؤں
زوجہ کے ایک طرف میں دھووے اور اس پانی کو دروازہ سے مکان کے کونوں تک چھڑکے
کہ موجب خیر و برکت کا ہوتا اور دفع ان بیماریوں کا ہوتا ہے یعنی دیوانہ ہونے اور جذام اور کوڑھ سے
جب تک اس گھر میں رہے اور عروس کو سات دن تک دودھ اور سرکہ اور گشنیز اور سیب ترش

کھانے سے منع کرنا چاہیے اس سبب سے کہ اگر یہ چیزیں کھائیگی تو رحم اسکا سرد ہوگا اور بے
بانجھ ہوگی اور جمال [illegible] اگر [illegible] گھر کے دروازہ
سے آخر گھر تک چھڑکے تو خدا ستر ہزار قسم کی برکت اس گھر میں نازل فرماتا ہے اور ستر
طرح کی رحمت عروس پر نازل ہوتی ہے کہ برکت اسکی ہر گوشہ میں اس گھر کے پہونچتی ہے اور
معتبر ہے کہ عورت شوہر کی [illegible] اور حدیث میں وارد ہے کہ وہ [illegible] رہتا ہے جسکا مہر [illegible]
ہوا اور وارد ہوا ہے کہ اگر عورت اپنے شوہر کو مہر اپنا معاف کر دے تو ثواب عظیم اسکو
ہوتا ہے روایات صحیحہ میں وارد ہوا ہے کہ جو عورت مہر اپنا اپنے شوہر کو معاف کر دے عند اللہ
ہو یا مستقبل یعنی متعہ ہو حق تعالیٰ بعوض ہر درہم مہر کے ایک نور اسکو قبر میں عنایت فرماوے
اور بعوض ہر درہم کے ہزار فرشتوں کو حکم دے کہ واسطے اس عورت کے نیکیاں لکھیں قیامت تک

تفصیل اقسام محرمات نسبیہ و رضاعیہ و محرمات متفرقہ

واضح ہو کہ جواب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب میر آغا صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی
نے بجواب سوال سید رضی ساکن نانوتہ کو زیب رقم فرمایا بجنسہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے
سوال: مرد پر کون کون عورتیں حرام ہیں قرابت وغیرہ کی جہت سے یا رضاع کے سبب سے
اور شرائط رضاع کے کیا کیا ہیں امیدوار ہوں کہ با تفصیل احکام مذکورہ ارشاد کیے جاویں
بینوا توجروا۔ الجواب بسم اللہ تعالیٰ و تقدس [illegible] معلوم ہو کہ محرمات
کے چند اقسام ہیں قسم اول محرمات نسبیہ از روئے نسب سات ہیں (۱) امہات یعنی ماں حقیقیہ
اور دادی اور پردادی جہاں تک کہ بلند مرتبہ ہوں اور نانی اور پرنانی جہاں تک بلند مرتبہ ہوں (۲)
بنات یعنی دختران و پوتیاں اور نواسیاں جہاں تک کہ پست مرتبہ ہوں (۳)
اخوات یعنی بہنیں خواہ حقیقیہ ہوں خواہ سوتیلی خواہ مادری ہوں (۴) عمات یعنی باپ
کی بہن جسکو پھوپھی کہتے ہیں یا دادا یا پردادا وغیرہ کی بہنیں یا نانا یا پرنانا وغیرہ کی
سوتیلی ہو خواہ حقیقی اور رضاعی [illegible] پھوپھی ہو خواہ باپ دادا یا پردادا کی

پھوپھی ہو خواہ ماں کی پھوپھی ہو یا پدر کے آباء و اجداد کی پھوپھی ہو بہر صورت وہ عمات میں داخل
ہو (۵) خالات یعنی مادر کی بہن ہو اور خلاصہ یہ کہ اپنی خالہ ہو یا باپ یا دادا وغیرہ
کی خالہ ہو یا ماں کی خالہ ہو یا آباء و اجداد مادر کی خالہ ہو (۶) بنات الاخ یعنی دختران
برادر عینی و غیر عینی اور مراد اُس سے یہ ہے کہ بھائی عینی خواہ غیر عینی کی اولاد اور اولاد کی اولاد
سے جو عورتیں ہوں وہ سب حرام ہیں (۷) بنات الاخت یعنے خواہر عینیہ و غیر عینیہ
کی اولاد اور اولاد کی اولاد سے جتنی عورتیں ہوں وہ سب حرام ہیں اور حکم
مذکورہ حال اُن مردوں کا کہ جو از راہ قرابت عورت پر حرام ہیں یعنے جو اُسکے محرم ہیں
از راہ نسب کے دریافت ہو سکتا ہے قسم دوم محرمات بمصاہرہ یعنے زوجہ کے
رشتہ داروں میں سے جو عورتیں حرام ہیں مؤبداً یا جمعاً خواہ زوجہ نکاحیہ ہو خواہ متعیہ
اور وہ بھی چند عورتیں ہیں (۱) زوجہ کی مادر حقیقیہ اور زوجہ کی دادی اور پردادی اور
نانی اور پرنانی جہانتک بلند مرتبہ ہوں یہ سب حرام ہیں شوہر پر خواہ ہم بستر ہوا یا اگر چہ زوجہ سے
نوبت مباشرت کی نہ آئی ہو (۲) دختران زوجہ کہ جو اس شوہر کے نطفہ سے نہ ہوں
اور اسی طرح اولاد زوجہ کی تحریم مؤبد ہے جبکہ زوجہ مدخولہ ہو اُس شوہر کی ہو اور اگر
بعد عقد کے نوبت دخول کی اصلا نہ آئی ہو اور زوجہ کو طلاق دیوے تو اُسکی دختر سے
جو اُسکے نطفہ سے نہیں ہے اور اُسکو ربیبہ کہتے ہیں یہ شخص عقد کر سکتا ہے (۳) بہن
زوجہ کی حرام ہے جمعاً خواہ زوجہ اجازت دے خواہ نہ دے پس اگر طلاق دے زوجہ کو
اور عدہ رجعیہ اُسکا گذر جاوے تو اُسکی بہن سے عقد کر سکتا ہے اور اگر طلاق بائن ہو
جس طرح سے کہ مثلاً زوجہ غیر مدخول بہا تھی تو بعد طلاق کے فوراً اُسکی بہن سے عقد
کر سکتا ہے (۴) یہ کہ جب کسی عورت سے عقد نکاح یا متعہ کیا ہو پس تا بقائے زوجیت
کے اُسکی بھتیجی یا بھانجی سے عقد نہیں کر سکتا الا جبکہ زوجہ اجازت دیوے ہاں
اگر زوجہ کو طلاق دے تو اُسکی بھتیجی یا بھانجی سے عقد کر سکتا ہے فوراً اگر طلاق بائن ہو

برادر عینی و غیر عینی مراد بھائی عینی خواہ غیر عینی کی اولاد اور اولاد کی اولاد سے جو عورتیں ہوں وہ سب حرام ہیں [illegible] قسم دوم محرمات [illegible] رشتہ داروں میں سے [illegible]

[illegible] طلاق بائن [illegible]

وایضاً بعد عقد کے حرام ہے مرد پر زوجہ آبا و اجداد کی تحریم مؤبد اگرچہ مدخول بہا اُنکی
منکوحات نہوں اسی طرح سے حرام ہے پسر پر زوجات اولاد اور زوجات اولاد اولاد کی تحریم مؤبد
اگرچہ اُنکی مدخول بہا نہون قسم سوم محرمات رضاعیہ اور بیان اُنکا جب ہوگا کہ شرائط
رضاع معتبر جو پہلے بیان کیے جاوینگے پس معلوم ہو کہ نشر حرمت رضاعت میں چند شرطیں ہیں
اول یہ کہ دودھ عورت کا ہو نہ حیوان وغیرہ کا دوسری یہ کہ ہر ایک کا دودھ نہ ہو بلکہ زنا سے
حاصل نہوا ہو ورنہ اسکا اعتبار نہوگا تیسری یہ کہ ساتھ ولادت ہولوے کہ دودھ حاصل
ہوا ہو اگرچہ حمل مستند ہو ساقط ہو گیا ہو علی الاحوط نہ قبل وضع حمل کے اور نہ بعد انقطاع زمانہ
رضاعت سابقہ کے پس اگر کسی عورت کے دودھ خود بخود اُتر آوے بغیر حمل کے یا اثنائے
زمانہ حمل میں قبل وضع حمل کے تو اسکا اعتبار نہیں بلکہ اگر حمل ساقط ہو چند روز کا یا ایک ماہ کا
مثلاً اور قرائن علامت وغیرہ معلوم ہو جاوے کہ دودھ اسکے سبب سے نہیں اُترا بلکہ خود بخود
اُتر آیا ہے مثل زمانہ عدم حمل کے تو اسکا بھی اعتبار نہ کیا جائیگا اور اسی طرح اگر زمانہ رضاعت
کو مدت طویل گذر گئی اور دودھ خشک ہو گیا اور چند سال کے بعد مثلاً پھر دودھ خود بخود اُتر آیا
اگر اسوقت میں بھی وہ حاملہ ہو یعنی دوسری مرتبہ حمل رہا ہو جب بھی اس دودھ کا بھی
اعتبار نہوگا ہاں اگر اثنائے زمانہ رضاعت میں چند روز یا ایک ماہ تک دودھ خشک
ہو جاوے اور بعد اسکے بعد تمامی مدت رضاع دودھ اُتر آوے تو اس دودھ کا اعتبار
کیا جائیگا واللہ یعلم چوتھی یہ کہ رضیع کو دودھ پلایا ہو مقدار معین میں اور اسکی تعیین میں
آراء ہیں کہ جو صورتیں انمیں سے پائی جاویگی کافی ہوگی ایک صورت یہ ہے کہ مرضعہ نے اُس رضیع کو
پندرہ مرتبہ دودھ پلایا ہو یوں طریق کہ ہر مرتبہ اچھی طرح سیر ہو کر پیا ہو بلا شرکت مرضعہ دیگر اگرچہ
بیچ بیچ میں غذا کھائی ہو مگر زمانہ کم میں واقع ہوئے ہوں پس اگر پندرہ مرتبہ پلایا ہو مثلاً
درمیان ایک آدھ مرتبہ کی تمام نہیں گذری اور رضیع کو غذا کھلائی دودھ کی اتنی باقی رہی یا کسی
مرضعہ دیگر سے پیا ہو یا اس اثنا میں دوسری عورت نے اُسکو دودھ پلایا ہے تو رضاع کامل نہوا الخ

شیر حلال کے بطریق متعارف پس حرمت نہو گی علی الاظہر الاشہر لیکن اگر اس اثنا میں طفل کو کچھ
غذا وغیرہ بھی دیگئی ہو تو اس جہت سے کچھ خلل نہو گا یعنی حکم بحرمت کیا جاویگا واللہ یعلم
دوسری صورت یہ ہے کہ اسکو تمام روز وشب میں پلایا ہو بایں طریق کہ مجموع روز وشب
میں جب خواہش کرے اسکو دودھ پلایا جاوے اگرچہ بعضے مرتبہ سیر نہو لیکن مرتبہ اخیر
میں خواہ مخواہ سیر ہو گیا ہو حتی کہ صادق آوے عرفا کہ آٹھ پہر میں آسنے اس مرضعہ کا
دودھ سیر ہو کر پیا ہے اگرچہ لڑکا مریض او نہ قدر متعارف سے کم پیتا ہو درحالیکہ دوسری
مرضعہ کا مطلقا دودھ نہ ملا ہو بلکہ کچھ غذا وغیرہ بھی اس طفل نے اس اثنا میں نہ کھائی ہو
اگرچہ اس آٹھ پہر کے زمانہ میں شیر اسکو پندرہ مرتبہ سے کم دیا گیا ہو علی المشہور اور اگر
مثلاً ایک مرضعہ کا دودھ ایک مرتبہ پیا ہو بعد ازاں تمام روز وشب میں وہ گرسنہ اور
تشنہ رہا یا خواب یا بیہوشی میں رہا پس ظاہر نشر حرمت نہو گی واللہ یعلم تیسری صورت
یہ ہے کہ جب دونوں صورت مذکورتین میں سے کوئی نہ پائی جاوے تو اس مقدار دودھ پیا ہو
رضیع نے اس مرضعہ کا کہ جسکے سبب سے گوشت جسم رضیع میں پیدا ہوا ہو اور استخوان بھی
اسکا اس دودھ سے مضبوط اور مستحکم ہوا ہو اگرچہ اس مدت میں بعضے مرتبہ اسنے سیر ہو کر
نہ پیا ہو یا دوسری عورت نے بھی اسکو دودھ پلایا ہو لیکن بر سبیل قلت وندرت یا کچھ غذا
رضیع کو ملی ہو شاذ ونادر ونہایت قلیل کہ قابل اعتبار کے نہ تھی لیکن اگر دو ایک مرتبہ غذا
مثلاً دیجاوے اور دو ایک مرتبہ دو عورت دودھ پلاوے تو ظاہرا حکم بہ نشر حرمت نہو گا
اور اسی طرح سے اگر دو عورتیں یا زیادہ اسکو دودھ پلاویں بالاشتراک اسطرح پر کہ کسی نے
انمیں سے بالاستقلال پندرہ مرتبہ نہیں پلایا اور نہ ایکدن رات کامل پس نشر کہ مذکور ہوا میں حرمت انمیں سے
کسی مرضعہ کی نسبت نہو گی اور وجہ ثبوت تحقیقین یعنی نمو گوشت اور مضبوطی استخوان واسطے اہل خبرہ وبینا اور
آگاہ کرنا اہل تجربہ اور امتحان کا جبکہ موجب حصول علم ہو یا دو مرد مومن عادل گواہی اسکی دیں اور اگر دونوں طریق
میں سے کسی طریق کی گواہی نہ پائی جاوے پس امر دودھ یہ ہے کہ رضاعت واقع ہوئی ہو یا وجود اختلال

امور معتبرہ صورت اول دودھ کی مدت دراز تک اسقدر کہ لفظ اس عادۃ علم ہو دو وصف
مذکورہ کے تحقق کا حاصل ہو اور اگر ظن ہو نہ علم پس رعایت حرمت احوط ہوگی اور اگر شک
ہو فقط پس ان ہر دو صورتوں میں حکم بہ نشر حرمت نہ کیا جاویگا واللہ اعلم (۵) یہ کہ مرضعہ کا دودھ بمقدار
معتبر زمانہ حیات مرضعہ میں پیا ہو نہیں اگر مثلاً چودہ مرتبہ پلا کر مرضعہ مرگئی اور اسکے مرنے
کے بعد رضیع نے پندرھویں مرتبہ اسکا دودھ پی لیا پس حکم بہ نشر حرمت نہ ہوگا (۶) یہ کہ جس
طفل نے دودھ پیا ہے سن اسکا دو برس سے زیادہ نہ ہو پس اگر زیادہ ہو دو برس سے
اور دودھ پیے کسی مرضعہ کا تو نشر حرمت نہ ہوگی (۷) یہ کہ رضیع نے سر پستان منہ میں لیکر
بطریق متعارف دودھ پیا ہو پس اگر دودھ دوہ کر کسی ظرف میں یا انگلی پر اُسکو
یا شیر کو جما کر یا دہی بنا کر کھلادیں تو اسکا اعتبار نہ ہوگا علی الاظہر ہاں اگر پستان سے اسکے
منہ میں نچوڑ کر پلایا بقدر سیری طفل پس رعایت حرمت احوط ہے واللہ اعلم (۸) یہ کہ
رضیعین نے ایک شوہر مرضعہ کا دودھ پیا ہو پس اگر مرضعہ نے جو شوہر اول سے دودھ بہم
پہونچایا تھا وہ مثلاً زید کو پلایا اور جو شوہر ثانی سے دودھ حاصل ہوا تھا وہ ہندہ کو پلایا
پس زید و ہندہ میں مناکحت ہو سکتی ہے اگرچہ باقی سب شرائط پائے جاتے ہوں اور جب
شرائط رضاعت معتبرہ کے بیان سے فراغت ہوئی پس معلوم ہو کہ جب سب شرائط
نشر حرمت رضاع متحقق ہوں تو حرام ہوتی ہیں رضیع پر وہ عورتیں کہ جو حرام ہیں بجہت نسب
وغیرہ اور تفصیل اسکی بطریق تفصیل مذکورہ بالا بیان کیجاتی ہے درضمن چند امور (۱)
یہ کہ رضیع پر حرام ہوتی ہے مرضعہ اور مادر مرضعہ اور اسکی دادی اور نانی جہانتک
بلند مرتبہ ہوں اور اسی طرح سے مادر و جدات شوہر مرضعہ اور مراد شوہر مرضعہ سے
اس مقام میں اور مابعد اسکے جہاں پر ذکر اسکا ہوگا وہ شوہر ہے کہ جسکا دودھ رضیع کو ملا ہے
اور اگر رضیع ہو یعنی دختر نے دودھ پیا تھا تو اس دختر پر حرام ہے شوہر مرضعہ اور آباء و اجداد
اس شوہر کے اور آباء و اجداد مرضعہ کے (۲) یہ کہ حرام ہے شوہر مرضعہ پر رضیعہ اور اولاد رضیعہ

تفصیل محرمات [illegible]

کی جہانتک کہ منتہی بپشت پست ہون اور اسی طرح سے حرام ہی مرضعہ پر رضیع اور اولاد اسکی
اور اولاد رضیعہ کی (۲) حرام ہے رضیع پر کل اولاد شوہر مرضعہ کہ وہ سب بمنزلۂ خواہران
علاتیہ رضیع مذکور ہین بلکہ جتنی لڑکیون نے شوہر مذکور کا دودھ پیا ہوگا وہ سب اس طفل
رضیع پر حرام ہونگی اگرچہ وہ لڑکیان نطفۂ شوہر مذکور سے نہون اور اسی طرح سے
حرام ہی رضیع پر کل اولاد نسبیہ مرضعہ کہ وہ سب اسکے بمنزلۂ خواہران اخیافی کے ہین لیکن
اُس مرضعہ نے جو اور لوگون کی لڑکیون کو شیر غیر شوہر مذکور کا پلایا ہو تو وہ لڑکیان ہمی رضیع
پر حرام نہونگی پس اُنمین سے رضیع عقد کرسکتا ہی چونکہ دو شوہران مرضعہ کا دودھ اُنھون
نے پیا ہی (۴) حرام ہین رضیع پر خواہران نسبیہ شوہر مرضعہ کہ وہ بمنزلۂ عمۂ یعنی پھوپھی
رضاعیہ اُس شیرخوار کی ہونگی اور اسی طرح سے حرام ہی عمۂ شوہر مذکور کی اور عمۂ
مرضعہ کی (۵) حرام ہی شیرخوار پر خواہر نسبیہ مرضعہ کی کہ وہ خالہ رضاعیہ اس طفل کی ہوگی
اور اسی طرح سے حرام ہی خالہ مرضعہ کی اور خالہ اُسکے شوہر کی (۶) حرام ہین رضیع پر
بھتیجیان اور بھانجیان رضاعیہ یعنی دختران اولاد شوہر مذکور اور دختران اولاد
نسبیہ مرضعہ (۷) حرام ہی مرد پر مادر رضاعیہ زوجہ یعنی مرضعہ زوجہ کی (۸) حرام ہی مرد پر
خواہر رضاعیہ زوجہ کی جمعًا جیساکہ خواہر نسبیہ زوجہ کی حرام ہوتی ہی جمعًا (۹) حرام
ہی عقد زوجہ کی بھتیجی رضاعیہ سے اور زوجہ کی بھانجی رضاعیہ سے بدون اذن زوجہ جیساکہ
سابقًا مذکور ہوا (۱۰) حرام ہی رضیع پر کل زوجات شوہر مرضعہ کی (۱۱) حرام ہی شوہر
مرضعہ پر کل زوجات اُس طفل رضیع کی (۱۲) جائز نہین بنابر قول قوی یہ کہ پدر رضیع
مناکحت کرے ساتھ دختران شوہر مرضعہ کے خواہ وہ نطفۂ شوہر مذکور سے ہون خواہ
رضاعیہ ہون یعنی وہ لڑکیان اغیار کی جنھون نے دودھ شوہر مذکور کا پیا ہو اور اسیطرح
سے حرام ہین پدر رضیع پر دختران نسبیہ مرضعۂ مذکورہ اور لیکن وہ لڑکیان کہ جنکو اُس
مرضعہ نے شیر غیر شوہر مذکور پلایا ہو وہ لڑکیان پدر رضیع پر حرام نہین ہین بلکہ

خود رضیع پر بھی وہ حرام نہیں ہیں جیسا کہ سابقاً لکھا گیا (۱۳) جب کوئی عورت دودھ پلاوے
زید کو اور ہندہ کو درحالیکہ زید و ہندہ میں کچھ قرابت نہو ہیں بالتحقیق زید کے لئے حرمت
کے نکاح آپس میں جائز نہیں جیسا کہ سابقاً مذکور ہوا لیکن نکاح برادر و خواہر زید کا ساتھ
خواہر یا برادر ہندہ کے جائز ہے بلا اشکال اور آیا نکاح برادر زید کا ساتھ خود ہندہ کے یا
خواہر ہندہ کا خود زید سے جائز ہے یا نہیں یہ مسئلہ اختلافیہ ہے اور اظہر یہ ہے کہ نکاح مذکور
بھی جائز ہے بلکہ شوہر مرضعہ بھی نکاح کر سکتا ہے خواہر رضیع سے علی الظاہر المشہور جیسا کہ
تصریح کی ہے بعض فقہانے واللہ اعلم آگے تشریح ہوتے ہیں مسائل مذکورہ سے چند احکام
(۱) یہ کہ اگر مثلاً خالہ زید کی یا پھوپھی زید کی دودھ پلاوے زید کو درحالیکہ زید
رضیع ہو برضاعت معتبرہ پس زید پر حرام ہو جاوینگی دختران انکی یعنی خالہ یا پھوپھی مذکورہ اور
اگر کوئی زوجہ یا ام الولد عم زید کی یا انکے ماموں کی دودھ پلاوے زید مذکور کو وہ شیر
کہ جو حاصل ہوا ہے ماموں یا عم مذکور سے پس اولاد ماموں یا چچا کی زید پر حرام ہو جاوینگی
(۲) اگر نانی نواسہ کو دودھ پلاوے بشرائط معتبرہ پس مادر اصلی شیر خوار کی مثلاً
ہندہ پدر شیر خوار کے عقد سے خارج ہوگی اور اسپر حرام مؤبد ہو جاویگی اسلیے کہ پدر
شیر خوار پر حرام ہے اولاد نسبی مرضعہ کی اور اگر زید شیر خوار کی نانی حقیقی دودھ نہ پلاوے
لیکن زید کے نانا کی کوئی زوجہ یا ام الولد دودھ نانا کا زید کو پلاوے برضاعت معتبرہ
جب بھی مادر طفل مسماۃ ہندہ پدر زید کے عقد سے خارج ہو جاویگی اسلیے کہ نانا
شوہر مرضعہ ہے اور ہندہ اسکی اولاد سے ہے اور شوہر مرضعہ کی اولاد حرام ہے
پدر رضیع پر آن اگر مثلاً باپ زید شیر خوار کا مر گیا اور اسکے بعد اسکی مادر ہندہ نے
دوسرا شوہر کیا پس اگر زید کی نانی حقیقی یا سوتیلی زید کو دودھ پلاوے تو ہندہ عقد
شوہر ثانی مذکور سے خارج ہوگی جس طرح سے کہ اگر دادی حقیقی یا سوتیلی زید
شیر خوار کی دودھ پلاوے زید کو تو مادر زید کے عقد میں خلل نہوگا (۳) اگر مثلاً

حامد کی زوجہ اپنی بہن کو دودھ پلاوے برضاعت معتبرہ وہ ہمشیرہ حامد سے ہم شیر ہو چکی ہو
پس حامد پر ہمشیرہ مذکورہ زوجہ کی حرام موبد ہو جاویگی اور اسی طرح سے اُس ہمشیرہ
زوجہ کی اولاد بھی حامد پر حرام ہوگی تا آن زوجہ کی جو دوسری بہن ہو کہ جس نے دودھ
اسکا نہیں پیا وہ حرام موبد نہوگی چنانچہ سابقًا اشارہ کیا گیا اور سوا اسکے اور چند
صورتیں متفرع ہو سکتی ہیں لیکن ذکر انکا چنداں ضرور و اہم نہیں ہے فائدہ اگر کوئی عورت
دعوی کرے کہ میں نے زید و ہندہ کو دودھ پلایا ہے با شرائط معتبرہ پس دعوی
اسکا قبول نہوگا اور آن دونوں کے درمیان حکم رضاعت کا نہ کیا جائیگا الا جبکہ
دو مرد مومن عادل یا ایک مرد مومن عادل اور دو زن عادلہ مومنہ یا چار زنان
مومنہ عادلہ گواہی دیں رضاعت کی درمیان زید و ہندہ کے بالتفصیل یعنی جس حاکم
شرع کے سامنے گواہی دیجاوے تو گواہوں کو چاہیئے کہ بالتفصیل بیان کریں حصول
شرائط رضاعت مذکورہ تاکہ حاکم کو معلوم ہو کہ موافق اُسکے مذہب کے شرائط پائے
گئے ہیں یا نہیں تا آن بہ نسبت زن و مرد مذکورہ کے بالخصوص حکم رضاعت جاری
کیا جائیگا بسبب اُسکے اقرار کے اور یہ قبل کہ زید ہندہ کو سبب رضاعت واقع کرنی اُسکو
جائز ہوگی اور اسی طرح سے اگر کوئی مرد اقرار کرے کہ فلان عورت میری ماں رضاعی
یا خواہر رضاعی ہے مثلًا تو اُسکو بھی نکاح اُس سے جائز نہوگا اور اگر کسی زن و مرد میں
نکاح یا متعہ واقع ہو چکا ہو اور بعد از آن شوہر یا زوجہ اقرار کرے کہ درمیان ہمارے
رضاعت معتبرہ کہ باعث تحریم ہے قبل ہی واقع ہو چکی تھی پس اگر احد الزوجین اقرار کرے اور
دوسرا اُنمیں سے تصدیق اُسکے دعوی کی کرے پس آن دونوں میں عقد باطل قرار
دیا جاویگا اور دونوں علیحدہ کیے جاوینگے اور اگر دوسرا اُنمیں کا مدعی کے دعوی کی تصدیق
نکرے پس جبتک دعوی اُسکا ثابت بطریق ثبوت شرعی نہوگا حکم بطلان عقد کا نہ کیا جائیگا
واللہ العالم قسم چہارم وہ عورتیں ہیں کہ جو حرام ہوتی ہیں مرد پر بہ تحریم

مؤبد یا غیر مؤبد باسباب مختلفہ سوا ان وجہوں کے جو سابقاً ذکر کی گئیں اور بیان انکا
در ضمن چند فوائد کیا جاتا ہے (۱) اگر مثلاً زید کسی زن اجنبیہ سے وطی بشبہہ کرے یعنی مثلاً
گمان ہوا کہ وہ میری زوجہ ہے یا مملوکہ میری ہے یا کسی اور وجہ سے اسکے حلال ہونے کا
گمان ہوا اور حلال سمجھکے اس سے مجامعت کی پس وہ عورت اگر کسی شخص کی زوجیت
یا عدہ میں ہو تو حرام مؤبد زید پر ہوگی لیکن مادر زن مذکورہ اور دختران زن مذکورہ
زید پر حرام مؤبد ہوجاوینگی اور خود وہ عورت پدر زید اور پسر زید پر حرام مؤبد ہوجاویگی
علی الاظہر اور یہی حکم ہے اگر زن مذکورہ سے کسی شخص نے زنا کیا ہو علی الاشہر الاقوی اور
اگر مجامعت یعنی دخول کی نوبت نہ پہونچے بلکہ فقط ملامسہ اور بوسہ اس کیا ہو تو حکم حرمت
زنان مذکورہ جاری نہوگا یعنی اسکی مادر وغیرہ حرام نہونگی ب اگر کسی شخص کی زوجہ ہو نکاح دائم
یا منقطعہ اور وہ شخص زنا کرے مادر زوجہ سے یا دختر زوجہ سے یا خواہر زوجہ سے
تو زوجہ اسکی حلال رہیگی اور اسکی زوجیت میں کچھ خلل نہوگا ج اگر العیاذ باللہ کوئی مرد
لواطہ کرے کسی مرد سے اور نوبت ادخال کی پہونچی ہو تو فاعل پر حرام ہوجاوینگی دختران
شخص مفعول اور مادر وجدات مفعول کی اور خواہران مفعول نسبیہ ہوں یا رضاعیہ لیکن اگر
ان عورتوں میں سے کسی عورت کے ساتھ اس فاعل نے عقد کیا ہو قبل از لواطہ یعنی زوجہ
کے پسر یا برادر وغیرہ سے لواطہ کرے تو زوجہ حرام نہوگی علی الظاہر المشہور د اگر زید مثلاً
کسی عورت کے ساتھ نکاح یا متعہ کرے اور دخول نہ کیا ہو لیکن اگر جانتا تھا کہ یہ کسی
شخص کی زوجیت یا عدہ میں ہے اور حرمت عقد مذکور بھی جانتا تھا لیکن بمجرد عقد وہ عورت
حرام مؤبد ہوجاویگی زید پر اور اگر حرام ہونا اسکا نہ جانتا تھا تو عقد باطل ہوگا لیکن
حرمت ابدی نہوگی اور اگر زید مذکور نے بعد عقد کے دخول کیا ہو تو وہ عورت حرام
مؤبد ہوجاویگی زید پر مطلقاً یعنی خواہ عالم بحرمت ہو خواہ نہو اور وہ زوجیت میں اپنے
شوہر کے باقی ہو یا عدہ رجعیہ میں یا عدہ بائنہ میں ہو اور اسی طرح سے حرام مؤبد ہوجاویگی

زید پر مثلاً وہ عورت کہ زید اُس سے زنا کرے درحالیکہ وہ شوہردار ہو یا اُسکے شوہر نے اُسے
طلاق رجعی دیا تھا اور عدہ رجعیہ اُسکا باقی تھا اگرچہ زید کو وقت نہ ہوا اُسکی زوجہ یا معتدہ ہونے
سے اور اگر عدہ بائنہ تھا ایسا ہی اُسکا حکم حرمت ابدی ہو گا۔ مرد آزاد کے عقد میں اگر کوئی زن
حرہ ہو تو بغیر اُسکی اجازت کے کنیز غیر سے وہ مرد نکاح یا متعہ نہیں کر سکتا اگرچہ
مالک کنیز نے اذن دیا ہو ہاں اپنی کنیزان مملوکہ سے وطی کر سکتا ہے بغیر اذن زوجہ کے بھی
اور اگر مرد آزاد مثلاً زید کی کوئی زوجہ حرہ نہ ہو تو جب بھی کنیز غیر سے نکاح یا متعہ جائز نہ ہوگا
اِلّا جبکہ دو شرطیں پائی جاویں اول یہ کہ کسی زن حرہ سے عقد نکاح نہ کر سکتا ہو بسبب اسکے کہ
نفقہ اُسکا نہیں دے سکتا یا وہ بغیر ادائے مہر کے فی الحال عقد پر راضی نہیں اور یہ شخص فی الحال
مہر نہیں دے سکتا یا اور کوئی مانع مثل اسکے ہو دوم یہ کہ عقد کنیز سے ترک نکر سکتا ہو
بسبب اسکے کہ در صورت ترک خوف ارتکاب حرام یا مشقت شدید ہو جو اکثر ہیں اگر یہ دونوں
شرطیں پائی جاویں تو نکاح یا متعہ کنیز غیر سے جائز ہے بلا اشکال اور اگر دونوں شرطیں یا ایک
انمیں سے نہ پائی جاوے تو وہ جائز نہیں ہے علی الاقوی (۱۰) جائز ہے مرد آزاد کو چار نکاح
دائمی تک ساتھ زنان حرہ کے نہ زیادہ اُس سے یہانتک کہ اگر ایک کو انمیں سے
طلاق رجعی دیا ہو تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی نہیں کر سکتا جبتک کہ عدہ رجعیہ اُس
مطلقہ کا باقی ہو اور اگر عدہ بائنہ ہو تو پانچویں عورت سے نکاح دائمی کرنا جائز ہے علی المشہور
لیکن مکروہ ہے اور اگر اُس مطلقہ کا عدہ نہ ہو بسبب اسکے کہ غیر مدخول بہا تھی مثلاً اگر یا منجملہ
چار منکوحات کے کوئی مرجاوے تو پانچویں عورت سے فوراً نکاح کر سکتا ہے بلا اشکال اور
متعہ کر سکتا ہے زنان حرہ سے جسقدر چاہے اور اسی طرح سے اپنی کنیزان مملوکہ سے وطی کر سکتا ہے
جسقدر کنیزیں ہوں (۱۱) جو شخص زن منکوحہ کو مجبور بطلاق دے درحالیکہ قبل اسکے وہ عورت
شخص اجنبی سے نکاح کر چکی ہو یا نہ کر چکی ہو ایسا معتبر نہیں وہ عورت اُس طلاق دینے والے
پر حرام ابدی ہو جاویگی (۸) اگر لواطت کرے کسی نوجوان سے [illegible]

حرام ہو جاویگی ۹ اور اگر زوجہ کسی کی گونگی بہری ہو اور وہ مرد قذف کرے یعنی
زنا کی تہمت کرے اسپر بطور معتبر تو وہ اسکے شوہر پر حرام مؤبد ہو جاویگی ۱۰ اگر کوئی شخص
مثلاً زید عقد کرے کسی عورت سے درحالیکہ زید مذکور احرام حج یا عمرہ کا باندھے ہوئے ہو یا بنت
کسی شخص سے کیا یا لااصالۃ باوجود علم حرمت عقد تو وہ عورت زید پر حرام مؤبد ہو جاویگی خواہ
دخول کیا ہو خواہ نہ کیا ہو اور اگر جاہل مسئلہ ہو پس اگر بعد عقد کے دخول کیا ہے تو بھی بنابر
مشہور حرام مؤبد ہو جاویگی اور اگر دخول نہیں کیا پس وہ عقد فاسد ہوگا لیکن وہ عورت
زید پر حرام مؤبد نہ ہوگی علی المشہور ۱۱ مرد و عورت میں سے اگر ایک اہل اسلام سے ہو اور
دوسرا کافر ہو اصلی یا مرتد یا حکم کافر میں ہو مانند ناصبی اور خارجی اور صلفی اور غالی وغیرہ باہم
تو ان میں مناکحت جائز نہیں ہے ۱۲ اگر مرد و عورت میں نکاح ہوا درحالیکہ وہ دونوں مسلمان تھے
اور بعد اسکے کوئی ان میں سے مرتد ہو جاوے قبل از ان کہ نوبت دخول کی آئی ہو تو نکاح
باطل ہو جائیگا تو پس اگر عورت فقط مرتدہ ہو گئی تھی تو مہر بیوی کا تمام ہی باطل اور اگر شوہر
مرتد ہو گیا تھا ارتداد فطری تو اسکے مال میں سے تمام مہر دیا جاویگا اور اگر مرتد ارتداد
ملی ہوا تھا تو بعض فقہا کے کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ نصف مہر عورت کو ملیگا لیکن
خالی اشکال و تامل سے نہیں ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ تمام مہر اسے بھی دیا جاوے اور اگر قبل از
ارتداد دخول ہو چکا تھا پس مہر دیا جاویگا مطلقاً پس اگر زوجہ بعد دخول کے فقط مرتدہ ہوئی
تو نکاح متزلزل انکا باقی رہیگا تا زمانہ انقضا کے عدہ طلاق پس اگر اس اثنا میں
اس عورت نے توبہ معتبرہ کی تو نکاح بدستور صحیح رہیگا والا باطل ہو جاویگا اور یہی حکم
ہے اگر شوہر بعد وطی کرنے کے مرتد ہو جاوے بارتداد ملی یعنی ماں باپ اسکے دونوں کافر
تھے اور یہ مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا اور ساتھ ہی دونوں کا ارتداد ہو یعنی زوجہ بھی مرتد ہو گئی اور
شوہر بھی مرتد ملی ہو گیا پس اگر دونوں اثنائے عدہ میں رجوع کریں تو نکاح باقی رہیگا والا
منفسخ ہو جائیگا اور اگر شوہر مرتد فطری ہو یعنی باپ اسکا مسلمان تھا یا مادر مسلمہ تھی یا دونوں

مسلمان تھے جبکہ یہ حکم اوسمیں آیا اور بعد بلوغ کے مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو نکاح اس صورت میں
فورًا باطل ہو جاویگا اور اسکی زوجہ کو چاہیے کہ عدۂ وفات شوہر رکھے اور اموال اس
مرتد فطری کے بعد ادائے مہر زوجہ وغیرہ اسکے وارثان شرعیہ پر تقسیم کیے جاوینگے اور اگر یہ مرتد
توبہ کرے تو اسکا اعتبار نہ کیا جاویگا یعنی کوئی حکم مسلمان کا اسپر جاری نہ کیا جاویگا اگرچہ
احتمال ہے کہ باطنًا میان خود و خدا توبہ اسکی مقبول ہو اور آخرت میں ثمرہ بخشے اور دنیا میں اسکے
یہی حکم اس شوہر اور زوجہ کا کہ وہ دونوں کافر اصلی تھے بعد ازان ایک انمیں سے مسلمان ہو گیا
پس اگر زوجہ سے شوہر نے کبھی دخول نہ کیا تھا تو عقد فورًا باطل ہو جاویگا اور عدہ ساقط ہے
اور اگر دخول کی نوبت آئی تھی اور وہ عورت یائسہ یا صغیرہ نہیں ہے پس تا انقضائے ایام
عدۂ طلاق انتظار کی جاویگی اگر دوسرے نے انمیں سے بھی اس اثنا میں اسلام قبول
کیا تو نکاح انمیں بدستور صحیح رہیگا مثل صحت نکاح کے درصورتیکہ دونوں ساتھ ہی اسلام لاویں
اور اگر عدۂ طلاق گذر گیا اور جو کفر پر باقی تھا وہ مسلمان نہوا تو اسکے عقد سے وہ عورت خارج
ہو جاویگی واللہ یعلم مسئلہ ۱۳ اگر کسی مرد کے عقد میں کوئی عورت صغیرہ ہو یعنی سن اسکا کامل نو برس
کا نہو تو مجامعت کرنی اس سے حرام ہے لیکن اگر دسواں برس اسکو شروع ہوا اور اس
بات کا یقین حاصل ہوا یا اسکی گواہی دی دو مرد مومن عادل نے تو مجامعت اس سے
جائز ہے بشرطیکہ مظنہ اسکے ضرر معتد بہ کا نہو اور یہی حکم کنیز مملوکہ کا ہے اور اگر کسی شخص نے
دخول کیا زوجہ نابالغہ سے اور افضا ہو گیا یعنی درمیان مخرج حیض و مخرج بول زن کے اتحاد ہو گیا
یا مخرج حیض و غائط ایک ہو گیا اگرچہ یہ بعید ہے پس بسبب مذکورہ سے وطی اسکو حرام مؤبد
ہو جاویگی یعنی کبھی اس سے مجامعت اسکو جائز نہوگی اگرچہ اسکے عقد سے باہر نہوگی اور
نفقہ اسکو برابر دینا ہوگا چنانچہ کہ ظاہر کلام ایک جماعت فقہا کا یہی ہے کہ جبتک وہ زندہ
رہے تو شوہر مذکور اسکو نفقہ دیئے جاوے اگرچہ اسکو طلاق دیدی ہو اور اسنے دوسرے
مرد سے عقد کر لیا ہو لیکن اپنی کنیز صغیرہ کا افضا کیا ہو تو ظاہرا حکم مذکور جاری نہوگا اور اگر

افضا نہوا ہو تو وطی زوجہ صغیرہ مذکورہ سے حلال ہوگی بعد اسکے بلوغ کے علی الاشہر الاظہر
جس طرح سے کہ اگر وطی کرے زوجہ سے بعد ثبوت بلوغ اسکے کے لیکن اتفاق سے افضا
واقع ہو تو بھی وطی اس سے حرام نہوگی جبکہ زخم اسکا مندمل ہوجاوے واللہ یعلم
خاتمہ سواے زنان مذکورات کے اور کوئی عورت کہ جو مرد پر حرام مؤبد ہو خیال ناقص
مین فی الحال نہین آتی ہان حرمت وطی چند مدت تک اور وجہون سے بھی ہوتی ہے مثل
حیض کے اور مانند اسکے اور بسبب ظہار کے اور مانند اسکے لیکن بیان ان سب کا اس
مقام پر دشوار ہے اور اسکے بیان کی چندان ضرورت بھی نہین ہان یہ بیان کرنا چاہیے
کہ محرم اور نامحرم کے بارہ مین یعنی جن عورتون کو مرد سے پردہ کرنا لازم ہے یا پردہ لازم نہین
کوئی ضابطہ ہے یا نہین پس معلوم ہو کہ نامحرم کے بارہ مین تو ظاہرا ضابطہ کلیہ یہ ہوسکتا ہے
کہ جس عورت سے اس مرد کو نکاح یا متعہ یا عقد تحلیل یا عقد موجب مملوکیہ واقع کرنا
جائز ہے اگرچہ بعض ایام مین جائز ہو نہ بعض زمانون مین وہ عورت اسکی نامحرم ہے جبکہ
کوئی وجہ محرمیت کی نہ پائی جاوے اور محرم کے بارہ مین شاید یہ قاعدہ ہو کہ جو عورت منجملہ
محرمات نسبیہ یا محرمات ابدیہ رضاعیہ ہو یا محرمات ابدیہ مہریہ سے ہو یا اسکے نکاح یا
عدہ رجعیہ یا متعہ مین یا اسکی مملوکیہ شرعیہ مین یا عقد تحلیل مین وہ اس مرد کی محرم
ہے اور بعید نہین یہ قاعدہ کلیہ ہو پس سواے ان عورتون کے اور سب نامحرم ہونگی یہان تک
کہ خواہر زوجہ بھی نامحرم ہے واللہ یعلم - حررہ عبد المذنب مصطفے المدعو بہ آغا عظیم حسین

فصل ۱۲۷ - بیان نکاح منقطع یعنی متعہ

اول ٹھہرانا مدت و مہر کا شرط ہے فرمایا جو شخص متعہ کرے عمر مین ایک مرتبہ وہ اہل بہشت
سے ہے دوسری حدیث مین فرمایا کہ عذاب نہ کیا جاویگا وہ شخص جو متعہ کرے مگر عورت
عفیفہ ہو اور مومنہ ہو اور عورت بدکار اور فاحشہ سے متعہ جائز نہین اور صیغہ اسکا کس
زبان مین مرد و زن سمجھین جائز ہے اور اگر دونون زبان عربی پڑھین تو اس طور پر کہنا چاہیے

اوّل عورت کہے مَتَّعْتُكَ نَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وَالْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ
پس مرد بلا فاصلہ کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِنَفْسِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ وَالْمُدَّةِ
الْمَعْلُومَةِ اور اگر دونوں طرف وکیل ہو تو وکیل زن بجائے لفظ نَفْسِي کے مُوَكِّلَتِي
کہے اور وکیل مرد بجائے لِنَفْسِي کے لِنَفْسِ مُوَكِّلِي کہے اور اگر زبان اردو میں صیغہ متعہ کا
پڑھیں تو اول عورت یوں کہے کہ متعہ میں دیا میں نے اپنے نفس کو اوپر اتنے مہر اور اتنی مدت کے پس
فوراً مرد کہے کہ قبول کیا میں نے متعہ کو واسطے اپنے نفس کے اوپر اتنے مہر کے اتنی مدت تک اور متمتع ہوا
میراث نہیں پاتی اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ غرض نکاح و متعہ سے توالد و تناسل ہے پس آنحضرت صلعم
نے فرمایا کہ طلب فرزند میں کوشش بلیغ کرو اور رجوع درگاہ باری میں کرو ساتھ دعا و تعویذات کے
مسائل متعلق متعہ جو جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ سید مصطفیٰ معروف بہ سید آقا
صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ نے زیب رقم فرمائے تحریر کیے جاتے ہیں مخفی نہ رہے
کہ جتنے صیغہ ہائے نکاح ہیں سب میں لفظ اَنْكَحْتُ کے مقام پر لفظ مَتَّعْتُ کہی جاوے
اور لفظ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ اضافہ کیا جاوے تو وہ سب صیغہ ہائے متعہ ہو جائینگے بلکہ
بنا بر قول مشہور و قوی لفظ نکاح و تزویج سے بھی واقع ہو سکتا ہے پس ہر صیغہ نکاح اگر
اپنے حال پر باقی رکھا جاوے لیکن لفظ فِي الْمُدَّةِ الْمَعْلُومَةِ اسمیں زیادہ کیا جاوے
تو وہ ہی صیغہ متعہ قرار پاویگا اور صیغہ متعہ میں ذکر مدت معینہ ضرور ہے پس اگر مدت کا ذکر
نہ کرے تو وہ متعہ منقلب بہ نکاح دائمی ہو جاویگا علی القول المشہور اگرچہ نکاح دائمی کا
قصد نہ کیا ہو اور یہی ذکر مہر کا متعہ کی صحت میں شرط ہے پس اگر مہر معین نہ کیا ہو یا ذکر مہر
کا صیغہ متعہ میں نہ کرے عمداً یا سہواً تو متعہ باطل ہو جاویگا اور متعہ کرنا زنان نصرانیہ
یا یہودیہ سے بعض فقہا کے نزدیک جائز ہے لیکن اجتناب اس سے احتیاطاً لازم ہے
اور زن سنیہ اگر متعہ پر راضی ہو تو مرد شیعہ اس سے متعہ کر سکتا ہے جبکہ وہ ناصبیہ یا
خارجیہ نہو اور جس زن آزاد سے متعہ یا نکاح کرے تو ضرور ہے کہ وہ عورت کسی شخص کی

نکاح

زوجیت میں یا عدۂ متعہ میں یا عدۂ طلاق میں یا عدۂ وفات شوہر میں اور کسی طرح کے
عدۂ وطی حلال میں یعنی عدہ غیر زنا میں نہو ہاں اگر امور مذکورہ سے وہ خارج ہے
لیکن کسی شخص نے اس سے زنا کی ہو پس اگر زنا سے حاملہ ہوئی ہو تو عدہ اسکا ساقط
ہے یعنی زمانہ حمل زنا میں شخص زانی یا غیر زانی اس سے متعہ کر سکتا ہے بلا اشکال اور اگر
اس سے کسی شخص نے زنا کی تھی لیکن حاملہ نہیں ہوئی تو آیا عدۂ زنا کی رعایت لازم
ہے یا نہیں یہ مسئلہ اختلافی ہے اور بظاہر نظر قاصر میں سقوط عدۂ زنا ہے مطلقاً لیکن احوط
یہ ہے کہ بعد از انکہ ایک حیض سے پاک ہو اس سے متعہ کیا جاوے اور اقویٰ اسکا یہ ہے یعنی
کہ بعد خروج از حیض کسی مرد سے مباشرت نہیں کی کافی ہے جبتک کہ دو حیض اسکا ثابت نہو
اور منجملہ زمانہ متعہ دو حیض ہیں جبکہ وہ عورت مستقیمۃ الحیض ہو یعنی ہر ماہ میں حائض
ہوتی ہو بعد شوہر نسوان یعنی جب مدت متعہ کی تمام ہو جاوے تو بعد اسکے تا وقتیکہ حیض دوم
سے فارغ نہو کسی دوسرے شخص سے عقد نہیں کر سکتی ہاں شخص اول سے عقد کر سکتی ہے اثناء
عدہ میں بھی اور اگر حیض اسکا بند ہو گیا ہو کسی امر عارضی سے لیکن سن یاس کو نہیں
پہونچی ہے پس عدہ اسکا پینتالیس دن ہیں اور جب عدہ متعہ اسکا تمام ہو جاوے تو
شوہر دیگر اس متعیہ کی خواہش سے عقد کر سکتا ہے بالاتفاق اور اگر عدہ متعہ تمام نہوا ہو پس
جواز اسکا مختلف فیہ ہے اور بنظر قاصر خاطی میں جواز اسکا ہے واللہ یعلم اور عدۂ طلاق
مثل زوجۂ حرہ تین طہر ہیں جبکہ مستقیمۃ الحیض ہو اور اگر حیض بند ہو گیا ہو کسی عارضہ سے
قبل پہونچنے سن یاس کے تو عدہ اسکا تین مہینے ہیں علی الاشہر لیکن یہ حکم زن متعیہ
اور اسکا حکم مطلقہ کا جب ہے کہ وہ مدخول بہا شوہر کی ہوں اور حاملہ نہوں اور شوہر زندہ
ہو پس اگر مدخول بہا نہوں تو عدۂ متعہ اور عدۂ طلاق دونوں ساقط ہیں اور اگر حاملہ ہو
تو عدہ وضع حمل ہے یعنی جب وضع حمل ہوگا تو عدۂ متعہ یا عدۂ طلاق سے خارج ہوگی
اور اگر شوہر مر جاوے زوجہ متعیہ یا مثل حرہ چھوڑ کر پس اگر وہ حاملہ نہو تو عدہ

وفات شوہر چار مہینے اور دس دن کا ہوگا خواہ مدخول بہا ہو خواہ نہو اور نہیں تو عدہ ابعد الاجلین ہے یعنی قبل مدت مذکورہ کے اگر وضع حمل ہو جاوے تو تمامی مدت مذکورہ کا انتظار کرے اور اگر مدت مذکور تمام ہوگئی درحالیکہ وہ حاملہ ہے پس اب بعد وضع حمل کے عدہ سے خارج ہوگی اور زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں ہے اور معلوم ہو کہ متعہ میں طلاق نہیں ہے بلکہ بعد تمامی مدت کے وہ اسکی زوجیت سے خارج ہوگی جسطرح سے کہ اگر مدت متعہ کی اسکو معاف کردی جب بھی وہ جدا ہو جاویگی اور بدون عقد جدید شوہر اس سے رجوع نہیں کرسکتا اور زن متعیہ کو نفقہ دینا شوہر پر لازم نہیں ہے اور نہ شب باشی اسکے گھر میں شوہر پر واجب ہے ہاں اگر صیغہ متعہ میں اسکی شرط ہوگئی ہو تو نفقہ دینا اور شب باشی کرنا حق لازم ہے اور درمیان زن متعیہ اور شوہر کے توارث نہوگا بدون اشتراط توارث اور اگر اسکی شرط کی گئی ہو درمیان صیغہ کے پس بعض فقہا نے فرمایا ہے کہ توارث ہوگا لیکن خالی اشکال و تامل سے نہیں اور اگر زن متعیہ کو قبل دخول کے مدت متعہ کی معاف کردے تو نصف مہر ساقط ہوگا اور نصف مہر دینا ہوگا اور اگر بعد دخول کے مدت متعہ کی معاف کردے تو تمام مہر دینا لازم ہوگا جبکہ اسنے نشوز یعنی امتناع وطی سے بلا عذر شرعی نہ کیا ہو اور اگر زن متعیہ بعد عقد متعہ کے امتناع کرے مباشرت شوہر سے از ابتدائے عقد تا اینکہ مدت متعہ کی تمام ہوگئی پس اگر اس اثنا میں تمام مدت تک وہ حائض رہی یا بیمار رہی ساتھ ایسے مرض کے کہ مانع از وطی تھا پس تمام مہر دینا ہوگا خواہ دخول ہوا ہو یا نہوا ہو علی الظاہر اور اگر بلا عذر شرعی تمام مدت میں امتناع از وطی کیا تو تمام مہر ساقط ہوگا جبکہ دخول اصلاً نہ واقع ہوا ہو اور اگر بعد دخول کے باقی مدت میں امتناع کیا ہے یعنی کچھ زمانہ میں دخول کرا طاعت کی اور کچھ زمانہ میں مباشرت سے امتناع کیا تو ہو سکتا ہے کہ حساب بمقدار زمانہ اطاعت فقط مہر دیوےگا اور باقی نہ دیوے مثل اسکے کہ اگر تین دن کا متعہ کیا تھا تین روپیہ مہر پر اور ایک دن اسنے اطاعت کی اور بعد اس دن کے پھر دو دن کامل امتناع کیا بلا عذر شرعی پس اس صورت میں وہ مستحق ایک روپیہ کی ہوگی نہ زیادہ کی اور

اسی طرح سے حساب کرنا چاہیے باقی صورتوں میں حررہ العبد الذلیل المستہام المصطفیٰ
المدعو بمیر آغا عفی عنہ

فصل ۱۲۸۔ بیان اوقات جماع میں

واضح ہو کہ اوقات جماع کتاب سفینۃ النجاۃ سے مفصلہ ذیل درج ہیں پس شب دوشنبہ اور شب سہ شنبہ اور شب پنجشنبہ کو اور شب جمعہ کو خصوصاً بعد نماز عشا اور وقت زوال روز پنجشنبہ اور بعد عصر روز جمعہ اور شب اول ماہ رمضان میں جماع کرے اور اجتناب کرے جماع سے اوقات ذیل میں اور شب عید فطر میں و شب عید قربان اور شب نصف شعبان اور روز نیمہ شعبان اور شب آخر شعبان اور شب اول ماہ اور درمیان ماہ اور آخر ماہ میں اور سفر کو جاتے وقت جبکہ مسافت سفر تین شبانہ روز کی ہو اور جس شب کہ سفر سے آیا ہو اور چاند گہن کی رات میں اور سورج گہن کے دن میں اور وقت حدت آفتاب اور آندھی سیاہ و سرخ و زرد کے وقت اور زلزلہ کے وقت اور جس وقت برہنہ ہو اور جس وقت رو بقبلہ یا پشت بقبلہ ہو اور جس وقت کشتی میں ہو اور جس وقت محتلم ہو مگر یہ کہ وضو کر لے اور مابین غروب آفتاب و برطرف ہونے سرخی مغرب کے اور مابین طلوع صبح و طلوع آفتاب کے اور درمیان اذان و اقامت کے اور ساعت اول شب میں اور ساعت بعد زوال و قریب زوال اور چھت پر اور جبکہ عورت حاملہ ہو مگر یہ کہ وضو کر لے اور اس گھر میں جس میں سوائے تیرے اور عورت کے کوئی اور ہو خواہ طفل خواہ غیر طفل اور اجتناب کرو لیٹے سے وقت جماع اور نگاہ کرنے سے فرج زن پر اور دوسری عورت کی یاد میں اپنی عورت سے جماع کرنا اور کھڑے ہو کر جماع کرنا اور عورت کی پشت اپنی طرف کر کے جماع کرنا اور درخت میوہ دار کے نیچے جماع کرنا اور روبآفتاب جماع کرنا مگر یہ کہ پردہ حائل ہو اور عورت کے پاس لیٹے ہوئے جنابت میں قرآن پڑھنا اور چاہیے کہ کپڑا پاک کرنے جسم مرد کا اور جسم عورت کا علیحدہ علیحدہ ہو اسواسطے کہ ایک کپڑا ہونا باعث ہونے عداوت کا ہے اور جب چاہتا ہے کہ جماع کرے تو او شیطان سے تارک نہو پڑھے

وہ دعا جو کافی میں جناب امیر علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ
اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِی الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنِی

اب جو جو خرابیاں دربارہ کرنے جماع اوقات مذمومہ کی ہیں وہ لکھی جاتی ہیں احادیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جماع نہ کرے شب چہارشنبہ کو اور اول ماہ اور درمیان ماہ اور آخر ماہ میں کہ باعث گرجانے حمل کا ہوتا ہے اور اگر فرزند پیدا ہوگا تو دیوانہ یا صاحب صرع ہوگا اور احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب جماع کرے پہلے وسمت بازی اور خوش طبعی کرے اور وقت جماع کے بات نہ کرے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو گونگا ہوگا اور بوقت مجامعت فرج زن پر نظر نہ کرے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا اندھا ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ مضائقہ نہیں نگاہ کرنے میں فرج زن پر وقت جماع کے اور منع ہے مجامعت کرنا خضاب لگا کے اور جائز ہے زن کو برہنہ کر کے دیکھنا اور حرام ہے مجامعت کرنا فرج زن میں اس وقت کہ حائض ہو یا خون نفاس کا رکھتی ہو اور نفاس سے پاک ہو کے حائض اور نفساء سے مساس کرنا مکروہ ہے اور نہ چاہیے طفل کے سامنے جماع کرنا کہ وہ طفل زناکار ہوتا ہے یا جو فرزند پیدا ہوتا ہے زناکار ہوتا ہے اور چاہیے کہ وقت مجامعت کے مرد اور زن کو برہنہ کرنا اور پردے ڈالنا اور مستحب ہے کہ اگر زن آزاد سے جماع کرے اپنی منی کو باہر نہ گرائے اور بعض علما حرام جانتے ہیں منی گرانا سبب خرچ عورت کے اور کنیز سے مجامعت کرکے منی باہر گرائے تو مضائقہ نہیں اور جائز ہے دو کنیزوں میں سونا اور دو زن آزاد میں سونا مکروہ ہے اور منع ہے قبلہ رو جماع کرنا اور برہنہ جماع کرنا اور پشت بقبلہ جماع کرنا اور کشتی میں جماع کرنا مگر پانی میں جماع کرنا جائز ہے اور بعض علما قائل حرمت ہوئے ہیں کہ کوئی شخص محتلم ہوا ہے پانی نہ پائے واسطے غسل کے اور جماع کرے اگر خوف ضرر کا رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں اور مکروہ ہے محتلم کو پہلے غسل سے جماع کرنا اس واسطے کہ جو فرزند پیدا ہوگا تو دیوانہ ہوگا اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یا علی نہ کر اپنی زن سے جماع اول ماہ اور درمیان ماہ اور آخر ماہ میں

کہ دیوانگی و جذام و خبط و داغ ہوتا ہے اُس عورت کو اور اُسکے فرزندون کو اور جماع نہ کر بعد
بعد بلہرسے کہ اگر فرزند پیدا ہوگا احول ہوگا اور بات نہ کر وقت جماع کے کہ فرزند گونگا
ہوگا اور نظر نہ کر فرج زن پر کہ فرزند اندھا ہوگا اور بہ غیر عورت کی خواہش پر اپنی زن
سے جماع نہ کر کہ فرزند ہوگا تو مخنث یا دیوانہ ہوگا اور کھڑے ہو کر جماع نہ کر کہ فعل
گدھون کا ہے اگر فرزند پیدا ہوگا تو مثل گدھے کے تخت خواب پر پیشاب کریگا اور
شب عید فطر کو جماع نہ کر کہ اگر فرزند پیدا ہوگا بہت شر اُس سے ظاہر ہونگے اور شب
عید قربان کو جماع نہ کر کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو اُسکے چھہ یا چار انگلیان ہونگی اور زیر
درخت میوہ دار کے جماع نہ کر کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو جلاد و کشندہ مردم یا رئیس
دیگر گروہ ظالمان ہوگا اور آفتاب کے سامنے جماع نہ کر کہ فرزند پیدا ہوگا تو بد حال و پریشانی
مین مبتلا ہوگا تا بمرگ اور درمیان اذان و اقامت کے جماع نہ کر کہ فرزند پیدا ہوگا
تو خونریزی پر راغب ہوگا یا علی جب زن حاملہ ہو اُس سے جماع نہ کر بے وضو کہ فرزند
پیدا ہوگا تو کوردل و بخیل ہوگا اور شب نیمہ شعبان مین جماع نہ کر کہ اگر فرزند پیدا ہوگا
تو مشوم ہوگا اور اُسکے منہ پر نشان سیاہی کا ہوگا اور روز آخر شعبان مین جماع
نہ کر کہ فرزند ہوگا عشار یا یاور ظالمون کا ہوگا اور بہت آدمی اُسکے ہاتھ سے ہلاک ہونگے
اور پشت بام پر جماع نہ کر کہ فرزند منافق و ریا کنندہ و صاحب بدعت ہوگا جب سفر
مین جانا ہو تو اُس شب جماع نہ کر کہ فرزند پیدا ہوگا تو مال کو ناحق صرف کریگا اور جب تین
دن کے سفر مین جانا ہو تو جماع نہ کر کہ فرزند پیدا ہوگا تو یاور ظالمون کا ہوگا اور شب دوشنبہ
جماع کر کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو حافظ قرآن اور راضی قسمت خدا پر ہوگا اور شب
سہ شنبہ کو جماع کر کہ اگر فرزند پیدا ہو تو بعد اسلام کے شہادت پائے اور دہن اُسکا
خوشبو اور دل اُسکا رحیم اور ہاتھ اُسکا جوانمرد اور زبان اُسکی غیبت و بہتان سے
پاک ہو اور شب پنجشنبہ کو جماع کر کہ فرزند پیدا ہو تو حاکم شرع یا عالم ہو اور روز پنجشنبہ

جسوقت کہ آفتاب درمیان آسمان کے ہو جماع کرے کہ فرزند پیدا ہوگا تو شیطان نزدیک اسکے
نہ ہوگا پیری تک اور خدا سلامتی دین و دنیا کی اسکو دیگا اور اگر شب جمعہ کو جماع کریگا جو فرزند
پیدا ہو خطیب و سخن گو ہو اور اگر جمعہ کے دن بعد نماز عصر جماع کریگا تو فرزند دانا مشہور
ہوگا اور اگر جماع کرے شب جمعہ بعد نماز عشا کے امید ہے جو فرزند پیدا ہو ابدال میں سے ہو
اور جماع نہ کرو رات کی پہلی ساعت میں کہ امان اس بات سے نہیں ہے کہ فرزند ساحر ہو اور
دنیا کو آخرت پر اختیار کرے یا علی ان وصیتوں کو مجھ سے سیکھو جس طرح میں نے جبرئیل
سے سیکھیں اور منع کیا حضرت رسول خدا صلعم نے جماع کرنے کو زیر آسمان مگر جبکہ پردہ
حائل ہو درمیان میں تو جماع کرلے اور منع کیا جماع کرنے کو سر راہ کہ آدمی آتے جاتے
ہوں اور فرمایا کہ جو راہ میں جماع کرتے ہیں خدا اور ملائکہ اور آدمی اُن پر لعنت کرتے ہیں اور
جو کوئی اسم خدا کی نقش کی ہوئی انگوٹھی پہنے ہو تو وقت جماع اتار لے اور جسوقت کہ عورت
حیض سے پاک ہو چکی ہو مگر غسل نہیں کیا ہے تو اول غسل سے جماع کرنا بعضے حرام جانتے
ہیں اور احوط اجتناب ہے مگر ضرور ہو تو بعد دھونے فرج کے اُس سے مقاربت کرسکتا ہے
اور یہ مسئلہ غسل حیض میں بیان ہو چکا ہے احتیاطاً اس جگہ بھی لکھدیا اور چند کتابوں
میں مثل تحفۃ العوام وغیرہ کے میں نے دیکھا کہ ایّام حاملہ کے ساتھ جماع کرنیکی مدت
تحریر ہے اور یہ بھی تحریر ہے کہ بعد اتنی مدت کے حرام ہے مگر کتابہائے معتبرہ میں میری نظر
سے کسی جگہ نہیں گذرا لہذا میں نے جناب ممتاز العلما سید مصطفی صاحب مجتہد العصر دام ظلہ
سے دریافت کیا کہ حاملہ عورت کے ساتھ جماع کرنا کے مہینے تک جائز ہے اور بعد کتنی مدت کے
حرام ہے یہ جواب آیا کسی وقت میں حرام نہیں الا جبکہ ضرر معتد بہ مظنون ہو بنسبت حمل
کے یا حاملہ کے واللہ یعلم حررہ میر آقا عفی عنہ اور جب مرد کو فراغ ہو مباشرت یا انزال
تو مستحب ہے کہ مفارقت نہ کرے عورت سے تا وقتیکہ اسکا مطلب حاصل نہو

فصل ۱۲۹ حقوق زن کے شوہر پر

اُن حقوق میں سے جو عورت مرد پر رکھتی ہی اور جو کچھ شیخ کلینی رح نے کافی میں ائمہ علیہم السلام سے روایت کی ہی یہ ہی کہ شوہر کو لازم ہی کہ عورت کو نفقہ دے اور کپڑا دے اور جو گناہ کہ از روے جہل اُس سے ظہور میں آئیں اُنکو بخشدے اور نفقہ میں ایسا کرے کہ ایک ماہ میں کم سے کم دو بار گوشت اور ہر یار رہ بار گھی کھلاوے اور ہر میوے فصل کے اُسکے واسطے لاوے اور عیدوں میں اور جمعہ میں ایسا کرے کہ کھانا اُسکا اور دنوں کے کھانے سے بہتر ہو اور جناب امیر ع نے فرمایا کہ عورتوں کو بالاخانہ پر رہنے کو جگہ نہ دو اور لکھنا اُنکو نہ سکھلاؤ اور اُسی کتاب میں ائمہ ع سے روایت ہوئی ہی کہ بد عورتوں سے پناہ مانگو خدا کی طرف اور نیک عورتوں سے بھی حذر میں رہو اور نیکی میں اطاعت عورتوں کی نہ کرو کہ طمع ہوگی بد بات کی بھی اور یہ بھی منع فرمایا کہ عورتوں کو زین پر سوار نکرو اور جناب رسول خدا صلعم جب جنگ کفار کو تشریف لیجاتے تھے تو عورات سے مصلحت فرماتے تھے اور جو کچھ وہ کہتی تھیں اُسکے خلاف عمل کرتے تھے اور حضرت امام محمد باقر ع نے فرمایا کہ راز عورتوں سے نہ کہو اور عزیزوں کے بارہ میں جو کچھ یہ تمسے کہیں اطاعت نکرو اور حضرت امیر ع نے حضرت امام حسن ع کو وصیت کی کہ ہرگز مشورہ عورتوں سے نکرو کہ راے اُنکی ضعیف ہی اور عزم اُنکا سست ہی اُنکو ہمیشہ پردہ میں رکھو اور باہر نہ بھیجو اور جہانتک ہو سکے ایسا کرو کہ سواے تمہارے اور مرد کو نہ پہچانیں اور جو خدمت اُنسے لینے کی منظور ہو وہ لو کہ یہ واسطے اُنکے حال اور خوشی اور حسن و جمال کے بہتر ہی اس واسطے کہ زن گل ہی نہ خدمتگار نہیں اور اپنے کو اُنکے آگے گرامی رکھو اور اُنکا سخن اوروں کے حق میں قبول نکرو اور آپ کو بہت اُنکے ہاتھ میں نہ دو اور حضرت امیر ع نے فرمایا کہ وہ مرد کہ جو اپنے کاموں کو عورت کی تدبیر پر رکھے ملعون ہی اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی اطاعت عورت کی کرے ان کاموں میں کہ وہ رخصت طلب کرے سیر کرنے کو اور حمام میں جانے کو اور شادی میں یا غمی میں جانے کو اور عید گاہ میں جانے کو اور لڑائی میں جانے کو اور کپڑا باریک کہ جسمیں رنگ جسم کا

معلوم ہو باہر جانے کو پہننے کے لیے اور شوہر اسکا انہیں اطاعت اسکی کرے تو خدا اسے بہرہ
اور نابینا محشور جہنم میں ڈالتا ہے اور کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ جو کوئی بدخوئی زن پر صبر کرے
ہر ایک مرتبہ کہ صبر کرے مثل ثواب صبر ایوب کے لکھا جاوے اور عورت پر روز و شب مثل ریگ
صحرا کے عالج کے گناہ لکھے جاویں اور وارد ہے کہ جو شخص اپنی عورت سے جماع کرنا واجب
ہے اگر موجود ہو اور سفر میں یا کوئی عذر طرفین سے نہو اور اگر کئی عورتیں رکھتا ہو تو ایک زن
کے پاس ایک شب سونا واجب ہے اسی طرح ہر ایک کے پاس ایک شب سووے اور
بعض علماء کا یہ اعتقاد ہے کہ مطلقاً واجب ہے کہ عورت کے پاس چار شبوں میں ایک شب
سووے خواہ ایک زن رکھتا ہو خواہ زیادہ اور یہ احوط ہے

فصل ۱۳۰ - حقوق شوہر کے زن پر

کتاب کافی میں شیخ کلینی نے ائمہ سے روایت کی ہے کہ زوجہ پر واجب ہے کہ اپنے خاوند
کی اطاعت کرے اور بے رضا اُسکے کوئی کام نہ کرے اور بے رضا و اذنکے مال میں سے کچھ تصدق
نہ کرے مگر باجازت شوہر تصدق کر سکتی ہے اور اگر بغیر اجازت شوہر کے کسی کو کچھ دیوے
تو اُس عورت کو گناہ اور وبال ذخیرہ ہوتا ہے اور ثواب اُسکا مرد کو ہوتا ہے اور سنتی روزہ بھی
بغیر اجازت شوہر نہ رکھے مگر باجازت شوہر رکھ سکتی ہے اور شوہر کو جماع سے منع نکرے
اگرچہ پالان شتر پر ہو بلکہ اپنے کو فاخرہ لباسوں اور خوشبو سے آراستہ کرے اور ہر صبح و شام
آراستگی اپنی شوہر کو دکھلائے اور گھر سے باہر نہ جائے مگر باجازت اُسکے اگر بے اجازت
باہر جائے تو ملائکہ زمین و ملائکہ رحمت و ملائکہ غضب اُسپر لعنت کرتے ہیں جبتک کہ
گھر میں واپس ہو کر آوے چنانچہ کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ ایک عورت کا شوہر
سفر کو گیا اور اپنی عورت سے کہہ گیا کہ جبتک میں واپس نہ آؤں گھر سے نہ نکلنا اسی اثناء
میں اُس عورت کا باپ بیمار ہوا عورت نے بخدمت جناب پیغمبر خدا صلعم کہلا بھیجا کہ اگر فرمایئے تو
اپنے باپ کی عیادت کو جاؤں فرمایا کہ بموجب کہنے شوہر کے گھر سے باہر نہ نکلنا چاہیے وہ باپ

پھر عورت نے آدمی آنحضرت صلعم کی خدمت میں بھیجا چنانچہ پھر آنحضرت صلعم نے یہی جواب
میں فرمایا تھا تاکہ باپ اس عورت کا فوت ہوا بعد فوت اپنے پدر کے اس عورت نے واسطے
نماز جنازہ و رسومات موت کے آنحضرت صلعم سے اذن طلب کیا آنحضرتؐ نے وہی جواب دیا تھا تاکہ
کہ اس عورت کا باپ دفن ہو گیا آنحضرت صلعم نے اس عورت کے پاس کہلا بھیجا کہ خدا تعالیٰ
نے تیرے باپ کو بخشدیا بسبب اسکے کہ تو نے اپنے شوہر کی اطاعت کی اور زوجہ کو
چاہیے کہ ایسا نکرے کہ شوہر ایک شب اس سے ناراض ہو ہرچند کہ زیادتی شوہر کی جانب
سے ہو اسواسطے کہ وہ عورت کہ جس سے شوہر ناراض ہوگا نماز اسکی مقبول درگاہ الٰہی نہوگی
اور حدیث دیگر میں حضرتؐ نے فرمایا کہ دس میں ایک حصہ حق عورت کا مرد پر ہے اور نو ۹۹
حصے حق مرد کے عورت پر ہیں اور حدیث میں ہے کہ عورت اپنے شوہر کو ناراض نکرے اگرچہ وہ
ظلم بھی کرے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ جو عورت ناراضی شوہر میں رات کو
بسر کرے نماز اس عورت کی قبول نہوگی جب تک کہ اسکا شوہر اس سے راضی نہوا اور جو
عورت کہ خوشبو غیر مرد کے لیے لگاوے تو نماز اسکی قبول نہوگی جب تک کہ اس خوشبو کو
پانی سے دھو کر دور نہ کرے اور حضرت نے فرمایا کہ کوئی عمل نیک اس عورت کا آسمان پر
نہیں جاتا جسکا شوہر ناراض ہو اور حدیث میں ہے کہ جہاد مردوں کا راہ خدا میں جان و مال
دینا ہے اور جہاد عورتوں کا یہ ہے کہ شوہر کے رنج و ایذا دینے اور دوسرا نکاح کرنے پر
صبر کریں اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر حکم کرتا میں کسی کو سوائے خدا کے
سجدہ کرنے کا تو ہر آئینہ کہتا میں کہ عورتیں اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اور حضرت نے
فرمایا کہ جس عورت کو شوہر واسطے مجامعت کے طلب کرے اور وہ اسقدر دیر کرے
کہ مرد سو جاوے تو ملائکہ اس عورت پر لعنت کرتے ہیں جب تک کہ شوہر اسکا بیدار ہووے اور
حدیث صحیح میں ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے کہے کہ میں نے کبھی تجھ سے کوئی نیکی نہیں دیکھی
تو اسکے اعمال سابقہ یعنی نیکیاں وغیرہ جو اعمال نیک کیے ہیں سب کے سب جاتے رہتے ہیں۔

فصل ۱۳۱ ادعیہ و اعمال طلب فرزند

ثواب جماع کے احکام نکاح میں بیان ہو چکے ہیں اس جگہ صرف ادعیہ و اعمال طلب فرزند لکھے جاتے ہیں کتاب سفینۃ النجاۃ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ وقت جماع یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنْ رَزَقْتَنِيْ ذَكَرًا سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا اور جو کوئی سورۂ حجرات گیارہ مرتبہ پڑھکر ذکر پر پھونکے پھر جماع کرے خدا تعالیٰ اسکو فرزند دے انشاء اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کسی کو کوئی فرزند پیدا نہ ہوتا ہو چاہیے اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ وَحِيْدًا وَحْشًا فَيَقْصُرُ شُكْرِيْ عَنْ تَفَكُّرِيْ بَلْ هَبْ لِيْ عَاقِبَةَ صِدْقٍ ذُكُوْرًا وَّاِنَاثًا آنَسُ بِهِمْ مِنَ الْوَحْشَةِ وَاَسْكُنُ اِلَيْهِمْ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاَشْكُرُكَ عِنْدَ تَمَامِ النِّعْمَةِ يَا وَهَّابُ يَا عَظِيْمُ يَا مُعَظَّمُ ثُمَّ اَعْطِنِيْ فِيْ كُلِّ عَافِيَةٍ شُكْرًا حَتّٰى تُبَلِّغَنِيْ مِنْهَا رِضْوَانَكَ فِيْ صِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ وَوَفَاءِ الْعَهْدِ۔ اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ واسطے طلب فرزند کے سجدہ میں یہ دو آیتیں پڑھے رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ جس کسی کے فرزند نہ ہوتا ہو نیت کرے کہ اگر فرزند ہوگا علی نام رکھونگا انشاء اللہ اسکے واسطے فرزند عطا ہوگا اور حدیث دیگر میں منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا میں شکایت کی کہ میں بیمار رہتا ہوں اور میرے فرزند نہیں ہوتا فرمایا کہ اپنے گھر میں اذان باواز بلند کہو اسنے ایسا ہی کیا پس اسکا مرض صحیح ہو گیا اور بہت سے فرزند ہوئے اور مکارم الاخلاق میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مصباح کفعمی میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم سے قلت اولاد کی شکایت کی فرمایا کہ استغفار بہت پڑھا اور مرغ کا انڈا خاص کھایا کر اور مصباح میں حضرت امیر سے منقول ہے کہ جبکہ کوئی شخص ارادہ طلب

فرزند کا کرے پس بعد وضو کے کامل کے دو رکعت نماز پڑھے باشرائط و آداب اور بعد نماز کے سجدہ
کرے اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ایک سو مرتبہ کہے اور اپنی زوجہ سے ہم بستر ہو اور یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنْ تَرْزُقْنِیْ وَلَدًا لَاُسَمِّیَنَّهٗ بِاِسْمِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنْشَاءَ اللّٰہ فرزند عطا ہوگا۔ طب الائمہ میں جابر بن یزید جعفی سے روایت کی ہے
کہ ایک شخص بنی امیہ میں سے خدمت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میں حاضر ہوا اور آل محمد کو
دوست رکھتا تھا اور عرض کیا کہ ایک کنیز حاملہ رکھتا ہوں وہ ماہ نہم میں داخل ہوئی ہے امیدوار
دعا ہوں میں کہ حق تعالیٰ مجھکو لڑکا عطا فرماوے آنحضرت نے دعا کی اور فرمایا کہ لکھ سورہ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ مشک و زعفران سے اور اسکو دھو کر پلا دے اور یہ دعا لکھکر آویزان
کر کہ اسمیں حفاظت حاملہ اور بچہ کی ہے اُعِیْذُ مَوْلُوْدِیْ بِسْمِ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ
اِنَّا اَمْسَکْنَا السَّمَآءَ اور سفینۃ النجاۃ میں ہے کہ جو کوئی سورہ آل عمران کو
زعفران و گلاب سے لکھے اور اس عورت پر باندھے جسکو حمل نہ رہتا ہو حاملہ ہو جاوے اور یہ بھی
حدیث میں ہے کہ واسطے امن پانے گرنے مکان کے یہ آیہ لکھکر مکان پر لگا دے اور واسطے ساقط ہونے حمل کے یہ
آیہ لکھے اور حاملہ پر باندھے حمل ساقط ہونے سے محفوظ رہے اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اور جو کوئی ان آیات کو سورہ انبیاء میں سے لکھے پوست آہو پر
اور حاملہ پر باندھے ابتدائے حمل سے چالیس دن تک اور بعد چالیس دن کے کھول ڈالے اور
پھر اسی ماہ میں کہ وقت ولادت ہے باندھے فرزند اسکا آفات سے محفوظ رہے وہ آیات
یہ ہیں وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ جمال الصالحین میں ہے کہ عورت حاملہ کندر بہت
کھاوے واسطے کہ حضرت پیغمبر صلعم سے روایت ہے کہ باعث زیادتی عقل و قوت دل فرزند کا ہوتا ہے

اگر پسر ہو تو نجابت ہو اور اگر دختر ہو تو بزرگ سرین ہو اور شوہر کی نظر میں عزیز اور صاحب منزلت ہو
اور نافتنا بہت کھاے اسواسطے کہ کافی میں شیخ کلینی نے روایت کی ہے کہ باعث زیادتی جمال
فرزند کا ہوتا ہے چاہیے کہ جس دن فرزند پیدا ہووے تو اُس دن سات دانہ خرما کھاوے
اسواسطے کہ کافی میں کلینی رح نے حضرت امیر المومنین ع سے روایت کی ہے کہ باعث زیادتی فہم فرزند کا ہو

فصل ۱۳۲ - فضائل حمل و اعمال آسانی وضع حمل میں

جمال الصالحین میں مروی ہے کہ عورت حاملہ کو مثل روزہ دار کے خداے تعالیٰ ثواب عطا
فرماتا ہے اور عورت حاملہ مثل اُس شخص کے ہے کہ جسنے نفس و مال خود راہ خدا میں جہاد کیا ہو
اور جسوقت وضع حمل ہوتا ہے خداے تعالیٰ اُسکو ثواب اسقدر عطا فرماتا ہے کہ تحریر میں
نہیں آسکتا اور مروی ہے کہ جسوقت بچہ دودھ پینے میں پستان کو دانت سے کاٹتا ہے
اُسوقت خداے تعالیٰ اُس عورت کو ثواب ایک بندہ آزاد کرنے کا اولاد اسمعیل سے عطا
فرماتا ہے اور اگر دودھ پلانے کے ایام میں مرجاوے تو مثل شہید کے ثواب پاوے اور اگر ایام
نفاس میں مرے تو خداے تعالیٰ واسطے لینے اُسکی روح کے فرشتے بھیجتا ہے اور وہ
فرشتے اُسکی روح کو قید میں نہیں جانے دیتے آسمان پر روبرو خدا کے لیجاتے ہیں اور وہ
روح پیش خداے تعالیٰ قیامت کے دن تک رہتی ہے اور قیامت کے دن خداے تعالیٰ اُس سے
کچھ حساب نہیں لیتا بے حساب داخل بہشت کرتا ہے اور کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ اسکو
لکھکر عورت کی کمر پر باندھے وضع حمل بآسانی ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
وَيُهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ مِرْفَقًا وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا وَعَلَى
اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهُ أَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا أَنَّ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ
حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَآيَةٌ لَهُمُ اللَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ

يَنْظُرُونَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ۝ وَلَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ۝
اور مصباح کفعمی میں ہے کہ جب وضع حمل عورت پر دشوار ہو تو ان آیات کو لکھے اور
ران راست پر باندھے اور جب وضع ہو جاوے کھول لے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ۝ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ
بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا
لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا إِذْ قَالَتِ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا اور مکارم الاخلاق میں ہے کہ واسطے
آسانی وضع حمل کے ان آیات و شکل کو لکھ کر ران راست پر حاملہ کے باندھے
آیات و شکل یہ ہیں مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ
تَارَةً أُخْرَى يَا خَالِقَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ وَمُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ
فَرِّجْ مِنْهَا النَّفْسَ سَوِيًّا بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اخرج نفسی من هذا المجلس

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

[illegible] لسلمو اسٹے انن اس لٹ

حلیہ میں بسند دیگر حضرت
جعفر صادق عسے روایت
کی ہے کہ ان آیات کو واسطے حاملہ
کے ایک کاغذ پر لکھ کر کپڑے میں
لپیٹے اگر گرہ دے پس جس وقت وضع
حمل دشوار ہو عورت کی کمر پر باندھے
پس وضع حمل بہت آسانی سے ہو اور جس وقت وضع حمل ہو جاوے فوراً کھول لے اور
پھر ایک ساعت عورت کے پاس نہ چھوڑے آیات یہ ہیں أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا
أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ

كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا
هُمْ مُّظْلِمُوْنَ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ
وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ لَا الشَّمْسُ
يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ
يَّسْبَحُوْنَ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ وَ
خَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ
وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ
فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ اور اسی کاغذ کی پشت پر
دوسری طرف ان آیات کو لکھے كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا
سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ؁ كَاَنَّهُمْ
يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ؁ اور مکارم الاخلاق میں ہے کہ جس
عورت کا [illegible] وضع حمل دشوار ہو پس لکھے ان آیات کو [illegible] تا کہ
وضع حمل باسانی ہو اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ وَرَحْمٰنَ الدُّنْيَا ۱۰۰
وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا ارْحَمْ اس جگہ نام عورت کا اور اس کی ماں کا اس طرح
لکھے کہ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ رَحْمَةً تُغْنِيْهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ جَمِيْعِ خَلْقِكَ تُفَرِّجُ
بِهَا كُرْبَتَهَا وَتَكْشِفُ بِهَا غَمَّهَا وَتُيَسِّرُ بِهَا وِلَادَتَهَا وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور منقول ہے
کہ جس وقت کسی عورت کا بچہ پیدا ہونا دشوار ہو پس اس دعا کو [illegible] پڑھے اور
عورت کو پلا دے [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] وضع حمل باسانی ہو [illegible] اَللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۱۲۰

بِسْمِ اللّٰهِ الْحَلِيْمِ الْكَرِيْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اور کتاب جمال الصالحین میں دعا مذکور اس طرح لکھی ہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً اَوْ نَهَارًا بسند دیگر آنحضرت ص سے منقول ہے کہ واسطے دفع دشواری حیض کے ان آیات کو ایک برتن میں مشک و زعفران سے لکھے اور کنویں کے پانی سے دھو کر عورت کو پلاوے اور عورت کے شکم پر اور فرج پر چھڑک دے كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ۔ طب الائمہ میں امیر المومنین ع سے منقول ہے کہ فرمایا کہ میں ایک دعا کلام مجید سے جانتا ہوں کہ لکھی جاتی ہے واسطے عسر ولادت کے پوست آہو پر اور حاملہ کے بالائے ناف باندھی جاتی ہے وضع حمل بآسانی ہوتا ہے وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کو سات بار لکھے اور بعد اس کے لکھے يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۔ اور کتب ادعیہ میں یوں ہے کہ واسطے وضع حمل کے ان شکلوں کو لکھ کر ران پر حاملہ کے باندھے ھھھھ ولا ھھھھ ممصصہ ھلن ۵

فصل ۱۳۳ ۔ اعمال وقت ولادت مولود

واضح ہو کہ جب فرزند پیدا ہو سنت ہے کہ تالو بچہ کا خرمے کو آب فرات یا تربت سید الشہدا ع سے اٹھا ویں کہ حضرت پیغمبر ص نے امام حسن ع و امام حسین ع کا تالو خرمے سے اوٹھایا [illegible]

جناب امام حسین کو شہد میں ملا کر تالو اٹھائیں اور جاؤ شیر لقدر دانہ مسور کے پانی میں ملا کر دو قطرے
ناک کے سیدھی طرف کے نتھنے میں ٹپکائے اور ایک قطرہ بائیں طرف کے نتھنے میں ٹپکائے اور سیدھے
کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے اور اسطور سے کرے کہ یہ سب باتیں ناف کاٹنے
سے پہلے ہوں پس وہ بچہ محفوظ رہے خوف سے اور ام الصبیان سے اور جنون اور رضا ام
اور شیاطین سے بعد ناف کو کاٹیں بعد کو غسل مولود دیں لڑکے کو وہیں طریقہ اسکا یہ ہے کہ غسل
دینے والا نیت کرے کہ غسل دیتا ہوں میں اس لڑکے کو واسطے رضائے خدا کے قُرْبَةً اِلَى اللّٰهِ
تعالی پس سر و گردن کو دھوویں اور بعد اسکے سیدھی طرف اور بعد کو بائیں طرف بچہ کی
دھوویں اور مکروہ ہے طفل کو زرد کپڑے میں لپیٹنا اور سنت ہے کہ سفید کپڑے میں لپیٹے اور
جو کوئی سورۂ دخان کو وقت ولادت کے لڑکے پر باندھے ایمن ہو جن اور گزندوں سے
اور جو کوئی سورۂ الحاقہ کو لکھ کر لڑکے پر باندھے ہر آفت سے محفوظ رہے اور جو کوئی
سورۂ الحاقہ کو لکھے اور دھووے اور وقت ولادت لڑکے کے منہ میں قطرے ڈالدے
کہ وہ پیوے پاکیزہ کرے اسکو اور محفوظ رہے گزندوں سے اور شیطان سے اور جو
کوئی معوذتین کو لکھے اور لڑکے کو باندھے ایمن ہو جن اور گزندوں سے مکارم الاخلاق
میں مذکور ہے کہ جو ان آیات کو لکھے اور بچہ پر باندھے خوف و فزع سے ایمن ہو اور وہ آیات
یہ ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ آخر سورہ تک پھر
اس آیت کو لکھے فَضَرَبْنَا عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ فِى الْكَهْفِ سِنِيْنَ عَدَدًا
ثُمَّ بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَىُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْٓا اَمَدًا
اور پھر اس آیت کو لکھے شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۱۸

وَمَن يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا
الرَّحْمَٰنَ أَيًّا مَّا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ
يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ
الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا ۝ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ
عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝
فَإِن تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ
الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ
قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

فصل ۴۲ ۱۳۱- اعمال بعد ولادت مولود

سنت ہے کہ جسوقت لڑکا پیدا ہو سات روز تک نام اُسکا محمد رہے اور اگر دختر ہو تو سات روز تک نام اُسکا فاطمہ رکھیں اور ساتویں روز اختیار ہے کہ دوسرا نام رکھیں کنیت کے ساتھ اور بہترین ناموں میں انبیا اور ائمہ کے نام ہیں پس ان ناموں میں سے نام رکھنا بہتر ہے اور اچھا ناموں میں وہ نام ہے جو مشتمل ہے عبودیت پر مثل عبدالکریم و عبدالرحیم وغیرہ اور بدترین ناموں میں حکیم و حاکم و خالد و مالک و حارث ہے اور بدترین کنیت ابو عیسی و ابو الحکم اور ابو مالک ہے اور جب نام محمد رکھے تو کنیت اُسکی ابو القاسم نہ رکھے - اور کتاب جمال الصالحین میں مروی ہے کہ چاہیے کہ قبل تولد کے نام رکھیں کہ اگر بے نام کے ساقط ہو تو وہ روز قیامت میں باپ سے گلہ کرتا ہے کہ کسواسطے نام میرا نہ رکھا تو نے اور اُسی کتاب میں ہے کہ جس گھر میں کسی کا نام محمد ہو یا انبیا کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو خدا تعالی ہر صبح و شام اُس گھر میں فرشتہ بھیجتا ہے تاکہ وہ گھر مبارک ہو اور اُس گھر میں رہنے والوں کے لیے دعائے خیر و برکت کرے اور حضرت امام محمد باقر نے ایک طفل سے پوچھا کہ نام تیرا کیا ہے اُسنے عرض کیا کہ محمد اور فرمایا کہ کنیت کیا ہے کہا ابو علی فرمایا کہ

شیطان سے بچاتا ہے اور جو کوئی بچہ کے گلے میں یا محمد یا علی یا فاطمہ یا حسن یا حسین
یا فاطمہ یا جعفر یا الیاس یا عبداللہ ... لکھکر باندھے تو ہر بلا سے محفوظ رہے
رہیگا اور اسی کتاب میں مرقوم ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جس کے چار بیٹے ہوں اور
انمیں سے کسی کا نام میرے نام پر نہ رکھے پس اس شخص نے مجھ پر جفا کی اور یہ روایت ہے کہ آنحضرت
صلعم سے کسی نے پوچھا کہ میرے لڑکا پیدا ہوا ہے اسکا کیا نام رکھوں فرمایا کہ حمزہ رکھ کہ یہ نام
میرے نزدیک دوست ترین ناموں کا ہے اور یہ روایت ہے کہ جب نام محمد رکھو تو اسکی تعظیم کرو اور اسکا
ادب اور اکرام کرو اور اسکو دشنام نہ دو اور نہ مارو اور سنت ہے کہ ساتوین دن لڑکے کے
سیدھے کان کی لو میں سوراخ کرنا اور بائیں کے گوش میں چھید دونوں کان کے اور مصباح میں ہے کہ جو
کوئی سورۂ قاف کو لکھ کر دھو کر اس پانی سے بچہ کا منھ دھوئے تو دانت آنے میں بچہ کے آسانی
ہوگی اور کتاب مذکور میں یوں ہے کہ جو کوئی اس آیۃ کو بچہ پر پڑھے رونا موقوف ہووے
اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ وَاَنْتُمْ سَامِدُونَ
اور جس عورت کے دودھ کم ہو سورۂ یٰس یا سورۂ فتح یا سورۂ حج کو زعفران سے لکھ کر
دھو کر پلاوے دودھ زیادہ ہوا اور اگر بچہ بہت روتا ہو تو ان آیات کو لکھ کر اسکے گلے میں
باندھیں رونا اسکا موقوف ہووے فَضَرَبْنَا عَلٰى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِيْنَ
عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ اَيُّ الْحِزْبَيْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوا اَمَدًا وَرَدَّ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَ
تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ وَاَنْتُمْ سَامِدُوْنَ اور جو کوئی ان آیات کو لکھکر
اس بچہ کے باندھے کہ جو خاک کھاتا ہو خاک کھانا موقوف ہو وَيَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ
مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْيَاعِهِمْ
مِنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ

فصل ۵-۱۳۵-اعمال عقیقہ

[illegible]

واضح ہو کہ ساتویں روز عقیقہ کرنا سنت ہے اور بال سر کے اول عقیقہ سے مونڈیں اور زعفران
سر پر ملیں اور برابر وزن سر کے بالوں کے چاندی یا سونا خیرات کریں اور مکروہ ہے کاکل و گیسو
کا چھوڑنا اور عقیقہ کو بعضے علماء نے واجب جانا ہے واسطے اس شخص کے کہ طاقت عقیقہ
کرنے کی رکھتا ہو اور بالغ ہونے تک باپ پر سنت ہے اور بالغ ہونے کے آخر عمر تک خود
شخص پر سنت ہے اور [illegible] قول ہے کہ عقیقہ واجب ہے اور گرو اس شخص کے
[illegible] اور احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ ہر فرزند گرو عقیقہ کا ہے یعنی اگر عقیقہ
نہ کریں تو لڑکا معرض [illegible] اور خیرات کرنا قیمت گوسفند
کا اگر گوسفند نہ ملے فائدہ نہیں رکھتا [illegible]
علماء کے [illegible] مجلسی
علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ [illegible] لڑکی اور لڑکے کا [illegible] عقیقہ [illegible] اور بہتر ہے کہ عقیقہ
میں شرطیں قربانی کی رعایت کریں اگر بکری یا بکرا ہو تو ایک سال سے کم نہ ہو اور اگر گوسفند ہو تو
کم سات مہینے سے نہ ہو اور [illegible] اور کان کٹا اور
خصی نہ ہو اگر فربہ [illegible] ہڈیاں
علیحدہ کریں اور گوشت [illegible]
[illegible]
اور اگر گوشت [illegible]
بہتر ہے [illegible]
گوشت [illegible]
[illegible] کی ماں کو [illegible]
[illegible] کی ماں کو [illegible]

جمیع اجزا سے حلال جانور عقیقہ کے نظر سے نہیں گذرا لیکن احکام قربانی کے جاری کرنا چاہئے
کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ وقت ذبح عقیقہ کے یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةٌ عَنْ اس جگہ نام مولود کا اور اوسکے باپ کا لے اور یوں کہے
لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ وَ
جِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا وِقَاءً لِاٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ
پس ذبح کرے۔ اور عقیقہ لڑکی کا ہو تو بجائے ضمیر تذکیر یعنی لفظ ہ کے ضمیر تانیث کی یعنی
لفظ ھا لکھے اسی سبب سے ہر ایک ضمیر تذکیر کے اوپر ضمیر تانیث یعنی ھا لکھی ہے یا ہو وقت
عقیقہ لڑکی کے بجائے ہ کے ھا کہے۔ اور شیخ کلینی نے کتاب کافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ وقت ذبح عقیقہ کے یہ دعا پڑھے یَا قَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ
اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا
وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پس ذبح کرے اور کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اس جگہ نام مولود اور
اوسکے باپ کا لیوے۔ اور نیز کتاب جمال الصالحین میں مروی ہے کہ وقت ذبح عقیقہ
کے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ
وَثَنَاءً عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَالْعِصْمَةَ لِاَمْرِهٖ
وَالشُّكْرَ لِرِزْقِهٖ وَالْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهٖ عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَللّٰهُمَّ
لَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَدَمُهَا بِدَمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَشَعْرُهَا
بِشَعْرِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ پس اس جگہ نام مولود کا اور اوسکے باپ کا
لیوے اور ضمیر کا خیال رکھے کہ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے اور اگر جانور عقیقہ پسر کا ہو [illegible]

تو بعد اس دعا کے نام مولود اور اوسکے باپ کا لیکر کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ وَهَبْتَ لَنَا ذَکَرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَمِنْکَ مَا اَعْطَیْتَ وَکُلَّمَا صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلٰی سُنَّتِکَ وَسُنَّةِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ وَاخْسَأْ عَنَّا الشَّیْطَانَ الرَّجِیْمَ لَکَ سُفِکَتِ الدِّمَاءُ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

فصل ۱۳۶ - اعمال ختنہ

1 سفینۃ النجاۃ میں ہے کہ لڑکے کا ختنہ سنت مؤکدہ مثل واجب کے اور لڑکی کا سنت ہے یعنی ختنہ کرنا ساتویں دن سنت ہے کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ زمین اس شخص کے پیشاب سے کہ جسکا ختنہ نہوا ہو چالیس روز تک نجس رہتی ہے اور حلیۃ المتقین میں احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ساتویں دن ختنہ کرنا لڑکوں کا سنت مؤکدہ ہے اگر ساتویں روز نکریں تو بعد اسکے پھر سنت ہے بالغ ہونے تک طفل کے اور بعد بلوغ کے اسپر واجب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نزدیک بلوغ کے ولی طفل پر واجب ہے اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو ساتویں روز کہ زیادہ پاکیزہ کرتا ہے طفل کے بدن کو اور گوشت بدن میں اسکے جلد پیدا ہوتا ہے اور زمین کراہت رکھتی ہے پیشاب سے اسکے کہ جسکا ختنہ نہوا ہو اور کتاب سفینۃ النجاۃ میں ہے کہ وقت کرنے ختنہ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ سُنَّتُکَ وَسُنَّةُ نَبِیِّکَ صَلَوَاتُکَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاتِّبَاعٌ مِنَّا لَکَ وَلِنَبِیِّکَ بِمَشِیَّتِکَ وَاِرَادَتِکَ وَقَضَائِکَ لِاَمْرٍ اَرَدْتَهٗ وَقَضَاءٍ حَتَمْتَهٗ وَحُکْمٍ اَنْفَذْتَهٗ فَاَذَقْتَهٗ حَرَّ الْحَدِیْدِ فِیْ خِتَانِهٖ وَحِجَامَتِهٖ لِاَمْرٍ اَنْتَ اَعْرَفُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ فَطَهِّرْهُ مِنَ الذُّنُوْبِ وَزِدْ فِیْ عُمُرِهٖ وَادْفَعِ الْاٰفَاتِ عَنْ بَدَنِهٖ وَالْاَوْجَاعَ عَنْ جِسْمِهٖ وَزِدْهُ مِنَ الْغِنٰی وَادْفَعْ عَنْهُ الْفَقْرَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا نَعْلَمُ

فصل ۱۳۷ ۔ اعمال و اوقات رضاع

روایت ہے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ محافظت کرو تم شیر زنان دیوانہ و بد خلق اور زناکار سے اسواسطے کہ شیر سرایت کرتا ہے لڑکے کا صورت و سیرت میں شبیہ دایہ کی ہوتا ہے بلکہ دایہ خوش شکل اور جمیل اور عفیفہ ہو اگر ماں لڑکے کی اجرت دودھ پلانے کی چاہے تو لازم ہے کہ دیوے اور اگر عورت بیگانہ بغیر اجرت کے دودھ پلا دیوے اگر وہ اجرت مانگے تو بچہ ماں سے [illegible] اور ماں بچہ کی عورت بیگانہ سے اجرت زیادہ مانگے تو دینا زیادتی کا لازم نہیں ہے اور جمال الصالحین میں مروی ہے کہ بچہ کو اکیس مہینے سے کم دودھ دینا بچہ پر ظلم ہے پس چاہیے کہ اکیس مہینے سے کم دودھ نہ پلائیں مگر ہاں اسوقت میں کہ ضرورت ہو اور ماں کے دودھ نہ ہو اور ایسے میں ہو تو ناچاری ہے اکیس مہینے سے کم بھی دودھ دے سکتے ہیں اور بچہ کو دو برس سے زیادہ دودھ نہ دیں مگر بضرورت

فصل ۱۳۸ ۔ فضائل اولاد و اعمال بعد رضاع

واضح ہو کہ جمال الصالحین میں اہلبیت علیہم السلام سے مروی ہے کہ خدا تعالیٰ جس بندہ کے واسطے نیکی چاہتا ہے تو دنیا سے نہیں اٹھاتا جبتک کہ فرزند صالح اسکو نہ عطا فرمائے اور یہ بھی مروی ہے کہ فرزند صالح ایک ریحان ہے بہشت کا اور رونا اطفال کا سات برس تک تہلیل ہے یعنی خدا تعالیٰ اس رونے کا ثواب مثل تہلیل کے عطا فرماتا ہے اور تہلیل لا الہ الا اللہ کہنے کو کہتے ہیں اور رونا اطفال کا سات برس کی عمر سے تا حد بلوغ استغفار ہے یعنی مثل استغفار کے ثواب خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور یہ سب ثواب والدین کو ملتے ہیں اور بعد بلوغ کے اولاد جو نیک کام کرے والدین کو [illegible] اور [illegible] مروی ہے کہ ایکبار حضرت عیسیٰ کا ایک ایسی قبر پر گذر ہوا کہ صاحب قبر پر عذاب ہو رہا تھا پھر دوسرے سال جو ادھر حضرت عیسیٰ کا گذر ہوا [illegible] صاحب قبر [illegible] حضرت عیسیٰ [illegible] اسکا خدا تعالیٰ سے

پوچھا کہ خدایا سال گذشتہ میں میں نے صاحب قبر پر عذاب ہوتا دیکھا تھا اب وہ عذاب کس سبب سے
دور ہو گیا پس وحی نازل ہوئی کہ اس صاحب قبر کا ایک فرزند صالح ہوا اس نے ایک یتیم کو
پناہ دی اور تعمیر راہ کی [illegible] اس سبب سے اس صاحب قبر پر سے عذاب کو میں نے
اٹھا لیا [illegible] اور اولاد کا [illegible] خداے تعالی والدین کو [illegible]
[illegible] تا ان والدین [illegible] اور وارد ہوا ہے کہ جب فرزند [illegible]
[illegible] والدین [illegible] فرماتا ہے اور درجہ بلند فرماتا ہے یہاں تک کہ [illegible]
[illegible] بہشت میں [illegible] جب تک کہ والدین [illegible]
[illegible] اور وارد ہوا ہے کہ فرزند [illegible] اور [illegible]
[illegible] حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کی تین دختر یا تین خواہر
ہوں اور وہ شخص انکی پرورش کرتا ہو بہشت اسپر واجب ہوتا ہے کسی نے پوچھا کہ اگر دو ہوں
[illegible] حضرت نے فرمایا کہ اسپر بھی بہشت واجب ہے پھر عرض کیا کہ اگر ایک ہو [illegible]
[illegible] نے فرمایا کہ اسپر بھی بہشت واجب ہے اور وارد ہوا ہے کہ جس کسی کے دو دختر یا دو خواہر یا
[illegible] ہوں اور وہ انکی پرورش کرتا ہو خداے تعالی اسکو [illegible]
[illegible] اور وارد ہوا ہے کہ جو کوئی فرزند کے ساتھ احسان و مہربانی کرے ایسا ہے کہ اپنے والدین
کے ساتھ احسان و مہربانی [illegible] اور وارد ہوا ہے کہ حضرت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ اپنے [illegible]
[illegible] اور انپر مہربانی اور رحم کرو اور جو انسے وعدہ کرو پورا کرو اور جو کوئی اپنے
فرزندوں کے ساتھ [illegible] خداے تعالی اسپر رحمت نازل کرتا ہے اور [illegible]
[illegible] ایک [illegible] اور اگر فرزند [illegible]
[illegible] خداے تعالی اسکو [illegible] اور وارد ہوا ہے کہ جو کوئی بازار سے کوئی چیز
[illegible] ایسا ہے کہ ایک جماعت محتاج کو صدقہ دیا ہو اور وارد ہوا ہے کہ اول
[illegible] اور وارد ہوا ہے کہ جو کوئی [illegible] ایسا ہے کہ گویا [illegible]

رویا ہوا اور جو کوئی خوف خدا سے روے وہ شخص اہل بہشت سے ہے اور جو کوئی
ایسی عورت کے ساتھ کہ جو قرابت دار ہو کوئی احسان یا اسکو مسرور کرے
خداے تعالی روز قیامت مین اسکو مسرور کرے گا اور جو والد اپنے فرزند کو
قرآن تعلیم کرے خداے تعالی اسکو بہشت مین دو ٹکڑا ایسے پہناوے
کہ انکی روشنی سے منہ اہل بہشت کے روشن ہو وین مروی ہے کہ ایک مرد
ایک دن خدمت حضرت پیغمبر خدا صلعم مین گیا اور کہا کہ مین نے اپنے اطفال کو کبھی پیار نہین کیا
جب وہ چلا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اہل دوزخ سے
ہے مروی ہے کہ طفل کو لا الٰہ الا اللہ اور آخر سورہ بنی اسرائیل یعنی قل الحمد
للہ الذی لم یتخذ ولدا تا آخر سورہ تعلیم کرے تا کہ زبان اسکی فصیح ہو اور نیز
مروی ہے کہ جب فرزند پورے تین برس کا ہو تو اسکو سات مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہلاوین
اور جب تین برس پر سات ماہ اور بیس دن اور زیادہ ہون تو محمد رسول اللہ
سات مرتبہ کہلاوین اور جب پورے چار برس کا ہو تو سات مرتبہ صلی اللہ علی محمد
وآلہ اور جب پانچ برس کا ہو تو اسکو سیدھا اور بایان ہاتھ یاد کراوین اور قبلہ کی طرف
سجدہ کراوین اور جب چھ برس کا ہو رکوع اور سجدہ کرنا یاد کراوین اور جب سات برس
کا ہو تو اسکو وضو کرنا اور نماز یاد کراوین اور جب نو برس کا ہو تو وضو و نماز خوب اچھی
طرح سے سکھلاوین اور ترک وضو و نماز پر مارین پس جب وضو و نماز یاد کر لے خدا اسکے
والدین کو بخشدیتا ہے اور حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ اپنے فرزندون کو جلد احادیث
سکھلاؤ کہ خلاف مذہب انکو گمراہ نہ کرے اور حضرت امیر ؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولخدا
صلعم فرماتے تھے کہ اپنے فرزندون کو سکھلاؤ پیرنا اور تیر لگانا اور دوسری حدیث
مین ہے کہ شوخی و کج خلقی طفل کی لڑکپن مین علامت اسکی ہے کہ دانا و بردبار ہوا اور حضرت امام
جعفر صادق ؑ نے فرمایا کہ فرزندون کو سات برس کھیلنے پر چھوڑ دو اور بعد اسکے سات برس تک

کوشش کرو تربیت میں اگر نیک ہوں اور اگر نیک نہوں تو انسے امید کسی خیر کی نہیں ہی اور والدین کو چاہیے کہ کام آسان انسے لیویں اور دشوار کی انکو تکلیف نہ دیں اور بار ہمراہی انسے نہ کریں

فصل ۱۳۹ شناخت بلوغ مع تعداد سن

جاننا چاہیے کہ نماز اور روزہ انسان پر اسوقت واجب ہوتا ہی کہ جب منی نکلنے لگے اور یا موے زہار نکل آویں پس اگر عورت ہو تو عورت پر اسوقت کہ جب عمر اسکی نو برس کی ہوجاوے اور مرد پر اسوقت کہ جب پندرہ برس کا ہو الا بعض نے کہا ہی کہ مرد کا سن جب پورا چودہ سال کا ہوگا جب ہی نماز و روزہ واجب ہوجائیگا اور بعض علما نے اکتفا تیرہ سال پر کیا ہی کہ جب تیرہ سال تمام ہوں اور چودھواں سال شروع ہو تب ہی نماز و روزہ واجب ہوجائیگا اور بعض علما نے عورت میں بھی دس برس کی قید لگائی ہی

فصل ۱۴۰ حقوق فرزند باپ پر و رعایت حال عیال

کتاب سفینة النجاة میں ہی کہ حق فرزند کا باپ پر یہ ہی کہ باپ کو لازم ہی کہ نام اپنے فرزند کا اچھا رکھے اور اسکو ادب سکھا دے اور اسکی ماں کا اکرام کرے اور اسکو قرآن سکھلائے اور اسکو پاکیزہ رکھے اور اسکو تیر اندازی سکھائے اور اسکو علم پڑھائے اور تا امکان اسکو خوش رکھے اور اسکو دوست رکھے اور اگر لڑکی ہو تو یہ حق ہی کہ اسکا نام اچھا رکھے اور اسکی ماں کا اکرام کرے اور اسکو سورۂ نور سکھلائے اور سورۂ یوسف کی تفسیر نہ پڑھائے اور بالاخانہ پر اسکو جگہ نہ دے اور تعجیل رکھتا ہو اسمیں کہ شوہر کے گھر اسکو بھیجے اور اسکو خوشحال رکھے اور اسے دوست رکھے اور رجال الصالحین میں ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ اپنے عیال کا بار دوسرے شخص پر رکھے اور نیز ملعون ہی وہ شخص کہ اپنے عیال کو مضطر و پریشان رکھے تاکہ محتاج اوروں کے ہوں مروی ہی کہ جو کوئی اپنے

عیال کو اچھی طرح پرورش کرے تو ایسے شخص سے خدا تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور اسکو زیادہ [illegible] فرمایا [illegible]
نے فرمایا کہ جس وقت عیال بھوکے ہوں گوشت کی خواہش کریں [illegible]
[illegible] اسکو [illegible] اس [illegible]
[illegible] عیال [illegible]

فصل ۱۳۱ در بیان حقوق والدین [illegible]

[illegible] والدین [illegible]
[illegible] علیہم السلام سے نقل کیا ہے [illegible] والدین [illegible]
[illegible] یعنی [illegible]
اس طرح سلوک کرے [illegible] والدین [illegible]
[illegible]
[illegible] والدین [illegible]
[illegible] چاہیے [illegible]
اور وہ [illegible] چاہتے [illegible]
[illegible] والدین [illegible] والدین [illegible]
ایک سال [illegible]
[illegible] والدین [illegible]
[illegible] کبھی [illegible]
اور [illegible] خوش [illegible]
[illegible] خدا تعالیٰ قبول نہیں کرتا [illegible] کی [illegible]
[illegible] والدین [illegible]
آواز کی [illegible] یعنی والدین کی آواز سے اپنی آواز [illegible]

آنکی کرے یہانتک کہ اگر والدین حکم دیں تجھکو کہ تو اپنی عورت کو طلاق دیکر چھوڑ دے اور
مال واسباب سے خالی ہو [illegible] تو ایسا ہی کر [illegible] نافرمانی نہ کرے سوا
کہ حضرت پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ [illegible] بہشت کی بو [illegible] برس کی راہ
سے آتی ہے مگر فرزند عاق اور جو کوئی اپنے والدین کی نافرمانی کرے اور قاطع رحم اور زنا کار اور تکبر کرنیوالا
ہو تو ان کو نصیب نہوگی [illegible] اگر [illegible] نیکی کرے والدین سے بعد وفات بھی اسی
طور پر انکی اطاعت سے [illegible] اور [illegible] اور قرض جو ہو ادا کرے
اور اللہ تعالی نے بندوں کو [illegible] حکم [illegible] نیکی کرنے میں ماں باپ کے ساتھ خواہ صالح
ہوں خواہ فاسق ہوں یا مشرک [illegible] ہوں انکے ساتھ بھی حالت حیات میں نیکی
کرے اور بعد وفات انکے حق میں [illegible] ماں باپ کی دعا کرے اور تصدق کرے اور حضرت امام
جعفر صادق نے ایک شخص سے کہ اسکے والدین نصرانی تھے کہا کہ انکے پاس پہنچ اور
انسے نیکی کر اور جب وہ مر جائیں [illegible] اور [illegible] انکے کام میں [illegible] کر
اور ایک شخص [illegible] حالت [illegible] جب وہ مسلمان ہوا تو
آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ [illegible] میں کفارہ بتلائیے کہ کیا کروں حضرت
صلعم نے فرمایا کہ تیرا باپ [illegible] ہے اس نے کہا نہیں فرمایا کہ تیری خالہ ہے کہا ہاں فرمایا اسکے
ساتھ نیکی کر کہ وہ مثل تیری ماں کے ہے [illegible] نیکی کرنا [illegible] کفارہ ہو اس گناہ کا اور ایک
شخص نے حضرت امام محمد باقر سے سوال کیا کہ آیا بیٹا باپ کے ساتھ نیکی کرنے میں برابری
کر سکتا ہے فرمایا ماں باپ کے ساتھ کوئی [illegible] مکافات نہیں [illegible] مگر دو چیزوں میں ایک یہ کہ باپ غلام ہو
اور بیٹا اسکو خرید کر آزاد کرے [illegible] باپ پر قرض ہو اور بیٹا باپ کی طرف سے
قرض ادا کرے اور جو حقوق والدین کی [illegible] فرمایا [illegible] اور بعد انکے مرنے کے
پشیمان ہو تو اسکو چاہیے کہ [illegible] تلافی کرے [illegible] انکا قرض ادا کرے
اور انکے واسطے [illegible]

کہ فرزند نیکوکار باپ کے ساتھ حالت حیات میں ہوتا ہے اور جب مر جائیں تو قرض دنیوی و اخروی انکا ادا نہیں کرتا اور انکے لیے اللہ تعالی سے طلب آمرزش نہیں کرتا پس اللہ تعالی اسکو عاق والدین لکھتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرزند ماں باپ کا عاق حالت حیات میں ہوتا ہے اور جب ماں باپ مر جائیں تو قرض دنیوی و اخروی انکا ادا کرے اور اللہ تعالی سے انکے لیے طلب آمرزش کرے پس اللہ تعالی اسکو ماں باپ کے ساتھ نیکوکار لکھتا ہے اور جمال الصالحین میں مروی ہے کہ بخدمت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص دو دینار لایا اور کہا کہ چاہتا ہوں میں کہ اسکا گھوڑا خرید کر راہ خدا میں جہاد کروں فرمایا کہ اگر تیرے والدین ہیں تو والدین کے صرف میں کر یہ افضل ہے پس وہ شخص چلا گیا اور ایسا ہی کیا پھر وہ شخص چار دینار لایا اور کہا کہ اسکا گھوڑا خرید کرکے جہاد کروں فرمایا کہ خرید کر مگر یہ افضل اس سے نہیں ہے

فصل ۱۴۲ - نماز ادائے حقوق والدین

واضح ہو کہ نماز ادائے حقوق والدین کتاب سفینۃ النجاۃ میں دو رکعت ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلعم سے روایت ہوئی ہے کہ جو کوئی شب پنجشنبہ میں یہ دو رکعت نماز پڑھے اور ثواب اسکا والدین کو ہدیہ کرے پس تحقیق کہ ادا کیا ہو وہ حق انکا جو اسکے ذمہ ہے اور وہ دو رکعتیں ہیں درمیان مغرب و عشا کے پڑھے ہر رکعت میں سورہ الحمد ایکبار اور آیۃ الکرسی اور سورہ قل ھو اللہ احد اور سورہ قل یا ایہا الکافرون اور سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر ایک سورہ کو پانچ پانچ مرتبہ پڑھے اور بعد نماز کے پندرہ مرتبہ استغفار پڑھے پھر اسکے ثواب نماز والدین کو ہدیہ کرے

فصل ۱۴۳ - ادعیہ و اعمال سفر

سفینۃ النجاۃ میں ہے کہ سب دنوں میں ہفتہ سفر کے لیے بہتر ہے جیسا کہ احادیث متعددہ صحیحہ کافی سے مفہوم ہوتا ہے اول روز سفر شنبہ ہے پھر سہ شنبہ اور پنجشنبہ اور بدترین ایام ہفتہ سفر کے لیے روز دوشنبہ اور چہار شنبہ اور روز جمعہ قبل نماز ظہر اور بعد نماز جمعہ کے روز جمعہ بھی سفر کے لیے

موت مبارک ہے اور مہینے کی تاریخوں میں بدترین سفر کے واسطے تیسری اور چوتھی اور پانچویں
اور تیرھویں اور سولھویں اور اکیسویں اور چوبیسویں اور پچیسویں ہے اور جن تاریخوں میں
قمر در عقرب ہو وہ بھی نحس ہیں اور بدترین ایام سال کے سفر کے لیے بائیسویں محرم اور دسویں
صفر کی اور چوتھی ربیع الاول کی اور اٹھائیسویں ربیع الآخر کی اور اٹھارھویں
جمادی الاول کی اور بارھویں جمادی الآخر کی اور بارھویں رجب کی اور چھبیسویں [illegible]
رمضان کی اور دوسری شوال کی اور اٹھارھویں ذیقعدہ کی اور آٹھویں ذی الحجہ
کی کہ یہ سب تاریخیں [illegible] نحس ہیں اور جو سفر ناگزیر ہو کہ کسی طرح سے
ترک نہیں ہو سکتا اور ان دنوں میں پیش آوے [illegible]
[illegible] سے طلب عافیت و سلامتی کرے [illegible] توکل کر کے روانہ
ہو اور رجوع و التجا [illegible] سے روایت ہے کہ اگر ایام نحس میں [illegible] سفر کرے
تو اسکی دفع نحوست کے واسطے اس دن صبح کے وقت یہ دعا پڑھے اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ
مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ الْمَنِيعِ الَّذِي لَا يُطَاوَلُ وَلَا يُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ غَاشِمٍ وَطَارِقٍ
مِنْ سَائِرِ مَا خَلَقْتَ وَمَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ
فِي جُنَّةٍ مِنْ كُلِّ مَخُوفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ حَصِينَةٍ وَهِيَ وِلَاءُ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُحْتَجِبًا مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ لِي إِلَى أَذِيَّةٍ
بِجِدَارٍ حَصِينٍ الْإِخْلَاصِ فِي الْاعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ
بِحَبْلِهِمْ جَمِيعًا مُوقِنًا أَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَفِيهِمْ وَبِهِمْ أُوَالِي
مَنْ وَالَوْا وَأُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوا فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَعِذْنِي
اللّٰهُمَّ بِهِمْ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا أَتَّقِيهِ يَا عَظِيمُ حَجَزْتُ الْأَعَادِيَ
عَنِّي بِبَدِيعِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

اور بعد اسکے سورہ الحمد اور سورہ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورہ قُلْ اَعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور آیۃ الکرسی اور اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھکر
پڑھے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰیَاتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّ
عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا
خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّکَ
مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا
اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا
مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ
الْمِیْعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ
مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ
دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُکَفِّرَنَّ عَنْهُمْ
سَیِّئَاتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ثَوَابًا
مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ لَا یَغُرَّنَّکَ تَقَلُّبُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِی الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ثُمَّ مَاْوٰهُمْ
جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ٥ لٰکِنِ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ خٰشِعِیْنَ لِلّٰهِ لَا یَشْتَرُوْنَ
بِاٰیَاتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۲۰۰

إِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا
وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ بعد اسکے یہ دعا پڑھے
اللّٰهُمَّ بِكَ يَصُولُ الصَّائِلُ وَبِقُدْرَتِكَ يَطُولُ الطَّائِلُ وَ
لَا حَوْلَ لِكُلِّ ذِي حَوْلٍ إِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ يَمْتَازُهَا ذُو قُوَّةٍ إِلَّا
مِنْكَ أَسْأَلُكَ بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ
بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَعِتْرَتِهِ وَسُلَالَتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ
السَّلَامُ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ وَاكْفِنِي شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضَرَّهُ
وَارْزُقْنِي خَيْرَهُ وَيُمْنَهُ وَاقْضِ لِي فِي مُتَصَرَّفَاتِي بِحُسْنِ الْعَاقِبَةِ
وَبُلُوغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْأُمْنِيَّةِ وَكِفَايَةِ الطَّاغِيَةِ الْغَوِيَّةِ
وَكُلِّ ذِي قُدْرَةٍ لِي عَلَى أَذِيَّةٍ حَتّٰى أَكُونَ فِي جُنَّةٍ وَعِصْمَةٍ
مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَنِقْمَةٍ وَأَبْدِلْنِي فِيهِ مِنَ الْمَخَاوِفِ
أَمْنًا وَمِنَ الْعَوَائِقِ فِيهِ يُسْرًا حَتّٰى لَا يَصُدَّنِي صَادٌّ عَنِ
الْمُرَادِ وَلَا يَحُلَّ بِي طَارِقٌ مِنْ أَذَى الْعِبَادِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ وَالْأُمُورُ إِلَيْكَ تَصِيرُ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ ۝ اور نیز وارد ہے کہ گھر سے باہر جاتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ
مَخْرَجِي وَبِإِذْنِهِ خَرَجْتُ وَقَدْ عَلِمَ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ خُرُوجِي
وَقَدْ أَحْصَى عِلْمُهُ مَا فِي مَخْرَجِي وَمَرْجِعِي تَوَكَّلْتُ عَلَى الْإِلٰهِ
الْأَكْبَرِ تَوَكُّلَ مُفَوِّضٍ إِلَيْهِ أَمْرَهُ وَمُسْتَعِينٍ بِهِ عَلَى شُؤُونِهِ
مُسْتَزِيدًا مِنْ فَضْلِهِ مُبْرِئٍ نَفْسَهُ مِنْ كُلِّ حَوْلٍ وَمِنْ كُلِّ قُوَّةٍ
إِلَّا بِهِ خُرُوجَ ضَرِيرٍ خَرَجَ بِضُرِّهِ إِلَى مَنْ يَكْشِفُهُ وَخُرُوجَ فَقِيرٍ
خَرَجَ بِفَقْرِهِ إِلَى مَنْ يَسُدُّهُ وَخُرُوجَ عَائِلٍ خَرَجَ بِعَيْلَتِهِ

اِلَّا وَ رَبِّیْ یُغْنِیْهَا وَ خَیْرُ وَجْهِهٖ مِنْ رَبِّهِ الْکَرِیْمَةِ وَ اَعْظَمُ رَجَائِهٖ
وَ اَفْضَلُ اُمْنِیَّتِهٖ اَللّٰهُ ثِقَتِیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ کُلِّهَا بِهٖ فِیْهَا جَمِیْعًا
اَسْتَعِیْنُ وَلَا شَیْءَ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ فِیْ عِلْمِهٖ اَسْئَلُ اللّٰهَ خَیْرَ
الْمَخْرَجِ وَالْمَدْخَلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ اور یہ دعا ادعیۂ
ثلاثہ میں بھی ہے اور مضمون روایت اس باب میں یہ ہے کہ جو کوئی سفر میں جاوے
اور چاہے کہ سلامت آوے اور مطلب اسکا سفر میں بر آوے جو گھر سے نکلتے وقت یہ دعا
پڑھے اسکو خوش رکھوں باہر جانے سے داخل خانہ ہونے تک بسبب روا کرنے اسکی
حاجتوں کے اور اسکو سلامتی سے پھیروں میں۔ ایک روایت میں ہے کہ اگر تاریخیں مہینے
کی روزہاے ہفتہ کے خلاف پڑیں رعایت روزہاے ہفتہ کی اولی ہے اسواسطے کہ
حدیثیں معتبرہ ایام ہفتہ کے باب میں انشاء اللہ اختتام ایام ہفتہ کے اخیر بیان ہونگی
اور مصباح کفعمی میں جناب امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ گھر سے نکلتے وقت یہ کہنا
چاہیے بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اور
جناب شیخ صاحب مدظلہ کتاب ذخیرۃ المعاد میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر رات میں گھر سے
باہر جاوے تو چاہیے کہ اکیلا نہ جاوے چنانچہ بعضی روایات میں ہے یا بعد ثلث رات کے
کے اسواسطے کہ حدیث میں ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اول شب کو گھر سے باہر
نہ جاؤ کہ خدا کی بہت مخلوق ہے کہ اسوقت پھیلتی ہے زمین پر اور جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے وہ
کرتی ہے اور نیز آنحضرت سے منقول ہے کہ اپنے چوپایوں اور دوستوں کی محافظت کرو بعد
غروب آفتاب سے سونے کے وقت تک اسواسطے کہ زمین میں اسکے شیاطین بہت
غلبہ کرتے ہیں اور اگر گھر سے باہر جاؤ واسطے حاجت کے پس دن میں جاؤ کہ رات
میں حاجت پوری نہیں ہوتی اور حدیث میں ہے کہ تنہا سفر کرنے والا ملعون ہے تمام
ہوئی عبارت ذخیرہ کی اور حدیث صحیح میں حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ ایمان

چہرہ میں ہیں کہ اگر برابر مسافر کے ظاہر ہوں واسطے اسکے شوم ہیں پہلے وہ کوا کہ فریاد
کرے سیدھی جانب سے دوسرے وہ کہ کتا دم کو اٹھائے ہوئے ہو تیسرے وہ بھیڑیا
کہ اپنی دم کے بغل بیٹھا ہو اور اسکے سامنے فریاد کرے تین مرتبہ بآواز بلند چوتھے ہو
چوتھے وہ آہو کہ اسکے سیدھی طرف آئے اور بائیں طرف اسکے جائے پانچویں وہ کہ
الو فریاد کرے چھٹے وہ زن پیر کہ آگے بال سفید ہوں روبرو مسافر کے آئے ساتویں
مادہ الاغ [illegible] ہو کہ کان اسکے کٹے ہوں پس جو مسافر ان کے دیکھنے سے [illegible]
کہے اعتصمت بک یا رب من شر ما اجد فی نفسی فاعصمنی من
ذلک جب اسکو کہے کوئی ضرر اسکو نہ پہونچے کتاب [illegible]
[illegible] حضرت امام موسیٰ [illegible] منقول ہے کہ جو ارادہ سفر کا کرے [illegible]
دروازہ پر کھڑا ہو اور [illegible] کہ سامنے سے راہ [illegible] اسکا [illegible]
[illegible] پھر سیدھی طرف بائیں طرف اور آیۃ الکرسی کو بھی [illegible]
اور پھر سیدھی طرف اور پھر بائیں طرف پڑھے پھر کہے اللھم احفظنی واحفظ
ما معی وسلمنی وسلم ما معی وبلغنی وبلغ ما معی ببلاغک
الحسن الجمیل تو حق تعالیٰ حفاظت کرے گا اسکی اور جو کچھ اسکے ساتھ ہے اور [illegible]
[illegible] اسکو اور جو کچھ اسکے ساتھ ہے [illegible] حضرت امام جعفر صادق [illegible]
ہے کہ ضامن ہوں میں واسطے اس شخص کے کہ عمامہ باندھ کے گھر سے باہر آئے یہ کہ سالم
طرف اپنے اہل کے پھرے اور حضرت امام موسیٰ کاظم نے فرمایا کہ اگر تعجب [illegible]
[illegible] سے اور غرق ہونے سے اور [illegible] سے [illegible] ہے اور [illegible]
امام رضا سے منقول ہے کہ آنحضرت نے عمامہ باندھا ایک سرا آگے کو ڈالا اور
دوسرا پیچھے [illegible] جبرئیل نے بھی ایسا ہی کیا اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ
آنحضرت صلعم نے حضرت امیر کے سر پر عمامہ باندھا ایک سرا آگے کے سامنے دوسرا پیچھے سے

جانا اگلی کم سر کے پیچھے لٹکایا اور فرمایا کہ ملائکہ کے تاج ایسے ہی ہیں اور عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا چاہیے۔ اور کتب معتبرہ مثل جمال الصالحین وحلیۃ المتقین وغیرہ میں تحریر ہے کہ انگوٹھی عقیق کی موجب ایمنی سفر میں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ چوری سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جمال الصالحین میں ہے کہ تھوڑی خاک حریم جناب امام حسین ع اپنے ساتھ رکھے کہ حفاظت جان و مال کی اس سے ہوتی ہے اور چور و آفات سے محفوظ رہتا ہے اور خاک پاک کے اٹھاتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ طِيْنَةُ قَبْرِ الْحُسَيْنِ وَلِيِّكَ وَابْنِ وَلِيِّكَ اِتَّخَذْتُهَا حِرْزًا لِمَا اَخَافُ وَلِمَا لَا اَخَافُ اور کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جب سفر کرو دسترخوان اپنے ساتھ لو اور طعامہائے نفیس اچھے رکھو اور دیگر حدیث میں حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ جب سفر کرو تو روٹی توشہ کی لو کہ باعث برکت ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ حضرت امام زین العابدین ع جب سفر حج یا عمرہ کرتے تھے بہترین توشہ اپنے ساتھ لیتے تھے مانند بادام اور شکر اور ستو ترش و شیریں کے اور بعض احادیث میں ہے کہ اگر سفر زیارت جناب امام حسین ع کرے تو اپنے ساتھ بطور توشہ اغذیہائے لذیذ اور گوشت بریان اور حلوا نہ لیجائے اور اسی کتاب میں ہے کہ تین آدمی ملعون ہیں اول وہ شخص کہ کھانا تنہا کھاوے دوسرے وہ شخص کہ تنہا سووے تیسرے وہ شخص کہ تنہا سفر میں جاوے کیونکہ جب شیطان انسان کو تنہا پاتا ہے سفر یا حضر میں تو جرأت شیطان کی زیادہ ہوتی ہے۔ اور مروی ہے کہ تین آدمیوں سے کم اور سات آدمیوں سے زیادہ خوب نہیں مگر بضرورت پس جب تنہا سفر میں جاوے تو کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ وَاَعِنِّيْ عَلٰى وَحْدَتِيْ وَاَدِّ غَيْبَتِيْ اور سفینۃ النجاۃ میں امام محمد باقر ع سے منقول ہے کہ جو کوئی گھر سے جاتے وقت اس دعا کو پڑھے اللہ تعالی اسکے دنیا و آخرت کے کام بر لاوے بِسْمِ اللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ

أُمُورِي كُلِّهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ اور
اسی کتاب میں حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ جو کوئی گھر سے جاتے وقت یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ
اسکی مہم کی کفایت کرے اور محفوظ رکھے تمام برائیوں سے اور شروں سے اور دعا یہ ہے
أَعُوذُ بِمَا عَاذَتْ بِهِ مَلَائِكَةُ اللهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ الْجَدِيدِ الَّذِي
إِذَا غَابَتْ شَمْسُهُ لَمْ تَعُدْ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ غَيْرِي وَمِنْ شَرِّ
الشَّيْطَانِ وَمِنْ شَرِّ مَنْ نَصَبَ لِأَوْلِيَاءِ اللهِ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
وَمِنْ شَرِّ السِّبَاعِ وَالْهَوَامِّ وَمِنْ شَرِّ رُكُوبِ الْمَحَارِمِ كُلِّهَا أُجِيرُ نَفْسِي
بِاللهِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ پس دس بار قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ پڑھے اور باہر جاوے اور
جمال الصالحین میں حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی سفر میں عصائے بادام تلخ
کو اپنے ساتھ رکھے زمین اسکے پاؤں کے نیچے پیچیدہ ہو یعنی جلد راہ طے ہو اور حضرت امیر المومنینؑ
نے فرمایا کہ وقت باہر جانے کے عصائے بادام تلخ ہاتھ میں لے اور یہ آیہ سورۂ قصص سے
پڑھے وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي
سَوَاءَ السَّبِيلِ وَاللهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۝ خدا اسکو امین کرے ہر ایک حیوان
درندہ اور ہر ایک چور سے اور جانور زہردار سے جب تک اپنے گھر واپس ہو کر آوے اور
ستر فرشتے وقت واپس آنے تک استغفار کریں اور عصا ہاتھ میں رکھنا فقر کو دور کرتا
ہے اور شیطان کو دور کرتا ہے اور جو شخص اعانت مومن مسافر کی کرے کسی حاجت میں
سے حوائج اسکے سے خدائے تعالیٰ تہتر سختی اس سے اٹھاوے اور ہموم و غموم دنیا
و آخرت سے نجات دے اور سختی روز قیامت کی اس سے اٹھائے اور جو کوئی عاجز ہو اور
انگشت حسرت بہ ندامت دانتوں میں رکھے روایت میں آیا ہے کہ خدائے تعالیٰ بہتر سختی
دنیا کی اور بہتر سختی آخرت کی اس سے اٹھاوے اور حدیث میں فرمایا کہ حضرت آدمؑ کو
مرض شدید ہوا اور اس سے وحشت ہوئی جبرئیلؑ سے فرمایا کہ ایک لکڑی بادام تلخ کی

جدا کرو اور اپنے سینہ سے چسپاں کرو آنحضرت نے ایسا کیا خدا نے وہ تشنگی ان سے دور
کیا۔ اور اسی کتاب میں منقول ہے کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے فرزند جب
سفر کو جائے تو تلوار اور موزہ اور عمامہ و خیمہ اور سوئی اور تاگہ اور ڈورا اور مشک پانی کی اور
کمان اور گھوڑا اور تیر ساتھ لے کہ وقت ضرورت کے کام آتی ہیں اور ایسی دوائیں کہ
جن کی حاجت ہو اور [illegible] ہمراہ رکھ [illegible] اور [illegible] منقول ہے کہ
جب حضرت [illegible] سفر کا ارادہ کرتے [illegible] اور [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] اور [illegible] ساتھ لے کر [illegible] کے ہمراہ اپنے رکھے
و حضرت امام جعفر صادق [illegible] کوئی چاہے کہ سفر کو [illegible] سلامت رہے
ہو ایک [illegible] حضرت امام [illegible] پڑھا اللھم
مستعیذا بما استعاذ به [illegible] الذی لا یجاوزهن [illegible] من
شر کل طارق وبما اشهد به [illegible] من شر ما خلقت وما ذرأت من
ملکک الصامت والناطق فی جنة من کل مخوف بلباس سابغة
حصینة وهی ولاء اهل بیت نبیک علیه وعلیهم السلام محتجزا من کل
قاصد لی الی اذیة بجدار حصین الاخلاص فی الاعتراف
بحقهم والتمسک بحبلهم موقنا ان الحق لهم ومعهم
ومنهم وفیهم وبهم اوالی من والوا واعادی من عادوا واجانب
من جانبوا فاعذنی اللهم بهم من شر کل ما اتقیه یا عظیم
حجزت الاعادی عنی ببدیع السموات والارض انا جعلنا
من بین ایدیهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشیناهم فهم
لا یبصرون پس تسبیح کو پڑھے اور دونوں آنکھوں پر رکھے اور کہے اللهم
١٨١ انی اسئلک بحق هذه التربة المبارکة وبحق صاحبها [illegible]

وَبِحَقِّ اَبِيْهِ وَبِحَقِّ اُمِّهٖ وَبِحَقِّ اَخِيْهِ وَبِحَقِّ وُلْدِهِ الطَّاهِرِيْنَ اجْعَلْهَا
شِفَاۤءً مِّنْ كُلِّ دَاۤءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّحِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْۤءٍ اَلرَّحِيْمِ
ایسا کرنے والا انشاء اللہ خدا میں شفا تام کہ رہے گا اور دیگر حدیث میں منقول ہے کہ جو کسی بادشاہ وغیرہ
سے ڈرے اور وقت باہر جانے کے گھر سے اسی طرح عمل مذکور کو بجا لاوے تو ایک حرز ہوا سے
لیے انکے شر سے اور بہت دعائیں محفوظی وغیرہ کی کتاب لسان المتقین میں لکھی ہیں اس
جگہ لکھنا انکا ترک کیا اور کتاب سفینۃ النجاۃ میں حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جو
کوئی سوار ہو آیۃ الکرسی پڑھے اور کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّآ اَنْتَ حق تعالی ملائکہ سے خطاب کرتا ہے کہ بندہ میرا جانتا ہے کہ گناہوں کو سوا میرے
اور کوئی نہیں بخشتا پس گواہ رہو کہ گناہ اسکے بخشے میں نے اور کتاب سفینۃ النجاۃ میں ہے
کہ چاہیے کہ تیرے ساتھ ہو وہ حرز جو کتاب السعادات میں ابن طاؤس رحمہ اللہ نے حضرت امیر المومنین
سے نقل کیا ہے اور خواص و فوائد اسکے بہت ہیں منجملہ اسکے جسکے پاس یہ حرز ہو اسکو خوف
نہو کسی بادشاہ سے نہ درندہ سے نہ کسی تلوار سے اور منجملہ اسکے یہ کہ جو کوئی اسکو
آہو پر لکھے اور نشان کے نیچے بحکم کرے کسی جہاد میں مغلوب نہوا اور دشمن سے ہرگز
مغلوب کرے اور منجملہ اسکے کہ اس حرز کو جس گھر میں رکھیں وہ گھر چور اور ... سے
محفوظ رہے اور چاہیے کہ مشک و زعفران و گلاب سے پوست آہو پر لکھے اور اپنے بازو
پر باندھے وہ یہ ہے اهناه ادو یای ه سوما نغ ه مالح ه حملوسم
ساهوبراه اسراهناه ادباقواه مساهای ه الوهی ه السیاسم
مارامهاو داره صعوار ه هوهوبواه لا اور حرز جواد عو انشاء اللہ آیندہ
تحریر ہوگا اور جناب مولانا و مقتدانا شیخ زین العابدین صاحب مازندرانی مد ظلہ کتاب ذخیرۃ العباد میں
تحریر فرماتے ہیں کہ وقت باہر جانے گھر کے سفر میں یا حضر میں یہ دعا پڑھے بسم اللہ

آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ
حضرت امام رضا ع سے منقول ہے کہ ملائکہ شیاطین کو منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مزاحمت
نہ کرو اس آدمی سے اسواسطے کہ نام خدا کا لیا اور ایمان لایا اور خدا پر بھروسا کیا اور
ماشاء اللہ کو آخر تک کہا یا یوں کہے کہ اُن کلمات کو حضرت امام جعفر صادق ع وقت گھر سے باہر
جانے کے فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ بِكَ خَرَجْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِي فِي يَوْمِي هٰذَا وَارْزُقْنِي فَوْزَهُ وَفَتْحَهُ وَنَصْرَهُ
وَطَهُورَهُ وَهُدَاهُ وَبَرَكَتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي شَرَّهُ وَشَرَّ مَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي قَدْ خَرَجْتُ
فَبَارِكْ لِي فِي خُرُوجِي وَانْفَعْنِي بِهِ اور یہ کلمات کہنا وقت دخول گھر کے بھی
مستحب ہیں بجائے خَرَجْتُ کے دَخَلْتُ اور بجائے بَارِكْ لِي کے فِي خُرُوجِي
وَفِي دُخُولِي کہے یا یہ کہ وقت نکلنے کے پڑھے اسے کہ موسیٰ بن جعفر ع پڑھتے تھے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ٥ خَرَجْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ وَلَا بِحَوْلٍ
مِنِّي وَلَا قُوَّتِي بَلْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ يَا رَبِّ مُتَعَرِّضًا لِرِزْقِكَ
فَأْتِنِي بِهِ فِي عَافِيَةٍ یا یہ کہ پڑھے ان کلمات کو کہ امام محمد باقر ع پڑھتے تھے بِسْمِ
اللّٰهِ خَرَجْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ رسول خدا صلعم
سے مروی ہے کہ وقت باہر جانے کے بسم اللہ کہے بس دو فرشتے کہتے ہیں کہ ہدایت پائی
تونے اور جب کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ تو وہ فرشتے کہتے ہیں کہ امان میں
رہا تو اور جب کہے تو تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وہ فرشتے کہتے ہیں محفوظ رہا تو پس شیطان
کہتا ہے کہ کیونکر قابو پاؤں میں اس بندہ پر کہ ہدایت و بھروسا و حفاظت عطا کیا گیا
اور وقت گھر سے باہر جانے کے دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ پڑھے کہ حفظ و حمایت
خدا میں رہے جب تک واپس گھر آوے۔

فصل ۱۴۴ ادعیہ منازل سفر

کتاب جمال الصالحین میں ہی کہ جس وقت راہ میں پہونچے سات سنگریزہ اُٹھا دے اور ہر ایک سنگریزہ کے دس مرتبہ کہے قُلْ مَنْ يَكْلَؤُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُعْرِضُونَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ آخر سورہ تک پس اُن سنگریزوں کو اپنے ساتھ رکھے کہ آفات سے محفوظ رہے اور مجرب ہی کہ اگر وقت خواب یا صحرا میں خوف ہو وے پس چھ سنگریزہ لیکر سرہانے اپنے دفن کرے اور پھر پانچ سنگریزہ اُٹھائے اوّل سنگریزہ باسم نوح علیہ السلام اور دوسرا سنگریزہ باسم ابراہیم علیہ السلام اور تیسرا سنگریزہ باسم موسیٰ علیہ السلام اور چوتھا سنگریزہ باسم عیسیٰ علیہ السلام اور پانچواں سنگریزہ باسم محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم پس ان سنگریزوں میں سے ایک سنگریزہ قبلہ کی طرف ڈالے اور کہے قَوْلُهُ اور ایک سنگریزہ جانب مشرق ڈالے اور کہے اَلْحَقُّ اور ایک سنگریزہ جانب شمال ڈالے اور کہے وَلَهُ اور ایک سنگریزہ جانب مغرب ڈالے اور کہے اَلْمُلْكُ اور پانچواں سنگریزہ جو باقی رہا اسکو اُن سنگریزوں کے ساتھ دفن کرے کہ جو سنگریزے سرہانے دفن کیے تھے اور کہے فَنَقُوا وَلَا تَبْرَحُوا فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ بعد اسکے اور چار سنگریزہ اُٹھا کر گرد اپنے دفن کرے اور سو وے کہ یہ حجاب عظیم ہی سفینۃ النجاۃ میں ہی کہ جب کوئی ایسی منزل میں اُترے کہ جس جگہ چوروں سے ڈرتا ہو یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سَبُعٍ جو یہ دعا پڑھے امین ہو چوروں سے اور درندوں کے خوف سے جبتک اُس منزل سے بار کرے اور روایت میں منقول ہی کہ حضرت رسولخدا صلعم نے حضرت امیر سے فرمایا کہ جب کسی منزل میں اُترو کہو اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِي مُنْزَلًا مُبَارَكًا وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِينَ ۝ تو نیکی اُس منزل کی

تمام نصیب ہوا اور شر اسکا تجھ سے دفع ہوا اور وارد ہے کہ جو کوئی اس دعا کو پڑھ کے سوتا ہو وہ
تمام نوران گزندہ سے محفوظ رہے عَقَدْتُ لِسَانَ الْحَيَّاتِ وَالْعَقَارِبِ وَكُلِّ
حَيَوَانٍ الْمُوْذِيْ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
وَسَلَّمَ اور حضرت امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ جو کوئی سفر میں ہو اور چوروں سے یا درندوں سے
ڈرے گھوڑے کی یال پر لکھے لَا تَخَافُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى تا ضرر انکا بحکم خدا اُس سے
دور ہو راوی نے کہا کہ میں سفر حج میں گیا ایک بیابان میں ایک جماعت عرب کی اور قافلہ کو
مارا اور میں اُس قافلہ میں تھا اس آیہ کو گھوڑے کی یال پر لکھا میں نے قسم خدائے عز و جل و جناب
محمد مصطفیٰ و جناب امیر المؤمنین کی کہ خدا نے انکو میری طرف سے اندھا کر دیا اور کوئی ضرر انکا
مجکو نہ پہونچا کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ جو کوئی جاے خوفناک میں پہونچے اور یا کوئی لڑائی
واقع ہو چار سنگریزہ اٹھاوے ایک کو بجانب راست اور دوسرے کو بجانب چپ اور تیسرے
کو سامنے اور چوتھے کو پیچھے سر کے اور پیچھے سامنے منہ کے ڈالے اور پھر پڑھے یہ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ
وَلَهُ الْمُلْكُ تو سلامت اُس ورطے سے نجات پاوے اور لشکر غنیم شکست پاوے انشاء اللہ تعالیٰ
حلیۃ المتقین میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے دو شخصوں سے فرمایا کہ سفر میں جب منزل پر اترو
بعد نماز عشا کے سوتے وقت سیدھی کروٹ سے تسبیح حضرت فاطمہ پڑھکر آیۃ الکرسی پڑھو کہ
چوروں سے محفوظ ہوگے پس اُن دونوں شخصوں نے ویسا ہی کیا اور چور انکے اسباب کے
چرانے کو آئے پس چوروں نے دیکھا تو چوروں کو دو دیواریں انکے گرد کھنچی ہوئی نظر آئیں اور
مال و اسباب چوری سے محفوظ رہا کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ جب کوئی ایسے رستہ میں
ہو کہ وہ راہ خوفناک ہو پس پانچ سنگریزہ اٹھاوے اس طریق سے کہ اول سنگریزہ باسم
اللہ اٹھائے اور دوسرا اٹھاوے باسم جبرئیل اور تیسرا اٹھاوے باسم موسیٰ اور چوتھا
اٹھاوے باسم محمد اور پانچواں اٹھاوے باسم ابراہیم اور سات سنگریزوں کو اپنے
[illegible] انشاء اللہ [illegible] مجرب مستجاب سے یہ ہے کہ اول کے فتح و شکست اور

اور تین سنگریزہ بائیں ہاتھ میں اٹھا دے پھر چار سنگریزہ سیدھے ہاتھ میں اٹھا دے پس جو
ان چار سنگریزوں میں سے ایک جانب راست ڈالے اور کہے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَاکُمْ
عَبَثًا وَّ اَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا پھر دوسرا سنگریزہ بجانب چپ ڈالے اور کہے یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ
وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا لَا پس تیسرا سنگریزہ پشت کی طرف ڈالے اور کہے صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ
لَا پس چوتھے سنگریزہ کو اپنے سامنے ڈالے اور کہے وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا پس ان سنگریزوں کو
کہ جو تین سنگریزے بائیں ہاتھ میں اٹھائے تھے عمامہ میں باندھ لے پس یہ عمل نہایت
مجرب ہے اس شخص کے لیے کہ جو خواب میں ڈرے یا صحرا میں خوف ہووے اور سفینۃ النجاۃ
میں ہے کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ وقت اضطراب و تلاطم دریا کے یہ کہے بِسْمِ اللّٰهِ
اُسْكُنْ بِسَكِيْنَةِ اللّٰهِ وَقِرَّ بِوَقَارِ اللّٰهِ وَاهْدَأْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ راوی نے کہا کہ میں ایک کشتی میں سوار ہوا اور تلاطم کے
وقت اس دعا کو پڑھا میں اسی وقت تلاطم ساکن ہو گیا گویا بالکل نہ تھا اور حدیث معتبر
میں حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جب کسی ندی پر سے اترے تو کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کرے خدا اس ندی کو واسطے اسکے حسنات سے اور دیگر حدیث میں
ہے کہ جب دریا متلاطم ہو یا حق لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بہت کہے اور حضرت یونس نے
کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کے سبب غرق سے
نجات پائی اور جو چیزیں کہ غرق سے نجات کا باعث ہیں انہیں سے تربت حضرت امام حسین ع
ہے کہ حسب حال اضطراب دریا اور واسطے نہ ہونے غرق کے تھوڑی سی تربت دریا میں ڈالیں
ساکن ہوا اور جو کوئی اس آیہ کو سورہ ہود سے تختہ پر لکھ کر کشتی کے اگلے سمت میں پیچ سے
نصب کرے کشتی محفوظ رہے وہ آیہ یہ ہے قَالَ ارْکَبُوْا فِیْهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا

إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ انیس العابدین میں ہے کہ جو کوئی راہ بھولے اس دعا کو پڑھے
جلد راہ پاوے اور نقل کی ہے کہ کئی شخصوں کے باب میں تجربہ ہوا وہ یہ ہے بسم اللہ
ذِي الشَّانِ عَظِيمِ الْبُرْهَانِ شَدِيدِ السُّلْطَانِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ
أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اور مصباح کفعمی میں بیان ہے کہ جو کوئی اول دن یا اول شب
یہ دعا پڑھے امین ہو اس شب و روز میں بچھو اور سانپ اور چور کے ضرر سے وہ یہ ہے عقدت
زُبَانَى الْعَقْرَبِ وَلِسَانَ الْحَيَّةِ وَيَدَ السَّارِقِ بِقَوْلِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ اور کتاب لسان المتقین میں مثل
اس دعا کے بہت دعائیں ادعیہ روز و شب میں لکھی ہیں لہذا اس جگہ اور دعائیں نہ لکھی گئیں اور
جمال الصالحین میں ہے کہ جب راہ بھولے کہے يَا صَالِحُ أَرْشِدْنَا إِلَى الطَّرِيقِ
يَرْحَمُكُمُ اللهُ اور اگر دریا میں ہو کہے یا حمزہ اور اسی کتاب میں مروی ہے کہ صالح
صحرا میں اور حمزہ دریا میں موکل ہیں اور اسی کتاب میں ہے کہ اگر پیادہ ہو تو سورۂ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ
پڑھے ماندگی سے امین ہو اور اسی کتاب میں ہے کہ بہت سی حدیثوں میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ
نے اول شب کو واسطے آرام کے پیدا کیا ہے پس چاہیے کہ خود اور چارپایہ اول شب میں آرام
کریں اور آخر شب میں راہ چلیں صاحب تفسیر صافی لکھتے ہیں کہ جو کوئی سورۂ وَالنَّازِعَاتِ
کو مکان خوف میں پڑھے اس جگہ سے بسلامت آوے اور جو کوئی قاطع الطریق مثل چوروں
و رہزنوں کے راہ میں ہو پس يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
کو سات مرتبہ پڑھے پس وہ مانع راہ نہ ہوں اور بسلامت گذر جاوے اور یہ مجرب ہے

فصل ۱۲۵ حرز جواد و دیگر ادعیہ حرز

منہج الدعوات میں حدیث طویل میں حضرت امام محمد تقی سے روایت ہوئی ہے اور مختصر مضمون اسکا یہ ہے
کہ جب وہ حرز کسی کے پاس ہو جان اسکی شر و بلیہ و مکروہات و عاہات سے محفوظ رہے اور اگر

کل لشکر روم و ترک بلکہ کل اہل زمین اُسپر جمع ہوں تو اُسکو ضرر نہیں پہونچا سکیں اور آداب
اُسکے یہ ہیں کہ خالص چاندی کا ڈھولنا بنوائے اور یہ دعا اُسپر نقش کرے یَا مَشْهُوراً فِي
السَّمٰوَاتِ يَا مَشْهُوراً فِي الْأَرَضِينَ يَا مَشْهُوراً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ جَهَدَتِ
الْجَبَابِرَةُ وَالْمُلُوكُ عَلٰى إِطْفَاءِ نُورِكَ وَإِخْمَادِ ذِكْرِكَ فَأَبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ
يُتِمَّ نُورَكَ وَيَبُوحَ بِذِكْرِكَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ اور اس حرز کو پوست آہو
تھاسے پر لکھیں اور اُس ڈھولنے میں رکھیں اور جس وقت کہ قمر عقرب میں ہو وضو کامل
کریں اور چار رکعت نماز پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ حمد ایکبار اور ایکبار آیۃ الکرسی اور ایکبار
یہ آیہ شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ وَ
مَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝
اور سورۂ شمس اور سورۂ واللیل اور سورۂ اخلاص سات سات بار پڑھیں اور جب
نماز سے فارغ ہوں اُس ڈھولنے کو بازوے راست پر باندھیں اور حرز یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ آخر سورہ فاتحہ تک لکھکر اسکو لکھے أَلَمْ
تَرَ أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ
السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ
رَحِيمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْوَاحِدُ الْمَلِكُ الدَّيَّانُ يَوْمَ الدِّينِ
تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ بِلَا مُغَالَبَةٍ وَتُعْطِي مَنْ تَشَاءُ بِلَا مَنٍّ وَتَفْعَلُ مَا تَشَاءُ
وَتَحْكُمُ مَا تُرِيدُ وَتُدَاوِلُ الْأَيَّامَ بَيْنَ النَّاسِ وَتَرْكَبُهُمْ طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ فَمَا
لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْتُوبِ عَلٰى سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَأَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الْمَكْتُوبِ عَلٰى سُرَادِقِ السَّرَائِرِ السَّابِقِ الْفَائِقِ الْحَسَنِ الْجَمِيلِ

السميع البصير رب الملائكة الثمانية والعرش الذي لا يتحرك
وأسألك بالعين التي لا تنام وبالحيوة التي لا تموت وبنور
وجهك الذي لا يطفأ وبالاسم الأكبر الأكبر وبالاسم
الأعظم الأعظم الذي هو محيط بملكوت السموات والأرض
وبالاسم الذي أشرقت به الشمس وأضاء به القمر وسجرت
به البحور ونصبت به الجبال وبالاسم الذي قام به العرش
والكرسي وباسمك المكتوب على سرادق العرش وباسمك
المكتوب على سرادق العظمة وباسمك المكتوب على سرادق
البهاء وباسمك المكتوب على سرادق القدرة وباسمك العزيز
وبأسمائك المقدسات المكرمات المخزونات في علم الغيب عندك
وأسألك من خيرك خيرا مما أرجو وأعوذ بعزتك وقدرتك
من شر ما أخاف وأحذر وما لا أحذر يا صاحب محمد
يوم حنين ويا صاحب علي يوم صفين أنت يا رب مبير الجبابرة
وقاصم المتكبرين أسألك بحق طه ويس والقرآن العظيم
والفرقان الحكيم أن تصلي على محمد وآل محمد وأن تشد
عضد نام صاحب حرز كلمايايد صاحب هذا العقد وادرأ بك في
نحر كل جبار عنيد وشيطان مريد وعدو شديد وعدو منكر
الأخلاق واجعله ممن أسلم إليك نفسه وفوض إليك أمره
وألجأ إليك ظهره اللهم بحق هذه الأسماء التي ذكرتها وقرأتها
وأنت أعرف بحقها مني وأسألك يا ذا المن العظيم والجود
الكريم ولي الدعوات المستجابات والكلمات التامات والأسماء

النافذات واسئلك يا نور النهار ويا نور الليل ونور السماء
والارض ونور النور ونور يضيء به كل نور يا عالم السر والخفيات
كلها في البر والبحر والارض والسماء والجبال واسئلك يا من خلق
البر والبحر والارض والسماء والجبال واسئلك يا من لا يفنى
ولا يبيد ولا يزول ولا شيء له موصوف ولا اليه حد منسوب
ولا معه اله ولا اله سواه ولا له في ملكه شريك ولا تضاف
العزة الا اليه ولم يزل بالعلوم عالما وعلى العلوم واقفا وللامور
ناظما وبالكينونية عالما وللتدبير محكما وبالخلق بصيرا وبالامور
خبيرا انت الذي خشعت لك الاصوات وضلت فيك الاحلام وضاقت
دونك الاسباب وملأ كل شيء نورك ووجل كل شيء منك وهرب
كل شيء اليك وتوكل كل شيء عليك وانت الرفيع في جلالك
وانت البهي في جمالك وانت العظيم في قدرتك وانت الذي
لا يدركك شيء وانت العلي الكبير العظيم مجيب الدعوات
قاضي الحاجات مفرج الكربات ولي النعمات يا من هو في علوه
دان وفي دنوه عال وفي اشراقه منير وفي سلطانه قوي وفي ملكه
عزيز صل على محمد وآل محمد واحرس نام صاحب حرز لکھنا چاہیے
صاحب هذا العقد وهذا الحرز وهذا الكتاب بعينك التي لا تنام
واكنفه بركنك الذي لا يرام وارحمه بقدرتك عليه فانه مرزوقك
بسم الله الرحمن الرحيم بسم الله وبالله لا صاحبة له ولا ولد بسم الله
قوي الشأن عظيم البرهان شديد السلطان ما شاء الله كان وما
لم يشأ لم يكن اشهد ان نوحا رسول الله وان ابراهيم خليل الله

وَاَنَّ مُوسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ وَنَجِیُّہٗ وَاَنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ
وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کَلِمَتُہٗ وَرُوْحُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ خَاتَمُ
النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَاَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّاعَۃِ الَّتِیْ یُؤْتٰی فِیْہَا بِاِبْلِیْسَ
اللَّعِیْنِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَقُوْلُ اللَّعِیْنُ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ وَاللّٰہِ مَا اَنَا اِلَّا
مُسَخَّرٌ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَہُوَ الْقَاہِرُ وَہُوَ الْغَالِبُ
لَہُ الْقُدْرَۃُ السَّابِقَۃُ وَہُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ اَللّٰہُمَّ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ہٰذِہِ
الْاَسْمَاءِ بِاَیَّامِہَا وَصِفَاتِہَا وَصُوَرِہَا وَبِحَقِّ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چونکہ ارقام مذکورہ دونوں نسخوں میں مختلف ہیں صاحب منبع السعادات کی نظرین پہونچے احتیاطاً دونوں کو رقم کیا تحریر
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَاسْتَوٰى عَلَيْهِ أَسْأَلُكَ أَنْ
تُجِيْرَ [illegible] صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا كُلِّ سُوْءٍ وَمَحْذُوْرٍ
[illegible] فَإِنْ [illegible] وَأَنْتَ مَوْلَاهُ فَقِهِ اللّٰهُمَّ يَا
رَبِّ [illegible] أَعْيُنَ [illegible] الظَّالِمِيْنَ وَأَلْسِنَةَ الْمُعَانِدِيْنَ
وَالْمُرِيْدِيْنَ لَهُ السُّوْءَ وَالضَّرَرَ وَادْفَعْ عَنْهُ كُلَّ عَدُوٍّ [illegible]
[illegible] مِنْ [illegible] أَوْ آفَةٍ مِنْ آفَاتِكَ أَوْ سُلْطَانٍ مَارِدٍ أَوْ شَيْطَانٍ
أَوْ [illegible] أَوْ [illegible] أَوْ [illegible] أَوْ غُوْلٍ [illegible]
[illegible] صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا [illegible] أَوْ [illegible] أَوْ [illegible]
[illegible] أَوْ [illegible] أَوْ [illegible] أَوْ [illegible]
أَوْ [illegible] أَوْ قَهْرٍ وَهَلَاكٍ بِسِحْرٍ أَوْ [illegible] أَوْ آفَةٍ أَوْ [illegible] أَوْ قَتْلٍ
أَوْ حَرْقٍ أَوْ ابْتِلَاءٍ أَوْ [illegible] أَوْ [illegible] أَوْ مَرَضٍ أَوْ سَقَمٍ أَوْ بَرَصٍ
أَوْ بُؤْسٍ أَوْ آفَةٍ أَوْ سَغَبٍ أَوْ عَطَشٍ أَوْ وَسْوَسَةٍ أَوْ نَقْصٍ فِيْ دِيْنٍ أَوْ
مَعِيْشَةٍ فَاكْفِهِ بِمَا شِئْتَ وَكَيْفَ شِئْتَ وَأَنّٰى شِئْتَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِيْنَ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ
تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کتاب حیوۃ الحیوان میں ہے روایت [illegible]
[illegible] فرمایا کہ ایک شب ابو دجانہ انصاری نے خدمت جناب رسول خدا صلعم کے [illegible]
ہوا اور عرض کیا کہ [illegible] ایک چیز [illegible]

کرتی تھی پس میں اُسکے نزدیک گیا اور اُسکی جلد کو مس کیا اُسکی جلد مجکو مثل قنفذ کے معلوم
ہوئی آنحضرت صلعم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ یا علی لکھو ایک حرز واسطے ابو دجانہ کے (سماک ۱۲)
اُست میری میں سے کہ جسکو مکروہات و عوارض زمانہ سے خوف ہو لیس عرض کیا کہ کیا لکھوں
یا رسول اللہ ارشاد فرمایا کہ لکھو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ o هٰذَا الْكِتَابُ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللهِ الْعَرَبِيِّ
الْهَاشِمِيِّ الْمَكِّيِّ الْاَبْطَحِيِّ الْمَدَنِيِّ الْاُمِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَاللِّوَاءِ وَالْهِرَاوَةِ
وَالْقَضِيْبِ وَالنَّاقَةِ وَالْكَوْثَرِ وَالشَّفَاعَةِ صَاحِبِ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي
الْحَقِّ سَعَةً فَاِنْ يَكُنْ طَارِقًا مُوْلِعًا اَوْ دَاعِيًا مُبْطِلًا اَوْ مُؤْذِيًا
مُقْتَحِمًا فَاتْرُكُوْا حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ يُرْسَلُ
عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَ
مِنَ اللهِ وَاِلَى اللهِ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللهُ وَلَا اَحَدَ سِوَى اللهِ فِيْ
كَنَفِ اللهِ وَاَمَانِ اللهِ اَنْتَ يَا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا فُلَانَ بْنَ فُلَانَةٍ
فِيْ حِرْزِ اللهِ حَيْثُ مَا كَانَ وَحَيْثُ مَا تَوَجَّهَ لَا تَقْرَبُوْهُ وَلَا
تَضُرُّوْهُ وَلَا تُضَارُّوْهُ قَائِمًا وَلَا قَاعِدًا وَلَا نَائِمًا وَلَا مَاشِيًا
وَلَا فِيْ اَكْلٍ وَلَا فِيْ شُرْبٍ وَلَا فِي اغْتِسَالٍ وَلَا فِيْ جَنَابَةٍ
وَلَا فِيْ خَيَالٍ وَلَا فِيْ قِتَالٍ وَلَا فِيْ لَيْلٍ وَلَا فِيْ نَهَارٍ وَكُلَّمَا سَمِعَ
ذِكْرَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاَدْبِرُوْا عَنْهُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ غَالِبُ كُلِّ شَيْءٍ
وَهُوَ اَعْلٰى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَاَعَزُّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللهم احفظ من علق عليه كتابي هذا بالاسم الذي هو مكتوب
على سرادق العرش انه لا اله الا الله الغالب الذي لا يغلبه شيء
ولا ينجو منه هارب واعيذه بالحي الذي لا يموت وبالعين
التي لا تنام وبالعرش الذي لا يرام وبالكرسي الذي لا
يزول وبالمنيع الذي لا يضام واعيذه بالاسم الذي
حمل به عرش بلقيس الى سليمان بن داود عليهما السلام
قبل ان يرتد طرفه وبالاسم الذي نزل به جبرئيل الى
محمد صلعم في يوم الاثنين وبالاسماء الثمانية المكتوبة في
قلب الشمس وضوء القمر وبالاسم الذي يسير به السحاب
الثقال وبالاسم الذي يسبح الرعد بحمده والملائكة من
خيفته وبالاسم الذي تجلى به الرب عز وجل لموسى
بن عمران فتقطع الجبال وخر موسى صعقا وبالاسم الذي
كتب على ورق الزيتون فالقي في النار فلم يحترق وبالاسم
الذي نطق به عيسى بن مريم في المهد صبيا وابرئ به الاكمه
والابرص واحيى به الموتى باذن الله واعيذه بالاسم الذي
نجى به ابراهيم من نار نمرود بن كنعان واعيذه بالاسم
الذي نجى به يوسف من الجب وبالاسم الذي نجى به
ايوب من البلية وبالاسم الذي فلق به البحر لموسى بن
عمران وبني اسرائيل فكان كل فرق كالطود العظيم واعيذه
بالتسع الآيات التي نزلت على موسى بطور سيناء واعيذ صاحب
كتابي هذا بالله العظيم وحوله وقوته من شر كل عين ناظرة

وآذانٍ سامعةٍ وألسنٍ ناطقةٍ وأيدٍ باطشةٍ وأقدامٍ ماشيةٍ
وقلوبٍ واعيةٍ وصدورٍ حاويةٍ وأنفسٍ كافرةٍ وأبدانٍ لا شيء مثلها
ظاهرةٍ وباطنةٍ وأعيذها ممّن يعمل الشرّ والخطايا وتحرّز بها
من ذكرها نبيّ وأعيذها من شرّ عقابهم ومكرهم وتعجّلهم وبلائها
وبريق أعينهم وحشر أجسادهم ومن شرّ الجنّ والإنس و
الشياطين والسلاطين والتوابع والسحرة ومن ساكن
البحور وساكن البرور وساكن الطريق وأعيذها من شرّ الأشباح والأرواح
ومن شرّ كلّ ذي شغلٍ وشغلةٍ وساحرٍ وساحرةٍ وساكنٍ
وساكنةٍ وتابعٍ وتابعةٍ ومن شرّهم وشرّ آبائهم و
أمّهاتهم وأبنائهم ومن شرّ الطيارات والواردة وأعيذها
بأسمائها وأعيذ صاحب كتابي هذا من شرّ الداخل و
الخارج ومن شرّ كلّ عادٍ وطالعٍ وباغٍ وكلّ عادٍ والحاسد ومن شرّ
عفاريت الجنّ والإنس ومن شرّ كلّ الرياح والأركان ومن شرّ
كلّ أعجميّ وفصيحٍ وتائهٍ ويقظانٍ وأعيذ صاحب كتابي هذا
من شرّ ساكن الأرض وساكن البيوت والزوايا والمنازل ومن
شرّ ما ينظره الأبصار واطمأنّت إليه القلوب وأخذت
عليه العهود وأعيذها من شرّ من يولع بالغرس والمولود و
من شرّ من لا يقبل العزيمة ومن شرّ من إذا ذكر الله ذاب
كما يذوب الرصاص والحديد وأعيذ صاحب كتابي هذا
من شرّ إبليس رأس الشياطين والعفاريت والمردة والفجرة
الطغاة وأعين الناس وأعين الحسدة ومن شرّ الدنيا يعقب ادا

والطّايف والقابس والرّاقب وأعيذ صاحب كتابي هذا من
شرّ كلّ عقد أو سحر أو فزع أو استيثار أو وهم أو حزن أو فكر
أو وسواس ومن شرّ كلّ داء في جلد بني آدم وبنات حوّاء من
قبل البلغم والدّم والمرّة السّوداء والمرّة الحمراء والمرّة
الصّفراء والمرّة الخضراء ومن الزّيادة والنّقصان ومن
شرّ كلّ داء في جلد بني آدم أو لحم أو دم أو عرق أو عصب
أو نطفة أو روح أو سمع أو بصر أو شعر أو بشر أو ظفر في ظاهر أو
باطن وأعيذه بما استعاذ به آدم أبو البشر وشيث وهابيل
وإدريس ونوح ولوط وإبراهيم وإسمعيل وإسحق ويعقوب
والأسباط وعيسى وأيّوب وسليمان وزكريّا ويحيى وهود و
شعيب ودانيال وإلياس ولقمان وذو الكفل وذو القرنين
وطالوت وعزير وحزقيل والخضر ومحمّد صلّى الله عليه وآله
أجمعين وكلّ ملك مقرّب ونبيّ مرسل إلّا تباعدت و
تفرّقت وتمزّقت عمّن علّق عليه كتابي هذا بسم الله العليّ
الجليل الجميل المفضل المنعم المحسن الفعّال لما يريد وأعيذه
بالله وبما أنارت به الشّمس وأضاء به القمر وبما هو مكتوب
حول العرش لا إله إلّا الله محمّد رسول الله شهدت فاشهد
الله وهو السّميع العليم كفى بشهادة الله وقطع بسلطان
الله عزّ وجلّ وتفرّقت أعداء الله وبقي وجهه ربّنا صاحب
كتابي هذا في حرز الله وكنفه وحمى ما للّهوا وان الله ...
وقد لبسته جنّة ... ما شاء الله كان وما لم يشأ لم يكن

اشهد ان الله على كل شيء قدير و ان الله قد احاط بكل شيء علما
و احصى كل شيء عددا و احاط بما لديه خبرا ان الله و ملائكته
يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه و سلموا تسليما
ختمت هذا الكتاب باسم فلان بن فلانة و بخاتم الله الذي
ختم به اقطار السموات و الارض و بخاتم الله المنيع و
بخاتم سليمان بن داود و بخاتم نبينا محمد عبده و رسوله
صلى الله عليه و آله و على جميع الانبياء و المرسلين و على كل ملك مقرب
و نبي مرسل الا ان اولياء الله لا خوف عليهم و لا هم يحزنون ۝ لا
حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم ۝ حسبنا الله و نعم الوكيل نعم
المولى و نعم النصير و اعيذه بالله الذي لا اله الا هو عليه توكلت و هو
رب العرش العظيم ۝ و صلى الله على محمد و آله الطيبين الطاهرين ۝

اور کتاب طب الائمہ میں ہے کہ شکایت کی ایک شخص نے خدمت حضرت امیر المومنین ؑ میں
سحر کی فرمایا کہ لکھ پوست آہو پر اور لٹکا اپنے گلے میں تحقیق کہ ضرر نہ کرے گا تجھکو سحر بسم الله و بالله
و بسم الله ما شاء الله بسم الله و لا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم
قال موسى ما جئتم به السحر ان الله سيبطله ان الله لا يصلح عمل
المفسدين و يحق الله الحق بكلماته و لو كره المجرمون ۝ فوقع الحق و
بطل ما كانوا يعملون فغلبوا هنالك و انقلبوا صاغرين ۝

فصل ۱۴۷ - ادعیہ واسطے ایمنی دست ظالموں اور ہلاکی دشمنوں کے

واضح ہو کہ یہ دعائے رقعۃ الجیب ہے جو حضرت امام رضا علیہ السلام کا ہے کہ جسکو رقعۃ الجیب کہتے ہیں نقل ہے کہ حضرت
حمید بن قحطبہ کے گھر پر تشریف لائے اور کپڑے اتار کے ایک پتھر پر رکھے پس کنیز حمید کی آئی اور ایک
لائی اور حمید سے کہا کہ یہ رقعہ آنحضرت کی جیب میں تھا حمید نے آنحضرت سے پوچھا کہ کیا ہے حضرت نے فرمایا

کہ یہ ایک تعویذ ہے کہ اسکو جدا نہیں کرتا ہوں میں اور جو کوئی اسکو جیب میں رکھے بلائیں اُس سے دفع
ہوتی ہیں اور وہ ایک حرز ہے شیطان رجیم سے اور روایت ہے ابی الصلت ہروی سے
کہ ایک دن حضرت امام رضا علیہ السلام بیٹھے تھے کہ ہارون رشید کا ایک قاصد آیا اُسنے کہا کہ ہارون رشید
نے آپکو بلایا ہے حضرت اُٹھے اور کہا یا ابا الصلت اسوقت مجکو نہیں بلایا ہے مگر واسطے کام عظیم
کے مگر وہ چاہتا ہے کہ مجکو کوئی مکروہ پہونچاوے واللہ کہ مجکو کوئی مکروہ نہ پہونچیگا بواسطہ
چند کلمے کے کہ مجکو پہونچے ہیں ہمارے جد رسول اللہ صلعم سے پس میں بھی حضرت کے ساتھ
روانہ ہوا جس وقت کہ ہارون رشید کے پاس پہونچے اور نظر حضرت کی ہارون رشید پر
پڑی پس آنحضرت نے اس حرز کو پڑھا اور جسوقت آگے ہارون رشید کے گئے ہارون رشید
نے آنحضرت کو دیکھا کہا کہ یا ابا الحسن میں نے حکم کیا کہ آپکو سو ہزار درہم دیے جاویں اور جو
کوئی حاجت آپکی ہو آپ مجھے لکھیں کہ برلاؤنگا جسوقت حضرت نے وہاں سے مراجعت فرمائی
ہارون رشید نے کہا کہ میں نے ارادہ کچھ کیا تھا مگر ارادہ خدا کچھ اور ہی تھا وہ حرز یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اِنِّي اَعُوذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا اَوْ غَيْرَ
تَقِيٍّ اَخَذْتُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْبَصِيرِ عَلٰى سَمْعِكَ وَبَصَرِكَ وَلَا سُلْطَانَ
لَكَ عَلَيَّ وَلَا عَلٰى سَمْعِي وَلَا عَلٰى بَصَرِي وَلَا عَلٰى شَعْرِي وَلَا عَلٰى دَمِي
وَلَا عَلٰى لَحْمِي وَلَا عَلٰى مُخِّي وَلَا عَلٰى عَصَبِي وَلَا عَلٰى عِظَامِي وَلَا
عَلٰى مَالِي وَلَا عَلٰى مَا رَزَقَنِي رَبِّي سَتَرْتُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بِسِتْرِ
النُّبُوَّةِ الَّذِي اسْتَتَرَ بِهِ اَنْبِيَاءُ اللّٰهِ مِنْ سَطَوَاتِ الْجَبَابِرَةِ
وَالْفَرَاعِنَةِ جَبْرَئِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي وَاِسْرَافِيلُ عَنْ
وَرَائِي وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَمَامِي وَاللّٰهُ مُطَّلِعٌ عَلَيَّ
يَمْنَعُكَ مِنِّي وَيَمْنَعُ الشَّيْطَانَ مِنِّي اَللّٰهُمَّ لَا يَغْلِبُ جَهْلُهُ اَنَاتَكَ اَنْ يَسْتَفِزَّنِي
وَيَسْتَخِفَّنِي اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ الْتَجَأْتُ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ الْتَجَأْتُ

مروی ہے کہ جناب امام زین العابدین نے ایک شخص کو فرمایا کہ اسکو آگ میں ڈالو جہاں تک ہیں نہ شعلہ آگ
میں ڈالا نہ جلا اور ہر چند پانی میں ڈالا تو پانی میں بھی نہیں ڈوبا پھر شمشیر اسکی گردن پر چلائی وہ
بھی کارگر نہ ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اس نابکار کے پاس کوئی دعا ہے جب حضرت تشریف
لے گئے تو اس شخص کو برہنہ کیا اور یہ دعا اسکے پاس دیکھی کہ بسبب اس دعا کے وہ
محفوظ رہا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا
هُوَ يَا مَنْ لَا يُرِيْدُ الْاَمْرَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا هُوَ
يَا مَنْ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يُحْيِي الْعِظَامَ الْمَوْتٰى
اِلَّا هُوَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ
نَذِيْرًا بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَبِحَقِّ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الْفَرْدِ
الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ جمال الصالحین میں ہے کہ
حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جب حضرت پیغمبر خدا صلعم کا لشکر منہزم ہوا اسوقت
خدا تعالیٰ نے ان کلمات کو بھیجا کہ انکو اپنے نیزہ کی سنان میں رکھو بعد از ان آنحضرت صلعم
کے لشکر نے کبھی ہزیمت نہ اٹھائی اور دوست رکھتا ہوں میں اسکو کہ جو کوئی اس دعا کو
قبضۂ شمشیر یا انگشتری کے نیچے یا عمامہ میں رکھے حوادث لیل و نہار سے محفوظ رہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَا مَنْ هُوَ هُوَ يَا مَنْ لَيْسَ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا
حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ لَا يَمُوْتُ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّكُنْ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اس جگہ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھے
دِرْعًا حَصِيْنًا وَّحِصْنًا مَّتِيْنًا يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ اسی کتاب میں ہے کہ حضرت
امام موسیٰ کاظم سے روایت ہے کہ فرمایا جب میرے امیر المومنین جسوقت یہ دعا پڑھ

اور پر لشکر کے حملہ کرتے تھے پس وہ لشکر منہزم ہوتا تھا اور یہ دعا کفایت کرنے والی بلاؤں کی ہے
اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَنْتَصِرُ وَبِكَ أَمُوتُ وَبِكَ أَحْيَا أَسْلَمْتُ
نَفْسِي إِلَيْكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ
إِنَّكَ خَلَقْتَنِي وَرَزَقْتَنِي وَسَتَرْتَنِي وَعَنِ الْعِبَادِ بِلُطْفِ مَا
خَوَّلْتَنِي أَغْنَيْتَنِي إِذَا هَوَيْتُ رَدَدْتَنِي وَإِذَا عَثَرْتُ قَوَّمْتَنِي وَ
إِذَا مَرِضْتُ شَفَيْتَنِي وَإِذَا دَعَوْتُ أَجَبْتَنِي يَا سَيِّدِي ارْضَ عَنِّي
فَقَدْ أَرْضَيْتَنِي قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
أَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ
جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا
وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ
يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَا يُؤْمِنُوا بِهَا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ يُجَادِلُونَكَ
يَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝
مروی ہے کہ یہ دعا جناب محمد صلعم نے حضرت امیر کو تعلیم کی اور فرمایا کہ یہ دعا جو شخص
پڑھے حق تعالیٰ کفایت کرے اس ظالم کے شر سے اور نصرت دے اسے اَللّٰهُمَّ طُمَّهُ
بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَقُمَّهُ بِالْبَلَاءِ قَمًّا وَقُمَّهُ بِالْأَذَىٰ قَمًّا وَارْمِهِ بِيَوْمٍ لَا مَعَادَ لَهُ
وَسَاعَةٍ لَا مَرَدَّ لَهَا وَأَبِحْ حَرِيمَهُ وَانْقُصْ نِعْمَتَهُ وَصَلِّ عَلَىٰ
مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاكْفِنِي أَمْرَهُ وَقِنِي
شَرَّهُ وَاصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُ وَاشْرَحْ قَلْبَهُ وَسُدَّ فَاهُ عَنِّي وَ
خَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمَٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا وَعَنَتِ الْوُجُوهُ
لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝
صبح سات مرتبہ پڑھے صاحب تفسیر صافی لکھتے ہیں کہ جو کوئی سلطان جابر اور ظالم سے

اور دیگر شر سے خوف رکھے گیارہ مرتبہ کہے یا مالک یوم الدین ایاک نعبد
و ایاک نستعین ٥ پس اُس سلطان ظالم و فتنہ و ہول سے کچھ آسیب پہونچے
مجرب ہے اور نیز رسالہ لاآلی مجزونہ میں ہے کہ واسطے دفع دشمنان و ہم و غم اور خلاصی مصیبتوں
ظالمان سے اِس آیہ کو سات سو ستر مرتبہ پڑھے لا الہ الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین اور نیز اسی رسالہ میں ہے کہ جو کوئی اعتصمت باللہ کو ایک ہزار
اور سات سو اور نو مرتبہ پڑھے تو دشمن اس سے دفع ہوا اور عداوت محبت کے ساتھ بدل جاوے
اور نیز صاحب تفسیر صافی سے منقول ہے کہ جو کوئی دست ظالم میں گرفتار ہوا ایک ہزار مرتبہ اس شعر کو
پڑھے رہائی پاوے یجدنی مستغاثا انا منجیا انا القہار فاطلبنی
تجدنی اور نیز رسالہ لاآلی مجزونہ میں ہے کہ واسطے ہلاکت اعدا و اہل ستم کے وقت نکلنے آفتاب
کے روز چہارشنبہ کو اکتالیس مرتبہ اس دعا کو پانی پر پڑھکر اُسکے گھر کی طرف چھوڑ دے
کہ جسکا ذلیل کرنا مقصود ہوا البتہ وہ ذلیل و خوار ہوا سکا مکرر تجربہ ہوا ہے بسم اللہ
الرحمن الرحیم ٥ بفضل بسم اللہ الرحمن الرحیم ببرکہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یا ابا الغیث اغثنی نادِ علیاً مظہر
العجائب تجدہ عوناً لک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی
بولایتک یا علی یا علی یا علی اور نیز صاحب تفسیر صافی تحریر فرماتے ہیں
کہ جو کوئی بلا میں گرفتار ہوا اور کوئی صورت نجات کی نہو انیس مرتبہ کہے نجاۃ یا [illegible]
الکریم نجنی و خلصنی بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥ اور اگر اسکو بعد
دو رکعت نماز بسم اللہ پڑھے کہ سات سو اٹھاسی ہیں کامل اور اقوی ہوگا اور بعضے نسخہ میں
ایسا ہے کہ قبل شروع اور بعد ختم تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور ہر حال میں مداومت
کرنا اسیر باعث نجات پانے جمیع آفات و بلیات کا ہے اور یہ بات تجربہ کو پہونچی ہے خصوصاً
واسطے نجات پانے دست ظالم کے اور مفاتیح النجاۃ میں روایت ہے کہ دونوں طرح پر خوب ہے

اور نیز صاحب تفسیر صافی فرماتے ہیں کہ واسطے دفع ظلم ظالم کے نماز حضرت امام حسینؑ کی ہے اور وہ
دو رکعت ہے جس طرح چاہے پڑھے مگر اول غسل کر لے اور قبل پڑھنے نماز کے اور بعد
فراغ نماز کے ہاتھ اٹھا کر سر آسمان کی طرف کر کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ نام اُس ظالم کا اور اوسکے باپ کا
لے پھر کہے قَدْ ظَلَمَنِیْ وَلَا اَجِدُ مَنْ اَصُوْلُ بِهٖ غَیْرَكَ فَاسْتَوْفِ مِنْهُ
ظُلَامَتِیْ اَلسَّاعَةَ السَّاعَةَ بِحَقِّ مَنْ جَعَلْتَ لَهٗ عَلَیْكَ حَقًّا وَّبِحَقِّكَ عَلَیْھِمْ سُؤَالًا
فَعَلْتَ ذٰلِكَ یَا اَخْوَفَ الْاَحْکَامِ یَا مَرْھُوْبَ الْبَطْشِ یَا مَالِكَ الْفَصْلِ
فِیْ شَکْوٰی الظالم بزرگوں پڑھے صاحب تفسیر صافی لکھتے ہیں کہ جو کوئی دست ظالم میں گرفتار
ہو جاوے چاہیے کہ نام یَا فَتَّاحُ یَا قُدُّوْسُ بہت سے پڑھے کہ اللہ اسیر پر رحم کرے اور ضرر نہ پہونچائے
اور یہ مجرب ہے اور اگلی عمر نہیں ہے کہ بلا دست زبان پر یا اور کچھ فکر واسطے دفع دشمن اور رہائی
غرق و جلنے آگ کے و حکم و ضرر کے بہت نافع ہے اور صاحب حیٰوۃ الحیوان نے لکھا ہے کہ
کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓعٓسٓقٓ کہ دس حروف ہیں پڑھنا چاہیے اور ہر حرف پر ایک ایک انگلی
دونوں ہاتھوں کی بند کرنا چاہیے اور ابتدا سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے سے کرے اور انتہا بائیں
ہاتھ کے انگوٹھے پر کرے اور پھر اپنے دل میں سورۂ فیل پڑھے جب تَرْمِیْھِمْ پر پہونچے اس لفظ تَرْمِیْھِمْ
کو دس بار کہے پھر سورہ تمام کرے اور ہر مرتبہ تَرْمِیْھِمْ پر ایک ایک انگلی کھولتا جاوے یہ عمل
مجرب اور عجیب ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جس وقت بادشاہ کے سامنے
جاوے اور اُس سے خوف رکھتا ہو یہ دعا پڑھے کٓھٰیٰعٓصٓ اور بند کرے ایک ایک
حرف پر ایک ایک انگلی دست راست کی اور بعدہ حٰمٓعٓسٓقٓ کہے اور ہر حرف پر ایک ایک انگلی
بند کرے ابتدا چھوٹی انگلی دست راست سے کرے انتہا انگوٹھے دست چپ پر کرے اور یہ پڑھے
وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا پس انگلیوں کو سامنے
اُسکے کھول دے انشاءاللہ اُسکے شر سے محفوظ رہے مجمع الدعوات میں مذکور ہے کہ حضرت

امام جعفر صادقؑ اس دعا کے پڑھنے کے سبب سے محفوظ رہے شر منصور دوانقی سے اور سید
ابن طاؤسؒ نے مہج الدعوات میں روایت کی ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا گیا کہ
جس وقت آپ منصور کے پاس تشریف لیجاتے ہیں کس چیز سے آپ اپنی حفاظت کرتے ہیں فرمایا خدا سے
اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ کو پڑھنے سے سات بار یا اللہ کہتا ہوں میں بعد ازان
پڑھتا ہوں اِنِّیْ اَسْتَشْفِعُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِمْ وَاَنْ تَغْلِبَہٗ
لِیْ پس فرمایا کہ جو کوئی حاکم جابر سے خوف رکھتا ہو جو کچھ کہ مذکور ہوا عمل میں لاوے اسکو کوئی ضرر اس
سے نہ پہنچے گا اور اسکو پڑھتا ہوں میں اور اپنے شیعوں کو اسکے پڑھنے کا حکم دیتا ہوں میں
واللہ کہ یہ پناہ ہے انکے واسطے

وظیفہ (۱)

کتاب حیوٰۃ الحیوان میں ہے کہ جو کوئی سورۂ فیل کو ہر روز ہزار مرتبہ دس دن تک پڑھے
اور دل میں ارادہ اس ظالم کا رکھے کہ جس نے ظلم کیا ہو اور دسویں دن دریا یا نہر پر بیٹھکر کہے
اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الْحَاضِرُ الْمُحِیْطُ بِمَکْنُوْنَاتِ السَّرَائِرِ وَالضَّمَائِرِ اَللّٰہُمَّ عَزَّ الظَّالِمُ
وَقَلَّ النَّاصِرُ وَاَنْتَ الْمُطَّلِعُ الْعَالِمُ اَللّٰہُمَّ اِنَّ فُلَانًا ظَلَمَنِیْ وَاٰذَانِیْ
وَلَا یَشْہَدُ بِذٰلِکَ غَیْرُکَ اَللّٰہُمَّ اِنَّکَ مَالِکُہٗ فَاَہْلِکْہُ اَللّٰہُمَّ سَرْبِلْہُ
سِرْبَالَ الْہَوَانِ وَقَمِّصْہُ قَمِیْصَ الرَّدٰی بعد ازان دس بار کہے اَللّٰہُمَّ
اقْصِفْہُ بعد ازان کہے فَاَخَذَہُمُ اللّٰہُ بِذُنُوْبِہِمْ وَمَا کَانَ لَہُمْ مِّنَ
اللّٰہِ مِنْ وَّاقٍ پس بہ تحقیق کہ وہ ظالم اسی دن ہلاک ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ
وظیفہ ۲) زبدۃ الدعوات میں ہے کہ واسطے ہلاکت دشمن اور دفع ضرر کے یا مُنْتَقِمُ
اِنْتَقِمْ چار ہزار چار سو چالیس بار کہے اور اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَہْزِءِیْنَ کو بارہ مرتبہ
رو بقبلہ تنہا مکان میں وقت بعد گذرنے دو حصہ شب کے پڑھے اور بعد اسکے دن میں بعد زوال
ہزار مرتبہ کہے یا دَافِعُ یا جَبَّارُ یا مَانِعُ یا قَہَّارُ البتہ دشمن ہلاک ہوگا یا آوارہ ہوگا

یا ایسا مخذول ہوگا کہ کچھ ضرر نہ پہونچا سکیگا مگر شرط یہ ہی کہ اس شخص نے بغیر سبب شرعی آزار
نہ پہونچایا ہو بلکہ ظلم کیا ہو اور اگر ظلم نہ کیا ہو بلکہ حق ہو اور ایسے وقت میں عمل پڑھا جاوے
تو عمل ضرر پڑھنے والے کو پہونچیگا اور یہ عمل نہایت مجرب ہی

(وظیفہ ۳۱) مروی ہی کہ جو کوئی اس دعا کو ستر مرتبہ پڑھکے تھوڑے دنوں میں جملہ دشمن اسکے
اس سے دور ہونگے اور ضرر دشمنان دفع ہوگا اَللّٰھُمَّ شَتِّتْ شَمْلَھُمْ وَقَلِّبْ
تَدْبِیْرَھُمْ وَخَرِّبْ بُیُوْتَھُمْ وَقَرِّبْ اٰجَالَھُمْ وَبَدِّلْ اَحْوَالَھُمْ
وَاشْغَلْھُمْ بِاَبْدَانِھِمْ وَخُذْھُمْ اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ یَا قَھَّارُ
یَا قَھَّارُ یَا قَھَّارُ یَا جَبَّارُ اور نیز صاحب تفسیر صافی لکھتے ہیں کہ جو کوئی ہزار بار
کہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور ہزار بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اور ہزار بار اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور بعد ازاں اس ظالم کو
بد دعا کرے کہ جسنے ظلم کیا ہو وہ ظالم البتہ مرجاوے یا خراب یا بدحال و ذلیل ہووے اور مروی ہی کہ واسطے
امان شر جن و انس و ہر سبب مکروہات سے پڑھنا یا محیی کا بہت مفید ہی اور
حدیث میں ہی کہ جو کوئی قیدی قید سے نہ چھوٹتا ہو یہ نقش قید خانہ میں لکھکر اسکے پاس
رکھدے فوراً رہائی پاوے

۱۵۱ بدوح

فصل ۱۴۷ - خصلتیں موجب فقر کی

واضح ہو کہ ایسی خصلتوں سے احتراز ضرور ہی جو باعث فقر ہیں - جامع الاخبار میں جناب
رسالت مآب صلعم سے منقول ہی کہ کئی خصلتیں ہیں جو فقر لاتی ہیں - اول بچھونے سے برہنہ
اٹھنا پیشاب کے لیے دوسری حالت جنابت میں کھانا کھانا تیسری بغیر ہاتھ دھوے کے کچھ
کھانا چوتھی روٹی کے ٹکڑے کی اہانت کرنا - پانچویں لہسن اور پیاز کا چھلکا جلانا چھٹی دہلیز پر گھر
کی بیٹھنا - ساتویں کپڑے سے جھاڑو دینا - آٹھویں مقام استنجا میں طہارت کرنا نویں دھوے
ہوے اعضا کو دامن و آستر سے پونچھنا - دسویں برتنوں کو بغیر دھوے ہوے رکھ چھوڑنا

کیا ہو پانی کے برتنوں کو کھلا رکھنا یا گھروں میں مکڑی کے جالے کو گھر سے دور نہ کرنا نیز پندرھویں
نماز کو خفیف شمار کرنا چودھویں تیسرے سے جلد باہر آجانا پندرھویں قبل طلوع آفتاب سے
بازار میں جانا سولھویں بعد غروب بازار میں ٹھہرے رہنا تا وقت عشا سترھویں
فقیروں سے روٹی مول لینا اٹھارھویں اولاد پر نفرین ولعن کرنا انیسویں بدن میں کپڑا لپیٹنا
بیسویں چراغ کو منہ سے پھونکنا اور یہ بھی وارد ہوا ہے کھڑے ہو کر کنگھی کرنا جھاڑو کی لکڑی سے
خلال کرنا درمیان مغرب وعشا کے سونا قبل طلوع آفتاب کے سونا بہت جھوٹ بولنا
بہت گانا سننا جو سائل شب کو سوال کرے اسکو کچھ نہ دینا اندازہ سے زیادہ خرچ کرنا
اور دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ پیشاب حمام میں کرنا اور دو زانو بیٹھکر یا کھڑے
کھڑے کچھ کھانا اور قسم جھوٹی کھانا اور قطع رحم کرنا موجبات فقر سے ہی
اور نیز حضرت رسول خدا صلعم نے کہ کوئی نہ سووے حالت جنابت میں کہ موجب فقر ہی ہو جاتا ہی

فصل ۱۴۸ – اعمال وادعیہ ترقی رزق وروائے حاجات

واضح ہو کہ جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس کسی کی روزی تنگ ہو
ان تسبیحات کی مداومت کرے ہر ایک کو ہزار ہزار مرتبہ بایں ترتیب پڑھے پس روزی
اسکی اسقدر وسیع ہو کہ اسکے ضبط کرنے سے عاجز ہو شنبہ کو ہزار مرتبہ اللّٰھم
صلّ علیٰ محمّدٍ وّ اٰل محمّدٍ اور روز یکشنبہ کو ہزار مرتبہ یا ربّ العالمین
اور روز دوشنبہ کو ہزار مرتبہ یا ذا الجلال والاکرام اور روز سہ شنبہ
کو ہزار مرتبہ یا قاضی الحاجات اور روز چہارشنبہ کو ہزار مرتبہ یا
ارحم الرّاحمین اور روز پنجشنبہ کو ہزار مرتبہ یا حیّ یا قیّوم اور روز جمعہ
کو ہزار مرتبہ لا الٰہ الّا اللّٰہ الملک الحقّ المبین۔ اور نیز جناب ملا محسن کاشانی
علیہ الرحمۃ روایت کرتے ہیں کہ ختم آیہ قل اللّٰھم واسطے غنا وثروت وکثرت
دولت کے مجربات سے ہے چنانچہ علما نے دعوی کیا ہے اور طریقہ یہ ہے کہ اس عمل کو

جسوقت چاہے کرے یعنی وضو کامل کرکے دو رکعت نماز پڑھ کر روبقبلہ ہوکر آیۂ قُلِ
اللّٰھُمَّ کو تا بغیر حساب چالیس مرتبہ پڑھے جسوقت فارغ ہو حرف میم کو کاغذ سفید پاکیزہ
پر بخط صاف لکھکر مکان طاہر میں لٹکاوے اور نظر حرف میم پر کرکے آیۂ مذکور کو ایک مرتبہ
پڑھے اسی طرح چالیس مرتبہ نظر اُس حرف پر کرے اور ہر مرتبہ ایک ایک بار آیۂ مذکور
پڑھے وقت پڑھنے کے نظر اور کسی طرف نہ کرے اور نہ کسی سے بات کرے جب
چالیس روز ختم ہوں تو کثرت مال و منال و وسعت رزق عجائب و غرائب دیکھے اور
آیۂ مذکورہ بیان فضیلت و خواص سورۂ بقرہ و آل عمران میں تحریر ہو چکا ہے اور نیز
جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا ہے کہ جملہ ختوم مجربہ و معتبرہ سے کہ مشہور ہیں
اور نزد علما و مجتہدین کے عمل اُسکا بہتر ہے اور تاثیر اُسکی مثل کبریت احمر کے ہے اور عدم تاثیر
نہیں ہے مگر بعدم قابلیت داعی و عدم اجتماع شروط دعا سے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ
کا ہے کہ اسکو ختم الم نشرح اور ختم الحمد کا بھی کہتے ہیں اور یہ ختم معتبر ہے سب ختموں سے اور
واسطے ہر مطلب اور ہر حاجت کے مجرب ہے خصوصاً واسطے کثرت رزق و زیادتی مال و
منال اور بر آنے مطالب دنیویہ کے اور حاجات اخرویہ کے نہایت مجرب ہے اور بہت
آدمیوں نے دعوی تجربہ کا کیا ہے اور طریقہ اُسکا یہ ہے کہ جسوقت پڑھے اول غسل کرے
اور لباس پاک و پاکیزہ پہنے اور مکان تنہا میں بیٹھے اور کسی سے بات نکرے جبتک
کہ ورد ختم ہو اور انگشتر عقیق یمنی یا فیروزہ کی ہاتھ میں پہنے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ
قبل شروع کے بوے خوش آگ میں سلگاوے یعنی اول دو رکعت نماز حاجت پڑھے
پھر بعد ازاں سورۂ فاتحہ ستر مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ اور سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ
نواسی مرتبہ اور سورۂ اخلاص ایک ہزار اور ایک مرتبہ بسم اللہ کے ساتھ پڑھے اور بعد
ازاں سات مرتبہ الحمد پڑھے اور بعد اسکے سو مرتبہ درود شریف پڑھے پس اِنْ شَاءَ اللّٰہ
حاجت روا ہوگی اور بعضوں نے اس ختم کو ختوم معتبرہ سے شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ

اس ختم کو بعد نماز صبح بروز پنجشنبہ پڑھے اور اگر جمعہ ہو تو بہتر ہے اور یہ ختم مبارک خاتم المجتہدین سید علی اعلی اللہ مقامہ سے بھی منقول ہے اور جناب سید علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ ختم مکان شریف میں ہو تو بہتر ہے اور آنجناب مرحمت مآب پر خوشبو لگانے اور انگشتری پہننے اور ابتدا اس ختم کی دو رکعت نماز کرنے کے اور تقیید روز پنجشنبہ اور جمعہ کے مشروط نہیں ہوتے ہیں اور فرمایا ہے کہ جس وقت چاہے کرے۔ اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ واسطے غنی ہونے اور تونگری کے بروز چہارشنبہ اول دو رکعت نماز حاجت بہ نیت ہونے غنی و تونگری کے پڑھے بعد ازاں چالیس مرتبہ سورۃ الکوثر کو پڑھے انشاء اللہ مال بہت نصیب ہوگا۔ اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ منقول ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت اور کوئی مطلب از قبیل دولت و ثروت و عزت و علم وغیرہ ہو یا کسی بلا میں گرفتار ہو یا از قبیل فقر و فاقہ و ابتلائے اہل و پریشانی و گرفتاری و بیماری جسم یا الم روحانی کے ہو پس تین شب جمعہ بعد گذرنے دو ثلث شب کے شب جمعہ سے بیدار ہو اور وضو کامل بہ نیت رفع حدث و دعا وغیرہ کے کرے بعد کو دو رکعت نماز پڑھے جس سورہ سے چاہے بعد ازاں سو مرتبہ درود شریف پڑھے اور بعد ازاں ایک ہزار و ایک مرتبہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ یعنی بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کہے اور بعد اتمام کے پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر مطلب اپنا خدا سے چاہے اگر اول مرتبہ مطلب حاصل نہ ہو تو شب جمعہ دوم کو عمل کرے اور اگر شب جمعہ دوم کو بھی بر نہ آوے تو شب جمعہ سوم کو عمل کرے انشاء اللہ بر آویگا۔ اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ واسطے غنی و ثروت و وسعت امر معیشت کے شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور اگر بعد غسل ہو تو بہتر ہے اور ہر رکعت میں الحمد ایک بار اور سورۂ الکوثر سات بار اور آیہ اَمۡ عِنۡدَهُمۡ خَزَآئِنُ رَحۡمَةِ رَبِّكَ الۡعَزِيۡزِ الۡوَهَّابِ اَمۡ لَهُمۡ مُّلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا

فَلَنْ تَعْجِزُوْا فِی الْاَسْبَابِ گیارہ مرتبہ اور بعد سلام کے ہزار بار یَا وَھَّابُ کہے
بعد ازاں طلب کرے کہ خدا تعالیٰ ایک گنج گنجہائے رحمت اپنی سے اور خزانہ خزائن رحمت
سے اسکو عطا کرے اور وسعت اور رزق میں ظاہر ہو وے اور نیز جناب ملا محسن کاشانی
علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ واسطے کشائش کاموں اور وسعت رزق کے آدھی رات کے
وقت ایک ہزار مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ پڑھے ان شاء اللہ
اثر دیکھے گا اور نیز ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ نے اپنے رسالہ لآلی مخزونہ میں تحریر فرمایا ہے کہ واسطے
وسعت رزق و غنی و توانگری کے صبح کے وقت یعنی نماز صبح کے وقت دو رکعت نماز پڑھے
اول رکعت میں بعد الحمد سترہ مرتبہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اور دونوں رکعتوں کے دونوں رکوع میں سترہ سترہ مرتبہ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے اور دونوں سجدوں میں سترہ سترہ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْاَعْلٰى وَبِحَمْدِهٖ پڑھے اور بعد نماز کے سترہ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے کہ مجرب ہے اور واسطے
برآنے جمیع حاجات دینی و دنیوی کے موثر ہے اور یہ عمل کنوز مخفیہ سے ہے اور نیز اسی رسالہ میں ہے
کہ واسطے وسعت رزق و معیشت کے سورۂ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ پڑھنا تاثیر عجیب و غریب
رکھتا ہے اور طریقہ پڑھنے کا یہ ہے کہ اول شروع شب شنبہ سے کرے اور ہر شب تین مرتبہ
پڑھے اور جمعہ کی شب کو ۱۴ مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو پانچ ہفتہ تک کرے اور جس وقت کہ سورہ
کو پڑھے ہر بار قبل پڑھنے سورہ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا رِزْقًا وَاسِعًا
حَلَالًا طَيِّبًا مِنْ غَيْرِ كَدٍّ وَاسْتَجِبْ دَعْوَتِيْ مِنْ غَيْرِ رَدٍّ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فَضِيْحَتَيْنِ بِفَقْرٍ وَدَيْنٍ وَادْفَعْ عَنِّيْ هٰذَيْنِ بِحَقِّ
الْاِمَامَيْنِ السِّبْطَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ شب یکشنبہ
سے شروع کرے طریقہ یہ ہے کہ شب یکشنبہ کو پانچ مرتبہ اور شب جمعہ کو گیارہ مرتبہ اور ہر شب [illegible]

شب یکشنبہ و شب دوشنبہ و شب سہ شنبہ و شب چہارشنبہ کو پانچ پانچ مرتبہ پڑھے کہ سب مجموع
ہفتہ اکتالیس مرتبہ ہوا اور ہر بار وقت تمام ہونے سورہ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنْ
كَانَ رِزْقِىْ فِى السَّمَآءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِى الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ
بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَكَثِّرْهُ وَبَارِكْ لِىْ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا
فَيَسِّرْهُ لَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ○ اور بعضوں نے کہا ہے
کہ شب جمعہ سے شروع کرے پڑھنے والا اسکا محنت و تنگی میں گرفتار نہیں ہوتا ہے اور
روزی وسیع اور جمیع مہمات کفایت ہوتے ہیں اور یہ عمل تجربہ کیا گیا ہے۔ اور نیز جناب
ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ نے رسالۂ لآلی مخزونہ میں تحریر فرمایا ہے کہ واسطے محبت و الفت
دلوں کے اور واسطے وسعت رزق کے اور واسطے طلب جاہ و منصب وزیرگی و محبت سلاطین
اور زبان بندی امراء و وزراء کے ہر روز ہزار اور ایک بار پڑھے اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ پڑھے اہل خواص نے لکھا ہے کہ بعد مذکور
جو کوئی اس آیت کو پڑھے البتہ روزی اس جگہ سے پاوے کہ گمان نہ رکھتا ہوا اور مکرر
تجربہ ہوا۔ اور نیز اسی رسالہ میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی
چاہے کہ روزی اسپر فراخ ہو اور آسانی سے اسکو پہونچے چاہیے کہ وقت صبح و شام
اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے یہانتک اثر ہو کہ پڑھنے والے کی سات پشت تک محتاج خلق
نہوگی يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ
اَنْ تَرْزُقَنِىْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ نے رسالۂ لآلی مخزونہ میں تحریر کیا ہے کہ واسطے وسعت
رزق کے ختم یا باسط ہے جو کوئی اسکو صبح کے وقت دست بدعا اٹھا کر دس بار پڑھے
اور بعد کو ہاتھ منھ پر پھیرے ہرگز محتاج سوال کا نہووے اور واسطے دفع پریشانی

وحصول دولت و وسعت و زوال تنگی و دشواری کے جو کوئی وضو کرکے جائے خلوت میں
بیٹھ کر تین شب پے در پے ہر شب چار ہزار اور چار سو اور چوبیس مرتبہ یَا بَاسِطُ کہے البتہ
رفع پریشانی و فقر اسکا ہوا اور خدائے تعالیٰ واسطے اسکے معیشت کی مدد کو پہونچتا ہے
اور صاحب درّ النظیم نے نقل کیا ہے کہ جو کوئی اس اسم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو
وسعت رزق وکشادگی سختی میں تاثیر عظیم رکھتا ہے اور بھی صاحب درّ النظیم نے فرمایا کہ جو کوئی
ستر روز ہر روز ستر مرتبہ پڑھے حق تعالیٰ روزی اسکو اس جگہ سے پہونچا دے کہ گمان نرکھتا ہو
اور ایک سید عزیز کہ اہل ریاضت سے تھے فرماتے ہیں کہ ختم یَا بَاسِطُ جیسا کہ اوپر
تحریر ہوا تجربات سے ہے اور ہرگز خلاف نہیں ہوا اور نیز رسالہ مذکور میں ہے کہ جو کوئی ایک
مجلس میں ہزار مرتبہ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور عدد
اس کلمہ کے ایک ہزار چھیالیس ہیں اگر کوئی چاہے کہ اس آیہ کا ختم اور ورد کرے چالیس روز
تک ہر روز بعدد مذکور پڑھے انشاء اللہ یہ عمل نتیجہ بخشے — اور نیز رسالہ مذکور میں ہے کہ
جو کوئی آیہ يَا اَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ کو پوست سبع یعنی
جانوران شیر و گرگ اور مثل انھیں جانوران درندہ کے پوست پر لکھ کر اپنے پاس رکھے روزی
اسکی فراخ ہو اور تجارت میں منفعت بہت پاوے لیکن وقت نماز پڑھنے کے اسکو اپنے پاس
نہ رکھے کیونکہ پوست سبع سے نماز نہیں ہے — اور نیز رسالہ مذکورہ میں ہے کہ علما نے فرمایا ہے کہ
یہ ورد سات خاصیت رکھتا ہے اول عزت دوسری رفعت تیسری وسعت رزق و معیشت
چوتھی حشمت پانچویں محبت چھٹی قدرت ساتویں ہیبت دارین اور وہ ورد یہ ہے حَسْبِيَ
اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور عدد جمل
اس آیہ کے تین ہزار اور چھ سو اور ننانوے ۳۶۹۹ ہیں اور عدد کبیر اسکے چھتیس ہیں اگر عامل سے
عدد کبیر پر ورد نہو سکے تو عدد صغیر کہ آٹھ ہیں تا بہ ہفت صد بار پڑھا کرے — اور نیز جناب ملا محسن
کاشانی علیہ الرحمہ نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ جو کوئی سورۂ النازعات

شب یکشنبہ و شب دوشنبہ و شب سہ شنبہ و شب چہارشنبہ کو پانچ پانچ مرتبہ پڑھے کہ سب مجموع
ہفتہ اکتالیس مرتبہ ہوا اور ہر بار وقت تمام ہونے سورہ کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنْ
كَانَ رِزْقِيْ فِي السَّمَاءِ فَاَنْزِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِي الْاَرْضِ فَاَخْرِجْهُ وَاِنْ كَانَ
بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَاِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَكَثِّرْهُ وَبَارِكْ لِيْ وَاِنْ كَانَ قَرِيْبًا
فَيَسِّرْهُ لَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اور بعضوں نے کہا ہے
کہ شب جمعہ سے شروع کرے پڑھنے والا اسکا محنت و تنگی میں گرفتار نہیں ہوتا ہے اور
روزی وسیع اور جمیع مہمات کفایت ہوتے ہیں اور دعوی تجربہ کا کیا ہے۔ آور نیز جناب
ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے رسالۂ لآلی مخزونہ میں تحریر فرمایا ہے کہ واسطے محبت و الفت
دلوں کے اور واسطے وسعت رزق کے اور واسطے طلب جاہ و منصب و بزرگی و محبت سلاطین
اور زبان بندی امرا و وزرا کے ہر روز ہزار اور ایک مرتبہ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ
يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ پڑھے اہل خواص نے لکھا ہے کہ بعد مذکور
جو کوئی اس آیت کو پڑھے البتہ روزی اس جگہ سے پاوے کہ گمان نہ رکھتا ہوا اور یہ مکرر
تجربہ ہوا۔ آور نیز اسی رسالہ میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی
چاہے کہ روزی اسپر فراخ ہو اور آسانی سے اسکو پہونچے چاہیئے کہ وقت صبح و شام
اس دعا کو تین مرتبہ پڑھے یہانتک اثر ہو کہ پڑھنے والے کی حاجت تک تمام خلق
نہو گی يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ
اَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
آور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے رسالۂ لآلی مخزونہ میں تحریر کیا ہے کہ واسطے وسعت
رزق کے ختم یَا بَاسِطُ ہے جو کوئی اسکو صبح کے وقت دست بدعا اٹھا کر دس بار پڑھے
اور بعد کو ہاتھ منھ پر پھیرے ہرگز محتاج سوال کا نہووے اور واسطے دفع پریشانی

وحصول دولت و وسعت و زوال تنگی و دشواری کے جو کوئی وضو کرکے جائے خلوت میں
بیٹھ کر تین شب پے در پے ہر شب چار ہزار اور چار سو اور چھبیس مرتبہ یَا بَاسِطُ کہے البتہ
رفع پریشانی و فقر اسکا ہوا اور خدائے تعالیٰ واسطے اسکے معیشت کی مدد کو پہونچتا ہے
اور صاحب درالنظیم نے نقل کیا ہے کہ جو کوئی اس اسم کو پڑھے یا اپنے پاس رکھے تو
وسعت رزق و کشادگی سختی میں تاثیر عظیم رکھتا ہے اور بھی صاحب درالنظیم نے فرمایا کہ جو کوئی
ستر روز ہر روز ستر مرتبہ پڑھے حق تعالیٰ روزی اسکو اس جگہ سے پہونچاوے کہ گمان نہ رکھتا ہو
اور ایک سید عزیز کہ اہل ریاضت سے تھے فرماتے ہیں کہ ختم یَا بَاسِطُ جیسا کہ اخیر میں
تحریر ہوا مجربات سے ہے اور ہرگز خلاف نہیں ہوا اور نیز رسالہ مذکور میں ہے کہ جو کوئی ایک
مجلس میں ہزار مرتبہ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے اور عدد
اس کلمے کے ایک ہزار چھیالیس ہیں اگر کوئی چاہے کہ اس آیہ کا ختم اور ورد کرے چالیس روز
تک ہر روز بعدد مذکور پڑھے انشاء اللہ یہ عمل نتیجہ بخشے — اور نیز رسالہ مذکور میں ہے کہ
جو کوئی آیہ یَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ کو پوست سبع یعنی
جانوران شیر و گرگ اور مثل انھیں جانوران درندہ کے پوست پر لکھ کر اپنے پاس رکھے روزی
اسکی فراخ ہو اور تجارت میں منفعت بہت پاوے لیکن وقت نماز پڑھنے کے اسکو اپنے پاس
نہ رکھے کیونکہ پوست سبع سے نماز نہیں ہے — اور نیز رسالہ مذکور میں ہے کہ علماء نے فرمایا ہے کہ
یہ ورد سات خاصیت رکھتا ہے اول عزت دوسری رفعت تیسری وسعت رزق معیشت
چوتھی حشمت پانچویں محبت چھٹی قدرت ساتویں ہیبت دارین اور وہ ورد یہ ہے حَسْبِيَ
اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اور عدد کل
اس آیہ کے تین ہزار اور چھ سو اور ننانوے ہیں ۳۶۹۹ اور عدد کبیر اسکے چونسٹھ ہیں اگر عامل سے
عدد کبیر پر ورد نہ ہو سکے تو عدد صغیر کہ آٹھ ہیں آٹھ مرتبہ پڑھا کرے — اور نیز جناب ملا محسن
کاشانی علیہ الرحمہ نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہے کہ جو کوئی سورۂ اَلْمَاعُوْنَ

کو چالیس مرتبہ پڑھے تو پڑھنے والا ہرگز محتاج نہووے اور اول شروع کرنے
سورہ سے دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے
ہیں کہ روایت دو حدیثوں میں وارد ہے کہ جو کوئی ہر روز سورہ والذاریات
اور سورہ طلاق اور سورہ یا ایہا المزمل اور سورہ الم نشرح کو پڑھے
کام اسکے بخیر و خوبی اور با نظم وسعت کے ہوتے ہیں اور وسعت رزق میں اور عیال میں اسکو
سہولت پہنچتی ہے اس ورد کا بہت تجربہ ہوا ہے اور نیز اسی رسالہ لآلی مخزونہ میں ہے کہ جو کوئی
سورہ مبارکہ انا انزلناہ کو تین سو ساٹھ مرتبہ واسطے حصول حاجت و مطلب کے پڑھے
بر آوے اور پڑھنا اس سورہ کا بعد نماز کے واسطے دفع فقر و زوال فاقہ و وسعت رزق
و توانگری وغیرہ کے اور ادا ہونے قرض کے مجربات سے ہے اور جو کوئی اس سورہ پر
مداومت کرے خدائے تعالیٰ روزی اسکو اس جگہ سے پہنچاوے کہ گمان نہ رکھتا ہو اور
نیز ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی سورہ والعادیات کو بعد و
جناب علی کہ یہ سورہ آن حضرت کی شان میں نازل ہوا ہے پڑھے پڑھنے والا
روزی اس جگہ سے پاوے کہ گمان نہ رکھتا ہو اور جو کوئی اس سورہ کو بہت پڑھے
قرض اسکا ادا ہو اور پڑھنے والا اسکا سب بلیات سے محفوظ رہے اور نیز رسالہ لآلی مخزونہ
میں ہے کہ جو کوئی سورہ الھمزہ کو روز و شب پڑھے مال اور روزی اسکی
بہت ہو اور نیز ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ روایت میں ہے کہ
پڑھنے والا سورہ ق کا ہمیشہ با سعادت و با عزت و با کرامت رہتا ہے اور خواری
و ذلت سے محفوظ رہتا ہے اور مجرب و آزمودہ ہے رسالہ لآلی مخزونہ میں ملا محسن
کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ واسطے وسعت رزق و کشائش کاموں کے چالیس
روز تک بعد نماز صبح اول کلام کرنے سے رو بقبلہ پچاس مرتبہ اس آیہ کو پڑھے اول
روز دو رکعت نماز بہ نیت حاجت پڑھ کر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر شروع کرے

پھر بعد کو دو رکعت نماز اور سو مرتبہ درود شریف نہ پڑھے بلکہ اول درود شریف دس مرتبہ پڑھ
پڑھا کرے اور قصد مطالب کا دل میں رکھے اور وقت شروع اس عمل کے اگر خیر
زائد البخور ہو تو بہتر ہے اور آیہ یہ ہے رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور نیز رسالہ آل محمد میں ہے کہ جو کوئی اکتالیس مرتبہ یا
عَزِيْزُ کو پڑھا کرے ہرگز محتاج نہ ہو اور ہر روز بعد نماز صبح کے ننانوے مرتبہ
پڑھنا اس اسم کا واسطے اطلاع اور ضمائر و اسرار کیمیا کے بہت نافع ہے اور
جو کوئی اَلْعَزِيْزُ کو چالیس روز تک ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے محتاج نہ ہو اور جو کوئی
دو ثلث آخر شب کو وضو کرے اور سر و پا برہنہ کرے اور آستینوں اوپر کو چڑھا کر رو بقبلہ
ہو کر سو مرتبہ یَا عَزِيْزُ کو ساتھ اَلْعَزِيْزُ کے پڑھے درمیان آدمیوں کے مکرم و محترم اور
عزیز و ارجمند ہووے اور نیز جو کوئی وقت نصف شب یا وقت دوپہر کے دست بدعا اٹھا کر
سو مرتبہ یَا رَافِعُ اور یا اَلرَّافِعُ کہے درمیان خلق کے بزرگ ہو اور صاحب جاہ و دولت
ہو اور نیز اسی رسالہ میں ہے کہ جو کوئی اول وقت اول ساعت دن میں ہر روز تین سو
آٹھ مرتبہ اَلرَّزَّاقُ کہے البتہ روزی اسکی وسیع ہو مجرب ہے اور نیز اسی رسالہ میں
جناب شیخ صاحب آملی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ واسطے غنا و توانگری و دولت کے درمیان
نماز مغرب و عشاء کے ایکہزار اور ساٹھ مرتبہ یَا غَنِيُّ کہے اثر بخشیدن غنا و ثروت میں اور
اسکے پڑھنے کا تجربہ ہو چکا ہے اور نیز اسی رسالہ میں ہے کہ جو کوئی دس جمعہ ہر جمعہ کو
دس ہزار مرتبہ اَلْغَنِيُّ الْمُغْنِيُّ کو پڑھے اور دس جمعہ تک ترک حیوانات بھی کرے خدا تعالی
اسکو دنیا میں غنی اور بے نیاز کرے اور بعضوں نے دعوی تجربہ کیا ہے اور رکھتا ان دونوں
اسموں کا ایک مجلس میں بارہ ہزار مرتبہ باعث وصول دولت عظیم ہے اور سبب وسعت رزق
کا سعید ثابت میں ہے اور نیز رسالہ مذکور میں ہے کہ جو کوئی یَا غَنِيُّ یَا قَوِيُّ یَا مَلِيُّ

یا قوی کو ایک روز میں ہزار مرتبہ کہے اور وقت پڑھنے کے کسی سے بات نہ کہے تونگر وغنی
ہو اور لکھا ہے کہ یہ مجربات سے ہے اور نیز مولانا ملا محسن کاشانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے
ایک نسخہ صحیحہ میں دیکھا ہے کہ جو کوئی اس اسم کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور درمیان پڑھنے کے
بات نہ کرے البتہ متمول و دولتمند ہو اور چار سو بزرگوں نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ ہم درویش
و فقیر تھے بسبب پڑھنے ان اسماء کے تونگر ہو گئے وہ اسما یہ ہیں یا قوی یا غنی یا ولی
یا ملی اس نسخہ میں یا ولی اول ہے یا ملی سے اور بعض علماء اور اہل دعا نے
فرمایا ہے کہ ایک مجلس میں واسطے غنا و دولت کے چودہ ہزار مرتبہ ان اسمائے خمسہ کو پڑھے
اور وقت پڑھنے کے کسی سے بات نہ کرے البتہ مطلب حاصل ہووے گا اور وہ اسمائے خمسہ یہ ہیں
یا قوی یا غنی یا وفی یا ملی یا ولی اور بعض بزرگوں نے نقل کیا ہے کہ ہم نے
ان اسماء کو ایک دن میں ایک ہزار و تین سو اکتالیس مرتبہ کہ عدد ان اسماء کے ہیں
مداومت کی پس ہم ان اسماء کی برکت سے دولتمند اور غنی ہو گئے وہ اسماء یہ ہیں
یا قوی یا غنی یا ملی یا ولی یا وفی اور علماء نے فرمایا ہے کہ جو کوئی یا قوی
یا غنی یا ملی یا وفی کو روز سہ شنبہ سے شروع کرے اور ہر روز ہزار مرتبہ ہو نیز یہ
پڑھے یعنی ہو نیز بھی ایک ہزار ہوں دس روز تک پڑھے اور ہر روز ہو نیز وں کو بعد پڑھنے
کے کھائے روز پنجشنبہ کو تمام ہوا تیس روز روٹی اور حلوا پکوا کر مستحقین کو دے اور
حاجت طلب کرے کہ روا ہو اور اجابت سے ہو۔ اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں کہ بعض ارباب خواص نے لکھا ہے کہ واسطے زیادتی معاش کے اور واسطے وسعت
امر معیشت کے دو ہزار اور تین سو اور پچاسی مرتبہ ان اسماء متبرکہ کو پڑھے یا کافی یا غنی
یا فتاح یا رزاق اور جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ واسطے حاصل
ہونے مال و منال و ثروت و دولت کے روز پنجشنبہ کو دو رکعت نماز پڑھے کہ بعد الحمد ان
سورۂ یٰسین پڑھے اور اس عمل کو شنبہ تک کرے مجرب ہے اور نیز جناب ملا محسن

کاشانی علیہ الرحمہ نے جنۃ الواقیۃ الباقیہ سے لکھا ہے کہ جو کوئی تین روز جمعہ ستر مرتبہ اس دعا
کو پڑھے تین جمعہ نگذرین کہ خدا اُسکو غنی کرے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا
مُفِیْدُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ
بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَبِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ○ اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جملہ
ختم ہائے مجربہ معتبرہ سے ختم سورۂ مبارکۂ الحمد ہے اسکے چند طریقہ ہیں از انجملہ اول طریقہ یہ ہے
کہ روز جمعہ سے شروع کرے اکتالیس روز تک ہر روز اکتالیس مرتبہ بلا فاصلہ پڑھے اور اگر
ایک روز ناغہ ہوجائے تو پھر از سر نو پڑھے اور بعد پڑھنے سورہ کے تیرہ مرتبہ یہ دعا پڑھے
یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ یَا مُسَبِّبُ سَبِّبْ یَا مُیَسِّرُ یَسِّرْ یَا مُسَہِّلُ
سَہِّلْ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور منقول ہے کہ جو
کوئی اس ختم کو باترتیب و شرائط قرأت کے پڑھے اور ایک روز بھی مدت مذکورہ میں
قضا نہو اور وقت پڑھنے کے کسی سے بات نہ کرے اور ساتھ حضور قلب کے
پڑھے اور اکتالیس روز تک گنہگار نہو اسباب دنیوی و مہمات اسکو یہانتک پہونچے
کہ ضبط کرنا اسکا بیچ زحمت کے ہو بدیہی کہ مجرب ہے اور بعض نسخون میں بجائے تیرہ مرتبہ
کے ایک مرتبہ بھی وارد ہے اور نسخہ زبدۃ القلوب میں اس ختم کو اس طرح پر
لکھا ہے لیکن اس نسخہ میں لکھا تھا کہ یہ ختم واسطے ہر حاجت کے حوائج دنیوی سے کہ
جناب اقدس الٰہی کی آئین ہو اور نامشروع نہو مجربات سے ہے اور خلاف نہین ہے
اور اس نسخہ میں اسطرح پر دیکھا گیا کہ ختم سورۂ فاتحۃ الکتاب کا بایں طریق واسطے
حصول مطالب کے مجرب ہے اور طریقہ اسکا اسطرح پر ہے کہ ہر روز اکتالیس مرتبہ اکتالیس روز
تک پڑھے اور بعد اکتالیس مرتبہ کے اکتالیس مرتبہ پڑھے یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ یَا مُفَرِّجُ
فَرِّجْ یَا مُیَسِّرُ یَسِّرْ یَا مُسَبِّبُ سَبِّبْ یَا مُسَہِّلُ سَہِّلْ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ اور [illegible]

رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو کوئی سورۂ الحمد کو ساتھ ان آیات شریف کے پڑھے
دس روز تک ہر روز گیارہ مرتبہ کہ سب ایک سو دس مرتبہ جمع کرنے سے ہوتا ہے واسطے
حصول مطالب کے پڑھے باجابت مقرون ہے اور تجربہ کو پہونچا اور وہ دونوں آیات یہ ہیں
اول ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا تا وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ سورۂ آل عمران سے ہے اور دوسری آیت یہ ہے مُحَمَّدٌ
رَسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ تا مَغْفِرَةً
وَّاَجْرًا عَظِيْمًا سورۂ اِنَّا فَتَحْنَا سے ہے اور بعد ازاں کہے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا
وَلَا تُحَمِّلْ عَلَيْنَا یا ربّ اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے جناب
امیر سے روایت کی ہے کہ جو کوئی ہر روز سورۂ اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ و سورۂ
يَآ اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ و سورۂ وَالَّيْلِ و سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ کو ایک ایک مرتبہ اور
بعد اسکے یہ دعا پڑھے اس عمل کو چالیس روز تک کرے واسطے ادائے قرض و دفع
فقر کے مجرب ہے اور حاجت اسکی روا ہوتی ہے دعا یہ ہے يَا رَزَّاقَ السَّآئِلِيْنَ يَا
رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنِ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ
وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا
اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖۤ اَجْمَعِيْنَ۝ اور نیز رسالہ
آل مخزونہ میں لکھا ہے کہ واسطے وسعت رزق و انواع فتوحات و دفع فقر و ادائے
قرض کے نماز حضرت امام حسن عسکری ہے سریع الاجابت اور آزمودہ ہے اور وہ چار رکعت
ہے دو رکعت پر سلام اول میں بعد حمد کے سورۂ فلق دس مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد
الحمد کے آیۃ الکرسی اور آمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورہ تک پڑھے بعد سلام کے
یہ دعا دس مرتبہ پڑھے سُبْحَانَ اللّٰهِ اِلَى الْاَبَدِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمَآءَ بِغَیْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ
الْمُنْفَرِدِ بِلَا صَاحِبَۃٍ وَّلَا وَلَدٍ پھر اٹھ کر دو رکعت نماز شروع کرے رکعت
اول میں بعد الحمد کے سورۂ اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد
الحمد کے سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ تین مرتبہ اور سورۂ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ تین مرتبہ پڑھے
اور بعد فارغ ہونے کے سجدہ کرے سجدہ میں ستر مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ التَّیْسِیْرَ فِیْ كُلِّ عُسْرٍ فَاِنَّ التَّیْسِیْرَ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ
یا کبیر پس سر سجدہ سے اٹھا کر دوسری بار اس آیہ کو پڑھے فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَبِّ
السَّمٰوَاتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ اور نیز اسی رسالہ میں
ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ ختم سورۂ وَاللَّیْلِ واسطے فتوحات اور
کثرت مال و منال کے اثر عجیب اور نفع غریب رکھتا ہے کہ عقل اسکے بیان سے عاجز
ہے اور ترکیب اسکی یہ ہے کہ سورۂ وَاللَّیْلِ چالیس شب چالیس مرتبہ پڑھے اور جب
آیہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰی پر پہونچے تین مرتبہ اسی آیہ کو پڑھکر باقی
سورہ تمام کرے اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے
کہ مداومت کرنا اوپر یا حی کے بعد ہر نماز کے اٹھارہ مرتبہ باعث طول عمر اور رفع
مرگ مفاجات اور وسعت معاش کا ہے اور کہنا یا حی یا قیوم ہر بعد نماز کے اٹھارہ
مرتبہ واسطے زیادتی معاش کے اثر عظیم رکھتا ہے اور نیز ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے
تحریر فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ وَاللَّیْلِ و سورۂ وَالشَّمْسِ کو سات سات مرتبہ پڑھ کے
تین مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَبَارَكَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ہر شب سے درمیان میں
جو اثر رکھتا ہو اوہ بہت عجیب ہے اور نیز ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے
روایت کی ہے کہ جس شخص کو [illegible]

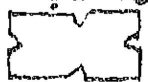
پس جمعرات رہے شب جمعہ کو اٹھکر وضوے کامل کرکے دو رکعت نماز حاجت پڑھکر ستر مرتبہ
اس دعا کو پڑھے یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ
یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا اَحْکَمَ الْحَاکِمِیْنَ
اور بعد فراغ کے دست بدعا اٹھاکر حاجت طلب کرے کہ انشاء اللہ بر آوے اور
نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ واسطے حصول مہمات عظیمہ
اور پورا ہونے مقاصد کلیہ و شفاے امراض و اداے قرض کے بارہ ہزار مرتبہ ایک وقت
میں پڑھے اور اگر وقت تنگ ہو اور ایک آدمی سے نہو سکے باشراکت پڑھے تو بھی خوب ہے
اگر یہ بھی نہو سکے تو ایک وقت میں ایک سو بیس مرتبہ پڑھے کہ انشاء اللہ اسی ہفتہ میں
مراد کو پہونچے اور اثر قبولیت کا ظاہر ہوتا ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا
دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ اور بعض
نسخوں میں لکھا ہے واسطے مہمات کلی اور خوف سلاطین کے ایک مجلس میں اس آیہ کو
دو ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اسی ہفتہ میں خوف سے رہائی پاوے گا اور حاجات
اسکی بر آویں لیکن مشہور ہے اور اکثر سے سنا گیا ہے کہ ختم مزبور اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ
اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ ہے اور یَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ نہیں ہے
اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ختم ہاے مجرب و
منقولہ سے سورہ حشر ہے واسطے قضاے حاجات و مہمات امور بزرگ کے ہر روز ایک مرتبہ
پڑھے حاجت اسکی بر آتی ہے اور وہ امر مہم سر انجام کو پہونچتا ہے اور اگر ایک روز ناغہ
ہووے تو پھر از سر نو شروع کرے اور اس ختم کو بہت آدمیوں نے تجربات
سے کیا ہے اور پیغمبر خدا نے حضرت امیر کو وصیت کی کہ یا علی ہر شب سورہ حشر کو پڑھو
غم دنیا و آخرت تم سے دفع ہوں اور نیز منقول ہے کہ جو کوئی سورہ حشر کو چالیس روز
تک پڑھے مستجاب الدعوات ہو جاوے سب مہمات اسکے مراد کو پہونچیں اور اکثر

علما نے فرمایا ہے کہ یہ عمل مجربات سے ہے اور منقول ہے امام سے روایت ہے کہ حضرت سید انبیاء نے
فرمایا کہ جو کوئی صبح کے وقت تین بار کہے أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ
الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ اور تین بار آیہ آخر سورہ حشر کو پڑھے حق تعالیٰ ستر ہزار فرشتے
اوپر اسکے موکل کرتا ہے کہ اسکو جمیع آفات سے نگاہ رکھیں اور صلوات اسپر بھیجتے رہیں
رات تک اور اگر اس روز مرے شہید مرے اور رفیق بہشت میں جمیع مومنات و مومنین شفیع اسکے
ہوں اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے
کہ جو کوئی سورہ حمٓ دخان کو واسطے کفایت حاجات کے سات مرتبہ پڑھے حاجات اسکی
کفایت ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی اس سورہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے
شر چوری سے ایمن ہو اور نظر خلق میں با ہیبت ہو اور آدمی اسکو دوست رکھیں
اور نیز ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ واسطے ہر خوف و رہائی اور
نعمت عظیم کے المنان کو بہت کہے اور واسطے دور ہونے تپ کے اس اسم کو مع اسم
غفور کے اوپر کاغذ کے لکھے اور وہ کاغذ کھلا دے شفا پاوے اور نیز جناب
ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ امام حسن عسکری سے منقول ہے کہ واسطے کثرت
اعدا و حوائج کے بعد نماز صبح بلا فاصلہ سورہ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ با این ترتیب پڑھے کہ کسی سے بات نہ کرے اول ان
سورہ ہائے قرآنی کو پڑھ کر یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَا مَالِكَ
الرِّقَابِ وَيَا هَازِمَ الْأَحْزَابِ وَيَا مُفَتِّحَ الْأَبْوَابِ وَيَا مُسَبِّبَ
الْأَسْبَابِ سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا لَا نَسْتَطِيعُ لَهُ طَلَبًا بِحَقِّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ اور آنحضرت نے فرمایا کہ جس وقت فقرہ
سَبِّبْ لَنَا سَبَبًا پر پہونچے پس جو مطلب از قبیل تمنا و ثروت و دفع کید اعدا کے
ہو دل میں خیال کرکے پڑھے اور نیز جناب ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ نے تحریر کیا ہے کہ

واسطے کفایت مہمات اور حاصل ہونے مراد [illegible] کے واسطے فتح [illegible]
اور واسطے فتح [illegible] اور [illegible] دشمنان کے ان کلمات کو دو ہزار [illegible] پڑھے
وکفی باللہ ولیا وکفی باللہ نصیرا وکفی باللہ حسیبا وکفی باللہ وکیلا
وکفی باللہ شہیدا [illegible] اور نیز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم واوفوا بعہدی
اوف بعہدکم وایای فارہبون ۝ وآمنوا بما انزلت مصدقا
لما معکم ولا تکونوا اول کافر بہ ولا تشتروا بآیاتی ثمنا
قلیلا وایای فاتقون ۝ ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق
وانتم تعلمون ۝ اور نیز منقول ہے واسطے طلب [illegible]
[illegible] اللہم [illegible]
صل اللہ علی محمد وآلہ اللہم انی [illegible]
باسمائک الحسنی [illegible]
[illegible] یا جواد یا لطیف [illegible]

ھو پس بعد اسکے ایک مرتبہ اسکو کہے اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِيَنِيْ مِنْ خَزَائِنِ جُوْدِكَ مَا يُغْنِيْنِيْ غِنًى لَّا اَحْتَاجُ
اِلٰى غَيْرِكَ وَاَنْ تُعِيْنَنِيْ عَلٰى طَاعَتِكَ وَاَدَاءِ حَقِّكَ اِلَيْكَ
اور نیز صاحب تفسیر صافی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ واسطے تسخیر اعدا و ادائے قرض و حفاظت
رزق و حصول حوائج کلیہ و مطالب بزرگی کے اس آیہ کو تین ہزار اور تین سو اور تیرہ
مرتبہ پڑھے جہانتک ممکن ہو ایک مجلس میں پڑھے فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ اور بہت بزرگوں سے سنا ہے کہ واسطے شفائے بیمار کے
ختم اس آیہ شریفہ کا نہایت مجرب ہے اور اثر عجیب رکھتا ہے ۔ اور نیز رسالہ
لآلی مخزونہ میں ملا محسن کاشانی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ بہائی علیہ الرحمہ
سے منقول ہے کہ جو کوئی اس دعا کو ستر مرتبہ واسطے قضائے حاجات کے باعتقاد پاک
و صدق دل و اخلاص کامل پڑھے تو حاجت اسکی روا نہ ہو تو قیامت کے دن مجھ سے
مؤاخذہ کرے اور فرمایا خصوصاً واسطے شفائے بیماران کے اس حالت میں کہ موت
قریب ہو جملہ مجرب ہے اگرچہ کہ اجل مریض کی آپہنچی ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَعْتَرِفُ بِهَا
وَقُدْرَتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ حَقِّكَ وَقُرْبِكَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ قَهْرًا بِهِمْ تُوْحِيْنَا ۝ مرض موت میں نے تجربہ اسکو پڑھا بفضل تعالیٰ اثر
فوراً پایا ۔ اور نیز رسالہ مذکورہ میں یہ کیفیت ختم صلوٰۃ جامعہ مختصر ہے مجرب
ہوا اور واسطے قضائے حاجت کے کثیر التاثیر ہے جیسا کہ استادان عظام شیخ
و صلحا سے سنا گیا وہ اس طرح پر ہے کہ نیت کرے دل میں یا زبان سے کہے کہ خداوندا
اگر حاجت میری فلاں روز تک ہو جاوے یا فلاں وقت تک مقصد یا مطلب پورا
ہو جاوے تو نذر کروں میں کہ چودہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھوں اور ثواب
اسکا حضرت موسی کاظم علیہ السلام کو ہدیہ کروں یا یہ کہے کہ حاجت میری فلاں وقت تک

یعنی دو روز یا ایک روز یا ایک ہفتہ یا ایک ماہ یا چار ماہ یا ایک سال تک بر آوے
اور مقصد پر پہونچوں یا فلان بیمار فلان روز تک صحت پاوے تو نذر کرتا ہوں کہ ایک ہزار
اور چار سو مرتبہ اور یا چودہ ہزار مرتبہ کہوں میں اللّٰھم صل علی محمد وآل محمد یا
اور ثواب اسکا ہدیہ کروں میں حضرت امام موسیٰ کاظم کو اور یہ ختم واسطے شفا پانے
بیماران کے حکم کیمیا کا رکھتا ہے یعنی اگر انشاء اللہ تعالیٰ بیمار اوس روز تک اسکی حاجت بر آوے
یا بیمار شفا پاوے اسپر واجب ہے کہ نذر کو پورا کرے کیونکہ آزمایا ہوا اور تاثیر رکھتا ہے اسکا معمول ہے
اور تیسرے رسالہ مذکور میں ہے کہ واسطے بر آنے مطالب کے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ
سے منقول ہے کہ جو کوئی سو مرتبہ اس بیت کو پڑھے بیشک اسکے مطالب و مہمات
روا ہوں اور خواجہ کا فرمودہ ہے کہ تجربہ کیا ہے میں نے واسطے مقصد اپنا یا بیت یہ ہے یا
قاهر العدو یا والی الولی + یا مظہر العجائب یا مرتضیٰ علی + اور
کتاب کافی میں منقول ہے حضرت امام جعفر صادق سے کہ مونچھ کو ترشوانا اور ناخن لینا اور
خطمی سے سر دھونا فقر کو دور کرتا ہے اور رزق کو زیادہ کرتا ہے اور حضرت امام جعفر صادق سے
ایک شخص نے درویشی کی شکایت کی فرمایا کہ جسوقت اذان نماز سنو جسطرح موذن کہے تم بھی کہو
تحقیق کہ جو اس طرح سے کہے غنی ہوتا ہے اور روایت معتبرہ میں منقول ہے کہ جو کوئی ہر روز
سو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے کبھی فقر کا منہ
نہ دیکھا اور پروردگار ستر بلائیں اس سے دفع کرے کہ ادنے انمیں سے ہم و غم ہے
اور اگر بعد نماز صبح و مغرب سات سات بار پڑھے دفع کرے اللہ تعالیٰ اس سے
ستر بلاؤں کو کہ ادنے انمیں سے ریح و برص و جنون ہے اور نام پڑھنے والے کا لکھا جاے
دیوان نیکبختان میں اگرچہ شقی ہو اور [illegible] ہو اور [illegible] حرمت
پروردگار ہو وہ متقی ہے خیر دنیا و آخرت [illegible] سے فارغ ہو
پاؤں نہ [illegible] یعنی [illegible]

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے
حق تعالی دفع کرے اس سے ستر بلائیں کہ ادنی ان میں سے برص و جذام و شر شیطان و
شر سلطان ہے اور بہت اعمال اور دعائیں ترقی رزق و روائے حاجات دیگر کتب معتبرہ سے
رسالہ لسان المتقین و تحفۃ الحاجات میں لکھے گئے ہیں جمال الصالحین میں حضرت امام جعفر صادق
سے مروی ہے کہ جس کسی کی معیشت تنگ ہو یا کوئی حاجت حوائج دنیا و آخرت سے ہو اس رقعہ کو
اور ایک کاغذ سفید پہ کے ایک سطر میں لکھے اور گرد اسکے اس شکل کو کھینچے اور وقت طلوع
آفتاب کے اسکو آب جاری میں ڈالے شکل یہ ہے  اور وہ رقعہ یہ ہے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْمَلِكِ الْحَقِّ الْجَلِیْلِ الْمُبِیْنِ مِنَ
الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ سَلَامٌ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلِیٍّ وَفَاطِمَةَ
وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ وَجَعْفَرٍ وَمُوْسٰی وَعَلِیٍّ وَمُحَمَّدٍ
وَعَلِیٍّ وَالْحَسَنِ وَالْقَائِمِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا صَلَوَاتُ اللهِ
عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَالْخَوْفُ فَاكْشِفْ ضُرِّیْ
وَاٰمِنْ خَوْفِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ نَبِیٍّ وَوَصِیٍّ وَ
صِدِّیْقٍ وَشَهِیْدٍ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ یَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِیْنَ اِشْفَعُوْا لِیْ یَا سَادَاتِیْ بِالشَّاْنِ الَّذِیْ لَكُمْ عِنْدَ اللهِ فَاِنَّ لَكُمْ
شَاْنًا مِنَ الشَّاْنِ فَقَدْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ یَا سَادَاتِیْ وَاللهُ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِیْنَ فَافْعَلْ بِیْ یَا رَبِّ كَذَا وَكَذَا پس حاجت اپنی لکھے واسطے
وسعت رزق اور معیشت کے یہ عمل مجربات سے ہے کہ ایک ہفتہ تک اس عمل کو
بجا لاوے اور عمل یہ ہے کہ ہر شب درمیان نماز مغرب و عشا کے چار رکعت نماز پڑھے دو دو رکعت
کرکے اور ہر رکعت میں ایک مرتبہ الحمد اور پچیس مرتبہ آیہ وَمَنْ یَّتَّقِ اللهَ یَجْعَلْ
لَّهٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ۚ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللهِ

فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝
لکھے اور روایت ہے کہ واسطے بر آنے حاجات و دفع بلیات و نیستی اعدا کے اور ہلاکت
ہمیشہ بلاؤں سے سورہ الحمد کو اس ترتیب سے پڑھے شنبہ کو ستر مرتبہ اور روز یکشنبہ کو
ساٹھ مرتبہ اور دوشنبہ کو پچاس مرتبہ اور سہ شنبہ کو چالیس مرتبہ اور چہارشنبہ کو تیس
مرتبہ اور پنجشنبہ کو بیس مرتبہ اور جمعہ کو دس مرتبہ پڑھے کہ انشاء اللہ باجابت مقرون ہے کہ
مجموع ہفتہ میں دو سیت و ہشتاد مرتبہ یعنی دو سو اور اسی مرتبہ ہوا سید ابن طاؤس رض نے
کتاب مہج الدعوات میں حضرت امیرالمومنین ع سے روایت کی ہے کہ جس شخص کو تنگی رزق کی زحمت
ہو اور امور معاش اس پر دشوار ہوں پس ان کلمات کو پوست آہو یا چمڑے کے ٹکڑے
پر لکھ کر اپنے پاس رکھے یا اس لباس میں رکھے جو پہنتا ہے اور اپنے پاس سے جدا نہ کرے
حق تعالیٰ دروازے مطالب کے اس پر کھول دے اور اتنی وسعت رزق کرے کہ حساب نہ کر سکے
وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَةَ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ نام اپنا اور اپنے باپ کا لکھے
بِالْجَهْدِ وَلَا صَبْرَ لَهٗ عَلَى الْبَلَاۤءِ وَلَا قُوَّةَ لَهٗ عَلَى الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّلَا تَحْظُرْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ نام اپنا
اور اپنے باپ کا لکھے رِزْقَكَ وَلَا تُقَتِّرْ عَلَيْهِ سَعَةَ مَا عِنْدَكَ وَلَا تَحْرِمْهُ
فَضْلَكَ وَلَا تَحْسِمْهُ مِنْ جَزِيْلِ قِسْمِكَ وَلَا تَكِلْهُ اِلٰى خَلْقِكَ وَلَا
اِلٰى نَفْسِهٖ فَيَعْجِزَ عَنْهَا وَيَضْعُفَ عَنِ الْقِيَامِ فِيْمَا يُصْلِحُهٗ وَيُصْلِحُ مَا قِبَلَهٗ
بَلْ تَفَرَّدْ بِلَمِّ شَعَثِهٖ وَتَوَلَّ كِفَايَتَهٗ وَانْظُرْ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ اِنَّكَ
اِنْ وَكَلْتَهٗ اِلٰى خَلْقِكَ لَمْ يَنْفَعُوْهُ وَاِنْ اَلْجَاْتَهٗ اِلٰى اَقْرِبَاۤئِهٖ حَرَمُوْهُ
وَاِنْ اَعْطَوْهُ اَعْطَوْا قَلِيْلًا نَكِدًا وَاِنْ مَنَعُوْهُ مَنَعُوْا كَثِيْرًا وَاِنْ بَخِلُوْا فَهُمْ
لِلْبُخْلِ اَهْلٌ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ نام اپنا اور اپنے باپ کا لکھے مِنْ فَضْلِكَ
وَلَا تُخْلِهٖ مِنْهُ فَاِنَّهٗ فَقِيْرٌ مُّضْطَرٌّ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ اِلٰى مَا فِيْ يَدَيْكَ

وَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْهُ وَاَنْتَ بِهٖ خَبِیْرٌ عَلِیْمٌ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ
حَسْبُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا اِنَّ
مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ط وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط اور منقول ہے کہ جس کسی کو
کوئی مہم درپیش آوے واسطے دفع اس مہم کے اور حاصل ہونے مطلب کے اسطرح
پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ
نَسْتَعِیْنُ پس تین مرتبہ سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ کر یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ کَمَا جَمَعْتَ بَیْنَ صِفَاتِكَ وَاَسْمَآئِكَ وَاَفْعَالِكَ
فَاجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ حَاجَتِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ پس باقی سورۂ
الحمد کو کہ جس جگہ سے چھوڑا ہے آخر تک پڑھے البتہ حاجت اسکی روا ہووے دوسری
روایت میں ہے کہ حافظ شیخ رجب بن محمد البرسی نے کتاب کشف الابریین میں لکھا ہے
کہ خواص سورۂ الحمد کے یہ ہیں کہ جو کوئی سات روز تک روزہ رکھے اور ترک حیوانات
کرے اور ہر روز سورۂ الحمد کو ایک سو پندرہ مرتبہ پڑھے اور اسی عدد کے موافق یعنی
ایک سو پندرہ مرتبہ صلوات محمد و آل محمد پر بھیجے بدرستی کہ طلب نہیں کرتا ہے کسی چیز کو
خدائے تعالی سے مگر یہ کہ پاتا ہے اسکو یعنی مستجاب الدعوات ہوا اور بعضے نسخوں میں ہے
کہ واسطے برآنے ہر مطلب کے کہ جو مطلب رکھتا ہو سورۂ الحمد کو اسطرح پڑھے
کہ روز شنبہ یا چہارشنبہ سے شروع کرے چالیس روز تک اس طریق سے یعنی
بعد نماز صبح کے اکیس مرتبہ سورۂ مذکورہ کو پڑھے اور بعد نماز ظہر کے بائیس مرتبہ اور
بعد نماز عصر کے تیئیس مرتبہ اور بعد نماز مغرب کے چوبیس مرتبہ اور بعد نماز عشاء کے
دس مرتبہ پڑھے کہ مجموع پانچوں نمازوں میں سو مرتبہ ہوئے روایت ہے کہ ایک شخص نے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے شکایت کی فقر کی حضرت نے فرمایا کہ تین روز روزہ رکھے اس ترکیب سے کہ آخر اسکا جمعہ ہو یعنی چہارشنبہ سے رکھے پس چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھے اور جمعہ کے دن وقت چاشت زیارت حضرت رسول خدا صلعم کی بجا لاوے کوٹھے کے اوپر یا جنگل میں اس طرح پر کہ اسکو کوئی نہ دیکھے پس دو رکعت نماز پڑھے بعد سلام کے اسی طرح بیٹھا رہے پس دست راست کو دست چپ پر رکھے پھر یہ دعا پڑھے کہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْکَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِیْکَ یَا ثِقَةَ مَنْ لَا ثِقَةَ لَهٗ لَا ثِقَةَ لِیْ غَیْرُکَ اِجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ پس سجدہ میں جاوے اور کہے یَا مُغِیْثُ اِجْعَلْ لِیْ رِزْقًا مِنْ فَضْلِکَ اور روز شنبہ کو خدائے تعالی رزق نازل فرماویگا اور روزی تجکو دیگا

روایت ہے کہ واسطے قضائے حاجت اور وسعت رزق کے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے دس مرتبہ آیہ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ پڑھے بعد سلام کے دس مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پس سجدہ کرے اور سجدہ میں کہے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

کتاب عدة الداعی میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ واسطے ادائے قرض کے یہ دعا پڑھا کرے پس اول آیہ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تا بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ پڑھکر پھر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

وَرَحِيمَهُمَا تُعْطِي مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاقْضِ عَنِّي دَيْنِي پس فرمایا کہ جو کوئی اس طرح پڑھے خدا
تعالیٰ قرض اسکا ادا کریگا اگرچہ اتنا ہو کہ تمام روے زمین اس سے بھر جاوے
اور اگر مغموم و مکروب پڑھے خدا تعالیٰ کرب وغم اسکا دفع کرے اور کتاب
بحار الانوار میں روایت ہے کہ جو کوئی وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور یہ دعا
پڑھے قبول ہووے دعا اوسکی جو کچھ کہ خدا سے سوال کرے يَا وَدُودُ يَا وَدُودُ يَا
ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيدِ يَا فَعَّالاً لِمَا يُرِيدُ أَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِي
لَا تُرَامُ وَمُلْكِكَ الَّذِي لَا يُضَامُ وَنُورِكَ الَّذِي مَلَأَ
أَرْكَانَ عَرْشِكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ تَكْفِيَنِي نام حاجت کا لے
اور کہے يَا مُغِيثُ أَغِثْنِي يَا مُغِيثُ أَغِثْنِي جمال الصالحین میں ہے کہ جس کسی کو
کوئی حاجت ہو پس غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے مثل نماز فریضہ کے بعد سلام
کے ثواب اسکا روح مقدس جناب رسول خدا صلعم کو ہبہ کرے اور کہے اللَّهُمَّ أَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَبَلِّغْ رُوحَ مُحَمَّدٍ مِنِّي السَّلَامَ وَأَرْوَاحَ الْأَئِمَّةِ الصَّادِقِينَ
سَلَامِي وَارْدُدْ عَلَيَّ مِنْهُمُ السَّلَامَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ هَدِيَّةٌ مِنِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَأَثِبْنِي عَلَيْهِمَا مَا أَمَّلْتُ وَرَجَوْتُ
فِيكَ وَفِي رَسُولِكَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ پس سجدہ کرے اور سجدہ میں چالیس
مرتبہ کہے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا حَيّاً لَا يَمُوتُ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بعد ازاں سیدھے رخسارہ
کو زمین پر رکھے اور اسی کو چالیس مرتبہ کہے بعد ازاں بائیں رخسارہ کو

زمین پر رکھے اور اسی کو چالیس مرتبہ کہے اور بعد سر کو اٹھا کر دونوں ہاتھوں کو آسمان
کی طرف اٹھا کر چالیس مرتبہ اسی کو کہے بعد دونوں ہاتھوں کو آگے گردن سے لا کر
دونوں ہاتھوں کی انگشت سبابہ کو ایک جگہ جوڑے اس طرح پر کہ جیسے کسی چیز کو اشارہ
اپنے پیچھے اور داہنے بائیں کی طرف اندر سے تضرع لگا کر کرے اور چالیس مرتبہ اسی کو
کہے بعد اس کے اپنے جیب کو پکڑ کر گریبان کو ہلاوے اور اگر آنسو آنکھ سے نہ نکلے تو
صورت رونے والوں کی سی بناوے اور سعی کرے آنسو نکلنے کی اور کہے یَا مُحَمَّدُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَشْكُوْ اِلَى اللّٰهِ وَ اِلَيْكَ حَاجَتِيْ وَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ
الرَّاشِدِيْنَ وَ بِكُمْ اَتَوَجَّهُ اِلَى اللّٰهِ فِيْ حَاجَتِيْ بعد اس کے سجدہ کرے اور
یَا اللّٰهُ یَا اللّٰهُ بقدر ایک نفس کے کہے بعد اس کے صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَ اقْضِ حَاجَتِيْ اور حاجت طلب کرے جناب امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ میں
ضامن ہوں کہ ابھی اپنی جگہ سے نہ اٹھے کہ حاجت اسکی بر آوے مکارم الاخلاق میں
حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جس وقت کسی کام میں غمگین ہو لیں دو رکعت نماز بجا لاوے
رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد حمد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ
اور بعد سلام کے قرآن شریف کو لیکر سر پر رکھے اور کہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ
اَرْسَلْتَهُ اِلٰى خَلْقِكَ وَ بِحَقِّ كُلِّ اٰيَةٍ فِيْهِ وَ بِحَقِّ كُلِّ مَنْ مَدَحْتَهُ
فِيْهِ عَلَيْكَ وَ بِحَقِّكَ عَلَيْهِ وَ لَا نَعْرِفُ اَحَدًا اَعْرَفَ بِحَقِّكَ
مِنْكَ پس دس مرتبہ کہے یَا سَیِّدِیْ یَا اللّٰهُ اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ عَلِیٍّ اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ فَاطِمَةَ اور دس مرتبہ کہے
بِحَقِّ الْحَسَنِ اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ الْحُسَيْنِ اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ عَلِیٍّ
اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ جَعْفَرٍ اور دس مرتبہ
کہے بِحَقِّ مُوْسٰى اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ عَلِیِّ بْنِ الرِّضَا اور دس مرتبہ کہے بِحَقِّ

مُحَمَّدٍ بْنِ الْجَوَادِ اور دس مرتبہ کہے بحق عَلِیِّ بْنِ النَّقِیِّ اور دس مرتبہ کہے بحق
الْحَسَنِ الْعَسْکَرِیِّ اور دس مرتبہ کہے یا حُجَّةَ اللّٰهِ پس جس وقت ایسا کرے اپنی حاجت
طلب کرے پاوے کہ خدائے تعالیٰ حاجت بر لاوے۔ کتاب دفع الہموم والاحزان
میں حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جس کسی کو کوئی حاجت پیش آوے اسکو
چاہیے کہ تین روز روزہ رکھے یعنی بدھ اور جمعرات اور جمعہ کو پس تیسرے دن روز جمعہ کو
غسل کرے اور خوشبو لگاوے اور کچھ تصدق کرے ایک نان ہو یا کم و زیادہ پس بعد نماز جمعہ
کے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ
الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ
الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الَّذِیْ عَنَتْ
لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوْبُ مِنْ
خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ کَذَا وَکَذَا
اس جگہ اپنی حاجت طلب کرے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہ تعلیم کرو اس نماز کی ہر شخص
کو کہ مبادا کسی امر بد کے لیے دعا کریں اور بہ برکت اس نماز کے وہ دعا بدرجۂ اجابت پہونچیگی
اور نہ دعا کرو تم واسطے گناہوں اور قطع رحم کے۔ اور جمال الاسبوع میں آنحضرت
صلعم سے منقول ہے کہ روز پنجشنبہ چار رکعت نماز پڑھے دو دو رکعت کرکے اور رکعت اول
میں بعد ایک بار الحمد کے گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ دوسری رکعت میں بعد الحمد کے
اکیس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے تیس بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو اکاون بار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھ کر سجدہ کرے اور سجدہ میں یا اللّٰه کو سو بار کہے اور جو حاجت ہو طلب کرے

حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی یہ نماز پڑھے اور جو کچھ کہا گیا وہ کہے اگر خدا سے چاہے
زوال پہاڑوں کا ضرور زائل ہو جائیں یا پتھر نہ برستا ہو ضرور برسنے لگے اور جو بیان
اسکا اور خدا سے کوئی حجاب نہیں رہتا۔ بروایت دیگر ہیں ایک نماز اور ہے کہ وہ نماز
واسطے قضائے حوائج کے ہے اور نام اس نماز کا صلوٰۃ المعضلہ ہے اور چار رکعت نماز ہے دو دو
رکعت کر کے تاثیر عجیب و غریب رکھتی ہے اور سبب فرح و کشائش بے اندازہ کی ہے اور خدا تعالیٰ
اسباب فرح واسطے عامل کے عطا فرماوے ترکیب اسکی یہ ہے کہ رکعت اول میں بعد
الحمد کے پچیس مرتبہ کہے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ
اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے پچیس مرتبہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ
اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ
نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے پچیس مرتبہ کہے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ
نِعْمَ الْوَکِیْلُ اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد کے پچیس مرتبہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور بعد نماز کے پچیس مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اور خدائے تعالیٰ سے مطلب طلب کرے کہ انشاء اللہ
وہ مطلب بر آئیگا اور یہ عمل مجرب ہے کتاب خلاصۃ الدعوات میں نماز کن فیکون ہے کہ جس
کسی کو کوئی مہم درپیش ہو یا کوئی رنج ہو کہ کسی طرح سے وہ مہم بر نہ آوے یا وہ رنج دور نہ ہو
پس ایسی جگہ جاوے کہ اسکو کوئی نہ دیکھے اور دن میں یا رات میں جس وقت کہ چاہے
دو رکعت نماز پڑھے اور نیت کرے کہ دو رکعت نماز پڑھتا ہوں واسطے طلب حاجت کے
قربۃً الی اللہ اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک بار آیۃ الکرسی تا خٰلِدُوْنَ پڑھے اور بعد سلام کے
سیدھا کھڑا ہو سر برہنہ اور کوئی چیز گردن میں کپڑے کی قسم سے ڈالکر ہاتھوں کو مانند
گنہگاروں کے اس سے لپیٹ کر طرف آسمان کے بلند کرے اور سورۂ یٰس کو تمام
پڑھے جبکہ آخر سورہ میں کُنْ فَیَکُوْنُ تک پہونچے سجدہ میں جاوے اور کہے فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ

الذی بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ اور حاجت اپنی
خدا سے طلب کرے سو تجربہ ہے اسکا پایا ہے کہ دعا اسکی قبول ہو اور حاجت اسکی بر آوے
انشاء اللہ اور عمل نہایت مجرب ہے بکرات تجربہ ہو چکا ہے اور کتب علماء اثنا عشریہ اور بعضی
تفاسیر اہل تشیع میں وارد ہوا ہے کہ آیۃ شریفہ مبارکہ آیۃ الکرسی میں دس وقف ہیں جو
کوئی وقت پڑھنے کے وقفوں کو عمل میں لاوے بعد ازاں دعا کرے انشاء اللہ دعا اسکی
مستجاب ہو اور جو مطلب کہ چاہے خدا تعالیٰ سے طلب کرے بسبب حرمت و برکت اس
آیۃ شریفہ کے حاجت بر آوے اور بعضی کتابوں میں ہے کہ چالیس روز تک پڑھے اور لکھا ہے
کہ مداومت کرنا اس عمل پر چالیس روز تک واسطے قضاء حوائج کے نہایت مؤثر ہے اور وقف
اس طریق پر ہیں کہ اول وقف اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ دوسرا وقف اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
تیسرا وقف لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ چوتھا وقف لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَا فِی الْاَرْضِ پانچواں وقف مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ
چھٹا وقف یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ ساتواں وقف وَلَا
یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ آٹھواں وقف وَسِعَ کُرْسِیُّہُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نواں وقف وَلَا یَـُٔوْدُہٗ حِفْظُہُمَا دسواں وقف وَ
ہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ اور ترکیب اسکی یہ ہے کہ جب پہلا وقف پڑھے تو دست راست کی
چھنگلیا کو بند کرے پس ہر ایک وقف پر دونوں ہاتھوں کی ایک ایک انگلی بند کرتا جاوے یعنی
ابتدا دست راست کی چھنگلیا سے کرے دست چپ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور جب
درمیان یہ دو ہیں یَشْفَعُ عِنْدَہٗ کا پڑھا وے [illegible] کہ عمل خیر ہے رکھتا ہو مطلب کو نفس کے
اور جب درمیان دو یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ [illegible] کہ [illegible] شرح سے
جو مطلب کہ رکھتا ہے [illegible] تمام ہو جاوے [illegible] اَلَمْ نَشْرَحْ اور
[illegible] سورۂ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ [illegible] درود شریف پڑھے اور [illegible]

دس مرتبہ سورۂ الحمد کو پڑھے لیکن بعد الحمد کے اول انگلیوں کے کھولنے میں ابتدا دست چپ
کے انگوٹھے سے کرے کہ دست راست کی چھنگلیا پر ختم کرے یعنی اول دست چپ کے
انگوٹھے کو کھولے اسی طرح پر ایک ایک انگلی کھولتا جاوے کہ ختم دست راست کی
چھنگلیا پر ہو اور بعد کھولنے سب انگلیوں کے نظر بجانب آسمان کرکے پھونکے اور
حاجت اپنی طلب کرے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ سورۂ الحمد کو دس مرتبہ اس طرح
پڑھے کہ اول سورۂ الحمد پڑھے اور انگوٹھا دست چپ کا کھولے اسی طرح ہر ایک انگلی کے
کھولتے وقت سورۂ الحمد پڑھے اور ختم دست راست کی چھنگلیا پر کرے جیسا کہ مذکور
ہوا اور اگر عمل دونوں طرح پر کرے بہتر ہوگا اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ الحمد پڑھ کر
تین بار درود شریف پڑھے اور انگلیوں کو اسی ترتیب سے کھول کر جس طرح بیان ہوا نظر
بجانب آسمان کرکے پھونکے اور حاجت اپنی خدا سے طلب کرے اور پڑھنے درود شریف
کے سورۂ الحمد کے پڑھنے کو اس روایت میں نہیں لکھا ہے اور روایت میں ہے کہ دو
شنبہ شب [illegible] ہو تو واسطے بر آنے حاجات کے دو رکعت نماز کے وضو کرے اور قبل
نماز کے [illegible] اور بہتر یہ ہے ساتھ سو مرتبہ اس آیہ کو پڑھے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ
عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ
وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ اور اگر ساتھ سو اور [illegible] مرتبہ
[illegible] ہو اور پڑھنے کے قبل تمام کرے تو بھی ساتھ مرتبہ پڑھے [illegible]
[illegible] واسطے [illegible] حاجات [illegible] یا پڑھے [illegible]
اور [illegible] سورۂ اخلاص [illegible] ہزار مرتبہ درود شریف [illegible] اللّٰهُمَّ
[illegible] محمد و آل محمد [illegible] ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے کا ثواب
ایک [illegible] پڑھے اس طرح پر کہ ایک ہزار
مرتبہ [illegible] جناب رسول خدا صلعم کی روح [illegible] کرے پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھے

جناب امیرؑ کی روح کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر جناب فاطمہؑ کی روح کو پھر ایک ہزار مرتبہ
پڑھ کر حضرت امام حسنؑ کی روح کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام حسینؑ کی روح کو اور پھر
ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام زین العابدینؑ کی روح کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام
محمد باقرؑ کی روح کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام جعفر صادقؑ کی روح کو اور پھر
ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام موسیٰ کاظمؑ کی روح کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام
علی رضاؑ کی روح کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام محمد تقیؑ کی روح کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت
امام علی نقیؑ کو اور پھر ایک ہزار حضرت امام حسن عسکریؑ کو اور پھر ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر حضرت امام مہدیؑ کی روح کو بخشے
اسی میں درمیان اگر دنیا کی قسم نا کرے یا وضو سے ہو تو بہتر ہے بعد تمام ختم کے خدا تعالیٰ حاجت اسکی بر لاوے اور منقول
ہیں یہ کہ جو کوئی واسطے مطلب شرعی کے مسجد میں یا جائے خلوت میں بارہ ہزار مرتبہ یا علی
کہے البتہ مراد پر پہونچے تجربہ ہوا ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ واسطے جس مطلب اور حاجت کے
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کو دو ہفتہ دن میں پانچ ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ
بعد دو ہفتے کے وہ مطلب اور حاجت بر آوے۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ واسطے قضائے
حاجات بزرگ اور واسطے لوگوں کے تجربات سے ہے کہ شب جمعہ اول میں غسل کرے اور دیگر
اور شبوں میں غسل کی ضرورت نہیں ہے پس شب اول میں کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اور شب شنبہ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور شب
یکشنبہ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَۃَ اور شب دوشنبہ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحَسَنِ اور شب
سہ شنبہ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْحُسَیْنِ اور شب چہارشنبہ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ
الْحُسَیْنِ اور شب پنجشنبہ میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور شب جمعہ میں اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور شب شنبہ دوم میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُوْسَی بْنِ
جَعْفَرٍ اور شب یکشنبہ دوم میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی اور شب دوشنبہ دوم میں
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ اور شب سہ شنبہ دوم میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ

اور شب چہار شنبہ دو دم بار اللّٰھم صل علی الحسن بن علی اور شب پنجشنبہ دو دم بار اللّٰھم
صل علی محمد بن الحسن اور شب جمعہ سو دم بار اللّٰھم صل علی [illegible] الشہید
اور چونکہ روایت مذکورہ میں یہ تصریح نہیں ہے کہ کس قدر شب میں پڑھنا لازم ہے کہ سو مرتبہ سے کم نہ پڑھے
اور بہتر ہے کہ سو مرتبہ سے جہاں تک زیادہ ہو سکے بہتر ہے تا ہزار مرتبہ اور یہ بھی روایت ہے کہ یہ شعار جناب
امیر کے سات دن تک ہر روز سات بار پڑھیں برائے مطلب عمدہ کے البتہ پہنچے خدا تعالیٰ اس
مطلب کو اور اکثر یہ اشعار نہایت مجرب و آزمودہ ہیں بہت سے علماء نے دعوی تجربہ
کا کیا ہے۔ وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ + يَدِقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ +
وَكَمْ أَمْرٍ تُسَاءُ بِهِ صَبَاحًا + وَتَأْتِيكَ الْمَسَرَّةُ بِالْعَشِيِّ +
وَكَمْ يُسْرٍ أَتَى مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ + وَفَرَّجَ كُرْبَةَ الْقَلْبِ الشَّجِيِّ +
إِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْأَحْوَالُ يَوْمًا + فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْعَلِيِّ +

فصل ۱۲۹ — آداب و اسباب اجابت دعا و عدم اجابت

اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ بعض اوقات بمصلحت خدا تاخیر قبول دعا میں ہوتی ہے جیسا کہ
کبھی مصلحت قبول ہونے دعا میں ہوتی ہے اور بندہ نہیں جانتا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
کہ وَعَسٰى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
یعنی قریب ہے کہ دوست رکھو تم کسی چیز کو حالانکہ وہ بد ہے واسطے تمہارے اور
خدا جانتا ہے نیکی و بدی ہر چیز کو اور تم نہیں جانتے اور کافی میں حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے کہ بہترین اوقات کے دعا مانگو وقت سحر ہے تا طلوع آفتاب تک اور
جمال الصالحین میں ہے کہ دعا ان وقتوں میں قبول ہوتی ہے یعنی بیچ وقت زوال
[illegible] اور
[illegible]
جس ان ساعتوں میں کوئی مومن دعا نہیں کرتا ہے کہ مستجاب ہوتی ہے اور وقت سحر تا طلوع آفتاب

کہ اس ساعت میں دروازے آسمان کے کھولے جاتے ہیں اور رزق قسمت کیا جاتا ہے
حاجتیں عظیم مستجاب ہوتی ہیں اور درمیان اذان و اقامت کے اور بعد ہر فریضہ کے
خصوصاً بعد نماز صبح و ظہر و مغرب کے اور قنوت نماز وتر میں اور بعد تلاوت قرآن
کے اور وقت چلنے ہوا کے تند کے اور وقت برسنے مینھ کے اور روز جمعہ تمام و اسطے
طلب حاجت کے مسجد ہے اور سوا مسجد کے روضہ ہائے ائمہ ہدیٰ ہیں اور نیز مقبرے
شہدا و صلحا و اولیا کے ہیں اور مجمع الدعوات میں ہے کہ رد نہیں کی جاتی وہ دعا کہ اول
اسکے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہو اور نیز جملہ اسباب اجابت دعا سے
حلال کھانا اور حرام سے پرہیز کرنا ہے چنانچہ حدیث میں آنحضرت صلعم سے ہے کہ عبادت
ساتھ حرام کھانے کے مثل اُس عمارت بنانے کے ہے کہ ریت پر ہو اور لکھا ہے کہ ایک شخص نے
آنحضرت صلعم سے عرض کیا کہ چاہتا ہوں میں کہ دعا میری قبول درگاہ الٰہی ہو حضرت نے فرمایا
چاہیے کہ پاک و حلال کھانا کھا اور حرام کو اپنے شکم میں داخل نکر اور جمال الصالحین میں ہے
کہ روایت ہوئی کہ فرمایا کہ کسب حلال سے کرو تم تا دعا تمھاری مستجاب ہو اور جو کوئی ایک
لقمہ مال حرام سے کھاوے چالیس روز تک دعا اسکی مستجاب نہیں ہوتی ہے اور اسی کتاب
میں روایت ہوئی ہے کہ خدا نے فرمایا کہ دعا کسی کی مجھ سے محجوب نہیں رہتی ہے مگر اُس شخص کی
کہ جسنے لقمہ حرام کھایا ہو اور نیز آنحضرت صلعم سے روایت ہے کہ ایک فرشتہ ہے کہ آواز دیتا ہے
بیت المقدس پر ہر شب کو جو کھاوے کوئی حرام چیز کو قبول نہیں کرتا خدا اُسکے کسی نافلہ اور واجب
کو اور نیز آداب دعا میں سے طہارت ہے اور خوشبو لگانا اور رو بقبلہ ہونا اور محتاج کو تصدق
دینا کیونکہ ائمہ ہدیٰ سے لکھا ہے کہ فرمایا کہ جس وقت کوئی چیز دو سائل کو تو اُس سائل سے کہو کہ تمھارے
لیے دعا کرے تحقیق کہ دعا سائل کی مستجاب ہے تمھارے حق میں اور مستجاب نہیں ہوتی اُنکی دعا اپنے
لیے اور آداب دعا میں سے اول اقرار اپنے گناہوں کا کرنا اور شرمندہ ہونا و بعد ازاں مدح و تمجید خدا کی
کرنا چنانچہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس دعا میں نہ ہو پہلے تمجید خدا کی پس وہ دعا ابتر ہے

اور فرمایا کہ تحمید کے بعد ثنا بھی پروردگار کی ہے پوچھا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا چیز ہے کافی تحمید
و تحمید سے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ
فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ
فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اور تیسرے صلوات بھیجنا محمد
و آل محمد پر قبل دعا اور آخر دعا کے چنانچہ کافی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے لکھا ہے کہ
جس وقت تیرا ارادہ ہو کہ بادشاہ کو دعا کرے پس تحمید کر اور حمد کر اور تسبیح کر اور تہلیل کر
اور ثنا کر اور صلوات بھیج محمد و آل محمد پر پھر سوال کر کہ عطا کیا جاوے جمال الصالحین میں مروی
ہے کہ جو کوئی ایک مرتبہ صلوات محمد اور آل محمد پر بھیجے خداے تعالیٰ مع دس ہزار صف
ملائکہ کی کہ ہر ایک ہزار بار اوپر اسکے صلوات بھیجتا ہے بعد ازاں کوئی مخلوق ایسی نہیں
رہتی کہ صلوات اوس پر نہ بھیجتی ہیں جو شخص اس نعمت سے رغبت نکرے جاہل مغرور ہوا اور خدا و
رسول اور اہلبیت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اوس سے بیزار رہیں اور آنحضرت صلعم نے
فرمایا کہ صلوات اوپر میرے بھیجنا گناہوں کو محو کرتا ہے جیسے پانی آگ کو اور نیز مروی ہے کہ جو
کوئی قادر اوپر کفارہ دینے گناہوں کے نہو پس صلوات اوپر آنحضرت صلعم اور آل انکے
بھیجے کہ صلوات اوپر انکے بھیجنا گناہوں کو گراتا ہے جیسے پتے درخت سے اور جو کوئی بغیر صلوات کے
دعا کرے محجوب رہے اور دعا اسکی اوپر نہیں جاتی جب تک صلوات نہ بھیجا اور نیز فرمایا کہ
جو کوئی محمد پر ایک صلوات بھیجے تنہائی میں محمد سے نزدیک تر ہوا اور جو کوئی حاجت
طلب کرے بعوض اسکے صلوات محمد پر بھیجے کہ حاجت اسکی برآوے اور ثواب اس صلوات کا
بھی ملا اور مروی ہے کہ جو کوئی صلوات اوپر محمد و آل محمد کے بھیجے دروازے آسمان کے کھل جاتے
ہیں اور گناہ اسکے مثل درخت کے پتوں کے گرتے ہیں اور بعوض ایک مرتبہ کے ملائکہ ستر بار
اسپر صلوات بھیجتے ہیں اور خداے تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے کہ اگر تم ستر بار بندہ میرا اوپر صلوات
۱۸ بھیجنے میں تم پر سبقت کرتا ہوں اور کافی میں حدیث ہے کہ جب ذکر صلوات محمد

و آل محمد کے دعا مقبول نہیں اور حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق سے
عرض کیا کہ خدا نے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دعا کرو میں مستجاب کرتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں اور مستجاب
نہیں ہوتی ہے فرمایا کہ گمان رکھتا ہے کہ خدا نے تعالیٰ خلاف وعدہ کرے گا نہیں فرمایا کہ سبب اسکے
مستجاب نہیں ہوتی ہے پس اطاعت اسکی کرے اور اس راہ سے کہ چاہیے دعا کرے
البتہ مستجاب ہو کہا کہ وہ راہ کونسی ہے فرمایا کہ اول حمد خدا کی کرے اور اسکی نعمتوں کا ذکر کرے
اور خدا کا شکر کرے پس صلوات محمد اور انکی آل پر بھیجے اور اپنے گناہوں کو یاد کرے
اور اقرار گناہوں کا کرے اور استغفار کرے اسکے بعد اس راہ سے دعا کرے کہ مستجاب ہو پس
پانچواں سبب الحاح و زاری ہے دعا میں کرنا چنانچہ حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ روایت ہوئی ہے کہ واللہ
الحاح اور مبالغہ نہیں کرتا ہے کوئی بندہ مومن اپنی حاجت میں خدا سے مگر یہ کہ خدا برلاتا ہے حاجت
اسکی اور رجال الصالحین میں ہے کہ وقت دعا کے دل نرم ہو اور [illegible] و تضرع ہو کہ دعا قبول ہو
اور [illegible] کی [illegible] نہیں ہوتی ہے اور خدا نے تعالیٰ تضرع والوں کو دوست رکھتا
ہے پس آنکھ سے آنسو جاری کرے اور اگر آنسو نہ نکلیں تو سعی کرے آنسو نکلنے میں
اور [illegible] رونے والوں کی بنا وے اور [illegible] [illegible] اگر آنسو بقدر
سر مگس کے ہو کہ یہ علامت اجابت ہے [illegible] تعالیٰ چشم گریاں کو دوست رکھتا ہے
اور جس وقت کہ ایک آدمی ایک جماعت میں سے روتا ہے پس خدا نے تعالیٰ اس جماعت کو وسطے ایک
آدمی کے سبب اسکے رحم کرتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جس وقت رقت ہو اجابت کی [illegible] چاہیے
اور حالت دعا [illegible] [illegible] میں [illegible] دعا کرنا چاہیے کہ بلا و مصیبت میں جو دعا مانگے
مستجاب ہو اور آسمان سے قریب تر ہے مگر نہ ہو ملائکہ اجابت دعا ... کہتے ہیں یہ کوئی
آواز [illegible] [illegible] اور اس سے پہلے [illegible] [illegible] ... [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] اللّٰہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ وَاَنْتَ فَاطِرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَاَنْتَ
الْمُحْسِنُ وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَاَنْتَ ذُو الْاِحْسَانِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ پس دعا کرنا شروع کرے اور جمال الصالحین میں ہی کہ ایک بندہ
دوزخ میں ستر خریف تک رہا اور ہر خریف ستر برس کا ہوتا ہی بعد اسکے سوال کیا خدا سے
کہ بحق محمد و اہلبیت رحم کر مجھ پر وحی کی خدا نے جبرئیل کو کہ نکالو اسے آگ سے اور فرمایا
کہ کتنے دنوں تک تو آگ میں رہا اسنے کہا کہ میں شمار نہیں کر سکتا پس خدا نے تعالی نے فرمایا
کہ قسم اپنے عزت و جلال کی کہ اگر سوال نکرتا تو ساتھ انکے اور اسکے اہلبیت کے تو طول
دیتا میں تیرے رہنے کو آگ میں اور لازم کیا ہی میں نے اپنی ذات پر کہ جو سوال کریگا
مجھ سے ساتھ حق محمد اور اہلبیت کے بخشونگا میں اسکو جو کچھ درمیان میرے اور اسکے
ہو اور تحقیق کہ بخشا میں نے تجکو آج کے دن اور حضرت امام محمد باقر سے لکھا ہی کہ فرمایا کہ
جو دعا کرے خدا سے ساتھ ہمارے یعنی وقت دعا کرنے کے متوسل ہو ہمسے رستگار ہوا اور
جسنے دعا کی بغیر ہمارے ہلاک ہوا اور ہلاکت طلب کی۔ یا تحقیق [illegible] مبالغہ کرنا دعا میں چنانچہ
کافی میں حضرت امام محمد باقر سے روایت ہی کہ جو شخص مبالغہ کرے دعا میں خدا تعالی
اسکی دعا قبول فرماتا ہی پس اگر ایک آدمی دعا کرے اپنے لئے تو چالیس مومنوں کی دعا مانگے اور
خدا مستجاب کرتا ہی دعا اسکی تجھکو پوشیدہ دعا کرنا چاہیے چنانچہ کافی میں حضرت امام
رضا سے لکھا ہی کہ جو ایک دعا کہ بندہ پوشیدہ کرتا ہی برابر ہی [illegible] ستر دعا سے علانیہ
سے ساتویں چالیس مومنین کو دعا میں شریک کرنا چاہیے اور اگر چالیس نہوں تو چار
ہوں کہ ہر ایک دس دس بار دعا کرے چنانچہ کتاب جمال الصالحین میں [illegible] حضرت
امام جعفر صادق سے کہ جو گروہ کہ چالیس مومن ہوں اور دعا کریں [illegible] خدا انکی دعا
مستجاب فرماتا ہی اور اگر چالیس نہوں [illegible] آدمی [illegible] کہ ہر ایک [illegible]
خدا قبول کرتا ہی اور اگر چار بھی نہوں تو ایک [illegible] آدمی چالیس مرتبہ دعا کرے [illegible]

کرتا ہے خدا اور اُسی کتاب میں ہے کہ جو شخص آمین کہے وہ بھی مثل دعا کرنے والے کے اجر میں
شریک ہے اور آنحضرت سے لکھا ہے کہ پدر بزرگوار میرے جس وقت غمگین کرتا تھا انکو کوئی
امر جمع کرتے تھے زنان و اطفال کو پس اُنکی دعا کرتے تھے اور یہ لوگ آمین کہتے تھے اور
مومنین غائب کو بھی دعا میں شریک کرنا چاہیے یعنی جب اپنے لیے دعا مانگے تو مومنین غائب
کے لیے بھی دعا مانگے چنانچہ جمال الصالحین میں حدیث ہے کہ دعا مومن کی واسطے اپنے
ایک دعا ہے اور جس وقت واسطے کسی مومن غائب کے دعا کرے پس آسمان اول سے ایک
فرشتہ ندا کرتا ہے کہ جو تو نے دعا برادر مومن کے لیے کی سو ہزار مثل اُس دعا کے تجکو عطا ہو
اور آسمان دوم سے ندا کرتا ہے کہ تجکو دو سو ہزار مثل اُسکے عطا ہوا اور ایسے ہی ہر ایک
آسمان پر عطا ہوتے ہوتے آسمان ہفتم سے ندا کرتا ہے جو دعا تو نے مومن غائب کو کی مثل اُسکے
سات لاکھ تجکو عطا ہووے بعد اُسکے خدائے تعالی فرماتا ہے کہ میں غنی ہوں اور ہرگز
فقیر نہوں میں تجکو ہزار ہزار مثل اُسکے عطا فرماؤں میں اور اُسی کتاب میں ہے کہ جو اپنے لیے
دعا مانگے سب مومنین کے لیے بھی دعا مانگے کہ موجب حاجت بر آنے کا ہے اور باعث زیادتی
رزق اور دفع بلا کا ہے خصوصاً اگر چالیس مومن کے واسطے دعا کرے اور پھر اپنے لیے دعا
کرے کہ مستجاب ہے اور آن حضرت صلعم سے لکھا ہے کہ نہیں ہے کوئی مومن کہ دعا کرے واسطے
مومنین و مومنات احیاء و اموات کے مگر یہ کہ دیتا ہے خدا اُسکو مثل اُسکے کہ دعا کی ہے واسطے
اُن لوگوں کے بعدد ہر ایک مومن و مومنہ کے کہ گذرے ہیں اور ہونگے اول دنیا سے
روز قیامت تک اور تحقیق کہ ایک بندہ کو حکم کرے گا خدا کہ طرف دوزخ کے لیجاویں
قیامت میں پس ملائکہ کھینچینگے اُسکو کہ جہنم میں لیجائیں اس حال میں مومنین و مومنات کہینگے اے
پروردگار یہ بندہ دنیا میں واسطے ہمارے دعا کرتا تھا شفاعت ہماری اُسکے حق میں قبول کر
پس خدا انکو شفیع اُسکا کرے اور وہ انکی شفاعت سے نجات پاوے اور ہر نماز کے بعد
و تعقیب میں ربنا اللّٰھم اغفر للمؤمنین و المؤمنات الاحیاء منہم و الاموات

والمسلمات کے خدائے تعالی العبد و ہر مومن [illegible] گذشتہ و آئندہ کے [illegible] روز قیامت واسطے
اسکے ثواب لکھے اور گناہ محو کرے اور درجہ بلند کرے [illegible] آٹھویں [illegible] الحاح [illegible] یہی ہے کہ جب دعا کر
آواز روئے ادب اور انصاف [illegible] کرے [illegible] اور انکے [illegible] طلب کرے
اور نیز اسیں چیز کو بھی کہ چاہتا ہے [illegible] طلب [illegible]
ہو [illegible] بھی اسی کتاب [illegible] دعا [illegible]
دعا کے [illegible] کہ خدا [illegible] مومن سے [illegible]
ہاتھ میں انگوٹھی عقیق و فیروزہ کی ہو [illegible] آئندہ
بیان ہوگی گیارھویں یہ کہ دعا ہاتھ اٹھا کر طلب کرے [illegible]
[illegible] دعا کرے اور ہاتھ اٹھانے کی حالت دعا میں فرمایا کہ [illegible]
پانچ وجہ سے ہے اگر دعا واسطے پناہ مانگنے کے ہے کسی چیز سے تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ
کی طرف کرے اگر دعا واسطے طلب روزی کے ہے کھول تو دونوں ہاتھ [illegible] اور ہتھیلیاں
اپنی طرف آسمان کے کرے اور اگر دعا از روئے تبتل ہے تو اشارہ کرے اپنی انگشت شہادت [illegible]
[illegible] تبتل سے خدا کرنا [illegible] اور قریب [illegible] خدا کا ہے اور اگر دعا از روئے ابتہال ہے
اٹھائے دونوں ہاتھ اوپر سر کے اپنے بلند کر اور ابتہال زاری کرنا ہے [illegible]
اور اگر دعا از روئے تضرع ہے حرکت دے اپنی انگشت شہادت کو [illegible] اپنے منہ کے
اور تضرع ڈرنا ہے گیارھویں آخر دعا میں ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ کہے خدا کہتا ہے کہ میرے بندہ نے [illegible] کی [illegible] متوجہ ہوا طرف
میرے اور مطیع ہوا [illegible] اور [illegible] حاجت اسکی اور [illegible]
میں لکھی ہے اس جگہ صرف اسی پر اکتفا کیا بارھویں [illegible] دعا کرے اپنے دونوں ہاتھوں
کو سر اور منہ پر پھیرنا چاہیے چنانچہ کافی میں حضرت امام [illegible] سے لکھا ہے کہ نہیں
اٹھاتا ہے [illegible] ہاتھ اپنے کو طرف خدا کے مگر یہ کہ شرم کرتا ہے خدا اس سے کہ [illegible] خالی پھیرے اسکے

ہاتھوں کو اوپر پھیرنا ہو آن ہاتھوں میں فضل اور رحمت ایسی جو کچھ چاہیے جس وقت کہ دعا کرے کوئی
تم میں سے چاہیے کہ دونوں کو کرے اپنے ہاتھوں کو ہتھیلی کے پیچھے سے اپنے منہ و سر پر پھیرے دوسری
روایت میں ہے کہ ملے اپنے منہ اور سینہ پر دونوں ہاتھوں کو بعد دعا کے اس واسطے کہ
جو ہاتھ دعا کے لیے اٹھا ہو وہ خالی رحمت سے نہیں ہوتا

فصل ۱۵۰ - اعمال و دعا سے زیادتی حافظہ و جاننا ایسے امور مورث نسیان

لب اللباب میں ہے کہ چند چیزیں ہیں مورث نسیان یعنی آنسے پرہیز رکھے کیس کا کھانا ترش کا چوہے
کا جھوٹا کھانا اور سیب ترش کا کھانا اور گشنیز یعنی دھنیے کا کھانا اور دو عورتوں کے
درمیان سے نکلنا اور جس کو سولی دی گئی ہو اسکو دیکھنا اور جوں کو پکڑ کر زندہ زمین پر
چھوڑ دینا اور نوشتہ قبر کا پڑھنا اور گناہ بہت کرنا اور امور دنیا میں بہت رنج کرنا کہ
تاریکی پیدا ہوتی ہے قلب میں بخلاف فکر کے امور آخرت میں کہ وہ روشن کنندہ قلب کا ہے
اور کثرت اشتغال و علائق اور اونٹوں کے درمیان سے نکلنا اور کئی امر باعث زیادتی
حافظہ کے ہیں مکارم الاخلاق میں ہے کہ کھانا شہد کا زیادہ کرتا ہے قوت حافظہ کو اور مصباح
میں ہے کہ کھانا اس گوشت کا کہ جو متصل گردن کے ہے اور کھانا حلوا اور مسور و کشمش و روٹی کا
باعث قوت حافظہ ہے اور خواجہ نصیر الدین طوسی نے کتاب آداب المتعلمین میں لکھا ہے کہ قوی تر اسباب
حفظ میں کوشش اور مواظبت کرنا ہے علم پر اور تھوڑی غذا کھانا اور نماز شب کو بخشوع و خضوع
پڑھنا اور پڑھنا قرآن کا خصوصاً آیۃ الکرسی کا اور درود بہت پڑھنا اور کندر کا کھانا شکر
سفید کے ساتھ اور اکیس دانے منقے سرخ کا ہر روز کھانا اور مصباح میں ہے کہ تجربات شیخ میں تحریر پایا گیا
کہ قوت حافظہ کے واسطے لیوے کندر و سعد و نبات سفید کو مساوی الوزن اور باریک پیس کر
نہار منہ کھاوے اور ہر روز بوزن پانچ درم کھائے تین دن تک اور پھر پانچ روز نہ کھاوے
پھر تین دن کھائے اور پانچ دن نہ کھائے اور اسی طور سے مجرب و آزمودہ ہے اور مصباح
میں آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی ارادہ حفظ قرآن یا علم کا رکھے چاہیے کہ لکھے

طرف ظاہر ہیں زعفران اور شہد سفید سے اور دھووے اور آب باران سے قبل اسکے کہ
آب باران زمین پر گرے اور تین روز تک ناشتہ پیے جو چاہے وہ حفظ ہو جاوے
اور دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فَاَنْتَ
مَسْئُوْلٌ لَمْ يُسْئَلْ مِثْلُكَ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ
وَاِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَصَفِيِّكَ وَمُوْسٰى كَلِيْمِكَ وَنَجِيِّكَ وَ
عِيْسٰى كَلِمَتِكَ وَرُوْحِكَ وَاَسْئَلُكَ بِصُحُفِ اِبْرَاهِيْمَ وَ
تَوْرَاةِ مُوْسٰى وَاِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَزَبُوْرِ دَاوٗدَ وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ وَحْيٍ اَوْحَيْتَهٗ
وَبِكُلِّ حَرْفٍ اَنْزَلْتَهٗ وَبِكُلِّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ وَبِكُلِّ سَائِلٍ
اَعْطَيْتَهٗ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اِذَا دَعَاكَ بِهٖ اَنْبِيَاءُكَ
وَاَصْفِيَاءُكَ وَاَحِبَّاءُكَ اسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَاَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ
اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِكَ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ
اَثْبَتَّ بِهٖ اَرْزَاقَ الْعِبَادِ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ
وَضَعْتَ عَلَى الْاَرَضِيْنَ فَاسْتَقَرَّتْ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ
دَعَوْتَ بِهِ السَّمٰوَاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ
الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ
وَضَعْتَهٗ عَلَى اللَّيْلِ فَاَظْلَمَ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ
وَضَعْتَهٗ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الْوَاحِدِ
الْاَحَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ الْعَزِيْزِ الَّذِيْ
مَلَاَ الْاَرْكَانَ كُلَّهَا الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الْمُطَهِّرِ يَا اَللّٰهُ
يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا مُهَيْمِنُ يَا قُدُّوْسُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُفْهِمَنِیْ حِفْظَ
الْقُرْاٰنِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ وَحِکْمَتِهٖ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَاکْفِنِیْ یَا کَافِیَ کُلِّ شَیْءٍ بِقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
وَاکْفِنِیْ کُلَّ شَیْءٍ وَاصْرِفْ عَنِّیْ کُلَّ ذِیْ شَرٍّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

فصل ۱۵۱ - ادعیہ مطلع ہونے حالات خواب میں

واضح ہو محمد بن جریر طبری نے کتاب آداب نمیرہ میں نقل کی حارث بن ربیع سے اور اسنے
اپنے باپ سے اور اسنے اپنے جد سے کہ اسنے فرزند سے کہا کہ ای فرزند جبکہ تجکو کوئی مہم پیش
آوے اسمیں عمل کر اور فرش طاہر پر سو رہ بستر لیکہ کوئی عورت تیرے پاس نہو اور سونیکے
پڑھ سات بار سورۂ وَالشَّمْسِ کو اور سات بار سورۂ وَاللَّیْلِ کو اور بعد اسکے کہہ اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ هٰذَا فَرَجًا وَّمَخْرَجًا پس نام حاجت کا لیکر سو رہے
ایک شخص خواب میں آکر تدبیر اسکی بیان کریگا شب اول یا سوم یا پنجم یا ہفتم میں یونس
کہتا ہے کہ ایک مرتبہ میں درد سر میں مبتلا ہوا اور ہرگز آرام نہیں ہوتا تھا پس اس طریقہ
کو میں عمل میں لایا شب اول دو شخص میرے خواب میں آئے ایک سرہانے دوسرا پائینتی
ایک نے انمیں سے سر میں جہاں درد تھا اس جگہ کو پکڑا اور کہا کہ حجامت کر اور سر نہ منڈوا
نہیں اور غذا نہ کر اس چیز سے جو چمٹ جانے والی ہو اور داخل کر انمیں انجیر اور زیتون کو
پس یونس کہتا ہے کہ میں نے اسطور سے علاج کیا صحت پائی اور تحفۂ شہید رحمۃ اللہ علیہ میں
پایا گیا کہ اگر کوئی چاہے کہ کسی چیز کو خواب میں دیکھے پس سیدھی کروٹ سے سو رہے
اور سورۂ وَالشَّمْسِ اور سورۂ وَاللَّیْلِ اور سورۂ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ اور سورۂ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ پڑھے اور کہے اَللّٰهُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ پس اس چیز کا نام لے
جو دریافت کرنا ہو پس کہے فَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا اسی شب

تو دیکھیگا ورنہ نہیں ایسا ہی منقول ہے کتاب خواص القرآن میں مذکور ہے کہ جو کوئی شب
جمعہ میں بعد نماز عشاء کے سو بار سورۂ کوثر اور ہزار بار درود پڑھے تو خواب میں جناب
رسول خدا صلعم کو دیکھیگا کتاب خواص القرآن میں مذکور ہے کہ اگر کوئی کسی مہم میں مبتلا ہو
اور فلاح اسکی نہ دیکھے تو اسکو چاہیے کہ غسل کرے اور لباس پاکیزہ پہنے اور بستر
طاہر پر سوئے لیکن بستر پر سونے سے پہلے اسکے سورۂ والشمس اور سورۂ الم نشرح اور
سورۂ والتین ہر ایک سات سات بار پڑھے خواب میں جو اسکی معلوم ہو جائیگی
انشاء اللہ تعالیٰ اور کتاب مفتاح الفلاح میں مذکور ہے کہ جو کوئی واسطے اطلاع ہونے خیر و شر کے
کسی کام میں وقت خواب اسکو پڑھے اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنْ یَّتَّخِذُوْا
عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْٓ اَوْلِیَآءَ ط اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ
نُزُلًا قُلْ هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِیْنَ ضَلَّ
سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ
صُنْعًا اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ
اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ذٰلِکَ جَزَآؤُهُمْ
جَهَنَّمُ بِمَا کَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ هُزُوًا اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا
خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا
لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِهٖ مَدَدًا قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰٓی اِلَیَّ اَنَّمَآ اِلٰهُکُمْ
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا
وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا اس کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَرِنِیْ بَیَاضًا وَّحُمْرَةً اِنْ کَانَ لِیْ فِیْ

اس جگہ نام کام کا لے پھر کہے خَیْرًا وَاِنْ کَانَ لِیْ فِیْ پھر اس جگہ نام کام کا لے
اور کہے شَرًّا فَاَرِنِیْ سَوَادًا پھر سوئے اسی سے خیر و شر سے مطلع ہوگا۔ اور
جمال الصالحین میں ہے کہ جو کوئی انبیا یا ائمہ علیہم السلام میں سے کسی کو یا کسی آدمی کو چاہے
کہ خواب میں دیکھے وقت سونے کے اول سورۂ وَالشَّمْس اور سورۂ وَاللَّیْل اور سورۂ
اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ اور سورۂ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور سورۂ قُلْ ھُوَ اللہُ
اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق
پڑھے اور ان سوروں میں سورۂ قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ سو بار پڑھے اور بعد ان کے
سو مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہے اور باوضو داہنی کروٹ
سے سووے جس کسی کو چاہے خواب میں دیکھے اور جو باتیں کرنا چاہے اس سے خواب میں
جواب بھی پاوے گا اور دوسری روایت میں ہے کہ طریقہ مذکور کو بجا لائے سوائے
اس کے اور جب سورے مذکورہ اور درود شریف پڑھ چکے تو اس دعا کو پڑھے
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یُوْصَفُ وَالْاِیْمَانُ یُعْرَفُ مِنْہُ مِنْکَ
بَدَأَتِ الْاَشْیَاءُ وَاِلَیْکَ تَعُوْدُ فَمَا اَقْبَلَ مِنْھَا کُنْتَ مَلْجَاَہٗ وَمَنْجَاہُ
وَمَا اَدْبَرَ مِنْھَا لَمْ یَکُنْ لَّہٗ مَلْجَاٌ وَّلَا مَنْجًا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ
فَاَسْئَلُکَ بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَسْئَلُکَ بِبِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ سَیِّدِ النَّبِیِّیْنَ وَبِحَقِّ عَلِیٍّ خَیْرِ الْوَصِیِّیْنَ وَبِحَقِّ
فَاطِمَۃَ سَیِّدَۃِ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
الَّذَیْنِ جَعَلْتَھُمَا سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اَجْمَعِیْنَ اَنْ
تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُرِیَنِیْ فُلَانًا یہاں پر نام اسکا لے
کہ جسکا خواب میں دیکھنا منظور ہو پس باوضو سیدھی کروٹ سووے اور روایت
میں ہے کہ اگر کسی میت کو خواب میں دیکھنا چاہے بغیر سورہ پڑھے اس دعا کو پڑھے

مذکور پڑھ کر آخر میں اسکو پڑھے اَنْ تُرِيَنِيْ فِيْ عِيَالِيَ الَّتِيْ هُوَ فِيْهَا اور جس رنج
کہ خواب میں دیکھ کر وحشت لیوے ۳ مرتبہ کہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ٥ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَمَا فِيْهِنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فصل ۱۵۲۔ اعمال دفع وباء

مروی ہے کہ جب فصل وبا شروع ہو تو ہر وقت اس دعا کو پڑھا کرے بلکہ یہی دعا
لکھ کر اپنے دروازہ پر لٹکا دے تو حق تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اپنی حفاظت میں
رکھیگا اور وہ دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ يَا وَلِيَّ النِّعَمِ وَيَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ
وَيَا سَامِعَ الدُّعَاءِ اَجِرْنِيْ عَنِ النَّقِمَاتِ وَالْمَرَضِ وَالْوَبَاءِ وَالْبَلَاءِ بِحَقِّ مُحَمَّدِ
نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ
الْمُجْتَبٰى وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ بِكَرْبَلَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ اور جب وبا شدت ہو اور کسی
طرح دفع نہ ہو تو چاہیئے کہ ایک مینڈھا بقیمت حلال کا مول لیوے اور سات
مرتبہ اوسکے کان میں یہ دعا پڑھے اسکے بعد اسکو ذبح کرے اور گوشت پکا کے کھا
تو وہ محفوظ رہیگا اور جو شخص اسکی بوٹی یا شوربا کھائے اسکو حق تعالیٰ اپنی حفاظت میں
رکھیگا اور چاہیئے کہ ہڈی و کھال وغیرہ اسکا دفن کر دے اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ يَا مُؤْمِنُ يَا
مُهَيْمِنُ يَا مُؤْمِنُ سَلِّمْنَا مِنَ الْوَبَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ الْاَمَانُ
الْاَمَانُ الْاَمَانُ يَا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ
وَاَلْبِسْنَا لِبَاسَ الْعَافِيَةِ يَا دَافِعَ الضُّرِّ وَالْبَلَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

اللہ الامان الامان الامان اجعل لی فرجا ومخرجا ایاک نعبد وایاک نستعین یا جبار یا غفار یا ستار خلصنا من الوباء یا اللہ یا اللہ یا اللہ الامان الامان الامان یا ذا النعمۃ السابغۃ یا ذا الکرامۃ الظاھرۃ یا ذا الحجۃ البالغۃ خلصنا من الوباء یا اللہ یا اللہ یا اللہ الامان الامان الامان یا رجاء یا مرتجی یا عظیم الرجاء یا سمیع الدعاء یا ملیکا لا یرام یا لطیفا لا یضام یا قیوما لا ینام خلصنا من الوباء یا اللہ یا اللہ یا اللہ الامان الامان الامان یا قائما لا یزول ادفع عنا الوباء یا اللہ یا اللہ یا اللہ الامان الامان الامان بحق محمد ن المصطفی یا حی یا قیوم یا لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۝

فصل ۱۵۳ - اعمال و ادعیہ متعلق بیماران

رسالہ الماس تحفۃ المحتاج ولسان المتقین میں ادعیہ امراض بہت تحریر ہیں مگر بسبب طوالت بالفعل چند دعائیں تحریر کیجاتی ہیں۔ واضح ہو کہ اول کھانا خاک تربت جناب امام حسین کا ہر کسی کو باعث شفائے جمیع امراض ہے بشرطیکہ باعتقاد خالص اسکو کھاوے اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ بقدر نخود کے یا اس سے کم خاک تربت جناب امام حسین لیوے اور اسکو سر و آنکھوں پر رکھے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰھُمَّ بِحَقِّ ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ وَبِحَقِّ مَنْ حَلَّ بِھَا وَثَوٰی فِیْھَا وَبِحَقِّ جَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَالْاَئِمَّۃِ مِنْ وُلْدِہٖ وَبِحَقِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْحَافِّیْنَ بِہٖ اجْعَلْھَا شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ وَّبُرْءًا مِّنْ کُلِّ مَرَضٍ وَّنَجَاۃً مِّنْ کُلِّ اٰفَۃٍ وَّحِرْزًا مِّمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ ۔ اور اگر آب نیسان ہو تو اسکے ہمراہ اس خاک پاک کو کھائیں۔ اور کتاب جلاء العیون میں ہے کہ خاک تربت بقدر نخود

پاکیزہ میں رکھے اور بوسہ دے اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ
التُّرْبَةِ الْمُبَارَكَةِ الطَّاهِرَةِ وَرَبَّ النُّوْرِ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ وَرَبَّ
الْجَسَدِ الَّذِیْ سَكَنَ فِیْهِ وَرَبَّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُوَكَّلِیْنَ بِهٖ اِجْعَلْهُ
لِیْ شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ پس نام عارضہ کا لے پس ایک گھونٹ پانی کا پیوے اور کہے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَّسَقَمٍ

حق تعالیٰ ببرکت تربت کے ہر علت والم و غم و ہم کو دور کرے جمال الصالحین میں ہے کہ اس
دعا کو تین مرتبہ پڑھ کر تربت پر پھونکے تاکہ اثر کرے وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّشِفَآءً مِّنْ كُلِّ اٰفَةٍ اِنَّكَ
عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ نیز اُسی کتاب مذکور میں ہے کہ ایک شخص خدمت جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آنحضرت سے سنا ہے میں نے کہ تربت مبارک اور
کسی علت کے نہ گذرے مگر آنکہ اسکو ہضم و تحلیل کرے فرمایا کہ ہاں ایسا ہی ہے اس شخص
نے عرض کیا کہ میں نے خاک تربت کو کھایا فائدہ مجکو نہوا آپ نے فرمایا کہ اس تربت کی ایک
دعا ہے کہ اگر اسکو نہیں پڑھیں تو اثر نہ کرے اور جسوقت چاہیے کہ خاک تربت اٹھاوے تو
کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِیْ قَبَضَهَا وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ
النَّبِیِّ الَّذِیْ خَزَنَهَا وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ حَلَّ فِیْهَا
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَهَا شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ
وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّحِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ پس تربت کو پارچہ میں باندھے
اور اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھے اور جسوقت کھاوے پہلے اول بوسہ دے اور دونوں
آنکھوں پر رکھے اور نخود سے زیادہ نہ کھاوے جو کوئی نخود سے زیادہ کھاوے گا
گویا ایسا ہے کہ خون اور گوشت ہمارا کھایا اور روایت دوسری میں وارد ہے کہ جو بقصد دوا
کے نہ کھاوے ایسا ہے کہ گوشت اور خون ہمارا کھایا کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ

ایک شخص نے حضرت امام محمد باقرؑ سے شکایت کی کہ دو عارضے مجکو ہیں کہ علاج سے
اُن دونوں میں سے ایک عارضہ زیادہ ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ تربت حضرت امام حسینؑ کی
کس واسطے نہیں کھاتا ہے عرض کیا کہ میں نے بہت کھائی مگر آرام نہیں ہوا پس آنحضرت
کو سنکر غصہ آیا میں نے کہا کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
پس آنحضرت مکان میں تشریف لیجاکر بقدر تھوڑی خاک تربت لائے اور فرمایا کہ اسکو
تناول کر لیں میں نے کھائی اسی وقت شفا پائی فرمایا کہ یہ وہی ہے کہ جسکو تو کہتا ہے کہ
بہت کھائی مگر شفا نہ پائی پس عرض کیا میں نے کہ یا مولا اس میں کچھ آپکا عمل ہے مجکو بھی تعلیم
فرمائیے پس فرمایا کہ جب چاہے تو تربت مقدس اٹھاوے چاہیے کہ آخر شب میں
غسل کرے اور جامہ پاک پہن کر خوشبو لگا کر مشہد مقدس میں جا کر نزدیک بالائے سر
مبارک حضرت کے چار رکعت نماز ادا کرے رکعت اول میں بعد الحمد گیارہ مرتبہ قُلْ يَا
اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد ایک مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اور
تشہد میں پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَقًّا حَقًّا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عُبُوْدِيَّةً وَّرِقًّا
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَ
سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پس رکعت دوم کو
تمام کرے اور سلام پڑھ کر دو رکعت دیگر شروع کرے اس طرح پر کہ رکعت اول میں
بعد الحمد گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور رکعت دوسری میں بعد الحمد گیارہ مرتبہ
اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ اور تشہد مذکور پڑھے بعد سلام کے تسبیح پڑھے اور ہزار مرتبہ شکراً
للّٰہ کہے پس سر اٹھاوے اور دونوں ہاتھوں کو تربت مقدس پر رکھ کر کہے يَا مَوْلَايَ
يَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنِّيْ اٰخِذٌ مِنْ تُرْبَتِكَ بِاِذْنِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا

شِفَآءً مِنْ كُلِّ دَآءٍ وَعِزًّا مِنْ كُلِّ ذُلٍّ وَاَمَانًا مِنْ كُلِّ خَوْفٍ وَغِنًى مِنْ
كُلِّ فَقْرٍ لِيْ وَلِجَمِيْعِ اِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ پس تین مرتبہ تین انگلیوں سے تربت
میں سے خاک اٹھاوے اور کپڑے میں باندھے اور اسکے سر کو بند کرکے مہر کریں کہ
نگینہ مہر کا عقیق کا ہو اور اسپر مَا شَآءَ اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
کندہ ہو اگر نزدیک خدائے تعالیٰ کے نیت تیری صادق ہو تو وزن اس سب تربت
کا سقت مثقال ہو نہ زیادہ و نہ کم جب خاک پاک اسطرح پر اٹھاوے گا وہ خاک
تربت شفا جمیع امراض کی ہوگی اور مخفی نرہے کہ ایک مثقال ۴ ماشہ کا ہوتا ہے
حالانکہ وزن مثقال میں اختلاف زیادہ ہے مگر اقویٰ یہی وزن ہے اور دوسرا
طریقہ یہ ہے کہ کفعمی میں جناب امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تربت مقدسہ شفا ہے
ہر مرض کی اور امن ہے ہر خوف سے پس وقت اٹھانے تربت مقدسہ کے یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الطِّيْنَةِ وَبِحَقِّ الْمَلَكِ الَّذِيْ
قَبَضَهَا وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ الَّذِيْ
خَزَنَهَا وَاَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْوَصِيِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِيْ
حَلَّ فِيْهَا اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَجْعَلَهَا شِفَآءً مِنْ كُلِّ
دَآءٍ وَّاَمَانًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّحِفْظًا مِّنْ كُلِّ سُوْٓءٍ پس پارچہ پاکیزہ میں
صرہ باندھے اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھے دوسرے عمل [illegible] ہے کہ واسطے
شفائے علیل کے ہے طریقہ اسکا یہ ہے کہ پانچ سیر گیہوں لیں اور انکو صاف کریں بعد
اسکے بیمار کو چت لٹائیں اور ان گیہوں کو آہستہ آہستہ اس بیمار کے سینہ پر
ڈالیں اور اس دعا کو پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اِذَا
سَئَلَكَ بِهِ الْمُضْطَرُّ كَشَفْتَ مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّمَكَّنْتَ لَهٗ فِي الْاَرْضِ
وَجَعَلْتَهٗ خَلِيْفَتَكَ عَلٰى خَلْقِكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ

وَاَنْ تُشَافِيَنِيْ مِنْ عِلَّتِيْ جب سب گیہوں کو اس مریض کے اوپر ڈال چکیں تو اس مریض
کو اٹھا کر بٹھائیں اور سب گیہوں کو اس سے علیحدہ کریں اور ان گیہوں کے چار حصے
کر کے چار مساکین اور محتاج کو دیویں بسبب کرنے اس عمل کے انشاء اللہ مریض بہت جلد
ف ۷ شفا پاویگا تجربہ سے عمل گذشتہ ہے کہ یہ بھی باعث شفائے عاجل ہے طریقہ اسکا
اسطرح شیخ بہاء الدین علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ جس بیمار کو شفا نہ ہوتی ہو تو اسے چاہیے
کہ تین یا پانچ یا سات گوسفند مول لے کہ کوئی انمیں سے عیب دار نہ ہو اور انمیں سے
ایک ایک کو گرد بیمار کے پھراویں اور وقت پھرانے کے اس دعا کو پڑھتے جائیں اَللّٰهُمَّ
يَا مُنْزِلَ الشِّفَاءِ وَمُذْهِبَ الدَّاءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْ
عَلٰى هٰذَا الْمَرِيْضِ الشِّفَاءَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور بعد
اسکے ان سب گوسفندوں کو ذبح کریں اور گوشت انکا مستحقین کو تقسیم کر دیں
انشاء اللہ اس عمل کے کرنے سے وہ مرض اسکا جسمیں وہ مبتلا ہو جاتا رہیگا چوتھا
ف ۸ عمل کسو تر یہ ہے چاہیے کہ اس دعا کو کاغذ سفید باریک پر اور نام مریض اور اسکی
ماں کا لکھ کر گیہوں کے آٹے میں رکھکر گوندھ کر پیالی کے منہ میں رکھکر لٹکوا دے اور
یہی دعا پڑھکر تین بار گرد سر مریض کے پھرا کر چھوڑ دے تین روز تک یہی عمل کرے
اور دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ الطَّيْفُوْنِيَّةُ مِنْ اس جگہ نام مریض کا اور
مریض کی ماں کا لکھے لَحْمُهٗ بِلَحْمِهٖ وَدَمُهٗ بِدَمِهٖ وَعَظْمُهٗ بِعَظْمِهٖ
وَشَعْرُهٗ بِشَعْرِهٖ وَجِلْدُهٗ بِجِلْدِهٖ وَمُخُّهٗ بِمُخِّهٖ فَتَقَبَّلْ
مِنْ اس جگہ نام مریض کا اور اوسکی ماں کا لکھے وَاشْفِهٖ سَرِيْعًا
بِمُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
یہ عمل واسطے جمیع امراض کے مجرب ہے اور آزمودہ ہے منقول ہے کہ جو کوئی اس دعا کو
خاک تربت جناب امام حسین سے کاسہ چینی پر لکھکر آب نیسان یا گلاب یا آب خالص سے

دم کر کے مریض کو پلاوے تو حق تعالیٰ اسے صحت دیگا وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ
شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۤءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَنُنَزِّلُ
مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ بحار الانوار میں مروی
ہے کہ واسطے جمیع امراض واسقام کے اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے یَا
مَنِ اسْمُهٗ دَوَاۤءٌ وَّذِكْرُهٗ شِفَاۤءٌ يَا مَنْ يَّجْعَلُ الشِّفَاۤءَ فِيْمَا يَشَاۤءُ
مِنَ الْاَشْيَاۤءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ شِفَاۤئِيْ مِنْ
هٰذَا الدَّاۤءِ فِي اسْمِكَ يَا اللّٰهُ دس بار اور یَا رَبِّ دس بار سفینۃ النجاۃ
میں ہے کہ یہ وہ دعا ہے کہ جناب امیرؑ سے روایت ہے کہ جو مریض اسکو پڑھے شفا پاوے
انشاء اللہ اور نہایت مجرب ہے واسطے ہر مرض کے اِلٰهِيْ كُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ بِنِعْمَةٍ
قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِيْ وَكُلَّمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِبَلِيَّةٍ قَلَّ لَكَ
عِنْدَهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ شُكْرِيْ عِنْدَ نِعَمِهٖ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَ
يَا مَنْ قَلَّ صَبْرِيْ عِنْدَ بَلَاۤئِهٖ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى
الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ وَيَا مَنْ رَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ يُعَاقِبْنِيْ
عَلَيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَاشْفِنِيْ
مِنْ مَرَضِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۔ صاحب تفسیر صافی لکھتے ہیں کہ
واسطے صحت بیماران کے سات سو تین مرتبہ پڑھے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحَانَكَ
اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ مکارم الاخلاق میں مروی ہے کہ جو کوئی اس دعا کو
لکھ کر اپنے پاس رکھے تمام دردوں اور آلاموں سے عافیت پاوے بِسْمِ اللّٰهِ وَ
بِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْۤ اَتْقَنَ
كُلَّ شَيْءٍ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجَعُ سَكَّنْتُكَ

یَا الَّذِیْ سَکَنَ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ صُبَّ
عَلَیْكَ اَیُّهَا الْوَجَعُ بِاللّٰهِ الَّذِی اتَّخَذَ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا وَکَلَّمَ
مُوْسٰی تَکْلِیْمًا وَنَفَخَ فِیْ عِیْسٰی مِنْ رُوْحِ الْقُدُسِ وَبَعَثَ مُحَمَّدًا
بِالْحَقِّ نَبِیًّا لَمَّا سَکَنْتَ عَنْ نام اپنا اور اپنے باپ کا لکھے اِلٰی مُدَّۃٍ
مَحْدُوْدَۃٍ وَلَا قُوَّۃَ سفینۃ النجاۃ میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے جناب امیرؑ کو جو رنجور
تعلیم فرمائی کہ وہ حضرت بیمار تھے کہ یہ حصین میں دعا کو وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
تَعْجِیْلَ عَافِیَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِكَ وَخُرُوْجًا مِنَ الدُّنْیَا اِلٰی
رَحْمَتِكَ اور اسی کتاب میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بعض اپنے فرزندوں
میں سے کہ بیمار تھے تعلیم فرمایا کہ کہیں وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِكَ وَدَاوِنِیْ
بِدَوَائِكَ وَعَافِنِیْ مِنْ بَلَائِكَ فَاِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
صاحب تفسیر عیاشی لکھتے ہیں کہ یا سلام کو جو کوئی سو مرتبہ بیمار کے سر پر پڑھے شفا
پاوے اور ہر واسطے ہر علت کے پڑھنا اس اسم کا مجرب ہے اور بہت کثرت اَلْحَمْد کا
شفا ہے ہر کو قت سے صحیح الروایات میں ہے ابن عباسؓ نے سعید سے روایت کی
ہے کہ کہا کہ ایک مرض میں مبتلا ہوا میں کہ تمام اطبا اسکے علاج سے عاجز آئے میرا
باپ ایک دن مجکو بیمارستان میں لے گیا اور سب اطبا کو جمع کیا باتفاق انھوں نے کہا
کہ یہ وہ مرض ہے کہ علاج اسکا سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا جسوقت کہ ایسے
کلمات زبان سے سنے میں نے مایوس اور نہایت تنگ دل ہوا میں کہ ایکدن ایک
کتاب کی پشت پر یہ دعا باسناد لکھی پائی میں نے کہ عن الصادق علیہ السلام یرفعه
عن آبائه عن النبی صلعم قال من کان به مرض فقال عقیب الفجر
اربعین مرة ومسح بیده علیها ازالها الله تعالی عنه وشفاه وهی هذه
یعنی حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے آبائے طاہرین سے اور ان بزرگوار نے جناب سید المرسلین صلعم

سے نقل کیا ہے کہ جس شخص کو کوئی مرض ہو وہ چالیس دن تک صبح کے وقت چالیس مرتبہ تمام
مرض پر ہاتھ پھیر کر پڑھے مرض کو خدا زائل کرے اور شفا دے وہ دعا یہ ہے بِسْمِ
اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ
الْوَکِیْلُ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پس سعید کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا شافی مطلق نے بقدرت کاملہ
خود مرض کو مجھ سے دفع کیا میں نے اپنے باپ کو اپنی صحت سے خبر دی شکر خدا
بجا لائے اور ایک طبیب سے ذکر کیا کہ وہ کفار ذمی سے تھا متعجب ہوا میرے پاس آیا
تمام حکایت اس سے بیان کی میں نے اور وہ طبیب ایمان لایا اور مسلمان ہوا اور صاحب
تفسیر صافی سے لکھتے ہیں کہ دعائے مذکور کو بعد نماز صبح کے چالیس مرتبہ پڑھے چالیس صبح جب
چالیس روز تک اس دعا پر مداومت کرے شفا پاوے اور بعد ازاں تجربہ پہونچا ہیں
دعا سے نقل کیا ہے اور کتاب مکارم میں اور ابن ادریس رحمہ اللہ نے کتاب سرائر میں حضرت امام جعفر صادق ع
سے روایت کی ہے کہ جو کوئی دعائے مذکور کو ہر روز تین مرتبہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ ہر
طرح کی بلا اس سے دفع کرے گا کہ کمترین ان میں سے خورہ ہے اور شیخ طوسی رح نے کہا ہے کہ
تعقیب صبح میں اس دعا کو پڑھے کتاب بحار الانوار میں دعائے تجربہ واسطے سائر
امراض کے مروی ہے کہ ہاتھ رکھ کر مقام علت پر پڑھے اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجَعُ وَارْتَحِلِ
السَّاعَۃَ مِنْ ھٰذَا الْعَبْدِ الضَّعِیْفِ سَکَّنْتُکَ وَرَحَّلْتُکَ بِالَّذِیْ
سَکَنَ لَہٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اگر ایک بار پڑھنے میں
دفع نہ ہو تو چاہیے کہ تین بار پڑھے انشاء اللہ دفع ہوگا تفسیر عیاشی میں ہے کہ حضرت امام
محمد باقر ع سے روایت ہے فرمایا کہ بیمار کے اہل میں جو کوئی بڑا مہربان ہو چاہیے کہ ہاتھ اپنا
بیمار کے سر پر رکھے اور کہے بِسْمِ اللّٰہِ تین بار اور پھر کہے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ تین بار اور
بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ تین بار پھر [illegible] کے سر پر ہاتھ رکھے تا بیمار اسکی برکت سے

شفا پاوے اور اُسی کتاب میں مروی ہے کہ سید عابد زوجہ مریض کا پکڑنا اچھا ہے اور سات بار سورۂ الحمد پڑھ کر یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اَزِلْ عَنْہُ الْعِلَلَ وَالدَّآءَ وَاَعِدْہُ اِلَی الصِّحَّۃِ وَالشِّفَآءِ وَاَمِدَّہٗ بِحُسْنِ الْوِقَایَۃِ وَرُدَّہٗ اِلٰی حُسْنِ الْعَافِیَۃِ وَاجْعَلْ مَا نَالَہٗ فِیْ مَرَضِہٖ ھٰذَا مَادَّۃً لِّحَیٰوتِہٖ وَکَفَّارَۃً لِّسَیِّاٰتِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور جو مریض اس سے اچھا نہو تو ستر بار سورۂ الحمد پڑھے کہ اُسکے سبب سے اچھا ہوگا انشاء اللہ اور اُسی کتاب میں ہے کہ منقول اُن کلمات سے کہ آنحضرت صلعم سے روایت ہوئے ہیں کہ جو مریض اُن کلمات سے دعا کیا جائے اللہ اُسکو شفا دیتا ہے مگر یہ کہ قضا جاری ہو چکی ہو کہ وہ اُس مرض سے مرجاوے اور کلمات یہ ہیں اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اور اُسی کتاب میں ہے کہ منقول اس دعا کے اور وارد ہوا ہے کہ مریض اُسکو پڑھ کر چاہیے کہ دعا کرے وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْ ھٰذَا الْمَرَضَ مِنَ الْکَثِیْرِ الَّذِیْ تَعْفُوْ عَنْہُ وَتُبْرِیُٔ مِنْہُ اُسْکُنْ اَیُّھَا الْوَجَعُ وَارْتَحِلِ السَّاعَۃَ عَنْ ھٰذَا الْعَبْدِ الضَّعِیْفِ سَکَّنْتُکَ وَرَحَّلْتُکَ بِالَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ مَا فِی اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جو اس دعا کے ایک دفعہ کے پڑھنے سے مرض اچھا نہو مکرر پڑھے انشاء اللہ مرض سے نجات پاوے اور منقول اُسکے کہ ائمہ سے روایت ہے کہ اس دعا کو ترتیب حضرت امام حسین علیہ السلام سے جامع شیخ ہے آپ کے قلم سے لکھا اور صاحب علم اُسکو پیے شفا پاوے دعا یہ ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ طٰہٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا

وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا
غَفُوْرًا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ اَلْاٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ
قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اُرْدُدْ عَنْ فُلَانِ
بْنِ فُلَانٍ الْحَرَّ وَالْبَرْدَ وَالْمَلِيكَةَ وَجَمِيْعَ الْاٰلَامِ وَالْاَسْقَامِ وَ
الْاَعْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ وَالصُّدَاعِ طٰسٓمٓ طٰسٓ بِاَسْمَاءِ اللّٰهِ حٰمٓ عٓسٓقٓ
كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَوٰتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ
الطَّاهِرِيْنَ يَا مَنْ لَا تَزُوْلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزِلْ
كُلَّمَا بِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنْ مَرَضٍ وَّسُقْمٍ وَّاَلَمٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَصَلَوَاتُهٗ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاٰلِهٖ
اَجْمَعِيْنَ ۝ فائدہ دعائے نور کہ یہ دعا حضرت فاطمہ عم کی ہے کہ واسطے دور ہونے تپ
کے حضرت سلمان فارسی رض کو تعلیم فرمائی تھی اور اونھون نے اہل مکہ کو تعلیم کی کہ
ہزار آدمیون سے زیادہ نے شفا پائی صبح و شام کے وقت اسکو پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ
عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ
مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَاَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ فِيْ
كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِيٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ
بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّبِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّعَلَى السَّرَّاۤءِ وَالضَّرَّاۤءِ مَشْكُوْرٌ وَّصَلَّى
اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ۝ حدیث میں آیا ہے کہ جب
انسان کسی آفت و بلا سخت یا مرض شدید میں مبتلا ہو تو یَا رَؤُفُ بتعداد جس قدر زیادہ

جلدی اُس سے نجات پاوے - اور حدیث مین آنحضرت صلعم سے منقول ہی کہ قبل پہونچنے
زمین کے آب باران لیکر کسی برتن پاکیزہ مین رکھکر اُس پر سورۂ الحمد اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہر ایک سورہ کو ستر ستر مرتبہ پڑھے
پھر وہ پانی مریض کو پلاوے صبح و شام کو کیونکہ حضرت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ قسم ہی اُس شخص کی
کہ جسنے مجھے بحق طرف خلق کے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کوفت کو بدن سے اور ہڈیون سے
اور رگون سے اُس شخص کی دور کرتا ہے - اور روایت ہی کہ اس آیت کو لکھے اور مریض
اپنے پاس رکھے باعث اسکا ہی کہ شفا ہووہ آیہ یہ ہے وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى
مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ
عَلَيْهَا لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى سفینۃ النجاۃ
مین دعاے موسوم بہ کفایت البلا سے نقل ہوئی ہی کہ پڑھنا اُسکا مرض سے ایمنی کا
باعث ہی وہ یہ ہی اَللّٰهُمَّ بِكَ اُشَاوِرُ وَبِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ
وَبِكَ اَنْتَصِرُ وَبِكَ اَمُوْتُ وَبِكَ اَحْيٰى اَسْلَمْتُ نَفْسِيْۤ اِلَيْكَ
وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْۤ اِلَيْكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَقْتَنِيْ وَرَزَقْتَنِيْ وَسَتَرْتَنِيْ وَبَيْنَ الْعِبَادِ
بِلُطْفِكَ خَوَّلْتَنِيْ اِذَا هَرَبْتُ رَدَدْتَنِيْ وَاِذَا عَثَرْتُ اَقَلْتَنِيْ
وَاِذَا مَرِضْتُ شَفَيْتَنِيْ وَاِذَا دَعَوْتُكَ اَجَبْتَنِيْ يَا سَيِّدِيْ
اِرْضَ عَنِّيْ فَقَدْ اَرْضَيْتَنِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِيْنَ
کتاب مذکور مین ہی کہ واسطے محفوظ رہنے کے شر طاعون سے ہر روز یہ کلمات پڑھنا
چاہیے يَا مَنْ لَطِيْفٌ لَمْ يَزَلْ - اُلْطُفْ بِنَا فِيْمَا نَزَلْ - اَنْتَ الْقَوِيُّ
نَجِّنَا عَنْ قَهْرِكَ يَوْمَ الْخَلَلِ - اور اوسی کتاب مین وارد ہے کہ دعا

کہ مثل اُس دعا کے ہے کہ تعویذ کیا اُسکا جبرئیل علیہ السلام نے واسطے دفع تپ کے اور آنحضرت صلعم
کے کہتے تھے اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ یَا مُحَمَّدُ وَبِسْمِ اللّٰہِ اَشْفِیْکَ
وَبِسْمِ اللّٰہِ اُدَاوِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُعْیِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ شَافِیْکَ
بِسْمِ اللّٰہِ خُذْھَا فَلْتَھْنِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَلَآ
اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ جمال الصالحین میں ہے کہ واسطے تپ لرزہ کے اوپر تین
پارہ کاغذ کے لکھے اور ہر روز ایک کاغذ کو گلاب سے دھوکر پیوے وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ھطاث ھطلک ھہہ شِفَآءٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ
بحق اططا آطط ھل ترضی اططا طیط ھل ترضی اططا آصط
ھل ترضی اور اُسی کتاب میں ہے کہ واسطے تپ لرزہ کے اوپر مغز بادام کے لکھکر
ہر روز تین باداموں میں سے ایک کو کھاوے روز اول ایک طرف مغز بادام کے
بِسْمِ اللّٰہِ اور دوسری طرف سوما لکھے اور دوسرے دن ایک طرف بادام کے الرَّحْمٰنِ اور دوسری
طرف واسوما اور تیسرے دن ایک طرف بادام کے الرَّحِیْمِ اور دوسری طرف
وابرسوما لکھے اور از انجملہ طلسم واسطے عارضہ طحال[1] کے ہے کہ طب الائمہ میں مذکور ہے کہ لکھے
اس طلسم کو پوست آہو پر اور صاحب طحال کے بازوے چپ پر باندھے سات روز تک
انشاء اللہ تسکین پاویگا الترجمۃ لا س س س ح ح د م کدم لہ ویجیح
للہ صوہ وحجب مرحجب عرکا افطی بہ ھـ باب عوعاج
صل بصر س ھولیا موسعوف لو اور اُسی کتاب جمال الصالحین میں ہے کہ
واسطے عارضہ تلی کے مہینے کے آخر چہارشنبہ کو قبل از طلوع آفتاب لکھکر بازوے چپ پر
باندھے بعد نو دن کے کھولکر آب روان میں ڈالدے اور اگر ایک مرتبہ کے عمل سے
اچھا نہو تو دوسرے چہارشنبہ کو پھر عمل کرے الم المص الر الر المر المرا الم
الر الر حم حم حمعسق حم حم حم کھیعص طسم طس طسم الم الم الم ۴۶

[1] طحال عارضہ تلی کو کہتے ہیں ۱۲

یس ص ق ن ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکہما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا ووضع الکتاب فتری المجرمین مشفقین مما فیہ ایہا الطحال ارجع الی الموضع بحرمۃ محمد وآل محمد

ح ماح مح	ا و بدہ و بدہ	مح م د	
ح ماح مح	ا و بدہ و بدہ	رسد مح	
سا ما وطال	م م ر و	مح بدہ	
سا ما وطال	م م ر و	اطالح	

کتاب طب الائمہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت امام موسی کاظم سے ایک شخص نے طحال اپنے تلی کے درد کی شکایت کی کہ اسکے درد بہت ہوتا تھا اور بہت علاج کیا آرام نہوا آپ نے فرمایا کہ تھوڑا گراث لیکر گاے کے گھی میں بھونکر تین روز کھا وے صحت پاوے انشاء اللہ اور گراث نام دوا کا ہے۔ واسطے درد سر کے مکارم الاخلاق میں ہے کہ لکھے پوست آہو پر اور ڈورے میں باندھ کر سر پر باندھے بسم اللہ الرحمن الرحیم الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم نزل علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ وانزل التوراۃ والانجیل من قبل ہدی للناس وانزل الفرقان ان الذین کفروا بآیات اللہ لہم عذاب شدید واللہ عزیز ذو انتقام ان اللہ لا یخفی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء ہو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لا الہ الا ہو العزیز الحکیم ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب واخرج منہا مدموسا مدموسا

کتاب زبدۃ الدعوات میں واسطے دفع درد سر کے مروی ہے کہ اس تعویذ کو لکھے اور

پاس رکھے بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹ ٹ ٹ

ٹ فکشفنا ما به من ضر
فکشفنا ما به من ضر
فکشفنا ما به من ضر
ٹ فکشفنا ما به من ضر
فکشفنا ما به من ضر
ٹ فکشفنا ما به من ضر

فکشفنا ما به من ضر

ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص
ص ص ص ص ص ص ص ص ص ص ص ص ص

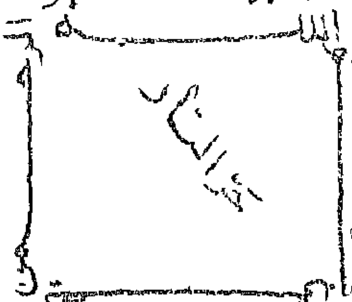
اس طرح اس تعویذ کے نیچے ص دس سطر میں لکھا گیا ہے اسی طرح ص دس دس سطروں میں لکھے اس طرح ایک سطر میں نو ص سے زیادہ نہ لکھے اور بعد دس سطروں کے ایک ص اور زیادہ لکھے اس طرح کہ لکھا ہے اور اس کے بعد یہ دعا ایک سطر میں لکھے

وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ

اور یہ سب لکھ کر دو مربع میں یعنی چاروں طرف تعویذ کے دائرہ میں اس عبارت کو لکھے

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ اور نام مریض کا اور اسکی ماں کا اس تعویذ کی پشت پر یعنی دوسری طرف لکھے اور اپنے پاس رکھے درد سر زائل ہو باذن اللہ تعالیٰ اور یہ آزمودہ اور مجرب ہے۔ کتاب طب الائمہ میں واسطے درد سر و حرارت کے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ لکھے واسطے سر درد اور حرارت کے مثل اسکے کہ جس طرح لکھا ہے



ایک نقش مربع اور اسکے درمیان میں لفظ حر النار ہو اس طریقے سے اس نقش کو لکھ کر پھر لکھے بِسْمِ اللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا

اور لکھو اذان اور اقامت کو ایک کاغذ پر اور سر پر لٹکائے بحکم خدا شفا پاوے اور مکارم الاخلاق میں ہے کہ واسطے درد نیم سر کے پوست آہو پر یا ایک کاغذ پر لکھ کر اگر مرد ہو تو اسکے سر پر باندھے اور اگر عورت ہو تو اسکے سر کے بالوں کے اندر رکھے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ مِنَ الْاَرْضِ اِلَى السَّمَاءِ كَانَ هَبَطَ جِبْرَئِيْلُ فَاسْتَقْبَلَهُ الْاَجْدَعُ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اَذْهَبُ اِلَى الْاِنْسَانِ فَاٰكُلُ شَحْمَ عَيْنِهٖ وَاَشْرَبُ مِنْ دَمِهٖ فَقَالَ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا تَذْهَبُ اِلَى الْاِنْسَانِ وَلَا تَاْكُلُ شَحْمَ عَيْنِهٖ وَلَا تَشْرَبُ مِنْ دَمِهٖ اَنَا الرُّقْيَةُ وَاللّٰهُ الشَّافِيْ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَلَّمَ۔ مکارم الاخلاق میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت صادق علیہ السلام سے شکایت کی درد چشم کی پس فرمایا آنحضرت نے

کہ خاک شفا کو ساتھ آب باران کے پس اُس شخص نے بوسطہ خاک شفا کے شفا پائی
حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسکے سر میں درد ہو اُسکو چاہیئے کہ دوا سے طین الحیر
لیکر آب باران کے ساتھ پیوے اور اگر جسم پر اُسکو ملے جسم کو بہت نافع ہو اور مجرب ہے
اور حدیث میں آیا ہے کہ امام موسی کاظم علیہ السلام سے شکایت ایک شخص نے بحری کی کی فرمایا
کہ منقی لیکر شب کو پانی میں بھگو کر صبح کو صاف کرکے پی بحکم خدا شفا پائیگا منقول ہے کہ یہ
صورت ههههه ٭ ٭ ع ع ع ع ع ع ع وهدی م اسم اعظم
ہے پس اسکو جسکسی کے قولنج یا درد شکم ہو اُسکے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھے اور صاحب علت
اسکو چاٹے لے شفا پاوے – واسطے بواسیر خواہ خونی ہو خواہ بادی یہ پڑھنا چاہیئے
اور آب دست لینا چاہیئے بیوی سایری سایرون انت ردن بحکم خدا شفا پاوے
اور حدیث جناب رسول صلعم سے ہے کہ حذر کرو مجذوم سے اسطور پر کہ انسان شیر سے
حذر کرتا ہے اور دوسری حدیث میں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ کلام نہ کرو مجذوم سے لیکن
جذامی سے تاوقتیکہ درمیان تمہارے اور اُسکے فاصلہ دو ہاتھ کا نہو اور مروی ہے
کہ حضرت جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خلال نکرو چوب انار اور بانس کی لکڑی سے
کہ یہ چیزیں جذام کو پیدا کرتی ہیں اور کتاب کافی میں آنحضرت سے منقول ہے کہ گوشت
میں سے غدود نکال ڈالو کہ وہ محرک جذام ہے اور طب الائمہ میں انہیں حضرات سے
منقول ہے کہ مجذوموں پر غور سے نگاہ نکرو کہ موجب انکے حزن کا ہوتا ہے اور اُنکے
نزدیک سے جلد راہ چلو ایسا نہو کہ تم بھی اسی مرض میں مبتلا ہو جاؤ مکارم الاخلاق میں
مروی ہے کہ اس دعا کو پڑھے اور لکھا کرے صاحب جذام کے لئے کاسے بسم اللہ
الرحمن الرحیم ۝ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب
الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملائکۃ رسلا اولی
اجنحۃ مثنی و ثلاث و رباع منقول ہے کہ ایک شخص نے خدمت حضرت امام

جعفر صادقؑ گیا دیکھا اسنے کہ آنحضرتؐ کی آنکھون مین آشوب ہے تب آگیا پس وہ شخص
محزون ہوکر واپس ہوا پھر دوسرے دن بخدمت آنحضرتؐ گیا تو دیکھا کہ آنحضرتؐ کی آنکھین
آشوب سے خالی ہیں اسنے پوچھا آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مین نے دعا پڑھی ہے جو تعویذ ہے
اور وہ یہ ہے أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللهِ أَعُوذُ بِقُدْرَةِ اللهِ أَعُوذُ بِعَظَمَةِ اللهِ
أَعُوذُ بِجَلَالِ اللهِ أَعُوذُ بِجَمَالِ اللهِ أَعُوذُ بِبَهَاءِ اللهِ أَعُوذُ
بِغُفْرَانِ اللهِ أَعُوذُ بِحِلْمِ اللهِ أَعُوذُ بِذِكْرِ اللهِ أَعُوذُ بِكَرَمِ
اللهِ أَعُوذُ بِرَسُولِ اللهِ أَعُوذُ بِآلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمْ عَلَى مَا أَجِدُ مِنْ عِلَّةِ عَيْنِي وَمَا أَخَافُ مِنْهَا وَأَحْذَرُ اللّٰهُمَّ
رَبَّ الطَّيِّبِينَ أَذْهِبْ ذَلِكَ عَنِّي بِحَوْلِكَ وَقُدْرَتِكَ
اور منقول ہے کہ تین مرتبہ اس دعا کو پانی پر پڑھے اور جسکی آنکھین دکھتی ہون اسکا منہ
اس پانی سے دھووے فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ
حَدِيدٌ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلَى أَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ
فَأَنَّى يُبْصِرُونَ - اور مکارم الاخلاق مین ہے کہ واسطے درد چشم کے تھوڑی سی
روئی لیوے اور اسکو پانی مین تر کر کے آنکھون پر رکھے اور کہے عَيْنُ الشَّمْسِ
فِي لُجَّةِ الْبَحْرِ يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ

فصل ۱۵۴ - دعاے طول العمر

روایت ہے ابن طاؤسؒ وغیرہ سے کہ روایت کی ہے جمیل بن دراج سے کہا انھون نے
کہ مین نے خدمت معصومؑ مین عرض کیا کہ سواے میرے کوئی شخص میری قوم مین باقی
نہین اور مین بھی شب و روز خوف ہلاکت رکھتا ہون فرمایا کہ اگر چاہتا ہے تو کہ عمر تیری
خداے تعالی زیادہ کرے تو بعد ہر فریضہ کے اسکو پڑھے اور باسناد دیگر ائمہ معصومین
سے مروی ہے کہ جو کوئی بعد ہر فریضہ کے ان کلمات کو کہے اللهم [illegible]

کہتا ہے کہ اس دعا پر میں نے مداومت کی اور استغفار بخشش و عشرت سے میں نے زندگی کی اور
بحار الانوار میں مجلسی علیہ الرحمہ نے ابو محمد ہارون سے نقل کی ہے کہ محمد بن حسن نے اس
دعا پر مواظبت کی ایک سو اٹھائیس ۱۲۸ سال کی عمر پائی اور بخشش و عشرت سے بسر کی آخر جب
اس دعا کا پڑھنا ترک کیا پس وفات پائی وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اِنَّ رَسُوْلَکَ الصَّادِقَ الْمُصَدَّقَ الْاَمِیْنَ صَلَوَاتُکَ
عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ قَالَ اِنَّکَ قُلْتَ مَا تَرَدَّدْتُ فِیْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ
کَتَرَدُّدِیْ فِیْ قَبْضِ رُوْحِ عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَکْرَہُ
مَسَاءَتَہٗ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ لِاَوْلِیَائِکَ
الْفَرَجَ وَالْعَافِیَۃَ وَالنَّصْرَ وَلَا تَسُؤْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَلَا فِیْ اَحَدٍ
مِّنْ اَحِبَّتِیْ اور اگر چاہے کہ فلاں فلاں اشخاص کی عمر دراز ہو تو بجائے اَحَدٍ مِّنْ
اَحِبَّتِیْ کے نام انکا لیوے یعنی بعد فِیْ نَفْسِیْ کے وَلَا فِیْ نَفْسِ فُلَانٍ وَّفُلَانٍ
کہے اور کتاب مجتبیٰ میں آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی چاہے کہ عمر اسکی
دراز ہو اور دشمنوں پر نصرت پاوے اور بری موت سے محفوظ رہے صبح و شام کو تین بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاَ الْمِیْزَانِ وَمُنْتَھَی الْعِلْمِ وَمَبْلَغَ الرِّضَا وَزِنَۃَ
الْعَرْشِ وَسَعَۃَ الْکُرْسِیِّ

فصل ۱۵۵ اعمال و اختیارات ایام ہفتہ

واضح ہو کہ روز جمعہ روز زہرہ ہے نیک ہے واسطے نکاح و تزویج کے اور روز جمعہ سردار
دنوں کا ہے اور بہترین عیدوں کا ہے اور اس دن میں ایک ساعت ہے کہ قبول ہوتی ہیں اس میں
دعائیں اور سنت ہے اس دن غسل کرنا اور حمام میں جانا اور سر منڈانا اور ناخن لینا اور
خطمی سے سر دھونا فقر کو دور کرتا ہے اور قبل نماز جمعہ کے سفر کرنا مکروہ ہے بلکہ روایت میں ہے کہ
جو کوئی سفر کرے قبل نماز جمعہ کے تو دعا کرتا ہے فرشتہ کہ نہ پھیرے اسکو خدا سے تعالیٰ اور نہ پائی

فضائل و اذکار و اعمال و نماز روز جمعہ کے فصل ۱۴۲ سے لغایت فصل ۱۴۹ بیان ہو چکے ہیں

فصل ۱۵۶ - اختیارات و اعمال روز و شب شنبہ

واضح ہو کہ روز شنبہ روز زحل ہے نیک ہے واسطے زراعت اور درخت بونے اور بر لانے حاجات کے اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ خدا نے مبارک کیا ہے واسطے میری امت کے صبح اور شام روز شنبہ و پنجشنبہ کو اور سب کاموں کے واسطے خوب ہے خصوصاً سفر کرنا کہ حدیث معتبر میں وارد ہوا ہے کہ اگر ایک پتھر پہاڑ سے جدا ہووے روز شنبہ کو البتہ حق تعالیٰ اسکو اسکی جگہ پر پھیر لاتا ہے اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی ناخن و شارب لے روز شنبہ و پنجشنبہ کو درد دندان و درد چشم سے عافیت پاوے اور تحفۃ الدعوات میں ہے کہ کلینی کتاب کافی میں حضرت امام جعفر صادق سے روایت کرتے ہیں کہ جو کوئی ترک کرے غذا شب شنبہ اور یکشنبہ کی پیہم جاتی ہے اس سے ایک قوت کہ کبھی نہیں آتی اسکی طرف چالیس روز تک۔ تحفۃ الدعوات میں حضرت رسول خدا صلعم سے روایت ہے کہ جو کوئی پڑھے شب شنبہ میں آٹھ رکعت نماز دو دو رکعت کرکے اور ہر رکعت میں بعد سورہ الحمد کے ایک مرتبہ سورہ کوثر اور قل ہو اللہ سات مرتبہ پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو تو ستر مرتبہ استغفار کرے تو ثواب اسکا مثل اس شخص کے ہے کہ حج کیا ہو اور گویا خرید کیا ہو ستر آدمیوں کو مشرکین سے اور آزاد کیا ہو انکو اور بخشے جائیں گناہ اسکے اگرچہ مثل کف دریا اور ریگ بیابان عالج کے اور بعدد قطرہائے باران اور بعدد برگ درختان کے ہوں اور گذرے صراط پر مثل برق کے تحفۃ الدعوات میں ہے اور جو کوئی پڑھے روز شنبہ کو چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے ہر رکعت میں بعد سورہ الحمد کے تین بار سورہ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ پڑھے بعد از فراغ نماز ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے خدائے تعالیٰ واسطے اسکے لکھے موافق عدد ہر یہودی اور یہودیہ کے عبادت ایک سال کی کہ اس سال کی راتوں میں عبادت خدا کی ہو اور دنوں میں اس سال کے روزے رکھے ہوں اور گویا خرید کیا ہو ہر یہودی اور یہودیہ کو اور آزاد کیا ہو اور گویا پڑھا ہو توریت و انجیل

اور قرآن کو اور خدا عطا کرے اسکو موافق عدد ہر یہودی اور ہر یہودیہ کے ثواب شہید کا
اور نازل کرے اسکی قبر میں ہزار نور اور پہنا دے اسکو ہزار حلہ اور روز قیامت کو نیچے سایہ
عرش کے اور بہشت میں داخل ہو بغیر حساب کے اور خدا تعالیٰ بموافق ہر حرف اسکے
ایک حور کو اس سے تزویج کرے اور اسکو ثواب صدیقوں کا عطا کرے اور بموافق عدد
ہر سورہ کے ثواب آزاد کرنے ہزار بندہ کا دے اور اس روز زیارت حضرت رسول خدا
صلعم کی اسطرح کہ کتاب خیر العابدین میں ہے پڑھے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ
وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ
الْحَسَنَةِ وَأَدَّيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ وَأَنَّكَ رَؤُفْتَ
بِالْمُؤْمِنِينَ وَغَلُظْتَ عَلَى الْكَافِرِينَ وَعَبَدْتَ اللهَ مُخْلِصًا
حَتَّى أَتَاكَ الْيَقِينُ فَبَلَغَ اللهُ بِكَ أَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِينَ
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ اللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ
الْمُرْسَلِينَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ وَأَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرَضِينَ
وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَنَبِيِّكَ وَأَمِينِكَ وَحَبِيبِكَ وَابْعَثْهُ
مَقَامًا مَحْمُودًا يَغْبِطُهُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَ
اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا إِلٰهِي فَقَدْ
أَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ ذُنُوبِي فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْهَا لِي يَا سَيِّدَنَا أَتَوَجَّهُ بِكَ وَبِآلِ نَبِيِّكَ

إِلَى اللهِ رَبِّكَ وَرَبِّي لِيَغْفِرَ لِي پھر کہے إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ يَا
سَيِّدَنَا يَا حَبِيبَ قُلُوبِنَا لَقَدْ عَظُمَ الْمُصِيبَةُ بِكَ حَيْثُ انْقَطَعَ عَنَّا
الْوَحْيُ وَحَيْثُ فَقَدْنَاكَ فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ يَا سَيِّدَنَا
يَا رَسُولَ اللهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ
الطَّاهِرِينَ هٰذَا يَوْمُ السَّبْتِ وَهُوَ يَوْمُكُمْ وَأَنَا فِيهِ ضَيْفُكَ وَ
جَارُكَ فَأَضِفْنِي وَأَجِرْنِي فَإِنَّكَ كَرِيمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ وَمَأْمُورٌ
بِالْإِجَارَةِ فَأَضِفْنِي وَأَحْسِنْ ضِيَافَتِي وَأَجِرْنَا وَأَحْسِنْ إِجَارَتَنَا
بِمَنْزِلَةِ اللهِ عِنْدَكَ وَعِنْدَ آلِ بَيْتِكَ وَبِمَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَهُ وَ
بِمَا اسْتَوْدَعَكُمْ مِنْ عِلْمِهِ فَإِنَّهُ أَكْرَمُ الْأَكْرَمِينَ

اور دعائے صحیفہ کاملہ بھی پڑھنا چاہیے کہ وہ دعا قبل مناجات حضرت امیر کے رسالہ ہذا میں تحریر ہوئی

فصل ۱۵۷ اختیارات و اعمال روز یکشنبہ و شب یکشنبہ

واضح ہو کہ روز یکشنبہ اول روز ساعت شمس ہے مبارک ہے بادشاہ کے پاس جانے کے لیے اور مناسب ہے واسطے اکثر کاموں کے اور دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ واسطے عمارت بنانے اور [illegible] کرنے کے خوب ہے اور جناب امیر نے فرمایا کہ یہ دن بہتر ہے واسطے درخت بونے اور بنا کرنے کے منتخب الدعوات میں ہے کہ شیخ طوسی نے مصباح المتہجد میں حضرت رسالت پناہ صلعم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی پڑھے شب یکشنبہ کو دو رکعت نماز اور ہر رکعت میں بعد سورہ الحمد کے آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اور سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ایک مرتبہ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ایک مرتبہ پڑھے آوے روز قیامت کو اس حالت میں کہ منہ اسکا مثل چودھویں رات کے چاند کے ہو اور فائدہ مند کرے اسے خدا تعالیٰ اپنی فضل سے تا ابد اور اسی کتاب میں حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جو پڑھے روز یکشنبہ کو نزدیک وقت چاشت دو رکعت نماز

اور پڑھے رکعت اول میں بعد الحمد کے سورہ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَر تین مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ تین مرتبہ خلاصی ہو آتش دوزخ اور بری ہو نفاق سے اور امنی پائے عذاب سے اور گویا صدقہ دیا ہو جمیع مساکین کو اور گویا دس مرتبہ حج کیا ہو اور عطا کیا جاوے اسکو موافق ہر ستارہ کے آسمان میں ہر ایک درجہ بہشت میں اور انیس العابدین میں ہے کہ اس روز زیارت حضرت امیر علیہ السلام پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلٰی شَجَرَۃِ النُّبُوَّۃِ وَالدَّوْحَۃِ الْھَاشِمِیَّۃِ الْمُشْرِقَۃِ الْمُضِیْئَۃِ الْمُثْمِرَۃِ بِالنُّبُوَّۃِ الْمُوْنِقَۃِ بِالْاِمَامِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی ضَجِیْعَیْکَ اٰدَمَ وَنُوْحٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ھٰذَا یَوْمُ الْاَحَدِ وَھُوَ یَوْمُکَ وَبِاسْمِکَ وَاَنَا ضَیْفُکَ فِیْہِ وَجَارُکَ فَاَضِفْنِیْ یَا مَوْلَایَ وَاَجِرْنِیْ فَاِنَّکَ تُحِبُّ الضِّیَافَۃَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَۃِ فَافْعَلْ مَا رَغِبْتُ اِلَیْکَ فِیْہِ وَرَجَوْتُہٗ مِنْکَ لِمَنْزِلَتِکَ وَاٰلِ بَیْتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ وَمَنْزِلَتِہٖ عِنْدَکُمْ وَبِحَقِّ ابْنِ عَمِّکَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ اور اس دن دعاء صحیفہ کاملہ سے پڑھنا چاہیے اور دو دعا مناجات جناب امیر علیہ السلام سے اول رسالہ ہذا میں تحریر ہیں۔

فصل ۱۵۸ - اختیارات واعمال روز وشب دوشنبہ

واضح ہو کہ روز دوشنبہ اول ساعت فجر ہو واسطے تجارت و معاش کے نیک ہے اور مکروہ ہے واسطے طلب حوائج کے اور یہ دن نحس ترین دنوں کا ہے اور ایام سال میں روز عاشورا سب دنوں سے نحس ہے اور ایام ہفتہ میں روز دوشنبہ اور یہ روز منسوب ہے طرف بنی امیہ کے کہ یہ لوگ عید کرتے ہیں بسبب شہادت حضرت امام حسین کے اور اس روز حضرت رسول خدا صلعم نے

دنیا سے مفارقت کی اور کسی کام کے لیے مبارک نہیں اور بہت سی حدیثوں میں ممانعت ہے
اس روز سفر کرنے کے لیے اور منع ہے واسطے کسی مہم یا کسی حاجت کے جانا اور حدیث معتبر
میں ہے کہ جو کوئی چاہے کہ شر سے روز دوشنبہ کے خداے تعالیٰ اسکو نگاہ رکھے
تو رکعت اول نماز صبح روز دوشنبہ میں سورہ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ پڑھے سید
ابن طاؤس رض حضرت رسول خدا صلعم سے لائے ہیں کہ جو کوئی شب دوشنبہ میں یا روز
یا روز اور یا شب پنجشنبہ اور یا شب جمعہ یا روز جمعہ میں چار رکعت نماز دو دو رکعت
کرکے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ الحمد سات مرتبہ اور سورہ
اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ ایک مرتبہ پڑھے جب چاروں رکعت سے فارغ ہو تو کہے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَبْرَئِیْلَ سو مرتبہ عطا کرے خدا اسکو
بہشت میں ستر ہزار قصر کہ ہر قصر میں ستر ہزار سرا میں ہوں اور ہر سرا میں ستر ہزار گھر
ہوں اور ہر گھر میں ستر ہزار لونڈیاں ہوں اور اس دن دعاے صحیفہ کاملہ بھی پڑھنا
چاہیے کہ وہ دعا قبل مناجات جناب امیر کے رسالہ ہذا میں تحریر ہے اور انیس العابدین
میں ہے کہ اس روز زیارت جناب حسنین علیہما السلام کی اسطرح پڑھے اول نیت
کرے کہ زیارت جناب امام حسن ع کی پڑھتا ہوں قربۃً الی اللہ پس کہے اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا ابْنَ فَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا صِفْوَۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْنَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
صِرَاطَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَیَانَ حُکْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا السَّیِّدُ الزَّکِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
اَیُّھَا الْبَرُّ الْوَفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا الْقَائِمُ الْاَمِیْنُ

السلام علیک ایها العالم بالتنزیل السلام علیک ایها البیان
بالتأویل السلام علیک ایها الهادی المهدی السلام علیک ایها
الطاهر الزکی السلام علیک ایها التقی النقی السلام
علیک ایها الحق الحقیق السلام علیک ایها الشهید الصدیق
السلام علیک یا ابا محمد الحسن بن علی و رحمة الله و برکاته
پھر زیارت امام حسین کی کرکے پڑھے السلام علیک یا ابن رسول الله
السلام علیک یا ابن امیر المؤمنین السلام علیک یا ابن سیدة
نساء العالمین اشهد انک اقمت الصلوة و آتیت الزکوة
و امرت بالمعروف و نهیت عن المنکر و عبدت الله مخلصا
و جاهدت فی الله حق جهاده حتی اتاک الیقین فعلیک السلام
منی ما بقیت و بقی اللیل و النهار و علی آل بیتک الطیبین
الطاهرین انا یا مولای مولی لک و لآل بیتک سلم لمن
سالمکم و حرب لمن حاربکم مؤمن بسرکم و علانیتکم
و ظاهرکم و باطنکم لعن الله اعداءکم من الاولین
و الآخرین و انا ابرأ الی الله تعالی منهم یا ابا محمد یا مولای
یا ابا عبد الله هذا یوم الاثنین و هو یومکما و باسمکما و انا
فیه ضیفکما فاضیفانی و احسنا ضیافتی فنعم من استضیف به و
انتما و انا فیه جارکما فاجیرانی فانکما مأموران بالضیافة
و الاجارة فصلی الله علیکما و آلکما الطیبین ۝

فصل ۶۰ اختیارات و اعمال روز و شب سہ شنبہ

واضح ہو کہ روز سہ شنبہ مناسب ہے واسطے اکثر کاموں کے اور سہ شنبہ کو اول روز ساعت ...

نیک ہی واسطے ملاقات دشمن اور جہاد اور طلب حوائج کے اور حدیث میں وارد ہوا ہی کہ سفر کرنا
روز سہ شنبہ کو خوب ہی کہ اس روز خداوند عالمیان نے لوہے کو واسطے حضرت داؤد علیہ السلام کے
نرم کیا اور حدیث معتبر میں ہی کہ جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو روز سہ شنبہ کو طلب
کرے تحفۃ الدعوات میں ہی کہ سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ جناب رسول خدا صلعم سے کتاب
جمال الاسبوع میں لکھتے ہیں کہ جو کوئی شب سہ شنبہ کو دو رکعت نماز پڑھے پس ترکیب
یہ ہے کہ پہلی رکعت میں بعد الحمد سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں
بعد الحمد کے سات بار سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے خدائے تعالیٰ بخشے اسکو اور بلند کرے
واسطے اسکے درجہ اور عطا کرے اسکو بہشت میں ایک خیمہ موتی کا مثل وسعت تمام زمین کے
دنیا کے اور روز سہ شنبہ کو دعا مختصر کاملہ کا پڑھنا چاہیئے کہ ہم دعا مناجات امیر
کی مناجات سے اول باب الدعا میں لکھ چکے ہیں اور اسی کتاب میں منقول ہی کہ جو کوئی بعد ظہر روز
سہ شنبہ کو دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے سورۂ وَالتِّیْنِ
وَالزَّیْتُوْنِ اور سورۂ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ہر ایک سورہ کو ایک ایک مرتبہ پڑھے تو لکھے خدا
واسطے اسکے بعدد ہر قطرہ کے کہ آسمان سے نازل ہوتا ہی ویسا ثواب اور لکھے واسطے
اسکے بعدد ہر شیطان مرد کے ایک شہر سونے کا اور بند کرے اس پر سات دروازے
جہنم کے اور عطا کرے اسکو ثواب مثل اسکے کہ عطا کیا گیا آدم اور موسیٰ اور ہارون کو
اور آئینگے اسکو اور کہینگے لے جائیں واسطے اسکے آٹھ دروازے بہشت کے کہ داخل ہو جس سے
چاہے اور زاد المعاد میں ہی کہ اس روز زیارت جناب امام زین العابدین علیہ السلام اور
جناب امام محمد باقر اور جناب امام جعفر صادق اس طرح پڑھے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا تَرَاجِمَۃَ
وَحْیِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَئِمَّۃَ الْھُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

يَا اَعْلاَمَ التُّقٰى اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلاَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَا عَارِفٌ
بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ مُعَادٍ لِاَعْدَائِكُمْ مُوَالٍ لِاَوْلِيَائِكُمْ
بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَالٰی اٰ
خِرَهُمْ كَمَا تَوَالَيْتُ اَوَّلَهُمْ وَاَبْرَاُ مِنْ كُلِّ وَلِيْجَةٍ دُوْنَهُمْ وَاَكْفُرُ
بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
يَا مَوَالِیَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ
الْعَابِدِيْنَ وَسُلاَلَةَ الْوَصِيِّيْنَ اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ
اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا صَادِقًا مُصَدَّقًا فِی الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ يَا مَوَالِیَّ هٰذَا
يَوْمُكُمْ وَهُوَ الثُّلَاثَاءُ وَاَنَا فِيْهِ ضَيْفٌ لَكُمْ وَمُسْتَجِيْرٌ بِكُمْ
فَاَضِيْفُوْنِیْ وَاَجِيْرُوْنِیْ بِمَنْزِلَتِكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْمَنْزِلَةِ عِنْدَكُمْ
وَاٰلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ ۝

فصل ۱۶۔ اختیارات و اعمال روز و شب چہارشنبہ

واضح ہو کہ روز چہارشنبہ روز عطارد ہے اچھا ہے واسطے طلب علم و حکمت کے اور کتابت کے اور فصد کے لینے و اسکے اچھا ہے اور واسطے اکثر کاموں کے اچھا نہیں ہے اور بعض روایات میں نحوست بہت وارد ہوئی ہے خصوصاً جبکہ آخر روز واقع ہو اعمال شب چہارشنبہ [illegible] الدعوات میں شیخ طوسی علیہ الرحمہ جناب رسول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ جو پڑھے شب چہارشنبہ کو دو رکعت نماز اسطرح سے کہ ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے آیۃ الکرسی اور سورۂ قل ہو اللّٰہ اور سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ کو ایک ایک مرتبہ بخشے خدا اس کے گناہ گذشتہ اور آئندہ اسکے اور روز چہارشنبہ میں دعا صحیفہ کاملہ کی پڑھنا چاہیئے جو دعا [illegible] اول لکھی گئی ہے اور آگے کتاب [illegible] بعض روایات کی ہے جناب رسول خدا صلعم سے کہ جو کوئی [illegible]

روز چہارشنبہ کو دو رکعت نماز اسطرح سے کہ ہر ایک رکعت میں بعد سورہ الحمد کے سورہ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ ایک مرتبہ اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ تین مرتبہ۔ پس رکھا ہے خدا تعالیٰ اس سے تاریکی قبر کو روز قیامت تک اور عطا کرے موافق ہر آیہ کے ایک شہر اور عطا کرے نامۂ عمل اسکا اسکے داہنے ہاتھ میں اور زین العابدین میں ہے کہ اس روز زیارت حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا اور حضرت امام محمد تقی ع اور حضرت امام علی نقی علیہما السلام اس طرح پڑھے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا حُجَجَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا نُورَ اللّٰهِ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ آلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ بِأَبِي أَنْتُمْ وَأُمِّي لَقَدْ عَبَدْتُمُ اللّٰهَ مُخْلِصِينَ وَجَاهَدْتُمْ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهِ حَتَّىٰ أَتَاكُمُ الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللّٰهُ أَعْدَاءَكُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَجْمَعِينَ وَأَنَا أَبْرَأُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ مِنْهُمْ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَىٰ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَيَا مَوْلَايَ يَا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ أَنَا مَوْلًى لَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ مُتَضَيِّفٌ بِكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هٰذَا وَمُسْتَجِيرٌ بِكُمْ فَأَضِيفُونِي وَأَجِيرُونِي بِحَقِّكُمْ وَأَنْ تَقْبَلُوا صَلَوٰتِي وَزِيَارَتِي كَمَا لَوْ غُفِرَتْ ذُنُوبِي بِآلِ بَيْتِكُمُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ ۝

فصل ۱۷ - اختیارات و اعمال روز و شب پنجشنبہ

واضح ہو کہ روز پنجشنبہ بروز مشتری ہے مبارک ہے ہر امر کے واسطے جمیع کاموں سے خصوص طلب حاجات اور سفر پہ جانا اور ناخن لینا اور بہتر یہ ہے کہ ایک ناخن کو جمعہ کے لیے چھوڑ دے تاکہ ... ہے

روز ششم و ہفتم سعد ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ روز پنجشنبہ وہ دن ہے کہ امیروں کی ملاقات کرے اور یہ دن واسطے بر لانے حاجتوں کے ہے اور تمام اعمال حسین بن سعید میں مروی ہے حضرت امام سے کہ جو شخص روز پنجشنبہ کو بعد ظہر کے روز جمعہ تک سو مرتبہ [illegible] فشار قبر سے ایمن ہو اور شفاعت اسکی واسطے گناہگاران کے بعدد قبیلہ ربیعہ ومضر کے مقبول ہو اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر ضرورت ہو اور تاریخ مہینے کی بری ہو اور وہ دن ایام ہفتہ میں کا اچھا ہو تو اس کام کو کرنا چاہیے اور اگر دن برا ہو اور تاریخ اچھی ہو تو کام کو نہ کرنا چاہیے اعمال شب پنجشنبہ شب پنجشنبہ کو وہ نماز پڑھنی چاہیے کہ جو اعمال روز شنبہ میں بیان ہوئی اور وہ ہی کا پنجشنبہ کو پڑھنا چاہیے اور روز پنجشنبہ میں دعاے صحیفہ کاملہ پڑھنا چاہیے اور یہ دعا رسالہ [illegible] میں باب اٹھارہ میں لکھی ہے اور زین العابدین میں ہے کہ اس دن زیارت حضرت امام حسن عسکری کی اس طرح پڑھنی چاہیے السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا حجۃ اللہ و خالصتہ السلام علیک یا امام المؤمنین ووارث المرسلین وحجۃ رب العالمین صلی اللہ علیک وعلی آل بیتک الطیبین الطاہرین یا مولای یا ابا محمد الحسن بن علی انا مولی لک ولآل بیتک وہذا یومک وہو یوم الخمیس وانا ضیفک فیہ ومستجیر بک فیہ فاحسن ضیافتی واجارتی بحق آل بیتک الطیبین الطاہرین اور حدیثوں معتبرہ میں ہے کہ مستحب ہے پنجشنبہ کو زیارت قبر شہدا وصلحا و قبور مومنین کی

فصل ۱۶۲ - اختیارات وتاریخہاے سعد ونحس ہر ماہ

حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ پہلی تاریخ مبارک ہے کہ اسی دن پیدا کیا اس روز خدا نے آدم ؑ کو اور یہ روز خوب ہے واسطے طلب حاجات اور بادشاہوں کے سامنے جانے کے

اور واسطے علم اور ہنر اختیار کرنے کی عبادتوں اور سفر کرنے اور خریدنے اور بیچنے اور لینے چارپایوں
کے اور جو کچھ بھاگ گئے اس روز یا کھو جاوے آٹھویں شب تک ہاتھ آ جاوے اور جو کہ اس روز بیمار ہو
شفا پاوے اور جو لڑکا اس روز پیدا ہو جوانمرد اور نیک اور بارونق اور بابرکت ہووے
دوسری تاریخ یہ دن خواستگاری زن کا ہے اور اس روز پیدا ہوئی ہیں حضرت حوا
حضرت آدم سے اور تزویج کیا ہے حوا کے ساتھ حضرت آدم کو اور نیک ہے واسطے سفر کرنے
اور حاجتیں طلب کرنے اور بنانے گھر اور لکھنے عہد ناموں اور اختیار کرنے کاموں کے
اور جو اس روز بیمار ہو جلد اسکا کم ہو اور جو آج کے دن آخر روز بیمار ہو رنج اور بیماری کی
کھینچے اور جو اس دن پیدا ہو تربیت اسکی نیک ہو تیسری تاریخ نحس ہے نہیں خوف کرو
اس دن بادشاہ کے سامنے جانے سے اور خرید و فروخت سے اور مشغول نہو اس دن
کسی معاملہ میں اور اس روز اتارے گئے ہیں حضرت آدم اور حوا سے کپڑے انکے اور
نکالے گئے ہیں بہشت سے پس مشغول ہو اپنے گھر کے حال میں اور جو کہ اس روز بھاگے
گرفتار ہو اور اگر تمکو ممکن ہو اپنے گھر سے باہر نہ جاؤ اور جو اس دن بیمار ہو رنج سے کھینچے
اور جو کہ اس روز پیدا ہو رزق اسکا نیک اور عمر اسکی دراز ہو چوتھی تاریخ یہ وہ دن ہے کہ
ہابیل بن آدم اس دن پیدا ہوئے ہیں اور نیک ہے واسطے شکار اور کھیتی کے اور
عمارت بنانے کے اور واسطے چارپایہ لینے کے اور سفر کرنا اس روز مکروہ ہے اور مسافر اس روز
بہشت اسکی رکھتا ہے گمگشتہ ہو اور مال اسکا لٹ جاوے یا کوئی بلا نصیب ہووے
اور جو کہ اس روز بھاگے گمشدہ ہو اور پایا نہ جاوے اسکا اور جو کہ اس روز پیدا ہو تب تک
زندہ ہے نیک اور بابرکت رہے اور یہ روز نیک ہے واسطے خواستگاری زن کے پانچویں
تاریخ قابیل اس روز پیدا ہوا ہے اور اس روز اپنے بھائی ہابیل کو مارا تھا اور یہ
روز نحس ہے پس چاہیے اس روز کسی کام کو نہ کرے اور جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے
اس روز جلد عوض اسکا پاوے گا اور جو فرزند کہ اس روز پیدا ہو تربیت نیک پاوے گا اور

اس روز بہر ملاقات بادشاہ کے اور کوئی کام نہ کرنا چاہیے چھٹی تاریخ نیک ہے واسطے
تزویج کے اور واسطے حاجتوں اور سفر دریا کشتی کے اور جو کہ اس روز سفر کرے باہر اپنے گھر
کو پھرے اور واسطے خرید چارپایوں کے نیک ہے اور جو کہ اس روز گم ہو پایا جاوے اگرچہ دیر
ملجائے اور جو کہ اس روز بیمار ہووے صحت پاوے اور جو فرزند کہ اس روز پیدا ہو
تربیت اسکی نیک ہو اور سالم رہے آفتوں سے اگر خدا چاہے ساتویں روز نیک ہے واسطے
شکار اور طلب معاش اور ہر حاجت کے اور جو خواب کہ اس روز دیکھے تاویل اسکی بعد
ایک روز یا دو روز کے ظاہر ہو آٹھویں تاریخ یہ روز برگزیدہ ہے جو کچھ چاہو اس روز
کرو اور جو کہ اس روز کتابت کرے انجام کو پہنچے اور جو کہ اس روز بنا قائم کرے
بنا گھر کی یا بوئے درخت کام اسکا انجام نیک ہو اور جو فرزند اس روز پیدا ہو
تربیت اسکی نیک ہو اور روزی اسکی وسیع ہو نواں دن نیک ہے واسطے تزویج اور
شکار کے اور جو حاجت کہ چاہے دسویں تاریخ نیک ہے واسطے ہر کام کے اور
خرید و فروخت کے واسطے اور جو کہ اس روز جاوے کسی بادشاہ کے سامنے حاجت
اسکی روا ہو اور سفر کے لیے یہ تاریخ اچھی نہیں اور اچھی نہیں ہے یہ تاریخ واسطے
سوار ہونے کشتی پر اور واسطے جنگ کرنے اور عہد لکھنے کے لیے اور جو فرزند اس روز
پیدا ہو تربیت اسکی نیک ہو اور جو کہ اس روز کھا گے نہ پاویں اسکو مگر ساتھ تعب کے
اور جو کہ اس روز گم ہو راہ نہ پاوے مگر ساتھ مشقت کے اور جو کہ اس روز بیمار ہو
رنج میں گرفتار ہو گیارھویں تاریخ سب کام کے واسطے بہتر ہے کہ ارادہ کرے تو
اور جو اس روز سفر کرے مال پاوے اور جو خواب دیکھے اثر کرے دولت کاموں
کی اور قرض لے اور زراعت کرے اور درخت بوئے اور جو کہ اس روز جنگ کرے
غالب ہو اور جو اس روز بیمار ہو عارضہ اسکا سنگین ہو اور جو فرزند کہ اس روز پیدا ہو
ولادت اسکی نیک ہو اور راہنی سبب حالتوں میں صاحب توفیق ہو اور خواب اس روز کا

اسی روز ظاہر ہوے دسویں تاریخ حضرت نوح پیدا ہوئے جو فرزند کہ پیدا ہو اس روز کبیر
اور پیر اور صاحب رزق ہو اور واسطے خرید و فروخت اور سفر کے نیک ہے اور جو کہ اس روز
کوئی چیز گم ہو وہ چیز اسکو ملجائے اور جو کہ اس روز بیمار ہو مستحب ہے اسکو وصیت کرنا
اور سفر اور ہے اس دن عہد ناموں کا لکھنا اور جو کہ اس روز بھاگے گرفتار اور قید ہو اور
اس روز کے خواب کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہو اور بروایت دیگر نیک ہے واسطے
سب کاموں کے سوائے جانیکے نزدیک بادشاہ کے اور بیمار اسدن کا صحت پائے ۔
گیارھویں تاریخ حضرت شیث علیہ السلام پیدا ہوئے کہ یہ دن نیک ہے واسطے سفر اور
خرید و فروخت اور ابتداے کام کے لیے اور اس روز بادشاہ کے سامنے جانے سے پرہیز کرنا چاہیے
اور جو کہ اس روز بھاگے پکڑا جائے اسی دن اطاعت سے اور جو کہ اس روز بیمار ہو
بزودی صحت پاوے اور جو کہ اس روز گم ہو سالم رہے اور جو کہ اس روز پیدا ہو تربیت
اسکی اور زندگانی اسکی نیک ہو اور جو خواب اس روز دیکھے اثر اسکا تین دن میں ظاہر
ہو۔ بارھویں تاریخ نیک ہے واسطے نکاح کرنے اور سفر دریا کے اور واسطے کھودنے
نہر کانوں اور زراعت کے اور جو کہ اس روز بیمار ہو امید ہے کہ جلد اچھا ہو اور جو لڑکا
اس تاریخ پیدا ہو بآسانی تربیت پاوے اور نیک ہے واسطے طلب حاجات کے ۔
تیرھویں تاریخ نحس ہے اور خوب نہیں اس دن کوئی کام اور پرہیز کرے اس دن منازعت
اور جھگڑے اور ملاقات بادشاہ سے اور سر میں روغن لگانے اور بال کتروانے سے
اور جو کہ اس روز بھاگے ہاتھ نہ آوے اور جو کہ اس روز بیمار ہو رنج میں گرفتار ہو
اور جو لڑکا پیدا ہو بہت زندہ نہ رہے مگر یہ کہ خدا چاہے اور خواب اس دن کا بعد دنوں
کے ظاہر ہو۔ چودھویں تاریخ مبارک ہے واسطے ہر امر کے اور نیک ہے واسطے طلب علم
اور خرید و فروخت کے اور جو لڑکا اس دن پیدا ہو آخر عمر میں مال بہت پائے اور
عقلمند ہو اور بروایت دیگر جو لڑکا کہ اس تاریخ پیدا ہو صاحب کتابت اور صاحب علم

واد بیاہ اور آخر عمر میں مال اُسکا بہت ہاتھ آوے اور نیک ہے واسطے قرض لینے اور دینے اور
سفر دریا کے اور جو اس روز بھاگے ہاتھ آوے اور جو کہ بیمار ہو شفا پاوے اگر خدا چاہے
اور بروایتی دیگر جو لڑکا اس دن پیدا ہو عمر اُسکی دراز ہووے اور نیک ہے واسطے ہر کار خیر
اور ملاقات بادشاہ اور گوسفند اور سر مونڈانا اسکے اور اگر خواب اس دن کا دیکھے چالیس دن
کے ظاہر ہووے پندرھویں تاریخ اچھی ہے واسطے ہر امر کے مگر واسطے قرض لینے اور
دینے کے بد ہے اور جو کہ اس دن بیمار ہو جلد صحت پاوے اور جو کہ اس روز بھاگے
ہاتھ آوے اور جو لڑکا اس دن پیدا ہو گا اور صاحب لکنت ہو مگر وہ کہ بدلا سوا اُسکے
چاہیے اور نیک ہے واسطے ہر حاجت کے اور جو خواب کہ اس روز دیکھے اثر اسکا بعد تین
روز کے ظاہر ہووے سولھویں تاریخ نحس ہے جو کہ سفر کرے اس روز ہلاک ہو اور جو بیمار ہو
ہو اس روز ملاقات بادشاہوں کی اور اچھا ہے اس روز سودا اور خرید و فروخت اور
اسی سے شرکت کرنا اور عمارت بنانا اور سفر دریا کرنا اور جو اس روز بھاگے پھر آ جاوے اور
جو کہ راہ گم کرے سلامت رہے اور جو کہ اس روز بیمار ہو جلد اچھا ہووے اور جو فرزند کہ
اس روز صبح سے زوال تک پیدا ہو بد حال ہووے اور اگر بعد زوال کے آخر روز تک پیدا ہو
حال اسکا نیک ہووے اور اگر اس دن خواب دیکھے [illegible] بعد دو روز کے ظاہر ہووے سترھویں تاریخ
میانہ ہے ہر چیز پہنچ کرنا اس روز جنگ کرنے [illegible] اور جو کہ اس روز قرض [illegible]
[illegible] اور جو کہ اس روز قرض دے ادا ہووے اور جو فرزند اس روز پیدا ہو حال
اسکا اور نصیب اسکا نیک ہووے اٹھارھویں تاریخ مبارک ہے اور نیک ہے واسطے طلب
علم کے اور نیک ہے واسطے خرید و فروخت اور واسطے زراعت کرنے کے اور جو کہ اس روز دشمن
سے جنگ کرے فتح پاوے اور جو کہ قرض دے اس دن وصول ہو اور جو اس دن بیمار
ہو اچھا ہووے اور جو فرزند کہ پیدا ہو حال اسکا نیک ہووے انیسویں تاریخ مبارک ہے اس روز
پیدا ہوئے ہیں حضرت اسحاق بن ابراہیم مبارک ہے سفر اور [illegible] روز [illegible] کاموں میں

اور تحصیل علم کو اور نہ چاہیے اس روز خریدنا غلام اور چوپایہ کا اور جو کہ اس روز گم ہو
یا کہیں بھاگ جائے بعد بیہ رہ شب کے اسکو پائیں اور جو فرزند کہ اس دن پیدا ہو نیک
حال اور صاحب توفیق خیر ہو ۔ بیسویں تاریخ میانہ ہے نیک ہے واسطے سفر اور طلب
حاجتوں اور بنا کرنے اور بونے درخت اور خریدنے چوپایوں کے اور جو کہ اس روز بھاگے
پانا اسکا بعید ہوا اور جو کہ اس روز راہ گم کرے خوف ہلاکت رکھتا ہے اور جو اس روز
بیمار ہو مرض اسکا سخت ہوا اور جو فرزند کہ اس روز پیدا ہو زندگانی دشوار ہو
مگر یہ کہ خدا چاہے اکیسویں تاریخ نحس ہے طلب نکرو اس دن کوئی حاجت
اور پرہیز کرو ملاقات بادشاہ سے اور جو اس روز سفر کرے خوف رکھتا ہے اور جو
فرزند اس تاریخ پیدا ہو مفلس اور محتاج ہو اور نیک ہے واسطے ذبح حیوانات کے
بائیسویں تاریخ نیک ہے واسطے سب حاجتوں اور خرید و فروخت کے اور بادشاہ کے
پاس جانے کے اور صدقہ اس روز مقبول ہے اور جو کہ اس روز بیمار ہو جلد اچھا ہو اور
جو کہ اس روز سفر کرے عافیت سے پھرے تیئیسویں تاریخ حضرت یوسف
پیدا ہوئے ہیں نیک ہے واسطے طلب حاجات اور تجارت اور خواستگاری زن اور
ملاقات بادشاہ کے اور جو کہ اس روز سفر کرے غنیمت پاوے اور خیر ہو اور جو فرزند
اس دن پیدا ہو تربیت اسکی نیک ہو چوبیسویں تاریخ نحس ہے اور بد ہے واسطے ہر کام کے
اس دن فرعون پیدا ہوا ہے اور جو فرزند اس دن پیدا ہو زندگی اسکی تنگ ہو اور کار خیر
کی توفیق نہ پاسکے اور آخر عمر میں کشتہ ہو یا غرق ہو اور جو کہ اس روز بیمار ہو تا رنجہ
اسکا طول کھینچے پچیسویں تاریخ نحس ہے طلب نکرو اس دن کوئی حاجت اور نگاہ رکھو
اپنے نفس کو بہ تحقیق کہ اس روز خدا نے اہل مصر کو ساتھ فرعون کے عذاب میں مبتلا
کیا اور جو اس روز بیمار ہو مشقت میں رہے اور جو کہ پیدا ہو بابرکت اور فراخ روزی
اور برگزیدہ ہو اور ایک عارضہ سخت اسے ہو اور بچ جائے اس سے اور بہ نہایت نیکو

جو اس دن بیمار ہو صحت نہ پائے چھبیسویں (۲۶) تاریخ حضرت موسیٰ نے عصا دریا پر مارا اور
دریا شگافتہ ہوا یہ روز نیک ہے واسطے سفر اور واسطے ہر ایک امر کے کہ ارادہ کیا جائے
اور جو اس روز خواستگاری زن کرے جدائی ہو اور اگر سفر سے اس روز آئے اپنے
اہل وعیال میں نہ پائے اور جو کہ اس روز پیدا ہو بری زندگی ہو اور جو کہ بیمار ہو بیماری
اسکی طول کھینچے ستائیسویں (۲۷) تاریخ سبک اور نیک ہے واسطے ہر کام کے اور جو فرزند کہ
اس روز پیدا ہو باجمال اور نیک ہو اور عمر اسکی دراز ہو اور نیکی اسکی بہت ہو اور محبوب
دل انسان ہو اور یہ دن سفر کرنے کا ہے اور بروایت دیگر جو اس دن پیدا ہو ستمگار ہو
اور فراخ روزی اور دراز عمر ہو اٹھائیسویں (۲۸) تاریخ واسطے طلب ہر حاجت اور ہر امر کے
خوب ہے اس دن حضرت یعقوبؑ پیدا ہوئے ہیں اور جو کہ اس دن پیدا ہو غمناک اور
دراز عمر ہو اور اسکو غم ہو نجیں اور اسکے بدن میں عارضے ہوں مگر یہ کہ خدا خلاف اسکے چاہے
اور بروایت دیگر جو اس دن پیدا ہو فراخ روزی اور احسان کرنے والا اپنے اہل اور سب آدمیوں
سے ہو اور اثر اس دن کے خواب کا اُسی روز ظاہر ہو انتیسویں (۲۹) تاریخ نیک ہے واسطے
سب کاموں کے اور نیک ہے واسطے مطلبوں اور عملوں کے اور جو فرزند کہ اس دن
پیدا ہو بردبار ہو اور جو کہ سفر کرے اس دن بہت مال پائے اور جو کہ اس روز بیمار ہو
شفا پاوے اور مکروہ ہے وصیت کرنا اس دن میں اور بروایت دیگر نیک ہے واسطے
ہر مطلب کے خصوصاً ملاقات بھائیوں اور دوستوں کے اور اثر اس دن کے خواب کا
اُسی روز ظاہر ہو تیسویں (۳۰) تاریخ نیک ہے واسطے خرید و فروخت اور خواستگاری زن کے
اور جو فرزند کہ اس دن پیدا ہو بردبار اور بابرکت ہو اور دشوار ہو زیست اسکی اور جو کہ اس
روز بھاگے گرفتار ہو اور جو چیز کہ اس دن گم ہو جائے اور جو کوئی اس روز کسی سے
قرض لے جلد اسے پہونچائے پس مؤلف التماس ضروری یہ ہے کہ اگر تاریخہائے مذکورہ بالا
میں سے کسی تاریخ کو ولادت معصوم کی ہو گی تو وہ تاریخ نحس نہ ہو گی نحوست اسکی بسبب پیدایش

معصوم کے جاتی رہیگی اور اگر کسی نیک تاریخ کو وفات معصوم کی ہو تو وہ تاریخ بسبب وفات معصوم کے نحس ہو جائیگی لہذا ہر مہینے کی تاریخیں بروایات مختلفہ لکھی جاتی ہیں کہ جسکے ملاحظہ سے معلوم ہو جاوے کہ فلان تاریخ فلان مہینے کی نحس ہے

حل سل ۱۶۲۳ استخراج تاریخہائے سعد و نحس ہر ماہ جو بسبب ولادت و وفات ائمہ ہدیٰ کے ہیں

محرم الحرام ماہ محرم کا سارا مہینا بنا بر واقع ہونے شہادت خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کے لائق امور شادی و خوشی کے نہیں ہیں تمام مہینا نحس ہے اور بائیسویں تاریخ وفات حضرت امام زین العابدین کی ہے اور بنا بر ایک قول کے بارھویں اور بقولے پچیسویں اور بقولے اٹھارھویں اور پچیسویں اور سترھویں اور بائیسویں اس مہینے کی نحس اکبر ہے ماہ صفر تمام مہینا نحس ہے کیونکہ بیسویں تک اس مہینے کی چہلم جناب امام حسین ہے اور اہلبیت رسم تعزیت اور ماتم داری میں مشغول تھے اس مہینے کی ساتویں تاریخ ولادت امام موسیٰ کاظم ہے اور بقولے سترھویں کو وفات حضرت امام رضا ہے اور اٹھائیسویں کو وفات حضرت رسول صلعم اور شہادت امام حسن علیہ السلام کی ہے اور پہلی اور دسویں اور بیسویں اس مہینے کی نحس اکبر ہے ماہ ربیع الاول بقولے گیارھویں ربیع الاول کو پیدائش امام رضا ہے اور بروایت کلینی آٹھویں کو وفات حضرت امام حسن عسکری کی ہے اور نویں کو وفات عمر ہے اور سترھویں تاریخ تولد جناب رسول خدا صلعم اور جناب امام جعفر صادق کی ہے سترھویں شب کو معراج جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوئی ہے اور چھبیسویں تاریخ وفات حضرت ابو طالب ہے اور چوتھی اور دسویں اور بیسویں اس کی نحس اکبر ہے ربیع الثانی بقولے چوتھی اور بقولے آٹھویں اور بقولے دسویں پیدائش حضرت امام حسن عسکری کی ہے اور پہلی اور گیارھویں اور اٹھائیسویں اس مہینے کی نحس اکبر ہے جمادی الاولیٰ چودھویں اور پندرھویں کو احتمال وفات جناب فاطمہ زہرا ہے بنا بر روایت زندگانی کرنے انکی معصومہ کے پچھتر روز بعد وفات جناب رسول خدا صلعم کے

کہ اٹھائیسویں کو ماہ صفر کی واقع ہوئی بنابر مشہور کے اور بقولے پندرھویں کو ولادت حضرت
امام زین العابدین ہے اور دسویں اور گیارھویں اور اٹھائیسویں اس مہینے کی
نحس اکبر ہے جمادی الثانی بقولے تیسری کو وفات جناب سیدہ ہے اور بقولے
پندرھویں کو ولادت حضرت امام زین العابدین ہے اور اکیسویں شب کو اس مہینے کی
حضرت آمنہ ساتھ رسول خدا صلعم کے حاملہ ہوئی ہیں اور بیسویں کو حضرت فاطمہ زہرا
علیہا السلام پیدا ہوئی ہیں اور اس مہینے کی پہلی اور گیارھویں اور بارھویں نحس اکبر
ہے رجب المرجب پہلی تاریخ ولادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
ہے اور بقولے دوسری کو ولادت امام علی نقی علیہ السلام ہے اور بنابر روایت
ثانی تیسری کو احتمال وفات حضرت امام علی نقی علیہ السلام ہے اور پندرھویں
کو وفات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہے اور تیرھویں شب کو پیدائش
حضرت علی مرتضی علیہ السلام ہے اور چوبیسویں اور پچیسویں کو وفات حضرت
امام موسی کاظم ہے اور ستائیسویں کو روز وفات معاویہ ہے اور انیسویں کو دن
زخمی ہونے حضرت امام حسن کا ہے اور ستائیسویں کو روز بعثت یعنی تاریخ مذکور کو جناب
رسالت مآب صلعم ساتھ رسالت کے امت پر ظاہر ہوئے ہیں اور گیارھویں اور
بارھویں اور تیرھویں اس کے نحس اکبر ہے لیکن نحوست تیرھویں کی بسبب ولادت حضرت علی
زائل ہوگئی ہے ماہ شعبان بقولے تیسری ماہ شعبان کو حضرت امام حسین پیدا
ہوئے اور بقولے پانچویں کو ولادت حضرت امام زین العابدین ہے بقولے آٹھویں
تاریخ اور بقولے پندرھویں شب کو ولادت حضرت صاحب الامر ہے اور چودھویں اور
بیسویں اور چوبیسویں اس مہینے کی نحس اکبر ہے رمضان المبارک تیسری تاریخ انجیل
نازل ہوئی ہے اور دسویں کو حضرت خدیجۃ الکبری کی وفات ہے اور پندرھویں کو
ولادت امام حسن ہے اور بقولے تاریخ مذکور کو ولادت امام محمد تقی ع کی بھی ہے اور

۱۹ انیسویں شب کو ضربت ابن ملجم ملعون سے مبارک حضرت علی کو پہونچی ہے اور اکیسویں کو شہادت
اُس جناب کی ہے اور بقولے بائیسویں اور بقولے ستائیسویں اور بقولے اکیسویں وفات حضرت امام
رضا ہے اور بقولے تئیسویں کو ولادت حضرت صاحب الامر ہے اور تیئیسویں اور چوبیسویں اور
چوبیسویں نحس کبیر ہے شوال اور بنا بر بعض روایات کے اس مہینے میں نکاح
عائشہ کا واقع ہوا ہے اور تیسری اور چھٹی اور آٹھویں نحس اکبر ہے ذی القعدہ
بقولے گیارھویں یا اکیسویں کو ولادت اور تیئیسویں کو وفات حضرت امام رضا ہے اور
گیارھویں یا آخر ماہ میں وفات حضرت امام محمد تقی کی ہے اور پچیسویں تاریخ کو عید
دحو الارض ہے یعنی اس روز زمین نیچے مکہ معظمہ کے بچھائی گئی ہے اور اسی رات کو حضرت
ابراہیم اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے ہیں اور چھٹی اور دسویں اور اٹھائیسویں نحس اکبر
ہے ذی الحجہ بقولے چھٹی کو وفات امام محمد تقی اور ساتویں کو وفات امام محمد باقر ہے اور بقولے
گیارھویں کو پیدائش حضرت امام رضا ہے اور پندرھویں کو یا ستائیسویں کو ولادت
حضرت امام علی نقی کی ہے اور اٹھارھویں کو عید غدیر ہے اور چوبیسویں کو عید
مباہلہ ہے اور آٹھویں اور بیسویں اور اٹھائیسویں نحس اکبر ہے

فصل ۱۶۴ ۔ نقوش اور سبز ان چیزوں کا دیکھنا بعد چاند کے مناسب ہے

جب چاند محرم الحرام کا دیکھے تو مناسب ہے کہ سورہ کہف یا سبزہ یا سونا یا چاندی
یا فیروزہ دیکھے اور چاند ماہ صفر میں سورہ حمعسق یا پانی یا انگوٹھی یا ہتھیلی
ہاتھ کی اور ماہ ربیع الاول میں سورہ قد سمع اللہ یا آب جاری یا روئے
خوبصورت یا انگوٹھی اور ماہ ربیع الثانی میں سورہ تبارک الذی
یا جواہر یا گھوڑا یا گوسفند اور ماہ جمادی الاولیٰ میں سورہ مزمل یا روئے
پیران یا روپیہ یا چاندی اور ماہ جمادی الاخریٰ میں سورہ حشر یا فیروزہ
یا مرد پیر اور ماہ رجب میں سورہ یٰس یا مٹی یا کپڑا یا ہتھیلی ہاتھ کی یا قرآن

شریف یا پھول ماہ شعبان میں سورہ حج یا سبزہ یا کپڑا رنگین یا مردے خوب
یا پاک مٹی ماہ رمضان میں سورہ محمد یا تلوار یا زلزلہ یا جبال یا مردے پیر محتشم اور
ماہ شوال میں سورہ فتح یا ہتھیلی ہاتھ کی یا فیروزہ یا پانی یا سبزہ اور ماہ
ذیقعدہ میں سورہ انساء یا مردے خوب یا آئینہ یا صحرا یا پہاڑ اور ماہ
ذی الحجہ میں سورہ حجر یا مردے نیک یا پانی جاری یا عورت جوان کتاب
جمال الصالحین میں ہے کہ جو کوئی چاند کو دیکھ کر سات مرتبہ سورہ الحمد پڑھے درد چشم
سے اس ماہ میں محفوظ رہے اور جو کوئی اول ماہ میں پنیر کھاوے امید ہے کہ اس ماہ میں
دعا اور حاجت اسکی رد نہ ہو اور جو کوئی ہر ماہ میں زیارت جناب امام حسینؑ کرے
ثواب سو ہزار شہید کا شہداء بدر سے پاوے اور گناہان گذشتہ و آئندہ اسکے بخشے جاویں
اور زیارت جناب امام حسینؑ کی اعمال ماہ شعبان میں تحریر ہو چکی ہے اور اسی کتاب میں
اہلبیت طاہرینؑ سے مروی ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلعم جب چاند دیکھتے تھے تو یہ
دعا پڑھتے تھے اَیُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَصَرِّفُ فِي
مَلَكُوتِ الْجَبَرُوتِ بِالتَّقْدِيرِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللهُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ
عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيمَانِ وَالْاِسْلَامِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِحْسَانِ
كَمَا بَلَّغْتَنَا اَوَّلَهُ فَبَلِّغْنَا آخِرَهُ وَاجْعَلْهُ شَهْرًا مُبَارَكًا تَمْحُو فِيهِ
السَّيِّئَاتِ وَتُثْبِتُ لَنَا فِيهِ الْحَسَنَاتِ وَتَرْفَعُ لَنَا فِيهِ الدَّرَجَاتِ
يَا عَظِيمَ الْخَيْرَاتِ اور دعائے صحیفہ کا بھی پڑھنا بعد دیکھنے ماہ نو کے نہایت
مناسب ہے روایت ہے کہ جو کوئی یہ دعا پڑھے تمام ماہ بخوشی گذرے وہ یہ ہے بسم اللہ
الرحمن الرحیم ○ اَيُّهَا الْخَلْقُ الْمُطِيعُ الدَّائِبُ السَّرِيعُ الْمُتَرَدِّدُ
فِي مَنَازِلِ التَّقْدِيرِ الْمُتَصَرِّفُ فِي فَلَكِ التَّدْبِيرِ آمَنْتُ بِمَنْ
نَوَّرَ بِكَ الظُّلَمَ وَاَوْضَحَ بِكَ الْبُهَمَ وَجَعَلَكَ آيَةً مِنْ آيَاتِ

مُلْكِهِ وَعَلَامَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ سُلْطَانِهِ وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَ
النُّقْصَانِ وَالطُّلُوعِ وَالْأُفُولِ وَالْإِنَارَةِ وَالْكُسُوفِ فِي كُلِّ ذٰلِكَ
أَنْتَ لَهُ مُطِيعٌ وَإِلَى إِرَادَتِهِ سَرِيعٌ سُبْحَانَهُ مَا أَعْجَبَ مَا دَبَّرَ فِي
أَمْرِكَ وَأَلْطَفَ مَا صَنَعَ فِي شَأْنِكَ جَعَلَكَ مِفْتَاحَ شَهْرٍ حَادِثٍ
لِأَمْرٍ حَادِثٍ فَأَسْأَلُ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكَ وَخَالِقِي وَخَالِقَكَ
وَمُقَدِّرِي وَمُقَدِّرَكَ وَمُصَوِّرِي وَمُصَوِّرَكَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَنْ يَجْعَلَكَ هِلَالَ بَرَكَةٍ لَا تَمْحَقُهَا الْأَيَّامُ وَطَهَارَةٍ
لَا تُدَنِّسُهَا الْآثَامُ هِلَالَ أَمْنٍ مِنَ الْآفَاتِ وَسَلَامَةٍ
مِنَ السَّيِّئَاتِ هِلَالَ سَعْدٍ لَا نَحْسَ فِيهِ وَيُمْنٍ لَا نَكَدَ مَعَهُ
وَيُسْرٍ لَا يُمَازِجُهُ عُسْرٌ وَخَيْرٍ لَا يَشُوبُهُ شَرٌّ هِلَالَ
أَمْنٍ وَإِيمَانٍ وَنِعْمَةٍ وَإِحْسَانٍ وَسَلَامَةٍ وَإِسْلَامٍ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ أَرْضَى مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ
وَأَزْكَى مَنْ نَظَرَ إِلَيْهِ وَأَسْعَدَ مَنْ تَعَبَّدَ لَكَ فِيهِ وَوَفِّقْنَا
فِيهِ لِلتَّوْبَةِ وَاعْصِمْنَا فِيهِ مِنَ الْحَوْبَةِ وَاحْفَظْنَا فِيهِ مِنْ
مُبَاشَرَةِ مَعْصِيَتِكَ وَأَوْزِعْنَا فِيهِ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَأَلْبِسْنَا
فِيهِ جُنَنَ الْعَافِيَةِ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا بِاسْتِكْمَالِ طَاعَتِكَ فِيهِ الْمِنَّةَ
إِنَّكَ الْمَنَّانُ الْحَمِيدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ

اور بنا بر مشہور کے بعد دیکھنے ماہ نو کے ان نقوش کو دیکھے۔

هلمج هملج	هلمج هلمج		هلمج هملج	هلمج هلمج	ه	ههههه

۶۶۶۶۶۶۶ ـــ ه ص ـــ م

لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ	لا الٰہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ
لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ	لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یا اللہ	یا رحمن	یا رحیم	یا کریم
یا قادر	۹۵۱۳	یا آ ا ا	۵ ع ۹ ھ
یا حی	[illegible]	محمد ۹۳۵ س ۹۲	[illegible]
یا قیوم	۸۷۱۲ ۱۱۲۱۴	۲۹۱۲ ۱۱۲۱۴	۹۱۱ ع ۱ ۸ ۸۰۲۲

لا الٰہ الا اللہ موسیٰ کلیم اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

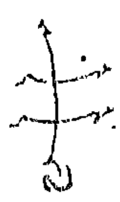
علیاً ولی اللہ وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

حقاً حقاً انا فتحنا لک فتحا مبینا یا فتاح یا اللہ

وینصرک اللہ نصرا عزیزا یا فتاح یا اللہ

لا الٰہ الا اللہ ابراھیم خلیل اللہ

[illegible]



اور جو کوئی یہ نقش دیکھے تمام ماہ جمیع امراض سے محفوظ رہے۔ وہ یہ ہے

لا	اللہ	الا	اللہ	محمد
رسول	اللہ	لا ح	لا و	۱۲
۲۱	۷۳	۳۷۳	۸۷	۷۲
۹۸	۳۰۳۳	۲۸۷	۲۵۸	۷۷
۳۷	۷۷۱	۲۳۸۱	۲۷	۳۵۱

روایت میں ہے کہ اس نقش کو دیکھ کر تین مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ درود پڑھ کر دعا طلب کرے نقش یہ ہے

لا اِلٰہَ	اِلَّا	اَللّٰہُ	مُحَمَّدٌ	رَسُوْلُ اللّٰہِ
لاح	ابر	بدح ۱۲۲	۲۲	۱۲۳
۱۵ دبط	۷۸	۷	۳۲۲۷۱۹	۳۲۲۵
۳۵۱	۷۸		۱۸۷۹۱	۱۱
۱۳	۷۱	۱۲۰۱	۳۱۵	۵۱

ہر ماہ کی پہلی تاریخ دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد تین مرتبہ قل ھو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد تین مرتبہ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے اور پھر بعد نماز کچھ تصدق کرے اور یہ دعا پڑھے گویا سلامتی اُس ماہ میں خریدی ہو وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّہَا وَمُسْتَوْدَعَہَا کُلٌّ فِیْ کِتَابٍ مُّبِیْنٍ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یُّرِدْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝

اور یہ نماز تا اسناد سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا کا میں تحریر ہو چکی ہے مگر چونکہ یہ دعا اس جگہ تحریر نہ تھی لہٰذا اس جگہ مع دعا تحریر ہو گئی ہے

فصل ۱۲۵ـ آداب قطع لباس

پس واسطے قطع کرنے لباس کے اس طرح سے حدیث وارد ہوئی ہے رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یعنی روایت کی گئی ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے کہ مَنْ قَطَعَ الثَّوْبَ یَوْمَ الْاَحَدِ یَکُوْنُ لَہٗ مُبَارَکًا یعنے جو شخص کہ قطع
کرے لباس کو اتوار کے دن تو وہ لباس اُس شخص کو مبارک ہوگا وَمَنْ
قَطَعَ الثَّوْبَ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ یَکُوْنُ لَہٗ مُبَارَکًا اور جس شخص نے روز دوشنبہ
کو لباس اپنا قطع کیا تو وہ لباس اُس شخص کو مبارک ہوگا وَمَنْ قَطَعَ الثَّوْبَ یَوْمَ
الثُّلَاثَاءِ حَرَقَہٗ اَوْ سَرَقَہٗ اَوْ یَغْرَقُ یعنی جو شخص کہ منگل کو لباس اپنا قطع کرے
تو وہ لباس جل جائیگا یا اُس لباس کو چور لیجائیگا یا ڈوب جائیگا وَمَنْ قَطَعَ الثَّوْبَ
یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ یُرْزَقُ بَہَائِمَ بِغَیْرِ تَعَبٍ اور جو شخص قطع کرے لباس چہارشنبہ کے
دن تو حق تعالیٰ اُس شخص کو چار پائے عطا کریگا بغیر تعب کے وَمَنْ قَطَعَ الثَّوْبَ
یَوْمَ الْخَمِیْسِ یُرْزَقُ الْعِلْمَ یعنے جو شخص قطع کرے لباس پنجشنبہ کو تو حق تعالیٰ
اُسکو علم عطا کریگا وَمَنْ قَطَعَ الثَّوْبَ یَوْمَ السَّبْتِ یَکُوْنُ
مَرِیْضًا مَادَامَ الثَّوْبُ فِیْ بَدَنِہٖ اِلَّا اَنْ ذَھَبَ اَوْ بَاعَ اور جو
شخص کہ قطع کرے لباس شنبہ کے دن تو وہ مریض رہیگا جب تک کہ کپڑا اُسکے بدن میں
رہے مگر یہ کہ کسی کو دیڈالے یا بیچڈالے اور مخفی نہ رہے کہ کپڑا سیا ہوا مسلمان
درزی کے ہاتھ کا ہو تو اُسکا استعمال جائز ہے اور اگر ہندو درزی سے کپڑا سلوایا
اور یہ گمان ہو کہ ہندو درزی کے ہاتھ کا پسینا کپڑے میں لگا ہوگا یا یہ کہ اُس درزی
نے ڈورے میں تھوک لگایا ہوگا جیسا کہ قاعدہ ہے یا یہ کہ اُس درزی نے اُس کپڑے کو
منہ یا ہاتھ سے مس کیا ہوگا یا کہ وہ کپڑا اُس درزی کے کسی تر عضو سے مس کیا ہوگا تو
اُس کپڑے کو بغیر تطہیر کیے ہوئے نماز نہیں پڑھ سکتا اگر پڑھیگا تو نماز باطل ہوگی

فصل ۱۶۶ ۔ آداب نئے کپڑے پہننے کے

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب نیا کپڑا پہنے تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کہے تاکہ سب آفتوں سے نجات پائے اور مخفی نہ رہے کہ باقی دعائیں نیا کپڑا پہننے کی سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ کے اسناد میں تحریر ہو چکی ہیں وہاں سے دیکھ کر عمل کرنا چاہیے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ لباس پہننے کے لیے کوئی تاریخ اور دن مخصوص نہیں ہے بلکہ جو تاریخ اور دن اچھا ہو اُس روز پہننا چاہیے کیونکہ تاریخ نحس و منحوس میں کوئی کام کرنا نہ چاہیے چنانچہ میں نے اس بارہ میں جناب مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ سید محمد ابراہیم صاحب مبرور مجتہد العصر سے دریافت کیا ان قبلہ و کعبہ نے جواب حسب ذیل رقم فرمایا۔ مسئلہ لباس پہننے کے لیے کسی دن و تاریخ میں ممانعت ہے یا نہیں اور کوئی تاریخ و دن مخصوص واسطے پوشیدن لباس کے ہے یا نہیں۔ سید محمد تقی۔ جواب۔ مخصوص کسی تاریخ و دن میں ممانعت سے پہننے لباس کی نہیں جس طرح قطع کرنے کی ممانعت ہے لیکن ہر روز میں سکتا ہے لیکن دو شنبہ اور چہار شنبہ کو اگر جدید لباس نہ پہنے تو بہتر ہے واللہ العلم۔ نقل مہر [سید محمد ابراہیم] محمد ابراہیم عفی عنہ

اور کتاب حلیۃ المتقین میں ہے کہ جامہ دراز پہننا اور آستین کو دراز کرنا اور جامہ کو تکبر سے خاک پر کھینچنا مکروہ و مذموم ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت امیرؑ بازار میں تشریف لے گئے اور ایک اشرفی میں تین جامے اپنے واسطے خریدے ایک پیراہن تا نصف ساق پہنا اور ایک آدھی پنڈلی تک اور ردا سر سے ساق تک اور عقب کے نیچے تک پھر ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھائے اور برابر حمد خدا کرتے تھے اس نعمت پر جب تک گھر کو واپس آئے اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو جامہ پاؤں سے گذر جائے آتش جہنم میں ہے اور روایت میں ایسا حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ایک شخص کو وصیت فرمائی کہ ہرگز اپنے

پیراہن کی درازی کو بلند نہ لٹکا کہ یہ تکبر سے ہی اور خدائے تعالی اُسکو دوست نہیں رکھتا اور حضرت امام موسی کاظم سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ ترجمہ اُسکا یہ ہی کہ اپنے کپڑوں کو پاک کر تو بعض فرمایا کہ کپڑے آنحضرت صلعم کے پاک تھے لیکن مراد الہی یہ ہی کہ کپڑوں کو کوتاہ کر کہ آلودہ نہوں اور دوسری روایت میں ہی یعنے اُٹھا کہ زمین پر کشیدہ نہوں اور دوسری حدیث معتبر میں منقول ہی کہ حضرت امیر جب پیراہن پہنتے تھے تو آستینوں کو کھینچتے تھے جو انگلیوں سے نکلتی تھیں تو اُنکو کاٹ ڈالتے تھے اور آنحضرت صلعم نے ابوذر رضہ سے فرمایا کہ جو کوئی تکبر سے اپنے لباس کو زمین پر کھینچے حق تعالی قیامت میں نظر رحمت اُسپر نفرمائے

فصل ۱۶۷ فضیلت تجمل و زینت

واضح ہو کہ موافق احادیث معتبرہ کے بہت خوب ہی زینت کرنا اور کپڑا پاکیزہ و فاخرہ پہننا جبکہ حلال سے بہم پہونچے اور مناسب اُسکے حال کے ہو سنت ہی اور موجب خوشنودی پروردگار کا ہی جمال الصالحین میں ہی کہ حضرت امیر نے فرمایا کہ پاک کرو تم جامہ اور بدن کو بو بد سے کہ خدائے تعالی دشمن رکھتا ہی کثافت اور بوے بد کو اور ضروری ہی کہ پاک کرنا جامہ اور بدن کا اخلاق انبیاء سے ہی اور اگر جامہ حلال سے بہم نہ پہونچے جو کچھ میسر ہو قناعت کیجے اور تحصیل زیادتی لباس کو مانع عبادت الہی کا نہ کرے اور جو حق تعالی روزی کو اُسپر کشادہ کرے اُسکے لائق کھائے اور پہنے اور صرف کرے اور برادران مومن کو دے اور جو روزی تنگ ہو قناعت کرے اور حرام و شبہہ میں اپنے کو آلودہ نہ کرے حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ جب خدائے تعالی کوئی نعمت بندہ کو کرامت فرمائے اگر اثر اُس نعمت کا اُسپر ظاہر ہو تو اُسکا خدا دوست نام رکھتا ہی اور یاد کرنے والا نعمت کا پروردگار کا دوست ہوگا — اور جو اثر اُس نعمت کا اُسپر ظاہر نہو اُسکا خدا دشمن نام رکھتا ہی اور وہ جھٹلانے والا نعمت خدا کا

ہوگا اور حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ چاہیے کہ واسطے برادر مومن کے زینت
کرو جیسا کہ بیگانون کے لیے زینت کرتے ہین کہ تمکو بہت اچھی ہیئت سے دیکھین اور
بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت امام علی بن موسی رضاؑ گرمیون مین چٹائی کے فرش پر بیٹھتے تھے
اور جاڑون مین ٹاٹ پر اور گھر مین موٹے کپڑے پہنتے تھے اور جب باہر آتے تھے لوگون
کے واسطے زینت کرتے تھے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حق تعالی زینت
و اظہار نعمت کو دوست رکھتا ہے کہ اثر نعمت اپنے بندہ مین دیکھے اسطور پر کہ اپنے ملبوس کو
پاکیزہ اور اپنے آپ کو خوشبو کرے اور گھر کو اچھا رکھے اور صبح کو گھر کو جھاڑے یہان تک
کہ چراغ کو قبل غروب آفتاب روشن کرنا فقر کو زائل کرتا ہے اور روزی کو زیادہ کرتا ہے

فصل ۱۶۸ پہننے جامۂ حریر و مطلا و کتان و روئی وغیرہ مین

جاننا چاہیے کہ مردون کو جامۂ حریر محض پہننا اور زردوزی کپڑے پہننا حرام ہے اور احوط
یہ ہے کہ رومال اور کیسہ اور وہ کپڑا بھی کہ جس سے شرمگاہ نہین چھپا سکتے ہون حریر سے
نہون اور پھر احوط یہ ہے کہ اجزاے جامہ مثل سنجاف وغیرہ بھی حریر کے نہون اور ریشمی کپڑا
پہننا بھی جائز نہین اور بہتر یہ ہے کہ ولی اطفال نابالغ کو بھی منع کرین طلاباف اور حریر
کے پہننے سے اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یا علی جامۂ حریر نہ پہن کہ وہ تیری پوشش
ہے بہشت مین اور حدیث دیگر مین فرمایا کہ جامۂ حریر نہ پہن کہ حق تعالی اس سبب سے پوست
کو جہنم مین ڈالےگا اور جلائیگا اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ آیا جائز ہے کہ مرد
اپنی اہل کو طلا سے زینت کرے فرمایا کہ ہان بلکہ عورتون کے اور کنیزون کے لیے لڑکون
کو نہین اور بہتر کپڑون مین وہ جامہ ہے کہ روئی سے بنا ہوا ہو پھر کتان سے اور جامۂ پشمینہ
کا ہمیشہ پہننا کراہت رکھتا ہے مگر کبھی واسطے قناعت اور دفع سرما کے پہننا برا نہین
چنانچہ بسند معتبر حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ سوتی جامہ پنبہ بافتہ کہ وہ پوشش رسول خدا
صلعم کی ہے اور پوشش اہلبیتؑ کی اور آنحضرت صلعم جامۂ صوف و ریشم نہین پہنتے تھے

مگر واسطے دفع کسی علت کے اور حدیث معتبر مین حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ
نہ پہننا چاہیے جامہ پشمینہ کو مگر بسبب کسی ضرورت کے اور روایت مین حسین بن کثیر سے
منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سے کہا مین نے کہ آپ پر فدا ہون لوگ کراہت کرتے ہین
جامہ پشمینہ کے پہننے سے فرمایا کہ میرے والد ماجد پہنتے تھے اور امام زین العابدین بھی پہنتے تھے
اور جبکہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے بہت موٹا کپڑا پہنتے تھے اور ہم بھی ایسا ہی کرتے ہین اور
آنحضرت صلعم سے منقول ہی فرمایا کہ پانچ چیزین ہین کہ مرتے وقت تک مین ترک نکرونگا
روے زمین پر غلامون کے ساتھ کچھ کھانا اور بے جھول کے الاغ پر سوار ہونا اور
بکری کا اپنے ہاتھ سے دوہنا اور لڑکون کو سلام کرنا اور پشمینہ کا کپڑا پہننا اور وجہ
جمع درمیان ان دو حدیثون کے یہ ہی کہ پشمینہ اگر اس غرض سے پہنے کہ متنفر
ہون اورون سے تو مذموم ہی مگر کبھی واسطے قناعت یا تنگدستی یا رفع سرما
کے پہنین تو قصور نہین رکھتا اور موید اسکا ہی جو کچھ حدیث ابو داؤد مین واقع
ہوا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ آخر زمانہ مین کچھ لوگ ہونگے کہ گرمی اور جاڑے مین
پشمینہ پہنینگے اور گمان کرینگے کہ وہ اس سبب سے اورون پر فضیلت رکھتے ہین اُن
لوگون کو لعنت کرینگے ملائکہ آسمان و زمین اور حضرت امیر سے منقول ہی کہ کتان
کا پہننا بدن کو فربہ کرتا ہی

فصل ۱۶۹ - رنگتین جو کپڑے مین سنت ہین اور مکروہ -

حلیۃ المتقین مین ہی جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہین کہ رنگون مین
بہترین رنگ سفید ہی پھر سبز پھر زرد پھر سرخ پھر نیلگون اور زرد اور سرخی مکروہ ہی
لیکن سرخ بہ خصوصاً نماز مین اور پہننا جامہ سیاہ کا کراہت شدید رکھتا ہی مگر
عمامہ و عبا و موزہ سیاہ ہون تو کچھ حرج نہین اور جو عمامہ و عبا بھی سیاہ نہون
بہتر ہی اور حدیث معتبر مین آنحضرت صلعم سے منقول ہی کہ پہنو جامہ سفید کہ زیادہ تر

اور پاکیزہ تر رنگوں میں ہی اور اپنے مردوں کو انہیں کفن دو اور حضرت امام جعفر صادق ع
سے منقول ہے کہ حضرت امیر ع اکثر اوقات جامہ سفید پہنتے تھے اور حدیث حسن میں زرارہ
سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر ع باہر آئے اور جبہ خز زرد رنگ کا اور عمامہ خز زرد
رنگ کا اور رداے خز زرد رنگ کی پہنے تھے اور حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حکیم
بن عتیبہ خدمت میں امام محمد باقر ع کی گیا دیکھا کہ جامہ سرخ تیرہ کہ ساتھ گل کسم کے
رنگ لیا ہے آپ پہنے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اس جامہ کے باب میں کیا کہتا ہے تو حکیم نے کہا
وہ چیز کہ آپ پہنتے ہیں اسمیں کیا کہوں لیکن جوانان شوخ کہ ہم میں یہ لباس پہنتے ہیں ہم انکو
منع کرتے ہیں اور عیب جانتا ہوں میں حضرت نے فرمایا کہ زینت خدا کو کسنے حرام کیا اور پھر
فرمایا کہ اس سبب سے اس جامہ کو پہنا ہے کہ تازہ داماد ہوا ہوں میں اور حدیث حسن میں
حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جامہ سرخ تیرہ پہننا کراہت رکھتا ہے مگر واسطے نو داماد
کے اور حدیث معتبر میں یونس سے منقول ہے کہ حضرت امام رضا ع کو دیکھا میں نے کہ چادر کبود رنگ
کی پہنے تھے اور حسن زیات سے منقول ہے کہ حضرت امام ابی جعفر ع کو دیکھا میں نے کہ جامہ
برنگ گل سرخ پہنتے تھے اور محمد بن علی نے روایت کی ہے کہ حضرت امام موسی کاظم ع کو دیکھا
میں نے کہ جامہ عدسی رنگ کا پہنتے تھے اور ابی العلاء سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ع
کو دیکھا میں نے حال احرام میں کہ چادر یمنی سبز پہنے تھے اور حضرت امام جعفر صادق ع سے
منقول ہے کہ جبرئیل ع آخر روز ماہ رمضان میں آنحضرت صلعم پر نازل ہوئے بعد نماز عصر
کے جب آسمان پر گئے آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہ زہرا ع کو طلب فرمایا اور ارشاد کیا کہ اپنے
شوہر علی بن ابی طالب کو طلب کر جب حاضر ہوئے آنحضرت صلعم نے حضرت امیر ع کو دہنی
جانب بٹھلایا اور ہاتھ انکا پکڑ کر اپنے بر رکھا پھر فرمایا کہ چاہتے ہو تم عید کے دن میں کچھ
تحفہ جبرئیل نے مجکو خبر دی عرض کیا ہاں فرمایا کہ جبرئیل ع نے کہا کہ قیامت کے دن میں
جانب راست عرش پر ہونگا اور خدا سے تعالی دو جامہ مجکو پہنائیگا ایک سبز دوسرا سرخ رنگ کا

اور یا علی تو میری سیدھی طرف ہوگا اور ایسے ہی دو لباس تجکو پہنائینگے پس راوی نے عرض کیا کہ لوگ رنگ سرخ کو اسطرح مکروہ جانتے ہیں فرمایا کہ جب اللہ تعالی حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر لے گیا ایسے ہی کپڑے انکو پہنائے اور بسند معتبر حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ کوئی پہنتا ہے جامہ سیاہ کہ وہ پوشش فرعون کی ہے اور حدیث معتبر میں آیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ سیاہ ٹوپی پہنکر نماز پڑھوں میں فرمایا کہ نماز نہیں پڑھ کہ لباس اہل جہنم ہے اور حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ مکروہ ہے رنگ سیاہ مگر تین میں یعنی موزہ و عبا و عمامہ میں مکروہ نہیں ہے

فصل ۱۷۰ - پہننا اُس لباس کا جو عورتوں یا کافروں سے ہو

حلیۃ المتقین میں جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جاننا چاہیے کہ مردوں کو پہننا اُس لباس کا کہ مخصوص عورتوں سے ہو مثل مقنعہ وغیرہ کے حرام ہے اور ایسے ہی حرام ہے عورتوں کو پہننا اُس لباس کا کہ جو مخصوص مردوں سے ہو مانند ٹوپی و قبا و عمامہ کے اور کسی کو جائز نہیں پہننا اُس لباس کا کہ مخصوص کافروں سے ہے مثل زنار کے اور فرنگی ٹوپیوں کے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جائز نہیں ہے عورتوں کو کہ مشابہ مردوں سے ہوں اور نہ مردوں کو جائز ہے کہ مشابہ عورتوں سے ہوں اسواسطے کہ لعنت کی ہے رسول خداؐ نے اُن مردوں پر کہ جو مشابہ عورتوں کے ہوں اور اُن عورتوں پر کہ جو مشابہ مردوں کے ہوں اور روایت ہے کہ اللہ نے ایک پیغمبر کو اپنے پیغمبروں میں سے وحی فرمائی کہ مومنوں سے کہو کہ نہ پہنیں کپڑے میرے دشمنوں کے اور نہ کھائیں کھانا میرے دشمنوں کا اور آنحضرت صلعم کئی قسم کی ٹوپیاں رکھتے تھے اور پہنتے تھے اور ملبی ٹوپیوں میں کہ برطلہ کہتے ہیں وارد ہوا ہے کہ پہننا انکا شبیہ یہودیہ عورتوں کی ہے اور علما نے کہا ہے کہ مکروہ ہے اور بعض حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ بانات کلاہ تو توڑنا اور پھیرنا مکروہ ہے اور آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ جب تنگی تو پہان امت میں جہت

ہونگی تو تر نا اُنمیں شایع ہوگا

فصل ۱۷۱ - پائجامہ پہننا

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے وحی فرمائی حضرت ابراہیم کو کہ زمین سے
مجھ سے نسلکا بہتر کی تیری شرمگاہ سے کہ دیکھتے ہیں درمیان زمین کے اور اپنی شرمگاہ کے
ایک حجاب قرار دے پس انہوں نے پائجامہ حضرت نے بنایا اور جامع برقی میں روایت ہوئی
ہے کہ جو کوئی پائجامہ کھڑے ہوکر پہنتا ہے تین دن تک حاجت اسکی بر نہیں آتی اور فقہ الرضا
میں منقول ہے کہ پائجامہ بیٹھکر پہنیں کھڑے ہوکر نہ پہنیں کہ موجب ہلاکت اور درد اور
وغم و الم ہوتا ہے اور وقت پہننے پائجامہ کے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ
اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَلَا تَهْتِكْنِيْ فِيْ عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ
وَآمِنْ فَرْجِيْ وَلَا تَخْلَعْ عَنِّيْ زِيْنَةَ الْإِيْمَانِ اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ
آنحضرت صلعم جسوقت لباس پہنتے تھے پیراہن کو زیر جامہ سے پہلے پہنتے تھے اور
دوسری روایت میں ہے کہ کھڑے ہوکر اور رو بقبلہ اور آدمی کی طرف منہ کر کے
پائجامہ نہ پہنیں اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ کھڑے ہوکر پائجامہ پہننا سوزش کا ہوتا
ہے اور پائجامہ مرد کا نصف ساق یعنی پنڈلی تک ہے اور پاؤں کے ٹخنے تک بھی جائز ہے
اور زیادہ آگے نہیں ہے

فصل ۱۷۲ - رنگ نعلین و موزہ وغیرہ

جاننا چاہیئے کہ جوتہ و موزہ وغیرہ جو مسلمان سے لیا جاوے اُسکا استعمال جائز ہے اور جو
ہندو چمار کے ہاتھ کا بنا ہوا ہوگا اُسکا استعمال جائز نہیں اگر اُسمیں پاؤں تر ہوا سے لگا اور پس
اُن پاؤں کی تری کپڑے میں لگجائیگی تو وہ کپڑا بھی نجس ہوجائیگا اور اسی طرح اگر
پاؤں میں پسینا آجائیگا تو بھی پاؤں نجس ہوجاینگے بغیر پاک کیے پاؤں اور اس
کپڑے کے نماز نہیں پڑھ سکتا اگر پاؤں خشک ہوں اور نجس نہ ہوئے ہوں تو اُسکو اتار کر

نماز پڑھ سکتا ہے بہترین رنگ موزہ و چکمہ میں رنگ سیاہ اور سفر میں رنگ سرخ یا
ہے اور حضر میں مکروہ اور نعلہ اسکا آگے اور پیچھے بلند ہوا اور درمیان میں خالی ہو اس طرح پر
کہ سب تلا اسکا زمین کو نہ چھوے اور سوائے اسکے مکروہ ہے اور ظاہرا کفش بھی اسی کا
حکم رکھتی ہے اور کفش سریانی مکروہ ہے اور کسی سند معتبر حضرت امیرؑ سے منقول ہے
کہ اچھا جوتہ پہننا بدن کو بلاؤن سے نگاہ رکھتا ہے اور معین ہے تکمیل نماز و وضو پر
اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ جو کوئی چاہے عمر اسکی دراز ہووے ناشتہ صبح
کھاوے اور جوتہ اچھا پہنے اور ردا اور بالاپوش کو سبک کرے اور ساتھ عورتون
کے جماع بہت نہ کرے اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اول جس شخص نے جوتا پہنا
وہ حضرت ابراہیمؑ تھے اور حدیث معتبر میں انھین حضرت سے منقول ہے کہ جوتا ہموار
پہننا کہ تلا اسکا سب زمین کو لگتا رہے پوشش یہود کی ہے اور ایسے جوتہ کی مذمت
مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اور حدیث معتبر مین وارد ہوا ہے کہ جوتہ سیاہ
نہ پہنو کہ آنکھ کو ضعیف کرتا ہے اور موروث غم واندوہ ہے اور لازم ہے تجھ پر پہننا
زرد جوتہ کا کہ آنکھ کو جلا دیتا ہے ذکر کو سخت کرتا ہے اور غم کو برطرف کرتا ہے اور پوشش
پیغمبرون کی ہے اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہے کہ پہننا سیاہ جوتہ کا موجب غرور
وتکبر ہے اور جو کوئی پہنے قیامت مین جبارون کے ساتھ محشور ہوا اور حضرت امام
محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی زرد جوتہ پہنے جب تک اثر اسکا بوسیدہ نہووے
شادی و سرور مین رہے اور کسی سند معتبر سدیر صراف سے منقول ہے کہ خدمت حضرت امام
جعفر صادقؑ مین گیا مین اور جوتا سفید پہنے تھا مین فرمایا آیا جانتا ہے جوتا پہنا ہے تو نے جو کوئی
کہ داخل بازار ہوا اور جوتہ سفید خرید کرے پرانا نہو گا وہ مگر کما لے کسی مال کو ایسی جگہ سے کہ
گمان نہ رکھتا ہو راوی کہتا ہے کہ سدیر نے مجھکو خبر دی کہ ابھی وہ پرانا نہوا تھا کہ سو اشرفی
ایک جگہ سے ایسی ہاتھ آئی کہ گمان نہ رکھتا تھا مین اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہے

کہ جو کوئی زرد یا سفید جوتہ پہنے اسے مال و اولاد بہم پہونچے جو کوئی سیاہ جوتہ پہنے کچھ نہ پائے اور حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ موزہ پہننا آنکھوں کے نور کو زیادہ کرتا ہے اور دوسری روایت میں فرمایا کہ ہمیشہ موزہ پہننا امان دیتا ہے سل کے مرض سے اور مرگی سے اور داؤد رقی روایت کرتا ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ کو دیکھا سفر میں کہ موزہ سرخ پہنے تھے پوچھا میں نے کہ یہ موزہ سرخ کیا ہے فرمایا کہ اسکو میں نے سفر کے واسطے لیا ہے اور کیچڑ پانی کے لیے خوب ہے مگر حضر میں کوئی رنگ موزہ کے لیے سیاہ سے بہتر نہیں ہے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ و حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب جوتا پہنے تو ابتدا سیدھے پاؤں سے اور اتارنے میں بائیں پاؤں سے کرے اور فرمایا کہ جو کوئی ایک پاؤں میں جوتہ اور ایک پاؤں ننگا کرکے راہ چلے شیطان اُسکی راہ میں دخل پائے اور دیوانہ ہو جائے اور منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے منع فرمایا ایک پاؤں میں جوتہ پہنکر راہ چلنے سے اور کھڑے ہوکر جوتہ پہننے سے اور ممکن ہے کہ کراہت کھڑے ہوکر پہننے کی مخصوص اس جوتے سے ہو کہ بند اسکے باندھنا چاہیے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ بہت استعمال کرنا موزہ پہننے پر امان دیتا ہے مرض خورہ سے اور دوسری حدیث میں آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ تین چیزیں ہیں جو کوئی کرے خوف اسکا ہے کہ دیوانہ ہو جائے پاخانہ پھرنا قبروں میں اور موزہ سے راہ چلنا اور اکیلے گھر میں سونا

فصل ۳۷، ۱۳ مرد و عورت کا خضاب کرنا

مردوں کو خضاب کرنا سر کے بالوں کا اور داڑھی کا سنت موکدہ ہے اور عورتوں کو خضاب سر کے بالوں اور ہاتھوں کا ہے اور پاؤں کا اور مردوں کا مہندی لگانا ہاتھ پاؤں میں مکروہ ہے البتہ تھوڑا رنگ بعد نورہ لگانے کے تمام بدن پر سنت ہے بسند ہائے معتبر آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں سے ہیں خوشبو و قربت عورتوں سے کرنا مسواک کرنا خضاب کرنا مہندی کا اور دوسری حدیث میں کہ آنحضرت سے

منقول ہے کہ ایک درہم جو خضاب میں خرچ ہو بہتر ہے ہزار درہم سے جو راہ خدا میں صرف ہوں اور خضاب میں چودہ خصلتیں ہیں گرانی ریح کو کان سے دور کرتا ہے اور غبار کو آنکھ سے دور کر کے جلا دیتا ہے اور ناک کو نرم کرتا ہے اور منہ کو خوشبو کرتا ہے اور دانتوں کی جڑ کو مستحکم کرتا ہے اور گندہ بغل کو دفع کرتا ہے اور وسوسہ شیطان کو دور کرتا ہے اور ملائکہ اسکے سبب سے شاد ہوتے ہیں اور سبب مومنین کے خوش ہونے کا اور کافروں کے غصہ کا ہے اور زینت ہے اور خوشبو ہے اور موجب خلاصی ہے عذاب قبر سے اور نکیرین شرم کرتے ہیں اس مرد سے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ اپنے سفید بالوں کو رنگ کرو اور یہودیوں کی شبیہ مت ہو اور حسن بن جہم نے کہا کہ خدمت حضرت امام رضاؑ میں گیا میں دیکھا میں نے کہ ان حضرت نے خضاب ریش مبارک میں برنگ سیاہ کیا تھا پھر فرمایا کہ خضاب کرنے میں ثواب عظیم ہے اور اپنے آپ کو جوان کرنا عورتوں کی عفت کا سبب ہے ایک جماعت عورتوں کی ہے کہ انھوں نے عفت سے ہاتھ اٹھایا اس سبب سے کہ مرد انکے اپنے آپ کو آراستہ نہ کرتے تھے راوی نے کہا کہ ہمکو پہونچا ہے کہ مہندی سفید بالوں کو زیادہ کرتی ہے حضرت نے فرمایا کہ سفید بال خود زیادہ ہوتے ہیں بے مہندی کے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک شخص خدمت آنحضرت صلعم میں آیا حضرت نے دیکھا کہ سفید بال اسکی ڈاڑھی میں ہو گئے ہیں فرمایا کہ یہ نور کے بال ہیں پس فرمایا کہ جس کسی کی حالت اسلام میں ڈاڑھی کا ایک بال سفید ہو اسکے واسطے ایک نور ہو قیامت میں پھر اس شخص نے مہندی سے خضاب کیا اور حاضر ہوا حضور میں آنحضرت صلعم نے دیکھ کر فرمایا کہ نور بھی ہے اور اسلام بھی پھر وہ شخص گیا اور خضاب سیاہ کر کے حاضر ہوا فرمایا کہ نور ہے اور اسلام ہے اور ایمان ہے اور محبوب کرتا ہے عورتوں کی طرف اور خوف و بیم کرتا ہے کافروں کے دل میں اور حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ خضاب سر اور ڈاڑھی کا آیا سنت ہے فرمایا ہاں حضرت امیر عم اسواسطے خضاب نہیں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ تیری ریش تیرے سر کے

خواہش سر سے خضاب ہونگے انتظار اُنکی خضاب کا کرتے تھے اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ دونوں بزرگوار خضاب کرتے تھے اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سزاوار نہیں عورت کو کہ ہاتھ اُسکا خضاب سے خالی ہو اگرچہ مہندی کی ملنے سے ہو اور فرمایا حکم کیا آنحضرت صلعم نے زنان شوہردار و بیشوہر کو خضاب کرنے کا شوہردار واسطے شوہر کے اور بے شوہر اسواسطے کہ ہاتھ اُسکا مثل عورتوں کے ہیں مردوں کا سا نہو جاوے اور بحدیث صحیح یہ بھی منقول ہے کہ مضائقہ نہیں خضاب وسمہ کا کرنے سے مرد بیچ گو اور کئی معتبر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ شہید ہوئے خضاب وسمہ کا ریش مبارک میں تھا اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ خضاب کرنا وسمہ سے عورتوں کے انس کا موجب ہے اور ہیبت اُسکے کافروں کے دلوں میں ہم پہنچتی ہے اور بحدیث حسن میں ان حضرت سے منقول ہے کہ خضاب کرنا حنا سے آبرو کو زیادہ کرتا ہے اور بالوں کی سفیدی بھی زیادہ کرتا ہے اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ جب عورت کا حیض موقوف ہو جاوے مہندی کا خضاب کرے تا کہ حیض پھر آوے اور بحدیث دیگر میں منقول ہے کہ حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ حنا و وسمہ سے ملا کر خضاب کرتے تھے اور بحدیث دیگر حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے اجازت دی عورتوں کو کہ اپنے سر کا خضاب سیاہی سے کریں۔ جاننا چاہیے کہ بیان علما مشہور یہ ہے کہ جنب کو خضاب کرنا مکروہ ہے اور خضاب باندھکر جنب ہونا بھی مکروہ ہے اور بعض اخبار معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب مہندی رنگ دیوے جبکہ ہو تو بعد اُسکے جنب ہونے کا مضائقہ نہیں ایسا ہی مکروہ ہے واسطے

حائض کو خضاب کرنا

فصل ۱۷۴۔ فضیلت شارب اور ناخن لینے میں

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کو شارب و ناخن لینا امان ہے دیوانگی و جذام و برص سے اور پریشانی کو دفع کرتا ہے اور روزی کو زیادہ

اور یہ بھی مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت حضرت امام جعفر صادق میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ لوگ
روایت کرتے ہیں کہ بعد نماز صبح کے [illegible] طلوع آفتاب [illegible] مستحب [illegible] دن
روز جمعہ کے [illegible] فرمایا کہ ناخن و شارب لینا [illegible] ہے اور ناخن
دراز [illegible] مروی ہے کہ ناخن [illegible] ناخن
و شارب لینا [illegible] اور [illegible] مروی ہے کہ اگر
[illegible] ناخن [illegible] خدا تعالی
پریشانی [illegible] ناخن و شارب لیوے اور کہے
بسم اللہ و باللہ و علی ملۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ [illegible] اللہ
تعالی [illegible] ناخن کا [illegible] ایسا ہی [illegible]
[illegible] ہے کہ
جو کوئی [illegible] ناخن [illegible] ہاتھ کی انگشت [illegible]
[illegible] آنکھیں [illegible]
حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ ناخن لینے میں اول ابتدا انگشت [illegible]
دست راست سے کرے انگشت کوچک دست راست تک اور پھر انگشت کوچک دست چپ
سے انگشت بزرگ دست راست یعنی سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے پر ختم کرے اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ سیدھے ہاتھ میں ناخن اول سیدھے ہاتھ
کی انگلی کا اور بعد بیچ کی انگلی کا اور بعد ازاں انگشت سبابہ کا لیوے اور بائیں ہاتھ
میں اول انگوٹھے کا پھر بیچ کی انگلی کا بعد ازاں سبابہ کا بعد ازاں چھنگلیا کے پاس کی
انگلی کا ناخن لیوے

فصل ۱۵ ۔ آداب سرمہ لگانے کے

حضرت امام جعفر صادق سے حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم سرمہ سنگ کا

آنکھ میں لگاتے تھے اور وقت خواب طاق طاق اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے
منقول ہے کہ سرمہ لگانا شب میں آنکھ کو نفع دیتا ہے اور دن میں زینت ہے اور دوسری حدیث معتبر
میں منقول ہے حضرت امام محمد باقر سے کہ اثمد کا سرمہ آنکھ میں لگانا منہ کو خوشبو کرتا ہے اور پلکوں کو
مضبوط کرتا ہے اور بسند موثق حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ سرمہ لگانا منہ کو میٹھا کرتا ہے
اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ اثمد کا سرمہ آنکھ میں لگاؤ کہ آنکھ کو جلا دیتا ہے اور پلکیں جماتا ہے اور
آنکھ سے پانی بہنے کو زائل کرتا ہے اور روایت دیگر میں فرمایا کہ سرمہ لگانا قوت جماع کو زیادہ کرتا ہے
اور فرمایا کہ جو کوئی اثمد کا سرمہ آنکھ میں لگائے اسکی آنکھ میں ہرگز پانی نہ اترے اور حدیث معتبر
میں حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جو کوئی سرمہ اثمد کا لگائے چاہیے کہ سلائی اسکی طاق لگائے
اور جو ایسا نہ کرے تو کوئی باک نہیں اور حدیث صحیح میں آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ سونے
کے وقت سرمہ لگاتے تھے چار سلائیاں سیدھی آنکھ میں اور تین سلائیاں بائیں
آنکھ میں اور حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ چار چیزیں منہ کو
نورانی کرتی ہیں نظر کرنا اچھی صورت پر اور آب جاری و سبزہ زار پر اور سرمہ لگانا سونے کے وقت
اور حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جو کوئی خدا اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے چاہیے
کہ سرمہ لگائے اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ سرمہ لگانا سونے کے وقت پانی اترنے سے
امان بخشتا ہے اور حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ آنحضرت سونے کے وقت ہر آنکھ میں
تین سلائیاں لگاتے تھے اور دوسری روایت ہے کہ تین سلائیاں سیدھی آنکھ میں لگاتے
تھے اور حضرت نے فرمایا کہ لازم ہے تمکو مسواک کرنا کہ آنکھ کو جلا دیتا ہے اور لازم ہے تمکو سرمہ
لگانا کہ منہ کو خوشبو کرتا ہے اسواسطے کہ جب آدمی مسواک کرتا ہے بلغم آنکھ سے اترتا ہے اور سر
جلا دیتا ہے اور جب سرمہ لگاتا ہے بلغم دفع ہوتا ہے اور منہ میں نہیں اترتا اور منہ خوشبودار ہوتا ہے

فصل ۱۷۶ - آداب آئینہ دیکھنے کے

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا جب کرتا ہے

سنت ہے اس جوان کے لیے جو آئینہ میں بہت نظر کرے اور تعاہد بہت کرے بایں طور کہ خدا
نے جسکو اچھی صورت پیدا کیا اور معیوب نہیں کیا اور بعضی روایات میں مذکور ہے کہ
آنحضرت صلعم نظر کرتے تھے آئینہ میں اور درست سر مبارک اور ریش مطہر کو شانہ کرتے تھے
اور چہرۂ مبارک کو اپنے اصحاب اور ازواج کے لیے آراستہ کرتے تھے اور فرماتے تھے
کہ خدا پسند کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے اپنے بندہ سے کہ جب برادران مومن کے پاس جائے
اور انکے واسطے زینت کرے اور روایات میں منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت امیر
سے فرمایا کہ یا علی جس وقت آئینہ میں نظر کرو کہو اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِي فَحَسِّنْ
خُلُقِي وَرِزْقِي

فصل ۱۱ [illegible] آداب شانہ کرنے کے

واضح ہو کہ حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ ریش کو شانہ کرنا دانتوں کو
مضبوط کرتا ہے اور رنج و غم بلکہ بدحالی اور پریشانی کو زائل کرتا ہے اور سر میں کنگھی کرنا
تپ کو دور کرتا ہے اور ڈاڑھی اور سر میں شانہ کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور حضرت
رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ سر میں بہت شانہ کرنا تپ کو دور کرتا ہے اور روزی کو
لاتا ہے اور قوت جماع کو زیادہ کرتا ہے اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہے کہ شانہ کرنا
فقر کو زائل کرتا ہے اور بالوں کو اچھا کرتا ہے اور حاجت کو روا کرتا ہے اور پشت کو مضبوط کرتا ہے
اور بلغم کو قطع کرتا ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ سبب زیادتی اولاد کا ہے اور بعد حدیث
دیگر میں فرمایا کہ رخسارہ پر شانہ کرنا دانتوں کو مضبوط کرتا ہے اور بائیں ریش کے نیچے شانہ
کرنا وباؤں کو اس شخص سے دور کرتا ہے اور شانہ کرنا زلفوں میں وسوسہ سینہ کو
دور کرتا ہے اور شانہ کرنا سر کے بالوں کو قطع کرتا ہے حدیث معتبر میں منقول ہے کہ جناب
حضرت صلعم [illegible] شانہ [illegible] سے [illegible] شانہ کرتے تھے اور دو [illegible]
حدیث میں فرمایا کہ جب شانہ کرو [illegible] شانہ کرو [illegible]

کو دور کرتا ہے اور حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ جو کوئی ڈاڑھی میں سر بار شانہ کرے
اور ایک ایک بار گنتا جاوے شیطان چالیس روز اسکے پاس نہ آسکے اور دوسری حدیث
میں فرمایا کہ حمام میں شانہ نہ کر کہ بالوں کو تھوڑا کرتا ہے اور حضرت امام علی رضا ع سے
منقول ہے کہ کھڑے ہو کر شانہ نہ کر کہ باعث ضعف دل ہوتا ہے اور بیٹھ کر شانہ کر کہ دل کو
قوی کرتا ہے اور دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلعم پانی میں بھگو کر شانہ کرتے
تھے اور دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب ڈاڑھی میں شانہ کرنا چاہے تو
نیچے سے اوپر کو چالیس بار شانہ کر اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ پڑھ اور پھر اوپر سے
نیچے کو سات بار کر اور سورہ والعادیات پڑھ کہ اَللّٰھُمَّ سَرِّحْ عَنِّیْ الْھُمُوْمَ
وَالْغُمُوْمَ وَوَحْشَۃَ الصُّدُوْرِ وَوَسْوَسَۃَ الشَّیْطَانِ اور حضرت
امام رضا سے منقول ہے کہ جو کوئی سات بار شانہ سر و ریش و سینہ پر کھینچے کوئی درد
اسکے نزدیک نہ آوے اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلعم ڈاڑھی میں
نیچے سے چالیس بار اور اوپر سے سات بار شانہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ روزی کو
زیادہ اور بلغم کو قطع کرتا ہے اور قاسم بن ولید سے منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ع
سے پوچھا کہ روغندان و شانہ ہاتھی دانت کا بنائیں فرمایا کہ کوئی باک نہیں اور حسن بن جہم
سے منقول ہے کہ خدمت حضرت امام علی رضا میں گیا میں حضرت کے ہاتھ میں ہاتھی دانت
کا شانہ تھا اور اسکو استعمال فرما رہے تھے میں نے عرض کیا کہ آپ پر فدا ہوں ایک جماعت
عراق میں ہے کہ ہاتھی دانت کا شانہ کرنا حلال نہیں جانتی فرمایا کیوں میرے والد ماجد
ایک یا دو شانہ اسکے رکھتے تھے شانہ کرو ہاتھی دانت کا کہ تپ کو دور کرتا ہے اور بہت
سی حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ ائمہ علیہم السلام ہاتھی دانت کا شانہ کرتے تھے اور
ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ شانہ فقر اور [illegible]
[illegible] شانہ کرنا [illegible]

فصل ۱۷۸ - فضیلت و آداب بدن پر روغن ملنے کے

حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ روغن بشرہ کو نرم کرتا ہے اور دماغ کو زیادہ کرتا ہے اور بدن میں کی خشونت جلد یا بدحالی و تنگی روزی کو برطرف کرتا ہے اور منہ کو نورانی کرتا ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ روغن بدن پر ملنا تونگری کو ظاہر کرتا ہے اور حدیث میں فرمایا کہ فقر کو زائل کرتا ہے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ شب میں روغن ملنے سے عروق بدن میں جاری ہوتا ہے اور بشرہ کو سیراب کرتا ہے اور منہ کو سفید کرتا ہے اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ جو کوئی ہر بال میں روغن ملے حق تعالی اسکے واسطے بقدر ہر بال کے ایک نور کے کہ قیامت میں اسکو عطا کریگا اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب روغن ہتھیلی پر ڈالے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الزَّیْنَ وَالزِّیْنَةَ وَالْمَحَبَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْنِ وَالشَّنَانِ وَالْمَقْتِ پس ہتھیلی کو سر پر رکھے اور وہاں سے ابتدا کرے روغن ملنے کی اور کئی حدیثوں میں نہی وارد ہوئی ہے ہمیشہ روغن بدن پر ملنے سے ہر روز اور ایک روایت میں ہے کہ مہینہ میں ایک بار ملے اور دوسری روایت میں ہفتہ میں ایک بار یا دو بار مگر عورتوں کو ہر روز ملنا برا نہیں ہے

فصل ۱۷۹ - فوائد روغن بنفشہ میں

حدیث حسن میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ تمہارے سب روغنوں میں روغن بنفشہ بہتر ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ فضیلت روغن بنفشہ سب روغنوں پر مثل ہمارے ہے سب مردم پر اور حدیث دیگر میں مثل ہمارے شیعوں کے ہے سائر خلق پر اور حدیث دیگر میں فرمایا کہ اچھا روغن ہے روغن بنفشہ بہت ملو اسکو کہ درد سر و چشم کو دور کرتا ہے اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ تمہاری پیشانی سے کوئی چیز ظاہر نہیں کہ ہم زیادہ دوست رکھتے ہوں اسکو روغن بنفشہ سے اور دوسری روایت میں عقیقہ کی منقول ہے کہ ایک شخص اونٹ سے گر پڑا تھا اور اسکے دماغ میں صدمہ ہوا تھا پس حضرت امام

جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ روغن بنفشہ اُسکے دماغ پر ٹپکاؤ ایسا ہی کیا شفا پائی پھر فرمایا کہ
اے مفضل روغن بنفشہ نہ جاڑون مین گرم ہے نہ گرمیون مین سرد ہے ہمارے شیعون کے واسطے
نرم ہے اور ہمارے دشمنون کے واسطے خشک ہے اور حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ اگر لوگ
بزرگی روغن بنفشہ کی جانین تو ضرور اُسکو بہت کھائین اور دوسری حدیث مین
فرمایا کہ گرمی تپ کو توڑو روغن بنفشہ سے اور حدیث دیگر مین منقول ہے کہ درد سر کو
زائل کرتا ہے اور دماغ کو اصلاح مین لاتا ہے

فصل ۱۸۰ ۔ فضیلت روغن بان و زنبق و زیتون ۔

جاننا چاہیے کہ بان ہندی ہے کہ اُس سے روغن لیتے ہین اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے
منقول ہے کہ اچھا روغن ہے روغن بان اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ ایک شخص نے
حضرت سے شکایت کی ہاتھون کی رگون کی فرمایا کہ روئی لے اور روغن بان اُسپر ڈال
اور ناف پر رکھ یا روغن ناف مین ڈال اُس شخص نے ایکبار یہ کام کیا اور آزار اُس سے
زائل ہوا اور بسند معتبر حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جو کوئی روغن بان اپنے اوپر ملے
شیطان بقدرت الٰہی اُسکو ضرر نہین پہونچا سکتا اور حضرت امیرؑ سے منقول ہے کہ اپنے
اوپر روغن بان ملے جاؤ کہ امان ہے بہروسے اور پیغمبر خدا اُسکو استعمال فرماتے تھے اور
آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ کوئی چیز بدن کے واسطے روغن زنبق سے بہتر نہین ہے
دوسری حدیث مین منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت امام رضاؑ بہی مبارک مین
ملا کرتے تھے اور دوسری روایت مین آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ روغن زنبق مین بہت منافع
ہین اور شفا ستر دردون کی ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ روغن زنبق بہت
نفع رکھتا ہے اور مراد روغن زنبق سے چنبیلی یا جنبیلی ہے اور چنبیلی اور جنبیلی دونون پھول
خوشبودار ہوتے ہین اور محاسن مین حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ فرمایا کہ جو کوئی
روغن زیتون لگاوے اور بدن پر ملے اُسکے نزدیک چالیس روز تک شیطان نہین آتا

فصل ۱۸۱ ۔ فوائد سب روغنوں کے

منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی روغن زیتون کھاؤ اور بدن پر ملو جو کوئی اسکو کھائے اور بدن پر ملے شیطان چالیس روز تک اسکے پاس نہیں آتا اور دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حضرت امام موسی کاظم نے روغن گل خیرو اپنے اوپر ملا اور حدیث موثق میں منقول ہے کہ جس وقت آنحضرت صلعم کو درد سر عارض ہوتا تھا تیل تل کا بینی مبارک میں ٹپکاتے تھے اور دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم دوست رکھتے تھے کہ تل کا تیل ناک میں ٹپکائیں

فصل ۱۸۲ ۔ فضیلت خوشبو لگانے کی

واضح ہو کہ فضیلت بوے خوش کی بابت وارد ہوئی ہے کہ عطر اور بوے خوش لگانا اخلاق پسندیدہ انبیا میں سے ہے اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ بوے خوش دل کو قوی کرتی ہے اور قوت جماع کو زیادہ کرتی ہے اور حضرت امام رضا سے حدیث صحیح میں منقول ہے کہ سزاوار نہیں ہے مرد کو کہ چھوڑے خوشبو کو ہر روز اگر قادر نہو ایک دن بیچ لگائے ورنہ ہر جمعہ کو اور بالبتہ اسکو ترک نکرے اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ خوشبو کو شارب پر ملنا اخلاق پیغمبران میں سے ہے اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی اول روز میں خوشبو لگاوے شب تک عقل اسکی زائل نہو اور فرمایا کہ دو رکعت نماز خوشبو کے ساتھ بہتر ہے ستر رکعت نماز سے کہ بغیر خوشبو کے پڑھی ہو اور فرمایا تین چیزیں ہیں کہ خدا نے پیغمبروں کو دیں خوشبو اور رکھنی زنیں اور مسواک اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ لازم ہے ہر بالغ کو کہ ہر جمعہ میں شارب اور ناخن لے اور خوشبو لگانے اور سنت ہے ہر روز استعمال بوے خوش کا کرنا اور ایک دن عثمان بن مظعون آنحضرت صلعم کے پاس آئے اور عرض کیا چاہتا ہوں میں کہ خوشبو اور رکھنی لذتیں ترک کروں فرمایا کہ ترک نکرو کہ ملائکہ خوشبو مومن کی دوست رکھتے ہیں اور ہر جمعہ میں البتہ ترک نکرو

اور فرمایا کہ جو کچھ صرف کرے خوشبو میں وہ اسراف نہیں ہے اور حدیثوں میں ہے کہ آنحضرت
صلعم کے پاس مشکدانی تھی کہ بعد ہر وضو کے اسکا استعمال فرماتے تھے اور دوسری
حدیث میں منقول ہے کہ آنحضرت صلعم بوئے خوش میں کھانے سے زیادہ صرف کرتے تھے
اور فرمایا کہ عورتوں کو خوشبو کا چاہیے کہ رنگ ظاہر اور بو پوشیدہ ہو اور مردوں
کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو اور حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ چار چیزیں ہیں کہ دل کو
کھولتی ہیں اور غم کو زائل کرتی ہیں خوشبو لگانا شہد کا کھانا سواری کرنا سبزہ پر نگاہ
کرنا اور حضرت امیر نے فرمایا کہ زن مسلمان کو چاہیے اپنے شوہر کے واسطے خوشبو کرے
اور آنحضرت صلعم سے نقل ہے کہ جو عورت خوشبو کرے اور گھر سے باہر نکلے اس پر لعنت خدا
کی ہو جب تک گھر میں آئے اور جمال الصالحین میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو
کوئی چاہے کہ میری بو سونگھے پس وہ گل سرخ کو یعنی گلاب کو سونگھے اور نیز فرمایا کہ
گل سفید میرے عرق سے جما ہے اور گل سرخ عرق جبرئیل سے اور گل زرد عرق
براق سے دوسری روایت میں آیا ہے کہ شب معراج کو پسینہ آنحضرت سے زمین پر ٹپکا
تو اس سے گل سرخ پیدا ہوا اور جو کوئی کسی کو بوئے خوش دیوے تو لازم ہے کہ اسکو
رد نہ کرے اسواسطے کہ بوئے خوش اکرام ہے اور اکرام کو رد نہ کرے مگر احمق اور
جو کوئی کسی کو گل یا بوئے خوش دیوے تو چاہیے کہ اسکو سونگھے اور آنکھوں پر
رکھے اور صلوات محمد اور آل محمد پر بھیجے پس ہنوز آنکھوں سے ہاتھ نہ اٹھایا ہو کہ گناہ
اسکے بخشے جائیں اور دوسری روایت میں ہے کہ بوسہ دے اور آنکھوں پر رکھے اور
صلوات بھیجے بعد رگ بیابان علاج کے خدا تعالی واسطے اسکے حسنات
لکھے اور گناہ محو کرے اور علاج اس بیابان کو کہتے ہیں کہ جیسے رگ پشت ہو۔

فصل ۱۸۳ ۔ فضیلت انگوٹھی پہننے اور بنا رکھنی انگوٹھی میں

جاننا چاہیے کہ انگشتری ہندو سنار کی بنی ہوئی اپنے کئیں نہ پہنیں اور جو چاندی سے ...

ہوگی اہیں سنت ہے کہ انگوٹھی چاندی کی ہو اور سنت ہے کہ دہنے مردوں اور عورتوں کو انگوٹھی
سیدھے ہاتھ میں پہننا اور بعض احادیث میں فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ میں بھی پہنی جائے اگر
نقش انگشتری حضرت ساتھ کسی نگین پتھر کے کھدا ہو تو چاہیے کہ وقت استنجا باہر
نکال لیں اور حدیث صحیح میں حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ چاہیے کہ داہنے ہاتھ میں
انگوٹھی پہنے اور چاہیے بائیں ہاتھ میں اور بسند معتبر حضرت امیر سے منقول ہے کہ
حضرت رسول خدا صلعم انگوٹھی کو سیدھے ہاتھ میں پہنتے تھے اور سلمان فارسی سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی انگوٹھی سیدھے ہاتھ میں
پہنو کہ مقربوں میں سے ہو جاؤ عرض کیا یا حضرت کون مقرب فرمایا جبرئیل و میکائیل پوچھا
کونسی انگوٹھی ہاتھ میں پہنوں فرمایا عقیق سرخ پہنو کہ اس نے اقرار کیا ہے یکتائی
خدا اور پیغمبر کی رسالت اور تیری وصایت اور تیرے فرزندوں کی امامت اور تیرے
دوستوں کے لیے بہشت کا اور تیرے شیعوں اور فرزندوں کے لیے جنت
فردوس کا اور حضرت امیر نے فرمایا کہ جو کوئی انگوٹھی بائیں ہاتھ میں رکھتا ہو کہ
نام خدا اس میں کندہ ہو وقت استنجا کے دوسرے ہاتھ میں اتار کر وہ انگوٹھی پہن لینا چاہیے
اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ انگوٹھی بیچ کی پور میں پہنا کرے اور ایک روایت میں
وارد ہوا ہے کہ انگشتری کو سر انگشت یعنی پوروں میں پہننا عمل قوم لوط کا ہے اور حضرت
امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے منع فرمائی ہے انگشت شہادت اور بیچ کی
انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے اور لوہا اور
پیتل کی انگوٹھی مرد اور عورتوں کو پہننا مکروہ ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق سے بسند
معتبر منقول ہے کہ انگشتر آنحضرت صلعم چاندی کی تھی اور کئی حدیث معتبر میں منقول
ہے کہ آنحضرت صلعم نے جناب امیر سے فرمایا کہ انگشتر طلا ہاتھ میں نہ پہنو کہ وہ آخرت میں
تمھاری زینت ہے اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ سوا چاندی کے اور انگوٹھی

ہاتھ میں نہ پہنو بہ سبب سستی کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ پاک نہیں ہے وہ ہاتھ کہ جسمیں لوہے کی انگوٹھی ہو اور حدیث معتبر میں آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ نماز نہ پڑھے مرد لوہے کی انگوٹھی پہنکر اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ انگشتر آنحضرت صلعم چاندی کی تھی اور نگین نہ تھا اور اسپر نقش تھا محمد رسول اللہ

فصل ۱۸۴ - فضیلت عقیق میں

منقول ہے کہ حضرت امیرؑ چار انگوٹھیاں ہاتھ میں پہنتے تھے ایک انگشتر یاقوت واسطے شرافت اور زینت کے اور انگشتر فیروزہ واسطے نصرت و یاری کے اور انگشتر حدید چینی واسطے اپنی قوت کے اور عقیق واسطے حرز و دفع دشمنان اور بلاؤں کے اور حدیث جناب امام رضاؑ میں مروی ہے کہ عقیق فقر اور درویشی کو برطرف کرتا ہے اور عقیق کا ہاتھ میں پہننا نفاق کو زائل کرتا ہے اور حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ انگشتر عقیق انگلی میں پہنو کہ مبارک ہے اور جو کوئی انگشتر عقیق ہاتھ میں رکھتا ہو امید ہے کہ عاقبت اسکی سفروں میں بخیر و نکوئی ہو اور دوسری حدیث صحیح میں آن حضرت سے منقول ہے کہ جو کوئی قرعہ انگشتر عقیق کے ساتھ مارے بہرہ اسکا نور یا بہتر آئیگا اور حدیث [illegible] سے منقول ہے کہ امام زین العابدینؑ کے ہاتھ میں انگوٹھی عقیق کی دیکھی لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیا نگین ہے فرمایا کہ عقیق رومی ہے اور آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جسکے ہاتھ میں انگوٹھی عقیق کی ہو اسکی حاجت بر آتی ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ انگشتر عقیق موجب ایمنی ہے سفر میں اور جو کوئی انگشتر عقیق پہنے پریشان نہ ہو اور عاقبت اسکی البتہ نیک ہو اور دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے کہ حاکم نے ایک شخص کی طلبی میں کسی کو بھیجا بسبب کسی جرم کے حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ انگشتر عقیق اسکو پہونچاؤ ایسا ہی کیا کوئی مکروہ اسکو نہ پہونچا اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلعم کے پاس آکر شکایت کی کہ راہ میں میرے چور پہونچے اور مال میرا سب لیگئے حضرت صلعم نے

فرمایا کہ انگشتر عقیق ہاتھ میں کیوں نہیں رکھتا تھا تو کہ وہ ہر بلا سے آدمی کو بچانیوالا ہے
اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ انگشتر عقیق ہاتھ میں پہنو کہ جب تک آدمی وہ انگوٹھی اپنے
پاس رکھے کوئی اندوہ اسکو نہ پہونچے دوسری حدیث میں بشیر دہقان سے منقول ہے کہ
میں نے حضرت امام علی نقی سے عرض کیا کہ کونسا نگین اپنی انگوٹھی پر رکھوں فرمایا کہ کیوں
غافل ہے تو عقیق سرخ و زرد و سفید سے کہ تینوں پہاڑ ہیں بہشت میں کہ وہ عقیق سرخ
مشرف ہے خانہ آنحضرتصلعم پر اور عقیق زرد مشرف ہے خانہ جناب سیدہ علیہا السلام
پر اور عقیق سفید مشرف ہے خانہ جناب امیر پر اور یہ سب ایک قصر ہیں اور ہر کوہ سے
ایک نہر جاری ہے جو برف سے سرد تر اور شہد سے شیرین تر اور دودھ سے سفید تر
اور نہیں پیتا اسکا کوئی مگر آل محمد اور شیعیان آل محمد اور تینوں نہریں کوثر
سے نکلی ہیں اور سب ایک جا جمع ہو کر گرتی ہیں اور یہ تینوں کوہ تقدیس و تمجید و تسبیح الٰہی کرتے
ہیں پس جو کوئی شیعیان آل محمد سے ان تینوں کو ہاتھ میں رکھتا ہو نہ دیکھیگا مگر خیر و
نیکی و کشادگی روزی و سلامتی سب بلاؤں سے اور امان پائیگا بادشاہ ظالم سے
اور جس چیز سے آدمی ڈرتے ہیں اور حذر رکھتے ہیں اور روایت دیگر میں حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ جو ہاتھ آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے خدا دوست رکھتا ہے کہ اس میں انگشتر عقیق
ہو اور دوسری حدیث میں حضرت امام رضا سے منقول ہے کہ جب حضرت موسی کوہ طور پر
اللہ تعالی سے مناجات کرتے تھے زمین پر نظر کرتے تھے حق تعالی نے اسکے نور سے عقیق پیدا کیا
اور پھر فرمایا کہ خدا نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھائی کہ عذاب نکرونگا میں آتش جہنم سے اس
ہاتھ کو جسمیں عقیق کی انگوٹھی ہو اور روایت علی ابن ابی طالب رکھتا ہو اور حضرت
امیر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عقیق کو کیا ہے فرمایا کہ ایک پہاڑ ہے یمن میں کہ اسنے خدای تعالی
کی وحدانیت اور میری نبوت اور تیری وصایت اور تیری اولاد کی امامت اور تیرے شیعوں کے لیے
بہشت [illegible] اور تیرے دشمنوں کے لیے دوزخ کا اقرار کیا ہے اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ آنحضرت

اُس شخص کی جو انگشتر عقیق پہنے ہو چالیس حصہ اُس سے زیادہ ہے جو عقیق نہ پہنے ہو اور سلمان اعمش روایت کرتے ہیں کہ خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ میں خانۂ منصور عباسی میں تھا میں کہ ایک شخص کو باہر لائے کہ اُسکے کوڑے مارے تھے حضرت نے فرمایا ای سلمان دیکھ کہ انگشتری اسکی کیا رنگ رکھتی ہے میں نے دیکھکر عرض کیا عقیق ہے یا ابن رسول اللہ فرمایا کہ ای سلمان تحقیق ہوتا تو کوڑے نہ کھاتا میں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اور کچھ فرمائیے فرمایا ای سلمان عقیق امان دیتا ہے خوف سے میں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے فرمایا کہ ای سلمان خدا دوست رکھتا ہے کہ اُسکی طرف دعا میں جو ہاتھ اٹھایا جاوے کہ اُسمیں عقیق ہو میں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے فرمایا کہ جب ہاتھ میں عقیق ہو تعجب رکھتا ہوں میں کہ وہ درہم دینار سے کیونکر خالی رہے میں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ اور کچھ فرمائیے فرمایا کہ بچا لانے والا آدمی کا ہے ہر بلا سے میں نے عرض کیا اور کچھ فرمائیے فرمایا کہ امین کرتا ہے فقر سے میں نے عرض کیا کہ یا ابن رسول اللہ روایت کروں میں اس حدیث کو آپکے جد سے یا حضرت امام حسینؑ اور جناب امیر سے فرمایا کہ ہاں اور دوسری روایت میں منقول ہے کہ دو رکعت نماز انگشتر عقیق کے ساتھ بہتر ہے ہزار رکعت سے کہ بغیر عقیق کے پڑھی ہو اور آتش جہنم میں نہیں جاتے وہ ہاتھ کہ انگوٹھی عقیق کی جنمیں ہوتی ہے

فصل ۱۸۵۔ فضیلت یاقوت و زبرجد و زمرد میں

بسند معتبر حدیثوں میں حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ سے منقول ہے کہ انگشتر یاقوت ہاتھ میں پہننا پریشانی کو زائل کرتی ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ سنت ہے انگشتر یاقوت ہاتھ میں رکھنا اور موجب آسانی ہے کہ اُسمیں کوئی دشوار نہیں اور دعوات قطب راوندی میں ہے کہ جناب امیرؑ کی انگشتری پر یاقوت تھا اور یاقوت پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ کندہ تھا اور تحفۂ عالم شاہی میں ہے کہ یاقوت سرخ باعث شجاعت و مہابت و معظم ہونے کا نظروں سے مردم میں ہوتا ہے اور اگر اطفال پہنیں

جب تک لٹکا رہے ام الصبیان سے امن ہو اور لٹکانا حاملہ پر یاقوت کا حفاظت کرتا ہے بچہ
کی اور مانع ہوتا ہے ساقط ہونے سے اور انگشتری یاقوت کی واسطے قضائے حاجات کے
مفید ہے۔ مگر یہ خاصیتیں احادیث میں میری نظر سے نہیں گذریں کتاب مذکور میں یہ
خاصیتیں تحریر ہیں اور انگشتر زمرد ہاتھ میں رکھنا فقر کو تونگری سے بدل دیتا ہے اور دوسری
حدیث میں حضرت امام رضا سے یہی حکم زبرجد میں واقع ہوا ہے اور فرمایا کہ انگوٹھی زبرجد کی
ہاتھ میں رکھنا فقر کو تونگری سے بدلتا ہے اور خواص الصالحین میں ہے زمرد کا انگشتری کا
خواب سے تشویش اور پریشانی سے محفوظ رہتا ہے اور باعث انشراح و سرور ہے باندھنا اس کا
گردن یا بازو میں واسطے باطل ہونے زہر کے اور ران پر واسطے سرعت ولادت کے نافع
اور مجرب ہے مگر یہ خاصیتیں احادیث میں میری نظر سے نہیں گذریں اور جو کوئی انگشتر یاقوت
زرد ہاتھ میں پہنے فقیر ہو اور مراد یاقوت زرد سے پکھراج ہے

فصل ۱۹۶ - فضیلت فیروزہ و جزع یمانی

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو کوئی انگشتر فیروزہ ہاتھ میں پہنے فقیر نہ ہو اور
حسن بن علی بن مہران سے منقول ہے کہ خدمت حضرت امام موسیٰ کاظمؑ میں گیا ان حضرت کی
انگلی میں انگشتری فیروزہ دیکھی کہ اس پر اللہ الملک کندہ تھا میں بہت نظر کرتا تھا
انگوٹھی پر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو میں نے کہا کہ حضرت مگر فیروزہ [illegible] نقش کر اللہ
الملک اس پر کندہ تھا فرمایا کہ اس کو پہچانتا ہے تو میں نے کہا نہیں فرمایا کہ یہ وہی
انگوٹھی ہے اور یہ وہ پتھر ہے کہ جبرئیل آنحضرت صلعم کے لیے بہشت سے ہدیہ لائے تھے
آنحضرت صلعم نے جناب امیرؑ کو عنایت کی اور ان سے ہم تک پہنچی اور حضرت امیرؑ سے
منقول ہے کہ انگشتری جزع یمانی کی ہاتھ میں پہنو کہ رد کرتی ہے مکر شیاطین کو [illegible]
اور حضرت علی بن ابی طالبؑ سے منقول ہے کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ اے علی [illegible]
یا ہم سے [illegible] اور انگشتر جزع یمانی کی ہاتھ میں پہنے گا اور [illegible]

سے فارغ ہوئے انگشتری مجھکو عنایت کی اور فرمایا کہ اس انگشتری کو ہاتھ مین پہن لے
اور نماز پڑھ کہ جزع یمانی پہنکر ستر نماز کے برابر ہے اور جزع یمانی تسبیح و استغفار کرتا ہے اور
ثواب اسکا صاحب انگشتری کے لیے لکھا جاتا ہے اور علی بن محمد ضمیری نے کہا کہ دختر
جعفر بن محمد کی خواستگاری کی مین نے اور اسکو بہت دوست رکھتا تھا مین اور
اس سے اولاد نہین ہوتی تھی مین نے خدمت حضرت امام علی نقیؑ مین جا کر عرض کی حضرت نے
تبسم کیا اور فرمایا کہ انگشتری فیروزہ لے اور اسپر یہ نقش کر رَبِّ لَا تَذَرْنِي
فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ مین نے ایسا ہی کیا ایک سال نہین گذرا تھا کہ
اس عورت سے ایک لڑکا پیدا ہوا اور حضرت صلعم سے منقول ہے کہ خداوند عالم فرماتا ہے
کہ مین شرم کرتا ہون اس ہاتھ سے کہ میری طرف بلند ہو دعا مین اور اس ہاتھ مین انگشتری
فیروزہ ہو پس اسکو رد و نا امید نہ کرون مین۔

فصل ۱۸۷ - فضیلت در نجف و بلور و حدید چینی وغیرہ مین

بسند معتبر مفضل بن عمر سے منقول ہے کہ کہا ایک دن خدمت حضرت امام جعفر صادقؑ مین گیا
مین انگشتری در نجف ہاتھ مین پہنے تھا فرمایا کہ اے مفضل یہ نگین سیرگاہ دیدہ ہاے
مومنین و مومنات ہے اور دور کرنے والا دردون کا ہے آنکی آنکھون سے اور مین دوست
رکھتا ہون واسطے مومن کے کہ پانچ انگوٹھیان ہاتھ مین رکھتا ہو۔ اوّل یاقوت اور وہ سب
مین بزرگتر ہے دوم عقیق کہ وہ خالص ہے واسطے خدا کے اور واسطے ہم اہلبیتؑ کے سوم
فیروزہ کہ وہ آنکھ کو قوت دیتا ہے اور سینہ کو کشادہ کرتا ہے اور قوت دل کو زیادہ کرتا ہے اور
جو کسی کام کو پہنکر جائے تو حاجت اسکی برآئے اور چہارم حدید چینی مین دوست نہین
رکھتا کہ اسکو ہمیشہ ہاتھ مین رکھتا ہو مگر اسوقت پہنتا اسکا برا نہین سمجھتا کہ جب ایسے
شخص کے سامنے جائے جس سے ڈرتا ہو اُن شرون سے اسواسطے کہ نشان اسکا ساکن کرتا ہے اور
حدید چینی شیاطین کو دور کرتا ہے اس سبب سے دوست رکھتا ہون پنجم کہ ہاتھ مین رہے

پنجم ورنجف اشرف ہی یادرکھنی کہ اسکو جو کوئی ہاتھ مین پہنے ہر نظر مین اللہ تعالی ثواب حج
یا عمرہ اسکے عملنامہ مین لکھے کہ ثواب اسکا انبیاء و صالحین کا ہوا اور اگر خدا اسے تعالی
رحم نہین کرتا ہمارے شیعون پر ضرور یہہ نگینہ انمین سے بہت قیمت کو پہونچتا لیکن خدانے
ارزان کیا ہی واسطے انکے کہ امیر و فقیر آسانی سے ہاتھ مین پہن سکتا ہی الیوا ہر کہتا ہی کہ اس
حدیث کو مین نے حضرت امام حسن عسکری سے عرض کیا فرمایا کہ یہ حدیث میرے جد امجد حضرت امام
جعفر صادق کی ہی مین نے عرض کیا کہ آپ کچھ عقیق سرخ کے لیے اختیار نہین فرماتے فرمایا ہان
اسمین فضیلت بسیار وارد ہوئی ہی یادرکھنی کہ میرے والد ماجد نے مجھکو خبر دی کہ اول جسنے انگوٹھی
عقیق کی پہنی وہ حضرت آدم تھے کہ دیکھا انکی مہر مین نور عرش الہی سے لکھا ہی
أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ وَمُحَمَّدٌ صَفْوَتِيْ مِنْ خَلْقِيْ أَيَّدْتُهُ
بِأَخِيْهِ عَلِيٍّ وَنَصَرْتُهُ یہ آخر اسماے پنجتن آل عبا تک ہین جب حضرت
آدم نے اس درخت سے میوہ کھایا اور زمین پر متوسل ہوئے خدا کی درگاہ مین ان نامون
سے اور انھین اسماے مبارک کی برکت سے توبہ انکی قبول ہوئی پھر حضرت آدم نے
چاندی کی انگوٹھی بنائی اور عقیق سرخ کا نگینہ رکھا اور یہ پانچون نام اسپر نقش کیے
اور وہ انگوٹھی سیدھے ہاتھ مین پہنی ایس یہ ایک سنت ہوئی کہ پیغمبر کے فرزندون
انکے نے انکی سنت پر عمل کیا اور مراد پانچ نامون سے محمد و علی و فاطمہ و حسن
و حسین علیہم السلام ہین اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ اچھا نگین بلور
اور حسین بن عبد اللہ سے مروی ہی کہ پوچھا حضرت امام علی نقی سے کہ آیا جو سنگریزہ
چاہ زمزم سے نکلے اسکی انگوٹھی بنانا خوب ہی فرمایا ہان مگر جب استنجا کرنا چاہیے
باہر نکال لین یعنی اگر بائین ہاتھ مین ہو وگرنہ کچھ حاجت نہین

فصل ۱۸۸ - نقوش کہ جنکا انگشتری پر نقش کرنا سزاوار ہے -

حسن بن خالد نے حضرت امام رضا سے عرض کی کہ جائز ہی کہ کوئی شخص استنجا کرے اور

اُسکے ہاتھ مین انگوٹھی ہو کہ اُسپر نقش لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہو فرمایا خوب نہین جانتا
مین اُسکو اُسکے لیے اور حضرت امام رضا ع سے منقول ہے کہ نقش نگین حضرت آدم ع
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تھا اور اپنے ساتھ بہشت سے
لائے تھے اور حضرت نوح ع جب کشتی پر سوار ہوئے حق تعالی نے اُنکو وحی بھیجی کہ اے
نوح ع جو غرق سے ڈرے تو ہزار بار کہہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مین تجکو اور مومنون کو
نجات دون پس جب کشتی راہ مین پڑی اور تیز ہوا چلی اور حضرت غرق سے
ڈرے یہ مجال نہوئی کہ ہزار بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہین زبان سریانی مین کہا ھلو لیا
الفا الفا یا ماریا اتقن پس طوفان برطرف ہوا اور کشتی راہ پر پڑی پس خود
ترجمہ اُسکا عربی مین کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَلْفَ مَرَّۃٍ یَا رَبِّ اَصْلِحْنِیْ اور حضرت ابراہیم ع کو
جب کفار منجنیق مین رکھا کہ آگ مین ڈالین حضرت جبرئیل ع غصہ مین آئے حق تعالے
نے اُنکو وحی کی کہ کیا چیز تجکو غصہ مین لائی عرض کی بار آلہا یہ خلیل تیرا ہے سوا
اُسکے اسوقت مین کوئی نہین کہ تیری پرستش ساتھ یگانگی کے کرے تو اُسپر تو نے اُسکے
دشمن کو مسلط کیا ہے پھر خدا نے وحی فرمائی کہ ساکت ہو پس وہ بندہ میرا ہے جب چاہون
اُسکو پکڑ سکتا ہون مین پھر جبرئیل ع مطمئن ہو کر ابراہیم ع کی طرف ملتفت ہوئے اور کہا
آیا تمکو کوئی کام اور حاجت ہو نہین اُسوقت فرمایا تمسے نہین پس حق تعالی نے انگوٹھی
اُنکے واسطے بھیجی کہ اُسمین چھ کلمے نقش تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اَسْنَدْتُ
ظَهْرِیْ اِلَی اللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ پس خدا نے وحی کی کہ یہ انگوٹھی ہاتھ مین پہن
آگ کو تجھپر سرد اور سلامت تجکو پھیر دونگا اور نقش نگین حضرت موسی ع دو حرف یعنی توریت سے
باہر لائے تھے اِصْبِرْ تُؤْجَرْ اُصْدُقْ تَنْجُ یعنی صبر کر کہ مزدوری پائے اور سچ بول
تاکہ نجات پائے اور نقش نگین سلیمان بن داود ع یہ تھا سُبْحَانَ مَنْ اَلْجَمَ الْجِنَّ

بکلمته اور نقش نگین حضرت عیسیٰ ع یہ دو حرف تھے کہ انجیل سے نکالے تھے طوبیٰ
لعبدٍ ذُکِرَ اللہُ من اجلہ وویلٌ لعبدٍ نَسِیَ اللہَ من اجلہ یعنی خوشا
حال اُس بندہ کا جسکے سبب خدا یاد کیا جاوے اور وائے اُس بندہ خدا پر کہ جسکے سبب
خدا کو بھول جائیں اور نقش نگین آنحضرت صلعم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ تھا اور نقش نگین حضرت امیر ع اللہ الملک تھا اور نقش نگین حضرت امام حسن ع
العزۃ للہ اور نقش نگین حضرت امام حسین ع ان اللہ بالغ امرہ تھا اور حضرت
علی بن الحسین ع انگشتری پدر بزرگوار کا ہاتھ میں پہنے تھے اور وہی انگوٹھی امام محمد باقر ع
پہنے تھے اور نقش نگین حضرت جعفر صادق ع اللہ ولیّی و عصمتی من خلقہ تھا
اور نقش نگین حضرت موسیٰ کاظم ع حسبی اللہ تھا پس امام رضا ع نے ہاتھ بڑھایا اور
انگشتری والد ماجد دکھائی کہ ہاتھ میں پہنے تھے اور صحیح حدیث میں حضرت صادق ع سے منقول ہے
کہ نقش نگین آنحضرت صلعم محمد رسول اللہ تھا اور نقش نگین حضرت امیر ع اللہ
الملک تھا اور نقش نگین حضرت امام ابو محمد الحسن العزۃ للہ تھا خداوندا اگر ہو یہ جو
نقش کہ تو خلق پر مسلط ہو اور نظر خلائق میں معزز ہو اور نقش نگین جناب امام حسین ع
ان اللہ بالغ امرہ تھا یہ کلمہ نگین پر نقش کرانا واسطے وسعت رزق کے فائدہ عظیم
رکھتا ہے اور بروایت دیگر توفیقی باللہ تھا کہ یہ کلمہ نقش کرانا انگشتری پر واسطے عافیت
کے اچھا ہے اور دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ اُن حضرت سے پوچھا کہ آیا کراہت
رکھتا ہے کہ نگین میں کوئی شخص اپنے اور اپنے باپ کے نام کے سوا کچھ اور نقش کرے
فرمایا کہ نہیں چنانچہ نقش میری انگشتری کا اللہ خالق کل شیء ہے اور نقش
نگین میرے والد ماجد کا العزۃ للہ تھا اور نقش نگین امام زین العابدین ع الحمد
للہ العلی تھا اور نقش نگین امام حسن و امام حسین ع حسبی اللہ تھا اور نقش
نگین حضرت امیر ع اللہ الملک تھا اور دوسری روایت معتبر میں منقول ہے کہ

کہ نقش نگین حضرت صادق ع یہ کلمات تھے اَنْتَ ثِقَتِیْ فَاعْصِمْنِیْ مِنْ خَلْقِکَ
اور بروایت دیگر اَللّٰہُ وَلِیِّیْ وَعِصْمَتِیْ مِنْ خَلْقِهٖ تھا ہر ایک ان کلمات میں
سے نگین پر نقش کرانا موجب محفوظ رہنے بدیوں سے ہے اور بقولے اَللّٰهُ
وَلِیِّیْ اَغْنِنِیْ بِہٖ تھا کہ یہ واسطے تونگری و دولت کے مؤثر ہے اور حدیث صحیح میں
حضرت امام رضا ع سے منقول ہے کہ نقش نگین حضرت صادق ع اَنْتَ ثِقَتِیْ
فَاعْصِمْنِیْ مِنَ النَّاسِ تھا اور بروایت دیگر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ فَقِنِیْ
شَرَّ خَلْقِکَ تھا اور نقش نگین حضرت موسی کاظم ع حَسْبِیَ اللّٰہُ تھا اور اسکے نیچے
ایک پھول کی شکل تھی اور اوپر ایک ہلال نقش تھا اور دوسری حدیث صحیح میں
منقول ہے کہ نقش نگین حضرت امام رضا ع میں مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
تھا اور یہ نقش اگر نگین زرد پر ہو تو واسطے تونگری کے بہت مفید ہے بتخصیص
اگر نیچے محمد و علی کندہ ہو اور بروایت دیگر حَسْبِیَ اللّٰهُ حَافِظِیْ تھا کہ نقش
اس کلمہ کا واسطے حفاظت جنگ و امان دشمن کے بہت نفع رکھتا ہے اور روایت
ہے کہ روز جمعہ اول ماہ رمضان نگین عقیق پر ان کلمات کو کھدواوے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ نقش کرے واسطے ہر علت کے نافع ہے اور نقش نگین امام محمد تقی ع
حَسْبِیَ اللّٰهُ حَافِظِیْ تھا اور بقولے عقیق سرخ پر کندہ کرنا
کفایت مہمات اور دفع اعدا کے مجرب ہے اور بروایت دیگر اَلْعِزَّةُ
لِلّٰهِ جَمِیْعًا تھا کہ یہ واسطے دفع نقمت و وسعت معیشت کے بہت
نفع رکھتا ہے اور دوسری حدیث معتبر میں امام رضا ع سے منقول ہے کہ نقش نگین
امام زین العابدین ع یہ تھا خَزِیَ وَشَقِیَ قَاتِلُ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ اور بروایت دیگر یہ کلمہ
حَسْبِیَ اللّٰهُ تھا اور یہ کلمہ نگین پر نقش کرانا واسطے دفع اندوہ کے خوب
ہے اور عبد اللہ بن سنان کہتا ہے کہ حضرت صادق ع نے انگوٹھی آنحضرت صلعم کی

صحابو دکھائی نگین سیاہ رکھتی تھی اور اسمین دو سطرون مین تھا محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ اور حدیث معتبر مین منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے نہی فرمائی اس سے کہ صورت کسی کی حیوانات مین سے انگشتری پر نقش کرے
اور حدیث دیگر مین منقول ہے کہ نقش کرے انگشتری پر ما شاء اللہ لا قوۃ
الا باللہ استغفر اللہ اسمین ہو فقر سے امن دوسری روایت مین امام محمد باقر
سے منقول ہے کہ انگشتر حضرت امیر علیہ السلام چاندی کی تھی اور نقش نگین اسکا یہ تھا نعم
القادر اللہ اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ حدید چینی کی انگشتری رکھتے تھے
سپید صاف اور یہ کلمات اسمین نقش تھے سات سطرون مین اور لڑائیون مین اور
شدتون مین پہنتے تھے کلمات یہ ہین اعددت لکل ھول لا الہ الا اللہ ولکل
کرب لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولکل مصیبۃ نازلۃ حسبی اللہ ولکل
نعمۃ متجددۃ الحمد للہ ما تعلق ابن ابی طالب من نعم اللہ
فیّن اللہ اور حضرت اسمعیل بن موسیٰ سے منقول ہے کہ انگشتری حضرت صادق علیہ السلام
کی تمام چاندی کی تھی اور اسپر نقش یہ تھا یا ثقتی فقنی شر جمیع خلقک اور
حضرت امام محمد باقر سے منقول ہے کہ جو کوئی اپنی انگشتری مین آیہ قرآن نقش کرے
بخشا جاوے اور سید ابن طاوس رضوانہ بروایت قاسم بن علی روایت کی ہے صافی
خادم امام علی نقی سے کہ رخصت طلب کی مین نے ان حضرت سے کہ آپکے جد امجد امام رضا
کی زیارت کو جاؤن مین فرمایا کہ اپنے ساتھ ایک انگوٹھی رکھنا کہ نگین اسکا زرد عقیق
یمنی ہو اور اسپر یہ نقش ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ ایک طرف
اور دوسری طرف محمد و علی نقش ہو جو اسکو ساتھ رکھتا ہوگا تو امان پائیگا رہزنون
اور چورون کے شر سے اور تیرے ایمان کی سلامتی کے واسطے ہے اور تیرے دین کی بڑی
حافظ ہے صافی کہتے ہین کہ باہر آیا مین اور اسطرح کی انگوٹھی بہم پہونچائی اور پھر گیا مین

وداع کرون جب وداع کیا مین نے اور دور ہوا مین فرمایا کہ مجکو پھیلائیو جب مین پھر کر آیا فرمایا کہ ای صافی مین نے کہا لبیک ای آقا کہا چاہیے کہ انگشتر فیروزہ بھی اپنے ساتھ رکھ کہ درمیان طوس و نیشاپور کے ایک شیر تجکو ملیگا اور قافلہ کو روکیگا تو آگے جاکر انگشتری شیر کو دکھلانا اور کہنا کہ ہمارے مولا نے کہا ہی کہ راہ سے دور ہو اور چاہیے کہ ایک طرف نگین فیروزہ پر اَللّٰهُ اَلْمَلِکُ کندہ کرے اور دوسری طرف اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ اَلْوَاحِدِ اَلْقَهَّارِ اسواسطے کہ نقش نگین حضرت امیرؑ اَللّٰهُ اَلْمَلِکُ تھا اور جب خلافت حضرت کی پھر آئی تو آپنے اَلْمُلْکُ لِلّٰہِ اَلْوَاحِدِ اَلْقَهَّارِ نقش کرایا اور نگین اُسکا فیروزہ تھا یہ امان بخشتا ہی حیوانات درندہ سے اور باعث ظفر اور غلبہ ہوتا ہی لڑائیون مین خادم نے کہا گیا مین سفر مین قسم خدا کی اُس جگہ جہان حضرت نے فرمایا تھا ایک شیر سر راہ آیا اور جو کچھ ارشاد ہوا تھا مین عمل مین لایا شیر پھر گیا جب زیارت سے پھرا مین جو کچھ گذرا تھا عرض کیا فرمایا کہ ایک خبر رہ گئی کہ تو نے نقل نہ کی اگر چاہے تو مین نقل کرون مین نے عرض کیا ای آقا شاید مین بھول گیا ہون فرمایا ایک شب طوس مین نزدیک روضہ حضرت امام رضاؑ کے تو سوتا تھا کہ ایک گروہ جنیون مین سے چاہتے تھے کہ زیارت قبر کو جائین اُس نگین کو تیرے ہاتھ مین دیکھا اور نقش اُسکا پڑھا اور تیرے ہاتھ سے اُتار لے گئے اور پانی مین دھو کر ایک بیمار کو پلایا اُسنے صحت پائی پھر انگوٹھی کو لائے تو نے سیدھے ہاتھ مین پہنی تھی بائین ہاتھ مین پہنا گئے جب بیدار ہوا تو بہت تعجب کیا تو نے اور سبب اُسکا نہ جانا اور اپنے سرہانے ایک یاقوت پایا تو نے اُسکو اُٹھا لیا اب تیرے ہمراہ ہی بازار مین ستر اشرفی کو فروخت ہوگا اور یہ یاقوت ہدیہ جنیون کا ہی تیرے واسطے لائے تھے صافی کہتے ہین کہ یاقوت کو بازار مین لے گیا اور ستر اشرفی کو فروخت کیا اور نقش نگین حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ وسلامہ علیہا اٰمَنَ الْمُتَوَکِّلُوْنَ تھا کہ یہ واسطے دفع دشمن و حفظ اموال و اولاد

وبدن جن وانس او جمیع مکارہ سے تاثیر عظیم رکھتا ہے دوسری حدیث میں روایت
ہوئی ہے کہ اگر عقیق یمنی زرد پر مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
اور دوسری طرف مُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ کندہ کرے واسطے تو انگری کے از بس مفید ہے اور
سید ابن طاؤس نے روایت کی ہے کہ ایک شخص خدمت حضرت امام جعفر صادق میں گیا اور عرض
کیا کہ میں ڈرتا ہوں حاکم ظالم شہر جزیرہ سے کہ دشمن اسکو مجھ پر غصہ میں لائے ہیں اور
ایمن نہیں ہوں میں اس سے کہ مجکو نہ ماریں حضرت نے فرمایا کہ انگوٹھی بنا کر نگین اسکا
حدید چینی ہو اور اس نگین پر تین سطریں نقش کر سطر اول میں اَعُوذُ بِجَلَالِ اللّٰهِ
اور سطر دوم میں اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ اور سطر سوم میں اَعُوذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ
اور نیچے نگین کے دو سطریں نقش کر اول میں اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَکُتُبِهٖ اور سطر دوم
میں اَنِّیْ وَاثِقٌ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ اور گرد نگین کے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ مُخْلِصًا پس ہاتھ میں پہن اس انگوٹھی کو ہر حاجت میں کہ تجھ پر دشوار ہو
جسوقت کہ کسی کی آزار دہی سے ڈرے تو یاد رکھ کہ حاجتیں تیری بر آئینگی اور ڈر تیرے
خوشی سے بدل ہونگے اور جس عورت پر وضع حمل دشوار ہو اسپر باندھیں کہ بمشیت الٰہی
وضع حمل بآسانی ہو اور اسی طرح دفع کرتا ہے چشم بد کو اور حذر کر کہ نجاست اور سبیل
اُس نگین کو نہ پہونچے اور حمام اور بیت الخلا میں اپنے ساتھ نہ لیجا اور خوب محافظت کر
اُسکی کہ اسرار خدا سے ہے اور تم شیعہ جسکا اپنے دشمنوں سے ڈرو چاہیے کہ جان کے
برابر اس انگوٹھی کو رکھتے رہو اور دشمنوں سے چھپا رکھو اور تعلیم نکرو مگر اُس شخص کو
کہ جسپر اعتماد رکھتے ہو راوی حدیث کہتا ہے کہ میں نے تجربہ کیا اور اثر اسکا پایا اور
حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے کہ جو کوئی صبح کرے اور اُسکے ہاتھ میں انگوٹھی عقیق
کی ہو کہ سیدھے ہاتھ میں پہنے ہو پہلے اُس سے کہ نظر اُسکی کسی پر پڑے نگین کو
ہتھیلی کی طرف پھیرے اور اسمیں نظر کرے اور سورۂ قدر پڑھے پھر کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ

وَحْدَہٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاٰمَنْتُ بِسِرِّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّعَلَانِيَتِهِمْ وَظَاهِرِهِمْ وَبَاطِنِهِمْ وَاَوَّلِهِمْ وَاٰخِرِهِمْ

جب ایسا کرے تو خدا وند عالم اوسکو نگاہ رکھے اور اوسدن جو خیر آسمان سے اُترے پا وے اور جو بلا آسمان سے اُترے دور ہوجائے اور جو کچھ زمین کے اندر جائے اور باہر آئے اوسکے شر سے حرز و حمایت خدا و دوستان خدا میں رہے شام تک اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ جو کوئی انگشتری عقیق کی بنائے اور اوسکے نگین پر نقش کیا ہو مُحَمَّدٌ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰهِ خدا اوسکو مرگ بد سے بچائے اور نہ مرے مگر دین حق پر اَلْتِمَاس ہو گیت رسالہ اور چونکہ عقیق سفید کندہ کرنے کے لیے کوئی دعا مخصوص کتب معتبرہ میں سے میری نظر سے نہیں گذری لہٰذا میں نے جناب مولانا و مقتدانا سید مصطفیٰ معروف بہ میر آغا صاحب مجتہد العصر مدظلہ سے دریافت کیا جواب اوسکے قبلہ و کعبہ نے یہ رقم فرمایا کہ درحقیقت اس نگین کیواسطے کوئی دعاء خاص میری بھی نظر سے نہیں گذری مگر ہاں اس زمانہ میں صِرَاطُ عَلِيٍّ حَقٌّ نُمْسِكُهٗ کہ بعد حذف مکررات مقطعات قرآنی چودہ حرف بعدد چہاردہ معصومین ہو باقی رہے ہیں اور اونسے یہ کلمات مرکب ہیں نقش کرتے ہیں واسطے بہت سے فوائد و تاثیرات کے کتب میں مذکور ہیں حررہ میر آغا عفی عنہ اور بہت سے نقوش میں نے کتاب لسان المتقین میں لکھے ہیں لہٰذا اس جگہ اسی قدر پر اکتفا کیا گیا

فصل ۱۸۹۔ تجارت و طلب معاش و معاملات

جمال الصالحین میں ہے کہ عبادت کے ستر جزو ہیں افضل جزو طلب حلال ہے اور مال حلال پیدا کرے سب سے مستغنی ہو اور نیز مروی ہے کہ خدائے تعالیٰ نے روزی حلال قسمت کی ہے نہ حرام پس جو کوئی صبر کرے اور حرام سے پرہیز کرے خدائے تعالیٰ رزق اوسکو حلال سے پہونچائے اور جس قدر مال حرام سے پیدا کرے اوسی قدر مال حلال سے کم ہوجائے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس قدر خدائے تعالیٰ نے روزی قسمت میں لکھی ہے

جب تک وہ تمام نہو جائے تب تک انسان نہیں مرتا ہے احادیث معتبرہ میں حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے منقول ہے کہ تونگری خوب معین ہے پرہیزگاری پر معاصی خدا سے
اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ کوئی خیر نہیں ہے اُس شخص میں جو نچاہے کہ مال حلال سے
جمع کرے تاکہ بسبب اُس مال کے اپنے تئین سوال اور گدائی سے بچالے اور قرض اپنا ادا
کرے اور اپنے اقارب سے احسان کرے اور حدیث حسن میں منقول ہے کہ ایک شخص نے
حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کہ ہم دنیا کو طلب کرتے ہیں اور دوست رکھتے ہیں کہ
مال دنیا ہماری طرف متوجہ ہووے حضرت نے فرمایا کس واسطے چاہتے ہو عرض کی اس واسطے کہ خرچ
اپنا اور اپنے عیال کا کریں اور صلہ رحم کریں اور تصدق کریں اور حج و عمرہ کریں حضرت نے فرمایا کہ
ان چیزوں کے لیے حاصل کرنا مال کو طلب دنیا نہیں ہے طلب آخرت ہے اور دوسری حدیث
میں ہے کہ استعانت طلب کرو ساتھ دنیا کے اوپر آخرت کے اور بار لوگوں پر نہو اور حضرت
رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ ملعون وہ شخص ہے کہ بار عیال اپنا اوروں پر ڈالے اور حدیث میں
منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے احوال عمرو بن مسلم کا دریافت کیا کہا تجارت ترک کی ہے حضرت
نے تین مرتبہ فرمایا کہ عمل شیطان ہے آیا نہیں جانتے ہو کہ حضرت رسول خدا صلعم نے تجارت فرمائی ہے اور حقتعالی
مدح فرماتا ہے ایک جماعت کی رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ یعنی چند لوگ ہیں کہ غافل نہیں کرتی انکو تجارت اور بیچنا یاد خدا سے وہ لوگ
ایک جماعت تھے کہ تجارت کرتے تھے اور جب وقت نماز ہوتا تھا مشغول نماز ہوتے تھے اور
بہتر ہے اُس شخص سے کہ تجارت نکرے اور اول وقت نماز پڑھے دوسری حدیث میں ہے کہ
ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کی چاہتا ہوں میں کہ دعا کیجیے خدا روزی دے مجھکو ساتھ
راحت کے فرمایا کہ طلب روزی کر جس طرح کہ خدا نے حکم کیا ہے میں دعا نکرونگا واسطے تیرے
اور دوسری حدیث میں منقول ہے کہ کسی نے حضرتؑ سے عرض کی ایک شخص کہتا ہے کہ میں گھر میں
بیٹھا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں اور عبادت اپنے پروردگار کی کرتا ہوں

روزی مجکو البتہ پہونچیگی حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ مرد ایک اُن تین آدمیون مین سے ہی کہ
دعا انکی قبول نہین ہوتی دوسری حدیث مین منقول ہی کہ آنحضرتؐ نے احوال ایک شخص کا
پوچھا کہ کس کام مین مشغول ہی اُسنے عرض کی کہ گھر مین بیٹھا ہی اور عبادت الٰہی کرتا ہی
فرمایا کہ معاش اُسکی کیونکر ہوتی ہی عرض کی کہ بعضے برادران مومن خبر لیتے ہین حضرتؑ نے
فرمایا وہ شخص کہ جو روزی اُسکو دیتا ہی عبادت اُسکی بہتر ہی اس شخص کی عبادت سے اور
حدیث معتبر مین حضرت امیرؑ سے منقول ہی کہ حق تعالیٰ نے خطاب کیا حضرت داؤدؑ سے
کہ نیک بندہ تھا تو اگر بیت المال سے نہ کھاتا اور اپنے ہاتھ سے کسب کرتا جب یہ خطاب
پہونچا حضرت داؤدؑ چالیس روز تک رویا کیے پس حق تعالیٰ نے لوہے کو وحی کی کہ نرم ہو
واسطے بندہ میرے داؤدؑ کے پس لوہا ہاتھ مین اُن حضرت کے مثل موم کے نرم ہوا پس
ہر روز ایک زرہ بناتے تھے اور ہزار درہم کو بیچتے تھے یہانتک کہ تین سو ساٹھ زرہین
بنائین اور بیت المال سے مستغنی ہوگئے اور حدیث معتبر مین حضرت امام محمد باقرؑ سے
منقول ہی کہ جو شخص طلب دنیا کرے اسواسطے کہ لوگون سے سوال نکرے اور روزی اپنے عیال کی
زیادہ کرے اور ساتھ ہمسایون کے احسان کرے روز قیامت مین منہ اُسکا مانند ماہ شب چاردہ کے
ہوگا اور حضرت رسولِ خداصلعم سے منقول ہی کہ عبادت کے ستر جزو ہین بہتر انمین سے حلال سے طلب
کرنا ہی اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ اگر بندہ بیچ سوراخ کے ہو خداوند تعالیٰ روزی اُسکی پہونچاتا
ہی پس زیادہ مبالغہ طلب روزی مین نکرو اور جو کوئی تحصیل معیشت واسطے عیال اپنے کے کرے ثواب
اُسکا زیادہ اُس سے ہی کہ راہ خدا مین جہاد کرے اور احادیث معتبرہ مین اُن حضرت سے منقول ہی کہ خدا
نے روزی مومنون کی چند مقامون سے مقرر فرمائی ہی کہ گمان نہین رکھتے ہین اسواسطے کہ
جب نہ جانینگے کہ روزی انکی کہان سے آتی ہی دعا بہت کرینگے اور احادیث معتبرہ مین
حضرت رسول خداصلعم سے منقول ہی کہ بیچ حجۃ الوداع کے فرمایا کہ بہ تحقیق جبرئیلؑ نے میرے
دل مین پھونکا کہ کوئی صاحب جان نہین مرتا مگر یہ کہ روزی مقدر اپنی پوری کھا لیتا ہی

پس خدا سے ڈرو اور بہ اجمال طلب روزی میں کرو اور باعث نہو تم کو دیر میں ملنا روزی کا
اس امر پر کہ تم طلب معصیت کرنے لگو بوجہ حرام اسواسطے کہ حق تعالی نے روزی کو درمیان
خلق کے حلال سے قسمت کیا ہے اور حرام سے قسمت نہیں کیا ہے پس جو شخص معصیت خدا سے
پرہیز کرے اور صبر کرے روزی اسکی حلال سے پہونچتی ہے اور جو شخص کہ پردہ دری کرے
اور جلدی کرے حرام سے لیوے روزی حلال سے وہ مقدار کم ہوتی ہے اور روایت معتبر
میں منقول ہے کہ جب اپنی دوکان کھولی تو تم اور اسباب پھیلایا جو کچھ کہ اوپر تیرے تھا کر چکا
تو اب خدا پر توکل کر اور احادیث میں حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ تجارت کرنا
عقل کو زیادہ کرتا ہے اور ترک تجارت کا کرنا عقل کو کم کرتا ہے اور حضرت امام موسی کاظم نے
ایک تاجر سے فرمایا کہ صبح کو جا طرف اُس چیز کے کہ باعث عزت کا ہے یعنی بازار اور احادیث
میں منقول ہے کہ صبح کو طلب کرنے کو روزی کے جاؤ اور حضرت امیر سے منقول ہے کہ
اوپر منبر کے فرمایا کہ اے گروہ سوداگران پہلے یاد کرو مسائل تجارت کے بعد اسکے
مشغول ہو تجارت میں واللہ کہ سود بیچ اس امت کے زیادہ مخفی ہے چیونٹی کے پاؤن
کے مقام سے اوپر سنگ سخت کے اور قسم جھوٹی نہ کھاؤ بدرستیکہ تاجر فاجر ہے اور فاجر
جہنم میں ہے مگر وہ شخص کہ حق سے لیوے اور حق سے دیوے اور حضرت رسول خدا
صلعم سے منقول ہے کہ جو شخص مول لے اور بیچے پانچ چیزوں سے پرہیز کرے
سود کھانے سے اور قسم کھانے سے اور عیب چھپانے سے اُس چیز کے
اور تعریف کرنے سے اُس چیز کے کہ فروخت کرے اور مذمت کرنے سے اُس چیز کے
کہ خریدے اور حدیثوں میں منقول ہے کہ حضرت امیر ہر روز صبح کو دُرہ یعنی کوڑہ کندھے پر
رکھکے بازارہاے کوفہ میں جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب مشغول مول لینے
اور بیچنے کے ہو پہلے نیکی اپنے لیے خدا سے طلب کرو اور مول لینا اور بیچنا آسانی سے لوگوں
سے کرو اور کام کو تنگ نہ کرو تو برکت پاؤ اور نزدیکی اور مہربانی کرو خریداروں ۱۸

کے ساتھ اور بردباری کو اپنی زینت کرو اور قسم کھانے اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو اور
ستم اوپر لوگوں کے نہ کرو اور ساتھ مظلوموں کے انصاف کرو اور نزدیک ربا اور سود
کے نہ جاؤ اور کیل و وزن کو تمام دو اور ترازو میں چوری نہ کرو اور دوسری حدیث
میں فرمایا کہ نہ بیٹھے بازار میں مگر وہ شخص کہ مسائل مول لینے اور بیچنے کے جانتا ہو اور
جو شخص ساتھ نادانی مسائل کے تجارت کرے بیچ سود کھانے کے ڈوب جاوے گا
اور حدیث معتبر میں حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو شخص صبح اور شام کو بازار
میں جاوے اور جب پاؤں بازار میں رکھے کہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
خَیْرِهَا وَخَیْرِ اَهْلِهَا حق تعالیٰ ساتھ اسکے ایک فرشتہ موکل کرتا ہے کہ اُسکی اور
اُسکے اسباب کی حفاظت کرے جبتک کہ گھر پھرے پس وہ فرشتہ اس سے کہتا ہے
کہ آج امان پائی شر سے اس بازار کے اور اہل بازار کے آج ملی تجھکو خیر اس بازار اور
اہل بازار کی پس جب دوکان پر بیٹھے کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَفْقَةٍ خَاسِرَةٍ وَ
یَمِیْنٍ كَاذِبَةٍ جب یہ دعا پڑھے وہ فرشتہ کہ موکل ہے کہے بشارت ہو تجھکو
کہ آج اس بازار میں کسی کا نفع تجھ سے زیادہ نہیں ہے جلدی کی جمع کرنے ثوابوں میں
اور مٹایا تو نے اپنے گناہوں کو اور جلدی آویگی طرف تیرے جو کچھ خدا نے تجھکو روزی
مقرر کی ہے حلال اور طیب اور پاک اور احادیث میں وارد ہوا ہے کہ معاملہ نہ کرو
اس جماعت کے ساتھ کہ مرض سرایت کرنے والے رکھتے ہوں مانند برص و جذام وغیرہ
کے اور احادیث میں فرمایا کہ ساتھ تازہ دولت کے سودا نہ کرو اور اس شخص سے سودا کرو
کہ جسنے مال میں اور نعمت میں نشو و نما پایا ہو اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص فریب دے

کسی مؤمن کو دہ ہے نہیں ہے اور فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلعم نے منع فرمایا دودھ میں
پانی ملانے کو اور حدیث حسن میں منقول ہے کہ حضرت امام موسی کاظم نے ہشام سے فرمایا
کہ اندھیرے میں اور نیچے چھت کے اسباب نہ فروخت کر کہ اسباب اچھا معلوم ہوتا ہے اور
وہ بخشش ہے یعنی فریب اور فریب حرام ہے اور فرمایا کہ جو شخص نہ خریدے مگر ساتھ قسم کے
حق تعالی اسکی طرف روز قیامت کو نظر رحمت نہیں فرماتا اور حضرت امیر سے منقول ہے
کہ ہرگز قسم نہ کھا اگرچہ مال بک جاوے لیکن برکت جاتی رہتی ہے اور حضرت رسول خدا صلعم
سے منقول ہے کہ جو شخص فروخت کرتا ہے اور خریدتا ہے روزی پاتا ہے اور جو شخص کہ ذخیرہ کرے
اس واسطے کہ مہنگا ہو وہ ملعون ہے اور حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ع
نے اسحاق بن عمار سے فرمایا کہ اپنے لڑکے کو صرافی نہ سکھلاؤ کہ صراف ربا سے محفوظ
نہیں رہتا ہے اور مروی ہے کہ ایک درہم ربا کا ستر درجہ زنا سے زیادہ ہے کہ وہ زنا
ماں اور بہن سے کیا ہوا اور کفن فروشی نہ سکھا کہ کفن فروش لوگوں کے مرنے کی
آرزو رکھتا ہے اور زیادہ مرنا لوگوں کا اسے اچھا معلوم ہوتا ہے اور جو
و گیہوں فروخت کرنا نہ سکھا کہ محفوظ نہیں رہتا جمع کرنے سے واسطے گرانی کے اور
قصابی نہ سکھاؤ کہ رحم دل سے بر طرف کرتا ہے اور جو شخص کہ سخت دل ہے خدا سے
دور ہے اور بردہ فروشی نہ سکھاؤ کہ بدتر لوگوں میں وہ شخص ہے کہ آدمی کو فروخت کرے
اور احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جب قرآن کو فروخت کرو کاغذ اور جلد کو فروخت کرو
اور قصد بیچنے لکھے ہوئے کا نہ کرو اور حدیث صحیح میں حضرت امام موسی کاظم سے
منقول ہے کہ حرج نہیں ہے مزدوری لینے میں واسطے لکھوائی قرآن کے

فصل ۱۹ ۔ فضیلت زراعت و پالنے جانوران برائے تجارت

احادیث فضیلت زراعت میں بہت ہیں چنانچہ حدیث معتبر میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا
صلعم سے پوچھا کہ کون مال بہتر ہے فرمایا وہ زراعت کہ آدمی بوئے اور وقت اناج لینے کے

حق اپنا لے اور حق خدا کا دے عرض کی حضرت صلعم سے کہ بعد زراعت کے کونسا مال بہتر
ہے فرمایا کہ جو شخص چند گوسفند رکھتا ہو اور جس جگہ کہ پانی اور گھاس ہو لے جا کے انکو چرائے اور
نماز پڑھے اور زکوٰۃ اپنے مال کی دے پھر عرض کی کہ بعد گوسفند کے کونسا مال بہتر ہے فرمایا
گاے کہ صبح و شام کو دودھ دیتی ہے پھر عرض کی کہ بعد گاے کے کونسا مال بہتر ہے فرمایا وہ
چیزیں کہ جو پانی کی تہ میں لگتی ہیں اور خشک سالی میں میوہ دیتی ہیں یعنی درخت
خرما فرمایا اچھا مال ہے درخت خرما جو کوئی انکو بیچے قیمت انکی مثل راکھ کے ہے کہ بلند پہاڑ کی
چوٹی پر ہو تند ہوا میں اڑا دیں مگر یہ کہ عوض اسکے اور درخت خرما بوئے کے خرما [illegible] پوچھا
کہ بعد درخت خرما کے کون مال بہتر ہے حضرت نے جواب نہ دیا ایک شخص نے کہا [illegible]
شتر فرمایا کہ اونٹ میں مشقت اور تعب اور دوری منزل ہے [illegible]
جاتا ہے علی بن حمزہ سے منقول ہے کہ حضرت امام موسی کاظم کو دیکھا کہ اپنی زمین میں کام
کرتے تھے اور پاؤں آنحضرت کے پسینے میں ڈوبے ہوئے تھے کہا فدا ہوں میں آپ پر لوگ
کہاں گئے کہ آپ یہ کام کرتے ہیں فرمایا کہ اپنے سے بہتر نے زمین میں کام کیا ہے اس شخص نے
کہا وہ کون ہے اور [illegible] پوچھا فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلعم اور حضرت امیر
اور تمام میرے پدران بزرگوار نے زمین میں اپنے ہاتھ سے کام کیا ہے اور یہ کام پیغمبران
اور وصیون اور صالحون کا ہے اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ کیمیائے اکبر
زراعت کرنا ہے اور حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ ایک شہر میں گئے اور وہاں
کے میوون میں کیڑے پڑ جاتے تھے اس باب میں آنحضرت سے شکایت کی فرمایا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ جب درخت
بونے ہو پہلے مٹی ڈالتے ہو اور بعد اسکے پانی دیتے ہو اس سبب سے کیڑے میوون میں پڑ جاتے
ہیں چاہیے کہ پہلے پانی ڈالیں اور بعد اسکے مٹی ڈالیں ایسا کیا کیڑے انکے میوون سے دور
ہوئے اور دوسری روایت میں فرمایا کہ وقت درخت بونے کے اور زراعت کرنے کے
اس آیہ کو پڑھو وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا

فی السماء تؤتی اکلها کل حین باذن ربها اور حدیث حسن میں حضرت
امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب چاہے کہ زراعت کرے تو ایک مٹھی بیج کی لیوے اور رو بقبلہ
کھڑا ہو اور تین مرتبہ کہے أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ
أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ پھر کہے اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَبًّا مُبَارَكًا وَارْزُقْنَا فِيهِ
السَّلَامَةَ پھر وہ بیج کہ جو ہاتھ میں ہے کھیت میں پھینکے اور جمال الصالحین
میں ہے کہ جس کھیت یا بوستان میں اندیشہ کیڑا لگنے کا ہو لیں اس افسون کو اوپر چار
ٹکڑے کاغذ کے لکھے اور درمیان چار لکڑیوں یا نرسل کی رکھ کر چاروں طرف کھیت یا
بوستان کے دفن کر دیں مضرت جانوران سے امین ہو أَيَّتُهَا الدُّودُ وَالدَّوَابُّ وَالْهَوَامُّ
وَالْحَيَوَانَاتُ اخْرُجُوا مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ وَالزَّرْعِ إِلَى الْخَرَابِ كَمَا
خَرَجَ ابْنُ مَتَّى مِنْ بَطْنِ الْحُوتِ وَإِنْ لَمْ تَخْرُجُوا أُرْسِلَ عَلَيْكُمْ
شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا
فَمَاتُوا اخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ سُبْحَانَ
الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى الَّذِي كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا
فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ
وَنَعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ
وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَدْحُورًا
فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِنْهَا أَذِلَّةً
وَهُمْ صَاغِرُونَ اور کتاب مذکور میں ہے کہ واسطے حفظ غلّہ کے ٹڈی اور اولے کے
جو آسمان سے گرتے ہیں اسکو لکھ کر کوزہ میں رکھ کر ہر چہار جانب مزرعہ کے دفن کرے

وہ شکل یہ ہے

بسم الله الرحمن الرحيم لا اله الا الله محمد رسول الله إني
وثقت بالله بانه ... [illegible] ... فلاں بن فلاں کی ... [illegible]
طرفوں سے فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم إنما أمره
إذا أراد شيئا أن يقول له كن فيكون فسبحان الذي بيده
ملكوت كل شيء وإليه ترجعون ألم تر أن الله يزجي سحابا ثم
يؤلف بينه ثم يجعله ركاما فترى الودق يخرج من خلاله و
ينزل من السماء من جبال فيها من برد فيصيب به من يشاء
ويصرفه عن من يشاء يكاد سنا برقه يذهب بالأبصار سبحان
ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد
لله رب العالمين سلام على نوح في العالمين إنا كذلك نجزي
المحسنين ... اللهم ... بحق ... محمد وآله وبحق جميع المرسلين والملائكة المقربين يا أرحم الراحمين

فصل ۱۹۱ صحبت عالم و ذکر تعلیم و طلب علم

مروی ہے کہ ملائکہ علماء کے ساتھ صحبت کرتے ہیں اور واسطے ان کے دعا کرتے ہیں اور ہر چیز
تعلق واسطے عالم کے استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ ماہیان دریا و وحشیان صحرا اور مروی ہے
کہ خواب عالم کا ایک عبادت ہے اور ہر دو رکعت نماز عالم کی افضل ہے ستر رکعت نماز جاہل سے
ایک ساعت سامنے عالم کے بیٹھنا افضل ہے ہزار سال کی عبادت کرنے سے اور نظر کرنا
روئے علما پر افضل ہے مسجد الحرام کے ایک سال کے اعتکاف سے اور زیارت علما کی

افضل ہے ستر حج وعمرہ سے اور مروی ہے کہ جو کوئی علماء کے پاس بیٹھے خدا سے تعالیٰ واسطے
اُسکے درجہ بلند فرماتا ہے اور رحمت نازل کرتا ہے اور بہشت اُسپر واجب کرتا ہے اور
شخص نے پوچھا کہ مراد علم سے علم دین ہے نہ کوئی دوسرا علم اور مروی ہے کہ قیامت کے دن
مداد علما ساتھ خون شہدا کے وزن کیا جائیگا تو مداد علما خون شہدا پر غالب آئیگی مروی ہے
کہ تعلیم علوم دینیہ و حفظ کرنا و نصیحت با امر معروف و نہی منکر افضل ہے بہت سے
امر روم و ترک کے ساتھ ہزار بار جہاد کرنے سے اور مروی ہے کہ جو شخص کسی کو راہ راست
یا کوئی علم تعلیم کرے اور اُسپر جس قدر بندگان خدا عمل کریں مثل اُنکے اُس شخص کو خدا سے تعالیٰ
عطا فرما وے اور اسی طرح کوئی راہ باطل یا عمل بد تعلیم کرے تو جس قدر
لوگ اُسپر عمل کریں مثل گناہ ان لوگوں کے وہ شخص بھی داخل گناہ و عذاب
ہوگا مروی ہے کہ علم ایک راہ راست ہے واسطے بہشت کے اور مروی ہے کہ
تعلیم کرنا علم کا مثل صدقہ کے ثواب رکھتا ہے اور سیکھنا علم کا حسنہ ہے اور مذاکرہ تسبیح
اور عمل اُسپر کرنا مثل جہاد کے ہے اور جب عالم مرتا ہے فرشتے اور مواضع زمین
کہ جہاں عبادت کرتا تھا اور دروازے آسمان کہ جن میں اُسکے اعمال اوپر جاتے تھے اُسپر
سب روتے ہیں اور دین میں رخنہ پیدا ہوتا ہے کہ کوئی اُسکا علاج نہیں کر سکتا اور
علم کے چند لوازم اور علامات ہیں از انجملہ تقویٰ و پرہیزگاری و صلاح و طاعت
ہے اور عمل کرنا مطابق علم کے کہ بغیر اسکے علم بیکار ہوتا ہے بلکہ عمل بے علم حسرت
و ضلالت موجب ہے اور تعلیم نہیں ہے ... حسرت اُس عالم کی ہے کہ دوسرے لوگوں نے
اُسکے علم پر عمل کیا اور وہ خود ... سے محروم رہا ہو اور ... گناہ وبال ...
... عالم کا ... جاتا ہے حضرت امام جعفر صادق سے تفسیر آیہ فلله
الحجة البالغة سے سوال کیا فرمایا کہ روز قیامت خدا کے تعالیٰ بندوں سے
سوال کریگا کہ تم جانتے تھے اگر کہینگے کہ ہم جانتے تھے فرمائیگا کہ کیوں نہ ...

عمل نہیں کیا اور اگر کہینگے کہ ہم جانتے نہ تھے تو فرمائیگا کس لیے تم نے تحصیل علم نہیں کی نہ عمل کرتے پس خدا اور نہ عالم انکو ملازم کریگا اور ان آیات میں جاننے والے ... توفیقات الٰہی اور نہ بعد دنیا میں اور نہ بہشت آخرت میں اور علم اور ... اور رسالہ کو ... باطل سے اور ... اسکو آراستہ کریگا اور ... عالم وہ ہے کہ اسکا فعل اسکے قول کی تصدیق کرے اور جو ایسا نہ ہو وہ عالم نہیں ہے اور آثار میں ... سلامت نفس ... کہ علم زیادہ ہو آثار و علامات ... اسمیں زیادہ ہوں ... اسکو ... ہیں ... کیا ... الله ... اور ... کو وضو ... اور ... روایت ... ہے کہ ... کام ... کے لیے مناسب ... اور ... علما ... ہیں اور یہ مناسب ... کیا ہے ... تاکہ ... لوگوں کے ساتھ ... نواضع کرنی چاہیے اور علم کے بہت حقوق ہیں لیکن حق خدا تعالیٰ کا عالم پر یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانے نہ کہے اگر لاعلمی سے کہیگا تو ملائکہ رحمت و عذاب تمام اسپر لعنت کرینگے اور جو کوئی اسکے قول پر عمل کریگا وہ عالم بھی اسمیں شریک ہوگا اور ... جاتا ہے ... کہ ... اہل ... ایسا ہے کہ ظلم کیا ... [illegible] ... کو ... [illegible] ... ضروری ہے کہ ... [illegible] ... ہے ... [illegible] ... مناسب ہیں ... کرتا ہے اور ... جب کوئی شخص کسی مجلس میں ... [illegible]

اور عالم کو لازم ہے کہ جو تا ہے تعظیم و تکریم سے سلام کرے اور عالم کے سامنے بیٹھا کرے کہ
نہ بیٹھے اور عالم کا دامن نہ پکڑے اور اس کی طرف اشارہ نہ کرے اور بہت سوال نہ کرے
اور اس کے قول کے خلاف نہ کہے کہ فلاں فلاں شخص نے ایسا کہا ہے اور آپ ایسا کہتے ہیں
اور اجمال جو کچھ کہ [illegible] آداب یہ ہے کہ اس سے احتراز کرے اور [illegible] عالم [illegible]
عالم سے پوچھے بیان ہو [illegible] جو کچھ [illegible] اور [illegible]
اور اس کے سوال سے [illegible] گردانی نہ کرے اور تعلیم [illegible] اگر دوں [illegible]
[illegible] جو کچھ [illegible] کرے کہ حدیث [illegible]
جو کوئی راہ [illegible] طالب علم [illegible] اس کے [illegible] طرف [illegible]
کہ [illegible] طالب علم [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور [illegible] طالب علم [illegible] جو کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] عالم [illegible]
[illegible] فرمایا کہ [illegible]
[illegible] مسائل دین [illegible]
میں فرمایا کہ ایک دوسرے سے [illegible] کرو اور [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible] تلوار [illegible]
[illegible]
[illegible] فضائل طالب علم [illegible]
[illegible] کیا گیا۔

فصل ۱۹۲ - فضائل ذکر خدا

[illegible] ہیں کہ جو کوئی ذکر خدا [illegible] کرے [illegible] اور [illegible]
[illegible] حضرت امام [illegible] علیہ السلام سے منقول ہے کہ [illegible] خدا

کو یاد کرو کہ وہ سب جگہ تمھارے ساتھ ہے اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ خدا ئے تعالی
فرماتا ہے کہ ای بنی آدم تم اپنے دل میں مجھکو یاد کرو تاکہ میں اپنے دل میں تمکو یاد کروں اور تم
مجالس مومنین میں مجھکو یاد کرو تاکہ میں تمکو مجالس ملائکہ میں یاد کروں اور جن گھروں میں کہ ذکر خدا
اور تلاوت قرآن کرتے ہیں برکت اُن گھروں میں بہت نازل ہوتی ہے اور ملائکہ نزدیک
اور شیاطین دور ہوتے ہیں اور وہ گھر واسطے اہل آسمان کے ایسا نورانی معلوم ہوتا ہے کہ
جیسے ستارہ واسطے اہل زمین کے اور جو کوئی خدا کو یاد کرے ثواب اُسکا سواے خدا کے
اور کوئی نہیں جانتا اور احادیث معتبرہ میں منقول ہے حضرت رسول صلعم سے جو کوئی
درمیان غافلان و مشغولان دنیا کے ذکر خدا کرے خداے تعالی ہزار حسنہ واسطے اسکے لکھے اور
روز قیامت میں اسکو بخشے اور وہ شخص مانند اس شخص کے ہے کہ جہاد کرے راہ خدا میں
جس وقت کہ لوگ جہاد سے بھاگیں اور جو ایسا شخص ہے ثواب اسکا جنت ہے اور آنحضرت
سے منقول ہے کہ جو مجلس کہ جمع ہو اور اس مجلس میں یاد خدا نہو اور صلوات محمد پر نہ بھیجیں
وہ مجلس حسرت و وبال ہے روز قیامت میں اور جو کوئی جماعت مجلس میں مشغول ذکر خدا ہوتی ہے
اُس جماعت کے ساتھ ایک جماعت فرشتوں کی بھی شریک ہوتی ہے اور انکے رونے پر فرشتے
بھی روتے ہیں اور انکی دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں اور منادی آسمان سے ندا کرتا ہے کہ
تمھارے سب گناہ بخشے گئے اور حسنات کے ساتھ بدل ہوئے اور جو کوئی بعض آدمی
مجلس میں ذکر نہ کرے وہ بھی سبب اسکے بخشا جاوے گا اور حضرت موسی نے خدا سے سوال کیا
کہ آیا جب نزدیک ہوں تب مناجات کروں یا دور سے آواز پہونچاؤں فرمایا کہ جو کوئی ذکر میرا
کرنے میں اسکا ہمنشین ہوں اور بھی حضرت موسی نے خدا سے مناجات کی کہ بعض وقت
میں شرم کرتا ہوں تیرا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کسی وقت میں بیجا ذکر سے خالی نہ رہ کہ ذکر
میرا سب حال میں خوب ہے اور جاننا چاہیے کہ ذکر دو قسم پر ہے اول دل کے ساتھ
باطن میں خدا کو یاد رکھنا اور دل کو طرف خدا کے رکھنا ہے اور دوسرے زبان کے ساتھ

تہلیل و تسبیح و تلاوت قرآن و مذاکرہ مسائل دین و ایمان وغیرہ کے آداب سیت ساتھ
اعضاء و ارکان کے متعلق عبادت [illegible] ذکر [illegible] ہیں جو کوئی ذکر خدا دل
کے ساتھ کرے [illegible] ہے جو کوئی چاہے کہ قیامت
میں [illegible] سبحان ربک رب
العزۃ عما یصفون و سلام علی المرسلین والحمد للہ رب
العالمین [illegible] دوسری حدیث [illegible] کا ہونا [illegible]

فصل ۱۹۲ [illegible]

[illegible] ہیں کہ کسی [illegible] کوئی [illegible] لکھا ہوا ورق کاغذ [illegible]
[illegible] تعالیٰ [illegible] فرشتے [illegible] ملائکت [illegible]
[illegible] کوئی اس کاغذ کی تعظیم کرے [illegible]
[illegible] خدا [illegible] والدین [illegible] غالب کرے [illegible]

فصل ۱۹۳ [illegible] ذکر اہلبیت طاہرین علیہم السلام

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خدا کے چند فرشتے ہیں کہ وہ پھرتے ہیں زمین پر اور
[illegible] آل محمد [illegible] کرتے ہیں ایک دوسرے سے
[illegible] ہیں اور [illegible] ہوتے ہیں
[illegible] اگر بیمار ہوں انکی عیادت کے لیے جاتے ہیں اور اگر
[illegible] جنازہ پر حاضر ہوتے ہیں اور اگر غائب ہوتے ہیں [illegible] کرتے ہیں اور
دوسری حدیث [illegible] منقول ہے کہ ذکر ہمارا ذکر خدا کا ہے اور ذکر ہمارے دشمنوں
کا ذکر شیطان ہے [illegible] صلی اللہ علی محمد و
آل محمد [illegible] تعالیٰ [illegible] درود [illegible]
[illegible] حضرت رسول خدا صلعم نے

فرمایا کہ زینت دو اپنی مجلسوں کو ذکر فضائل علی بن ابیطالب سے کہ انہیں میں فضیلتیں
فضیلت انہیں سے پیغمبروں میں سے ہیں اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ حق تعالی نے واسطے
میرے بھائی علی بن ابیطالب کے کتنی فضیلتیں قرار دی ہیں بسبب زیادتی کے
کوئی انکا شمار نہیں کر سکتا ہے پس جو کوئی ایک فضیلت فضائل علی بن ابیطالب میں سے
از روے اقرار و یقین کے بیان کرے سب گناہان گذشتہ و آئندہ اُسکے بخشے جاتے ہیں اگرچہ
مثل گناہان جن و انس کے ہوں اور جو کوئی ایک فضیلت اُسکے فضائل میں سے
لکھے جب تک کوئی علامت اُس ورق کی باقی رہے ملائکہ واسطے اُسکے استغفار کریں
اور جو کوئی ایک فضیلت اُسکے فضائل میں سے سنے خداے تعالی اُن گناہوں کو بخشے
جو بسبب سننے کے کیے ہوں اور جو کوئی دیکھے ایک فضیلت اُسکے فضائل میں سے
خداے تعالی بخشے اُسکے وہ گناہ کہ آنکھ سے کیے ہوں اور بعد ازان فرمایا کہ نظر روے
علی بن ابیطالب پر کرنا عبادت ہے اور ذکر اُسکا عبادت ہے اور ایمان کسی بندہ کا مقبول
نہیں ہوتا مگر ساتھ ولایت علی بن ابیطالب کے اور برات اُنکے اعداء سے اور بہت
سی حدیثیں ذکر فضائل اہلبیت علیہم السلام میں مروی ہیں بسبب تطویل رسالہ کے نہیں لکھا گیا

فصل ۱۹۵ ہمنشینی و مصاحبت

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ متابعت کر اُس شخص کی جو تجھکو رولاوے اور
خیرخواہ تیرا ہو اور متابعت نکر اُس شخص کی جو تجھکو ہنساوے اور فریب دیوے اور
حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بہتر میرے بھائیوں میں میرے نزدیک وہ شخص ہے کہ
عیب میرے مجھ سے کہے اور فرمایا کہ چاہیئے کہ مصاحبت پرانے رفقا کی اور حذر کر مصاحبت
سے نئے مصاحبوں کی کہ انہیں عہد اور امانت اور وفا نہیں ہے اور حذر کر زیادہ سب
آدمیوں سے جسپر اعتماد رکھتا ہو اور منقول ہے کہ پرہیز کرو اُس تہمت سے کہ
جہان لوگ بیٹھنے سے گمان بد کریں اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہے کہ پرہیز کرو

ان مقاموں سے جو جگہ شک و تہمت کی ہووین آیا ہے کہ کوئی اپنی ماں کے ساتھ رستہ
مین نہ کھڑا ہووے اس واسطے کہ آدمی نہیں جانتے ہیں کہ ماں اوسکی ہے اور بعضی احادیث مین ہے کہ
مصاحبت بد کی مانند اوس آہنگر کی ہے جو اس شخص ہمنشین کو ہلاک کرتا ہے اور دروغگو
سے مصاحبت نکر اور فاسق سے مصاحبت نکر اور بخیل سے مصاحبت نکر کہ وقت احتیاج کے
اپنے مال سے تیری مدد نکریگا اور احمق سے مصاحبت نکر اگر وہ چاہے گا کہ تجھکو نفع
پہونچاوے ضرر پہونچاویگا اور جو کہ قطع رحم کرے اوس سے مصاحبت نکر کہ خدا نے تین جگہ
قرآن مین اوسپر لعنت کی ہے اور منقول ہے کہ تین آدمیوں کی ہمنشینی دل کو مردہ
کرتی ہے اول بیٹھنا مرد ہرزہ کے پاس دوسرے باتین کرنا عورتوں سے تیسرے بیٹھنا
توانگروں مین اور حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ حکیم تر مین وہ شخص ہے کہ صحبت سے
جاہلوں کی بھاگے اور حضرت امیر نے فرمایا کہ بدترین مصاحب تیرے وہ لوگ ہین کہ معصیت
خدا کو تیری نظر مین زینت دین اور حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ
سے کہا کس سے ہمنشینی کرین فرمایا اوس شخص سے کہ خدا کو یاد دلوائے دیکھنا اوسکا اور علم تمہارا
زیادہ کرے باتین کرنا اوسکا اور تمکو عاقبت کی طرف رغبت دلاوین کردار اوسکے اور دوسری
حدیث مین فرمایا کہ اہل دین کے ساتھ بیٹھنا شرف دنیا و آخرت کا ہے اور حضرت امام
موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ سزاوار ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مصاحبوں کی محافظت
کرے کہ نیکی اونسے کرنا گویا نیکی کرنا اپنے باپ سے ہے اور حدیث مین حضرت امیر نے فرمایا کہ عاقلوں
نے زمانہ گذشتہ مین کہا ہے کہ سزاوار ہے کہ جانا گھروں مین دس وجہوں سے ہووے پہلے جانا
خانہ خدا مین واسطے ادائے حج و عمرہ کے دوسرے جانا خانہ بادشاہان دین مین کہ
طاعات اونکی ولا طاعات خدا سے متصل ہین اور حق اونکا واجب ہے کہ نفع اوسکا عظیم و ضرر
اونکی مخالفت کا سخت تر ہے تیسرے جانا خانہ علماء مین کہ اونسے استفادہ علوم دین و دنیا
کرین چوتھے جانا خانہ اہل جود و بخشش مین کہ مال اپنا امید ثواب آخرت پر دیوین پانچوین

جانا گھر میں بے عقلوں کے کہ آدمی حاجات زمانہ میں محتاج ہو ہمیشہ اور طرف حاجتوں
میں پناہ اُنکے پاس لیجاتے ہیں چھٹے جانا گھروں میں اشرافوں اور بزرگوں کے واسطے طلب
عزت کے بسبب احتیاج کے ساتویں جانا اُس جماعت میں کہ اُنکے پاس امید منفعت
کی رکھیں بسبب اُنکی رائے مستقیم کے اور نظر قوی کے اور منفعت دریافت کرنیکے اُنسے آٹھویں
جانا خانہ برادران مومن میں بسبب اسکے کہ صلت اُنکی واجب اور حق اُنکا لازم ہے نویں جانا
گھر میں دشمنوں کے کہ اُنکے ملنے سے اور مدارا کرنے سے دور ہوتا ہے ضرر اُنکا اور رفاقت
اور ملاقات سے عداوت اُنکی دور ہوتی ہے دسویں جانا گھر میں اُس جماعت کے کہ
دیکھنے سے اُنکے آداب حسنہ سیکھے اور اکثر اُنکی باتوں سے نفع لے اور حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص کہ اچھی مصاحبت نکرے اپنے مصاحبوں سے
اور اچھی رفاقت نکرے اپنے رفیقوں سے اور نمک حلالی نکرے اُس سے کہ جسکے ساتھ
نمک کھایا ہو اور اچھی مہربانی نکرے اُس شخص سے کہ ساتھ جسکے اُسپر مہربانی کی ہو اور حضرت
امام محمد باقر سے منقول ہے کہ منافق سے بزبان خوش ساز کرو اور محبت قلبی خالص کرو
مومنوں سے اور اگر یہودی بیٹھے ہمنشینی کرے اُسکے ساتھ اچھی طرح ہمنشینی کرو اور حدیث
صحیح میں حضرت امام موسی کاظم سے منقول ہے کہ جو کوئی موجود ہو اُسے کنیت سے پکارو اور
جو غائب ہو نام اُسکا لو جناب مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ درمیان عجم کے اظہار بجائے
کنیت ہے مثل آخوند اور آقا اور میرزا اور نواب کے اور مثل اسکے اور حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ جو کوئی روئے برادر مومن سے گھاس یا تنکا یا کوئی کثافت اُٹھائے
خدا دس حسنہ اُسکے نامہ عمل میں لکھے اور جو کہ مسکرائے برادر مومن کا منہ دیکھ کے خدا
ایک حسنہ واسطے اُسکے لکھے اور حضرت رسول خدا صلعم نے منع کیا اُس قسم سے کہ کوئی کہے
تمہاری زندگی کی قسم یا فلان شخص کی زندگی کی قسم اور حضرت امام جعفر صادق سے
منقول ہے کہ کینہ مومن کا اُس جگہ رہتا ہے کہ جس جگہ بیٹھتا ہے جب اپنے برادر سے

پیدا ہوتا ہے پھر اسکے دل میں کینہ نہیں رہتا اور کینہ کافر کا کام ہمیشہ رہتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو غصہ کو کھا جائے اور قادر ہو اسپر کہ غصہ کرے خدا دل اسکا ایمنی سے اور ایمان سے پر کرے روز قیامت میں

فصل ۱۹۶ - فضائل دینے طعام و جامہ اور مومن سے احسان کرنے میں

جمال الصالحین میں مروی ہے کہ جو کوئی ایک مومن کو کھانا کھلا دے بہتر ہے اس سے کہ ایک بندہ آزاد کرے اور دس حج بجا لاوے اور اگر ایک مومن محتاج کو طعام دے ایسا ہے کہ ایک شخص کو اولاد اسمٰعیل سے وقت ذبح کے نجات دی اور اگر مومن فقیر کو طعام دے ایسا ہے کہ سو آدمی کو اولاد اسمٰعیل سے وقت ذبح کے نجات دی اور جو کوئی ایک لقمہ کسی مومن کو دے خدائے تعالیٰ اسکے عوض میں میوہ ہائے بہشت اسکو عطا فرماوے اور بہتر اس سے ہے کہ ایک بندہ آزاد کرے اور اگر تین مومن کو طعام دے خدا انہیں بہشت سے سیراب کرے اور مروی ہے کہ جو کوئی کسی مسلمان گرسنہ کو سیر کرے یا کسی مسلمان برہنہ کو کپڑا دے تا کہ اسکو لوگوں سے سوال کرنے کی ضرورت نہ رہے پس زیادہ ہے ستر حج بجا لانے سے ہے اور ایک حج زیادہ ہے ستر بندہ آزاد کرنے سے اور مروی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کی معاش میں اعانت کرے اور یا اگر وہ برہنہ ہو تو کپڑا پہنا دے خدائے تعالیٰ ستر ہزار فرشتے اسکے واسطے مقرر کرے کہ قیامت تک اسکے لئے استغفار کریں اور مروی ہے کہ ہر ایک میں ہزار فرشتے لکھے ہیں اور جو کوئی کسی مومن کو کپڑا پہنا دے سکرات موت کو خدائے تعالیٰ اسپر آسان کرے اور قبر کو اسکی وسیع کرے اور جس وقت قبر سے باہر آوے فرشتے اسکا استقبال کریں اور بشارت اسکو جامہ ہائے بہشت کے پہننے کی دیں اور مروی ہے کہ جو کوئی مومن برہنہ کو کپڑا پہنا دے خدائے تعالیٰ اسکو سبز حلہ جنت پہناوے گا اور رحمت خدا اسپر نازل ہوتی رہے گی کہ

اس جامہ کا ایک تار باقی رہے

فصل ۱۹۷ ثواب سلام و مصافحہ و معانقہ میں

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین سے مروی ہے کہ جو دو شخص باہم سلام کریں خدا تعالیٰ واسطے انکے سو رحمت ثابت فرماوے انہتر اس شخص کو کہ جسنے پہلے سلام کیا اور ایک واسطے اس شخص کے کہ جسنے جواب سلام دیا اور جو کوئی دس مسلمانوں پر سلام کرے ثواب ایک بندہ آزاد کرنے کا پاوے اور مستحب ہے ہر ایک کو سلام کرنا اگرچہ لڑکا ہو اور بخیل ترین وہ شخص ہے کہ بخل کرے سلام میں اور جو کوئی غنی و فقیر کو اسطرح پر سلام کرے کہ جیسے غنی و فقیر کے سلام میں تمیز ہو جاوے وہ مستوجب غضب الٰہی ہوا اور مستحب ہے سلام کو با آواز بلند کہنا اسطرح پر کہ آدمی سن لیں اور مروی ہے کہ جو کوئی السلام علیکم کہے خدا تعالیٰ واسطے اسکے دس حسنہ لکھے اور جو کوئی السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہے خدا تعالیٰ واسطے اسکے بیس حسنہ لکھے اور جو کوئی السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہے تیس حسنہ واسطے اسکے لکھے اور مستحب ہے سلام کرنا صیغہ جمع کے ساتھ اگرچہ ایک آدمی ہو کیونکہ ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں لیکن جب سلام صیغہ جمع کے ساتھ کہا جاتا ہے تو ملائکہ بھی جواب سلام دیتے ہیں اور جبکہ ملائکہ سلام کریں وہ شخص عذاب خدا سے ایمن رہتا ہے اور مستحب ہے کہ سوار پیادہ پر سلام کرے اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور اسپ سوار خر سوار پر اور شتر سوار اور کھڑا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے بہت پر اور قلیل کثیر پر سلام کریں اور مروی ہے کہ جواب خط کا مثل جواب سلام کے واجب ہے اور مستحب ہے آنحضرت صلعم سے منقول ہے کہ اگر ایک جماعت کسی پر گزرے اور ایک آدمی ان میں سے سلام کرے کافی ہے اور اگر کوئی کسی جماعت پر سلام کرے اور ایک آدمی ان میں سے جواب دے کافی ہے اور حضرت رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ جب مجلس سے اٹھو اس وقت اہل مجلس کو سلام کرتے جاؤ

اگر بعد اسکے کوئی حرف خیر کہینگے تو یہ سلام کرنے والا انکے ثواب مین شریک ہوگا اور اگر اہل مجلس حرف بد کہینگے تو گناہ انکا انھین پر ہوگا اور یہ انکے گناہ مین شریک نہوگا اور حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ تمامی تحیت اور سلام اس شخص کا کہ حضر مین ہو مصافحہ کرنا ہے اور تمامی سلام کرنیکی اس شخص کی کہ سفر سے آیا ہو گلے ملنا ہے اور حدیث معتبر مین ابو عبیدہ سے منقول ہے کہ کہا اشتر مین کبھی کجاوہ مین حضرت امام محمد باقر ع کے ساتھ تھا پہلے مین کجاوہ پر جاتا تھا پھر وہ حضرت تشریف لاتے تھے اور جب حضرت بھی اور مین بھی درست بیٹھ لیتے تھے تو حضرت مجھے سلام کرتے تھے اور احوال میرا پوچھتے تھے مانند اُن دو آدمیون کے کہ ایک نے دوسرے کو مدت سے نہ دیکھا ہو اور مصافحہ کرتے تھے اور جب کجاوہ سے اترتے تھے تو حضرت پہلے اترتے تھے اور سلام کرتے تھے اور احوال میرا پوچھتے تھے مانند ان دو شخصون کے کہ مدت سے ایک نے دوسرے کو نہ دیکھا ہو مین نے عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ایسی باتین کرتے ہین کہ ہمارے لوگ یہان ایسی باتین نہین کرتے حضرت نے فرمایا کہ نہین جانتا تو اور مصافحہ کرنا کیا ثواب رکھتا ہے تحقیق کہ جب دو مومن باہم ملاقات کرتے ہین اور مصافحہ کرتے ہین خدائے تعالی گناہ دونون کے مثل برگ درخت کے گراتا ہے کوئی گناہ باقی نہین رہتا اور مروی ہے کہ جب دو آدمی ملاقات کرتے ہین اور مصافحہ کرتے ہین تو ننانوے رحمت اس شخص پر ہے کہ جو محبت زیادہ کرتا ہو اور خدائے تعالی بھی اس سے مصافحہ کرتا ہے کہ جس نے پیشتر ہاتھ واسطے مصافحہ کے دراز کیا ہو اور مروی ہے کہ جب دو مومن معانقہ کرین تو رحمت خدا انکو گھیر لیتی ہے اور اگر کچھ توقف کرین اور بیٹھ جاوین اور باتین دنیاداری کی درمیان انکے نہون تو ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ سب گناہ تمھارے بخشے گئے اور مروی ہے کہ کسی کے ہاتھ پر بوسہ دینا نہ چاہیے مگر دست پیغمبر یا وصی پیغمبر صلوات اللہ علیہما پر دوسری روایت مین ہے کہ ہاتھ پر بوسہ دینا ایسا ہے کہ نماز اسکی

اوا کی یعنی پرستش و بندگی اُس شخص کی کی اور مروی ہی کہ جو کوئی مجلس مین اپنے مرتبہ سے
کمتر جگہ مین بیٹھے تو پیغمبر خداے تعالیٰ و ملائکہ صلوات بھیجتے ہین جبتک کہ اُس جگہ سے
اُٹھے اور مروی ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تین طرح پر بیٹھتے تھے
اول دوزانو دوسرے اسطرح پر کہ مربع نہو تیسرے اسطرح پر کہ ایک پاؤن کو دوسرے
پاؤن پر رکھکر اور بہت احادیث وارد ہوئی ہین کہ بعضے ائمۂ طاہرین اسی طرح پر
بیٹھتے تھے کسی نے کہا کہ اسطرح پر بیٹھنا مکروہ ہی فرمایا کہ یہ قول یہود کا ہی کہ وہ
کہتے ہین کہ خداے تعالیٰ آسمان و زمین پیدا کرکے اسطرح پر بیٹھا تھا اور مروی ہی کہ حضرت
پیغمبر خدا صلعم کبھی مربع نہین بیٹھے کیونکہ مربع بیٹھنے والون کو خداے تعالیٰ دشمن رکھتا ہی

فصل ۱۹۸ آن شخصون مین جنھین سلام کرنا نہ چاہیے

حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ تین شخص ہین کہ جنکو سلام نکرنا چاہیے وہ
شخص کہ جنازہ کے ساتھ جاتا ہو۔ اور وہ شخص کہ نماز جمعہ مین جاتا ہو اور وہ شخص
کہ حمام مین ہو اور علما حمل کرتے ہین اسپر کہ جب لنگی باندھے ہو اور حضرت امام محمد باقرؑ
سے منقول ہی کہ اگر داخل مسجد ہو اور لوگ نماز پڑھتے ہون انکو سلام نکرو اور بہت سے
اخبار مین وارد ہوا ہی کہ چند آدمی ہین کہ انھین سلام نکرنا چاہیے یہود اور نصاری
اور آتش پرست اور وہ کہ بیت الخلا مین ہو اور وہ شخص کہ خوان شراب پر
بیٹھا ہو اور وہ شاعر کہ زنان محصنہ عفیفہ کو فحش کہے اور وہ جماعت کہ جو فحش بکی
آپس کی گالی بات ہنسی کی ہو اور وہ شخص کہ نرد بازی یا شطرنج یا قمار بازی کرتا ہو اور
وہ شخص کہ طنبور یا عود بجاوے اور وہ جو کہ لوگ اُس سے لواطہ کرین اور وہ شخص کہ
نماز مین مشغول ہو اور وہ شخص کہ سود کھاوے اور وہ فاسق کہ علانیہ فسق کرے اور
پروا نکرے اور دوسری روایت مین وارد ہوا ہی کہ سلام کرنا اُس شخص پر کہ شطرنج کھیلتا ہو
گناہ کبیرہ ہی اور اسی طرح ممانعت وارد ہوئی ہی اُس شخص پر کہ شراب پیتا ہو اور خود بد

مجلسی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ اکثر یہ اخبار اسپر محمول ہیں کہ سلام کرنا آن لوگوں پر فضیلت
بہت رکھتا ہو یا یہ کہ اسکے رو سے مہربانی اور محبت اور راضی ہونے کے انکے گناہ پر یہ ایک تخصیص بالسلام
منجاہیے کرنا اسی واسطے اخبار بہت وارد ہوئے ہیں کہ سب آدمیوں پر سلام کرنا خوب ہے

فصل ۱۹۹ – صفات مؤمن

جمال الصالحین میں تحریر ہے کہ جناب اہلبیتؑ سے مروی ہے کہ مومن وہ شخص ہے کہ دین خدا
و مراسم دین کا عالم ہو اور عقائد دین میں کوہ گران سے اور طاعت خدا میں سنگ آہن
سے زیادہ سخت ہو اور منہ اسکا شگفتہ و خندان رہے اور دل اسکا محزون و گریاں اور
حسنات کی جانب مائل اور قبائح و سیئات سے گریزاں رہے اور اسکا دل حسد و کینہ
سے پاک اور خلق میں مثل آئینہ کے صاف رہے عیب جوئی و غیبت سے بری ہو اور نام
و شہرت کا طالب نہو اور زبان کو فضول گوئی و لغویات سے بند رکھے اور اپنے غم و الم
و مصیبت میں صابر رہے اور نعمت میں شاکر رہے اور نعمت کے ہم پہونچنے سے عیش و خوشی
میں پڑکر احکام دین سے غفلت نکرے اور مصیبت میں آہ و زاری و بیقراری نکرے اپنی
فکر میں مغموم رہے اور اپنے فقر پر مسرور رہے اسکا خلق و مدارات موافق طبیعت کے
ظاہر و باطن میں یکساں رہے اور وفا پر ثابت رہے اور جفا سے دور رہے اور اپنے کلام
میں کذب کو دخل نہ دے اور کسی کی ہتک آبرو کا درپے نہو اور ذلت ہمیشہ کے عذاب الہی
سے غافل نہو اور وقت پہونچنے رنج کے غیظ و غضب نکرے اور اسکا ہنسنا بطور تبسم کے
ہو اور علم دین میں حاصل کرے اور حلم اختیار کرے اور کاموں میں جلدی نکرے اور امر حق میں
دلگیر و رنجیدہ نہو اور امر حق کے کہنے میں دریغ و رعایت نکرے اور اپنے نفس کو عقائد دین
میں شک سے محفوظ رکھے و دولت و مال کے جمع کرنے میں حریص نہو اور فقیروں سے حلیم
نہو اور ازحد اسراف و گزاف نکرے اور عہد شکنی نکرے اور شرط کو پورا کرے اور لوگوں پر
مہربان رہے اور آہستگی جسم پر تحمل کرے اور رحم دلی زیادہ ہو اور [illegible] احکام پر پابندی [illegible]

اور اپنے نفس حرامی کی مخالفت کرے اور غفلت وسختی سے بری رہے اور دین کا ناصر
رہے اور مسلمین کا پشت وپناہ رہے اور اپنی مدح وثنا کی طرف نظر نہو اور طمع وفساد میں
نہو اور امور میں لہو ولعب کو دخل نہو اور قول وفعل مطابق ہو علم اسکا رسا اور وافر
ہو اور قلب اسکا دانا اور دل اسکا بینا ہو اور معاملہ میں عیب اور اختلاط میں حیلہ ومکر نہو اور
مومنین کے عیوب کو پوشیدہ رکھے انکی مضرت پر راضی نہو عاجزوں کا دستگیر ضعیفوں
کا اعانت پذیر ہو پوشیدہ اسکا وسعت خلق اور پیشہ اسکا سعی حوائج خلق ہو پیشہ
[illegible] عیب اور اندیشہ اسکا ستر عیب ہو عذر خواہوں کا عذر قبول کرے عفو اور
درگذر کو مبذول کرے مومنین سے وصل اور فقرا سے بذل چاہیے وصل میں اسکے
درشتی اور اختلاف اور بذل میں اسکے بخل واسراف نہو کام اسکا خیرخواہی مومنین کی
اور مدار اسکا اصلاح آدمیوں کی ہو لوگوں میں خوش گمان اور نیکوکاری میں مشہور زبان
ہر قوم وقبیلہ میں اپنی اور اخلاق پر تزئین ہو صفات رذیلہ سے بری ہو عالم سے
سیکھتا رہے جاہل کو سکھلاتا رہے کسی کو خوف آزار وشدت واندیشہ تعب ومشقت
نہو سب کو آپ سے بہتر جانے اور آپ کو سب سے بدتر سمجھے غربا کا معین ہو اور بیوہوں
کا شوہر اور یتیموں کا باپ مساکین کا مہربان اور مومنین کا غمخوار ہو کسی کے عیب پر نظر
نہ کرے اپنے عیب کو دیکھتا رہے لوگوں سے اختلاط اور کاموں میں احتیاط ہو اور
خیالات نفسانی پر غالب رہے سوائے خیر کے بات نہ کہے رفتار میں متواضع طاعت
خدا میں خاشع وخاضع راضی برضا رہے حکمت کا کلام اور فکر کا سکوت ظاہر وباطن میں
خیرخواہ ہو اور مکر وحیلہ سے جدا ہو مومنوں سے ثابت قدم ہو مجبوروں پر ظلم نہو حرام پر راغب نہو

فصل ۲۰۳ امور باعث طاعت خدا واحکام مکارم اخلاق وغیرہ

صاحب جمال الصالحین لکھتے ہیں کہ معصومین علیہم السلام سے روایت ہے کہ ایمان میں تقسیم ہیں بعضے
تمام اور ناقص اور زیادہ تمام وہ ہے کہ تمام محرمات ومعاصی سے پرہیز کرے اور

تمام فرائض و واجبات کو بجا لاوے اس حیثیت سے کہ کوئی معصیت صادر نہو اور کوئی فریضہ ترک نہو تو ایمان ناقص وہ ہی کہ بعضے معاصی صادر ہوں یا بعضے واجبات ترک ہوں اور جسقدر واجبات کمتر اور معاصی زیادہ تر ہونگے اُسی قدر نقصان ایمان زیادہ تر ہوگا اور ایمان زائد یہ ہی کہ زیادہ واجبات بہ مستحبات صادر ہوں اور زیادہ مکروہات بہ مستحبات اور مندوبات صادر ہوں اور جسقدر مستحبات زیادہ اور مکروہات کمتر ہونگے ایمان زیادہ تر ہوگا۔ اور یہی اُن حضرات علیہم السلام سے روایت ہی کہ اگر کوئی شخص ترک فریضہ کرے کہ اُنمیں اذیت اور شہوت نہو مانند ترک نماز کے کافر ہی اسلیے کہ سبب ترک کا اس صورت میں سوا استخفاف اور بے حرمتی اس فریضہ کے کوئی دوسرا امر نہیں ہی اور جو شخص استخفاف اور بے حرمتی کسی فریضہ کی کرے کافر ہی۔ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ فرمایا کہ اے جابر آیا کافی ہی اس شخص کو کہ دعوی شیعہ ہونے کا کرے اور شیعہ ہونے کو اپنی نسبت دے اور کہنے کہ میں دوستدار اہلبیت ہوں واللہ شیعہ ہمارا نہیں ہی مگر وہ شخص کہ معصیت خدا سے پرہیز کرے اور اطاعت خدا کی کرے اور اے جابر ہمارے شیعہ نہیں پہچانے جاتے ہیں مگر تواضع اور خشوع اور امانت اور کثرت ذکر خدا سے اور روزہ اور نماز ادا کریں اور ساتھ ... اعمال میں اور نماز ادا کریں اور ساتھ نیکی اور اطاعت والدین کریں اور انکی خوشنودی کے جویاں ہیں اور ہمسایگان اور فقرا اور مساکین اور قرضداروں اور یتیموں کے ساتھ اعانت کریں اور انکے قرض کو ادا کریں اور زبان کو آدمیوں کی روکیں مگر خیر کے ساتھ اور اپنی قوم کے امین رہیں میں جابر نے کہا یا ابن رسول اللہ جو صفات کہ آپ نے ارشاد فرمائے اس صفات پر اس زمانہ میں کسی کو نہیں جانتا ہوں میں حضرت نے فرمایا کہ اے جابر بیفائدہ خیال مت کر اور بے منفعت کی راہ مت چل آیا کیا کافی ہی کہ کہے کہ علی کو دوست رکھتا ہوں میں اور انسے تولا کرتا ہوں میں اور حالانکہ انکی اطاعت اور پیروی نہو اور ہماری ... پس اگر کہے کہ رسول اللہ کو دوست رکھتا ہوں حالانکہ

رسول اللہ علی سے بہتر تھے اور پیروی نکرے اور آنکے طریقہ پر نہ چلے اور انکی سنت پر
عمل نکرے محبت اس جناب کی اس شخص کو کچھ فائدہ مند ہوگی پس معصیت خدا سے
پرہیز کرو اور اطاعت خدا کی کرو تا کہ اس فضل و ثواب سے تم فائز ہو خدا کی کسی
بندہ سے قرابت و خویشی نہیں ہے کہ اسپر کچھ عطا کرے اور وسیلہ گردانے دوست ترین
مردم نزدیک خدا کے وہ لوگ ہیں کہ پرہیزگار زیادہ ہیں اور عمل اسکی اطاعت پر زیادہ کرتے
ہیں اے جابر واللہ خدا سے نزدیکی حاصل نہیں ہوتی مگر اسکی اطاعت سے اور برأت آتش
دوزخ سے ہمارے ساتھ نہیں ہے اور کسی کو خدا پر حجت نہیں ہے اور جو شخص کہ مطیع خدا ہے
دوست ہمارا ہے اور جو شخص کہ عاصی خدا ہے دشمن ہمارا ہے اور کسی شخص کو ہماری دوستی پر
دسترس نہوگا مگر اطاعت خدا اور ہماری فرمان برداری سے اور پرہیزگار اس معصیت سے کہ
آدمی اسکے عمل سے فائدہ مند ہوں بہتر ہے ستر برس عبادت سے اور اہلبیت طاہرین علیہم السلام
سے مروی ہے کہ راس یعنی سر طاعت کا صبر و رضا ہے احکام الٰہی میں اور اسکا حکم خواہ موافق بندہ
کے ہو یا نہو صبر و رضا اختیار کرے اسلیے کہ جب صبر و رضا عبادت کا سر ہے جب سر بدن سے
جدا ہوجائیگا تو بدن بیکار ہوجائیگا یونہیں صبر جب ایمان سے اٹھ جائیگا تو ایمان زائل ہوجائیگا
یعنی صبر و رضا پر قائم نہونے سے اطاعت و عبادت بیکار ہے اور صبر تین قسم ہے ایک وہ کہ
بلا و مصیبت و رنج و محن میں صبر کرنا دوسرے مشقت و طاعت میں صبر کرنا تیسرے
ترک معصیت میں صبر کرنا جو شخص کہ بلا و مصیبت میں صبر کرے خدا تعالیٰ اسکے واسطے تین سو
درجے بلند کرتا ہے کہ فصل و دوری ہر درجہ کی مثل زمین و آسمان کے ہے اور جو شخص کہ طاعت میں صبر
کرے خدائے تعالیٰ اسکے واسطے چھ سو درجے بلند فرماتا ہے اور فصل ہر درجہ کا زمین سے انتہا
عرش تک ہے اور جو کوئی ترک معصیت میں صبر کرے خدائے تعالیٰ واسطے اسکے نو سو درجے
بلند فرماتا ہے کہ مابین ہر درجہ کا اطراف زمین سے انتہائے عرش تک ہے اور بہشت محفوف
ہے مکارہ اور صبر پر اور دوزخ محفوف ہے لذات و شہوات پر جو شخص مکارہ پر صبر کرے گا

داخل بہشت ہوگا اور جو شخص شہوات کی پیروی کریگا وہ داخل دوزخ ہوگا جب مومن داخل
قبر ہوتا ہی تو نماز اسکے سر کے داہنے جانب اور زکوٰۃ بائین طرف کھڑی ہوتی ہی اور عمل خیر اسکے
سر پر سایہ کرتا ہی اور صبر اسکے کنارے کھڑا ہو کر نماز اور زکوٰۃ اور عمل خیر سے کہتا ہی کہ تم اپنے
صاحب کی منکر نکیر کے جواب مین اعانت کرو اگر تم عاجز آؤ تو مین دستگیری کرونگا اور جو شخص قضائے
الٰہی پر صبر کریگا اور نفع و ضرر و خیر و شر مین راضی رہے اور سوائے رضا و تسلیم کے کوئی
چیز اسکے دل مین نہ گذرے خدائے تعالیٰ اسکے واسطے سوائے خیر کے راضی نہوا اور کسی
چیز کا خدا سے سوال نکریگا مگر یہ کہ دعا اسکی مستجاب ہوگی خدا وند عالم اپنے بندون
سے نہین چاہتا مگر خیر اور اگر کسی شخص کو انواع بلا مین مبتلا کرتا ہی اسکی خیر اسمین ہی
اور اگر کسی کو بادشاہ مشرق و مغرب کرتا ہی اسکی مصلحت اسمین ہی اور حق تعالیٰ نے
فرمایا کہ جو شخص میرے حکم پر راضی رہے اور میری بلا پر صبر کرے اور میری نعمتون پر شکر
کرے تو وہ شخص میرے جوار رحمت مین جملہ صدیقین سے ہوگا اور جو شخص قضائے الٰہی پر
راضی رہے قضائے الٰہی اسپر گذرے اور اجر اسکا عظیم ہوا اور اگر قضائے الٰہی پر راضی نہو تو
قضائے الٰہی اسپر جاری ہوا اور اجر اسکا باطل ہوا اور فرمایا کہ جو شخص تمام خلق سے امید قطع
کرے اور طمع دور کرے اور توکل و اعتماد مجھ پر کرے اور میری طرف پناہ لاوے اور اس امر
مین اسکی نیت صادق ہو اگر تمام آسمان و زمین اور اہل آنکے بیابان و مکر وغیرہ سے اسکو
ضرر پہونچانا چاہین مین اسکو انکے ضرر سے بچاؤنگا اور کوئی ضرر اسکو نہ پہونچیگا اور
اگر خلق پر اعتماد کرے تو اسباب رحمت کو اس سے قطع کرونگا اور جو کچھ اسپر گذرے
پروا نکرونگا اور جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ خدا سے کسی چیز کا
سوال نکرے مگر یہ کہ عطا فرماوے چاہیے کہ ہر شخص سے امید قطع کرے اور امید سوائے
خدا کے نرکھے جب خدائے تعالیٰ اسکے دل کو اسمین صادق پاتا ہی تو جو کچھ سوال کرتا ہی عطا
فرماتا ہی اور توکل سے یہ معنی نہین ہین کہ اپنے کامون مین سعی و کسب نکرے اسلیے کہ حبیب

ہے جب ایسا شخص دعا کرتا ہے تو وہ مستجاب نہیں ہوتی بلکہ یہ ہے کہ مکاسب و معاملات جسقدر
کہ حکم ہو بطریقہ حلال سے کرتا رہے لیکن اعتماد اپنا کسی چیز پر سوائے خدا کے نہ رکھے اور
سوائے خدا کے اور کسی چیز اور کسی شخص کو کارساز نہ جانے اور یہ سعی و معاملات وغیرہ کو فقط وسیلہ
و واسطہ جانے کہ خدائے تعالیٰ نے واسطے مصلحت حال کے نظام خلق مقدر فرمایا ہوتا کہ ہر ایک
شخص حکم و رضائے الٰہی کی آئین رعایت کرے خدائے تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے فضل و
ثواب و نعمت بیحساب کا مستحق ہوگا اور جو شخص اُسکی مخالفت کرے اور نفس و حرص کی متابعت
اور شیطان کی اطاعت کرے اور حلال پر اکتفا نہ کرے حرام میں ہاتھ لگائے پس وہ شخص مستوجب
زجر و عقاب کا ہوتا ہے اور حضرت امامؑ نے کسی شخص سے فرمایا کہ تو ہمیشہ دعا کر کہ خدائے تعالیٰ
تجھ کو جملہ معارین سے نہ قرار دے اور حد تقصیر سے باہر نہ لاوے اُس شخص نے عرض کیا
کہ معارین کو جانتا ہوں کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اُنکا اقرار ایمان میں ٹھہراؤ عاریتاً
ہے اور غیبت میں دور ہو جاتا ہے لیکن حد تقصیر سے نکلجانے کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ جسقدر تو
زیادہ تر عبادت کرے اپنے کو اہل تقصیر سے جانے کہ خدائے تعالیٰ کی عبادت کا حق کوئی
شخص ادا نہیں کرسکتا اور خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے عمل پر تکیہ نہ کرو کہ اگر کوئی اپنی
تمام عمر عبادت میں بسر کرے اور ایک لمحہ فارغ نہ ہووے ہنوز مقصر ہے اور بندگی کا حق
نہیں بجالایا ہے بلکہ رحمت پر اعتماد کرو اور میرے فضل پر امید رکھو اور معاملات میں میری
طرف حسن ظن کرو کہ جس طرح سے میرے عباد میری طرف گمان اور مجھ سے امید رکھتے
ہیں ایسا ہی اُنسے معاملہ کرتا ہوں اور اسقدر امید خدا کی رحمت پر رکھنا چاہیے کہ اگر تو
معاصی ثقلین کے ساتھ محشر میں آئیگا تو خدا تجھپر رحم کریگا اور اسقدر خوف اُسکے
عذاب سے رکھنا چاہیے کہ اگر ثقلین کے حسنات کے ساتھ محشر میں آئیگا تو قبول
نہ فرمائیگا اور مومن کے دل میں دو سطریں نور سے لکھی ہیں ایک خوف کی دوسری رجا
کی اگر باہم وزن کیجائیں اُنمیں سے ایک بقدر ذرہ کے زیادتی نہیں کرسکتی اور حضرت

امام جعفر صادقؑ سے لوگون نے عرض کیا کہ ایک جماعت آپ کے دوستون مین سے گناہ
کرتی ہی اور کہتی ہی کہ ہم خدا کی رحمت پر امید رکھتے ہین پس فرمایا کہ وہ لوگ جھوٹ
کہتے ہین کہ نہ وہ میرے دوستون سے ہین اور نہ امیدوار رکھتے ہین جس کسی کو امید کسی چیز سے
ہوتی ہی اُس سے گریز نہین کرتا ہی واللہ کہ ہمارے شیعون سے نہین ہی مگر وہ شخص کہ
طاعت خدا کرے اور اُسکی معصیت نکرے اور مروی ہی کہ ایک دن حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنی عبد المطلب تم کہتے ہو کہ محمدؐ ہمسے ہین جس جگہ کہ وہ
ہین ہم بھی ہین واللہ کہ میرے دوستون سے نہین ہین مگر میرے پرہیزگار جب روز
قیامت تم دنیا کو اور دوسرے لوگ آخرت کو دوش پر لیکر آوینگے تو ہم تمکو نہ بچانینگے
اور تمھاری قرابت کچھ فائدہ نہ دیگی اور جناب امیرؑ نے ایک روز خطبہ پڑھکر فرمایا کہ
ایہا الناس واللہ کہ مین ایک درہم تمھارے حق سے کم نہین کرتا ہون عقیل برادر
اُن حضرت کے اُٹھکر عرض کرنے لگے کہ آپ مجکو اور سیاہ حبشی کو برابر دیتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ ای عقیل خاموش ہو تجھ مین اور سیاہ حبشی مین کیا فرق ہی جسکا
تقوی زیادہ ہی اُسکا درجہ بلند تر ہی اور جناب امام جعفر صادقؑ سے اس آیہ کی تفسیر سے
سوال کیا وَقَدِمْنَا اِلٰی مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا یعنی خدا تعالی
فرماتا ہی کہ روز قیامت کو اُنکے اعمال کی طرف متوجہ ہونگے ہم اور مثل غبار کے اُن
اعمالون کو ہم پریشان کردینگے مروی ہی کہ فرمایا کہ وہ شخص ہمسے نہین ہی جو شخص کہ ہر روز
اپنے نفس کا محاسبہ نکرے اور اپنے عمل کا ملاحظہ نکرے اور نہ دیکھے کہ کیا کیا اور کیا کرتا
ہون روز قیامت مین پچاس موقف واسطے حساب کے مقرر ہین اور ہر ایک
موقف ہزار سال کی راہ ہی جو شخص دنیا مین اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہی اُتنی قدر موقف
حساب سے قیامت کے دن خلاص ہوگا اور جو شخص غفلت مین بسر کرتا ہی قیامت کے دن
اُسکو واسطے حساب کے زیادہ تر توقف ہوگا پس اپنے نفس کا محاسبہ کرو پہلے اُس سے کہ

واسطے حساب کے موقف حساب مین توقف کرو اور معنی محاسبۂ نفس کے یہ ہین جیسا کہ
شریک تجارت یار کے ساتھ ہر دانگ و دینار مین تو معاملہ کرتا ہے ایسا ہی اپنی عمر کی ہر ساعت
و ہر دقیقہ کا حساب خود سے طلب کر ہر لمحہ کو ملاحظہ کر اگر طاعت و خیر مین گذرا شکر ادا کر
اور اگر باطل و معصیت مین گذرا اپنے آپ کو سرزنش و عتاب کر اور استغفار کر اور
اُسکا تدارک کر کہ کوئی شر دفتر اعمال مین باقی نرہے اور کوئی حق فوت نہووے اور
جو کام کرے اُسمین اول تامل کرے اگر اُس کام مین نفع آخرت کا ہو تو کرے یا دنیا کا
بشرطیکہ آخرت مین مضرت نکرے اُس سے درگذرا اور عمر کو اُسمین صرف نکرے شغل منفعت
دنیا کا اگرچہ اُسمین عذاب نہو یہی مضرت اُسکو بہت ہے کہ مانع خیر و منفعت آخرت کا ہوا ہے کہ
روز قیامت کوئی شخص حسرت و ندامت سے خالی نہوگا جن لوگون نے دنیا کے ایسے
شغل و کام کیے کہ ان کامون کی منفعت نے آخرت کو ضرر نہین پہونچایا ان لوگون کو
قیامت کے دن حسرت ہوگی کہ عمل خیر کسطرح زیادہ نکیا اور بد لوگون کو یہ حسرت
ہوگی کہ عمل بد کیون کیے مگر جن لوگون نے اپنی عمر عزیز کو عمل خیر مین صرف کیا اور اُسکو اشغال
باطلہ و بیفائدہ مین صرف نہین کیا اور حق تعالی کی عبادت و طاعت مین بسر کی
اُنکو حسرت نہوگی پس لازم ہے کہ اپنے آپ کو ایسے امور سے بچائے اور طاعت و عبادت
خدا مین مشغول رہے اور جو شخص اپنے آپ کو اشغال باطلہ و افعال بیفائدہ سے خدا
کی طاعت و عبادت کے لیے فارغ کرے خداے تعالی اُسکے دل کو اپنے خوف سے
لبریز کرتا ہے اور اُسکے مطالب اور حوائج کا خود متکفل ہوتا ہے اور اُسکے کام کسی دوسرے
پر نہین چھوڑتا ہے اور جو شخص طلب باطل و شغل لاحاصل کے لیے خدا کی طاعت و
عبادت کو ترک کرے تو خداے تعالی اُسکے دل کو دنیا مین اور اُسکی محبت مین مشغول
کر دیتا ہے اور اپنی رحمت کی کفالت سے اُسکو علیحدہ کرکے اُسکو اُسکی حالت پر چھوڑ دیتا
ہے اور نعوذ باللہ جب خداے تعالی کسی شخص کو اپنی رحمت و کفالت سے علیحدہ کرکے

کسی دوسرے پر چھوڑ دے پس وہ شخص ہمیشہ خیرات و کرامات سے بے نصیب ہوگا اگر وہ
شخص اپنی حالت پر صبر کرے تو عاقبت میں وہ فرحت میں رہیگا اور مروی ہے کہ حضرت
یونس علیہ السلام بقدر ایک پل مارنے کے غافل ہوگئے تھے پس خدا تعالیٰ نے انکو
مچھلی کے شکم میں پہونچا دیا اور لازم ہے جو شخص کہ عبادت کی نیت اور جو کار خیر کرے
بیا واسطے اغراض یا طالب دنیا سے خالص ہو اور خدا کی خوشنودی اور اسکی رحمت و ثواب مقصود
ہو کیونکہ ہر عمل کی جزا نیت پر ہے اگر نیت خیر و نیک ہے تو طاعت خدا ہے اور اسکی جزا بھی
نیک ہے اور اگر نیت بری یا دنیا کی ہے تو طاعت شیطان کی ہے اور جزا بھی اسکی بری ہے
جو شخص کوئی کام خدا کی خوشنودی کے لیے کرے اسکا اجر و ثواب خدا پر ہے اور اگر سوا اسکے
خدا کے دوسرے کے لیے کرے تو خدا تعالیٰ اسکو اسی شخص پر کہ جسکے واسطے اسنے
وہ کام کیا ہے حوالہ کرتا ہے اور اپنے فضل و رحمت سے اسکو محروم کرتا ہے اور حضرت
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ عبادت واسطے
کو واسطے ریا اور اغراض دنیا کے کرینگے پس خدا تعالیٰ انکو ایسی مصیبت و بلا میں مبتلا
کریگا اور ہر چند کہ مثل ڈوبتے ہوئے آدمی کے ہاتھ پاؤں مارینگے اور گریہ و زاری
اور دعا کرینگے خدا تعالیٰ انکی دعا مستجاب نہ کریگا اور مروی ہے کہ چھپا کر طاعت کرنا
کھلے ہوئے عمل خیر کی زیادہ مشکل ہے اسکے کرنے سے جو شخص کہ کوئی عمل نیک مثل
تصدق اعانت صلۂ رحم وغیرہ کے پوشیدہ خدا کی خوشی کے لیے کرے پس خدا تعالیٰ
اسکے ثواب کو پوشیدہ سے ستر درجہ زیادہ اسکے نامہ اعمال میں ثبت فرماتا ہے اگر بعد
کرنے عمل خیر کے اسی عمل خیر کا ذکر کرے اور ظاہر کرے تو اس عمل کا ثواب آدھا رہ
رہ جاتا ہے اور جو پھر دوبارہ ذکر کرے تو بالکل ثواب اسکا نامہ اعمال سے محو ہو کر ریا
لکھا جاتا ہے اور جو شخص کہ کوئی عمل خیر واسطے خوشنودی خدا کے کرے تو خدا تعالیٰ
اسکے واسطے فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ نیکی لکھیں پس لازم ہے کہ جس عمل خیر کا ارادہ کرے

اسکو جلد بجالاوے اس سبب سے کہ نہ معلوم کہ بعد کو کیا صورت ہوا ور جس کار خیر میں کرنا خیر ہوگی شیطان کو مہلت ملیگی اور اُس عمل خیر کا مانع ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بندہ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے یا ایک روز روزہ رکھتا ہے یا تصدق کرتا ہے اور کوئی عمل خیر کرتا ہے اسلیے کہ خدا اُس سے خوش ہووے تو خداے تعالیٰ اُسکے سبب سے اُسکے تمام گناہ بخش دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ بعد اسکے ہرگز تجھ پر گناہ نہ لکھونگا اور اگر کوئی عمل شر دل میں گذرے تو چاہیے کہ اسکو ترک کرے اور اُس سے احتراز کرے کیونکہ شیطان اپنا مقصد پورا کرتا ہے اور اکثر ہوتا ہے کہ بندہ کوئی ایسا عمل کرتا ہے کہ خداے تعالیٰ کو وہ بُرا معلوم ہوتا ہے تو خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ قسم ہے مجھکو عزت و جلال کی کہ ہرگز بعد اسکے تجھکو نہ بخشونگا اور خداے تعالیٰ نے فرمایا کہ جو بندہ میری اطاعت کرے اور میری خوشی کا طالب رہے میں اسکو کسی دوسرے پر نہ چھوڑونگا اور میں اُسکی خوشی کا طالب ہونگا اور جو بندہ کہ میری نافرمانی کرے اور میری رضا کی مخالفت کرے اسکو اُسکے حال پر چھوڑ دونگا اور پروا نہ کرونگا جس جگہ کہ ہلاک ہوا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے دعوی کرنے والو ہماری دوستی اور محبت کے تم فریفتہ مت ہو یعنی صرف ہماری محبت و دوستی پر نازان ہو کر احکام خدا کو ترک نہ کرو اور اطاعت خدا کرو واللہ کہ ہم میں اور خدا میں کوئی قرابت نہیں ہے اور ہمکو خدا پر کوئی حجت نہیں ہے اور خداے نزدیکی حاصل نہیں ہوتی مگر طاعت سے پس جو کہ خدا کا اطاعت گذار ہے اسکو ہماری دوستی نافع ہوگی اور جو کہ خدا کی معصیت و نافرمانی کرے ہماری دوستی اسکو فائدہ نہ دیگی ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ جو ہمارا شیعہ ہو وہ جو کچھ چاہے کرے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے شیعہ نے کہا کہ اگرچہ زنا و چوری کریں شراب پئیں حضرت نے فرمایا کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ لوگ انصاف نہیں رکھتے ہیں ہم خود اطاعت

وعبادات سے نجات کی امید بہشت میں رکھتے ہیں پس ہم دوسروں کو کس طرح سے
معصیت اور گناہ کی اجازت دیں کہ بغیر طاعت خدا محض ہماری محبت سے نجات پا دیں
بلکہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جو شخص مومن ہوگا اعمال خیر اسکے خواہ زیادہ ہونگے خواہ کم
داخل بہشت ہوگا اور یہ بھی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ خدائے تعالی اعراض فرمائیگا اس جماعت
سے کہ دعوی ہماری محبت اور دوستی کا کرتے ہیں اور عمل خلاف کرتے ہیں خدائے تعالی
روز قیامت انکو باہم ایک منزل میں نازل فرمائیگا قسم خدا کی ایک بھی انمیں
سے دین پر نہوگا مروی ہے کہ فرمایا کہ اگر شیعوں کو غربال کروں اور نیک و بد کو انمیں
سے جدا کروں ہزار شیعوں میں سے ایک شخص خالص نہوگا اور اکثر انمیں سے اہل قول
ہیں اور اہل فعل باطن انکا نہایت نادرست سب مسندوں پر تکیہ لگاتے ہیں اور رزدست و
[illegible] سے کہتے ہیں کہ ہم شیعہ علی ابن ابی طالب ہیں شیعہ علی ابن ابی طالب
نہیں ہے مگر وہ شخص کہ اطاعت احکام علیؑ کی کرے اور اسکا فعل اسکے قول کی
تصدیق کرے اور یہ بھی اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ افضل عبادات
تفکر ہے اور تفکر کی دو قسمیں ہیں ایک تفکر معرفت خدا و علم میں اور اس قسم کے فضائل
حد شرح سے باہر ہیں اور کچھ تھوڑے فضائل سابق میں بیان کیے گئے ہیں
دوسرا تفکر احوال دنیا اور اسکی بے اعتباری اور اسکی لذات کی بے اصلی میں اور
ایک ساعت یہ تفکر افضل ہے ایک شب کی عبادت سے کہ سبب [illegible] دنیا میں
اور بے [illegible] اسکی طرف ہو اور [illegible] محبوب [illegible] اور اسکی محبت کو دل
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور حرام ہو دل پر کہ حلاوت ایمان کی پاوے جبتک کہ محبت دنیا کی اس سے باہر نجاوے
فرمایا جناب امام جعفر صادقؑ نے کہ زہد سے افضل زیادہ دنیا میں کوئی چیز نہیں کہ طلب کرے
اسکو اور دنیا کی محبت کو ترک کرے اور معرفت خدا اور اسکے رسولؐ و اہلبیت رسولؐ
سے کوئی چیز افضل نہیں ہے کہ بغض دنیا سے ہو اور دنیا کی محبت سے مومن کا دل جب
خالی ہوگا تو خدا کی محبت سے پر ہوگا کہ کسی چیز پر التفات سوائے خدا کے اور اسکی رضا
کے نکریگا اور اہل دنیا ایسے ہی شخص کو دیوانہ اور صاحب آسیب کہتے ہیں حالانکہ وہ
محبت خدا میں فنا ہے اور فرمایا انحضرتؑ نے کہ لقمان نے اپنے فرزند کو جب
نصیحتیں کیں ان میں سے یہ ہے کہ تو دنیا میں واسطے ایک کام کے آیا ہے اور اسکی اجرت
تو واسطے تیرے مقرر ہے اس کام کو اچھی طرح کرتا تو مستحق اجرت کا ہوا ورنہ بکریوں کی مثل کہ
جسوقت چراگاہ میں چھوڑی جاویں اسواسطے کہ فربہ ہو ویں اور انجام اسکا ذبح ہو
بلکہ پل کی مثال دنیا کو جان کہ جب تو پل پر سے گذرے پھر اسکی جانب کو رخ نکرے
جان کہ قیامت کے دن خدا کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور سوال تجھ سے کیا جاویگا
چار چیز کا اول یہ کہ تو نے جوانی کو بڑھاپے تک کیونکر پہونچایا اور عمر کو کس طور پر آخر
کیا اور مال کو حاصل کہاں سے کیا اور صرف کہاں کیا پس جواب کا اول سے آمادہ
رہ اور دنیا کے غم سے فارغ ہو اور زہد کا کمال یہ ہے کہ حرام کو ترک کر عذاب کے خوف
سے اور حلال کو ترک کر حساب کے اندیشہ سے مگر ضرورت کے موافق اور کمتر اس سے بھی
کر اپنے ہاتھ کو حرام سے روک اور موافق عمل کے ہر ایک کے درجے بلند ہوتے ہیں اور
اسکے عمل کے موافق معاملہ ہوگا جو کوئی خدا کی تھوڑی سی روزی پر راضی ہوگا اسکے
تھوڑے سے عمل سے خدا بھی راضی ہوگا جو دولتمند ہیں انکو عمل بھی بہت سے کرنا چاہیے فرمایا
انحضرتؑ نے کہ ہمارے خاص شیعہ دولت باطل کے زمانہ میں مشرق و مغرب کسی
طرف جاوینگے زیادہ قوت سے نصیب نہوگا ایمان جنکا خالص ہے ہمیشہ اسپر شکر زیادہ ہے

خدا کے نزدیک دنیا و اہل دنیا یعنی دوست و دشمن محتاج و توانگر کافر و مومن زندگی کے
خوان نعمت کی چاشنی اور موت کے مزے کو چکھنے والے ہیں مگر مومنین غربا، اغنیا سے
چالیس خریف پہلے بہشت میں داخل ہو کر مشغول صحبت و نعمت ہونگے اور اغنیا حساب
کتاب میں گرفتار رہینگے مروی ہے کہ ایک خریف ہزار سال کا اور ایک سال ہزار سال دنیا
کے برابر ہے اور نیز مروی ہے کہ جس وقت واسطے حساب کے دو مومن ایک غنی اور ایک
فقیر حاضر کیے جاینگے فقیر کہیگا کہ اے خدا تو میری حالت جانتا ہے کہ نہ کوئی منصب مجھکو
دیا تھا کہ اسکی عدالت کا اور نہ مال دیا تھا کہ اسکی سخاوت و بخل کا حساب دوں
حکم ہوگا کہ سچ کہا تو نے اے بندے میرے داخل بہشت کیا جائیگا اور غنی حساب میں اپنے
مشغول ہوگا اور اسقدر پسینا اسکا جاری ہوگا کہ چالیس اونٹ اس سے سیراب ہوں
جس وقت داخل بہشت ہوگا اور وہ فقیر رفیق اسکا دیکھے گا کہے گا کہ اسقدر کس وجہ
سے تمنے دیر کی کہیگا کہ طول حساب میں اپنے گرفتار تھا حق سبحانہ و تعالے ایک عمل کو
میرے بخشتا تھا کہ دوسرا عمل روبرو آتا تھا یہانتک کہ سب کو اسنے بخشا اور اپنی رحمت
کو زیادہ کیا اور نجات پائی میں نے مروی ہے کہ قیامت کے دن جو کوئی درجات
مومنین فقرا کے دیکھیگا آرزو کریگا کہ کاش دنیا میں زیادہ مال نہ رکھتے تو بہتر ہوتا
اور روایت ہے کہ فقیر ایک امانتدار ہے اور یہ امانت اسکو رکھے گا ثواب اسکا مثل
ثواب روزہ دار کے ہے کہ تمام عمر اسنے رکھے ہوں اور جو کوئی اسمیں بددیانتی کرے
یعنی مخالفین سے شکایت کرے یعنی دشمنان خدا سے تو اسکا بہت ہی ہوگا قیامت کے
دن حق سبحانہ و تعالی مثل اسکے کہ کوئی اپنے دوست سے عذر کرتا ہے فقرا کے مومنین سے
ارشاد فرمائیگا کہ قسم ہے مجھکو اپنی عزت و جلال کی کہ تمکو دنیا میں حقیر سمجھکر فقیر نہیں کیا میں نے
بلکہ زیادتی ثواب کے لیے اور درجات بہشت کے لیے آج دیکھو کہ تمکو اسکا عوض کیا
دیتا ہوں میں ستر درجہ زیادہ اس سے تمکو دیتا ہوں کہ ابتدا سے دنیا کے آخر تک

اہل دنیا کو دیا تھا اور بخشش کرتا ہون مین اُس شخص کو کہ دنیا مین تم پر مہربانی کی تھی اور
دستگیری تمھاری کی تھی جس جگہ چاہو ہاتھ اُسکا پکڑ کہ بہشت مین لیجاؤ اور فرمودی ہو کہ
مومنین کامل الایمان وہ ہو کہ خلق اُسکا بہتر ہو اور واجبات کے بعد کوئی عمل خلق سے بہتر
نہین اور بیشک صاحب خلق خوش درجہ صائم قائم اور اجر مجاہد پاتا ہے اور اکثر امت بہشت
مین تقوی اور حسن خلق سے داخل ہوگی ایک تقوی اور دوسری حسن خلق ہے یہ دونون گناہون
کو ایسی گلاتی ہین کہ جیسے آفتاب برف کو اور خوش خلقی باعث درازی عمر اور آبادی شہر
ہوتی ہے جس شخص مین چار صفت موجود ہون کامل ہوگا ایمان اُسکا اور بچیگا گناہ سے
اور راضی ہوگا خدا اُس سے اگرچہ گناہ اُسکے بہت ہون اول یہ کہ وفا کرے اپنے
وعدہ پر اور راست گو ہو اور برائیون سے خدا اور اُسکے بندون کے سامنے حیا کرے
دوسرے یہ کہ اپنے اہل و عیال اور سب آدمیون سے خوش خلقی کرے اور بدخلقی
نیک عمل کو فاسد کرتی ہے جیسے کہ شہد کو سرکہ اور نہیں ہے حلم کہ دوست تر خدا کے
نزدیک غصہ کھانے سے زیادہ نہین ہے جو شخص صبر کرے اور غصہ کو کھاوے اور
حلم اپنا دکھاوے حق سبحانہ تعالی دنیا اور آخرت مین عزت اُسکی زیادہ کرتا ہے جو قدرت
عوض لینے کی رکھتا ہو اور وہ صبر کرے اور غصہ کھاوے حق سبحانہ تعالی شہیدون کا
ثواب عطا فرماتا ہے اور قیامت کے دن امن و امان اور اپنی رضا سے اُسکے دل کو
بھر دیگا اور جو شخص اپنے غصہ کو روکے حق تعالی قیامت کے دن اُسکے عیبون
کو چھپا دیگا اور اپنے غضب سے بچا دیگا حق سبحانہ تعالی نے حضرت موسی سے
ارشاد فرمایا کہ ای موسی غصہ کے وقت مجھکو یاد کر تو مین بھی غضب کے وقت تجھکو
یاد کرون ہر شر کی غضب کنجی ہے اور فاسد کرنے والا ایمان کا ہے جب دو شخص آپس مین
جھگڑا کرتے ہین تو دو فرشتے نازل ہوتے ہین جسکی زیادتی دیکھتے ہین اُس سے
کہتے ہین کہ تو بھی زیادتی کے لائق ہے اور جو صبر و حلم قبول کرتا ہے کہتے ہین کہ گناہ صبر

پہنچے گا اگر تو اپنے حلم پر قائم رہا اور پیشتر اسکے حماقت نہ کی تو اسکے تیرے؛ اسلئے بہتر ہوگا
کہ وہ معصیت کریں اور تو صبر و طاعت اختیار کرے بہترین اخلاق دنیا و آخرت سے یہ
ہے کہ جو تجھ پر ظلم کرے تو عفو کرے اور جو تجھ سے قطع و دوری کرے تو وصل و نزدیکی کرے
اور جو تجکو خیر و نعمت سے محروم کرے اور بخل کرے تو اسکے ساتھ جود و عطا کرے اور جو تیرے
ساتھ بدی کرے تو اسکے ساتھ نیکی و احسان کرے جو شخص ان صفتوں کے ساتھ آراستہ ہو
حق سبحانہ تعالیٰ عزت اسکی زیادہ کرتا ہے تین خصلتیں ہیں جس شخص میں نہوں طاعت
اسکی اور عمل اسکا تمام نہیں ہوتا وہ پرہیزگاری کہ معصیت سے باز رکھے اور خلق
ایسا کہ آدمیوں سے تواضع کرے اور ایسا حلم کہ دفع کرے جاہلوں کے جہل کو نعمت
ایمان ہے آدمیوں کے ساتھ مدارا کرنا اور نصف زندگانی ہے انکے ساتھ نرمی اور ایمان
نصیب ہوا جسکو نرمی حاصل ہوئی اور کسی شخص کو ملائمت نصیب نہو مگر یہ کہ زینت
اسکی ہوا اور کوئی شخص ملائمت سے بے نصیب نہوا مگر یہ کہ اس سے عار و ننگ
ہوئے اور روزی اسکی زیادہ ہوتی ہے جسمیں ملائمت ہوتی ہے اور جسمیں ملائمت
نہیں ہوتی نیکی سے بھی بے نصیب ہوتا ہے اور جسوقت دو شخص آپسمیں ملائمت
اور مدارا زیادہ کرتے ہیں اجر اسکا زیادہ ہوتا ہے اگر ملائمت کو دیکھ سکتے کوئی چیز
بہتر ملائمت سے نظر نہ آتی اور جس شخص میں درشتی ہوتی ہے محروم ہوتا ہے ایمان سے اور اگر
درشتی ایسی چیز ہوتی کہ دیکھ سکتے تو بری زیادہ کوئی چیز اس سے نظر نہ آتی جو شخص
تواضع کرے واسطے خوشنودی خدا کے خدا اسکو بزرگ کرتا ہے اور پست کرتا ہے خدا
اس شخص کو جو تکبر کرے اور نزدیک ترین خدا سے تواضع کرنے والے ہیں اور دوری
کرنے والے متکبر ہیں اور کسی نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ تواضع کی حد کیا ہے
حضرت نے فرمایا کہ بہت درجے ہیں ان سب میں سے یہ ہے کہ جو کوئی قدر اپنی جانے
اور زیادہ قدر نہ رکھے کسی سے توقع نہ کرے اور آدمیوں سے ایسا سلوک کرے کہ

جیسا اپنے واسطے چاہتا ہے اور جو وہ ساتھ اسکے بدی کریں تو یہ ساتھ نیکی کے اسکو دفع کرے
اور کھانے والا اپنے غصہ کا ہو اور بخشش کرنے والا ہو مروی ہے کہ حیا تواضع سے
یہ ہے کہ مجلس میں اپنے مرتبہ سے کمتر جگہ بیٹھے اور جس سے ملاقات کرے سلام
کرے اور ترک خصومت کرے اگرچہ اپنی جانب حق ہو اور اپنی مدح و ثنا کسی سے
نہ چاہے مروی ہے کہ جناب امام رضا علیہ السلام نے ایکروز کھانا طلب فرمایا اپنے غلاموں
اور نوکروں کو بھی جمع فرمایا اور انکے ساتھ ایک خوان پر بیٹھے ایک شخص نے عرض کیا اگر
ارشاد ہو تو انکے واسطے کھانا علیحدہ کریں حضرت نے فرمایا کہ نہیں اور فرمایا کہ خدا
ایک ہے اور دین ایک ہے اور جزا ہر شخص کی بقدر اسکے عمل کے ہوتی ہے اور جناب امام
جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے کون ہے کہ چار صفتوں کا مجھ سے
ضامن ہوتا کہ میں اسکے لیے چار گھروں کا بہشت میں ضامن ہوں اول وہ کہ عطا
کرے اور دوسرے وہ کہ فقر سے نہ ڈرے اور تیسرے وہ کہ افشاء سلام کرے عالم میں اور
چوتھے وہ کہ ترک خصومت کرے اگرچہ حق پر ہو اور انصاف سے نہ گذرے اور جو کوئی انصاف
کرے اور فقیروں سے مال میں مواسات کرے حقیقت میں وہ شخص مومن ہووے
اور خداوند تعالی عزیز اسکو کرے اور یہ بھی فرمایا کہ بہترین اعمال تین خصلتیں ہیں انصاف
اور مواسات اور ذکر خدا ہر حال میں نہ فقط سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
کہے بلکہ تمام احوال و افعال میں خدا کو یاد کرے اور جس کام میں خوشنودی خدا ہو عمل
میں لاوے اور جو کام خلاف مرضی خدا ہو اس سے باز رہے اور جو شخص منصف ہو
دشمن بھی اسکے دوستوں کا شکوہ [illegible] اور [illegible] شخص [illegible]
[illegible] نزدیک تر ہیں خدا سے [illegible] اختیار رکھتا ہو کسی
[illegible] ظلم کرے [illegible]
[illegible]

داخل نہونگے مگر تین شخص ایک وہ کہ اپنے نفس پر حکم ساتھ حق کے کرے اور جو شخص کہ ایمان
خدا اور روز آخرت پر رکھتا ہو چاہیے کہ وعدہ وفا کرے اور جو شخص خلاف وعدہ کرے
اول خدا سے خلاف وعدہ کیا اور متعرض اسکے غضب کا ہوا اور جناب رسول خدا صلعم
نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں گویا کہ جو خلاف امانت کے کرے اور امانت کشتہ کو اندر فقر
اور خیانت کشتہ کو فقر ہے اور حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر قاتل یحیی بن زکریا کا
وہ شمشیر کہ جس سے اسنے ان حضرت کو شہید کیا مجھکو سپرد کرے البتہ اسکو واپس دوں
اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر قاتل جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام
کا مجھ سے مشورہ کرے اور طالب خیر ہو اور شمشیر اپنی مجھے امانت دے اور میں قبول کروں
البتہ ادا اسکی امانت کو کروں میں آیا ہے حدیثوں میں کہ جو مومن عزت دے مومن کو خدائے تعالی
اسکو بالاتر بغیر فنا کے عزت و کرامت و شرف دیگا اور ہیں تمام اہل علیین ... کر سکے
اول وہ شخص کہ یتیم کو پناہ میں اپنی رکھے اور شفقت کرے باپ کے مثل اسکی ... اور دوسرا
شخص کہ عاجزوں و ضعیفوں پر رحم کرے اور امانت انکا خرچ کرے اور تیسرا
وہ شخص کہ والدین کو نفقہ دے اور ساتھ انکے امانت و مہربانی کرے اور وہ شخص
خدمت کے لیے اپنے غلام و کنیز کو حکم کریں اس کام کو خود کرے اور ہر ...
انکی مدد و اعانت کرے

فصل ۴۰۱ ۔ قضائے حاجت و سرور مومنان

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ کوئی عبادت نزدیک
خدا کے افضل مسرور کرنے مومن سے نہیں ہے بلکہ یہاں تک کہ اگر قرض دار ہو تو قرض
اسکا ادا کرے یا بھوکا ہو تو اسکو سیر کرے روایت ہے کہ جو کوئی مومن کو مسرور کرے
خدائے تعالی قیامت میں اسکو مسرور کرے اور اسکا ... گویا خدائے تعالی و جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جناب ائمہ ہدی صلوات اللہ علیہم اجمعین کو مسرور کیا

اسی طرح مومن کو رنجیدہ کرے تو گویا خدا و پیغمبر خدا و ائمہ ہدیٰؑ کو رنجیدہ کیا ہو اور مروی ہے کہ
خدائے تعالیٰ نے وقت مناجات حضرت موسیٰؑ سے فرمایا کہ جو کوئی کسی کو مسرور کرے
بہشت میں اسکو حاکم کرونگا میں اور حضرت پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ دل مومن عرش خدا ہے
جو کوئی دل مومن کا خوش کرے حق تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے کہ ہزار بدن اسکے ہوں
اور ہر بدن میں ہزار سر ہوں اور ہر سر میں ہزار منھ ہوں اور ہر منھ میں ہزار زبان ہوں
اور ہر زبان سے ہزار بار تسبیح خدا کی کرے اور استغفار کرے روز قیامت تک اور
ثواب اسکا خدائے تعالیٰ اس شخص کو عطا فرماوے کہ جس نے مومن کو مسرور کیا ہے
مروی ہے کہ ایک مومن ایک ملک سے بھاگ کر بسبب ظلم کے کافروں کے شہر میں گیا ایک
کافر نے اس مومن کی مہمانی کی جب وہ کافر مرا تو خدائے تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ اگر تو
مشرک نہ ہوتا تو تجھکو ضرور بہشت میں بھیجتا کیونکہ مشرکوں پر میں نے بہشت کو حرام کیا
ہے پس خدائے تعالیٰ نے دوزخ کا حکم فرمایا مگر خدائے تعالیٰ ہر صبح و شام اسکا رزق
دوزخ میں رزق پہونچاتا تھا اور راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ رزق بہشت
سے آیا کیا حضرت امامؑ نے فرمایا کہ جس جگہ سے خدا نے چاہا اور مروی ہے کہ جو کوئی مضرت
پانی یا آگ کی مومن سے دفع کرے خدائے تعالیٰ بہشت اسپر واجب فرماتا ہے اور
جو کوئی غم و سختی مومن سے علیحدہ کرے بہتر رحمت واسطے اسکے لکھتا ہے خدائے تعالیٰ
ایک رحمت سے بہت جلد دنیا میں اسکو معاش پہونچاتا ہے اور اکہتر رحمت واسطے
رفع اہوال قیامت کے اٹھا رکھتا ہے تاکہ قیامت کے دن کسی طرح کا اسکو خوف نہو
مروی ہے کہ جو کوئی عیوب زمین کو یا کسی عیب کو مومن کے چھپاوے خدائے تعالیٰ ستر
عیب اسکے دنیا و آخرت کے چھپاوے اور مروی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کی حاجت کو برلاوے
خدائے تعالیٰ روز قیامت اسکی ہزار حاجت اسکی برلاوے کہ اول حاجت یہ ہوگی کہ آگ سے
[illegible] اور [illegible] بہشت میں پہونچاوے [illegible]

ہاتھون اور قضاے حاجت مومن بہتر ہی دس بندے آزاد کرنے سے اور ہزار گھوڑے
راہ خدا مین واسطے جہاد کے بھیجنے سے اور افضل ہی بیس حج سے کہ ہر حج مین ہزار درہم
راہ خدا مین صرف کیے ہون اور بروایت دیگر خداے تعالی چھ ہزار حاجتین اسکی برلاتا ہی
اور مروی ہی کہ قضاے حاجت مومن بہتر ہی دس طواف کعبہ سے اور ایک طواف
کعبہ مین چھ ہزار حسنہ خداے تعالی عطا فرماتا ہی اور چھ ہزار گناہ مٹاتا ہی اور چھ ہزار درجہ
بلند کرتا ہی اور مروی ہی کہ جس کسیکے سامنے مومن حاجت کو لیجاوے اور وہ شخص
قادر قضاے حاجت مومن پر ہووے اور بسبب اسکے رنجیدہ ہو تو خداے تعالی بسبب
اس رنج کے اسکو بہشت عطا فرماتا اور جو کوئی کوشش قضاے حاجت مومن
مین کرے خداے تعالی ہزار حسنہ واسطے اسکے لکھے کہ بسبب انکے خداے تعالی اسکے
نسبا قرابا اور ہمسایہ و دوست و آشناؤن کو بخشدیوے اور جو قدم کہ واسطے
قضاے حاجت مومن کے اٹھاوے خداے تعالی ہر قدم پر ایک حسنہ واسطے اسکے لکھے
اور ایک گناہ نامۂ اعمال سے مٹا دیوے اور اگر وہ حاجت برآوے تو ثواب ایک حج و عمرہ کا
اور مروی ہی کہ جو کوئی سعی حاجت مومن مین کرے ایسا ہی کہ گویا نو ہزار سال عبادت
خدا کی کی کہ ان دنون مین روزے رکھے ہون اور شبون مین نمازین پڑھی ہون اور مروی
ہی کہ جو کوئی اعانت کسی مومن کی کرے خداے تعالی تہتر غم اور اپنا غصہ اس سے
دور کرے اور مروی ہی کہ جو کوئی کسی ضعیف اور عاجز کا ہاتھ تھام کر گھر یا مسجد تک
پہونچاوے یا جس حاجت کے لیے وہ جاتا ہی اس حاجت کے لیے لیجاوے خداے تعالی
ہر قدم پر ثواب بندہ آزاد کرنے کا لکھے اور ملائکہ اسپر صلوات بھیجتے ہین اور جو کوئی
کسی عاجز کی حاجت کو برلاوے خداے تعالی بہتر ہزار حاجتین اسکی برلاتا ہی اور
رحمت نازل کرتا ہی اور مروی ہی کہ جو کوئی قادر بر مومن کی حاجت برلانے پر ہو اور وہ
شخص حاجت کو نہ برلاوے خداے تعالی اسکی قبر مین اژدہا عظیم اسپر متسلط کرے کہ اسکو

قیامت تک کا ثنا رہے بعد ازان اگر خدا چاہے تو بخشدے اور مروی ہے کہ جو کوئی قدرت اور قضاے حاجت مومن پر ہوا در بر نہ لاوے اور دوسرے کو بھی منع کرے تو وہ شخص قیامت کے دن رو سیاہ اور ازرق چشم اور دونوں ہاتھ بندھے ہوئے محشور ہوا ور ملائکہ اسکو دیکھکر کہین کہ یہ کون شخص ہے کہ اسنے خدا و رسول کے ساتھ خیانت کی ہے وہ شخص آتش دوزخ مین ڈالدیا جاوے

فصل ۲۰۲ — اکرام و توقیر مومن

جمال الصالحین مین اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کا اکرام کرے ایسا ہے کہ گویا خدا کا اکرام کیا اور جو کوئی مومن کو دیکھکر تبسم کرے خداے تعالی واسطے اسکے ایک حسنہ ثبت فرماوے اور جو کوئی کسی مومن سے مرحبا کہے خداے تعالی روز قیامت تک واسطے اسکے رحمت لکھے اور اگر ایسا کلمہ کہے کہ مومن اسکو سنکر شگفتہ و خوش ہو بس وہ شخص سایہ رحمت خدا مین رہیگا اور مروی ہے کہ جو شخص راہ مومن سے کوڑا وغیرہ ہٹا وے ثواب پڑھنے چار سو آیات قرآنی کا پاوے کہ ہر حرف کے عوض مین دو حسنہ ہون اور جو کوئی جماعت مومنان کی خدمت کرے خداے تعالی اسکو بعدد آن مومنان کے خدام جنت عطا فرماوے اور جو کوئی مومن محاسن سفید کی توقیر و احترام کرے وہ شخص قیامت کے دن ڈر نے سے ایمن ہوا ور حضرت پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ وہ شخص ہم سے نہین ہے کہ جو کبیر کی توقیر اور صغیر پر رحم نہ کرے اور مروی ہے کہ جو کوئی مومن فقیر کی تحقیر کرے خداے تعالی اسکو دشمن رکھے اور اسکی تحقیر کرے اور جو کوئی مومن فقیر کی تحقیر کرے خداے تعالی قیامت مین اسکو رسوا کرے

فصل ۲۰۳ – الفت و محبت و زیارت مومنان

جمال الصالحین مین اہل بیت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ جو

بجماعت باہم محبت و دوستی کرین قیامت کے دن بہشت مین زمین زبرجد سایہ عرش مین
خداے تعالی منبر نور پر اسکو بٹھلائے اور چہرہ اسکا آفتاب سے زیادہ روشن ہو اور مروی ہے کہ جب
دو مومن باہم ملاقات کرتے ہین انمین سے جسکے دل مین محبت زیادہ ہوتی ہے اسی کی قدر
و منزلت نزدیک خدا کے زیادہ ہوتی ہے اور مروی ہے کہ جب تین یا تین سے زیادہ مومن
جمع ہوتے ہین تو انکے پاس اسی قدر ملائکہ بھی شریک ہوتے ہین جسوقت وہ مومن دعا
کرتے ہین تو فرشتے آمین کہتے ہین اور جسوقت وہ مومن دعا کرتے ہین تو فرشتے شفیع ہوتے
ہین اور مروی ہے کہ جو مومن حق و حرمت مومن کا پہچانے اور صرف واسطے زیارت کے
نہ بغرض کار دنیا کے مومن کے پاس گھر سے جاوے اور جسوقت کہ دروازہ کھٹکھٹائے
درہاے آسمان اسکے لیے کھولے جاتے ہین اور ہر قدم پر خداے تعالی واسطے
اسکے ایک حسنہ لکھے اور ایک گناہ مٹا دے اور درجہ بلند کرے اور خداے تعالی
ستر ہزار فرشتے اسپر موکل کرے کہ حفاظت اسکی کرین جب تک کہ گھر مین واپس آوے
اگرچہ ایک سال کی راہ ہو اور جسوقت ملاقات اور مصافحہ اور معانقہ کرین اسوقت
خداے تعالی انکی طرف متوجہ ہو کر انکو ملائکہ پر فخر کرے اور ملائکہ سے کہے کہ اے ملائکہ ان
دونون بندون کو دیکھو کہ واسطے میرے باہم محبت کرتے ہین مجھپر لازم ہوا کہ انکو آتش
دوزخ سے بری کرون مین اور جسوقت مومن کے گھر مین داخل ہوا اسوقت خداے تعالی
فرماتا ہے کہ اے بندے میرے تونے تعظیم حق و متابعت سنت میرے پیغمبر کی کی جو
سوال کرے تو عطا کرون مین اور جو دعا کرے تو قبول کرون مین مین نے بہشت
تجھپر واجب کیا اور تجھکو شفیع اپنے بندون کا کیا ہین سے اور جسوقت مراجعت کرے
[illegible]
گھر جو کام ہو ملائکہ اسکی نشانیان کرتے ہین اور تین سو سال تک ... دن تک
بلاہاے دنیا و آخرت سے محافظت کرتے ہین اور اگر درمیان اس سال کے مر جاوے

حساب سے نجات پاوے اور زیارت ایک مومن کی مخصوص برائے خدا بہتر ہے اس سے کہ
دو بندے مومن آزاد کرے مروی ہے کہ جو مومن بقصد زیارت یا واسطے کسی حاجت کے کسی کے
مکان پر جاوے اور صاحب خانہ گھر میں ہو مگر اُسکو اذن نہ دے تو اُس صاحب خانہ پر
خدائے تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اُسوقت تک کہ باہم ملاقات کریں اور حضرت امام جعفر صادق ع
نے فرمایا کہ جسوقت دو آدمی باہم رنج کر کے علیٰحدہ علیٰحدہ ہوتے ہیں وہ دونوں مستوجب
لعنت خدا ہوتے ہیں مروی ہے کہ جو کوئی واسطے صلح کے سبقت کرے گویا واسطے جنت کے
سبقت کی جو کوئی درمیان مردوں یا عورتوں کے واسطے کرانے صلح کے سعی کرے
ثواب ہزار شہید کا پاوے اور ہر قدم پر کہ اٹھاوے اور ہر کلمہ پر کہ جو کہے خدائے تعالیٰ
ایک سال کی عبادت لکھے کہ دنوں میں روزے رکھے ہوں اور راتوں میں عبادت
کی ہو

فصل ۲۰۴ - حق ہمسایہ

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ ہمسے نہیں ہے وہ
شخص کہ جو ہمسایگی اچھی نہ کرے اچھا کرنا ہمسایگی کا عمر کو دراز کرتا ہے اور رزق کو زیادہ
کرتا ہے اور سبب آباد ہونے اُس شہر یا قریہ کا ہوتا ہے اور مروی ہے کہ جو کوئی خوف خدا یا
خوف آخرت کرے چاہیئے کہ ہمسایہ کو رنج نہ دے اور مہمان کو گرامی رکھے اور جو بات
کہے اچھی کہے یا خاموش رہے اور جو کوئی ہمسایہ کو رنج نہ دے اور نہ آزار پہونچاوے
خدائے تعالیٰ روز قیامت میں اُسکی خطاؤں کو بخشے اور حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ جبرئیل
نے دربارہ ہمسایہ اسقدر وصیت کی کہ گمان کیا میں نے کہ شاید ہمسایہ میرا وارث
ہو جاوے اور مروی ہے کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص میرے
ساتھ ایمان نہیں لایا کہ جو شخص شب کو سیر ہو کر کھاوے اور آرام سے سووے اور
ہمسایہ اُسکا بھوکا ہو روز قیامت میں خدائے تعالیٰ نظر نہ کرے اُسپر اور نہ پاک اُسکو

اہل قریہ پر کہ جسمین خانہ گرسنہ ہو اور مروی ہی کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے مناجات
کی اور عرض کیا کہ ای خدا تو مجھ پر رحم نہین کرتا کہ میری آنکھون کی بینائی لے لی تو نے اور
دو پسر میرے لے لیے تو نے پس خدا ے تعالی نے فرمایا کہ اگر بیٹے تیرے مردہ ہو گئے
تو واسطے تیرے زندہ کرتا ہون لیکن تو یاد نہین کرتا ہی کہ فلان روز تو نے گوسفند کو ذبح کر کے
بھون کر کھایا تھا اور فلان تیرا ہمسایہ بیمار و روزہ دار تھا تو نے اسکو نہین دیا پہر اسیکا ہر روز
جاتا تھا اور شام کے وقت ایک فرسخ تک حضرت یعقوب منادی کرتے تھے
کہ جو کوئی بہوکا ہو چاہیے یعقوب کے پاس آوے اور حضرت نبی نے فرمایا کہ خوبی ہمسایگی کی
یہ ہی کہ ہمسایہ کو آزار نہ دے بلکہ اگر وہ آزار دین تو انکا آزار دینے پر برداشت اور
تحمل کرے اور مروی ہی کہ جو کوئی ایک ہاتھ زمین ہمسایہ کی زمین مین سے خیانت کرے
خدا ے تعالی اسکی زمین کو تا ہفت زمین اسکی گردن کا طوق کرے اور جو کوئی ہمسایہ کو
رنج پہونچاوے بہشت اسپر حرام ہو

فصل ۵ ۰ ۳ — جود و بخل

جناب باری قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہی کہ جو جماعت بری ہی زکوٰۃ انکے بخل سے وہ
رستگار اور اہل نجات ہی اور یہ بھی فرماتا ہی کہ جو شخص مال راہ خدا مین صرف کرے
مثل اس دانہ کے ہی کہ اس سے سات خوشے اُگین اور ہر خوشہ مین سو دانے ہون اور
اللہ دو چند کرتا ہی جس شخص کے لیے چاہتا ہی اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے روایت
ہی کہ سخی آسمان اور زمین مین محبوب ہی اور طینت پاک سے پیدا کیا گیا ہی اور آب چشمہ اسکا
کوثر ہی اور بخیل آسمان و زمین مین بغض کیا گیا ہی اور پیدائش اسکی زمین شور سے ہی اور
آب چشمہ اسکا غسلین ہی سخی رحمت خدا کی پناہ مین ہی جب تک کہ داخل بہشت ہو وے
اور جس شخص کے لیے خداے تعالی امید خیر نہین رکھتا اسکو بخل مین مبتلا کرتا ہی اور
سخی بہشت سے نزدیک ہی اور سخاوت ایک درخت ہی بہشت مین کہ جو شخص ایک

شاخ میں اسکی لٹکے داخل بہشت ہوا اور خدا سے نزدیک اور آگ سے دور ہوا اور بخل
ایک درخت ہے دوزخ میں جو شخص کہ اسکی کسی شاخ میں لٹکے دوزخ اسکو کھینچ لے
اور جسکی سخاوت زیادہ ہے اسکو آسائش زیادہ اور رتبہ ہے اور قیامت کے دن سخی کو
لائینگے اور کہینگے کہ اگر کوئی حجت یا بات کہتا ہو کہے یہ کہیگا کہ اے خدا تو نے مجھکو پیدا کیا اور بہت
فرمائی اور وسعت عطا کی میں نے بھی تیری نعمت کو اس امید سے تیرے بندوں پر منتشر کیا
کہ آج تو مجھپر نشر رحمت فرماوے پس خداے تعالی فرمائیگا میرا بندہ سچ کہتا ہے اسکو
داخل بہشت کرو اور جوان سخی کہ گناہ میں افراط کرے خداے تعالی کے نزدیک پیر بخیل
سے دوست زیادہ ہے اور بہترین مردم اہل سخاوت ہیں اور بدترین مردم اہل بخل ۔ اور
نیکی کرنا برادران مومن سے اور انکی حاجتوں کا روا کرنا خلوص ایمان سے ہے اور حمایہ اخوان
یعنی برادران مومن سے نیکی کرنا موجب ہے محبت رحمان کا اور حسرت شیطان کا اور دوری
ہے دوزخ سے اور سبب ہے دخول جنت کا اور جو سخی متقی اس امر کی تصدیق کرے کہ خداے تعالی
عوض ایک درہم کے سو درہم اور اس سے زیادہ دیتا ہے کسی چیز کا ارادہ نکریگا مگر یہ کہ
وہ زیادہ ہو ۔ اور بخیل روز قیامت کو دوزخ میں قیام کریگا ۔ جو شخص خوشنودی
خدا میں مال کے صرف کرنے پر بخل کرے مبتلا ہوگا اس سے دو چند صرف کرنے پر معصیت
خدا میں ۔ اور محمد صادق امام بحق ناطق جناب جعفر صادق علیہ السلام سے تفسیر میں آیہ وافی
ہدایہ کذلک یریہم اللہ اعمالہم حسرات کی سوال کیا ارشاد فرمایا کہ
جو کوئی مال اپنا سواے طاعت خدا کے صرف کرے حسرت ہووے اسکو اس
دن کہ جب ثواب اپنے مال کا اوروں کو دیکھے اور اپنے آپ کو محروم دیکھے اور اگر
معصیت میں صرف کرے تو اسکو حسرت ہو کہ آپکو ثواب سے محروم کیا اور
دوسروں کی اعانت کی معصیت میں مدد کی ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین نے
سنا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ بخیل ظالم سے معذور ہے فرمایا جھوٹ کہتا ہے کبھی ایسا

ہوتا ہے کہ ظالم توبہ و استغفار کرے اور رد مظالم بجالاوے تو نجات پاتا ہے اور بخیل مانع زکوٰۃ اور صلہ رحم اور ضیافت اور تمام حقوق کا ہوتا ہے حرام ہے کہ بخیل داخل بہشت ہو

فصل ۲۰۲ ـ صلہ رحم

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جملہ حقوق میں سے صلہ رحم ہے اگرچہ ایک سال کی راہ ہو یا ساتھ شربت آب کے ہو اور جو کوئی واسطے صلہ رحم کے جاوے ہر قدم پر چالیس حسنہ لکھے جاویں اور چالیس ہزار گناہ مٹائے جاویں اور چالیس ہزار درجہ بلند ہوں اور خدا تعالیٰ ثواب سو شہیدوں کا لکھے اور ایسا ہو کہ سو سال عبادت کی ہو اور مروی ہے کہ صلہ رحم کرنا بلاؤں کو دور کرتا ہے اور حساب قیامت کو آسان کرتا ہے اور خلق نیک اور اعمال کو پاکیزہ کرتا ہے اور سبب آبادی شہر و قریہ و زیادتی عمر کا ہوتا ہے اور مروی ہے کہ رحم عرش پر لٹکا ہوا ہے اور خدا تعالیٰ سے کہتا ہے کہ خدایا وصل کر اپنی رحمت سے اس شخص کو جو مجھکو قطع کرے اور مروی ہے کہ روز قیامت میں رحم اور امانت دونوں جانب صراط کے کھڑے ہونگے جب کوئی شخص رحم کرنے والا اور امانت کا دینے والا گذرے گا اسکو داخل بہشت کرینگے اور جب کوئی شخص قاطع رحم اور خائن امانت گذرے گا اسکو سر کے بل جہنم میں ڈال دینگے مروی ہے کہ ایک شخص نے خدمت جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کیا کہ رشتہ دار میرے مجھ سے بدی اور مخالفت عداوت کرتے ہیں اور ایذا دیتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ ان سے قطع تعلق کرلوں فرمایا کہ اگر ایسا کریگا تو خدا تعالیٰ تمکو اپنی رحمت سے قطع کریگا اور آپ نے ایسا ہی [illegible] ہے کہ آپس میں محبت اور آشتی کرتے ہیں [illegible] خدا تعالیٰ [illegible] فرماتا [illegible] نیکوں کی [illegible]

کرتے ہیں نسبت اسکے وہ لوگ پریشان ہوتے ہیں اور درمیان انکے باہم نزاع ہوتی ہے
اور مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ اقربا میرے میرے
ساتھ مخالفت کرتے ہیں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تو انکے ساتھ مواصلت اور مدارا کر
کہا کہ ہر چند مدارا و مواصلت کرتا ہوں مگر وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں فرمایا کہ تو
چاہتا ہے کہ مثل انکے تو بھی کرے خدائے تعالیٰ ایسے آدمیوں پر نظر نہیں کرتا ہے اور
مروی ہے کہ وہ بیمار شخص بخدمت آنحضرت علیہ السلام آیا اور اپنے بھائیوں کی اور اپنے
چچازاد بھائیوں کی شکایت کی اور کہا کہ میرے گھر کو تنگ کر دیا ہے فرمایا کہ صبر کر
خدائے تعالیٰ تجھکو نجات دے راوی کہتا ہے کہ آخر ایک بلا الٰہی نازل ہوئی کہ وہ
سب ہلاک ہو گئے

فصل ۲۰۷ ـ فضائل معروف واحسان

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ بہشت کا ایک دروازہ
ہے اسکا نام معروف ہے اسمیں داخل نہیں ہوتا ہے مگر وہ شخص کہ جو دنیا میں معروف ہو اور اول
جو شخص کہ حوض کوثر پر داخل ہونگے وہ شخص اہل معروف ہیں مروی ہے کہ تین چیزیں موجب
زیادتی عمر و بقائے دولت کی ہیں ایک طول دینا رکوع و سجود میں دوسرے
زیادہ بیٹھنا دسترخوان پر تیسرے نیکی و احسان کرنے میں معروف ہونا اور مروی
ہے کہ صاحب معروف ہلاک ہونے سے محفوظ رہتا ہے اور مروی ہے کہ جسوقت اہل بہشت
داخل بہشت ہونگے اسوقت خدائے تعالیٰ خوشبو کو حکم کریگا کہ اہل معروف سے ملحق
ہو پس اہل معروف کے بدن میں سے خوشبو آنے لگے گی اور اہل بہشت خوشبو سے پہچانینگے
کہ یہ شخص صاحب معروف ہے اور مروی ہے کہ دوست ترین آدمیوں میں سے
نزدیک خدا کے وہ آدمی ہے کہ صاحب معروف کو دوست رکھے اور کوئی
چیز بہتر معروف سے نہیں ہے مگر ثواب اسکا اور جو کوئی جانتا ہے اسکا گالی دیکر

بجانب حبیب اگر عذر خواہی کرے تو لازم ہے کہ قبول کرے اور مروی ہے کہ آپس میں واسطے
ایک دوسرے کے ہدیہ بھیجنا چاہیے کہ سبب محبت اور دور ہونے عداوت کا ہوتا ہے اور
مروی ہے کہ کوئی شخص کسی کے ساتھ احسان کرے تو لازم ہے اس شخص کو کہ جسنے اسکے ساتھ
احسان کیا ہے احسان کرے اور اگر مثل اسکے احسان نہ کر سکے تو لازم ہے کہ مدح و شکر کرے

فصل ۲۰۸ - صدقہ دینے کے فضائل

امالی الصالحین میں مروی ہے اہلبیت طاہرین سے کہ خدا تعالی نے فرمایا کہ میں نے ہر چیز کو
واسطے آدمیوں کے مسخر کیا ہے سوائے صدقہ کے کہ صدقہ کو خود لیتا ہوں یہانتک کہ جو
کوئی ایک خرما یا نصف خرما صدقہ دے تو میں اسکو واسطے اس شخص کے تربیت کرتا ہوں
اور زیادہ کرتا ہوں روز قیامت تک مثل کوہ احد کے اور ستر بلائیں بلاہائے دنیا
سے دفع کرتا ہوں بغیر اس بلا کے کہ جو آخرت میں مہیا ہے اور کوئی چیز شیطان پر گراں تر
صدقہ سے نہیں ہے بسبب اسکے کہ صدقہ پر اسکا قابو نہیں چلتا مروی ہے کہ جو
کوئی اول دن صدقہ دے اس دن کی نحوستیں اور شر اس سے دفع ہوں اور
اگر اول شب صدقہ دیوے تو نحوستیں اور شر اس شب کے دفع ہوں مروی ہے کہ
ایک دن ایک یہودی پشتہ خار لیے ہوئے حضور سے جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کے گیا حضرت نے فرمایا کہ آج اسکے ہاتھ میں ایک مار سیاہ فلاں وقت کاٹے گا
پس وہ یہودی پشتہ خار لیے ہوئے لے گیا اور اس وقت کے پھر سامنے آیا حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس یہودی کو بلایا وہ یہودی پشتہ خار علیحدہ رکھکر بخدمت
آنحضرت صلعم حاضر ہوا آنحضرت صلعم نے دیکھا کہ ایک مار سیاہ پشتہ خار پر لپٹا ہوا
تھا پوچھا کہ اے یہودی آج کے دن تو نے کیا کیا تھا عرض کیا کہ دو
روٹیاں میرے پاس تھیں ایک روٹی میں نے کھائی اور ایک روٹی میں نے تصدق
کی حضرت نے فرمایا کہ اس تصدق کی برکت سے یہ بلا تجھ سے دفع ہوئی اور مروی ہے

کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ درمیان میرے اور ایک منجم کے ایک
زمین تقسیم ہونے کو تھی وہ منجم چاہتا تھا کہ میں نیک ساعت میں گھر سے واسطے
تقسیم کے نکلوں اور مجھکو چاہتا تھا کہ ساعت نحس میں گھر سے نکلیں پس اُس منجم
ساعت نیک میں اور میں ساعت نحس میں گھر سے نکلا اور زمین تقسیم کی میرے حصہ میں
زمین اچھی اور منجم کے حصہ میں زمین خراب آئی منجم نے نہایت حیرت و حسرت سے کہا کہ یہ مجھکو
کسطرح برخلاف علم ہوا میں نے کہا میں تصدق کر کے گھر سے نکلا تھا اور بہتر ہے نجوم سے
منقول ہوا مروی ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں کئی سال قحط عظیم ہوا ایک دن ایک عورت کو
کئی دن کے فاقہ میں ایک لقمہ روٹی کا ہاتھ آیا وہ عورت منہ میں لقمہ رکھتی تھی کہ ایک
سائل نے آکر سوال کیا اُس عورت نے وہ لقمہ اُسکو دیا اتفاقاً اُسی وقت اُسی عورت کے
طفل صغیر کو بھیڑیا جنگل کو لیکر بھاگا وہ طفل چلایا آواز سنکر وہ عورت اُسکے پیچھے بھاگی
فوراً جبرئیل نازل ہوئے اور اُس طفل کو بھیڑیے سے چھڑا کر اُس عورت کو دیدیا
اور فرمایا کہ بسبب تصدق کرنے اُس لقمہ کے تیرے طفل کی جان بچ گئی مروی ہے کہ
بنی اسرائیل میں سے ایک شخص کے ایک لڑکا تھا اُس شخص سے ایک اولیاء اللہ
نے کہا تھا کہ یہ لڑکا تیرا شب عروسی میں مر جائیگا جب شب عروسی آئی تو اُس لڑکے
نے ایک ضعیف عاجز کو دیکھکر اُسپر رحم کیا اور کھانا دیا اُس ضعیف نے کہا کہ مجھکو
اسوقت تو نے زندہ کر دیا خداے تعالیٰ تجھکو زندہ کرے پس خواب میں کسی نے اُس
شخص سے کہا کہ خداے تعالیٰ نے بسبب اُس تصدق کے تیرے لڑکے سے موت کو
دفع کیا مروی ہے کہ جسقدر ہو سکے روز تصدق کرے اگرچہ نصف خرما ہو مروی ہے کہ تمام زمین
قیامت کے دن آگ ہوگی خداے تعالیٰ فرمائیگا کہ تمہارے ساتھ میں نے انعام و احسان کیے
تھے اور میں نے تمکو مال و فرزند دیا تھا آج دیکھو کہ تمہارے ساتھ کچھ ہے پس چاروں طرف
نظر کرینگے کوئی ایسی چیز نہ دیکھینگے کہ جو آگ کو دفع کرے مگر مومن کے صدقات

واسطے اُسکے سایہ کئے ہونگے اور آتش کو اُس سے دفع کرینگے مروی ہے کہ جو کوئی صدقہ
واسطے محتاج کے لیجاوے اُس شخص کو خدا تعالیٰ ثواب مثل صدقہ دینے والے کے
عطا فرماوے اور مروی ہے کہ اسقدر صدقہ دو کہ لوگ کہیں کہ اسراف کیا ہے حالانکہ
اسراف نہیں ہے اور نیز مروی ہے کہ صدقہ دو اور پریشانی سے مت ڈرو کہ ہرگز کوئی
شخص صدقہ دینے سے پریشان نہیں ہوتا اور صدقہ مال کو زیادہ کرتا ہے اور قرض کو
ادا کرتا ہے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم سے عرض کیا کہ میں
پریشان بہت ہوں چاہتا ہوں کہ فلاں شخص نے مجھکو دو کپڑے بیچنے کو دیئے آنحضرت
نے فرمایا کہ جس قدر میسر ہو صدقہ دے تاکہ پریشانی تجھ سے دور ہو اور مروی ہے
کہ افضل صدقات وہ ہیں جو پوشیدہ دیے جاویں کہ صدقہ پنہان غضب خدا
کو دور کرتا ہے اور صدقہ رات کو دینا غضب الٰہی کو ساکن کرتا ہے اور گناہ عظیم
کو محو کرتا ہے اور حساب قیامت کو آسان کرتا ہے اور صدقہ دن کا مال و عمر کو زیادہ کرتا
ہے اور خطاہائے عظیم سے چھڑاتا ہے اور مروی ہے کہ صدقہ خطاہائے عظیم کو اس طرح
گلاتا ہے جس طرح پانی نمک کو مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ ایک دن دریا سے آئے ایک
روٹی حضرت عیسیٰ کے پاس تھی وہی روٹی حضرت عیسیٰ نے واسطے کھانے جانوران
دریا کے دریا میں ڈالدی حواریوں نے کہا کہ یا روح اللہ یہ ہی روٹی آپکے پاس کھانے
کے لیے تھی فرمایا کہ جانوران دریا اسکو کھاینگے اسکا مجھکو بہت ثواب عظیم ہوگا
اور افضل صدقہ وہ ہے کہ وقت تنگی اور پریشانی کے دیا جاوے اور مروی ہے کہ
صدقہ اول اپنے اُن عزیز و اقارب کو کہ جو پریشان و محتاج ہوں دینا چاہیے
اور بعد عزیز و اقارب کے ہمسایگان محتاج کو اور بعد ہمسایگان محتاج کے جو
لوگ اُسی شہر یا قریہ میں محتاج ہوں اُنکو دینا چاہیے در صورت موجود ہونے ان لوگوں
کے اور جگہ کو صدقہ دینا لازم نہیں ہے اور مروی ہے کہ سائل کو رنجیدہ نہ کرے اگر

رنجیدہ کرکے صدقہ دیگا تو ثواب اُسکا باطل ہوگا۔ مروی ہی کہ صرف منع جواب سائل کو بہت نرمی اور ملائمت کے ساتھ دینا بہتر اُس سے ہی کہ سائل کو رنجیدہ کرکے صدقہ دیا جاوے۔ مروی ہی کہ افضل صدقہ وہ ہی کہ تنگدستی میں اور پوشیدہ دیوے اور ملائمت اور عذر خواہی کرے۔ مروی ہی کہ حضرت امیرؑ نے فرمایا کہ توقیر دو سائلین کی، غنیمت جانو تم کہ اگر یہ نہوتے تو صدقہ کسکو دیا جاتا اور فضائل اور ثواب صدقہ کے کسطرح پاتے اور بلائیں دفع کسطرح ہوتیں۔ مروی ہی کہ جو چیز خدا کے نام پر ہو اسواسطے صدقہ دینے کے علیحدہ کرے تو اُسکو پھر اپنے مال میں اور اپنے صرف میں نہ لاوے بلکہ جس سائل کے لیے وہ صدقہ نکالا اتفاقاً وہ سائل اُس صدقہ کو قبول نکرے یا وہ چلا جاوے تو چاہیے کہ وہ صدقہ دوسرے سائل کو دیوے اور مروی ہی کہ صدقہ ایک کو اپنے عزیز و اقارب میں سے دینا ثواب چوبیس ۲۴ درجہ کا رکھتا ہی اور صدقہ ایک کو ہمسایگان اور دوستوں میں سے دینا بیس درجہ ثواب رکھتا ہی اور غیر لوگوں میں سے ایک صدقہ دینا ثواب دس درجہ کا رکھتا ہی

فصل ۲۰۹ - مذمت سوال و رد سائل

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرینؑ سے مروی ہی کہ سائل کو رد نکرے اگرچہ گھوڑے پر سوار ہو۔ مروی ہی کہ اگر مقدور نہو تو ملائمت اور نرمی سے عذر خواہی کرے اس سبب سے کہ اکثر ملائکہ واسطے امتحان کے بصورت انسان آکر سوال کرتے ہیں۔ مروی ہی کہ سائل کو دیر تک کھڑا نرکھے فوراً جو کچھ مقدور ہو دیدے اگر دیر تک سائل کو کھڑا رکھ کر دیگا تو وہ اُسقدر دیر تک کھڑے رکھنے کی مزدوری میں شامل ہوگا۔ مروی ہی کہ جو کوئی صدقہ کو پوشیدہ رکھے ثواب اُسکو مثل عبادت کے ہو۔ مروی ہی کہ اگر آدمی جانیں کہ عطا کرنے میں کسقدر ثواب ہی ہرگز سائل کو رد نکریں اور نیز مروی ہی کہ سوال کرنے سے اجتناب کرے کہ ذلت ہو دنیا میں اور باعث طول حساب ہو قیامت میں

اور مروی ہے کہ جو کوئی قوت تین روز کا رکھتا ہے اور سوال کرے روز قیامت بیچ اسکے منہ پر گوشت نہ ہوگا ایک دن ایک جماعت نے خدمت حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہمارے لیے آپ ضامن واسطے بہشت کے ہو جائیے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ہاں میں ضامن بہشت کا ہوتا ہوں بشرطیکہ تم کسی سے سوال نہ کرو تم لیس اس جماعت نے سوال ترک کر دیا یہاں تک کہ وقت طعام کھانے کے اگر پانی ایک شخص کے قریب ہوتا تھا دوسرا شخص اس سے نہیں مانگتا تھا اور اگر سواری میں تازیانہ ہاتھ سے گر پڑتا تھا تو خود سواری سے اتر کر اٹھا لیتے تھے مگر کسی سے اٹھانے کے لیے سوال نہ کرتے تھے

فصل ۲۱۰ - قرض دینے کے فضائل

جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین سے مروی ہے کہ صدقہ کا ایک کو دینا دس درجہ ثواب رکھتا ہے اور قرض ایک کو دینا ثواب اٹھارہ درجہ کا رکھتا ہے مروی ہے کہ جو کوئی مومن کو قرض دے تاکہ مومن اس قرض کو ادا کرے تب تک وہ شخص نماز پڑھے گا تو گویا وہ نماز ملائکہ کے ساتھ بجا لایا اور جو کوئی مومن کو قرض ایک درہم دیوے تو مثل کوہ احد اور کوہ طور سینا و رضوی کے کہ یہ پہاڑ مدینہ میں ہیں حسنات واسطے اسکے خدا تعالیٰ ثبت فرماوے اور وقت مطالبہ کے مدارا اور ملائمت کرے بے حساب صراط سے گزرے اور مروی ہے کہ جو کوئی کسی عاجز شخص کو قرض دے اور مطالبہ میں مدارا کرے خدا تعالیٰ بالعوض ایک درہم کے ہزار قنطار ثواب عطا فرماوے مروی ہے کہ جو کوئی کسی مومن کو قرض دے اور اسکی حاجت کو روا کرے اور اسکو خوش کرے تو گویا اسنے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خوش کیا خدا تعالیٰ جذام و برص و جنون کو اس سے دفع کرے اور اگر باوجود ہونے مقدور کے قرض دینے سے منع کرے ہرگز بوئے بہشت نہ سونگھے اور جو کوئی قرض دار

پریشان کو مہلت دے یا کچھ اپنے حق میں سے اسکو بخشدے وہ شخص سایۂ رحمت خدا میں
ہوگا جس دن کہ کسی کو سایہ و پناہ نہ ہوگا اور حرارت خشم جہنم سے امن میں ہوگا اور ایسا ہے
کہ ہر روز مثل اسکے تصدق کرے گا اور مروی ہے کہ جو کوئی کسی مسلمان کو ایک درہم
بخشدے تو بالعوض ایک درہم کے دس درہم کا ثواب پاوے گا اور فی زماننا قرض دینے
میں سود کا لینا بہت رائج ہے اگر قرض سودی دیگا تو بہشت چہ جائیکہ مستوجب دوزخ کا ہوگا
کیونکہ بہت حدیثیں سود لینے کے عذاب میں وارد ہیں چنانچہ رسالۂ ہذا میں بھی
دربارۂ بیان معاصی و نیز دیگر مواقع پر تحریر ہو چکی ہیں مکارم الاخلاق میں ہے
کہ حسین بن خالد سے منقول ہے کہ کہا کہ مجھ پر سات سو ہزار درہم قرض تھے اور کوئی
صورت ادا ہونے کی نہ تھی پس میں نے جناب امیر سے عرض کیا تھا پس امام نے
یہ دعا تاکید کر دی کہ ہر نماز کے بعد اسکو تین مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَنْ تَرْضٰی عَنِّیْ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ راوی نے کہا
کہ اسی میں نے مداومت کی ہنوز چار مہینے گذرے تھے کہ قرض میرا ادا ہوگیا اور
سو ہزار درہم فاضل آئے صاحب تفسیر صافی لکھتے ہیں کہ جو کوئی سورۂ
اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ تین سو ساٹھ مرتبہ واسطے ادائے قرض کے پڑھے مجرب ہے

فصل ۱۱-۲ بنائے مساجد و نیز دیگر کار خیر

واضح ہو کہ جملہ وجوہ خیر و سعادت سے بنائے مساجد ہے جمال الصالحین میں اہلبیت
طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جو کوئی دنیا میں مسجد تیار کرا دے بالعوض ایک
بالشت کے بالعوض ایک گز کے خدائے تعالیٰ بہشت میں واسطے اسکے ایک شہر

تیار کرادے کہ چالیس ہزار سال کی راہ طلا و نقرہ و دُر و یاقوت و زمرد و زبرجد کی ہو اور
ہر شہر میں چالیس ہزار قصر ہوں اور ہر قصر میں چالیس ہزار سرائے ہوں اور ہر سرا میں
چالیس ہزار گھر ہوں اور ہر گھر میں چالیس ہزار تخت ہوں اور ہر تخت پر ایک حور ہو اور ہر گھر
میں چالیس ہزار خوان ہوں اور ہر خوان پر چالیس ہزار کاسہ ہوں اور ہر کاسہ میں چالیس ہزار
طرح کا کھانا ہو اور ہر چالیس چالیس ہزار طرح کی شراب ہو یہ وہ چیز ہے کہ جو کوئی اسنے سرائے یا مکان
واسطے ٹھہرنے مسافروں کے تیار کرائے پس وہ شخص قیامت کے دن ایک
گھوڑے پر سوار ہوگا اور نور اسکے چہرہ سے مثل خورشید کے تاباں ہوگا کہ
تمام اہل محشر اس سے تاباں ہونگے اور وہ شخص ساتھ ابراہیم خلیل اللہ کے
رفاقت کریگا اور اہل محشر اسکو دیکھ کر کہینگے کہ یہ فرشتہ ہے کہ مثل اسکے فرشتوں میں بھی
نہیں ہے اور چالیس ہزار آدمی اسکی شفاعت سے داخل بہشت ہونگے اور ازانجملہ
بندہ آزاد کرنا ہے مروی ہے اہلبیت اطہار علیہم السلام سے کہ جو کوئی بندہ مومن کو
آزاد کرے خدائے تعالی گھر بہشت میں واسطے اسکے تیار کرے اور ہر عضو بالعوض
ہر عضو بندہ آزاد کیے ہوئے کے آتش دوزخ سے آزاد ہو حتی فرج بفرج اور کافر و
مشرک کو آزاد کرنا نہیں چاہیے اور اگر طفل یا پیر عاجز کو آزاد کرے تو چاہیے کہ نفقہ بھی
اسکو دے اسوقت تک کہ خود انکو قدرت تحصیل معاش پیدا ہو

فصل ۲۱۲ فضائل رکھنے اسپ و آداب سواری و نگاہداشت اسپ

حضرت امام موسی کاظم سے منقول ہے کہ جو رکھے اپنے پاس ایسا گھوڑا کہ ماں اور باپ اسکے عربی ہوں
ہر روز نامہ عمل سے اسکے تین گناہ مٹائے جاوینگے اور بارہ حسنہ واسطے اسکے لکھے جاوینگے اور جو کہ ایسا
گھوڑا رکھے کہ ماں یا باپ اسکے عربی ہوں ہر روز دو گناہ اسکے نامہ عمل سے مٹائے جاوینگے اور سات حسنہ
واسطے اسکے لکھے جاوینگے اور جو ایک یابو زینت کو یا اجرائے جہاد کو یا دشمن کیواسطے رکھے ہر روز ایک گناہ اسکے
نامہ عمل سے مٹایا جاوے اور چھ حسنہ لکھے جاوینگے اور حضرت امام موسی کاظم فرماتے ہیں طلب عزت یعنی اچھا اسپ سواری رکھنا ہی ہے

تو کہا کہ الاغ پیر فرمایا کتنے کو خریدا کہا تیرہ اشرفی کو حضرت نے فرمایا کہ یہ اسراف ہی
(بچہ و خر ۱۲) کہ الاغ اس قیمت کا خریدے اور پالو نہ خریدے کہا خرچ پالو کا زیادہ ہی فرمایا جو خرچ
الاغ کا پہونچاتا ہی خرچ پالو کا بھی پہونچاتا ہی مگر نہیں جانتا ہی کہ جو گھوڑا رکھے اور
انتظار اہل بیتؑ کے خروج کا کرے اور ہمارے دشمنوں کو خشم میں لائے
اس گھوڑے کے رکھنے سے خدا روزی اسکی پہونچاوے اور سینہ اسکا کشادہ کرے
اور آرزوئیں برلاوے اور یاور اسکا ہو اسکی حاجتوں میں اور حضرت امام جعفر صادقؑ
سے منقول ہی کہ جو چارپایہ خریدے سواری واسطے اس شخص کے ہی اور روزی اس
چارپایہ کی خدا پر ہی اور حضرت امام موسی کاظمؑ سے منقول ہی کہ جو رکھے ایسا گھوڑا
سرخ بالون کا کہ جسکی پیشانی میں سفیدی بہت ہو یا کم ہو اور اگر سفیدی اسکے
پیشانی کی ناک تک آئی ہو اور چارون پاؤن اسکے سفید ہون بہتر ہی نزدیک
میرے بس جس گھر میں ایسا گھوڑا ہو فقر او پریشانی اس گھر میں نہیں ہوتی اور جبتک
وہ گھوڑا اس شخص کی ملک میں ہی ظلم اس گھر میں داخل نہیں ہوتا اور یہ بھی جاننا
چاہیئے کہ جس گھوڑے پر سنید وسائیس ہوا اور وہ ہی ہند وسائیس گھوڑے کو ملتا
اور ٹہلاتا ہو پس اپنی ٹہلانے کے جب گھوڑے کا بدن خشک ہو جاویگا تو خود بخود پاک
ہو جاویگا اسکے بعد اگر پسینہ گھوڑے کے بدن میں سے نکلیگا تو وہ پاک ہوگا اور
اگر کپڑے میں وہ پسینہ لگ جاویگا تو اس کپڑے سے نماز پڑھنا جائز ہی جمال الصالحین
میں مروی ہی کہ حضرت امیرؑ یمن سے تین گھوڑے خرید کرکے لیکر ہدیہ بخدمت
رسول خدا صلعم لائے آنحضرت صلعم نے پوچھا حضرت امیرؑ نے عرض کیا کہ ایک گھوڑا یہ رنگ
سرنگ ہی چارون پاؤن سفید ہین آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اسکو میرے لیے رکھو فرمایا
کہ دوسرا گھوڑا عرض کیا کہ دوسرا گھوڑا اپورنگ کمیت یعنی سرخ رنگ سیاہی مائل اور بال
یال و دم کے سیاہ اور چارون پاؤن سفید ہین آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اسکو واسطے

حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کے رکھو ایکبار فرمایا کہ تیسرا گھوڑا عرض کیا کہ تیسرا گھوڑا برنگ کبود
یعنی نشان یعنی نیلگون ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اُسکو واسطے نفقہ عیال کے فروخت کرو
بعد ازاں آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ وہ گھوڑا بابرکت اور باسعادت ہے کہ جسکے گھوڑے
ہیں دو رنگتیں یعنی دو رنگ ہوں اور یہ مروی ہے کہ جو گھوڑا ایک رنگ سرنگ ہو اور اُسکی
پیشانی پر سفیدی ہو اور اگر پیشانی کی سفیدی تھوتھنی تک کھنچی ہو تو بہتر ہے اور چاروں پاؤں
سفید ہوں ایسے جو کوئی ایسے گھوڑے کو اپنے پاس رکھے جس گھر میں ایسا گھوڑا ہو تو اُس گھر
میں فقر و فلاکت راہ نہیں پاتا اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ ہر چوپایہ کی ناک میں
ایک شیطان ہے جب چاہو کہ اُسکو لگام کرو بسم اللہ کہو اور حدیث صحیح میں حضرت
امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو چوپایہ سرکشی کرے وقت لگام کرنے کے یا اور کسی وقت
پایا جائے اُسکے سیدھے کان میں پڑھے ورنہ اُس پر پڑھے اس آیہ کو أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ
يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا
وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝ اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی چوپایہ پر سوار ہو اور
بسم اللہ کہے ایک فرشتہ ہمراہ اُسکے سوار ہوتا ہے اور اُسکی حفاظت کرتا ہے اور فرمایا
کہ جو وقت سوار ہو یہ کہے بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ
سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ البتہ محفوظ رہیگا وہ اور
چوپایہ اُسکا جبتک کہ اُترے منقول ہے کہ اگر وقت سوار ہونے کے و وقت اُترنے کے بھی
آیۃ الکرسی پڑھے اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جو سوار چوپایہ پر ہو اُسکو
سیر لوٹ کر انکو ضرور پہنچا چوپایہ [illegible] اور فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت سوار ہوئے
ایک جماعت پیدل حضرت کے ساتھ چلنے لگی فرمایا کہ آیا کوئی کام رکھتے ہو کہا نہیں لیکن چاہتے
ہیں ہم کہ آپکی رکاب میں چلیں فرمایا کہ پھر جاؤ کہ پیدل کا ساتھ سوار کے باعث غرور کا سوار ۱۶

سکے ہو اور موجب بدل کی خواری کا ہو اور منقول ہو کہ حضرت رسولخدا صلعم ایک الاغ رکھتے
تھے کہ اُسکا یعفور نام تھا جب اُسپر سوار ہوتے تھے وہ الاغ خوشی سے رفتار
مین شوخی کرتا تھا کہ دوش مبارک آنحضرت کے حرکت مین لاتا تھا وہ حضرت
اپنے تئین پیش زین سے چسپیدہ کرتے تھے اور فرماتے تھے اللّٰھُمَّ لَیْسَ مِنِّی
وَلٰکِنْ ذَا مِنْ عُفَیْر یعنی خداوندا یہ میری طرف سے نہین ہی لیکن یہ
چال تکبر اس حیوان کی ہی جناب اخوند مجلسی علیہ الرحمہ اس مقام مین فرماتے ہین
کہ اے عزیزو فکر کرو کہ وہ حضرت رفتار متکبرانہ سے الاغ کی اندیشہ رکھتے تھے
اور درگاہ خدا مین عذر کرتے تھے پس جو لوگ کہ اسپہاے خوش رفتار پر نخوت
اور غرور و کرشمہ و ناز کے ساتھ سوار ہوتے ہین اور آسمان و زمین پر اپنی رفتار سے
احسان رکھتے ہین اور سواے اپنے کسی کو موجود نہین جانتے کیونکر درگاہ احدیت
مین عذرخواہی کرینگے - اور حدیث مین حضرت رسولخدا صلعم سے منقول ہی کہ فرمایا کہ
جسکے پاس عصا ہو اور راہ چلے تو اضع اور شکستگی سے سفر اور حضر مین ہر قدم پر واسطے
اُسکے ہزار حسنہ لکھے جائین اور ہزار گناہ اُسکے محو ہون اور ہزار درجے واسطے
اُسکے بلند ہون اور فرمایا عصا پاس رکھنا فقر و پریشانی کو دور کرتا ہی اور شیطان
اُسکے پاس نہین آتا

فصل ۲۱۳ - اوقات شکار

جاننا چاہیے کہ شکار کرنا واجب اُسوقت مین ہی کہ نفقہ شکار کرنے والے کا اور اُسکے عیال کا
اُسی پر موقوف ہو کہ اگر شکار نکریگا تو وہ خود اور عیال اُسکے بھوکے رہینگے اور
سنت اُسوقت مین ہی کہ شکار کرنے والا نفقہ پر قادر ہو لیکن اُسکے نفقہ مین
اُسی وسعت نہو سکے کہ خود اور عیال اُسکے سیر ہو جاوین تو شکار کرے بہ نیت
وسعت معاش یہ سنت ہی اور احتمال حرمت کا شکار مین اُسوقت ہی کہ جب

محض بطور لہو و لعب کے کرے اور احادیث سے بھی بطور لہو و لعب شکار کرنا ممنوع ہے
چنانچہ اس بارہ میں میں نے جناب مولانا و مقتدانا جناب میرزا آغا صاحب مجتہد العصر ظلہ
سے دریافت کیا کہ وہ عبارت حسب ذیل ہے سوال محض از روئے لہو و لعب شکار
کرنا حرام ہے یا نہیں یعنی فعل شکار حرام ہے یا نہیں جواب شکار لہو و لعب محتمل الحرمت
ہے لیکن مراد اس سے یہ ہوگی کہ شکار کرنے میں کسی طرح کی مصلحت اور کسی طرح کا
فائدہ اپنا یا غیر کا منظور نہ ہو حررہ میرزا آغا عفی عنہ اور شب میں شکار کرنا اور بچہ جانوروں کا
آشیانہ سے نکالنا اور اس جانور کا شکار کرنا کہ جو حرم مکہ کی طرف جاتا ہو مکروہ ہے اور
جمعہ کے دن مچھلی کا شکار کرنا بھی مکروہ ہے اور شکار کرنے والا مسلمان یا حکم میں مسلمان
کے ہو مانند طفل صاحب تمیز کے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور کافر و دشمن اہلبیت اور
مجنون اور اس طفل کا جو تمیز دار نہ ہو شکار کیا ہوا حکم میتہ کا رکھتا ہے اور اسی طرح جو شخص
احرام باندھے ہوئے ہو وہ شخص شکار کرے یا ایسے شخص کا بھی شکار کیا ہوا حکم مردہ
کا رکھتا ہے اور حرم مکہ معظمہ اور حرم مدینہ منورہ میں بھی شکار کرنا حرام ہے اور اسی طرح
ممنوع ہے شکار کرنا دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت صاحب خانہ کے اور حرام ہے اس چیز
سے بھی شکار کرنا جو چیز غصبی ہو یعنی بظلم و زبردستی سے لی گئی ہو خواہ وہ تیر ہو یا
نیزہ یا سگ شکاری ہو یا شبکہ یعنی جال ہو یا شمشیر وغیرہ ہو مگر شکار کیا ہوا ان چیزوں
کا حرام نہیں ہوتا ہے صرف فعل شکار حرام ہے

فصل ۱۴۲ - جانوران حلال

جاننا چاہیے کہ اول شتر دوسرے بیل و گائے اہلی ہو یا جنگلی تیسرے بیل گائے اہلی ہو
یا جنگلی چوتھے بھینس یا بھینسا پانچویں بکری چھٹے دنبہ ساتویں بز اہلی ہو یا جنگلی آٹھویں
آہو اہلی ہو یا جنگلی نویں گورخر دسویں مچھلی جو فلس دار ہو گیارہویں وہ پرند جانور
جو [illegible]

ہو جیسے مرغ و تیتر وغیرہ ہوتا ہے اور اسی طرح دف یعنی پر کا مارنا صف پر غالب ہو مثلاً وہ ہے کہ دونوں بازو پھیلائے ہوئے اڑتا ہے اور جس طرح چیل اڑتی ہے کہ صف چیل کا دف پر غالب ہے ویسا ہی ایسا نہ ہو بلکہ دف صف پر غالب ہو یعنی پر کا مارنا پس مرغ خانگی ہو یا صحرائی اور تیتر اور بٹیر اور کبوتر اور قمری و کبک و تیہو و لوا و گنجشک و تلیر و ممولا و ملالہ و در و ہدہد و زاغ و تیل و کلنگ و چہا و مرغابی و گرپاؤں و سرخاب اور جو جانور مثل انکے ہو وہ حلال ہے اور جو مچھلی پانی سے زندہ نکالی جاوے وہ حلال ہے اگر پانی میں مر جاوے تو حرام ہے اگر مچھلی کو کوئی کافر پانی سے زندہ نکالے اور زندہ مچھلی کافر سے لی جاوے وہ بھی حلال ہے اور کھانا جائز ہے مگر مردہ مچھلی کافر سے لینا جائز نہیں ہاں اگر کسی مسلمان نے کافر کو پانی میں سے مچھلی زندہ نکالتے وقت دیکھا ہو اور پھر وہ مچھلی مر جاوے تو جس مسلمان نے نکالتے ہوئے دیکھا ہے پس اسی کو مچھلی کا کھانا جائز ہے اور ٹڈی بھی حلال ہے ٹڈی کے پکڑتے وقت اور نیز مچھلی کے پکڑتے وقت بسم اللہ کا کہنا ضروری نہیں ہے اور نہ یہ ضرور ہے کہ مسلمان ہی پکڑے مچھلی اور ٹڈی کا ذبح کرنا نہیں چاہئے مچھلی کا ذبح کرنا یہی ہے کہ پانی میں سے زندہ پکڑی جاوے اور اسی طرح ٹڈی کا بھی ذبح کرنا یہی ہے کہ زندہ پکڑی جاوے

فصل ۲۱۵ شناخت بیضہ جانوران حلال و حرام

واضح ہو کہ اگر بیضہ کسی جانور کا کسی جگہ ملے اور یہ معلوم نہ ہو کہ کس جانور کا یہ بیضہ ہے یعنی جانور حلال کا ہے یا حرام کا تو اسکی پہچان یہ ہے کہ دونوں طرف جس بیضہ کے ایک طرح کے ہوں یعنی یہ کہ دونوں طرف میں سے کسی طرف موٹی یا پتلی نہ ہوں یکساں ہوں وہ حرام ہے اور جس بیضہ کے دونوں طرف مختلف ہوں یعنی ایک طرف موٹی اور دوسری طرف پتلی ہو تو وہ حلال ہے

فصل ۲۱۶ جانوران مکروہ

واضح ہو کہ گھوڑی کا اور گدھے کا [illegible] وغیرہ

اور قُوام کہ یہ بھی ایک مرغ ہے کہ رنگ اسکا گرد آلود اور گردن دراز ہوتی ہے اور خرما کے درخت پر رہتا ہے اور پرستوک یعنی ابابیل اور قبرہ یعنی چنڈول اور شقرک یہ جانور پرندہ ہے سر اسکا بڑا ہوتا ہے اور چڑیوں کا شکار کرتا ہے اور ہندی مین اسکو لٹورا کہتے ہین

فصل ۲۱۷ - جانوران حرام

جاننا چاہیئے کہ جو جانور اہلی ہو یا صحرائی اور کتا دریائی ہو یا خشکی کا اور خوک یعنی سور دریائی ہو یا خشکی کا اور بلی اہلی ہو یا جنگلی کو اسپاہ رنگ اسکا ہے یا خاکستری و ناکہ و گھڑیال و جھینگا وغیرہ اور وہ مچھلی کہ جسپر فلس نہو و سنجاب[۱] و سمور اور جو جانور پنجہ گیر ہون مثل چیل و کوا و باز و جرہ و شکرہ و باشہ و شاہین وغیرہ کے سب حرام ہین اور اسی طرح سب جانور درندہ کہ ہین مثل شیر و بھیڑیا و لومڑی و شغال یعنی گیدڑ وغیرہ سب حرام ہین اور نیز جو جانور کہ مسخ ہوئے ہین بسبب نافرمانی اپنے پیغمبرون کے کہ پہلے انسان تھے اور پھر بصورت جانور کردئیے گئے حرام ہین بنابر ایک روایت کے فیل اور گرگ یعنی بھیڑیا اور بندر اور خوک اور بچھوا اور خرس یعنی ریچھ اور خرگوش اور سوسمار اور روبیغ مینڈک اور زنبور اور بعض روایات مین سگ بھی مسوخ سے ہین اور طاؤس بھی مسوخ سے ہے اور جری اور زمیر کہ از قسم مچھلی ہین مسوخ سے ہین اور بعض روایات مین قنفذ یعنی سیاہی و عنکبوت و قمل یعنی جوان و بچھو و بھڑ وغیرہ بعض جانوران دیگر بھی وارد ہین اور جملہ حشرات الارض بھی حرام ہین یعنی جو جانور کہ زمین مین سے پیدا ہوتے ہین مثل خراطین وغیرہ کے اور نیز جس جانور حلال مین کہ فضلہ انسان کے کھانے کی عادت ہو وہ بھی حرام ہے جب تک اسکا استبراء یعنی ایک مدت تک قید نکرین حلال نہوگا پس اس جانور کو فضلہ انسان کے سے باز رکھین اور گھاس وغیرہ نہ کھلاوین تب حلال ہوگا پس اگر شتر ہو تو چالیس دن اسکو بند کرین اور گھاس وغیرہ دین اور گاے ہو تو بنابر مشہور بیس دن

[۱] سنجاب جانور ہے کہ پوست اسکا خاکستری رنگ ہوتا ہے جسکا پوستین بنتا ہے ۱۲ سمور بھی ایک جانور ہے کہ بڑا ہوتا ہے اور پوست اسکا سیاہی مائل ہوتا ہے اسکا پوستین بنتا ہے ۱۲

اور بعض نے تیس یوم اور بعض نے چالیس یوم فرمایا ہے اور گوسفند کو بنا بر مشہور دس دن اور بعض نے چودہ دن اور بعض نے ایک ہفتہ اور مرغ خانگی کو تین دن اور بط و مرغابی کو پانچ دن بنا بر مشہور اور بعض نے چھ دن اور بعض نے تین دن اور مچھلی کو بنا بر مشہور ایک دن اور یا ایک شب اور سوائے جانوران مذکورہ کے اور جانوروں کو اسقدر بند کریں اور گھاس کھلاویں کہ نام نجاست خواری کا اس سے جاتا رہے اور جس جانور حلال کے ساتھ آدمی نے جماع کیا ہو وہ حیوان اور جو اسکی نسل سے پیدا ہو حرام ہے بلکہ جلانا اسکا بعد ذبح کے واجب ہے اور جو جانور حلال دودھ سور کا اسقدر پیے کہ ہڈیاں سخت ہو جاویں حرام ہو جاتا ہے اور جو بچہ کہ اس سے پیدا ہو وہ بھی حرام ہے اور اگر ایک دن یا دو دن پیا ہو تو استبرا ایسے جانور کا سات دن کا ہے اور جو مچھلی پانی میں مر جاوے وہ حرام ہے اور جو جانور شراب پیوے تو شراب پینے سے حرام نہیں ہوتا بلکہ گوشت اسکا دھو ڈالنے کے بعد کھا سکتا ہے اور البتہ بنا بر احوط جو کچھ اسکے جوف کے اندر ہے اسکو نہ کھاوے

فصل ۲۱۹ — وہ چیز جس سے شکار کرنا جائز اور حرام و مکروہ ہے

جاننا چاہئے کہ شکار کرنا سگ شکاری تعلیم یافتہ و تیر و نیزہ و شمشیر سے جائز ہے لیکن اسطرح پر کہ شکاری کتے کو یا تیر کو کمان سے چھوڑتے وقت و نیزہ یا شمشیر کو مارتے وقت بسم اللہ کہے یا سبحان اللہ یا اللہ اکبر یا جو کچھ مثل اسکے ہے کہے اور وہ جانور اس زخم سے مر جاوے نہیں احتیاج ذبح کا نہیں بغیر ذبح کیے ہوئے حلال ہے اور کھانا اسکا جائز ہے مگر شکاری کتے میں شرط ہے کہ اسکو تعلیم کیا ہو اسطرح پر کہ جب اسکو شکار پر چھوڑیں چلا جاوے اور جس وقت منع کریں ٹھہر جاوے اور شکار کو بھی نہ کھاتا ہو پس اگر تعلیم نہ پائی ہو اور شکار کو پکڑے اور شکار اس زخم سے مر جاوے تو گوشت اسکا حرام ہے ہاں اگر ایسا کتا شکار کو پکڑے اور شکار حیات مستقرہ رکھتا ہو تو

بعد ذبح کے حلال ہے اور اسی طرح جو کتا تعلیم یافتہ شکار کو کھا وے تو شکار اسکا بھی حلال
نہیں البتہ بعد ذبح کے حلال ہوگا اور اگر سگ تعلیم یافتہ شکار کو نہ کھاتا ہو مگر کبھی اٹھا کا
کھا لے تو مضائقہ نہیں اور جس کتے کو مجوسی نے تعلیم کیا ہو اس کتے سے شکار کرنا مکروہ ہے
اور اسی طرح مکروہ ہے سگ سیاہ سے شکار کرنا ہاں البتہ یہ کتے شکار کو پکڑیں اور شکار
حیات مستقرہ رکھتا ہو تو بعد ذبح کے حلال ہوگا اور واجب ہے کہ جس جگہ شکار کو
کتا دانت سے پکڑے اس جگہ کو پانی سے دھو لے اور یہ بھی شرط ہے کہ جو
شخص کتا یا تیر کو چھوڑے یا نیزہ یا شمشیر کو مارے تو وہی شخص اسوقت بسم اللہ
کہے اور وہ شکار اسی زخم سے مر جاوے تو حلال ہوگا اور اگر وہ شخص اسوقت بسم
اللہ نہ کہے کوئی دوسرا شخص بسم اللہ کہے اور وہ شکار اس زخم سے مر جاوے
تو حلال نہوگا البتہ اگر شکار حیات مستقرہ رکھتا ہوا اور پھر ذبح کیا جاوے تو حلال
ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ شکار اسی تیر و نیزہ و شمشیر کے زخم سے مرے
تب حلال ہوگا اور اگر اس زخم سے نہ مرے بلکہ زیادتی مشقت سے یا پہاڑ سے یا
کسی درخت پر سے گر پڑنے کے صدمہ سے یا پانی میں ڈوبنے سے مر جاوے یا کتا شکار کا
گلا پکڑ لے اور زخم نہ پہونچے بلکہ دہشت سے مر جاوے یا بعد زخمی کرنے کتے کے کوئی
دوسرا حیوان اسی شکار کو مارے تو ان سب صورتوں میں شکار حلال نہوگا اور شکار میں
نیزہ و تیر و شمشیر و کتے کے یہ لازم نہیں ہے کہ موضع ذبح کا زخمی ہو بلکہ کوئی عضو زخمی
ہو جاوے اور اسی زخم کے صدمہ سے مر جاوے تو حلال ہے اور اگر سگ تعلیم یافتہ
کو یا تیر کو بسم اللہ کہکر شکار پر چھوڑا یا نیزہ یا شمشیر بسم اللہ کہکر شکار پر
لگایا اور وہ شکار اسی زخم سے فوراً نہ مرا بلکہ حیات رہا اور شکار کرنے والے نے
اسکو پھر پایا تھا کہ اگر چاہتا تو بھی نہ پاتا ہو ذبح کرنے کا تو وہ شکار حلال نہیں ہے ہاں
البتہ اگر ذبح کر لیا جاوے در صورتیکہ حیات مستقرہ رکھے تو حلال ہوگا لیں سبب شکار کرنیوالا

شکار کو پالے اور شکار حیات مستقرہ رکھتا ہو تو ذبح کرنا اسکا لازم ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ بقصد شکار کتا یا تیر چھوڑیں اور نیزہ یا شمشیر لگاویں اگر بغیر قصد شکار کے کتا دوڑ کر شکار کو پکڑ لے یا تیر کمان سے نکل جاوے اور شکار کو مارے تو حلال نہیں ہے ہاں اگر شکار نہ مرے اور شکار میں حیات مستقرہ ہو تو بعد ذبح کے حلال ہوگا اور یہ بھی شرط ہے کہ جس شکار کا قصد کرکے کتا یا تیر چھوڑے یا نیزہ یا شمشیر لگانے وقت کوئی حیوان سامنے نہ تھا کہ اسکا قصد کیا جاتا اور کوئی شکار مارا جاوے تو بھی حلال نہیں ہے اگر شکار حیات مستقرہ رکھتا ہو تو بعد ذبح کے حلال ہوگا اور یہ شرط نہیں ہے کہ تیر چھوڑنے والا اور نیزہ یا شمشیر مارنے والا اکیلا ہو بلکہ اگر کئی آدمی ملکر ایک شکار کو تیر یا نیزہ یا شمشیر سے بسم اللہ کہکر ماریں جائز ہے اور وہ شکار حلال ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ شکار انکی نظر سے غائب نہووے پس اگر شکار نظر سے غائب ہو جاوے اور بعد اسکے اس شکار کو مردہ پاویں تو وہ حلال نہیں ہے اگرچہ کتا اس شکار کے پاس موجود ہو یا نہو ایسی صورت میں کہ شکار نظر سے غائب ہو جاوے شکار حیات مستقرہ رکھتا ہو تو بعد ذبح کے حلال ہوگا اور اگر شکار کو بندوق سے یا غلیل وغیرہ سے یا پتھر یا اینٹ وغیرہ سے مارتے وقت یا شکاری باز یا شکرا یا پلنگ یا مثل انکے اور جانوروں کے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہی ہو یا نہ کہی ہو اور شکار انکے زخم سے مرجاوے پس شکار حلال نہوگا اگر شکار حیات مستقرہ رکھتا ہو اور بعد کو اس شکار کو ذبح کیا جاوے تو حلال ہے مگر بغیر ذبح کیے ہوئے حلال نہوگا پس سگ تعلیم یافتہ یا تیر یا نیزہ یا شمشیر سے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یا اور کسی آلہ سے جو مثل انکے ہو کہ تیزی اور باڑھ رکھتا ہو شکار کرنا چاہیے

فصل ۲۱۹ احکام ذبح

پس جاننا چاہیے کہ ذبح کرے ہتھیار آہنی سے مثل چھری یا چاقو یا شمشیر یا نیزہ وغیرہ
کے جو تیز ہو اور یا آہن دھار رکھتا ہو اور چاہیے کہ تیز ہتھیار سے ذبح کرے کہ مستحب ہے کہ آہنی نہ ہو
سے بسبب مجبوری مثل اسکے کہ ذرکوٹا ہوا ہو ذبح کریں یا یہ کہ اس جانور سے ہیبت پیدا
ہو مثل اسکے کہ بیل یا اور بھینس کو یا قوت سے ذبح کریں مکروہ ہے اور واجب ہے کہ ذبح
کرنے والا تمیز رکھتا ہو پس ذبیحہ لڑکے بے تمیز کا حلال نہیں ہے اور واجب ہے کہ
ذبح کرنے والا دیوانہ و مست و بیہوش نہ ہو بلکہ ہوش رکھتا ہو اور قصد اسکا
کرے کہ اسکو ذبح کرتا ہوں میں اور یہ شرط ہے کہ ذبح کرنے والا عاقل ہو پس جو صاحب عقل
ہو پس جسکی عقل میں فتور ہو یا دیوانہ ہو اسکا ذبح کیا ہوا درست نہیں اور یہ بھی ہے کہ
ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا حکم میں مسلمان کے ہو مثل طفل صاحب تمیز کے اور
وقت ذبح کے قصد ذبح کا کرنا اور بسم اللہ کہنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ
وقت ذبح کے رو بقبلہ ہو اس طرح سے کہ منہ اور گردن اور سینہ اسکا قبلہ کی طرف ہو
اور بعض مجتہدین نے فرمایا ہے کہ مثل ذبح قبلہ کی طرف ہو پس اگر عمداً رو بقبلہ
نہ کریگا تو حرام ہے یہی قول جناب شیخ صاحب رحمہ اللہ کا ہے مگر جب سمت قبلہ معلوم نہ ہو
اور بسبب گرسنگی ذبح کرنا ضرور ہو تو قبلہ ساقط ہے اور اگر کوئی مسلمان بکری اور
گائے وغیرہ کو ذبح کرے اور بعد اسکے دوسرے مسلمان سے کوئی کافر
اسکی کھال کو کھینچے یا گوشت بنا دے تو بھی اس گوشت کا کھانا بعد تطہیر
کے کر لینے کے جائز ہے اور اسی طرح اگر کوئی مسلمان ذبح کرے اور کوئی ہندو وقت
ذبح اس جانور کو پکڑے رہے تو بھی کھانا اس گوشت کا جائز ہے اور یہ بھی ضرور
ہے کہ وقت ذبح کے چار رگیں گردن کی کاٹی جائیں یعنی حلقوم اور مری اور دو رگیں کہ جو
دونوں طرف حلقوم کے ہیں ... اور ایک رگ ... حلقوم کے ...

ضرور ہے ذبح کرنے میں کہ خون معتاد یعنی موافق عادت اُس سے نکلے اور یا جانور بعد ذبح
کے حرکت کرے پس اگر حرکت نکرے اور خون معتاد نہ نکلے تو حلال نہیں ہے بنا بر قول
مشہور کے اور یہ بھی ضرور ہے کہ مرنا جانور کا ذبح سے ہو پس اگر ایسا ہو کہ درمیان
ذبح کرنے کے کوئی اور شخص اُس جانور کے پیٹ کو پھاڑ ڈالے تو بھی حلال ہوگا
اور ذبح کرنا اُس بچہ کا جو شکم میں جانور حلال کے ہو پس ذبح کرنا اُسکا اُسکی ماں کا
ذبح کرنا ہے یعنی اُسکی ماں کا ذبح کافی ہے حلال ہونے میں بچہ کے پھر ذبح اُس بچہ کا
درکار نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ خلقت بچہ کی تمام ہوئی ہو یعنے بال اُسکے جمے ہوں
خواہ روح اُسکے قالب میں آئی ہو یا نہیں اور اگر خلقت تمام نہوئی ہو تو حرام ہے
لیکن پیٹ سے جیتا نکلے تو اسوقت میں ذبح کرنا لازم ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ
اگر پرند جانور کو ذبح کرے تو وقت ذبح کرنے کے اُسکا چھوڑ دینا سنت ہے بنا بر قول
مشہور کے اور اگر گوسپند ہو تو اُسکے دونوں ہاتھ اور ایک پاؤں کا باندھنا چاہیے
وقت ذبح کرنے کے بنا بر قول مشہور کے اور اگر گائے اور بیل ہو تو سنت ہے
دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں وقت ذبح کرنے کے باندھ دیویں اور دم کو آزاد
یعنی کھلی رکھیں اور اگر شتر ہو تو شتر کو چاہیے کہ نحر کریں یعنے نیزہ یا چھری
مقام نحر میں یعنے گردن کے نیچے کے گڑھے میں ماریں کہ تا مقام نحر میں
داخل ہو جاوے پس اگر شتر کو ذبح کریں تو حلال نہیں ہے اور ذبح کرنا حیوان کا
جمعہ کے دن قبل زوال کے مکروہ ہے اور اسی طرح مکروہ ہے اُس حالت میں ذبح
کرنا کہ دوسرا حیوان دیکھتا ہو اور اسی طرح وقت ذبح کے پھیرنا چھری کا کہ نیچے
سے اوپر کو کاٹے اور وقت ذبح کے سر کا جدا کر دینا عمدًا مکروہ ہے اور جناب شیخ
صاحب مدظلہ اس فعل کو حرام جانتے ہیں نہ کہ گوشت کو اُسکے بلکہ گوشت اُسکا
حلال ہے اور اگر کوئی چیز مثل چھری یا چاقو وغیرہ کے حالت اضطرار میں نہ ملے تو

جس چیز سے ممکن ہو ذبح کر سکتا ہی خواہ پتھر نوکدار ہو یا اور کوئی چیز ہو مگر حالت اختیار میں جائز نہیں ہی اور جو جانور قابل ذبح کے نہوں مثل سگ و خوک کے وہ ذبح کرنے سے پاک نہیں ہو سکتے اور حیوان درندہ کہ گوشت اسکا نہ کھائیں ذبح کرنے سے پوست اسکا پاک ہوتا ہی مثل شیر کے لیکن بعض مجتہدین العصر نے کہا ہی کہ پوست اسکا
جب تک دباغت نہ پاوے پاک نہیں ہوتا ہی

فصل ۲۲۰ - وہ چیزیں جو جانوران حلال میں حرام و مکروہ ہیں

جاننا چاہیے کہ جو جانور حلال ذبح نہ کیا جائیگا تو گوشت اسکا کھانا حرام ہی اور چند چیزیں ہیں کہ جانوران حلال میں کھانا انکا حرام اور مکروہ ہی یعنی ذکر اور فرج خواہ ظاہر اسکا ہو یا باطن اور خصیہ اور تلی اور پتہ اور مثانہ یعنی جس جگہ پیشاب رہتا ہی بنا بر قول احوط کے اور بچہ دان بنا بر قول احوط کے اور وہ مغز سفید کہ جو پشت کی ہڈی میں ہوتا ہی اور اسکو حرام مغز کہتے ہیں اور غدہ بنا بر قول بعض علماء کے اور غدہ اسکو کہتے ہیں کہ جو گرہیں گوشت میں رہتی ہیں اور دو پٹھے زرد کہ جو سر کے نیچے سے دم تک ہوتے ہیں اور وہ جز ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کی کہ جو پٹھے سے متصل ہوتی ہی اور خرزہ دماغ یعنی وہ مغز کہ جو برابر نخود کے سر میں ہوتا ہی اور آنکھوں کی سیاہی کہ جسکو پتلی کہتے ہیں بنا بر قول احوط کے اور بول یعنی پیشاب مگر بول شتر مستثنی ہی کہ اسکو بقصد شفا بیماری میں پی سکتے ہیں اور سرگین اور آب بینی اور ناک کا پانی اور منی اور بلغم کہ ان سب چیزوں کا کھانا حرام ہی اور اسی طرح حرام ہی اس خون کا کھانا جو دل کے اندر رہتا ہی اور جو ٹکڑا گوشت کا زندہ جانور کے جسم سے جدا کیا جاوے اسکا بھی کھانا حرام ہی اور اگر جانور پرندہ مردہ کے شکم میں سے بیضہ نکلے پس اگر اس بیضہ کے اوپر کا چھلکا سخت ہو تو وہ پاک ہی اور جو رگیں گوشت میں ہوں اور گردہ کا کھانا مکروہ ہی

فصل ۲۲ ۔ فضائل زکوٰۃ و عقاب زکوٰۃ وغیرہ

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ ۝

یعنی جو لوگ کہ جمع کرتے ہیں طلا و نقرہ کو اور نہیں صرف کرتے راہ خدا میں پس بشارت دو اُنکو ساتھ عذاب دردناک کے اُس روز میں کہ گرم کیے جائینگے وہی طلا و نقرہ آتش جہنم میں اور داغ کرینگے پیشانیوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو اور کہا جائیگا اُنسے کہ یہ اموال تمہارے ہیں کہ انکو جمع کیا تھا تمنے پس چکھو تم عذاب اُسکا ۔ اور احادیث میں ائمہ معصومین علیہم السلام سے وارد ہوا ہے کہ حق تعالیٰ نے مقرر کیا ہے واسطے فقرا و مساکین کے ایک مقدار کو بیچ اموال اغنیا کے کہ وہ کافی ہے مساکین کے واسطے اگر خداوند عالم جانتا کہ یہ مقدار کافی نہوگی تو زیادہ مقرر فرماتا اور یہ جو تکلیف و ضرر کہ فقرا کو پہنچتا ہے اسی وجہ سے ہے کہ اغنیا حق فقرا کا نہیں دیتے اگر دیتے تو سب براحت و آسائی گذر کرتے اور مال اغنیا میں بھی ترقی ہوتی ۔ اور بھی خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۝ یعنے مثال اُن لوگوں کی جو صرف کرتے ہیں مال اپنا بیچ راہ خدا کے خمس و زکوٰۃ و حج وغیرہ میں یہ مثل اُس دانہ کے ہے جو بویا گیا ہو اور اُسمیں سات خوشے نکلیں اور ہر خوشہ میں سو دانے ہوں کہ مجموع سات سو دانے ہوتے ہیں اور اللہ زیادہ کرتا ہے واسطے جسکے کہ چاہتا ہے خلاصہ کلام الٰہی یہ ہے کہ جسطرح ایک دانہ میں سات سو دانے خداوند تعالیٰ عطا فرماتا ہے

اسی طرح جو شخص کہ اسکی راہ میں صرف کیے ایک سکے عوض میں سات سو کا ثواب عطا کریگا
بلکہ یہ اقل مرتبہ ثواب ہے جسکو چاہے اس سے زیادہ ثواب عطا کرے اور جمال الصالحین
میں اہل بیت اطہار علیہم السلام سے مروی ہے کہ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ رضا و رغبت
سے دیوے خداے تعالی اسکے واسطے پیدا کرتا ہے ایک قصر طلا اور ایک قصر نقرہ اور ایک
موتی کا اور ایک زبرجد اور ایک یاقوت سرخ اور ایک نور سے اسکو بہشت میں عطا فرمائیگا
اور کوئی شخص زکوٰۃ مال کی نہ دیگا مگر یہ کہ اسکا مال زیادہ ہوگا حدیث میں وارد
ہوا ہے کہ کوئی طائر شکار نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ ذکر اور تسبیح میں اپنی کوتاہی کرے
اور کوئی مال تلف نہیں ہوتا مگر وہ کہ اسکی زکوٰۃ میں کوتاہی کیجاوے اور ملعون
ہے وہ مال کہ جسکی زکوٰۃ نہ دیجاوے خداے تعالی نے زکوٰۃ کے فرض کو نماز
کے فرض کے پاس ذکر فرمایا ہے پس جو شخص زکوٰۃ نہ دیوے نماز اسکی قبول نہیں
ہوتی ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو نہ دیوے کوئی
قیراط زکوٰۃ میں کہ بیسواں حصہ دینار کا ہے تو وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان اور مرتے وقت
اسکے استدعا نہ کریگا کہ مجھکو واپس کریں دنیا کی جانب تا زکوٰۃ دوں جیسا کہ حق تعالی نے
فرمایا ہے حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْۤ
اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ یعنی جبکہ آتی انمیں سے کسیکو موت کہیگا وہ کہ
پروردگارا پھیر دے مجھکو دنیا کی طرف تاکہ عمل نیک کروں اس مال میں کہ جو چھوڑتا
ہوں اور صاحب جمال الصالحین نے اہلبیت اطہار سے روایت کی ہے کہ جو
شخص کہ ایک قیراط زکوٰۃ سے منع کرے وہ شخص نہ مسلمان ہے نہ مومن اور جب
مریگا تو یہودی یا نصرانی ہوگا اور قیامت میں ایک اژدہا سے آتش کا طوق اسکی
گردن میں ڈالا جائیگا اور جب تک کہ حساب سے فارغ ہوگا اسپر عذاب کیا جائیگا
اور جو شخص زکوٰۃ نہ دیوے اور جانور کی نہ دیوے خداے تعالی روز قیامت میں اسکو قید

کریگا اور ایک بڑا سانپ کہ جسکے سر کے بال بسبب کثرت زہر کے گر گئے ہوں اُس پر مسلط
ہوگا جب وہ بھاگیگا نجات نہ پائیگا ناچار ہاتھ اُسکو دیگا تا کہ وہ اُسکو دانتوں سے
پارہ پارہ کردیگا پھر گردن میں اُسکے لپٹے گا اور اُسکو عذاب کریگا آپ نے فرمایا یہی ہے معنی
قول حق تعالیٰ کے ہیں سَیُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی
قریب ہے کہ طوق گردانے جائینگے گردنوں میں اُنکے بروز قیامت کہ جن لوگوں سے
بخل کیا تھا دنیا میں اور راہ خدا میں صرف نہ کیا تھا اور جو شخص کہ زکوٰۃ گوسفند وغیرہ
حیوانات کا مانع ہوگا وہ ایک بیابان میں قید کیا جائیگا جو حیوانات کہ ممنوع الزکوٰۃ
سم دار ہیں اُسکو پامال کرینگے اور جو حیوانات دندان دار دانتوں سے پارہ پارہ کرینگے
اور جو مانع زکوٰۃ طلا و نقرہ کا اور اُسکی مثل کا ہوگا زمین اُسکی ملکیت کی سات طبقہ زمین تک
اُسکی گردن کا طوق ہوگی مروی ہے کہ قیامت میں ایک جماعت قبروں سے باہر آئیگی
بیہوش ہوگی کہ ہاتھ اُنکے گردنوں پر بندھے ہونگے اور چند ملائکہ اُنپر موکل ہونگے
ملامت کناں اور کہتے ہوئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کا حق نہیں دیا ہزار در
ہزار قلیل کے سبب سے خیر کثیر سے محروم ہوئے ہیں اور جو لوگ اپنے مالوں سے زکوٰۃ کو
منع کرتے ہیں حکم خدا سے زمین اپنی برکات اور خیرات کو منع کرتی ہے اور جو سبب قحط اور
تنگی کا ہوتا ہے اور ادائے زکوٰۃ و دیگر فرائض و واجبات کا علانیہ ہونا چاہیئے
اور صدقات اور تمام مستحبات کا پوشیدہ بجالانا افضل ہے اور ثواب مستحبات پوشیدہ کا
افضل ہے اور برابر ہے ستر ثواب علانیہ کے اور کتب میں سے چند مسائل در بارۂ زکوٰۃ
جناب قبلہ و کعبہ سید سید مصطفیٰ صاحب مجتہد العصر والزمان دام ظلہم سے دریافت کیے
چنانچہ ان قبلہ و کعبہ نے رسالہ تزکیۃ الاموال میرے پاس بھیجا چونکہ وہ رسالہ
حاوی جمیع مسائل زکوٰۃ و خمس پر تھا میری پسند آیا مگر بسبب فارسی ہونے کے یہ
خیال ہوا کہ بعض بعض شخص بسبب کمی استعداد کے اچھی طرح سے اُسکو سمجھ نہیں سکتے لہٰذا

ترجمہ اسکا بجنسہ ذیل مین لکھا جاتا ہے

فصل ۲۲۲ - شرائط وجوب زکوٰۃ

اول - مالک ہونا نصاب کا - دوم - بالغ ہونا - سوم - عقل - چہارم - آزادی
پنجم - قادر ہونا تصرف پر مال کے پس جس شخص مین یہ باتین نہ ہونگی اسپر زکوٰۃ واجب نہین ہے

فصل ۲۲۳ - زکوٰۃ جنپر واجب ہے وہ چیزین

واضح ہو کہ جنپر زکوٰۃ واجب ہے وہ نو چیزین ہین موافق مشہور مسلک کے - اول - سونا
دوسری - چاندی - تیسری - بکری - چوتھی - اونٹ - پانچوین گائے
چھٹی - گیہون - ساتوین جو - آٹھوین منقے - نوین خرما - اور شرط ہے زکوٰۃ کے واجب
ہونے مین ان اشیاء کا نصاب کے موافق ہونا جیسے کہ تفصیل آئندہ ہوگی اور نصاب اس
مقدار کا نام ہے جسپر شارع نے زکوٰۃ واجب فرمائی اور سونا اور چاندی اور بکری اور اونٹ
اور گائے مین سال کا گذر جانا شرط ہے اور سال کے گذرنے سے یہ مراد ہے کہ گیارہ
ماہ تک نصاب کے مقدار کے موافق جس شخص کی ملک مین رہے اسپر زکوٰۃ واجب ہے
اور سونے اور چاندی مین سکہ دار ہونا اسکا شرط ہے گیارہ مہینے تک ساتھ سکہ
معاملہ کے سکہ اسلام ہو یا نہین رائج ہو یا نہ ہو اگر سکہ دار زیور یا سکہ دار کو
پسماکر کے اس گیارہ ماہ کی مدت مین مثل اسکے کہ روپیہ یا اشرفی کا زیور یا برتن بنا
دے زکوٰۃ ساقط ہے اور اونٹ اور گائے اور بکری مین شرط ہے کہ تمام سال جنگلی رہی ہون
جنگل کی گھاس کو مالک کا مال نہ کھایا ہو اگر ایسا ہوا کہ کبھی جنگل کی گھاس کھائی اور
کبھی مالک کا مال تو ایسے مواشی مین زکوٰۃ واجب نہین مگر اسوقت کہ جنگلی گھاس مالک
کے مال کے مقابلہ مین زیادہ کھائی ہو تو زکوٰۃ اسکی ضرور ہے اور اونٹ اور گائے
مین یہ بھی شرط ہے کہ سال بھر اسنے کام کھیتی یا سواری کا نہ لیا جاوے اور مدار اسکا
عرف پر ہے یعنی لوگ کہتے ہین کہ اس جانور سے سال بھر تک کوئی کام نہین لیا جاتا

اور گیہوں اور جوار ... اور جو بار سے میں یہ شرط ہے کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے
وقت سے پہلے مالک اسکا ہو گیا ہو مثلاً زمین کو اجارہ پر لے تو زکوٰۃ اسکی ذمہ
مستاجر ہوگی نہ ذمہ مالک ... ہاں اگر ایک مستاجر دونوں کھیتوں ...
ہوں ... دونوں ... شرط ... نصاب کو پہونچ گیا ہو اور
مالک ہو ... [illegible]
سمجھا جائیگا ... اگر ... [illegible] ... قول ...
اور ... [illegible]
نکالنے کے بعد زکوٰۃ ... [illegible]
کہ محصول و اخراجات کے ... [illegible]
یا ... محصول نکالنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہوتی ہے یہ کل اخراجات نکالنے
کے بعد اور ایسا ہی اختلاف ہے کہ اعتبار مقدار نصاب کا بعد وضع اخراجات
زراعت کے کیا جائیگا یا قبل وضع اخراجات کے پس ایک جماعت علما کا فتوی ہے کہ
بعد وضع تمام اخراجات کے اور ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ قبل وضع کرنے اخراجات
کے دیکھے کہ پیداوار بقدر نصاب کے ہے یا نہیں اگر قبل وضع کرنے اخراجات کے بقدر
نصاب کے ہو تو اول اخراج ... کرے ... پھر ... سے زکوٰۃ دے گو بعد
وضع اخراجات کم نصاب سے رہ گیا ہو ایسا ہی اس امر میں اختلاف ہے کہ آیا
اعتبار نصاب کا کیا جاتا ہے بعد وضع تمام اخراجات کے وہ اخراجات زمانہ قبل تعلق
وجوب ... گیہوں مثل تخم اور زمین کی گوڑائی اور مزدوروں کی اجرت کے بعد
... یا یہ کہ وجوب زکوٰۃ کے قبل جو اخراجات کیے ہوں انکو وضع کر کے
... نصاب دیکھی جائیگی اور اخراجات ما بعد وضع نہیں کیے جائینگے مثل خرچ نگہبانی
زراعت گیہوں اور جو کے ... اور انکو ... خشک ہونے تک پس ان ...

بتفقون مین احوط یہ ہو کہ ان سب خرچون کو وضع کرنے کے بعد کو ملاحظہ کرے کہ بقدر نصاب ہی یا نہین اگر قبل وضع اخراجات کے بقدر نصاب ہو تو بعد نکالنے محصول بادشاہی کے زکوٰۃ دے نہ تمام اخراجات زراعت کے بعد

فصل ۲۲۴ - اوقات وجوب زکوٰۃ

پس واجب ہونا زکوٰۃ کا سونے اور چاندی اور بکری اور اونٹ اور گاے سے اس وقت متعلق ہوتا ہی کہ گیارہ مہینے مقدار نصاب پر گذر جائین بارھوین مہینے کے داخل ہوتے ہی زکوٰۃ واجب ہو جائیگی اور گیہون اور جو مین جب دانہ پڑ جائے گا زکوٰۃ واجب ہو جائیگی انگور جب پک جائینگے زکوٰۃ واجب ہو جائیگی خشک ہونا انگور کا شرط وجوب کی نہین ہی اگرچہ بعض علما شرط گردانتے ہین اور زکوٰۃ نکالنے مین تاخیر جائز ہی گیہون اور جو کے صاف ہونے اور انگور و خرما کے خشک ہونے تک بدون ذمہ داری کے اور وقت مذکور اگر بے عذر کے گذر جاے اور مال تلف ہو جائے تو ضامن ہی اگرچہ کوئی کمی نہ کی ہو بلکہ گنہگار بھی ہی اسوجہ سے کہ جس امر کا کرنا فوراً واجب تھا اسمین خلل ڈالا اور واجب ہونے کے وقت سے پہلے زکوٰۃ جائز نہین مگر قرض کے طور پر اور بعض علما جائز جانتے ہین اور اسکو زکوٰۃ معجلہ کہتے ہین اور اول قول اشہر ہی مشہور یہ ہی کہ خرما مین زکوٰۃ واجب ہوتی ہی جب کہ وہ سرخ یا زرد ہو جاوے لیکن تاخیر خشک ہونے تک جائز ہی جس طرح گیہون اور جو کی زکوٰۃ مین تاخیر دانہ کی صفائی تک جائز ہی

فصل ۲۲۵ - وزن و تعداد نصاب زکوٰۃ

واضح ہو کہ احکام نصاب جو طلا اور نقرہ اور گوسفند و بز اور شتر اور گاے اور بھینس اور مویز اور خرما جسقدر بحساب شرع معتبر ہین علحدہ علحدہ لکھے ہوے درج ہین خلاصہ کیفیت سے ظاہر ہوتا ہی

[illegible]	[illegible]	مقدار جنس کہ جسپر نصاب واجب ہو			[illegible]	کیفیت
		[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱	اول نصاب طلا کی بحساب مثقال صیرفی	پندرہ مثقال	فی مثقال سوا ماشہ کی	پانچ تولہ ۷۰ ماشہ	ڈیڑھ ماشہ ڈیڑھ رتی	پس جس شخص کے پاس پانچ تولہ اور ساڑھے سات ماشہ سونا سال بھر تک جمع رہے اس میں سے ایک حصہ مجملہ چالیس کے یعنی چالیسواں حصہ ڈیڑھ ماشہ اور ڈیڑھ رتی زکوٰۃ دینا چاہیے اور اس سے کم ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے پس اگر اس مقدار پر پھر ایک تولہ اور ڈیڑھ ماشہ کہ نصاب دوم ہے زیادہ ہو جاوے اس زیادتی میں بھی بوزن ڈھائی رتی اور پانچواں
	بحساب مثقال شرعی	بیس مثقال	فی مثقال سوا ماشہ سو رتی	بحساب اشرفی سکہ انگریزی کہ وزن اسکا ۱۰۰ ماشہ کا روپیہ انگریزی کے ہونے ہیں پانچ اشرفی دو ماشہ ہوئے	ایضاً	حصہ رتی کا دینا واجب ہے اور سیطرح اگر اس کل مقدار یعنی ۵ تولہ ۷ ماشہ پر پھر ایک تولہ اور ڈیڑھ ماشہ سکہ دار سونا زیادہ ہو جاوے پھر اس زیادتی کی مقدار میں ڈھائی رتی اور پانچواں حصہ رتی کا علاوہ دو ماشہ اور پانچویں حصہ رتی کے زکوٰۃ واجب ہو گی اور اس سے کم میں کچھ نہیں یعنی اگر پانچ تولہ اور سات ماشہ کہ نصاب اول ہے پھر چار ماشہ یا پانچ ماشہ یا ایک تولہ زیادہ ہو جاوے اس زیادتی میں کچھ واجب نہ ہو گا یا جبتک ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ زیادہ نہ ہو جاوے پس ہر ایک تولہ ڈیڑھ ماشہ سکہ دار سونے کی زیادتی میں ڈھائی رتی اور پانچواں حصہ رتی کا زکوٰۃ واجب ہو گی اس سے کم ہو تو کچھ نہیں
				ایضاً		خلاصہ یہ کہ سکہ دار سونے میں زکوٰۃ واجب ہے پر سکہ کا ہی کچھ نہیں اگر جنس کی سیر ہو اور جسکی زکوٰۃ طلا وا ایک بار دی گئی ہو اور پھر وہی سکہ دار سونا جسکی زکوٰۃ دیچکے ہیں سال آئندہ میں حد نصاب کو پہنچ جاوے اور تمام سال گذر جاوے دوسری مرتبہ پھر زکوٰۃ واجب ہو گی اسیطرح سے جبتک اصل مال باقی رہے ہر سال دینا چاہیے جبتک کہ نصاب اول سے کم نہ ہو
۲	نصاب دوم طلا کی بحساب مثقال صیرفی	تین مثقال	فی مثقال سوا ماشہ	ایک تولہ و ڈیڑھ ماشہ	ڈھائی رتی اور پانچواں حصہ رتی کا	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	نصاب اول چاندی کی	دو سو درہم	قریب پیسہ ایک رتی [illegible] سکہ [illegible]	۹ تولہ [illegible] ماشہ بحساب سکہ انگریزی کہ وزن جسکا ۱۱ ماشہ کا ہوتا ہے [illegible] روپیہ	[illegible] ماشہ انگریزی ایک روپیہ ڈھائی رتی	[illegible] زکوٰۃ [illegible] روپیہ [illegible] ڈھائی ماشہ [illegible] ایک رتی [illegible] زکوٰۃ واجب ہوگی [illegible]
۲	نصاب دوم نقرہ کی	چالیس درہم	ایضاً	۷ تولہ ۳۰ ماشہ اور چہرہ دار روپیہ کے حساب سے [illegible] اور ڈھائی ماشہ	سوا دو ماشہ اور قریب ایک رتی کے	[illegible] واجب ہوگا [illegible] ڈھائی ماشہ [illegible] روپیہ ڈھائی ماشہ پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔

خاتمہ

احکام زکوٰۃ نقرہ [illegible] سکہ دار [illegible] سکہ دار میں زکوٰۃ واجب ہوگی اور غیر سکہ دار میں اگرچہ [illegible] اور اگر زکوٰۃ نقرہ کی زکوٰۃ ایک مرتبہ دی گئی ہو اور پھر وہی چاندی [illegible] سال [illegible] نصاب کو پہونچ جاوے [illegible] سال گذر جاوے [illegible] دوسری مرتبہ [illegible] زکوٰۃ دینی ہوگی [illegible] اصل مال باقی رہے ہر سال زکوٰۃ دینا واجب ہے یہانتک کہ نصاب اول سے کم نہ ہو۔

نمبر شمار	نصاب	تعداد جانوران	مقدار زکوٰۃ	کیفیت
۱	نصاب اول گوسفند و بز	۴۰ راس	ایک راس	جب چالیس بکریاں ہوں تو ایک بکری زکوٰۃ میں دینا چاہیے اور اس سے کم میں کچھ نہیں ۔
۲	نصاب دوم	۱۲۱ راس ایک سو اکیس	۲ راس	اور جب ایک سو اکیس راسیں ہو جاویں تو نصاب دوم پورا ہو گیا تو دو راسیں زکوٰۃ میں نکالی جاوینگی اور اس سے جو کچھ زیادہ ہووے اس میں زکوٰۃ نہیں جب تک نصاب پوری نہ ہو جاوے ۔
۳	نصاب سوم	۲۰۱ راس دو سو ایک	سہ راس	پس جب دو سو ایک راس ہو جاویں تو تین راسیں زکوٰۃ میں دیجاوینگی ۔
۴	نصاب چہارم	۴۰۰ راس	چہار راس	اور جبکہ نصاب چہارم یعنی تین سو ایک راس کا شمار پورا ہو جاوے تو چار راسیں زکوٰۃ میں دیجاوینگی اور اس سے جو کچھ زیادہ ہوں اس میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ نصاب پنجم یعنی چار سو راس کا شمار پورا نہ ہو پس ہر صد کے پورے ہونے پر ایک راس زکوٰۃ میں پہنچتی جاویگی اس حساب سے چار سو راس پر چار اور پانچ سو پر پانچ اور چھ سو پر چھ راسیں زکوٰۃ میں دیجاوینگی ۔

خاتمہ

جو گوسفند کہ زکوٰۃ میں دیجاوے اگر وہ بز ہو تو پورے سال بھر کا ہو گیا ہو اور اگر میش ہو تو چھ مہینے کا ہو ... اور جو جانور زکوٰۃ میں دیا جاوے بیمار اور [illegible] اور عیب دار اور سینگ ٹوٹا اور کان کٹا اور لنگڑا نہ ہو اور [illegible] ہو [illegible] زکوٰۃ میں دینا چاہیے اور اگر [illegible] زکوٰۃ نکالی گئی ہو اور ... سال میں وہ ... مال ... کی مقدار نصاب سے پہنچ جاوے اور سال پر گذر جاوے تو ... زکوٰۃ واجب ہو گی [illegible] ... [illegible]

[illegible]

مسئلہ زکوٰۃ متعلق بعین نصاب ہے [illegible] جانوروں کی زکوٰۃ میں [illegible] ۱۲۶

کیفیت	حصۂ زکوٰۃ	تعداد نصاب	نام نصاب	نمبر شمار
	ایک گوسفند	پانچ شتر	نصاب اول	۱
	دو گوسفند	۱۰ شتر	نصاب دوم	۲
	تین گوسفند	۱۵ شتر	نصاب تیسرا	۳
	چار گوسفند	۲۰ شتر	نصاب چوتھا	۴
	پانچ گوسفند	۲۵ شتر	نصاب پانچواں	۵
	ایک اونٹنی ایک سالہ جو سال دوم میں داخل ہو گئی ہو۔	۲۶ شتر	نصاب چھٹا	۶
	ایک اونٹنی جو تیسرے سال میں داخل ہو گئی ہو۔	۳۶ شتر	نصاب ساتواں	۷
	ایک اونٹنی جو سال چہارم میں داخل ہو گئی ہو۔	۴۶ شتر	نصاب آٹھواں	۸
	ایک اونٹنی جو سال پنجم میں داخل ہوئی ہو۔	۶۱ شتر	نصاب نواں	۹
	دو اونٹنیاں جو تیسرے سال میں داخل ہوئی ہوں۔	۷۶ شتر	نصاب دسواں	۱۰
	دو اونٹنیاں جو سال چہارم میں داخل ہوئی ہوں۔	۹۱ شتر	نصاب گیارھواں	۱۱
	تین اونٹنیاں جو تیسرے سال میں داخل ہوئی ہوں۔	۱۲۱ شتر	نصاب بارھواں	۱۲

کیفیت: پس نصاب اول کہ پانچ اونٹ ہیں اُن پر ایک گوسفند زکوٰۃ میں دیجاویگی اور پانچ سے کم میں کچھ نہیں ہے پانچ اونٹ کے عوض میں ایک گوسفند زکوٰۃ میں نکالنا واجب ہوگا اور پانچ کے درمیان میں جو اعداد واقع ہوں اُن میں کچھ نہیں ہے [illegible] جبکہ چھبیس ۲۶ اونٹ ہو جاویں کہ یہ نصاب ششم ہے تو ایک اونٹنی زکوٰۃ میں نکالی جاوے کہ جو پورے ایک سال کی ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو گئی ہو اور ساتویں نصاب کے چھتیس ۳۶ شتر ہیں انکی زکوٰۃ میں ایک اونٹنی پورے دو برس کی دینا چاہیے جو تیسرے سال میں داخل ہو گئی ہو اور چھبیس ۲۶ اور چھتیس ۳۶ کے درمیان میں جو اعداد ہیں اُن پر زکوٰۃ نہ ہوگی اور ایسے ہی نصاب ہشتم کہ چھیالیس شتر ہیں ایک اونٹنی پورے تین برس کی جو چوتھے سال میں داخل ہو گئی ہو دینا ہوگی اور نویں نصاب کے اکسٹھ اونٹ ہیں اور انکی زکوٰۃ پورے چار برس کی ایک اونٹنی ہے جو پانچویں سال میں داخل ہو گئی ہو اور دسویں نصاب کے چھہتر اونٹ ہیں اور انکی زکوٰۃ دو اونٹنیاں پورے دو دو برس کی جو تیسرے سال میں داخل ہو گئی ہوں اور گیارھویں نصاب کے اکیانوے اونٹ ہیں اور اسکی زکوٰۃ دو اونٹنیاں پورے تین تین برس کی جو چوتھے سال میں داخل ہو گئی ہوں نکالی جاویگی اور بارھویں نصاب کے ایکسو اکیس اونٹ ہیں انکی زکوٰۃ چالیس اونٹ پیچھے ایک اونٹ پورے دو برس کا جو تیسرے سال میں داخل ہوا ہو نکالا جاویگا اور پچاس اونٹ پیچھے پورے تین برس کا ایک اونٹ جو چوتھے سال میں داخل ہوا ہو زکوٰۃ میں دیا جاویگا اور کلیہ یہ ہے [illegible] اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ نصاب پوری نہ ہو جاوے [illegible] پس جو گوسفند زکوٰۃ میں دیا جاوے [illegible] اونٹوں کی زکوٰۃ میں بھی [illegible] اگر [illegible]

نمبر شمار	نام نصاب	مقدار نصاب	حصہ زکوٰة	کیفیت
۱	نصاب اول گاے	۳۰ راس	گاے جو دوسرے سال مین داخل ہوگئی ہو نر ہو یا مادہ	تیس راس گاے سے مین ایک راس گاے سال بھرکی نر ہو یا مادہ مگر دوسرے سال مین داخل ہوگئی ہو زکوٰة مین دینا واجب ہے اور تیس سے کم مین کچھ زکوٰة نہین ہے اور ایسے ہی جو زیادہ ہوتی جاوین انکی زکوٰة کچھ واجب نہوگی جبتک کہ دوسری نصاب پوری نہو جاوے کہ اسکی
۲	نصاب دوم	۴۰ راس	ایک گاے پوری دو برس کی جو تیسرے سال مین داخل ہوئی ہو	مقدار چالیس گاے ہے اور اسکی زکوٰة ایک گاے پوری دو برس کی ہے جو تیسرے سال مین داخل ہو اور نصاب ثانی کے پورا ہونے کے بعد جسقدر زیادہ ہوون مالک کو اختیار ہے کہ چالیس راس تک پیچھے ایک راس دو برس کی جو تیسرے سال مین داخل ہوگئی ہو زکوٰة مین نکالے یا تیس راس پیچھے ایک راس پورے سال بھرکی نکالے نر ہو یا مادہ جبکہ اعتبار دونون نصاب کا ممکن ہو مثل ایکسو بیس کے جسمین نصاب تیس اور چالیس دونون کا ممکن ہے اور اگر اعتبار دونون کا ممکن نہو مثل ساٹھ اور اسّی کے یعنی اگر ساٹھ ہون تو چالیس کا نصاب دوم ممکن ہے اگر اسّی ہون تو تیس کا نصاب اول غیر ممکن ہے پس اول مین بحساب تیس کے اور ثانی مین بحساب چالیس کے اخراج نصاب واجب ہے۔

خاتمه

گاے اور بھینس کا ایک حکم ہے یعنی بھینس کی راسون کی زکوٰة بھی تیس راس پیچھے پورے سال بھرکی ایک گاے جو دوسرے سال مین داخل ہوئی ہو اور ہر چالیس راس پیچھے ایک گاے جو پورے دو برس کی ہو اور ایکبار زکوٰة نکالیجاوے اور پھر سال آئندہ مین بھینس کی راسین مقدار نصاب کو پہونچ جاوین تو پھر دوسری مرتبہ زکوٰة واجب ہوگی ایسے ہی جبتک کہ اصل مقدار نصاب باقی ہے ہر سال مین زکوٰة مثل سونے چاندی اور گوسفند اور اونٹ کے واجب ہے اور گاے اور بھینس کے بچے جبتک کہ دودھ پیتے ہون مشہور ہے کہ شمار مین نہ آوینگے اگرچہ جو طریقہ ہے کہ روز ولادت سے حساب کرین۔

نمبر	نصاب	مقدار [illegible]			وزن	کیفیت
		[illegible]	[illegible]	[illegible]		
۱	نصاب اول [illegible]	پانچ وسق	پی وسق [illegible]	۲ [illegible]	[illegible] ۱۰ تولہ [illegible]	[illegible] انگریزی چالیس سیر کا اور فی سیر [illegible] روپیہ بھر اور [illegible] ساٹھ تولہ [illegible] زکوٰۃ یعنی دسواں [illegible] تولہ [illegible] ماشہ [illegible] اگر وہ زراعت بارانی [illegible]
۲	نصاب دوم	پانچ وسق	ایضاً	ایضاً	[illegible] ۵ تولہ ۲ ماشہ	اگر وہ زراعت پانی لینے میں محتاج [illegible] کی ہو [illegible] اس زراعت کے جسکو کنوئیں یا نہر سے بذریعہ [illegible] وغیرہ پانی دیا جاتا ہے اسکی زکوٰۃ میں [illegible]
۳	نصاب سوم [illegible] بارانی و [illegible]	ایضاً	[illegible] ایضاً	ایضاً	[illegible] تولہ [illegible]	اگر [illegible] بارانی [illegible] پانی [illegible]
۴	نصاب چہارم [illegible] بارانی [illegible]	ایضاً	ایضاً	ایضاً	[illegible] تولہ [illegible]	اگر وہ کھیت [illegible] بارانی یا بارانی [illegible] اور اگر چاہی زیادہ ہو [illegible]
۵	نصاب پنجم [illegible] زکوٰۃ [illegible] چاہی	ایضاً	ایضاً	ایضاً	[illegible]	اس [illegible] بیسواں [illegible]
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] خاص [illegible] زکوٰۃ [illegible]

فصل ۲۲۶ — وہ چیزیں جن میں زکوٰۃ مستحب ہے

پس وہ کئی چیزیں ہیں اول جو چیزیں زمین سے پیدا ہوں اور انکا وزن کیا جاوے جیسے یعنی دانوں کی قسم سے مثل جوار اور چاول اور تخم اور ماش اور مسور وغیرہ علاوہ چار غلات مذکورہ کے - دوسری دوکان و حمام و کاروان سرائے کا حاصل جبکہ نصاب کو پہونچا ہو اور سال بھر اس پر گزرا ہو اور ایک جماعت علماء نے فرمایا ہے کہ اگر محصول مذکور بقدر نصاب طلا یا نقرہ کی جنس کے ہو پہونچے اور سال بھر اس پر گذر جاوے تو چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دینا واجب ہے لیکن احوط اول ہے سوم اسپ مادیان یعنی گھوڑیاں اس شرط پر کہ تمام سال جنگل کی گھاس وہ چرتی رہی ہوں مال مالک نہ کھایا ہو تو سنت ہے کہ ہر سال میں بعوض ہر گھوڑی کے دو مثقال شرعی سونا نکالے اگر دونوں جانب سے اصیل ہوں اور جو مطلق اصیل نہ ہوں یا ایک جانب سے اصیل ہوں تو ایک مثقال شرعی سونا ہر ایک گھوڑی کے عوض بعد تمام سال زکوٰۃ دیوے - چہارم وہ مال ہے جسکے مالک نے سال کے اندر کوئی ایسا امر کیا ہو جس سے زکوٰۃ ساقط ہو جاتی ہے مثل سکے کو کسی کو قرض دیا ہو یا سکہ دار کے برتن یا زیور بنوا لیا ہو یا نوٹ لے لیے ہوں ہاں اگر سکہ دار کا نوٹ لے لیا ہو بقصد تجارت یا کسی اور نفع کے لیے تو انمیں بعد وضع کرنے خرچ سال کے خمس واجب ہوگا ہاں اگر زکوٰۃ بچانے کے لیے سکہ دار کو غیر مسکوک یعنی غیر سکہ دار کیا ہو تو انمیں زکوٰۃ احوط ہے اور بعض علماء واجب جانتے ہیں اگرچہ قبل سال کے ہو اور زکوٰۃ مال تجارت میں بعضوں [illegible] مستحب ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ مال تجارت میں بھی زکوٰۃ نکالے کہ بعض علماء واجب جانتے ہیں

فصل ۲۲۷ — اشخاص مستحقین زکوٰۃ

واضح ہو کہ جو لوگ لائق مستحق لینے زکوٰۃ کے ہیں پس وہ آٹھ قسم کے آدمی ہیں اول

دوم فقرا و مساکین یعنی جو لوگ اپنا اور اپنے عیال کا سال بھر کا خرچ نہ کر سکتے ہوں اور کوئی پیشہ اور کام نہ کر سکتے ہوں کہ جس سے اوقات بسری ہو یہی جو لوگ کہ کوئی کام اور پیشہ جانتے ہوں اور اپنا اور اپنے عیال کا سال بھر کا خرچ کر سکتے ہوں وہ فقیر اور مسکین نہیں ہیں اور فرق فقیر و مسکین میں یہ ہے کہ مسکین بہ نسبت فقیر کے زیادہ پریشان ہوتا ہے تیسرے وہ لوگ ہیں کہ متعین ہوں امام علیہ السلام یا مجتہد کی جانب سے زکواۃ لینے یا جمع کرنے یا مقرر کرنے کے واسطے اگرچہ وہ لوگ مالدار ہوں چوتھے وہ گروہ کفار زکواۃ کا مستحق ہے کہ نصرت اہل اسلام کے لیے انکی تالیف قلوب کی گئی ہو لیکن اس حصہ کا باقی ہونا زمانہ غیبت امام میں محل خلاف ہے پانچویں جو غلام کہ اپنے آقا کی خدمت میں سختی و شدت سہتا ہو اسکو خرید کر لینا اور آزاد کرنا مال زکواۃ سے ہو سکتا ہے چھٹے جو لوگ کہ مقروض ہوں اور ادا سے قرض سے عاجز ہوں بشرطیکہ گناہ میں وہ قرض نہ ہوا ہو ساتویں فی سبیل اللہ یعنی مطلق خیرات مثل پل اور مسجد بنانے کے یا مدرسہ علوم دین کا مقرر کرنا مال زکواۃ سے ہو سکتا ہے آٹھویں ابن السبیل مستحق زکواۃ ہیں یعنی جو لوگ مسافر اپنے گھر کے مالدار ہوں مگر غربت میں یعنی حالت مسافرت میں گرفتار ہو گئے ہوں اور خرچ اپنے مکان تک جانے کا نہ رکھتے ہوں بشرطیکہ سفر انکا غیر مشروع نہ ہو اور انکو قرض بھی نہ مل سکتا ہو اور کوئی چیز بھی انکے پاس نہ ہو جسکو بیچ سکتے ہوں ـ جان لینا چاہیے کہ سوائے مولفۃ القلوب کے تمام مستحقین میں یہ شرط ہے کہ اثنا عشری ہوں اور سید نہ ہوں مگر ان سب کی زکواۃ سید لے سکتا ہے اور مراد سید سے وہ لوگ ہیں جو حضرت ہاشم جد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسوب ہوں باپ کی جانب سے نہ ماں کی طرف سے اور نیز شرط یہ ہے کہ وہ لوگ واجب النفقہ زکواۃ دینے والے کے نہ ہوں مثل ماں اور باپ اور اولاد اور زن منکوحہ وغیرہ کے

فصل ۲۲۸ ۔ خمس

واجب ہونا خمس کا نص قرآن اور متواتر حدیثوں سے ثابت ہے اور سات چیزوں مین سے خمس نکالنا واجب ہے اوّل غنیمت یعنی جو مال کفار حربی سے ہاتھ آئے جس طور پر ہو مثل چوری و حیلہ وغیرہ کے جسقدر ہو بشرطیکہ وہ مال غصبی کسی مسلمان یا معاہد کا نہو معاہد اُسکو کہتے ہین جو کافر ہم قسم مسلمان کا ہو دوم معادن مثل سونا اور چاندی اور فیروزہ و زبرجد اور زمرد اور نمک اور گندھک وغیرہ کے خواہ قیمت اُسکی بعد وضع کرنے خرچ کھدوائی اور صفائی کے بیس دینار رہے یا کم اگرچہ بعض علماء قائل ہوئے ہین اگر ایسی صورت مین بیس دینار کی مالیت باقی رہے تو خمس واجب ہوگا اور کم رہے تو نہین اور بعض علما نے مثلاً ابو الصلاح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر بعد وضع خرچ کے ایک دینار کے بقدر بھی باقی رہے اُسمین بھی خمس واجب ہوگا لیکن مشہور مسئلہ معادن کے باب مین یہ ہے کہ نصاب کچھ نہین جسقدر باقی رہجاوے اُسکا خمس دے ہر چند کہ کمتر دینار سے ہو۔ تیسرے خزانہ یعنی وہ مال جو زمین مین چھپایا ہو خزانہ کے طور پر اور وہ کسی شخص کو ملجاوے تو اُس پانے والے پر خمس کا نکالنا واجب ہے بعد وضع خرچ اخراج کے اور مقدار نصاب تک پہونچنے کے بعد کہ طلا مین مقدار بیس دینار اور نقرہ مین دو سو درہم ہے اور اگر چاندی سونے کی کان نہ نکلی ہو بلکہ فیروزہ وغیرہ کی ہو تو دیکھا جائیگا کہ قیمت اُسکی نصاب طلا و نقرہ تک پہونچتی ہے بشرطیکہ بلاد کفار حربی مین وہ مال بہم پہونچے اور اثر اسلام کا اُسپر نہو اور اگر اثر اسلام اُسپر ہوگا تو حکم لقطہ کا ہے بنا بر مشہور اور لقطہ اُسکو کہتے ہین کہ کوئی چیز پڑی ہوئی پاوے چنانچہ حکم اسکا آئندہ تحریر ہوگا اور مراد اثر اسلام سے یہ ہے کہ سکہ یا نشان اسلام کا اُسپر ہو یا کوئی ایسی علامت ہو کہ جس سے اثر اسلام کا سمجھا جاوے اور جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے آخر زاد المعاد مین فرمایا ہے کہ ظاہر حدیثون کا یہ ہے

اور اگر زمین کے اوپر کوئی چیز پڑی ہوئی پاوے تو لقطہ ہے اور زمین کے نیچے ہو تو گنج ہے خواہ اثر اسلام کا اس پر ہو یا نہیں اور ایک گروہ علما اس امر کا قائل ہے اور یہ قول خالی قوت سے نہیں ہے جب یہ جان لیا تو اب سمجھنا چاہیے کہ قیمت لقطہ کی اگر درہم سے کم ہو تو اسکو بغیر کہے سنے لے لینا اور تصرف جائز ہے اور بقدر درہم یا اس سے زیادہ ہو تو سال بھر تک تعریف یعنی شناخت کرانا اسکا لازم ہے اس طرح سے کہ ہر روز مجمع مردم میں مثل مسجد و بازار کے دو دفعہ جا کر آواز بلند کہے کہ یہ چیز کسکی ہے برابر ایک ہفتہ تک اور بعد ایک ہفتہ کے ہر ہفتہ پیچھے ایک ایک بار مہینہ بھر تک اور بعد ایک مہینے کے ہر مہینے پیچھے ایک ایک بار سال بھر تک پس اگر اس مدت میں مالک پیدا ہو تو اسکو دیدے والا تین امور میں مخیر ہے یا یہ کہ خود مالک ہو جاوے لیکن ضامن ہے جب مالک پیدا ہو یا مالک کی طرف سے تصدق کر دے مگر جبکہ مالک حاضر ہو اور تصدق پر راضی نہ ہو تو تصدق کر دینے والا ضامن ہے یا اپنے پاس امانت رکھے مالک کے واسطے — مسئلہ خمس ایک دفعہ واجب ہے نہ ہر سال پس اگر کوئی منافع تجارت یا زراعت یا صناعت میں اتنا مال پاوے کہ اسکو سال بھر کے خرچ سے فاضل ہو تو سال اول میں اسکا خمس دے اور اگر وہ مال سال دوم تک رہے تو اسمیں خمس واجب نہیں ہوتا برخلاف زکوٰۃ کے کہ ہر بارھویں مہینے واجب ہے اور تنخواہ جو خدمت گزاری اور کارکنی سے حاصل ہو وہ منافع حاصل صناعت میں داخل ہے پس وجوب خمس کا اسمیں بھی اقوی ہے ہاں بغیر کار خدمت کے جو تنخواہیں ملتی ہیں وہ ہدایا میں داخل ہیں انمیں خمس واجب نہیں مگر حدیث میں آیا ہے کہ اگر کسی کو کوئی بھاری عطیہ یا ایسی میراث ملے جسکا گمان نہ رکھتا ہو یا دشمنان دین سے کوئی مال پہونچے اسکا خمس دے اور ابو الصلاح رحمہ اللہ نے اسکو واجب جانا ہے اور دیگر علما نے مستحب اور روا سمجھا ہے جو عرف میں عطیہ نہیں کہلاتے وہ اقسام مذکورہ حدیث میں داخل نہیں — چوتھے خمس واجب ہے ان چیزوں میں جو دریا میں سے

غوطہ لگا کر نکالی ہون مثل مونگے اور موتی اور عنبر کے بعد وضع کرنے خرچ کے اگر بقدر نصاب
پہونچے کہ وہ ایک دینار ہی اور بعض اکابر نے مثل شیخ مفید اعلی اللہ مقامہ کے بیس
دینار فرمائے ہین اور اول احوط ہی بلکہ احوط بعد اسکے دینا خمس کا ہی اگرچہ قیمت
اسکی کمتر دینار سے ہو پانچوین شے مال حلال حرام مین ملگیا ہو اور مالک اسکا معلوم نہو
اور مقدار حرام کی بھی معلوم نہو پس واجب ہی کہ اس مال مین سے خمس نکالے
اور جو مالک اور مقدار دونون معلوم ہون تو واجب ہی کہ وہ مقدار مالک کو پھیر دے
اور اگر مالک معلوم ہو مگر مقدار حرام معلوم نہو تو مالک سے مصالحہ کرے اور اگر مقدار
معلوم ہو مگر مالک معلوم نہو تو کوشش کرے مالک کے پہچاننے مین پس اگر مالک
بہم نہ پہونچے اور نا امید ہو جاوے تو مالک کی طرف سے تصدق کردے چھٹے وہ
زمین ہی کہ کافر ذمی اہل اسلام سے خرید کرین پس واجب ہی کہ خمس اس زمین کا
یا خمس اسکی قیمت کا دین ساتوین فوائد جو تجارت یا کھیتی یا صنعت سے یعنی
پیشون سے حاصل ہون اور سال بھر کے خرچ سے زائد ہون پس اس زیادتی مین
خمس واجب ہوگا مثلاً کوئی شخص گیہون کی کھیتی کرے اور اسکے فوائد پچیس وسق
گیہون حاصل ہون اور اسمین سے بعد کل اخراجات ایک سال کے کچھ بچ رہے
تو اسمین بچی ہوئی جنس مین خمس لازم ہوگا پس اگر پانچ وسق بچ رہین تو ایک
وسق خمس دینا چاہیے اور جو دس وسق زیادہ بچ رہین تو دو وسق دینا چاہیے اور
اخراجات سال مین میانہ روی حسب حال اس شخص کے معتبر ہی نہ یہ کہ اسراف کیا ہو یا
بہت تنگی سے اٹھایا ہو پس اگر اسراف کیا ہو یا تنگی تو یہ دونون امر ملحوظ رکھے جاوینگے

فصل ۲۲۹ — بیان تقسیم خمس

جاننا چاہیے کہ مال خمس چھ حصون مین تقسیم ہوتا ہی نصف مین سے ایک حصہ خدا کا
اور ایک رسول کا اور ایک امام کا اور اس زمانہ مین یہ تینون حصے حضرت امام صاحب العصر

علیہ السلام سے متعلق ہیں اور وہ بوجہ غیبت مجتہد جامع الشرائط کے حضور میں پہنچانا چاہیئے تاکہ مجتہد مستحقین کو بانٹ دیں تو دوسرے نصف کے تین حصے خاص یتیم و مسکین وابناء السبیل اثنا عشری سادات کے ہیں اور تفصیل ابناء السبیل و غیرہ کی اصل ہو چکی ہے پس ان تینوں حصوں کو مالک خود تقسیم کر سکتا ہے لیکن احوط ہے کہ یہ بھی مجتہد کی خدمت میں بھیجے کہ وہ تقسیم کریں اور اگر اپنے شہر میں مستحق خمس و زکواۃ ہوں تو دوسرے شہر کو مال خمس و زکواۃ بھیجنا جائز نہیں اور اگر خمس کا حصہ سادات کے سالانہ خرچ کو کافی نہو تو امام کے تینوں حصوں میں سے انکو دیں اور اگر تا ہم کافی نہو تو مال زکواۃ غیر سے تکمیل خرچ سادات کریں

فصل ۲۳۰ - معاصی

کتاب جمال الصالحین میں اہلبیت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ جو کوئی حکم خدا کو خفیف جانے یا حکم خدا سے بے اعتنائی کرے خدائے تعالیٰ قیامت میں اس سے بے اعتنائی اور استخفاف کریگا اور خدا نے ہر دل میں ایک نور پیدا کیا ہے جب کوئی گناہ کرتا ہے تو ایک تاریکی اسکے دل میں پیدا ہوتی ہے اگر توبہ کرے تو وہ تاریکی زائل ہو جاتی ہے اور وہی تو پھر عود کرتا ہے اور اگر ایسی ہی معصیت کرتا رہے تو وہ تاریکی زیادہ ہوتی جاتی ہے یہانتک کہ اس نور کو چھپا لیتی ہے اور تمام دل سیاہ و ظلمانی ہو جاتا ہے اور جبکہ نعوذ باللہ ایسا ہو تو وہ شخص ہرگز اصلاح قبول نہیں کرتا اور نجات نہیں پاتا اور جو کوئی ترک فریضہ یا ارتکاب گناہ کبیرہ کرے تو گویا اسنے اطاعت شیطان کی کی پس شیطان کے ساتھ جہنم میں رہیگا اور جو کوئی حکم حلال و حرام قرآن جانے اور واسطے محبت و خواہش دنیا کے مخالفت اسکی کرے پس وہ شخص مستوجب قہر و غضب الٰہی کا ہوگا اور یہود و نصاریٰ کے درجہ میں رہیگا اور وہ گھر کہ جسمیں معصیت خدا کریں لازم ہے خدائے تعالیٰ پر کہ اس گھر کو خراب کرے اور معاصی مورث فقر و حاجت و محرومی رزق

وزوال نعمت وکوتاہی عمر ونزول بلا وزلزلہ وطاعون وقحط وانقطاع باران وناپیدگی ہوا
وغیرہ ہوتے ہیں اور موجب امراض وسقم وحسرت وندامت کے ہوتے ہیں اور دشمنوں
کا مسلط ہونا اور ندی اور چشموں کا سوکھ جانا اور کھیتوں اور باغوں پر آفات اور
نقصان اور معاملات میں نقصان کا ہونا گناہوں سے ہوتا ہی اور گناہوں کا کرنا دعا
کو رد کرتا ہی یعنی باعث عدم استجابت دعا ہی مگر یہ کہ خدائے تعالی نے تقدیر اجابت
اسکی کی ہو بس خدائے تعالی فرماتا ہی کہ دیکھو بندہ میرا متعرض ہوا میرے غضب کا ہو کر مستوجب
حرمان ہوا تحریم اسکو کرو اور قضائے حاجت اسکی نہ کرو تم اور جو بلا اور مصیبت اور
کدورت پہونچتی ہی گناہوں کی مکافات میں پہونچتی ہی یہانتک کہ اگر کانٹا پانوں میں چبھ جاوے
یا کوئی رگ بدن میں اچھلے اور بسبب پہونچنے عقوبت وبلا کے اکثر گناہ فضل وکرم
الہی سے عفو ہوتے ہیں اور اولیاء اللہ پر جو بلائیں نازل ہوتی ہیں وہ واسطے زیادتی
ثواب اور درجات کے نازل ہوتی ہیں اور جبکہ خدائے تعالی بندے کے ساتھ ارادۂ خیر
ورحمت کا رکھتا ہو بس جو گناہ کہ وہ بندہ کرے اسکے ساتھ ہی اسکو ساتھ عقوبت وبلا
کے خبردار فرماتا ہی تاکہ توبہ واستغفار کرے اور گناہ اسکے بخشے اور جو بندہ کے ساتھ
قصد غضب وعذاب کا رکھتا ہو استدراج فرماوے یعنی نعمتہائے پے در پے کے ساتھ
نوازش کرے تا درجہ بدرجہ گناہ اسکے زیادہ ہوتے جائیں اور مغرور ہو جاوے اور
استغفار وتوبہ کو بھول جاوے کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق سے عرض کیا کہ کئی بار
میں نے خدائے تعالی سے دعا کی اور ہمیشہ دعا میری قبول ہوتی ہی ڈرتا ہوں میں کہ استدراج
نہو اور جبکہ خدائے تعالی بندہ پر نظر رحمت رکھتا ہی تو دنیا میں عقوبت گناہوں کی اور سکرات
موت میں یا قبر وعالم برزخ میں موافق تفاوت گناہان کے کرتا ہی تاکہ روز قیامت کو
گناہوں سے پاک ہو یہانتک کہ غم وہم وکدورت وابتدا جو کچھ اسکو پہونچے یا کوئی خواب دیکھے
کہ اس سے غمگین ہو گناہ اسکے خدائے تعالی بخشتا ہی اور جو کسی پر خدائے تعالی نظر غضب

رکھتا ہے جو حسنات عظیم رکھتے ہوں دنیا میں ساتھ نقصانوں کے تاکہ اُنکے گناہوں کا کفارہ ہو اور آخرت
حسنات کی فرماتا ہے اور عفو بہت گناہوں کی قیامت میں کر دیتا ہے اور یہ اکثر ہیں ان آدمیوں کیلئے کوئی
مومن گناہ عظیم کرے کہ مستوجب عقوبت دنیا و آخرت کا ہو پس اُسکو دنیا میں بلا میں مبتلا
عقوبت آخرت بھی دنیا میں کرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دنیا میں تقصیر ہے مبتلا نہیں فرماتا ہے
مگر بلکہ کثرت عبادت و طاعت دیکھتا ہے تو نعم فرماتا ہے اور بہ مناسب اُن کے جو عقوبت مقدر
ہوتی ہوں انکو رفع کر دیتا ہے اور بلاؤں سے کہ ثواب کو ذخیرہ روز قیامت کرتا ہے اور گناہ کو
کو سہل نہ سمجھنا چاہیے مثل اسکے کہ گناہ کرتا ہے پھر استغفار کر لونگا بلکہ گناہ
صغیرہ پر اصرار کرے پس ہر گناہ صغیرہ جب اصرار کیا گیا کبیرہ ہوتا ہے اور خدا تعالی
نے ہر بندہ پر چالیس پردے رحمت کے ڈھانکے ہیں تاکہ کوئی شخص اسکے گناہوں اور
عیوب پر اطلاع نہ پاوے مگر جب بندہ چالیس گناہ کبیرہ کرتا ہے وہ پردے اٹھا دیے
جاتے ہیں پس خدا تعالی ملائکہ سے فرماتا ہے کہ اسکو اپنے پروں سے چھپا لو اور اگر
وہ بھی معاصی کرتا رہے یہانتک کہ فعل قبیح کرے اور اسکو نیک سمجھے اور توقع مدح کی
رکھے پس خدا تعالی فرماتا ہے کہ ملائکہ اپنے پر اٹھا لیں اور پھر وہ شخص بغض عداوت بھی
اہلبیت علیہم السلام سے شروع کرتا ہے اور مخفی نہ رہے کہ گناہ تین قسم پر ہیں ایک وہ
جو نہ بخشے جاتے ہیں اور دوسرے وہ گناہ ہیں کہ خدا تعالی نے دنیا میں عقوبت اسکی
کی ہے اور اس سے بعید ہے کہ ایک گناہ پر دو بار عقوبت کرے پس آخرت میں اسکو بخش دیگا
اور تیسرے ظالم ہے اور ایسی کوئی شخص کسی شخص پر ظلم کرے یا یہ کہ پرایا مال کسی کا [illegible]
مارے یا کوئی حیوان شکار کرے کسی حیوان کے [illegible] مارے تو خدا تعالی [illegible]
اُس سے بدلا لیگا [illegible] وہ گناہ کہ کوئی شخص کرے اور اس سے توبہ کرے اور [illegible]
اور [illegible] عفو و مغفرت رکھتا ہے اور حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل معاصی کے
ساتھ مجلس میں [illegible] دفع نہ ہو تو سمجھنا چاہیے کہ بلا و غضب و عذاب نازل ہو

نازل

اور اسکو بھی گھیرے حضرت رسولخدا نے ایک شخص سے اپنے اصحاب میں سے فرمایا کہ تجھکو
فلان شخص کے پاس میں نے دیکھا وہان تو کیا کرتا ہی اسنے کہا کہ وہ میرا خالو ہی فرمایا کہ
وہ معصیت خدا کرتا ہی چاہیے کہ تو اسکو ترک کرے اور اسکے پاس جاوے یا یہ کہ اسکو
ترک کرے اور ہمارے پاس آئے اسنے عرض کیا جبکہ میں وہ کام نہیں کرتا ہوں جو
وہ کرتا ہی تو مجھکو اسکی صحبت سے کیا ضرر ہی فرمایا نہیں ڈرتا تو کہ اسپر غضب نازل ہو
اور تجھکو بھی پکڑ لے نہیں جانتا تو کہ ایک مرد اصحاب موسیٰ سے کہ باپ اسکا قوم فرعون
سے تھا جب فرعونیان موسیٰ کے تعاقب میں گئے وہ مرد بھی گیا کہ اپنے باپ کو نصیحت
کرکے موسیٰ کے پاس لائے جب دریا تک پہونچا پانی نے سب کو پکڑ لیا اور ڈوب گئے اور
وہ بھی ڈوب گیا اور یہ بھی مروی ہی کہ جس شخص کو دنیا و آخرت دونون میسر ہوویں اور
اختیار آخرت کرے تو خداے تعالی اس سے راضی ہوتا ہی اور اسکے اعمال بد کو بخشتا ہی
جو اختیار دنیا کرے تو کوئی نیکی اسکے واسطے نہیں ہوتی کہ آگ سے اسکا حجاب قرار
دیا جاوے اور وہ چیزین جو سبب محبت دنیا ہین وہ چھ چیزین ہین حب دنیا و
حب ریاست حب طعام حب خواب حب راحت حب نسا جان لو کہ گرگ درندہ
اتنا ضرر نہیں پہونچاتا جسقدر کہ محبت دنیا و حب جاہ و شرف و بزرگی دین مومن کو
ملعون ہی وہ شخص جو ریاست چاہا کرے اور جو کوئی ارادہ بھی کرے اور جسکو دل مین گذرے
حضرت عیسیٰ ایک قریہ پر گذرے کہ سب اہل قریہ اور دنیا اور ہلاک ہو گئے تھے اور مدفون
نہوئے تھے حضرت عیسیٰ نے بلند آواز سے پکارا کہ اے اہل قریہ ایک نے انمین سے
جواب دیا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تمہارے احوال کیا تھے کہ ایسی بلا مین مبتلا ہوئے کہا
کہ اطاعت اہل معاصی اور حب دنیا اور خوف قلیل و غفلت نہایت اور اشتغال لہو و لعب
فرمایا کہ تمہاری محبت دنیا کیونکر تھی کہا کہ مثل محبت و ناقصیت مین سخے کی تا کہ جب آتی
ہاویہ مین دیکھا فرمایا ہاویہ کیا ہی کہا کہ یہاں آگ کے پہاڑ ہین اور روشن کر دیکھے اور ہم

ہر چند تضرع کرتے ہیں کہ ایکبار ہمکو پھر دنیا میں بھیجا جاوے تاکہ زہد اختیار کریں اور
عبادت کریں جواب میں آواز آتی ہے کہ جھوٹ کہتے ہو فرمایا حضرت عیسیٰ نے کہ سواے
پتھر کے کسی دوسرے شخص نے کیوں جواب نہ دیا کہا کہ ان سب کو آگ کی لگامیں دی ہیں
کہ بول نہیں سکتے اور میں درمیان میں اُنکے تھا مگر اُنہیں سے نہ تھا جیسا ایک بال ہے کنار
جہنم پر لٹکایا ہے نہیں معلوم کہ گر پڑونگا یا نجات پاؤنگا۔ اور جو کوئی کہ مال حرام کسب کرے
یا لقمہ حرام کھاوے یا جامہ حرام پہنے کوئی طاعت اُسکی قبول نہیں ہوتی نہ فرض نہ نافلہ اور
جبتک کہ اُس مال سے ایک حبہ اُسکے پاس باقی رہے وہ فرشتہ جہنم اُسکا ہوتا ہے اور جو شخص پروا نہ کرے
کہ مال کو کہاں سے تحصیل کرتا ہے خدا بھی پروا نہیں کرتا جس جگہ سے کہ وہ جہنم میں جاوے
اور جو کوئی قدرت رکھتا ہو اور خوف خدا سے ہاتھ حرام سے اٹھاوے خداے تعالیٰ اُسکو
دوست رکھتا ہے اور اپنی رحمت کو شامل حال اُسکے کرتا ہے اور اہل بہشت سے اُسکو
گردانتا ہے اور ترک ایک لقمہ حرام کا دو ہزار رکعت نماز سے بہتر ہے اور رد ایک دانگ
مال حرام کا پیچھے حج مقبول کے برابر ہے اور مروی ہے کہ خداے تعالیٰ نے لعنت کی ہے
اُسپر جو سود دیوے اور لیوے اور جو کوئی کہ اُسکو لکھے اور جو کوئی کہ گواہ اُسپر ہو اور ربا
یعنی سود کے ستر جزو ہیں اور سب میں زیادہ سہل مثل اُسکے ہے کہ کوئی شخص خانہ کعبہ
میں اپنی ماں سے زنا کرے اور ایک درہم سود کا عظیم تر ہے ستر زنا سے کہ سب ساتھ
محرمات مثل پھوپھی اور خالہ کے کیا ہو اور کوئی عبادت فضیلت لیکن وہ حج سے افضل
نہیں ہے کہ حرام سے بچاوے اور مروی ہے کہ جو کوئی مال یتیم میں سے کچھ کھاوے خداے تعالیٰ
اُسکو دو عذابوں میں معذب کرتا ہے ایک دنیا میں کہ خداے تعالیٰ کسی ظالم کو اُسکی اولاد
پر مسلط کرے دوسرے آخرت میں ساتھ آتش جہنم کے اور مروی ہے کہ کسی گھر میں
شبہا شب چوری یا زنا یا شراب پینا راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ برکت اُس گھر سے زائل ہو جاتی
ہے اور جو کوئی ایک گھونٹ نشہ کا پیوے چالیس دن نماز اُسکی مقبول نہیں ہوتی اور جوان کا

ف ۱ بیان مال حرام و لقمہ حرام کھانا ۱۲

ف ۲ بیان سود لینے کا ۱۲

ف ۳ [illegible] ۱۲

میں نماز نہ پڑھے تو عذاب اسکا واجب ہوتا ہے اور توبہ اسکی مقبول نہیں ہوتی اور جو مرجاوے
تو کافر ہو اور جو ایکبار پیوے تو خداے تعالی وہ چرک و ریم جو زانیوں کے فرج سے
نکلتا ہے اسکو پلاویگا اور اگر مداومت اسپر کرے تو مثل بت پرست کے ہے اور شراب خوار
قیامت کے دن کالا منہ کر کے آنکھوں کا نیلا کیے لعاب دہن رواں پیشانی پا نون کی
انگلیاں [illegible] محشر میں آویگا اس روایت سے کہ اہل محشر اس سے [illegible] اور
حضرت پیغمبر خدا صلعم نے دس آدمیوں کو شراب کے بارہ میں لعنت کی ہے وہ شخص کہ انگور اسکا
[illegible] اور وہ شخص کہ [illegible] اور وہ شخص کہ اسکو نچوڑے اور وہ شخص کہ اسکا
پیوے اور [illegible] کہ جو اسکو پلاوے اور وہ شخص کہ جو اسکو کسی کے لیے [illegible] اور وہ شخص
کہ اسکو [illegible] اور وہ شخص کہ جو اسکو [illegible] اور وہ شخص کہ جو اسکو خرید [illegible]
[illegible] اسکی [illegible] اور [illegible] اسکو [illegible]
[illegible] اور [illegible] اسکی [illegible] اور جنازہ پر اسکے حاضر [illegible]
حضرت امام جعفر صادق [illegible] پوچھا کہ [illegible] شراب پینا [illegible]
اگر [illegible] تو نماز اسپر [illegible] اور جس شخص کی کسی رگ میں شراب [illegible] اور کوئی چیز [illegible]
ہو خداے تعالی اس رگ کو تین سو ساٹھ طرح کا عذاب کریگا اور جو کوئی ایک قطرہ [illegible]
یا کوئی اور نشہ کرنے والی چیز کسی بچہ کو [illegible] خداے تعالی اسکو [illegible] پلاویگا اور [illegible]
وہ پانی ہے کہ [illegible]
[illegible] اور جو کوئی [illegible] شراب [illegible]
قیامت کے دن [illegible] اسکی [illegible] اور جو کوئی ترک شراب [illegible]
[illegible]
پلاتا ہے کہ وہ ایک شراب خاص ہے [illegible] بہشت سے کہ خداے تعالی نے [illegible]
کی مہر لگائی ہے اور [illegible] خاص بندوں کے لیے مقرر فرمائی ہے اور حضرت امام جعفر صادق

فصل ۱ شطرنج کھیلنا

سے مروی ہے کہ جب سر مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام شام میں لے گئے تو یزید علیہ اللعنۃ والعذاب
نے کہا کہ سر مبارک ایک طشت میں رکھ کر روپوش کر دیں اور اس روپوش پر شطرنج
کھیلتا تھا اور بوزہ پیتا تھا اور تلچھٹ اسکی طشت کے قریب زمین پر ڈالتا تھا پس جو شخص
کہ ہمارا شیعہ ہو چاہیے کہ بوزہ اور شطرنج سے اجتناب کرے اور جس شخص کی نظر بوزہ و شطرنج
پر پڑے چاہیے کہ یزید و آل یزید پر لعنت کرے گناہ اسکے بخشے جائیں اگرچہ مثل ستاروں کے
آسمان کے ہوں اور یہ بھی مروی ہے کہ ہر شب ماہ مبارک رمضان میں خداے تعالی بہت سے
لوگوں کو آزاد کرتا ہے مگر اس شخص کو کہ جو افطار کرے نشہ کرنے والی چیز سے یا صاحب شطرنج اور
صاحب بربط ہو اور جس چیز سے قمار بازی یعنے جوا کھیلا جاوے مثل اسی کے ہے
اور شیخ صدوق نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں فرمایا ہے کہ نرد شیر اور شطرنج سے اور
رکھنا شطرنج کا کفر ہے اور کھیلنا شرک ہے اور تعلیم اسکی گناہ کبیرہ ہلاک کرنے والا ہے اور
سلام کرنا کھیلنے والے پر معصیت ہے اور نظر آلات شطرنج پر کرنا مثل اس نظر کے ہے کہ
جیسی فرج مادر پر نظر کی ہو اور جس چیز سے جوا کھیلیں وہ بھی مثل اسی کے ہے حتی کہ بازی
انگشتر وغیرہ اور جو کوئی ستار بجاے شیطان اسکا رفیق ہوتا ہے اور ملائکہ اس سے
بھاگتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جس وقت حضرت آدم نے
رحلت کی ابلیس و قابیل نے خوشی کر کے اسباب لہو و لعب ایجاد کیے اور مروی ہے کہ
جس گھر میں چالیس روز بربط بجائیں پس ایک شیطان قفندر نام اس پر مسلط ہوتا ہے کہ
ہر عضو کو اپنے اعضا پر رکھتا ہے پھر غیرت و حیا اس شخص سے زائل ہو جاتی ہے یہاں تک کہ
عورتیں اسکی زنا کریں اور پروا نہ کرے اور بجانا عود کا اور چنگ کا ہوتے ہیں نفاق کو دل میں
جماتا ہے جیسا کہ پانی گھاس کو اگاتا [illegible] ایک روایت اور وارد ہوئی ہے کہ نکاح [illegible] اور
ختنہ میں دف بجانا [illegible] اور سواے دف کے ڈھول وغیرہ بجانا حرام ہے مگر دف کی اجازت
بھی بکراہت ہے مگر اچھا ترک ہے اور سننا لہو و غنا کا بھی نفاق کو دل میں جماتا ہے جیسا کہ

پانی گلاس کو اور جس مجلس میں لہو و غنا ہو اس مجلس کے لوگ معصیت سے امن نہیں ہوتے اور دعا انکی مستجاب نہیں ہوتی اور غنا ان چیزوں میں سے ہے کہ خدائے تعالی نے فرمایا کہ اسکے واسطے عذاب مہین مہیا ہے اور بہشت میں ایک درخت ہے کہ جسوقت بحکم خدا ہوا اسکو جنبش دیتی ہے ساتھ ایسے نغمہ کے کہ کسی کان نے نہ سنا ہو وہ درخت متنعم ہوتا ہے واسطے اس جماعت کے کہ دنیا میں غنا سے پاک ہوں اور انھوں نے غنا سے پرہیز کیا ہو اور اسکے سننے سے محروم ہوں اور نیز مروی ہے کہ کنیزکان مغنیہ ملعونہ ہیں اور جو شخص کہ انکے کسب سے کھائے وہ بھی ملعون ہے اور فروخت کرنا انکا اور خریدنا انکا حرام ہے اور تعلیم انکی کفر ہے اور حسن بن عبد الرزاق نے کہ علمائے شیعہ سے ہیں جو عبارت در بارہ غنا تحریر کی ہے اس عبارت پر میرا اطمینان نہوا کیونکہ مجتہدین لکھنؤ و جناب شیخ صاحب مدظلہ العالی نے غنا کو قطعاً حرام لکھا ہے اور حسن بن عبد الرزاق لکھتے ہیں کہ نغمہ بر دو قسم است یک مذموم و حرام و آن غنا است دوم ممدوح و حلال کہ مدائح و منقبت و اشتیاق آن آمدہ آنچہ این حقیر از احادیث و قرآن استنباط نمودہ این است کہ ہر نغمہ و صوت و تصنع و تصرفی کہ سبب آن دوری و غفلت از خدا و رغبت بدنیا و ہیجان شہوات و لذات دنیوی و آرزوہاے باطل و خیالہاے فاسد و مجملاً سبب باطلی باشد مذموم و حرام است و ہر چہ باعث رقت قلب و اشک چشم و دل سردی از شہوات و شوق بآخرت و باقیات صالحات سبب حقی باشد ممدوح و حلال است) چنانچہ میں نے اس عبارت کو دیکھکر مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید ابو الحسن صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی سے دریافت کیا استاذ ان قبلہ و کعبہ مدظلہ نے جواب حسب ذیل زیب رقم فرمایا الجواب بعون اللہ الملہم للصواب و مخفی ہو کہ یہ عبارت مخدوش ہے اور حرمت غنا قطعاً باجماع علما و اخبار ائمہ اطہار صلوات اللہ علیہم ما تتابع اللیل والنہار ظاہر و آشکار ہے اور ترخیص غنا عرائس میں مشہور ظاہر

ساتھ دو شرطوں کے ایک یہ کہ مشتمل باطل پر نہ ہو دوسرے یہ کہ تند داخل ہو مرد اور ترجیع
مفید طرب میں اور دلیلی اور حلّی مطلقاً حرام جانتے ہیں اور ظاہر یہ کہ دلیلی اسی پر دال ہے کہ
جس میں یہ شرطیں [illegible] اسی حال میں [illegible] ہوتی ہے اور [illegible] مطلقاً حرام
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] باطل [illegible]
[illegible]
قرآن [illegible] کو خوب [illegible] آواز اور کوئی
[illegible] علیہ السلام [illegible] خوش آواز [illegible]
[illegible] قرآن [illegible] حضرت
کی خوش آوازی سے [illegible] آجاتے تھے اور دوسری حدیث میں [illegible] مشتمل اسکے یہ ہے
کہ قرآن ساتھ حزن کے نازل ہوا ہے پس حزن کے ساتھ تلاوت کرو اور تلاوت قرآن میں
ترجیع آواز کرو کہ خدائے تعالی دوست رکھتا ہے [illegible] کہ ترجیع کرے [illegible] اور حضرت
پیغمبر [illegible] نے فرمایا کہ قرآن کو [illegible] عرب [illegible] تلاوت کرو اور [illegible]
اہل فسق [illegible] اور فرمایا کہ [illegible] ایک جماعت ہوگی کہ قرآن کو ترجیع
نوحہ و غنا [illegible] جماعت کے [illegible] دوست [illegible]
اور جاننا چاہیے کہ آواز در اصل حلال ہے لیکن بالعرض حرام ہو جاتی ہے مثل اسکے

ف
بیان زنا ۱۲

کہ ساز وغیرہ سے مقرون ہو اور ذلیل اسکی طعام حرام کی ہے کہ اصل اسکی حلال تھا اور
حرمت اسکے عارض ہونے سے حرام ہو گیا مروی ہے کہ جبکہ زنا شایع ہوتا ہے تو پھر گرانی
ناگہانی اور بیماریان نئی کہ قبل اس سے وہ بیان نہ تھے ہو وین شایع ہو جاتے ہیں
اور زانی کو حق تعالی ہرگز عفو نہیں کرتا ہے تین دنیا میں اول یہ کہ نور اسکے چہرہ کا جاتا
رہتا ہے دوسرے اجل اسکی نزدیک ہوتی ہے تیسرے فقر اسپر مسلط ہوتا ہے
اور تین آخرت میں اول غضب خداے تعالی دوسرے سختی حساب تیسرے ہمیشہ آگ میں
رہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ تین لاکھ دروازے جہنم کے آگ کی تہ میں کھولے جاتے ہیں اور تیسرے
آگ کے اور بچھو اور سانپ دوزخ سے آتے ہیں اور اسکو ایسے ہی [illegible]
تک اور پھر اسکو دوزخ میں لیجاتے ہیں اور جبکہ قیامت میں زانی لوگ محشور ہونگے
ایک تختہ [illegible] انکی شرمگاہ سے آگ بہتی کہ بو سے تمام اہل محشر ایذا پاوینگے اور
کوئی شخص نہ ہوگا مگر یہ کہ انکو لعنت کریگا اور جو شخص زن نامحرم سے باتین کرے
بعوض ہر کلمہ کے ہزار برس دوزخ میں قید ہوگا اور اگر عورت اپنے شوہر سے
اطاعت کرے گناہ اسکا مثل گناہ مرد کے ہے اور اگر عورت نامحرم پر نگاہ کرے [illegible]
ذمہ لکھا جاتا ہے اور جو کوئی اپنی آنکھ کو حرام نگاہ سے پر کرے خداے تعالی روز آخر انکو
آگ سے بھرے گا اور جو کوئی زن نامحرم سے اختلاط کرے [illegible] ساتھ آگ کی زنجیروں
باندھی جاتیں اور پھر آگ میں ڈالدیا جاوے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ فلان گروہ کے ساتھ تزویج کرو کہ مرد انکے صاحب غیرت ہیں اور عورتیں بھی
انکی صاحب عفت ہیں اور فلان گروہ سے تزویج نہ کرو کہ مرد انکے صاحب غیرت
نہیں اور عورتیں بھی انکی ایسی ہی ہیں اور جسکی نظر زن نامحرم پر پڑے اور نظر کو
اس سے پھیر لے ہنوز آنکھیں بند نہ کر چکا ہو کہ خداے تعالی اسکو ایمان عطا کرے
کہ لذت اسکی پاوے اور حور العین کو اسکے واسطے تزویج کرے اور جو کوئی اختلاط کرے عورت سے

یا مروت کوئی فریضہ و نافلہ اُسکا قبول نہیں ہوتا اور جب محشر میں آئیگا تو اُسکی بدبو سے
اہل محشر ایذا پاوینگے اور وہ شخص کافر ہی اور استبرق و حریر بہشت پر نہ بیٹھیگا اور فاعل
و مفعول دونوں کا یہی حکم ہی - مروی ہی کہ جو شخص مدد کسی جراحت کی کر سکتا ہی اور نکرے
تو ایسا ہی کہ اُسنے خود زخم لگایا - اور جو کوئی کسی شخص کو ناحق مار ڈالے ایسا ہی کہ تمام خلق
کو مار ڈالا ہوا اور جزا اُسکی جہنم ہی اور خدا تعالی مقتول کو تمام گناہوں سے پاک کرتا
ہی اور گناہ اُسکے قاتل کے ذمے لکھے جاتے ہیں اور سرکش ترین مردم خدا سے وہ شخص
ہی جو کسی کو ناحق قتل کرے یا مارے اور اگر اہل سموات و ارض کسی مسلمان کے
قتل میں شریک ہوں اور اسپر راضی ہوں خدا تعالی سب کو منہ کے بل جہنم میں
گرائیگا اور جو کوئی ایک کلمے سے اعانت قتل مومن میں کرے قیامت میں مقتول مطالبہ
اپنے خون کا اُس سے کریگا اور جو شخص کسی مومن کے ساتھ اُسکی حاجت برلانے میں
رفاقت کرے مگر اُسکی نیکی نہ چاہے تو ایسا ہی کہ خدا تعالی و رسول خدا صلعم
و ائمہ ہدی علیہم السلام سے خیانت کی اور خدا تعالی و رسول خدا صلعم و ائمہ ہدی
علیہم السلام اُسکے ساتھ مخاصمت کرینگے اور جو کوئی مومن کا کوئی کام کرے اور اُسکو
ضائع کرے تو خداوند عالم اُس شخص کو ضائع کریگا اور جو شخص والی و امیر ایک جماعت
کا ہو اور درمیان اُنکے عدل نکرے قیامت کے دن سر اور ہاتھ اور پاؤں بندھا ہوا محشر
میں آویگا اور جو حاکم رعایا کے دروازے سے منہ چھپاوے خدا تعالی قیامت میں اُس
اور اسکی حاجت سے اعراض کریگا اور اگر اُنکی کارسازی میں سستی کرے تو ایسا ہی
کہ خیانت کی اور اگر بابت ظلم کے درمیان اُنکے تقویت سلطین کی ہو اور وہ
شخص جہنم میں داخل ہوگا - اور بادشاہ دنیا کا ظالم ہی کہ جس نے رعیت کے ساتھ عدالت
نہ کی ہو اور وہ مالدار جو حق مال کا ادا نکرے اور وہ فقیر کہ فاجر ہو اور جو کسی پر ظلم کرے اللہ تعالی
اُسکو بعوض اُس ظلم کے اُسکی جان و مال و اولاد یا اولاد کی اولاد کے ساتھ مواخذہ کریگا

ف ۱ بیان قتل ۱۲

ف ۲ عدالت و ظلم کرنا والی ملک و امیر کا رعایا پر ۱۲

اور ظلم کرنا دنیا مین ایک ظلمات ہی دنیا و آخرت مین اور صراط پر ایک پل ہی کہ کوئی شخص
مظلمہ وار اسپر سے گذر نکریگا اور جو کوئی کسی مال کو ظلم و غصب سے لیوے اللہ تعالی
اُس سے روے رحمت پھیر لیتا ہی اور کوئی طاعت و حسنہ اُسکا قبول نہین فرماتا اور
وہ اُسکے نامہ عمل مین ثبت نہین کیا جاتا ہی جب تک کہ توبہ نکرے اور جو کوئی اعانت کسی ظالم
کی کرے ایسا ہی کہ اُسکے گناہ دیوان مین تحریر کیا ہوا اور اُسکے ساتھ محشور ہوگا یہانتک کہ وہ دوات
اُسکی دوات مین ڈالے یا کوئی تحریر اُسکی کرے اور جو شخص کہ ظالم پر راضی ہو وہ مثل ظالم
کے ہی خداے تعالی نے ایک بادشاہ جبار کے زمانہ مین ایک پیغمبر کو وحی بھیجی کہ اس بادشاہ
سے کہو کہ مین نے تجکو اسواسطے بادشاہ نہین کیا ہی کہ تو خون ناحق کرے اور مال لوگونکا لیوے
بلکہ ملک تجکو دیا مین نے اسواسطے کہ مظلومون کا انصاف کرے مین اُنکے مظلمہ سے درگذر
نکرونگا اگرچہ کافر ہوون اور جو کوئی کسی بادشاہ ظالم کو ظلم کی دلالت کرے یا
[illegible] ظالم کو ظلم پر آمادہ کرے پس وہ شخص دوزخ مین ہامان کے پاس ہوگا اور
جو کوئی [illegible] کسی ظالم کا قصد نکرتا ہو اُسکو [illegible] اُسکے گناہ بخشے جاتے
ہین اور جو کوئی نیکی کرے ظالمین کے پاس بیٹھے اور اُنکی دلائیں کرے خدا [illegible] ظالم
سے دور رہوا اور حقیقتا آتش دوزخ نزدیک تر ہو خدا سے دور رہوا اور خداے تعالی
پرہیزگاری کو اُسکے دل سے باہر نکال ہوئے اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ
حق ہی خدا پر ظالم پر کہ [illegible] آخرت مین یا ایسے شخص کا رفیق کرے جسکے ساتھ سے
زندگانی بسر کی ہو اور [illegible] ظالمون کے مددگار قیامت مین [illegible]
مین ہونگے تا [illegible] خداے تعالی [illegible] کر حکم کرے اور جو کوئی کسی طمع سے
کسی صاحب سلطنت کی خدمت مین طمع کی رو سے کسی شخص کی مذمت کرے قیامت
مین اُسکا رفیق ہوا اور جو کوئی کسی صاحب سلطنت یا دولت یا کسی اور صاحب دین
کے آگے طمع کے واسطے تذلل و افتادگی کرے خداے تعالی اُسکو ذلیل گردانے اور

برکت اس میں سے اٹھالے اور اگر اس مال سے جو بطور ربا لیا ہو ہاتھ آیا ہو حج کو جائے
یا غلام خرید کر کے آزاد کرے یا کوئی اور امر خیر کرے تو اجر نہ پاوے گا اور ائمہ طاہرین علیہم السلام
سے منقول ہے کہ اگر [illegible] حلال [illegible]
[illegible]
[illegible] حلال ہوگا [illegible] امام جعفر صادق [illegible] مخالفت [illegible]
[illegible] مبتلا ہو کہ [illegible] اس کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ان کی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] دل میں [illegible]
[illegible] اور [illegible] کھینچیں گے
اور [illegible] ہوں گے جب [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
[illegible] حرارت [illegible]
زیادہ ہو [illegible] خدا سے تعالیٰ [illegible]
[illegible] گیا [illegible]
[illegible] ہو اور [illegible] گناہ [illegible] بہتر ہے
[illegible] عبادت [illegible] اور اگر ایسا ہوتا ہرگز [illegible] گناہ [illegible]
[illegible] امام [illegible] نے فرمایا کہ ایک عابد اور ایک فاسق مسجد میں گئے
[illegible] تو عابد فاسق تھا اور فاسق عابد تھا سو [illegible] عابد
[illegible] مغرور ہو گیا اور فاسق اپنی معصیت سے ترساں اور پشیمان تھا

اور استغفار کرتا تھا مروی ہے کہ جو کوئی اپنی عبادت پر مغرور ہو کوئی عمل اسکا مقبول
نہیں ہوتا مروی ہے کہ ابلیس نے اپنے گروہ سے کہا کہ حسد درمیان آدمیوں کے
ڈالو کہ شراب کے برابر ہے یعنی یہ کہ حاسد برابر ہے شراب خوار کے اور کوئی شخص حسد کسی
چیز پر نہیں کرتا مگر یہ کہ خدا تعالیٰ اسکو ذلیل کرتا ہے اور حسد ایمان کو جلا دیتا ہے جسطرح
آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے اور جسکے دل میں برابر دانہ رائی کے تعصب یعنی ہٹ دھرمی
ہو وہ کفار جاہلیت کے ساتھ محشور ہوگا اور بغض بھی اسی طرح ہے یعنی بغض بھی
ایمان کو دور کر دیتا ہے ایک دن کوئی شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے حضور
میں کہہ رہا تھا کہ میں فلان شخص ہوں عالی حسب ہوں اور درمیان اپنی قوم کے بزرگ
و عزیز ہوں فرمایا کیا تو افتخار حسب کا رکھتا ہے خدا تعالیٰ نے رتبہ بندوں کا بسبب
ایمان کے بلند کیا ہے اور کفار کو کفر میں ذلیل کیا ہے اور کسی کو کسی پر فضیلت نہیں ہے
مگر ساتھ تقویٰ و پرہیزگاری کے اور مروی ہے کہ نزدیک ترین صفات بکفر یہ ہے کہ
عیوب و خطا سے مومن کو یاد کرے اسواسطے کہ کسی دن اسکو آدمیوں پر ظاہر کرے
اور مکر بھی مثل اسی کے ہے اور مکار کی جگہ جہنم میں ہے اور مروی ہے کہ جو کوئی ڈھونڈے
عیوب مسلمین ہو خدا تعالیٰ اسکے عیوب کے درپے ہوتا ہے کہ اسکو رسوا کرے اور
مروی ہے کہ حضرت پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ ایک جماعت عیوب بسیار رکھتی تھی مگر چونکہ
عیوب مردم کے بیان کرنے سے وہ لوگ خاموش تھے پس خدا تعالیٰ نے لوگوں کو
انکے عیوب بیان کرنے سے خاموش کیا یہانتک کہ وہ لوگ دنیا سے گئے اور عیب انکا
لوگوں میں مذکور نہوا اور دوسری جماعت جسمیں کوئی عیب نہ تھا اس جماعت نے
عیب گوئی آدمیوں کی کی پس خدا تعالیٰ نے چند عیب انکے ظاہر فرمائے کہ آدمیوں
کی زبان پر آئے یہانتک کہ وہ دنیا سے گئے اور جو کوئی برائی و معصیت کسی کی افشا
کرے ایسا ہے کہ گویا خود اسکا ارتکاب کیا اور جو کوئی کسی مومن کو کوئی عیب لگا کے دنیا سے

نہ جائے جب تک کہ خود اس عیب میں مبتلا نہو اور خدائے تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسکو رسوا
کرے اور مروی ہے کہ مومن نور عظمت و جلال خدا سے پیدا ہوا ہے جو کوئی مومن پر طعن کرے
گویا اس نے خدا پر طعن کیا اور وہ شخص شریک شیطان ہوا اور دوسری روایت میں ہے کہ جو
کوئی مومن پر طعن کرے وہ شخص بدترین بدبخت مرے اور جو کوئی مومن کی نسبت
ایسے امر کی روایت کرے کہ باعث خفت کا ہو اور مومنوں کی نگاہوں میں ہیں خدائے تعالیٰ
اس شخص کو اپنی ولایت سے باہر کرکے ولایت شیطان میں کریگا اور شیطان بھی
اسکو قبول نکریگا اور جو کوئی مومن کی غیبت کرے ایسا ہے کہ گوشت اسکی مردہ کا کھایا ہو
اور قیامت میں غیبت کرنے والوں کے منہ میں بدبو آئیگی ایسی کہ تمام اہل محشر ایذا پائینگے
اور غیبت کنندہ ان لوگوں میں سے ہے جنپر خدا نے لعنت کی ہے اور جو شخص چاہے کہ غیبت
درمیان مومنین کے شائع ہو وہ شخص عذاب الیم سے معذب ہوگا اور جو شخص کہ غیبت
مومنین کی سنے اور اسکی اعانت پر قادر ہو اور اعانت نکرے تو خدائے تعالیٰ اس
شخص کو دنیا و آخرت میں ذلیل کریگا اور گناہ اسکا غیبت کنندہ سے ستر درجہ زیادہ
ہے اور اگر غیبت کنندہ کی اعانت نہ کرے اور اسکو دفع کرے خدائے تعالیٰ ستر قسم
کی برائیاں دنیا و آخرت کی اس سے دفع کرے اور آگ سے اسکو آزاد کرے اور
مروی ہے کہ بہشت حرام ہے اسپر جو مومن کی غیبت کرے اور سخن چینی کرے تاکہ درمیان
مردم کے فتنہ برپا ہو مروی ہے کہ فرشتے چار شخصوں کو جہنم میں لیجائینگے اور جہنم میں لائینگے
اور اہل جہنم انکے نالہ و فغان سے زاری کرینگے اور کہینگے کہ یہ کون لوگ ہیں کہ ہم کو
باوجود اس عذاب کے تکلیف دیتے ہیں پس فرشتے کہینگے کہ یہ شخص جو تابوت آتش
میں ہے یہ وہ ہے کہ ادائے حق مردم اسکی گردن پر رہے ہیں ادا نہیں کیا اور ارادہ
ادا کرنے کا بھی نہیں رکھتا تھا اور یہ شخص [illegible] اور یہ شخص [illegible]
[illegible] ہے [illegible] کرتا تھا اور یہ [illegible] ان [illegible]

یہ وہ شخص ہے کہ لوگوں کی باتیں بیان کیا کرتا تھا اور یہ شخص کہ جو اپنا گوشت کھاتا ہے یہ
وہ شخص ہے کہ غیبت کرتا تھا اور غیبت یہ ہے کہ ایسی صفت کو جو کسی شخص میں ہو اور
وہ شخص اُس صفت کو پوشیدہ رکھتا ہو کہ سب لوگ نہ جانتے ہوں اور کوئی اُس صفت
کو دیکھ کر سب پر ظاہر کرے تاکہ سب لوگ جان لیں یہ غیبت ہے اور جو شخص ایسی صفت
کو ظاہر کرے کہ وہ صفت اُس شخص میں نہو تو وہ بہتان ہے اور جو شخص کسی مومن یا مومنہ پر
بہتان کرے وہ اہل جہنم سے ہے مروی ہے کہ جو کوئی کسی حاکم کو کسی مومن پر غصہ دلائے اگر
اور اُس حاکم سے اُس مومن کو ضرر نہو اور نہ اُس مومن کو ضرر پہونچے تو جزا اُسکی جہنم ہے
اور اگر اُس مومن کو اُس حاکم سے ضرر پہونچے تو وہ شخص فرعون و آل فرعون کے ساتھ
جہنم میں ہوگا اور جو کوئی تازیانہ مومن پر مارے خدائے تعالی تازیانہ آتش اُسپر ماریگا
اور اگر کوئی شخص مومن کے طمانچہ مارے روز قیامت جمیع اعضا جدا جدا ہو کر وہ شخص
زنجیر بگردن محشور ہوگا جب تک کہ جہنم میں جائیگا مگر یہ کہ توبہ کرے اور جو کوئی حق مومن
کا روکے اور بے عذر تاخیر کرے برکت رزق اُسپر حرام ہوتی ہے اور ہر ایک دن کی تاخیر ہو
مثل وزر عشار ظالم کے اُسپر گناہ لکھے جاتے ہیں اور اُسکو قیامت میں پانسو سال تک کھڑا
رکھیں گے کہ دریا اُسکے پسینہ کے جاری ہو جائینگے اور منادی ندا کریگا کہ یہ وہ ظالم
کہ حق مومن کو اُسنے روکا تھا چالیس روز تک اُسکو توبیخ کر کے پھر آتش جہنم میں اُسکو ڈالینگے
اور مروی ہے کہ جو کوئی ارادہ ادائے قرض کا نرکھتا ہو وہ شخص مثل چور اور لٹیرے کے ہے
اور ایسا ہی ہے وہ شخص جو ترک زکوٰۃ کرے اور جو مہر عورت کا نہ دے اور بعد مرنے کے
اپنے [illegible] لیجاوے اور مروی ہے کہ جو کوئی نیت ادائے قرض کی رکھتا ہو خدائے تعالی اُسپر
ایک فرشتہ موکل فرماتا ہے کہ محافظت اُسکی کرے اور اُسکی اعانت کرے اور اگر نیت اُسکی
ادائے دین میں کچھ کوتاہی کرتی ہے تو فرشتہ بھی بقدر اُسکے اعانت میں کوتاہی کرتا ہے اور
جیسے کوئی راہ خدا میں مارا جاوے اور ایک قطرہ خون اُسکا گرے بس تمام ہوا۔

اسکے بخشے جاتے ہیں اور کفارہ سب گناہوں کا ہوتا ہے مگر قرض کا کفارہ نہیں مگر یا ن
یا اسکو ادا کرے یا صاحب مال معاف کر دے یا وہ قرضہ کوئی شخص اپنے ذمہ لے لے
اور یا صاحب مال راضی ہو جاوے حدیث میں آیا ہے کہ جو صاحب مال قرضہ لینے پر
راضی ہو جاوے تو اس صاحب مال پر پانی اور مچھلیاں اور زمین اور دریا سب صلوات
بھیجتے ہیں اور مروی ہے کہ خدائے تعالی نے فرمایا ہے کہ جو کوئی قسم ہماری دروغ کھائے
وہ شخص میری رحمت سے بے نصیب ہے اور سوائے خدا کے اور قسم کھانا جائز نہیں
اور یہ بھی واسطے ہر مطلب سہل کے اگرچہ سچا ہو قسم کھانا نہ چاہیے کہ موجب استخفاف ہے
جناب باری تعالی کا اور مروی ہے کہ جو شخص اجیر یعنی مزدور کی اجرت کے دینے میں ظلم
کرے تو بہشت اس پر حرام ہوتی ہے اور جو کوئی مزدور کو نماز جمعہ پڑھنے نہ دے تو گناہ ترک
نماز جمعہ کا اس پر ہوتا ہے اور اگر مانع پڑھنے نماز جمعہ کا نہ ہو تو ثواب میں شریک ہوتا ہے اور
مزدور کی اجرت [illegible] کرنا چاہیے [illegible] کہ پسینا مزدور کا سوکھنے نہ پاوے
[illegible] پیشتر اجرت مزدوری کے
[illegible] اور اس باب میں تاکید بلیغ وارد ہوئی ہے اور مروی
ہے کہ جو کوئی ناحق گواہی دیوے وہ شخص منافقین کے ساتھ جہنم میں تمام درک اسفل میں
زبان سے لٹکایا جاویگا اور جو کوئی سچی گواہی کو چھپاوے خدائے تعالی درمیان اہل محشر
اسکا گوشت اسی کو کھلاوے گا اور زبان اپنی چباتا ہوا جہنم میں جاوے گا

فصل ۱۴۳ - فضائل حج و عمرہ

اہل بیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جو شخص حج و عمرہ بجا لاوے گناہان گزشتہ
سے بری ہوا اور گناہوں سے پاک ہو وے جیسا کہ طفل ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے لیکن بشرط ایمان
اور یہ بھی مروی ہے کہ حج کا ثواب بہشت ہے اور کفارہ گناہوں کا ہے جو شخص کہ مشغول
تہیہ اسباب حج کا ہوتا ہے واسطے جس کام کے وہ اپنے قدم کو اٹھاتا ہے

اور رکھتا ہے ایک حسنہ واسطے اسکے لکھا جاتا ہے اور دس گناہ محو ہوتے ہیں اور دس
درجے بلند ہوتے ہیں جس وقت تک کہ تمام اسباب سے فارغ ہووے اور جب
سوار ہوتا ہے چوپایہ پر کہ ہر قدم جو اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے اسی قدر حسنات واسطے اسکے
لکھے جاتے ہیں اور گناہ محو ہوتے ہیں اور جب طواف خانۂ کعبہ اور سعی صفا و مروہ
کرتا ہے گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور رمی جمار
وغیرہ روز قیامت کا ذخیرہ ہوگا اور ہر سنگریزہ قیامت تک بخشش کے ہر پتھر کے بدلے خدا تعالیٰ ایک
نور عطا فرمائیگا اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جب لبیک کہتا ہے ہر لبیک پر ایک
حسنہ لکھا جاتا ہے اور دس گناہ محو ہوتے ہیں اور جب سات مرتبہ طواف کرتا ہے تو
خداے تعالیٰ اسکو ذخیرہ اسکی آخرت کا کرتا ہے اور حکم کرتا ہے کہ بعد اسکے اسپر عذاب نہ
کرے اور جب مقام ابراہیم میں دو رکعت نماز بجا لاتا ہے دو ہزار حج واسطے اسکے
لکھے جاتے ہیں اور جب سعی صفا و مروہ کرتا ہے تو ایسا ہے کہ ستر بندہ مومن آزاد
کیے اور جب وقوف عرفات بجا لاتا ہے اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جب رمی جمرات
کرتا ہے تو ہر حجرہ پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور جب قربانی کرتا ہے تو ہر قطرۂ خون پر ایک نیکی
لکھی جاتی ہے اور جب تمام مناسک سے فارغ ہوتا ہے تمام گناہوں سے پاک
ہو جاتا ہے اور چار مہینے تک اسکے گناہ اسپر نہیں لکھے جاتے مگر یہ کہ گناہ کبیرہ
کرے اور حاجی عمرہ گذار حجاج خدا ہیں اسکے مہمان رہتے ہیں اگر مر جائیں بہشت میں
جاتے ہیں اور اگر زندہ رہتے ہیں گناہ سے پاک ہوتے ہیں اور اگر دعا کرتے ہیں تو
خداے تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے اور جو سوال کرتا ہے عطا فرماتا ہے اور جو شفاعت کرتا
ہے قبول فرماتا ہے اور بالعموم ایک درہم کہ جو صرف کیا ہے ہزار درہم کا ثواب ہوتا
ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ اگر وقت جانے کے مر جائیں بخشے جاتے ہیں
اور اگر احرام باندھ کر مر جائیں لبیک کہتے ہوے محشور ہونگے اور ایسے ہی کے وقت

مرجائیں تمام گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور جو شخص جاتے ہیں یا آتے ہیں مرجاوے
وہشت عظیم سے روز قیامت بے خوف رہیگا اور یہ بھی مروی ہے کہ جو مومن ستر مرتبہ تلبیہ کہے
حق تعالیٰ ہزار فرشتوں کو گواہ کرتا ہے واسطے اسکے برأت نفاق و آتش جہنم سے اور جب حرم
میں پہونچتا ہے اور آخر کے غسل کرتا ہے اور کفش کو ہاتھ میں لیکر از روے تواضع کے
پا برہنہ داخل حرم ہوتا ہے تو حق تعالیٰ لاکھ نیکیاں واسطے اسکے ثبت فرماتا ہے اور
ہزار گناہ محو کرتا ہے اور لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور لاکھ حاجتیں اسکی برلاتا ہے اور جب
خشوع و تسلیم کیساتھ داخل مکہ معظمہ ہوتا ہے اسکے گناہوں کو خدا سے تعالیٰ
بخش دیتا ہے اور جب داخل مسجد الحرام ہوتا ہے اور نظر اسکی کعبہ پر پڑتی ہے تو حق تعالیٰ
اسکے گناہوں کو عفو فرماتا ہے اور اسکی حاجتیں برلاتا ہے اور جب [illegible] کرتا ہے
تو ملائکہ اسکے لیے شفاعت کرتے ہیں اور [illegible] فرماتا ہے
اور یہ بھی مروی ہے کہ اہل حج تین قسم [illegible]
تمام بخشے جاتے ہیں [illegible]
وہ کہ اہل و مال انکا محفوظ رہتا ہے [illegible] حج
انکا مقبول نہیں ہوتا اور جو شخص عرفات میں حاضر ہوتا ہے دعا [illegible]
ہے خواہ مومن ہو خواہ مخالف لیکن مومن کی دنیا و آخرت [illegible] کی دنیا
میں [illegible] عرفات بجا لاتا ہے [illegible]
[illegible] سے تمام بخشے جاتے ہیں اور ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے پوچھا کہ گناہ کس کا عظیم تر ہے فرمایا کہ جو شخص [illegible] حج بجا لاوے
اور بعد اسکے ایسا جانے یا شک رکھتا ہو کہ گناہ اسکے بخشے نہیں گئے اور جب اہل حج اپنی
اپنی منازل میں نزول کرتے ہیں منادی ندا کرتا ہے کہ اگر جانو تم کس کا [illegible]
آئے ہو یقین کرو کہ جو کچھ اس سفر میں تمنے صرف کیا ہے بالعوض اسکے تمام گناہ

تمہارے بخشے اور یہ بھی مروی ہے کہ ایک درہم افضل ہے دو ہزار درہم سے کہ
غیر حج میں وجوہ خیر سے صرف کیا جاوے اور کسی شخص نے جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں بہت مال رکھتا ہوں کوئی عمل مجھکو ایسا تعلیم فرمایئے
کہ اسکو بجالاؤں کہ اجر حج کا پاؤں فرمایا کہ اگر کوہ ابو قبیس تمام طلا کا ہو جاوے
اور سب راہ خدا میں صرف کر دے اجر حج کا نہ پائیگا اگر کوئی شخص بہ نیت خیر صالح و
نفقۂ مباح و پاکیزہ سے حج بجالاوے حق تعالی اسکے گناہوں کو بخشدیتا ہے اور خلق کو
اس سے راضی کرتا ہے اگر بہ نیت خالص اور نفقۂ مباح و پاکیزہ سے حج بجالاوے
اسکو افق اعلی میں گروہ انبیا اور صدیقین و شہدا و صالحین میں جگہ دیتا ہے اور یہ بھی
مروی ہے کہ اہل قبور خواہش کرتے ہیں کہ کاش عوض دنیا و مافیہا کے ہمکو ایک حج
ہو جاتا اور یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص چار حج بجالاوے فشار قبر سے بے خوف ہوتا ہے
اور جب مر جاوے جو حج کہ بجالایا ہے بہتر صورتوں سے اسکی قبر میں داخل ہونگے
اور روز قیامت تک نماز پڑھینگے اور انکی نماز کا ثواب سب اسکے لیے ہوگا اور ایک
رکعت اس نماز کی برابر ہے مقابل میں ہزار رکعت نماز کے اور اگر پانچ حج بجالاوے
تو خدا تعالی ہرگز اسپر عذاب نہ کریگا اور جو شخص حج بہت بجالاوے عوض میں ہر
حج کے ایک شہر بہشت میں واسطے اسکے تیار ہوگا اور ہر شہر میں قصرہا و غرفہا کے
ایسا کہ انمیں حوریں ہونگی اور ہر ایک حور کی خدمت میں تین سو کنیزیں ہونگی کہ انکے
حسن و جمال کو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہوگا اور جو شخص جس وقت حج سے مراجعت کرتا ہے
اور ارادہ کرتا ہے کہ پھر دوسری مرتبہ حج کرونگا عمر اسکی زیادہ ہوتی ہے اور اگر اسکا
ارادہ ہو کہ پھر نہ آؤنگا موت اسکی نزدیک اور عذاب اسکے لیے مہیا ہوتا ہے اور
حضرت امام جعفر صادق نے ایک شخص سے پوچھا کہ کس لیے اس سال حج نہیں کرتا ہے
اسنے عرض کیا کہ شغل عیال مانع ہے حضرت نے فرمایا کہ جب تو مر جائیگا تو کون انکا

نصیب ہوگا تکلیف ذریت پر قناعت کرو اور ہر سال انکو واسطے حج کے لاؤ مروی ہی کہ
اگر حج سے کسی کو روکے دنیا میں آفت سے ایمن نہوگا یا کوئی عقوبت آخرت میں اسکے
لیے مہیا ہوگی اور مروی ہی کہ جو شخص مستطیع ہو اور پانچ سال میں ایک مرتبہ حج نکرے
بے نصیب ہوگا اور جو شخص بسبب کسی حاجت کے حوائج دنیا سے حج کو ترک کرے اہل حج
مناسک سے فارغ ہونگے اور ہنوز اسکی حاجت پوری نہوگی اور کوئی شخص حج سے
باز نہیں رہتا مگر بسبب اس گناہ کے کہ اسنے کیا ہی جس شخص نے حجۃ الاسلام نہیں کیا
بے ضرورت عظیم یا کسی مرض یا کسی بادشاہ کے روکنے سے پس جب مرجائیگا یہود یا
نصرانی محشور ہوگا اور ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ ایک
مرد نے مجھ سے مشورہ حج کا کیا میں نے کہا کہ تو پریشان ہی اور تجھ پر دشوار ہی اور
اسکا مانع ہوا فرمایا کہ تو ایک سال کی بیماری کا منتظر رہ پس میں ایک سال بیمار رہا

فصل ۲۳۲ - فضائل نیابت حج و عمرہ و زیارات

اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہی کہ جو شخص کسی دوسرے شخص کے لیے بطور حج
کرے تو دونوں حج کا ثواب پاتا ہی اور اگر اجرت لے تو ثواب نو حج کا اسکے لیے ہوتا ہی اور
ایک حج کا ثواب صاحب مال کو ہوتا ہی اور دوسری روایت میں آیا ہی کہ اسکا اور اسکے
والدین اور اسکی اولاد اور اسکے برادر اور خواہر اور عمو اور عمہ و خالہ کے سب گناہ بخشے جاتے
ہیں اور یہ بھی مروی ہی کہ اگر ہزار شخص کو اپنے ساتھ شریک کرے تو ہر ایک کو انمیں سے
ثواب حج کا ہوتا ہی بغیر اسکے کہ اسکے حج سے ثواب کم ہووے اور اسکو ان ثوابوں کا احسان
علیحدہ ہوگا اور ایسا ہی ہی اگر زیارت کو تبرعاً کرے یا کسی شخص کو شریک کرے اور بعد
فراغ حج یا زیارت کے کہے اَللّٰهُمَّ اَشْرِكْ فِي حَجَّتِي وَنُسُكِي وَصَلَوٰتِي
اور اگر زیارت آنحضرات علیہم السلام کی ہو تو کہے فِي زِيَارَتِي اَبِي وَاُمِّي وَفُلَانًا
یعنی بجای فلان جس شخص کا نام چاہیے لیوے اور کہے وَجَمِيعَ اَهْلِ بَلَدِي حُرِّهِمْ وَ

عَلَيْهِمْ وَابْصَرُهُمْ اَسْوَدَّ هُمْ وَتَجِيْءُ مُبَلِّغِيْهِمْ اور اگر نیابت حج یا طواف کرے کہے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ حَجَّتِیْ یَا طَوَافِیْ وَصَلٰوتِیْ عَنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ

اس جگہ نام جس کسیکا چاہیے لیوے

فصل ۲۳۳ - فضائل زیارت جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص زیارت کرے میری بروز قیامت میرے ہمسایہ میں رہیگا اور میری شفاعت اسپر واجب ہو گی اور جس شخص پر میری شفاعت واجب ہو گی اسپر بہشت واجب ہو گا اور جو شخص مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں مرجائیگا وہ شخص حساب سے امین رہیگا اور جو شخص کہ بعد وفات کے میری زیارت کرے ایسا ہے کہ میرے ساتھ ہجرت کی - اگر میری زیارت کے لیے بعدم استطاعت نہ پہونچ سکے مجھ پر سلام بھیجے اور یہ بھی آں حضرت سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسینؑ سے فرمایا کہ اے فرزند جو شخص کہ ہماری یا تمہاری یا تمہارے باپ کی زیارت کرے مجھ پر لازم ہے کہ بروز قیامت اسکی زیارت کروں اور اسکو گناہوں سے پاک کروں اور بہشت اسکے لیے واجب ہو اور دوسری روایت میں فرمایا کہ اسکو اہوال و شدائد قیامت سے رہا کرونگا اور بہشت میں اپنا رفیق کرونگا اور یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرے ایسا ہے کہ اس شخص نے عرش پر خدا کی زیارت کی

فصل ۲۳۴ - فضائل زیارت اہلبیت طاہرین علیہم السلام

مروی ہے کہ ہر امام کے لیے شیعوں کی گردن پر ایک عہد ہے منجملہ اسکے آں حضرات کی قبور کی زیارت کا عہد ہے پس جو شخص کسی معصوم کی جمیع اہلبیت علیہم السلام سے زیارت کریگا اور دو رکعت نماز اس روضہ میں بجالائیگا تو ایک حج مقبول کا ثواب پائے گا اور اگر چار رکعت نماز بجالائیگا تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب نامہ اعمال میں لکھا جائیگا

اور جناب رسالتمآب صلعم نے ولایت مآب علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا کہ
اے علی خدا نے تعالی نے تمہاری قبر اور تمہاری اولاد کی قبور کو مقامات بہشت سے قرار دیا ہے
اور اپنے خاص بندوں کے دل کو انکی طرف مائل کیا ہے کہ انکی محبت میں مشقتیں اٹھاتے ہیں
اے علی وہ ایسے لوگ ہیں کہ میں انکی شفاعت کرونگا اور حوض کوثر سے سیراب کرونگا اور
وہ لوگ ہمسایہ میرے ہیں بہشت علیین میں اور جو شخص تمہارے قبور کی تعمیر کریگا ایسا
ہے کہ بنا اسنے بیت المقدس میں اعانت حضرت سلیمان کی کی اور جو شخص تمہارے قبور کی
زیارت کرے برابر ہے ستر حج کے کہ بعد حجۃ الاسلام کے کیے ہوں اور گناہوں سے پاک ہوگا
مثل اسکے کہ شکم مادر سے پیدا ہوا ہو اور نعمت بہشت واسطے تمہارے دوستوں کے مہیا ہے
کہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھی اور کسی کان نے نہیں سنی اور کسی دل میں نہیں گذری اور جناب
فاطمہ علیہا السلام سے مروی ہے کہ فرمایا کہ جو شخص تین روز میرے پدر بزرگوار پر اور مجھ پر
سلام بھیجے ایام حیات میں یا بعد وفات کے لیے بہشت اسپر واجب ہے

فصل ۲۳۵ ۔ فضائل زیارت جناب ابو الائمۃ الطاہرین وصی جناب ختم المرسلین علی ابن ابیطالب

اہلبیت علیہم السلام سے مروی ہے کہ جو کوئی مومن جناب امیر علیہ السلام کی زیارت بجالاوے
خدا نے تعالی اسکے واسطے اجر شہید کا ثبت فرمائیگا اور گناہ گذشتہ و آئندہ اسکے
بخشیگا اور زمرۂ آمنین میں محشور ہوگا اور حساب اسپر آسان ہوگا اور جانے کے
وقت ملائکہ اسکا استقبال کرتے ہیں اور مراجعت کے وقت اسکی مشایعت کرتے ہیں
جبتک کہ اپنے گھر پہونچائیں اور اگر بیمار ہوتا ہے اسکی عیادت کرتے ہیں کسی نے خدمت حضرت
امام جعفر صادق میں عرض کی کہ میں کوفے سے آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور جناب
امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کو نہیں گیا فرمایا کہ تو نے بہت برا کیا اگر تو میرے دوستوں
میں سے نہوتا تو میں تیری صورت نہ دیکھتا تو زیارت نہیں کرتا ہے ایسے شخص کی کہ خدا و انبیاء
و ملائکہ و مومنین جسکی زیارت کرتے ہیں مروی ہے کہ جو شخص پیادہ واسطے زیارت جناب

امیرؑ کے جاوے ہر قدم پر ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو شخص واسطے زیارت جناب امیرؑ کے جاوے تو ہر قدم پر ایک حج اور ایک عمرہ مقبول واسطے اسکے لکھا جاتا ہے اور خدائے تعالی آگ میں نہ لیجائیگا اُس قدم کو کہ جسپر اُن حضرت کی زیارت میں غبار پڑا ہو خواہ سوار ہو خواہ پیادہ

فصل ۲۳۶ - فضائل زیارت جناب امام حسین علیہ السلام

مروی ہے اہلبیت طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے کہ جو شخص زیارت جناب امام حسینؑ کی کرے اور انکو امام مفترض الطاعۃ جانے کمتر اجر اسکا یہ ہے کہ گناہان گذشتہ اور آئندہ اسکے سب بخشے جاتے ہیں اور زیارت اُن حضرت کی فرض ہے ہر مسلم پر جناب امام جعفر صادقؑ نے کسی شخص سے پوچھا کہ تو نے کتنے حج کیے ہیں اُسنے عرض کیا کہ سترہ حج کیے حضرت نے فرمایا کہ اگر تو بیس حج کرے تو حضرت امام حسینؑ کی ایک زیارت کے برابر ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ زیارت اُن حضرتؑ کی برابر ہے بیس حج و عمرہ کے دوسری روایت میں آیا ہے کہ زیارت اُن حضرتؑ کی برابر ہے پچیس حج کے اور بھی مروی ہے کہ جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زیارت اُن حضرتؑ کی مثل حج و عمرہ کے ہے اور اضعاف و مضاعف اسکے راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ مثل حج و عمرہ کے ہے فرمایا کہ شمار نہیں کر سکتے ہیں میں نے کہا کہ ہزار حج و عمرہ کے برابر ہے فرمایا کہ زیادہ تر بعد اسکے فرمایا کہ نعمت خدا کو ہر چند کہ تو شمار کرے وہ تمام نہیں ہوتی ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ زیارت اُن حضرت کی برابر ہے اسکے کہ ہزار بندے آزاد کرے تو اور ہزار گھوڑے مع زین و لجام راہ خدا میں واسطے جہاد کے بھیجے تو اور امان ہے مکان کے نیچے دبجانے اور ڈوبنے اور آگ میں جلجانے اور تمام آفات سے اور سبب درازی عمر اور زیادتی رزق کا ہے اور اُن حضرتؑ کی زیارت کے لیے جانے میں جو ایام گذرتے ہیں وہ عمر میں محسوب نہیں ہوتے اور اُن حضرت کی زیارت کا ترک کرنا سبب نقصان عمر و رزق کا ہے اور حضرت امام جعفر صادقؑ

نے فرمایا کہ جو شخص اُن حضرت کی زیارت کو ترک کرے اُسکی عمر میں تین سال کم ہو جاتے
ہیں اور اگر وہ شخص بہشت میں جائیگا تو آپکا مرتبہ مومنین سے پست تر ہوگا اور یہ بھی مروی ہے
کہ جو شخص اُن حضرت کی زیارت کو جاوے اور اُسکا مقصود نام و شہرت و فخر نہ ہو دنیا سے
تو گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے مثل پاک و صاف بچہ ہوئے کے جیسے کہ اور ہر قدم پر
کہ جو رکھا جاوے ایک حج کا اور ہر قدم پر کہ جو اُٹھایا جاوے ایک عمرہ کا ثواب اُسکے
نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اُسکی شفاعت پچاس گناہگاروں کے حق میں قبول ہوگی
اور کوئی چیز اُس روضہ میں خالی نہ جاویگا مگر یہ کہ خداے تعالیٰ عطا فرماویگا اور ایک
درہم جو شخص کہ اس راہ میں صرف کریگا دس ہزار درہم بہشت سے کہ اُسکے
عوض میں اور چار ہزار فرشتے خداے تعالیٰ عطا فرمائیگا اور دوسری روایت میں ہے ستر ہزار
فرشتے ژولیدہ مو غبار آلودہ کہ اُن حضرت کی قبر پر موکل ہیں گریان ہیں روز قیامت
تک جب کوئی شخص اُن جناب کی زیارت کو جاتا ہے تو وہ فرشتے اُسکی مشایعت کرتے
ہیں اور اگر بیمار ہوتا ہے تو اُس شخص کے لیے استغفار کرتے ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص
اُن حضرت کی زیارت کے واسطے جاتا ہے ہزار فرشتے اُسکے داہنے اور بائیں جانب
رفیق ہوتے ہیں اور خداے تعالیٰ ہزار حج و ہزار عمرہ کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں
ثبت فرماتا ہے کہ ساتھ پیغمبر یا وصی پیغمبر کے کیے ہوں اور یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص اُن حضرت
کی زیارت کا قصد کرتا ہے اہل آسمان ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور جب گھر سے
باہر آتا ہے خواہ پیادہ ہو خداے تعالیٰ چالیس ہزار فرشتوں کو موکل فرماتا ہے کہ اُسپر
صلوات بھیجیں جب تک کہ روضۂ مقدسہ میں پہونچے اور جب روضۂ مقدسہ میں
داخل ہووے اور کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ تا آخر
زیارت اور یہ زیارت اعمال ماہ شعبان میں مذکور ہو چکی ہے بعد اُسکے جانب قبر مقدس
روانہ ہووے تو جو قدم کہ رکھا جاوے اور اٹھایا جاوے ہر قدم پر یہ ثواب ہے کہ ۲۹

راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹا ہو بعد اسکے ہاتھ قبر مطہر پر رکھکر کہے اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ تا آخر بعد اسکے ایک طرف جا کر نماز میں مشغول ہووے
تو خدا تعالیٰ اور ملائکہ اسپر صلوات بھیجتے ہیں جب تک کہ فارغ ہو اور جو ایک رکعت
نماز اس روضۂ مقدسہ میں پڑھے تو خدا تعالیٰ ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار بندہ آزاد
کرنے اور ہزار مرتبہ پیغمبر مرسل کے ساتھ جہاد کرنے کا ثواب عطا فرماویگا اور جب
اس جگہ سے اٹھیگا تو ایک فرشتہ ندا کریگا کہ اے بندۂ مومن تجھکو خوشخبری ہو کہ تیرے سب
گناہ گذشتہ بخشے گئے اور اگر اس سال میں مر جاوے تو خدا تعالیٰ خود اپنے
دست قدرت سے اسکی روح قبض کرے اور جب اپنے گھر کو واپس آویگا تو فرشتے
اسکی رفاقت کرینگے اور اسپر صلوات بھیجینگے یہانتک کہ اپنے گھر کو پہونچے پھر اسکے
در خانہ پر مقام کرکے تسبیح اور تہلیل اور تقدیس خدا کرتے رہینگے جب تک کہ اسکی اجل
پہونچے تو ثواب اس سب عبادت کا اس شخص کے لیے ہوگا بعد اسکے اسکے غسل و کفن
دینے اور نماز پڑھنے میں حاضر ہونگے اور بعد دفن اسکی قبر پر مقیم ہونگے اور
ذکر الٰہی اور تسبیح و تقدیس کرتے رہینگے روز قیامت تک اور ثواب اسکا اسی میت
زائر کے لیے لکھا جائیگا اور یہ بھی روایت ہے کہ نماز فریضہ ان حضرت کی قبر مقدس کے
سامنے برابر ہے ایک حج کے اور نماز نافلہ برابر ہے عمرہ کے اور حدیث میں ہے کہ جو مومن
نہر فرات میں غسل کرے اور زیارت ان حضرت کی کرے تو ہر قدم پر ایک حج اور ایک
عمرہ کا ثواب اسکے لیے لکھا جاتا ہے

فصل ۲۳۴ ۔ فضائل زیارت جناب امام رضا علیہ السلام

مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام محمد تقی سے پوچھا کہ زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام
افضل ہے یا زیارت حضرت امام رضا کی فرمایا کہ زیارت میرے پدر کی افضل ہے کہ حضرت امام حسین کی
سب شخص زیارت کرتے ہیں اور میرے پدر کی زیارت سوا دوستوں اور شیعوں کے نہیں

مخصوص ہے اور مروی ہے کہ جو شخص اُن حضرت کی زیارت کرے اور اُنکی امامت کا معترف ہو
اُسکے گناہان گذشتہ و آئندہ بخشے جاتے ہیں اگرچہ بعدد ستارہاے آسمان و قطرہاے
باران و برگہاے درختان کے ہوں اور روز قیامت بیچ جناب رسالتمآب صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے منبر کے مقابل میں ایک منبر اُسکے لیے نصب کرینگے جب تک کہ
خداے تعالی حساب خلائق سے فارغ ہووے اور خود اُن حضرت نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ
میری تربت کی زیارت کرے ثواب لاکھ شہید اور ثواب لاکھ صدیق اور ثواب لاکھ حج اور
ثواب لاکھ جہاد کا خداے تعالی اُسکو عطا فرماتا ہے اور جب محشور ہوگا بہشت کے درجات
عالیہ میں ہمارا رفیق ہوگا اور میں اور میرے آبا اُسکے شفیع ہونگے اور جس شخص کے کہ
ہم شفیع ہوں وہ نجات پائیگا اگرچہ گناہ تمام جن و انس کے برابر رکھتا ہو اور یہ بھی آنحضرت
نے فرمایا کہ جو شخص کہ میری زیارت کرے بروز قیامت تین وقت میں اُسکی دستگیری
کرونگا اور اہوال و شدائد سے اُسکو رہا کرونگا اول اُس وقت کہ نامہاے اعمال چپ و راست
میں متفرق ہونگے اور اُس وقت کہ اعمال خلق کو میزان میں وزن کرینگے اور اُس وقت کہ
گناہگاروں کے قدم صراط پر لغزش کرینگے اور یہ بھی فرمایا کہ میری زیارت برابر ہے
ہزار حج و ہزار عمرہ کے راوی کہتا ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے میں نے از روے تعجب
کے پوچھا کہ ایسی حدیث کو آپکے پدر بزرگوار کی طرف سے روایت کریں فرمایا ہاں ہزار حج
کے برابر ہے واسطے اُس شخص کے کہ حق اُن حضرت کا پہچانے اور جانے کہ امام مفترض الطاعۃ
ہیں اور یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص اُن حضرت کی زیارت ایک شب اُس روضہ میں کرے
ایسا ہے کہ خدا کی عرش پر زیارت کی اور یہ بھی مروی ہے کہ ائمہ طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین
کے زائروں میں جو بہشت میں اُن بزرگواروں سے نزدیک ہیں وہ ہم صحبت ہونگے اور حضرت
امام رضاؑ کے زائرین ہیں [illegible] اور یہ بھی کہ جو شخص کہ اُن حضرت کے روضہ
مقدسہ میں [illegible] افضل ہوتا ہے [illegible] ہوگا اور جناب رسالتمآب

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فرزند میرا خراسان میں مدفون ہوگا کوئی مومن اسکی زیارت نہ کریگا مگر یہ کہ خدا ئے تعالی اسکے جسم پر آتش جہنم کو حرام کریگا اور بہشت اسکے لیے واجب کریگا اور کوئی محزون آن حضرت کی زیارت نہیں کرتا ہی مگر یہ کہ خدا ئے تعالی اسکی تکلیف کو راحت سے بدل دیتا ہی اور کوئی گنہگار آن حضرت کی زیارت نہیں کرتا ہی مگر یہ کہ گناہ اسکے بخشے جاتے ہیں اور جناب امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ فرزند میرا طوس میں شہید ہوگا جو شخص اسکی زیارت کریگا میں روز قیامت میں اسکا ہاتھ پکڑ کر داخل بہشت کرونگا اگرچہ اہل کبائر سے ہو اور جو شخص کوئی حاجت رکھتا ہو غسل کر کے آن حضرت کی زیارت کرے اور بالائے سر مبارک قبر مطہر دو رکعت نماز حاجت پڑھے اور قنوت میں اپنی حاجت کو طلب کرے تو دعا مستجاب ہوتی ہی اگرچہ اسنے معصیت قطع رحم کی ہو

فصل ۲۳۸ ۔ آداب و کیفیت زیارت اہلبیت طاہرین علیہم السلام

واضح ہو کہ اہلبیت علیہم السلام میں سے ہر ایک معصوم کی زیارت کے واسطے غسل کرنا مستحب ہی اور وقت غسل کرنے کے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي وَطَهِّرْ قَلْبِي وَاشْرَحْ صَدْرِي وَاَجْرِ عَلٰی قَلْبِي مَحَبَّتَكَ وَعَلٰی لِسَانِي مِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ وَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ قُوَّةَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لِاَمْرِكَ وَالِاتِّبَاعُ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَالشَّهَادَةُ عَلٰی جَمِيْعِ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِي طَهُوْرًا وَشِفَاءً وَنُوْرًا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور جامہ پاک پہننا اور عطر لگانا اور وقار و سکینہ کے ساتھ ذکر الٰہی و تسبیح و صلوات پڑھتا ہوا روضات مقدسات کی طرف متوجہ ہونا مستحب ہی لیکن جناب امام حسینؑ کی زیارت میں عطر نہ لگانا اور بند ہاے جامہ کھول دینا اور رلانے اور سر پیٹنے سے

اجتناب کرنا اور مصیبت زدوں کی ہیئت میں متوجہ ہونا سنت ہے اور جب وہ زیارت
مقدسات کے ابواب مطہرات پر پہونچے اول اس دعا سے اذن طلب کرے
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ نَبِیِّكَ

فصل ۲۳۹ - فضائل اماکن مقدسہ

اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے مروی ہے کہ جو شخص نظر کعبہ پر کرتا ہے اور ہمارے
حق کو پہچانتا ہے اسکے گناہ بخشے جاتے ہیں اور مہمات دنیا و آخرت خدائے تعالی
پورے کرتا ہے جبتک کہ نظر اسکی کعبہ پر رہتی ہے حسنہ واسطے اسکے لکھا جاتا ہے اور
گناہ محو ہوتا ہے اور خدائے تعالی کی حوالی کعبہ میں ایک سو بیس رحمتیں ہیں ساٹھ رحمتیں
طواف کرنے والوں کے لیے اور چالیس نماز گذاروں کے لیے اور بیس نگاہ کرنیوالوں
کے لیے اور جو کوئی شخص ایک حج میں مر جائے خدائے تعالی حساب اس سے نہ لیگا
اور اگر حرم کعبہ میں مر جائے فزع اکبر سے بے خوف رہیگا اور ایک مرتبہ سبحان اللہ
مکہ معظمہ میں کہنا افضل ہے عراق کے تمام خراج سے کہ راہ خدا میں صرف کریں اور
جو شخص مکہ معظمہ میں قرآن مجید ختم کرے دنیا سے نہ جائیگا جبتک کہ اپنی جگہ بہشت میں
نہ دیکھ لیگا اور مکہ معظمہ میں کسی چیز کا کھانا مثل اس روزہ کے ہے کہ جو روزہ دوسری جگہ
رکھا ہو اور ایک روز کا روزہ مکہ معظمہ کا مثل ایک سال کے روزوں کے ہے کہ جو
دوسری جگہ رکھے ہوں اور جو شخص ایک سال تک مکہ معظمہ کا ہو رہے اسکی اور
اسکے اہلبیت کی اور اس شخص کی کہ جس شخص نے اسکے لیے استغفار کیا ہو اور قبیلہ
اور ہمسایہ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور جو شخص مکہ معظمہ میں بیمار ہو کر مرے
ایسا ہے کہ راہ خدا میں اپنے خون میں لوٹا ہو اور ایک نماز مکہ معظمہ میں برابر ہزار نماز کے
اور ایک درہم صدقہ کا برابر لاکھ درہم کے اور جو شخص کہ ایک نماز مکہ معظمہ میں ادا
کرے اسکی نمازہائے گذشتہ و آئندہ وقت اجل تک سب مقبول ہو جاتی ہیں اور

جیسا کہ خانہ کعبہ سے نزدیک تر ہے افضل ہے [illegible] اور پیغمبروں
روایت میں ہزار انبیاء نے نماز ادا کی ہے جو شخص کہ وہاں دو رکعت نماز پڑھے برابر ہزار سال
کی عبادت کے اور سو مرتبہ سبحان اللہ کہنا برابر ہے وہاں ایک بندہ آزاد کرنے کے
اور سو مرتبہ اللہ اکبر کہنا اور سو مرتبہ الحمد للہ کہنا برابر ہے عراق عجم و عراق عرب کے کہ
راہ خدا میں صدقہ دیویں اور ایک نماز مسجد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ منورہ میں
برابر ہے دس ہزار نماز کے اور ایک درہم صدقہ کا برابر ہے دس ہزار درہم کے اور
دو رکعت مسجد قبا میں برابر ہے ایک عمرہ کے اور مسجد کوفہ میں ہزار انبیاء اور ہزار اوصیاء
نے نماز ادا کی ہے ایک نماز فریضہ اس جگہ برابر ہے ہزار نماز اور ایک حج کے اور ایک
نماز نافلہ اس جگہ برابر ہے پانسو نماز اور ایک عمرہ کے اور اس جگہ بیٹھنا بے ذکر
و تلاوت کے عبادت ہے اور مسجد سہلہ میں پیغمبر اور وصی نے نماز ادا کی ہے اور خانہ
حضرت ابراہیم اور خضر و ادریس اسی مسجد میں ہے اور ایک پتھر ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام
کی خاک اسی جگہ سے اٹھائی ہے جو شخص کہ اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے اور دعا
کرے خدا سے تو البتہ اس کا غم [illegible] ہو جائے

فصل ۲۷۰ - فضائل زیارت قبور مطہرین و صلحاء مومنین

جمال الصالحین میں [illegible] امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص امام زادہ
عبد العظیم کی مقام ری میں زیارت کرے [illegible] امام حسین کی زیارت کی
اور [illegible] زیارت کرے [illegible]
[illegible]
صلحاء [illegible] کی زیارت کرے [illegible] زیارت کا ثواب [illegible]

فصل ۲۷۱ - بیان فضائل مرثیہ

[illegible] صاحب [illegible] رحمۃ اللہ [illegible]

اور اسپر صبر کرنے کا ثواب بہت ہے منقول ہے اہلبیت عصمت علیہم السلام سے کہ جب خدا تعالی
بندہ پر مہربان ہوتا ہے تین چیزوں میں سے ایک چیز اسکو تحفہ بھیجتا ہے یا درد سر یا تپ یا درد
چشم اور ایک شب کے درد سر میں گناہ صغیرہ و کبیرہ زائل ہو جاتے ہیں بلکہ حدیث میں
وارد ہے کہ جب تک مرد مومن بیمار رہتا ہے بائیں ہاتھ کا فرشتہ گناہ اسکے نہیں
لکھتا اور سیدھے ہاتھ کا فرشتہ وہ سب اعمال خیر لکھتا ہے جو حالت صحت میں کیے
ہوں اگرچہ مرض میں بجا نہ لایا ہو منقول ہے کہ تپ ایک شب کی ستر برس کی عبادت کے
برابر ہے راوی نے عرض کیا اگر اس سن کو آدمی نہ پہونچا ہو فرمایا اسکے والدین کے لیے
ثواب لکھا جاتا ہے عرض کیا اگر شمول والدین بھی ستر برس کو نہ پہونچے ہوں فرمایا کہ
اقربا کو شامل کرکے اتنا ثواب لکھا جاتا ہے عرض کیا اگر شمول بھی [illegible] سے
نہ ہوتے ہوں فرمایا کہ ہمسایوں کے لیے لکھا جاتا ہے اور گویا حاصل سوال یہ ہے کہ ثواب
عبادت البتہ کفارہ گناہوں کا ہے اور ممکن ہے کہ عمر انسان کی ستر برس سے کم ہو پس گناہ
ہیں کہاں جو محو ہونگے امام علیہ السلام نے صراحت فرمائی کہ اشخاص مذکورہ کو ثواب کا
شمول اس حد کی تکمیل تک گناہوں کی بخشش کے لیے کیا جائیگا منقول ہے کہ بندہ
کے لیے ایک رتبہ خدا کے نزدیک ہے کہ اس رتبہ تک نہیں پہونچ سکتا مگر دو سبب سے
یا تلف ہونے مال کے یا بدن کے کسی عارضہ کے ہونے سے منقول ہے کہ اگر کسی کو ایک
شب تپ [illegible] کسی [illegible] ساٹھ برس کی عبادت کا ثواب
اسکے لیے لکھا جاتا ہے [illegible] میں مبتلا ہوں کہ کوئی نہ ہوگا اور یہ
[illegible] میں گرفتار رہا [illegible] نہیں ہے بلکہ بعض احادیث میں وارد ہوا ہے
[illegible] شکوہ [illegible] کہ [illegible] شکوہ ہے اور غیر مومن سے شکوہ کرنا خدا کی
شکایت [illegible] مومن سے شکوہ مرض کرنا برا نہیں خصوصاً جبکہ التماس دعا مقصود ہو
اور منقول ہے کہ ایک شب کا [illegible] بیماری کا گناہ ایک سال کی عبادت کے برابر ہے اور [illegible]

مومن مین سُبحان اللّٰہ اور ہر بار مین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہنے کا ثواب ہوتا ہی اور ہوتا
اُسکا عبادت اور کروڑوں برس راہ خدا مین جہاد کرنیکا ویسے کرنے والوں کی طرح بہشت
کے بیچ راوی کہتا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق کے ساتھ تھا ایک مومن بھائی حضرت کی
عیادت کو گیا وہ شخص شدت مرض سے آہ آہ کرتا تھا مین نے کہا کہ ذکر خدا کرتا جا اور خدا سے
مدد طلب کر حضرت نے فرمایا کہ آہ خدا کے ناموں سے ایک نام ہے کہنے والا گویا خدا سے
مدد چاہتا ہی اور انھین حضرت سے منقول ہی کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ جس بندہ کو مین
کسی بلا مین مبتلا کرون اور وہ عیادت کرنے والوں سے شکایت نکرے اسکو چھپائے مین
اُسکے گوشت کو بہتر گوشت سے اور خون کو بہتر خون سے بدل دیتا ہوں اور
جو زندہ رہا تو گناہ اسکے ہمراہ باقی نہیں رکھتا اور جو مرگیا تو اپنی رحمت مین داخل کر دیتا ہوں
اور وہ بھی حضرت فرماتے ہین کہ بیماری ایک دن کی کفارہ گناہ ایک سال کا ہی اور روایت ہی
کہ داود علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کو حق تعالی نے وحی فرمائی کہ اے داود البتہ مین اپنے بندہ
کو بیمار کرتا ہوں اور اسکا نماز روزہ قبول کرتا ہوں اور جبکہ مجکو حالت بیماری مین پکارتا ہی
تو اسکی آواز نماز گذاروں کی آواز سے مجکو محبوب تر ہی

فصل ۴۲ در فضیلت و ثواب عیادت مریض و برلانے حاجت مین

واضح ہو کہ جناب شیخ صاحب علی اللہ مقامہ اپنی کتاب مین زیب رقم فرماتے ہین کہ مومن بیمار کو
کا ثواب بہت ہی ازانجملہ حدیث مین وارد ہی کہ حق سبحانہ تعالی قیامت کے دن بندہ سے فرمائیگا
کہ تجکو کیا ہوا تھا کہ مین بیمار ہوا اور میری عیادت تو نے نہ کی اور مجکو بھوک و پیاس مین کھانا
پانی نہ دیا بندہ عرض کریگا کہ پروردگارا تو منزہ ہی ان امور سے ارشاد ہوگا کہ
قسم مجکو اپنی عزت و جلال کی اگر تو اپنے برادر مومن کی عیادت کرتا یا اسکو کھانا پانی
دیتا تو مجکو ضرور اسکے پاس پاتا اور مین تیری حاجت کا ذمہ دار ہوتا اور سلوک کرنا ساتھ
بندہ مومن کے اور مین خداوند رحیم ہوں اور جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہی کہ جو کوئی

عیادت اور زیارت کرے اسکا اپنے برادر مومن کی راہ خدا میں منادی کرتا ہے اسکو آسمان سے [illegible]
کہ پاکیزہ ہوا تو اور پاکیزہ ہے چلنا تیرا اور چلنے کی جگہ تحقیق کہ تونے جگہ پائی بہشت میں
اور جو کوئی عیادت کرے بیمار کی اسکے واسطے جب تک گھر کو پھرے ہر قدم [illegible] لکھا جاتا ہے کہ ستر ہزار ملک قبر میں اسکی زیارت کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اسکے واسطے
قیامت تک اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی سعی کرے [illegible]
میں گناہوں سے ایسا باہر آتا ہے کہ شکم مادر سے پیدا ہوا خواہ وہ حاجت برآئے یا نہ
برآئے ایک مرد نے انصار میں سے عرض کیا کہ [illegible]
رسول خدا صلعم اگر وہ بیمار اسکے اہل و عیال میں [illegible]
جبکہ سعی کرے اسکی حاجت میں فرمایا ہاں بلکہ بہتر اور [illegible]
میں صرف کرے تاکہ مبعوث ہو ساتھ [illegible]
گذرے اور بیمار کو چاہیے کہ برادران مومن [illegible]
پائیں اور بیمار کو بھی ثواب ہو کہ سبب ثواب [illegible]
۱۴ برادران مومن کو اذن عیادت دے اسواسطے کہ کوئی [illegible]
دعا قبول ہوتی ہے اور چاہیے کہ وہ بھی [illegible]
قبول ہوتی ہے اور [illegible]
[illegible]
عیادت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مومن کو مصیبت مال یا جسم یا اطفال میں مبتلا کرون اور اسپر وہ صبر کرے تو مجکو حیا آتی ہے
کہ اسکا اعمالنامہ کھولون اور اسکے اعمال کو تولون دوسرے شکوہ نہ کرنا جیسا کہ گذرا
تیسرے پوشیدہ رکھنا بیماری کا حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جسکو کوئی
درد لاحق ہوا اور تین دن تک اسکو لوگون سے چھپا رکھے اور خدا کا شکر کرے
واجب ہے خدا پر کہ اسکو عافیت بخشے اس درد سے چوتھے تعجیل نہ کرنا رجوع میں
طرف اطبا کے مگر جبکہ امید معالجہ در رفع مرض ہو اور رجوع کرنے سے مفر ہو بلکہ بعض
احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی صحیح المزاج ہوا اور صحت اسکی غالب ہو مرض پر ہیں
اگر وہ دوا کرے اور مرجاوے تو میں اس سے بری ہوں پانچوین مریض کو پرہیز
کرنا اس شی سے جس میں امید نفع ہو اور [illegible] سلامتی [illegible] واسطے کہ حدیث
میں وارد ہے کہ کوئی چیز زیادہ نافع نہیں پرہیز سے اور جناب شیخ [illegible] اعلی اللہ مقامہ
نے چند امور نسبت مریض فصل نفقہ میں تحریر فرمائے ہیں لہذا انکو اس جگہ لکھتا ہون وہ
یہ ہیں کہ مریض کو چاہیے کہ توبہ کرے اور وصیت کرے واجبات صوم و صلوات و خمس
اور زکوٰۃ و مظالم یعنی لوگون کا مال وغیرہ جو اسکے ذمہ ہو مشغول ہو کوئی اور دیگر حقوق کے
اسواسطے کہ حدیثون میں وارد ہے کہ وصیت حق ہے اوپر مسلمانون کے بلکہ وارد ہے کہ کوئی بیمار
نہیں مگر یہ کہ وقت مرگ اسکے کان کھل جاتے ہیں اور آنکھیں بینا ہوتی ہیں اور عقل کامل
ہوتی ہے تاکہ وصیت کرے اور اس حالت کو راحۃ الموت کہتے ہیں اور اسکا عمل فرمانا
[illegible] وصیت کرے یا نکرے [illegible]
[illegible] کے واسطے جو حقدار ہون اور مریض پر لازم ہے کہ [illegible]
[illegible] مومنین کو اپنی بیماری کا تاکہ اسکے لیے دعا کرین [illegible]
کے پاس زیادہ [illegible] اسکی رغبت سے اور عیادت [illegible]
حال [illegible] نہین بلکہ اسکے پاس ہو پہنچنا کافی ہے خواہ مال [illegible]

کہ عیادت کرنے والا ہاتھ بیمار پر رکھے اور ہاتھ وغیرہ کو تمام کرے تمام برکت اور چاہیے کہ عیادت کرنیوالا
کچھ خوشبو یا میوہ لیکر جاوے کیونکہ اس سے مریض کو انس و راحت ہو اور چاہیے کہ مریض کے
سامنے جا کر کوئی چیز نہ کہا سکے کہ ثواب عیادت بھی جاتا رہتا ہے اور عیادت کرنے والے کو
اختیار ہے کہ جس زبان سے چاہے مریض کے لیے دعا کرے اور مستحب ہے کہ یہ کہے
اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ بِشِفَائِکَ وَدَاوِہٖ بِدَوَائِکَ وَعَافِہٖ مِنْ بَلَائِکَ
اور مستحب ہے کہ مریض کے پاس اس قدر بیٹھے کہ عیادت مختصر کرے اور چاہیے کہ سورہ فاتحہ ستر بار
یا چالیس بار یا سات بار یا ایک بار مریض پر پڑھے کہ یہ سورہ موجب شفا ہے
باعث شفا ہے ہر مرض سے اگر ... مریض ... روایت ہے کہ یہ سورہ اگر
مردہ پر پڑھے تو زندہ ہو جائے اور ... شفا ہو ... کسی طرح شفا نہ ہوگی
اور چاہیے کہ ... مریض کو پلا دے

فصل ۳۴۴ ـ ہشتم فقیہ کا فصل بیماریاں

جاننا چاہیے کہ جناب شیخ صاحب اعلی اللہ مقامہ نے تحریر فرمایا ہے کہ فصل بیماریوں
اشخاص صحیح المزاج مستقیم کرتے ہیں زمانے ... میں ... فقیہ کرنے ...
بیماری کا رکھتے ہوں یا جواز ... لگانے کا واسطے رفع ... کے مشکل ہے کیونکہ بالفعل بچہ کو
تپ و آبلہ میں گرفتار کرتے ہیں تاکہ بعد کو زیادہ میں مبتلا نہ ہوں مگر یہ کہ صاحب اختیار و
ولی طفل اطمینان رکھتا ہو کہ باعث مرگ یا ہلاک نہ ہوگا اور بہتر کی قسم سے ہے
جواز فرار کا مہلکہ امراض سے اور فرار شیر درندہ و سانپ و بچھو سے اور مثل اس کے
چنانچہ حضرت امام موسی کاظم بن حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ راوی نے عرض کیا کہ
طاعون ایک شہر میں پڑتا ہے اور میں ایک شہر سے دوسرے شہر کو جاتا ہوں آیا جاؤں
فرمایا ہاں عرض کی کہ گاؤں میں ہو تو دوسرے گاؤں کو جاؤں فرمایا ہاں عرض کی کہ
اگر ایک گھر میں ہو تو دوسرے گھر میں جاؤں فرمایا ہاں راوی نے عرض کیا کہ

ہم نے سنا ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے طاعون و وبا کے خوف سے فرار کو منع فرمایا ہی فرمایا
کہ نہی مخصوص تھی اُس گروہ سے جو سرحد مسلمین میں مقابل مشرکین تھے اور فرار کرتے
تھے اور فراریوں سے اسکے سوا ضرر نہیں رکھتا اور حضرت سید سجاد سے سوال کیا کہ اہل طاعون
سے ہم بیزار ہوں اسواسطے کہ اس مرض سے لوگ معذب ہو چکے ہیں فرمایا کہ اگر وہ
گنہگار ہوں تو بیزار ہو خواہ مبتلائے طاعون ہوں یا نہوں اور اگر وہ لوگ فرمانبردار خدا
ہوں تو خدا بسبب طاعون اُنکو گناہوں سے پاک کرتا ہی اور نافرمانوں کو طاعون سے
معذب کرتا ہی دونوں تاثیریں رحمت و عذاب کی اس مرض سے ظاہر ہوتا ہی
خدا قادر و توانا ہی نسبت ہر چیز کے جو چاہتا ہی اسکو اثر بخشتا یا نہیں دیکھتے ہو تم کہ خدا نے
آفتاب کو روشنی اور [illegible] اور رنگ کے پختہ کرنیکی تاثیر دی ہی دنیا میں اور ایسے
ہی آفتاب سے نافرمانوں کو قیامت میں معذب کریگا انکی بد اعمالی دنیا اور گناہوں کے
سبب سے اور دو روایتوں میں وارد ہوا ہی کہ اگر ایک [illegible] میں طاعون کا مرض ظاہر ہو
تو اُس سے نہ بھاگے اور [illegible] کہ یہ ہی حکم شامل ہو [illegible] فرار کر کے
جواز میں بلکہ ہر مکان شریف کو یہ حکم شامل ہو کہ فرار وہاں سے روا نہیں ہی

فصل ۲۴۴ - احکام شہید

مولانا و مقتدانا جناب شیخ بہائی علیہ الرحمۃ [illegible] فرماتے ہیں کہ مراد شہید سے یہ ہی کہ جہاد
[illegible] راہ خدا میں کوئی شخص مارا جاوے اُسپر غسل و کفن لازم نہیں اور یہ جانتے ہیں کہ وارد
ہوئی ہیں [illegible] اُس شخص کے جو طاعون یا [illegible] یا [illegible] یا غارت [illegible] ہو سے یا
طلب علم [illegible] مر جاوے یا [illegible] گیا ہو یا [illegible] میں عورت مر گئی ہو یہ سب اگرچہ شہید ہیں
[illegible] اس سے یہ کہ ثواب شہید کا [illegible] ہیں نہ حکم شہید کا سقوط غسل و کفن وغیرہ
[illegible] شہید سے غسل ساقط ہونے کی کئی شرطیں ہیں اول یہ کہ شخص مسلمان
[illegible] اور لشکر اسلام میں ہو اگر معرکہ میں مقتول [illegible] امام [illegible]
[illegible] اور ملا نا

اور مارا گیا تو شہید نہیں ہے احکام شہید اس پر جاری نہونگے پھر شہید کہیں مارا گیا ہو
دوسرے یہ کہ بسبب جہاد کے مارا جاوے نہ بسبب بیماری وغیرہ کے ہاں اگر حالت
جہاد میں گھوڑوں سے پامال ہو جاوے یا گھوڑے سے گر کر مر جاوے یا کوئی مسلمان
لشکر اسلام دھوکے سے مار ڈالے یا دوسری طرح مثلاً آگ لگنے سے یا [illegible] گر
کر مر جائے پس حکم شہید رکھتا ہے تیسرے یہ کہ مسلمان یا بحکم مسلمان ہو مثل [illegible]
کے یا جہاد اس پر واجب ہو مثل دیوانہ کے اور زن و مرد [illegible] بالقتل [illegible] ہمراہ ہوں اور
مارے جائیں حکم شہید کا رکھتے ہیں لیکن کافر جو ہمراہ ہوں اور مارے جائیں وہ شہید
نہیں ہیں اگرچہ مسلمانوں کے معین ہوں اور ایسے ہی منافقین کہ ہمراہ مسلم کے
ہوں اور مارے جائیں چہارم یہ کہ جہاد باذن امام یا باذن نائب خاص امام ہو ہاں
اگر ہجوم لائیں کفار مسلمین پر بغرض قتل یا غارت کے اور خوف [illegible] اسلام کا ہو کہ
اسلام یا اہل اسلام منقرض یا ذلیل ہو جاوینگے [illegible] جہاد [illegible] اذن امام
خاص امام کی نہیں اور شرط نہیں حاضر ہونا انکا اور یہ تو تھا فقہ میں [illegible] ہجوم لائیں [illegible]
اثنا عشری پر انکے بلاد پر مسلط ہونے کے سبب سے یا انکا دین باطل [illegible]
سبب سے پس اس لشکر کے مومنین مقتول حکم شہید [illegible]
میں بلکہ اگر ایک فرقہ مومنین دوسرے گروہ مومنین پر ظلم و تعدی کرے [illegible] ہو جائیں اور
چند مومنین کو مار ڈالیں تو ان مظلوم مقتولین پر بھی جاری کرنا حکم شہید کا مذہب
شیخ صاحب اعلی اللہ مقامہ کے نزدیک خالی قوت سے نہیں پانچویں یہ کہ شہادت
جنگگاہ میں ہو اور جنگگاہ میں مرے نہ یہ کہ جنگ سے لشکرگاہ میں اٹھا لے گئے ہوں اور
وہاں جا کر مر جائے چھٹے یہ کہ بعد مقابلہ ہو کر وہ [illegible] شہادت حاصل
ہوئی ہو پس اگر قبل مقابلہ کے مارا جاوے تو حکم شہید اس پر جاری نہ ہوگا اور ایسے ہی
جاسوس و دیدبان مسلمانوں کا جو قبل صف آرائی مارا جاوے حکم شہید اس پر جاری [illegible]

نہیں اور یہ حکم ہے کہ اگر لڑائی کے مارا جاوے تو حکم شہید اس پر بھی جاری ہوگا ساتویں یہ کہ
شہادت لڑائی برپا ہونے کے وقت ہو نہ بعد والی ہی بفاصلہ بسیار سو جبکہ جنگ گاہ
میں سے اٹھایا گیا [illegible] یعنی مقتول غسل و کفن اس پر جاری نہ ہوگا البتہ ثواب شہید پائیگا اور جو کسی
قدر رمق روح جو اس میں باقی ہوتا ہے حکم شہید میں ہے در باب غسل و کفن ہاں اگر ادھر کے سے
مسلمان اس حال میں اٹھا لیجائینگے تو حکم شہید اس پر جاری نہ ہوگا اگرچہ ثواب شہید پائیگا
اور مشروط کفن [illegible] شرط گذشتہ ہے اگر اسکو برہنہ کر گئے ہوں ورنہ کفن
لازم ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ غسل دینا شہید کو حرام ہے اگر غسل جنابت و حیض و نفاس
اسکے ذمہ ہوں تو یہ بھی ساقط ہیں اور کفن پہنا دینا شہید کو اس لباس کے اوپر جس میں
شہید ہوا ہو حرام نہیں اس لباس کا علیحدہ کرنا اور اسکے بدلے کفن پہنانا حرام ہے حتی کہ
عمامہ [illegible] بھی علیحدہ نہ کریں بلکہ پوستین بھی مگر یہ کہ برہنہ ہو گیا ہو اور ایسے ہی
[illegible] مثل جلد قرآن [illegible] اور اسلحہ حرب مثل شمشیر وغیرہ
[illegible] اور انگشتری [illegible] اور جس شخص کی نسبت یہ جانتے ہوں کہ اسنے
للہ اور فی اللہ لڑائی نہیں کی بلکہ مقصود مال دنیا کی طمع میں کی یا باپ کی اجازت
[illegible] گیا تھا یا کسی اور وجہ سے جاتا تھا اسکا حرمت رکھتا تھا ایسے اشخاص میں
احتیاط ہے کہ شہید کا [illegible] نہیں [illegible] اگر شہید کے جسم کو بول یا خون کسی اور کا لگا ہو
اور اسکے ازالہ میں ازالہ خون شہادت کا لازم آوے اس نجاست کو زائل
کر دینے [illegible] نجاست کا [illegible] اور جو لباس جسم شہید [illegible]
شہید [illegible] اور لباس حریر [illegible] جائز ہے علی الاقوی اور ایسے [illegible] اس لباس [illegible]
[illegible] کسی شخص [illegible] احسان [illegible] اگر لباس [illegible]
[illegible] مثل [illegible] ہوگا اور کفن میت کا بھی یہی حکم ہے اور
[illegible] لباس شہید [illegible] کے وقت مثل کفن میت کے کھولنا مستحب ہیں اور ملانا

غلام کو بے اذن مولا اور اجیر خاص کو بے اذن مستاجر جائز نہیں بلکہ غسل باطل ہے اور ایسے ہی جب اجازت ولی کی ممکن ہو تو میت کو بغیر اجازت ولی کے غسل دین تو وہ غسل باطل ہوگا

فصل ۲۴۵ - بیان توبہ

واضح ہو کہ حقیقت توبہ ندامت ہے اور وہ امور قلبیہ سے ہے اور لفظ کہ اسمیں دخل نہیں بلکہ زبان سے کہتا ہے ندامت قلبیہ کے توبہ نہیں اور تفصیل توبہ فقہا و اہل کلام نے بیان کی ہے اور حضرت امیر سے مروی ہے آپنے سنا کہ ایک شخص کہتا تھا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعَالٰی شَانُہٗ آپ نے فرمایا تیری ماں تیری عزا مین بیٹھے آیا جانتا ہے کہ استغفار کیا ہے استغفار درجہ علیین کا ہے اور اسکے کیا معنی ہین اول ندامت گناہون پر دوسرے ارادہ اسکے ترک کا ہمیشہ پھر سے لوگون کے حقوق کا قبل موت ادا کرنا ایسے اگر حق الناس ادا کر دیگا تو بہ گناہ نہین رہتا چوتھے واجبات جو ضائع ہوئے ہین انکا عزم رکھنا پانچوین ارادہ اس امر کا رکھنا کہ جو گوشت و پوست حرام سے پیدا ہوا ہے وہ ہم غم سے گلجائے اور ہڈی سے پوست ملجائے اور گوشت دوسرا پیدا ہو چھٹے اس جسم کو ذائقہ عبادت کی تکلیف کا چکھائے جسطرح ذائقہ شیرینی معصیت انکو دیا ہے یہی توبہ کاملہ ہے لیس آدمی کو چاہیے کہ جب بیمار ہو تو قبل موت کے توبہ کرے بلکہ جب مرتکب گناہ ہو اسی وقت توبہ کرے شاید مہلت توبہ کی نہ پاوے اور دفعۃً موت آجاوے اور دیگر آداب توبہ و ثواب عبادت مریض کے آخر مین لکھے ہین

فصل ۲۴۶ - طریق توبہ

اگر چاہے موافق مشہور دل اور زبان اور سائر آداب سے توبہ کرے اول غسل توبہ کرے پھر صیغہ توبہ پڑھے ساتھ اعتراف دل کے وہ یہ ہے اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ اُشْہِدُ اللّٰہَ وَ جَمِیْعَ مَلٰئِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَائِہٖ وَ رُسُلِہٖ

وَصَلِّ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَتُبْ عَلَیَّ اِنِّیْ تَائِبٌ عَلٰی مَا سَلَفَ مِنِّیْ مِنَ الذُّنُوْبِ
وَالْمَعَاصِیْ وَمُعْتَرِفٌ بِهَا وَاَنَا عَازِمٌ عَلٰی اَنْ لَّا اَعُوْدَ
اِلَیْهَا وَقَدْ عَاهَدْتُ اللّٰهَ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِكَ اَلْفَ
عَهْدٍ فِیْ عُنُقِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَصَلَّی اللّٰهُ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ ۞ یعنی میں استغفار کرتا ہوں خدا
بزرگ سے اور اسکی طرف توبہ کرتا ہوں اور گواہ کرتا ہوں خدا کو اور اسکے سب ملائکہ
اور انبیا اور رسل اور حاملان عرش اور کل مخلوق کو کہ میں اپنے گناہان گذشتہ پر شرمندہ ہوں
اور مقر ہوں اور ارادہ رکھتا ہوں کہ پھر عود نہ کرونگا طرف ان گناہوں کے اور
عہد کرتا ہوں اللہ تعالی سے ہزار عہد میری گردن پر ہیں اگر توڑ ڈالوں عہد کو
تو روز قیامت میں مجھ سے مواخذہ فرماے گا اور درود پیغمبر خدا پر اور انکے آل اطہار پر
پھر دو رکعت نماز پڑھے جسطرح چاہے پھر دعاء اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَصَیِّرْنَا آخر تک اور دعاء اَللّٰهُمَّ لَكَ تَحَبُّبِیْ آخر تک
اور دعاء اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ لَّا یَصِفُهٗ نَعْتُ الْوَاصِفِیْنَ آخر تک
اور دعاء اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَکْثِرْ شَوْقِیْ آخر تک
اور یہ چاروں دعائیں ان شاء اللہ آگے تحریر ہونگی با جملہ جو دعا چاہے وہ پڑھے مگر امور
قلبیہ کو ہاتھ سے نہ دے کہ قلب و لسان ایک ہوا اور بموجب فتاوی جناب شیخ صاحب
عالیہ کے بعد اس عمل کے غسل توبہ کرے شکرانہ توفیق توبہ کے اور چاروں دعائیں
مذکورہ ذیل میں تحریر ہیں۔ اول دعاء اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَیِّرْنَا
یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَصَیِّرْنَا اِلٰی مَحْبُوْبِكَ مِنَ التَّوْبَةِ وَاَزِلْنَا عَنْ مَکْرُوْهِكَ مِنَ
الْاِصْرَارِ اَللّٰهُمَّ وَمَتٰی وَقَفْنَا بَیْنَ نَقْصَیْنِ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا

فأوقع النقص بأسرعهما فناء واجعل التوبة في أطولهما
بقاء وإذا هممنا بهمين يرضيك أحدهما عنا ويسخطك
الآخر علينا فمل بنا إلى ما يرضيك عنا وأوهن قوتنا عما
يسخطك علينا ولا تخل في ذلك بين نفوسنا واختيارها
فإنها مختارة للباطل إلا ما وفقت أمارة بالسوء إلا
ما رحمت اللهم وإنك من الضعف خلقتنا وعلى
الوهن بنيتنا ومن ماء مهين ابتدأتنا فلا حول لنا إلا
بقوتك ولا قوة لنا إلا بعونك فأيدنا بتوفيقك وسددنا
بتسديدك وأعم أبصار قلوبنا عما خالف محبتك
ولا تجعل لشيء من جوارحنا نفوذا في معصيتك اللهم
فصل على محمد وآله واجعل همسات قلوبنا وحركات أعضائنا
ولمحات أعيننا ولهجات ألسنتنا في موجبات ثوابك حتى لا تفوتنا
حسنة نستحق بها جزاءك ولا تبقى لنا سيئة نستوجب
بها عقابك (و در دعاء اللهم انه يحجبني) - اللهم إنه يحجبني
عن مسألتك خلال ثلاث وتحدوني عليها خلة
واحدة يحجبني أمر أمرت به فأبطأت عنه ونهي
نهيتني عنه فأسرعت إليه ونعمة أنعمت بها علي
فقصرت في شكرها ويحدوني على مسألتك تفضلك
على من أقبل بوجهه إليك ووفد بحسن ظنه إليك إذ
جميع إحسانك تفضل وإذ كل نعمك ابتداء
فها أنا ذا يا إلهي واقف بباب عزك وقوف المستسلم

الذليل وسائلك مسألة الحياء مني سؤال البائس المعيل
ومقر لك بأني لم أستسلم وقت إحسانك إلا بالإقلاع
عن عصيانك ولم أخل في الحالات كلها من امتنانك
فهل ينفعني يا إلهي إقراري عندك بسوء ما اكتسبت
وهل ينجيني منك اعترافي لك بقبيح ما ارتكبت أم
أوجبت لي في مقامي هذا سخطك أم لزمني في وقت
دعائي مقتك سبحانك لا أيأس منك وقد فتحت
لي باب التوبة إليك بل أقول مقال العبد الذليل
الظالم لنفسه المستخف بحرمة ربه الذي عظمت
ذنوبه فجلت وأدبرت أيامه فولت حتى إذا رأى
مدة العمل قد انقضت وغاية العمر قد انتهت وأيقن
أنه لا محيص له منك ولا مهرب له عنك تلقاك
بالإنابة وأخلص لك التوبة فقام إليك بقلب طاهر
نقي ثم دعاك بصوت حائل خفي قد تطأطأ لك
فانحنى ونكس رأسه فانثنى قد أرعشت خشيته رجليه
وغرقت دموعه خديه يدعوك بيا أرحم الراحمين
ويا أرحم من انتابه المسترحمون ويا أعطف من
أطاف به المستغفرون ويا من عفوه أكثر من نقمته
ويا من رضاه أوفر من سخطه ويا من تحمد إلى خلقه
بحسن التجاوز ويا من عود عباده قبول الإنابة ويا
من استصلح فاسدهم بالتوبة ويا من رضي من فعلهم

بالبشير ويا من كافى قليلهم بالكثير ويا من ضمن لهم
إجابة الدعاء ويا من وعدهم على نفسه بتفضله
حسن الجزاء ما أنا بأعصى من عصاك فغفرت له وما
أنا بألوم من اعتذر إليك فقبلت منه وما أنا بأظلم
من تاب إليك فعدت عليه أتوب إليك في مقامي
هذا توبة نادم على ما فرط منه مشفق مما اجتمع عليه
خالص الحياء مما وقع فيه عالم بأن العفو عن الذنب
العظيم لا يتعاظمك وأن التجاوز عن الإثم الجليل
لا يستصعبك وأن احتمال الجنايات الفاحشة لا يتكأدك
وأن أحب عبادك إليك من ترك الاستكبار عليك
وجانب الإصرار ولزم الاستغفار وأنا أبرأ إليك
من أن أستكبر وأعوذ بك من أن أصر وأستغفرك
لما قصرت فيه وأستعين بك على ما عجزت عنه اللهم
صل على محمد وآله وهب لي ما يجب علي لك وعافني مما
أستوجبه منك وأجرني مما يخافه أهل الإساءة فإنك
مليء بالعفو مرجو للمغفرة معروف بالتجاوز ليس لحاجتي
مطلب سواك ولا لذنبي غافر غيرك حاشاك ولا أخاف
على نفسي إلا إياك إنك أهل التقوى وأهل المغفرة
صل على محمد وآل محمد واقض حاجتي وأنجح طلبتي واغفر
ذنبي وآمن خوف نفسي إنك على كل شيء قدير وذلك
عليك يسير آمين رب العالمين ...

نعت الواصفین ہے اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ لَا يَصِفُهُ نَعْتُ الْوَاصِفِيْنَ وَ
يَا مَنْ لَا يُجَاوِزُهُ رَجَاءُ الرَّاجِيْنَ وَيَا مَنْ لَا يَضِيْعُ لَدَيْهِ
أَجْرُ الْمُحْسِنِيْنَ وَيَا مَنْ هُوَ مُنْتَهٰى خَوْفِ الْعَابِدِيْنَ وَيَا مَنْ
هُوَ غَايَةُ خَشْيَةِ الْمُتَّقِيْنَ هٰذَا مَقَامُ مَنْ تَدَاوَلَتْهُ أَيْدِي
الذُّنُوْبِ وَقَادَتْهُ أَزِمَّةُ الْخَطَايَا وَاسْتَحْوَذَ عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ
فَقَصَّرَ عَمَّا أَمَرْتَ بِهِ تَفْرِيْطًا وَتَعَاطٰى مَا نَهَيْتَ عَنْهُ تَغْرِيْرًا
كَالْجَاهِلِ بِقُدْرَتِكَ عَلَيْهِ أَوْ كَالْمُنْكِرِ فَضْلَ إِحْسَانِكَ إِلَيْهِ
حَتّٰى إِذَا انْفَتَحَ لَهُ بَصَرُ الْهُدٰى وَتَقَشَّعَتْ عَنْهُ سَحَائِبُ
الْعَمٰى أَحْصٰى مَا ظَلَمَ بِهِ نَفْسَهُ وَفَكَّرَ فِيْمَا خَالَفَ بِهِ رَبَّهُ
فَرَأٰى كَبِيْرَ عِصْيَانِهِ كَبِيْرًا وَجَلِيْلَ مُخَالَفَتِهِ جَلِيْلًا فَأَقْبَلَ
نَحْوَكَ مُؤَمِّلًا لَكَ مُسْتَحْيِيًا مِنْكَ وَوَجَّهَ رَغْبَتَهُ إِلَيْكَ
ثِقَةً بِكَ فَأَمَّكَ بِطَمَعِهِ يَقِيْنًا وَقَصَدَكَ بِخَوْفِهِ إِخْلَاصًا
قَدْ خَلَا طَمَعُهُ مِنْ كُلِّ مَطْمُوْعٍ فِيْهِ غَيْرِكَ وَأَفْرَخَ رَوْعُهُ
مِنْ كُلِّ مَحْذُوْرٍ مِنْهُ سِوَاكَ فَمَثَلَ بَيْنَ يَدَيْكَ مُتَضَرِّعًا
وَغَمَّضَ بَصَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ مُتَخَشِّعًا وَطَأْطَأَ رَأْسَهُ
لِعِزَّتِكَ مُتَذَلِّلًا وَأَبَثَّكَ مِنْ سِرِّهِ مَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ
مِنْهُ خُضُوْعًا وَعَدَّدَ مِنْ ذُنُوْبِهِ مَا أَنْتَ أَحْصٰى لَهَا
خُشُوْعًا وَاسْتَغَاثَ بِكَ مِنْ عَظِيْمِ مَا وَقَعَ بِهِ فِيْ عِلْمِكَ
وَقَبِيْحِ مَا فَضَحَهُ فِيْ حُكْمِكَ مِنْ ذُنُوْبٍ أَدْبَرَتْ لَذَّاتُهَا
فَذَهَبَتْ وَأَقَامَتْ تَبِعَاتُهَا فَلَزِمَتْ لَا يُنْكِرُ يَا إِلٰهِيْ عَدْلَكَ
إِنْ عَاقَبْتَهُ وَلَا يَسْتَعْظِمُ عَفْوَكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ وَ

ورحمته لأنك الرب الكريم الذي لا يتعاظمه غفران
الذنب العظيم اللهم فها أنا ذا قد جئتك مطيعا لأمرك
فيما أمرت به من الدعاء متنجزا وعدك فيما وعدت به
من الإجابة إذ تقول ادعوني أستجب لكم اللهم فصل
على محمد وآله والقني بمغفرتك كما لقيتك بإقراري وارفعني
عن مصارع الذنوب كما وضعت لك نفسي واسترني
بسترك كما تأنيتني عن الانتقام مني اللهم وثبت في
طاعتك نيتي وأحكم في عبادتك بصيرتي ووفقني
من الأعمال لما تغسل به دنس الخطايا عني وتوفني على
ملتك وملة نبيك محمد عليه السلام إذا توفيتني
اللهم إني أتوب إليك في مقامي هذا من كبائر ذنوبي
وصغائرها وبواطن سيئاتي وظواهرها وسوالف زلاتي
وحوادثها توبة من لا يحدث نفسه بمعصية ولا يضمر أن
يعود في خطيئة وقد قلت يا إلهي في محكم كتابك إنك تقبل
التوبة عن عبادك وتعفو عن السيئات وتحب التوابين
فاقبل توبتي كما وعدت واعف عن سيئاتي كما ضمنت
وأوجب لي محبتك كما شرطت ولك يا رب شرطي
ألا أعود في مكروهك وضماني ألا أرجع في مذمومك
وعهدي أن أهجر جميع معاصيك اللهم إنك أعلم بما
عملت فاغفر لي ما علمت واصرفني بقدرتك إلى ما أحببت اللهم
وعلي تبعات قد حفظتهن وتبعات قد نسيتهن وكلهن بعينك

التي لا تنام وعلمك الذي لا ينسى فعوض منها أهلها
واحطط وزرها وخفف عني ثقلها واعصمني من أن
أقارف مثلها اللهم وإنه لا وفاء لي بالتوبة إلا بعصمتك
ولا استمساك بي عن الخطايا إلا عن قوتك فقوني
بقوة كافية وتولني بعصمة مانعة اللهم أيما عبد
تاب إليك وهو في علم الغيب عندك فاسخ لتوبته
وعائد في ذنبه وخطيئته فإني أعوذ بك أن أكون
كذلك فاجعل توبتي هذه توبة موجبة لمحو ما سلف
والسلامة فيما بقي اللهم إني أعتذر من جهلي وأستوهبك
سوء فعلي فاضممني إلى كنف رحمتك تطولا واسترني
بستر عافيتك تفضلا اللهم وإني أتوب إليك من كل ما
خالف إرادتك أو زال عن محبتك من خطرات قلبي ولحظات
عيني وحكايات لساني توبة تسلم بها كل جارحة على حيالها
من تبعاتك وتأمن مما يخاف المعتدون من أليم سطواتك
اللهم فارحم وحدتي بين يديك ووجيب قلبي من
خشيتك واضطراب أركاني من هيبتك فقد أقامتني
يا رب ذنوبي مقام الخزي بفنائك فإن سكت لم ينطق
عني أحد وإن شفعت فلست بأهل الشفاعة اللهم
صل على محمد وآله وشفع في خطاياي كرمك وعد
على سيئاتي بعفوك ولا تجزني جزائي من عقوبتك وابسط
علي طولك وجللني بسترك وافعل بي فعل عزيز تضرع

إلا لأنه عبد ذليل فرحمته أو غني تعرض له عبد فقير
فنعشته اللهم ولا خفير لي منك فليخفرني عزك
ولا شفيع لي إليك فليشفع لي فضلك وقد أوجلتني
خطاياي فليؤمني عفوك فما كل ما نطقت به عن
جهل مني بسوء أثري ولا نسيان لما سبق من ذميم
فعلي لكن لتسمع سماؤك ومن فيها وأرضك ومن
عليها ما أظهرت لك من الندم ولجأت إليك فيه
من التوبة فلعل بعضهم برحمتك يرحمني لسوء
موقفي أو تدركه الرقة علي لسوء حالي فينالني منه
بدعوة هي أسمع لديك من دعائي أو شفاعة
أوكد عندك من شفاعتي تكون بها نجاتي من غضبك
وفوزتي برضاك اللهم إن يكن الندم توبة إليك
فأنا أندم النادمين وإن يكن الترك لمعصيتك إنابة
فأنا أول المنيبين وإن يكن الاستغفار حطة للذنوب
فإني لك من المستغفرين اللهم فكما أمرت بالتوبة و
ضمنت القبول وحثثت على الدعاء ووعدت الإجابة
فصل على محمد وآله واقبل توبتي ولا ترجعني مرجع
الخيبة من رحمتك إنك أنت التواب على المذنبين
والرحيم للخاطئين المنيبين اللهم صل على محمد و
آله كما هديتنا به وصل على محمد وآله كما استنقذتنا
به وصل على محمد وآله صلاة تشفع لنا يوم القيامة ويوم

الفاقة إليك إنك على كل شيء قدير وهو
عليك يسير اور دعائے اللهم صل على محمد وآل محمد واكسر شهوتي
یہ ہے اللهم صل على محمد وآل محمد واكسر شهوتي عن كل
محرم وازو حرصي عن كل مأثم وامنعني عن أذى كل مؤمن
ومؤمنة ومسلم ومسلمة اللهم وأيما عبد نال مني
ما حظرت عليه وانتهك مني ما حجرت عليه فمضى
بظلامتي ميتا أو حصلت لي قبله حيا فاغفر له ما ألم
به مني واعف له عما أدبر به عني ولا تقفه على ما ارتكب
في ولا تكشفه عما اكتسب بي واجعل ما سمحت به من
العفو عنهم وتبرعت به من الصدقة عليهم أزكى
صدقات المتصدقين وأعلى صلوات المتقربين وعوضني
من عفوي عنهم عفوك ومن دعائي لهم رحمتك حتى
يسعد كل واحد منا بفضلك وينجو كل منا بمنك اللهم
وأيما عبد من عبيدك أدركه مني درك أو مسه من
ناحيتي أذى أو لحقه بي أو بسببي ظلم ففته بحقه أو
سبقته بمظلمته فصل على محمد وآله وأرضه عني من
وجدك وأوفه حقه من عندك ثم قني ما يوجب له
حكمك وخلصني مما يحكم به عدلك فإن قوتي لا تستقل
بنقمتك وإن طاقتي لا تنهض بسخطك فإنك إن تكافني
بالحق تهلكني وإلا تغمدني برحمتك توبقني اللهم إني
أستوهبك يا إلهي ما لا ينقصك بذله وأستحملك ما

لا يبسط كفه حمله استوهبتك يا إلهي نفسي التي لم تخلقها
لتمتنع بها من سوء أو لتتطرق بها إلى نفع ولكن أنشأتها
إثباتا لقدرتك على مثلها واحتجاجا بها على شكلها و
أستحملك من ذنوبي ما قد بهظني حمله وأستعين بك
على ما قد فدحني ثقله فصل على محمد وآله وهب لنفسي
على ظلمها نفسي ووكل رحمتك باحتمال إصري فكم قد لحقت
رحمتك بالمسيئين وكم قد شمل عفوك الظالمين فصل على
محمد وآله واجعلني أسوة من قد أنهضته بتجاوزك عن
مصارع الخاطئين وخلصته بتوفيقك من ورطات
المجرمين فأصبح طليق عفوك من إسار سخطك و
عتيق صنعك من وثاق عدلك إنك إن تفعل ذلك
يا إلهي تفعله بمن لا يجحد استحقاق عقوبتك ولا يبرئ نفسه
من استيجاب نقمتك تفعل ذلك يا إلهي بمن خوفه
منك أكثر من طمعه فيك وبمن يأسه من النجاة أوكد
من رجائه للخلاص لا أن يكون يأسه قنوطا أو أن يكون
طمعه اغترارا بل لقلة حسناته بين سيئاته وضعف
حججه في جميع تبعاته فأما أنت يا إلهي فأهل أن لا يغتر بك
الصديقون ولا ييأس منك المجرمون لأنك الرب
العظيم الذي لا يمنع أحدا فضله ولا يستقصي من
أحد حقه تعالى ذكرك عن المذكورين وتقدست
أسماؤك عن المنسوبين وفشت نعمتك في جميع المخلوقين

فلک الحمد علیٰ ذٰلک یا رب العالمین

فصل ۲۴۷ - امور جان کنی

واضح ہو کہ جناب شیخ صاحب مدظلہم کتاب ذخیرۃ المعاد میں تحریر فرماتے ہیں اوّل یہ کہ
مریض حسن ظن خدا سے رکھے بلکہ بعض اخبار سے وجوب حسن ظن ثابت ہوتا ہے خصوصًا
حالت جانکنی میں بلکہ ہر حال میں اور یہ احوط ہے ہر چند استحباب اقوی ہے اور بہت احادیث
میں بطرح بسیار حسن ظن کی ساتھ خدا کے وارد ہے یہاں تک کہ اسکو قیمت بہشت
سمجھا ہے دوسرے قبلہ کی طرف منہ کر دینا محتضر کا یعنی اُس شخص کا جو حالت نزع میں
ہو کہ پاؤں کے تلوے قبلہ کی طرف ہوں اور وجوب اسکا خالی قوت سے نہیں
بلکہ احوط ہے ہر چند اقوی یہ ہے کہ مستحب ہے اور جبکہ روبقبلہ ممکن نہ ہو تو سیدھی کروٹ سے
لٹا دیویں اور یہ بھی ناممکن ہو تو بائیں کروٹ سے اور جو جاے تنگ ہو مثل محمل وغیرہ
کے اور سواری پر یا کشتی میں یا تکلیف زیادہ ہو پس وجوب ساقط ہے اور روبقبلہ کرنے
کے وجوب میں مرد و زن چھوٹے اور بڑے کی نسبت سے کچھ فرق نہیں لیکن شرطیکہ محتضر
مسلمان ہو یا حکم اسلام میں ہو اور یہ فعل قبل مرگ چاہیے نہ بعد مرگ اور چاہیے کہ اذن اولیاء
سے لے یا اولیاء میت خود روبقبلہ کریں اور جبکہ قبلہ مشتبہ ہو عمل ظن پر کریں اگرچہ
ظن ضعیف ہو اور جو کسی طرف مظنہ قائم نہ ہو سب طرفیں مساوی ہوں تو وجوب
ساقط ہے تیسرے تلقین یاد دلانا محتضر یعنے اُس شخص کو جو حالت نزع میں ہو یعنی
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
کا اور اقرار امامت ائمہ علیہم السلام اور سب اعتقادات حقہ کے اس طور پر کہ وہ سمجھے اور
ایسے ہی تلقین پڑھنا دعاے عدیلہ و کلمات فرج مناسب ہے اسلیے کہ حضرت امام جعفر صادق
سے منقول ہے کہ ہر میت کے نزدیک ابلیس یا بعض شیاطین آمادہ ہوتے ہیں کہ مومن کا دل پھیر
دیں شیاطین کا مومن پر ہونا لیس اُسکو تلقین کلمات فرج اور اقرار نبی اور رسول و ائمہ

تفصیلاً کرنا چاہیے تاکہ شیطان بات کہنے سے باز رہے اور بہتر ہے کہ یہ دعا محتضر کو یاد دلائیں اور پڑھائیں یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْکَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْکَثِیْرَ یا یہ دعا پڑھائیں اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ فَاِنَّکَ رَحِیْمٌ اور دعائے عدیلہ کہ جسکا اوپر ذکر ہوا یہ ہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نَبِیًّا وَبِالْقُرْاٰنِ کِتَابًا وَبِالْکَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَبِعَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ اِمَامًا وَبِالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ وَعَلِیِّ بْنِ مُوْسٰی وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ وَعَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ صَاحِبِ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَللّٰہُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اِنِّیْ اَوْدَعْتُکَ ھٰذَا الْاِقْرَارَ بِکَ وَبِالنَّبِیِّ وَالْاَئِمَّۃِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَاَنْتَ خَیْرُ مُسْتَوْدَعٍ فَرُدَّہٗ عَلَیَّ وَقْتَ حُضُوْرِ مَوْتِیْ وَفِی الْقَبْرِ عِنْدَ مُنْکَرٍ وَنَکِیْرٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ چوتھے قرآن پڑھنا اُس کے پاس خصوصاً سورۂ یٰسٓ و والصّافات اور آیۂ سخرہ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ احزاب اور آیہ سورۂ بقرہ یعنی آمَنَ الرَّسُوْلُ سے تا آخر سورہ پڑھنا چاہئے اور آیۂ سخرہ یہ ہے اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی اللَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۢ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ اور آیۃ الکرسی

ﷲُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا
نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ
یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ج
وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ج وَلَا یَئُوْدُهٗ
حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝ لَآ اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ قَدْ
تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ فَمَنْ یَّکْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَیُؤْمِنْ بِاللّٰهِ
فَقَدِ اسْتَمْسَکَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝
اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا
اَوْلِیٰٓـُٔهُمُ الطَّاغُوْتُ یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی الظُّلُمٰتِ
اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور آیۂ آخر سورۂ بقر
یہ ہے اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط
کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ
بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ
رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا
لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ
نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج
وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی
الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ پانچویں جگہ بال کشی و شوہر کی [illegible] ہو تو اوسکو ایسی جگہ لٹا دیں
جہاں [illegible] ننھا سا [illegible] اسکو ایسا [illegible] پہنچے [illegible] نکالنے کے بعد اسکو [illegible]

اور منہ بند کر دیں تاکہ کھلی نہ رہیں اور بد صورت نہو جائے ساتویں ہاتھ سیدھے
کر دیں تاکہ غسل آسان ہو آٹھویں چادر اوڑھا دیں کہ لوگ اُسکو نہ دیکھیں اور اُسکے
قریب سے فرصت نکریں نویں شب کو مرا ہو تو چراغ اُسکے پاس روشن کریں اسواسطے
بزرگی میت کے دسویں مومنین کو خبر کریں کہ حاضر ہوں جنازے پر پہونچا سکیں
اسواسطے گیارھویں مومنین بعد یقین مرگ دفن میں جلدی کریں بارھویں ولی کا انتظار
نکریں نہ دن میں رات کا مگر انتظار مکان یا زمان یا انتظار مومنین کا آنا نہ ہو سکے
لیے ہو تو انتظار جائز ہے یا میت حاملہ ہو اور بچہ اُسکے پیٹ میں زندہ ہو تو تیرھویں تاخیر لازم ہے
کہ پہلو سے چپ کو شگافتہ کرکے بچہ نکال لیا جاوے اور شکم ٹانکا جاوے خلاصہ یہ کہ
تعجیل دفن میں مطلوب ہے اور اُسکے اکرام و اجلال سے [illegible] چودھویں محتضر کے
پاس ذکر لا الہ الا اللہ اور دعا اور قرآن کریں پندرھویں سورہ یس پڑھیں
اسواسطے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ مبارکہ یس پڑھے
اور اُسی روز مر جاوے تو خدا اُسکو بہشت میں داخل کرے اور اُسکے غسل میں تیس ہزار
ملک حاضر ہوں کہ اُسکے لیے طلب آمرزش کریں اور قبر تک ساتھ رہیں اور استغفار کریں اور جب میت
قبر میں اتاری جاوے تو داخل قبر ہو کر عبادت خدا کریں اور ثواب انکی عبادت کا بخشیں اسواسطے
ہوتا ہے اور جتنی دور تک نگاہ قبر میں وسعت ہوتی ہے اور فشار قبر سے بچتا ہے ہوتا ہے اور
آنحضرت صلعم نے حضرت امیر سے فرمایا کہ یا علی سورہ یس پڑھو کہ اُسمیں دس برکتیں
ہیں بھوکا پڑھے تو سیر ہو جاوے اور برہنہ پڑھے تو لباس پاوے اور بے شوہر پڑھے
تو اُسکا نکاح ہو جاوے اور خوفناک پڑھے تو امن ہو جاوے بیمار پڑھے تو تندرست
ہو جاوے قیدی پڑھے تو رہا ہو جاوے مسافر پڑھے تو اُسکی اعانت ہو جسکا مال کھو جاوے
وہ پڑھے تو مال ملجاوے قرضدار پڑھے تو اُسکا قرض ادا ہو جاوے اور مردے کے
پاس پڑھے تو اُسکے [illegible] تخفیف ہو [illegible] جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اگر

سکرات موت میں کوئی شخص خود یا کوئی دوسرا شخص اسکے پاس سورۂ یٰسین پڑھے تو رضوان خازن بہشت اسکے پاس کوزۂ شربت بہشت لاتا ہے اور اسکو پلاتا ہے وہ سیراب مرے اور سیراب قیامت میں اٹھایا جاوے اور کسی حوض کے شربت کی اسکو حاجت نہو اور یہ منقول ہے کہ وقت نزول ملک الموت سورۂ یٰسین پڑھیں تو بعدد ہر حرف کے دس ملک ساتھ آتے ہیں اور طالب رحمت و استغفار کرتے ہیں اسکے لیے اور غسل و زیارت میت و دفن میں حاضر ہوں اور قبرستان میں پڑھیں تو پڑھنے والے اور اموات کے لیے نیکیاں لکھی جاوین پیٹ میں لوہا اور سنگین چیز شکم میت پر رکھنا احتضار میں مکروہ ہے چھٹے جنب و حائض و نفسا کا میت کے پاس حاضر ہونا مکروہ ہے ساتویں میت کا اکیلا چھوڑنا مکروہ ہے کہ شیطان اسکے ساتھ کھیلتا ہے اور جسم میں داخل ہوتا ہے چنانچہ سنا گیا کہ لوگوں نے مردے سے جلتے دیکھا سو لوگوں میں بہت باتیں کرنا محتضر کے پاس مکروہ ہے آٹھویں اسکے جسم پر ہاتھ رکھنا مکروہ ہے حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ اس حالت میں ہاتھ اسکے جسم پر نہ رکھو اور جو ہاتھ پاؤں کو حرکت ہو تو متصل جابلوں کے نہ روکو بلکہ منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق کا ایک فرزند حالت احتضار میں تھا اور حضرت امام محمد باقر گھر کے ایک گوشہ میں بیٹھے تھے اور جو کوئی صاحبزادے کے پاس جاتا تھا اسکو منع فرماتے تھے کہ ہاتھ اسپر نہ رکھو کہ نہایت ناتوان ہے اور جو کوئی ہاتھ رکھتا ہے تو یہ جانتا ہے کہ مجھکو مارتا ہے نویں عورتوں کو محتضر کے پاس چھوڑنا کہ وہاں گریہ و زاری کریں یا میت پر آپ کو گراویں کہ اسکی بدحالی کا باعث ہوتا ہے دسویں مکروہ ہے محتضر کے پاس مرد مشوہ یا کورکن کو آنے دینا کہ باعث اسکے خوف کا اور اسکے عیال کی ناامیدی کا سبب ہے

فصل ۳۴۷ - احکام نوحہ

میت کے رنج میں طمانچہ اپنے منھ پر مارنا اور چہرہ پر خراش کرنا یعنی چہرہ کو چھیلنا

اور بال کھسوٹنا اور گریبان چاک کرنا حرام ہے بلکہ ایک جماعت علماء نے اسکو سوائے
پدر و برادر کے حرام جانا ہے بلکہ طمانچہ مارنا اور گریبان چاک کرنا واسطے باپ
کے جائز ہے اور جناب شیخ صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ طمانچہ مارنا اور گریبان
چاک کرنا بھائی کے لیے بعض احادیث سے دور نہیں ہے کہ مستحب ہو اور میت پر
فریاد حد سے زیادہ کرنا اور نوحہ بکلمہ دروغ اور کلمہ لعنت اور واویلا کہنے کو حرام
جانا ہے اور نوحہ جو نظم و نثر میں ضرر نہیں رکھتا ان شبوں میں نوحہ کرنا مکروہ
ہے اور باواز بلند یا آہستہ رونا یا کسی طرح اظہار غم و الم کرنا جائز ہے مکروہ اور
حرام نہیں نزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ کے اور بے صبری اور قضائے الٰہی
پر راضی نہ ہونا حرام ہے اور کچھ وقف کرنا اور وصیت کرنا بھی واسطے نوحہ گروں کے
جائز ہے اور واسطے تعزیت کے یعنی سوگ میں ایک دن یا دو دن سے زیادہ بیٹھنا بعض
علماء مکروہ اور بعض حرام جانتے ہیں الاحوط ترک اسکا ہے نزدیک جناب شیخ صاحب
مدظلہ کے سنت ہے بلکہ تعزیت میں ایک دن سے زیادہ بیٹھنا مکروہ ہے جبکہ قصد
قرائت قرآن و سورۂ فاتحہ رکھتا ہو کہ وہ واقع سنت و تعزیت میت ہوتا ہے اور چار ماہ
اور دس دن کا زوجہ کے لیے حکم ہے کہ زینت نہ کرے اور کپڑے رنگین نہ پہنے اور گھر سے
باہر نہ نکلے اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے غم میں گریہ و فریاد و جامہ دری و طمانچہ زنی
حرام نہیں بلکہ مستحب ہے

فصل ۲۲۹ - فضائل و کیفیت غسل میت

ثواب غسل دینے میت کے بیشمار ہیں حدیث میں وارد ہوا ہے کہ غسل دینے والا میت کا ایسا
گناہوں سے پاک ہوتا ہے جیسے اُس روز پیدا ہوا تھا بشرطیکہ جو عیب میت کی
کسی سے ظاہر نہ کرے ورنہ دارین میں رسوا ہوتا ہے دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی میت مومن
کو غسل دے جتنے بال میت کے جسم میں ہوں اُتنی تعداد غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب

ثواب نامۂ عمل میں لکھا جاتا ہے اور سو درجے بلند ہوتے ہیں مگر اسی شرط پر کہ وہ پوشیدہ و امانت پر ورنہ ثواب باطل ہو جاتا ہے پس جب آدمی مرجائے حاضرین پر کئی چیزیں واجب ہیں پہلے غسل دینا مرد مومن و عورت مومنہ کا پھر واجب کفن ہے اگرچہ حمل بھی ساقط ہوا ہو اگر اسکی پوری خلقت ہو یعنے چار ماہ کا جنین ہو گیا ہو بنا بر حدیث کے خلقت آدمی کی چار ماہ میں تمام ہوتی ہے تو اسکا غسل و حنوط و کفن و دفن واجب و لازم ہے اور اگر چار ماہ سے کم ہو تو لازم نہیں بلکہ اسکو خون سمیت کپڑے میں لپیٹ کر دفن کردیں اسی طرح حکم ہے کہ جب کسی میت کے ٹکڑے کو پائیں اور ہڈی ہو مگر جس صورت میں کہ ہڈی ساتھ گوشت کے یا ہڈی بغیر گوشت ہو سوائے سینہ کے تو اسکو غسل و کفن کرکے دفن کریں اور جب سینہ بھی ساتھ اسکے ہو تو سوائے غسل و تجہیز کے نماز بھی پڑھنا احوط ہے بلکہ واجب ہے اور دندان جبکہ گوشت یا با گوشت کا غسل لازم نہیں جناب شیخ صاحب مد ظلہ تقریر فرماتے ہیں کہ واجب ہے غسل دینے والا مسلمان اور مثل میت کے ہو یعنی اگر میت شیعہ مرد کی ہے تو غسل دینے والا بھی مرد شیعہ ہو اور اگر عورت شیعہ کی میت ہو تو غسل دینے والی بھی عورت شیعہ ہو مگر دختر سہ سالہ یا سہ سالہ کو مرد بیگانہ غسل دے سکتا ہے اور ایسے ہی زن بیگانہ غسل دے سکتی ہے پسر سہ سالہ اور بعض نے پنج سالہ اور نہ سالہ سے کم تک یہ حکم نقل کیا ہے اور یہ قول خالی قوت سے نہیں ہے لیکن احوط ترک ہے بلکہ سہ سالہ اور اس سے کمتر میں بھی بحالت اختیار بہتر ترک ہے بلکہ شوہر زوجہ کو اور زوجہ شوہر کو غسل دے خواہ نکاح دائمی ہو اور یا نکاح منقطع ہو [illegible] احوط [illegible] میت [illegible] بحالت اختیار [illegible] بحالت اضطرار [illegible] اگر غسل دیں تو شرمگاہ کو نہ دیکھیں بلکہ کپڑے کو حائل کرکے غسل دے سکتے ہیں [illegible] پہلے میت کے بدن سے [illegible] نجاست [illegible] دور کریں اور [illegible] کی طرف [illegible] اگرچہ اس

صورتوں میں کپڑا میت کا دے کے پیراہن کو چاک کرکے پاؤں کی طرف کھینچ لیں مگر جس
صورت میں کہ ولی میت کا بالغ اور عاقل یا میت قرضدار ہو یا وصیت کی ہو کہ میرے
بدن کے کپڑے کسی دوسرے کو دے دینا ان صورتوں میں اجازت ولی کی چاک کرنے
میں ضرور واجب ہے

مستحبات غسل

یہ چاہیے کہ چھت یا سائبان کے نیچے ایک گڑھا کھودیں کہ پانی غسل کا اس میں جمع ہو
آسمان کے نیچے غسل دینا نہیں چاہیے پھر اس گڑھے پر ایک تختہ رکھ کر اس تختہ پر واسطے
غسل دینے کے میت کو رو بقبلہ لٹاویں اس طرح پر کہ پاؤں میت کے قبلہ کی طرف ہوں
تاکہ منہ میت کا قبلہ کی طرف رہے اور چاہیے کہ سرہانا اونچا اور پائنتی نیچی ہو اور اس
تختہ و مکان کی اول دیدینا چاہیے اور وہ مکان کہ جہاں غسل دیں اور وہ تختہ کہ جس پر
غسل دیا جاوے پاک و مباح ہو نجس و غصبی و مشتبہ نہ ہو ورنہ غسل باطل ہوگا اگر غصب کا
حال معلوم ہو تو غسل صحیح ہے اور غسل دینے والا بالغ و عاقل ہو اگر مجنون غسل دیگا
تو وہ غسل صحیح نہیں کیونکہ غسل دینے والے کا عاقل ہونا شرط ہے اور غسل
دینے کے لیے اجازت ولی کی شرط ہے کیونکہ بغیر اجازت ولی کے غسل باطل ہے
اگرچہ احتیاطاً اس میں اجازت ساقط ہے اور مستحب ہے کہ آب غسل بقدر چھ مشک کے ہو
تا چار کی ۱۲
جیسا کہ آنحضرت نے حضرت امیر کو وصیت کی تھی کہ مجھکو چھ مشک سے غسل دیں
پس بہ انداز سنجاست کے چھ مشک پانی سے غسل دیا جاوے اور یہ بھی جاننا چاہیے
کہ ایک مشک میں [illegible] نہیں [illegible] بنا بر اس کے [illegible]
اور مستحب ہے کہ [illegible]
[illegible] اور مستحب ہے کہ [illegible] غسل دینے والا [illegible] میت
کے [illegible] اور مستحب ہے کہ ایک [illegible] پانی [illegible] سب ہے

کہ اول دونون ہاتھ میت کے کہنیون تک تین مرتبہ دھووے پھر میت کے سر کو اور
داڑھی کو برگ بیر یعنی سدر کا کف لگا کر اس کف سے اور خطمی سے دھووے مگر پانی کانون کے سوراخون
مین نہ پہونچے پھر ہاتھون مین کپڑا لپیٹ کر یا کپڑا لپیٹے ہوئے عورتین میت کو اشنان یا کف سدر سے
دھووے تاکہ مس عورتین نہو بلکہ عورتین میت کو نہ دیکھنا چاہئیے کہ عورتین کو کپڑے سے
پوشیدہ کر دوے اور کپڑے کے نیچے ہاتھ ڈال کر عورتین کو دھووے اور اشنان نام ایک
گھاس کا ہے کہ وہ مشہور ہوتی ہے پھر تمام بدن میت کا اور پاؤن سے دھووے اور اگر
اگر قبل غسل کے نجاست کو ... باطل ہوگا خواہ عمدًا
خواہ سہوًا یا جہلًا یا اضطرارًا اگر قبل غسل کے ازالہ نجاست نہ کیا ہو تو اسیطرح سے بدن
میت سے اول نجاست کو دور کرے جیسا کہ بیان ہوا پھر غسل دیوے نیت اول
میت غسل دینے کی کرے کہ میت غسل واجب ہے اور بنابر مشہور دیوے قصد قربت کافی
ہے اور اگر غسل دینے والے کئی آدمی ہون بلکہ کئی آدمی تینون غسلون مین بلکہ ایک
غسل بلکہ ایک عضو کے دھونے مین بنابر قول جناب شیخ صاحب کے شریک ہو سکتے ہین
تو سب جتنے آدمی شریک غسل ہون نیت کرین اسطرح سے کہ غسل دیتے ہین ہم اس میت
کو قربۃً الی اللہ اور احوط یہ ہے کہ جو میت پر پانی ڈالتا ہے اور دوسرا جو کروٹ بدلواتا ہے وہ
دونون نیت کرین بلکہ یہ دونون غاسل سمجھے جاتے ہین بلکہ ایک دونون مین سے غاسل
سمجھا جاوے اور دوسرا غاسل یعنی غسل دینے والا نہ سمجھا جاوے اور بہتر یہ ہے کہ غسل
دینے والا ایک شخص ہو پس تین غسل میت کو دینا واجب ہین اول غسل آب برگ سدر
سے یعنی بیری کے پتون کے ملے ہوئے پانی سے اور دوسرا آب کافور سے اور تیسرا آب
خالص سے ان تینون غسلون مین ترتیب واجب ہے جیسا کہ بیان ہوا اگر خلاف ترتیب
کریگا تو غسل باطل ہوگا اور وزن بیری کے پتون کا جناب شیخ صاحب مدظلہ نے ڈیڑھ رطل
تخمینہ فرمایا ہے اور وزن رطل بحساب روپیہ انگریزی ستاسٹھ اور چودہ آنہ سے کم ہے

نیت غسل

تو وزن ڈیڑھ رطل اکتالیس ۔ و نیم تولہ آٹھ ماشہ کسر سے کم ہو الیس استعمال برگ سدر کا
بوزن اکتالیس رطل و نیم تولہ آٹھ ماشہ کچھ مضائقہ نہیں رکھتا الّا شرط یہ ہے کہ آب بہ مضاف نہ ہو جاوے
مگر اقوی عدم اعتبار وزن برگ سدر کا ہے لیکن اس قدر برگ سدر پانی میں ملائے جاویں
کہ جس سے شناخت ہو جاوے کہ اس پانی میں بیری کے پتے ملائے ہیں صرف پانی
میں خوشبو آجانا کافی ہے اور چاہیے کہ بیری کے پتے پاک اور مباح ہوں بلکہ قیمت
بیری کے پتوں کی اور ظروف غسل کی اول ادا کر دینا چاہیے اور غسل میت میں ترتیب
اعضا کی مثل غسل جنابت کے واجب ہے یعنی بعد ایک کے دوسرے عضو کو دھونا
اور جو ترتیب فوت ہو جاوے تو پھر از سر نو غسل دیوے اور جو عمداً یا سہواً یا جہلاً
ایسا کرے تو غسل باطل ہوگا پس اول غسل دینے والا اپنے ہاتھوں کو کہنی تک تین بار
دھووے اور نزدیک شیخ صاحب کے کہنی تک بلکہ آدھے تک دھووے اور
جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ وقت ازالہ نجاست کے کیسہ میں یعنی یا کپڑا ہاتھ میں لپیٹ لیں
پس اسوقت میں وقت غسل دینے کے اسکو ہاتھ میں سے اتار ڈالیں ہاں اگر ستر مرگاہ
تک پانی پہونچانے کی ضرورت ہو اور میت نامحرم ہو تو کیسہ پھر ہاتھ میں پہن لیں یا کپڑا
لپیٹ لیں بلکہ بعض علما کے نزدیک یہ ہے کہ تمام غسل میں کپڑا ہاتھ میں لپیٹے رہیں یا کیسہ ہاتھ
میں پہنے رہیں اور نزدیک جناب شیخ صاحب دام ظلہ و نیز جناب مولانا و مقتدانا سید مصطفیٰ
معروف بہ میر آغا صاحب و جناب سید محمد ابراہیم صاحب و جناب سید ابو الحسن صاحب
مجتہدین لکھنؤ دام ظلہم العالی کے میت کو قبل غسل یا بعد غسل کے وضو کرانا مستحب ہے
پس میت کو قبل یا بعد غسل کے وضو کرانا لازم نہیں ہے اب رہا غسل جنابت سے تغسیل جنابت
کی نسبت جناب شیخ صاحب دام ظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ میت کو غسل جنابت دینے کی کچھ
ضرورت نہیں اگرچہ غسل جنابت دیویں تو مضائقہ نہیں چنانچہ میں نے جناب مولانا و مقتدانا سید
ابو الحسن صاحب مجتہد العصر دام ظلہ سے بذریعہ تحریر دریافت کیا آنجناب قبلہ و کعبہ دام ظلہ نے

تحریر فرمایا کہ میت کو غسل جنابت دینے کی علیحدہ ضرورت نہیں ہے وہ تینوں غسل
جو میت کو دیے جاتے ہیں کافی ہیں اگرچہ میت جنب یا حائض ہو واللہ عالم
اور جناب مولانا و مقتدانا سید [illegible]
والزمان دام ظلہ العالی نے یہ حکم فرمایا کہ میت کو کسی قسم کا غسل نہ دیا جاوے سوا غسل
میت کے کیونکہ غسل میت سب غسلوں کو کافی ہے اگر جنب [illegible]
کلام سے استحباب غسل جنابت قبل از غسل میت ظاہر ہوتا ہے لیکن اگر کوئی غسل جنابت
بجا لاوے تو قبل غسل میت کے غسل جنابت میت کو دینا بہتر ہوگا [illegible] اگر میت کو
غسل جنابت دیوے تو اس ترکیب سے دیوے کہ [illegible] نیت
کرے کہ غسل جنابت اس میت کو دیتا ہوں [illegible] قربۃ الی اللہ [illegible] اول سر و گردن
دھووے بعد اس کے سیدھی جانب کا تمام بدن دھووے بعد اس کے بائیں جانب کا تمام
بدن دھووے اور [illegible] کو بھی دونوں جانب [illegible] دھووے [illegible]
ہو اور [illegible] زندہ شخص غسل جنابت میں [illegible] کو دھوتا ہے اور
تینوں مرتبہ مضمضہ یعنی کلی کرتا ہے اور تینوں مرتبہ استنشاق یعنی ناک میں پانی ڈالتا ہے لیکن
تینوں [illegible] ساقط ہیں میت کے [illegible] ہاتھ دھونے کی [illegible]
مضمضہ یا استنشاق کرانے کی ضرورت نہیں [illegible] ساقط ہیں [illegible]
زندہ کو بھی [illegible] مستحب ہیں واجب نہیں زندہ شخص [illegible] بعد نیت کے اول سر و گردن
دھونا اور [illegible] تمام بدن [illegible] دھونا واجب ہے [illegible]
کوئی [illegible] زندہ شخص [illegible] مضمضہ وغیرہ [illegible]
[illegible] غسل [illegible] غسل نفاس [illegible] حیض یا نفاس میں
[illegible] ظاہر [illegible] عورت [illegible] قبل از غسل میت غسل حیض و نفاس
نہ دیا جاوے [illegible] غسل میت کافی ہے [illegible] غسل میت تینوں [illegible]

ف ترکیب غسل میت ۴۷

غسل آب سدر دوسرا غسل آب کافور سے دیوے تیسرا غسل آب خالص کا دیوے کہ
اسکی ترکیب یہ ہے کہ قبل غسل میت کے جسطرح مذکور ہوا ازالہ نجاست کرکے نیت کرے
کہ غسل میت دیتا ہوں میں اس میت کو آب سدر سے قربۃً الی اللہ پس میت کے سر و گردن
کو دھووین بعد اسکے سیدھی جانب کا تمام بدن دھووین بعد اسکے بائین جانب کا تمام بدن
دھووین اور عورتین کو دونون جانب کے ساتھ دھونا اولیٰ ہے اور عورتین پر چاہیے کہ
نظر نہ پڑے اور نہ ہاتھ لگاوے بلکہ کیسہ ہاتھ مین پہنکے کپڑے کے نیچے دھووے اور تمام
بدن مین پانی پہونچاوے اور دوسرا شخص جو پانی ڈالنے والا ہے وہ پانی ڈالتا رہا کرے
جب تک آب سدر ختم نہو جاوے اور چاہیے کہ میت کو آہستہ اور نرمی سے دھووے
اور ہمارے سے میت پر پانی بہاوے تاکہ کہین خشک نہ رہ جاوے مگر وقت دھونے
کے زیادہ پانی ڈالے اور نرمی اور آہستگی سے میت کے پیٹ پر ہاتھ رکھکر کھینچے کہ جو
کثافت قابل نکلنے کے ہو نکلجاوے اور جبکہ میت حاملہ ہو اور خوف اسقاط ہو تو ضرور
نہین ہے بعد دینے اس غسل آب سدر کے پھر آب کافور کا اسی ترکیب سے غسل دیوے
اور غسل آب کافور مین نیت کرے کہ غسل آب کافور اس میت کو دیتا ہون مین قربۃً الی اللہ
بعد اس نیت کے اسی ترکیب سے غسل جسطرح آب سدر سے دیا تھا دیوے اور بعد
دینے اس غسل آب کافور کے غسل آب خالص سے دیوے اور نیت کرے کہ غسل آب
خالص سے اس میت کو دیتا ہون مین قربۃً الی اللہ پس بعد نیت کے جس ترکیب سے غسل
آب سدر سے دیا تھا اسی ترکیب سے غسل دیوے اور میت محرم ہو یا نامحرم ہو ہر حالت مین
عورتین یا جسکے تئین دیکھے بلکہ جو عیب میت مین دیکھے اسکی عیب پوشی کرے تاکہ خدا اسکے گناہون
سے غسل دینے والے کو پاک کرے کہ جیسا نکلا تھا ماں سے پیدا ہوا تھا بلکہ جب میت کو برہنہ کرکے
غسل دیوے اور عورتین کو کپڑے سے پوشیدہ کردے اور جب عورتین کو دھووے تو اپنے کپڑے
کے نیچے ہاتھ ڈالکر دھووے اور مستحب ہے کہ غسل دینے والا وقت غسل دینے کے ہر وقت

رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ کہے اور یا کہے اَللّٰهُمَّ هٰذَا بَدَنُ عَبْدِكَ الْمُؤْمِنِ
وَقَدْ اَخْرَجْتَ رُوْحَهُ مِنْ بَدَنِهِ وَفَرَّقْتَ بَيْنَهُمَا فَعَفْوَكَ فَعَفْوَكَ
نعمۃً صاحب وقت میت کو حرکت دے کہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی ان کلمات کو غسل دینے
میں کہے تو خدائے تعالیٰ جملہ گناہاں اور یا گناہ ایک سالہ غسل دینے والے کے
سوائے گناہاں کبیرہ کے بخشدے اور جناب شیخ صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ
احتمال ہے کہ معنے اس حدیث کے اور مراد امام علیہ السلام کی یہ ہو کہ خدائے تعالیٰ جملہ
گناہاں میت کے اور یا گناہاں ایک سالہ میت کے بواسطہ ان کلمات کے
بخشدے سوائے گناہاں کبیرہ کے اور جناب شیخ صاحب یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ
مستحب ہے غسل دینے والا ذکر خدا اور طلب آمرزش میت حالت غسل میں کرتا رہے
جس زبان میں چاہے طلب آمرزش کرے خواہ زبان اردو خواہ بزبان فارسی یا عربی
اور بہتر یہ ہے کہ دعا ہے مذکورہ پڑھے پس جب غسل آب سدر کا تمام ہوا بعد اسکے
اسی ترکیب سے آب کافور کا غسل دیں اور آب کافور کے غسل میں نیت کریں کہ
غسل دیتا ہوں میں اس میت کو آب کافور سے قربۃً الی اللہ اور وزن کافور کا جناب
شیخ صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں خواہ نیم مثقال ہو یا کم یا زیادہ ہو اور وزن مثقال کا
ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے بلکہ مثل آب سدر کے اتنا کافور پانی میں نہ ملا دیں کہ پانی
مضاف ہو جاوے صرف اس قدر کافور پانی میں ملانا چاہیے کہ خوشبو کافور کی آنے لگے
اس غسل میں بھی پانی ڈالنا میت پر موقوف نکریں جب تک کہ پانی کافور کا تمام
ہو جاوے جیسا کہ اوپر بیان ہوا جب غسل آب کافور سے ہو چکے تو پھر اسی ترکیب
سے آب خالص سے غسل دیں اور نیت کریں کہ غسل دیتا ہوں میں اس میت کو
آب خالص سے قربۃً الی اللہ اور ان غسلوں میں بھی اول غسل دینے والا ہر دو ہاتھ کہنی
تک دھو لے جب غسل ہو چکے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور ملکا تینوں غسلوں کے

فائدہ غسل آب کافور ۱۲

فائدہ ۲ غسل آب خالص ۱۲

واسطے ایک نیت کرے تو بھی کافی ہے یعنی اسطرح سے نیت کرے کہ غسل دیتا ہوں میں
اس میت کو آب سدر اور آب کافور اور آب خالص سے قربۃً الی اللہ تو کافی ہے مگر بنا بر
مشہور جناب شیخ صاحب [illegible] کہ اگر ایک غسل کے لیے علیحدہ علیحدہ نیت کرے
بہتر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا اور اگر میت پر غسل جنابت یا حیض ہو یا غسل مس میت
ان سب کو کافی ہوگا اور ان غسلوں کے دینے کی احتیاج نہیں ہے مگر استحباباً اگر غسل
غسل میت کے اور اغسال بھی دیں تو بہتر ہے بلکہ [illegible] مسئلہ
[illegible] اور غسل [illegible] میت کو دینا چاہیے [illegible] اور آب جاری میں
[illegible] اگرچہ [illegible] اس طرح [illegible] پانی میں داخل کرکے
[illegible] اور غسل سدر دیں [illegible] کافور [illegible] داخل کریں اور غسل کافور دیں [illegible]
[illegible] آب خالص کا غسل [illegible] کافور [illegible]
[illegible] اور آب خالص سے غسل [illegible]
[illegible] دینا چاہیے [illegible] کافی ہے مگر [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] غسل [illegible] میت کا [illegible] مسئلہ
[illegible] اعضائے میت [illegible] پانی [illegible]
[illegible] ان شاء اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قربۃً الی اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]

پیشانی میت کا کریں اور دوسری ضرب میں [illegible] دست میت کا اور [illegible] پشت [illegible]
میت کا مسح کرے اور نہ ایک ہر ہاتھ مارنے کے وقت اپنے آپ [illegible] اور مسح پیشانی
اور دست میں میت کی تقلید ہے جس طرح کہ غسل میں میت کی تقلید ہوتی ہے اور [illegible]
تیمم [illegible] اور اسی طرح وہ تیمم [illegible] بالعوض
آب کا [illegible] اور ایک بالعوض آب [illegible] شیخ صاحب
[illegible] کہ [illegible] تینوں تیمم [illegible] تینوں [illegible]
ایک تیمم [illegible] تینوں [illegible] اور [illegible] تیمم [illegible]
کو بالعوض [illegible] غسل آب [illegible] اور [illegible] الی اللہ [illegible]
فصل [illegible] مسائل [illegible]
فتاوی [illegible] شیخ صاحب مدظلہ کے [illegible] چاہیے کہ [illegible]
اور [illegible] غسل [illegible] اس [illegible]
[illegible] جائے اور [illegible] وہ شخص [illegible]
[illegible] طاہر [illegible] اور [illegible] وہ شخص [illegible] کافر [illegible] اور خارج [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] کا فر [illegible]
[illegible] اسی طرح [illegible]
[illegible] اور اسی طرح [illegible] الکفر
[illegible] اسلام [illegible] اور کافر [illegible]
[illegible] الاسلام [illegible] الکفر [illegible]
[illegible] غسل [illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

اہل اسلام میں ہیں جب تک زندہ ہوں اور جب مر جائیں تو حکم کفار میں ہیں مگر تقیہ کی حالت
میں انہی طور پر تجہیز و تکفین مخالفین کی کریں ۔ اور جو ٹکڑا جسم میت سے جدا ہو گیا ہو
اور اسمیں گوشت و استخوان دونوں ہوں اسکو غسل دینا لازم ہے خصوصاً مثل سینہ کے
اور جو زندہ کا ہو اسکو غسل دینا لازم نہیں ہے چند احوط اور علما میں لزوم اس ٹکڑے کا کہ جدا
ہو گیا ہو اگرچہ قوی ہے مگر احوط غسل دینا ہے اور تنہا استخوان اور تنہا گوشت جسم میت کا
بھی غسل لازم نہیں اور جو بیانہ میت یعنی ٹکڑا جسم میت کا ہو اسکا غسل احوط ہے اور
تمام استخوان میت اگر ہوں تو انکا غسل واجب ہے اور غسل دینے والے کا مثل و نظیر میت
ہونا شرط ہے پس اگر مثل میت کے موجود نہ ہو مثل اسکے کہ صحرا میں کوئی عورت یا مرد فوت
ہوا اور وہاں پر مثل میت کے کوئی ہمجنس نہ ہو یا محرم میت نہ ہو تو ایسی صورت میں
وجوب غسل ثابت نہیں ہے بلکہ غسل و تیمم بھی ساقط ہے مگر چند مقامات میں غاسل کا مثل
و نظیر میت ہونا لازم نہیں جس طرح سے کہ مادر حقیقیہ یا عورت پیر مردہ کو غسل دے سکتی ہے
اگرچہ مرد غسال موجود ہو اور ایسے ہی چند مقامات مستثنا ہو سکتے ہیں کہ ان اوقات
میں بھی مماثلت شرط نہیں ہے اول محارم مثل مادر و خواہر و عمہ و خالہ و پدر و پسر و عمو و
برادر کے بشرطیکہ اسکے کہ زنا سے نہ ہو ہو چند محرم میت بسبب رضاع یعنی دودھ پینے
کے ہو مثل پدر رضاعی و مادر رضاعی و خواہر و برادر رضاعی وغیرہ کے پس مرد اپنی ماں و
بہن وغیرہ مذکورہ کو غسل دے سکتا ہے اور زن مطلقہ بطلاق رجعی یعنے طلاق کبھی
بائن ہوتا ہے اور کبھی رجعی طلاق بائن کی چند قسمیں ہیں از انجملہ طلاق زن غیر مدخول بہا
کہ اسکی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور زن غیر مدخول بہا سے مراد وہ عورت ہے کہ جس سے
عقد ہو گیا ہوا لا نوبت دخول کرنے کی یا مجامعت کی نہ آئی ہو پس ایسی عورت سے بعد
طلاق رجوع نہیں کر سکتا اگرچہ اس عورت سے قبل اس شخص کے ایک ہی شب ہو سکے
مجامعت کی ہو اور طلاق بعد اسکے ہو کہ زن بالغہ مدخول بہا کو مستقیماً حیض نہ ہوا اور یہ طلاق

کہ اسکی طرف اثناء عدہ میں رجوع کر سکتا ہے جسکی طرف درمیان عدہ کے بغیر نکاح ہر وقت
شوہر رجوع کر سکتا ہے خارج عدہ سے نہوئی ہو تو غسل شوہر کو دے سکتی ہے اور ایسے ہی شوہر
اس عورت کو غسل دے سکتا ہے بلکہ بعض نے کہا ہے کہ اگر عورت عدۂ وفات سے خارج ہوئی ہو
عدہ وفات یعنی بعد وفات شوہر کے یہی میعاد عدہ وفات شوہر چار مہینے دس دن کی ہے
(ذلک) پھر بعد اس مدت کے نکاح ثانیہ کر سکتی ہے تو شوہر سابق کو غسل دے سکتی ہے ایسی صورت
میں کہ مرد مثلاً برف میں دب گیا ہو جبکہ عورت نے شوہر اور کر لیا ہو سو اور آقا کنیز کو غسل
دے سکتا ہے مگر کنیز کے غسل دینے میں علما میں اختلاف ہے اور مشکل جواز ہے کیونکہ دوسرے
کے نکاح میں ہو تو عدہ میں ہو اور آقا کو کچھ دیکر جز یا کل آزاد ہو گئی ہو یا مکاتب کی ہو (مکاتبہ)
کی کنیز ہو کہ بعضوں نے بقدر حصہ اپنے کے آزاد کیا ہو اور بعضوں نے نہیں کیا ہو
اور دین اسلام سے پھر گئی ہو اور اپنے آپ کو آقا سے خرید کر چکی ہو کہ ان اوقات
میں جائز ہے باذن وارثوں اور راوی نے خدمت حضرت امام جعفر صادق میں عرض کیا کہ
جب کوئی مسلمان مر جاوے اور اسکے ساتھ کوئی مرد یا زن مسلم محرم نہو بلکہ غیر عورتیں مسلمان
اور مرد نصاری ہمراہی ہوں تو کیا کیا جاوے حضرت نے فرمایا کہ اول وہ مرد نصاری
خود نہائیں پھر میت کو نہلائیں بسبب اضطرار یا بے اختیاری اور ضرورت کے اور
پھر زن مسلمہ مردہ کی بابت بھی یہی حکم فرمایا کہ اگر محرم مرد مسلمان اور زنان مسلمہ ہمراہ نہوں
تو نصرانیہ عورتیں اول خود نہائیں پھر میت کو غسل دیں اور خدمت سید عالم صلعم میں
کچھ لوگوں نے آکر عرض کیا کہ ایک عورت مسلمان مر گئی اور اسکے ساتھ کوئی محرم نہ تھا
فرمایا پھر تمنے کسی زن کتابیہ یعنی یہودیہ اور نصرانیہ کو نہیں ڈھونڈھا عرض کیا
نہیں فرمایا پھر تمنے اسکو تیمم کیوں نہیں دیا اور عمل اس پر مشہور ہے جبکہ بعض علماء نے
اس حدیث پر عمل نہیں کیا جناب شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر عمل اسپر کریں تو ضرر
نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اگر موجود نہو تو مسلمان میت غسل کی کرے اور کافر یا کافرہ کرے الت انثری ہیں

یا کافر نہ لگانے دے اور پھر ممکن ہو غسل مسلمان تو غسل کا اعادہ کریں اور جو میت اثنا عشری
ہو اور غسل اسکے کہ سنی موجود ہوں یعنی بحالت مرنے زن شیعہ کے زنان شیعہ
یا بحالت مرنے مرد شیعہ کے مردان سنی تو میت اثنا عشری کو غسل دے سکتے ہیں
اور حاجت اعادہ غسل کی نہیں اور رائس غاسل کا اول نہانا بھی شرط نہیں ہے اور اگر
میت جلکر مرا ہو یا اسکے بدن پر چھالے ہوں یا گوشت و پوست کے کھٹ جانیکا اندیشہ
ہو تو بسبب اشکال غسل ساقط ہے اور تین تیمم دیں بدلے تین غسلوں کے بلکہ بعد ان تینوں
تیمموں کے ایک تیمم اور بھی بالعوض مجموع تینوں غسلوں کے دیں اور جسکا مارڈالنا
بسبب قصاص کے یا سنگسار کرنا بسبب حد زنا کے ضرور ہے تو غسل میت بعد موت کے ساقط
ہے بسبب اسکے کہ واجب ہے کہ اسکو غسل میت قبل از مرگ کے دیں بایں طور کہ باذن امام
یا نائب خاص و عام اول آب سدر سے پھر آب کافور سے پھر آب خالص سے
غسل کرے اور قبل اغسال کے وضو کرے اور حنوط کرے مثل میت کے یعنی
کافور ملے ساتوں اعضائے سجدہ پر اور مراد ساتوں اعضائے سجدہ سے پیشانی اور
دونوں ہتھیلیاں ہاتھوں کی اور دونوں زانو اور دونوں انگوٹھے پاؤں کے ہیں
پھر پہنیں پارچہ کفن کے جیسے مثل میت کے پھر اسپر حد جاری کریں اور اگر قصاص
کرنا ہو تو لواحقہ کو ... بلکہ بعد قصاص کے دیتا [illegible] یا لواحقہ کو دیتا دیویں اور
بوضع قصاص کو باقی رکھیں پھر [illegible] غسل میت [illegible] جانے کے حاجت
غسل نہیں بلکہ پھر غسل میت [illegible] انکا بسبب موت کے نجس
نہیں ہوتا اسی سبب سے انکی [illegible] کبھی غسل مس میت ساقط
ہے اور [illegible] اعادہ غسل
لازم نہیں بلکہ اگر غسل جنابت و حیض وغیرہ بھی اسپر لازم ہوں تو کوئی اور غسل بعد
[illegible] کرے گا علی الاقوی جیسا کہ میت کے [illegible] غسل میت کافی ہے گو

غسل جنابت کی بھی ضرورت قبل مرگ کے رکھتا ہو لیکن احوط یہ ہے کہ غسل جنابت کو قبل
یا بعد غسل میت کے بجا لائے مگر احکام مذکورہ مشروط چند شروط سے ہیں اول یہ کہ غسل
بجالایا ہو پس اگر عمداً یا سہواً یا جہلاً ترک کرے تو بعد اس کے غسل میت دیا جاویگا
دوسرے یہ کہ اجرا یعنی غسل اس کا اور قبل اجرا اس حد کے اپنی موت سے مر گیا ہو بلکہ
بسبب اس حد یا قصاص کے مارا جاوے تیسرے یہ کہ کسی سبب سے مارا جاوے جس کے لیے
غسل کیا ہو نہ مطلقاً پس جبکہ غسل کیا بسبب قصاص دو نفر مقتول کے اور بعد غسل کے
ایک کے وارثوں نے بخش دیا اور دوسرے نے نہ بخشا بلکہ قصاص لیا تو وہ غسل کافی ہوگا خصوصاً
جبکہ دو سبب مختلف ہوں مثلاً یہ کہ غسل کیا قصاص میں مارے جانے کے واسطے اور
نہ مارا بلکہ حد سنگسار میں مارا گیا چوتھے یہ کہ اس غسل کو دوسرے کے حکم سے بجالایا ہو نہ
بطور خود جیسا کہ اوپر بیان ہوا پانچویں یہ کہ مارا جانا بسبب قصاص یا سنگسار کے
ہو نہ مطلق حد مثل حد لواطہ وغیرہ کے ہر چند کہ جناب شیخ صاحب منتظم کے نزدیک اقوی
عدم اشتراط دو شرط اخیر کا ہے مسائل کمی آب سدر و کافور واسطے غسل
میت کے پس جاننا چاہیے کہ جب ایک ہی غسل کے لائق پانی ہو تو میت کو غسل سدر دیں
اور غسل کافور اور غسل آب خالص کے بدلے دو تیمم دیں اور اگر دو غسل کے لائق پانی ہو تو
اول غسل سدر اور پھر غسل کافور دیں اور غسل آب خالص کے بدلے تیمم دیں بلکہ احتیاطاً
تین تیمم دیں بالعوض ہر سہ غسل کے ہر چند کہ بعضوں نے کہا ہے کہ ایک تیمم کافی ہے اور اگر سدر
یعنی بیری کی پتی ملنا ممکن نہ ہو اور کافور ہو اور پانی بھی سب غسلوں کے لائق ہو بلکہ ایک غسل کے
لائق پانی ہو تو بھی اسی پانی سے اول غسل عوض غسل سدر دیں اور بالعوض غسل کافور اور
آب خالص کے دو تیمم دیں بلکہ بعد ازاں دونوں تیمموں کے ایک تیمم اور دیں بالعوض ہر سہ
غسل کے احتیاطاً اور اگر سدر اور کافور کچھ نہ ہو اور پانی تینوں غسلوں کے لائق ہو تو اول
غسل آب [illegible] سدر کے بدلے [illegible] تیسرا غسل آب کافور کے بدلے اور پھر تیسرا غسل آب خالص کے

قلت کی آب سدر و کافور واسطے غسل میت کے ۱۲

پہلے دیوے اور اگر پانی بقدر دو غسل کے ہو اور برگ سدر اور کافور نہوں تو اول ایک
غسل بعوض غسل سدر کے اور دوسرا غسل بالعوض آب کافور کے دیویں اور بالعوض آب
خالص کے تیمم دیں اور جو پورے ایک غسل کے لائق پانی ہو اور کسی قدر دوسرے غسل میں
صرف کرنے کے لائق پانی ہو نہ تمام غسل کے لائق تو اول غسل سدر دیکر بعد کو بالعوض غسل
کافور و آب خالص کے دو تیمم دیں کیونکہ ظاہر یہ ہے کہ استعمال اس تھوڑے پانی کا بعض غسل
میں واجب نہیں ہے بلکہ تیمم دیویں ہر چند کہ اُس آب باقی ماندہ کو بعض غسل میں صرف کریں
یا اُسکے عوض میں تیمم دیں تاہم مضائقہ نہیں ہے اور اگر پانی بالکل کسی غسل کے لائق نہو تو
تینوں غسلوں کے بدلے تین تیمم دیں اول تیمم بالعوض آب سدر اور دوسرا تیمم بالعوض آب
کافور اور تیسرا تیمم بالعوض آب خالص کے بلکہ احتیاطاً بعد ان تینوں تیمموں کے ایک
تیمم اور دیں بالعوض ہر سہ غسل کے اور جو پانی ایک ہی غسل کے لائق ہو اور برگ سدر اور
کافور نہو مگر بقدر ایک غسل کے پانی ہو تو شاید بنا بر تحلیل کو اول غسل میں صرف کریں اور
پھر بالعوض غسل کافور اور آب خالص کے تیمم دیں اور اگر قبل دفن کے پانی اور سدر اور
کافور ملجاویں تو اعادہ غسل احوط ہے اور اگر نماز پڑھ چکے ہوں تو اسکا بھی اعادہ کریں اور بعد
دفن کے اگر پانی ملے تو اعادہ لازم نہیں ہاں اگر اتفاقاً میت بعد دفن کے قبر سے
ظاہر ہو جاوے تو اعادہ غسل چاہیے اگرچہ اقوی عدم لزوم ہے اور اگر غسل دینے والا
تینوں اغسال میں سے کسی غسل کو بھول گیا ہو اور بعد دفن کے یاد آئے اور میت
کے منہدم ہو جانیکا گمان نہو اور اسکی صورت کے باقی ہونے کا گمان ہو تو
جناب شیخ صاحب مدظلہ کے نزدیک نبش قبر کا جواز اقوی ہے خصوصاً اگر بالسہو غسل
آب خالص میں اور سدر اور کافور بہت کم ہوں یہانتک کہ انکے ملانے سے تمیز نہو کہ
غسل آب سدر کا دیا ہے یا کافور کا جب بھی انکو داخل آب کرکے غسل دیں اور سدر و کافور کا
پانی میں اسقدر مخلوط کر لینا واجب ہے کہ اسکو آب سدر و کافور کہہ سکیں یعنی کہہ سکیں کہ

ف۔ بعض غسل کا سکتا ہو اور بعض غسل ناقص یعنی آب لائق ہو بعض اغسال کا بعض غسلوں کے لائق نہیں بلکہ بالعوض بعض اغسال کے غسل کے ہی ۱۲

فصل مکروہات غسل میت ۱۲

پانی ہو سدر و کافور کا ملا ہوا اور سدر کی تازگی اور اسکی بو کا باقی ہونا شرط نہیں ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ غسل میت میں اگر مزدوری لینے کی غرض شامل ہو تو غسل باطل ہوگا ہاں اگر مزدوری کا دینا متعارف ہو تو اسکو غسل کی خاص مزدوری قرار نہ دے بلکہ جو امور غسل میں دخل نہ رکھتے ہوں انکی مزدوری قرار دے تو مضائقہ نہیں ہے جیسے کہ مزدوری کے سبب سے غسل باطل ہوتا ہے اسی طرح اگر بہ نیت ریا و سمعہ یعنی دکھلاوے وغیرہ کی نیت سے غسل وغیرہ دیا جاوے تو وہ بھی غسل باطل ہے اور جو کسی نے میت کو آب پاکیزہ جانکر غسل دیا اور زمین قبر کو مباح جانکر دفن کیا مگر اوروں کو علم ہو کہ پانی نجس اور زمین مغصوب تھی تو انپر تجدید غسل و دفن واجب ہوگی

فصل ۲۵۰ - مکروہات غسل میت

جناب شیخ صاحب مد ظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مکروہات غسل چند ہیں اول حالت غسل میں میت کا اٹھلا دینا دوسرا میت کو اپنے پاؤں میں پکڑ لینا تیسرے سر منڈانا یا اسکا یا مونچھ یا زیر بغل کے بال لینا پانچویں اسکے شارب لینا یا کاٹنا یا تراشنا اسکے کسی جگہ کے بالوں کا چھٹے ناخن کاٹنا اگرچہ بہت بڑھ گئے ہوں اور جو ناخن اور بال میت سے جدا ہو جاویں تو کفن میں رکھ کر دفن کریں چنانچہ حدیث میں ہے کہ دانت حضرت امام محمد باقر کا جدا ہوا ان حضرت علیہ السلام نے اسکو ہاتھ میں لیکر فرمایا کہ الحمد للہ اور حضرت امام جعفر صادق ع کو دیا اور فرمایا کہ میرے ساتھ اس دانت کو بھی دفن کرنا ساتویں شانہ کرنا میت کے بالوں میں آٹھویں اسکے ناخن کا میل نکالنا بلکہ بہتر ہے کہ نرم لکڑی کو روئی لپیٹ کر میل ناخن کا نکالیں نویں گرم پانی سے نہلانا مگر یہ کہ سرما ہوا اور آب سرد غاسل کو اذیت دے بلکہ گرم پانی سے غسل مکروہ ہے اگرچہ دھوپ سے گرم ہوا ہو اسواسطے کہ بدن میت سست ہوتا ہے اور جو چیز کہ بدن میت کے سخت ہونیکا باعث ہو وہ سست کرنیوالی سے بہتر ہے دسویں پاؤں رکھنا میت پر حالت غسل وغیرہ میں گیارہویں غسل کے پانی کو پاخانہ یا چہ بچہ

میں ہو کر جانے دینا خصوصاً جبکہ بچہ یا مجنون ہو یا عورتیں شکم میت پر ہاتھ ملنا زور سے
بھی اگر میت حاملہ ہو کیونکہ یہ سب مکروہات غسل ہیں

فصل ۲۵۱ — محرمات غسل میت

واضح ہو کہ کئی امر حرام ہیں اول میت [illegible] کا ختنہ کرنا دوسرے غسل کافور کا دینا
اس میت کو کہ جو احرام حج و عمرہ باندھے ہو [illegible] کا کافور سے بھی میت
مذکور کا حرام ہے

فصل ۲۵۲ — بیان حنوط

مستحبات و مکروہات حنوط [illegible]
[illegible] اغسال کے کافور سے حنوط کریں [illegible]
کافور [illegible] حنوط جائز نہیں اور حنوط کرنے والا اگر [illegible]
[illegible] اگر اول [illegible]
کہ کافور [illegible] لازم ہے کہ میت کا فور کی اول [illegible] کافور [illegible]
تو حنوط ساقط ہوگا اور چاہیے کہ میت [illegible] کافور کا [illegible]
کافور خرید ہو سکے یا کوئی [illegible] احسان [illegible]
اور حنوط کرنے میں نیت قربت شرط نہیں جس طرح [illegible]
نہیں کہ حنوط کرنے والا بالغ بھی ہو اور چاہیے کہ کافور حنوط میت [illegible]
اور چاہیے کہ کافور کو ہاتھوں سے نہ ملیں نرم نہ کریں کہ ہاتھوں سے [illegible] مکروہ ہے بلکہ
مستحب ہے کہ ہتھیلی پر کافور کو نرم کر لیں اور بہتر یہ ہے کہ کافور واسطے حنوط کرنے کے
علاوہ کافور غسل کے کم از وزن مثقال شرعی سے نہ ہو اور وزن مثقال شرعی [illegible]
اور [illegible] بلکہ اکمل اور افضل یہ ہے کہ حنوط کرنے کے لیے کافور بوزن تیرہ درہم
موافق حنوط جناب آنحضرت صلعم کے ہو کہ تخمیناً بوزن ہفت مثقال [illegible] ہوتا ہے

(ف) ساتوں اعضائے سجدہ پیشانی اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں زانو اور دونوں پاؤں کے انگوٹھے ہیں

اور مثقال صرافی ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے ہفت مثقال صرافی
کا وزن دو تولہ اور سات ماشہ اور چار رتی ہوا اور بحساب روپیہ انگریزی سکے کہ
روپیہ انگریزی ساڑھے گیارہ ماشہ کا ہوتا ہے وزن مذکور ڈھائی روپیہ اور چار رتی
کچھ ہوا اور حنوط کرنے سے مراد ساتوں اعضائے سجدہ پر کافور ملنا ہے۔ پس
ترکیب حنوط کرنے کی یہ ہے کہ کافور بوزن ڈھائی روپیہ اور چار رتی کے لیکر
ہتھیلی پر اول میت کی پیشانی پر ملے اور پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر اور پھر
دونوں زانوؤں پر اور پھر دونوں پاؤں کے انگوٹھوں پر ملے اور زبدۃ جناب شیخ صاحب مد ظلہ
کے ناک اور سینہ اور سر اور گردن اور کندھے اور ڈاڑھی اور دونوں پاؤں کے تلووں پر
اور بدن کے سب جوڑوں میں اور کہنیوں یعنی پلنڈی پشت پاؤں کے ٹخنے تک کافور ملنا
مستحب ہے اور جہاں پر بوئے بد نکلا کرتی ہو اور بغلوں پر کافور کو چھڑکنا یا ملنا چاہیئے
[illegible] کافور باقی رہ جاوے اسکو سینہ پر ڈالیں اور مستحب ہے کہ کافور میں خاک پاک
[illegible] ملا دیں مگر اسکو ایسی جگہ نہ لگائیں کہ جس سے خلاف احترام لازم آئے یعنی خاک
پاک کے ملے ہوئے کافور کو نشیب بدن سے اور پیشانی وغیرہ پر ملیں نہ پاؤں
وغیرہ پر میں ملنا چاہیئے۔ باقی مسائل حنوط پس کافور نجس کا استعمال نہ چاہیئے
بلکہ اگر محل حنوط پر بہ سبب خون یا نجاست میت کے اس محل سے نجس ہو جاوے
تو مضائقہ نہیں اور چاہیئے کہ کافور خوشبو اور پسا ہوا ہو اور اگر بغیر پسے ہوئے
سے مثلاً حنوط کریں تو کافور کو اعضا سے یعنی ساتوں اعضا کے سجدہ پر رکھدیں
پس اگر پسا ہوا نہ ہو جاوے اور پھر اعضا پر لگ جاوے تو ضرر نہیں والا کافی نہ ہوگا اور
اگر کافور تھوڑا ہو کہ غسل یا حنوط دونوں میں سے ایک کو کفایت کرے تو غسل کو
مقدم رکھیں اور حنوط ساقط ہے اور جو حنوط میں ساتوں اعضائے سجدہ کے لیے کافور کافی
نہ ہو تو جس عضو کا حنوط ہو سکے وہ کافی ہے مگر پیشانی کو مقدم رکھیں پھر باقی اعضا کی

(ف) محل حنوط ... ساتوں اعضا ... [illegible]

نقشہ ہم قلم خیر مین اختیار ہی اور جو عبا کو بھی حنوط لگایئے تو بہتر ہی مگر قبل کفن کے حنوط کرنا
بہتر ہی اور کافور کو تابوت پر رکھنا مکروہ ہی اور مشک و عنبر بھی کافور حنوط مین لگانا مکروہ ہی

فصل ۲۵۳ بیان جریدتین

پس جب میت کو حنوط کر چکین تو جریدتین میت کے پاس رکھنا سنت ہی یا پیراہن و کفن
پہنا کر دو جریدہ رکھین اس ترکیب سے کہ ایک جریدہ سیدھے ہاتھ کی بغل مین پوست
سے ملا کر اور پیراہن کی لپیٹ کر رکھدین اور سر جریدہ کا ہنسلی کی طرف رہے اور دوسرا جریدہ
اسی طرح بائین ہاتھ کی طرف رکھین اور مستحب ہی کہ جریدہ پر شہادتین و اسمائے ائمہ لکھین
کہ جس طرح آئندہ بیان ہوگا۔ اور جریدتین سے مراد دو لکڑیاں ہین وہ دونون لکڑیان
ایک ایک ہاتھ لمبی ہون اور موٹی بقدر اوسط ہون اور سوکھی لکڑی سے جریدے
نہونا چاہیے اگرچہ وہ لکڑی مشابہ تشدید سر کی ہو مگر چونکہ انمین امید ثواب زیادہ ہی
اور چاہیے کہ وہ جریدے درخت خرما یا بیر یا بید کے ہون کیونکہ درخت خرما اور
درخت بیر اور درخت بید کے جریدے افضل ہین اگر ان درختون مین کسی کے جریدے
میسر نہ ہوں تو جس درخت کے میسر ہون بنا لیوین مگر سبز اور تر ہون اسلیے کہ حدیث مین
وارد ہی کہ جب تک جریدتین خشک نہون حق تعالی عذاب کو میت سے تخفیف کرتا ہی
چنانچہ ایک حدیث جناب شیخ صاحب نے کتاب ذخیرۃ المعاد مین تحریر فرمائی ہی
وہ یہ ہی کہ جناب رسول خدا صلعم کا ایک قبر پر گذر ہوا کہ اس میت کو عذاب کیا جاتا تھا
پس حضرت نے ایک شاخ درخت کی منگوائی اور اسکو دو ٹکڑے کر کے ایک سرہانے
قبر کے اور دوسرا نصف ٹکڑا پائینتی قبر کے دفن کر دیا اور فرمایا کہ جب تک یہ سبز ہی
عذاب مین تخفیف ہوگی اور دوسری حدیث مین ہی کہ جب تک تر رہینگی اور خشک
نہونگی میت پر عذاب و حساب نہوگا۔ اور جناب شیخ صاحب مد ظلہ کتاب
ذخیرۃ المعاد مین تحریر فرماتے ہین کہ مستحب ہی کہ جریدتین پر تربت مبارک جناب

سید الشہداء سے اقرار شہادتین و امامت ائمہؑ تفصیلاً نام بنام یا اجمالاً امتثال و انبیاء اللہ و خلفاء رسول اللہ لکھنا چاہیے اور نام میت کا چونکہ بزبان عربی اور اقرار شہادتین وغیرہ جناب شیخ صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا الغرض میں نے جناب قبلہ و کعبہ جناب سید مصطفےٰ صاحب مجتہد العصر مدظلہ سے دریافت کیا کہ اقرار شہادتین و امامت مجملاً کس طرح جریدتین پر لکھے ہیں آنقبلہ و کعبہ مدظلہ نے یہ رقم فرمایا کہ جریدہ پر اول نام میت اور اوسکے باپ کا لکھے اور بعد اسکے یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ الْاِثْنٰى عَشَرَ اَوَّلُهُمْ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّاٰخِرُهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمَهْدِيُّ اَوْصِيَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَئِمَّةُ النَّاسِ حَقًّا وَصِدْقًا وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَجْمَعِيْنَ تمام شد اور اگر نام بنام لکھے تو بعد اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ کے یہ لکھے وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسٰى ابْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ ابْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ اَوْصِيَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ پس باقی عبارت مذکور آخر تک لکھے اور مستحب ہے کہ جریدہ پر روئی یا اور کوئی چیز لپیٹ دیں کہ تازگی باقی رہے اور سب اموات نیک و بد اور خورد و بزرگ و دختر و کلاں سب کے لیے جریدتین مستحب ہیں بلکہ ایسے شخص کی بھی قبر میں رکھ دینا چاہیے جسکی نسبت خطرہ عذاب قبر کا ہو اور یہ جب حدیث شریف جریدہ مومن و کافر اور نیک و بد سب کو نفع بخشتا ہے اور حدیث میں ہے کہ جب حضرت آدمؑ بہشت سے دنیا میں آئے تو بہت گھبرائے تھے خدا سے دعا کی کہ کسی درخت کے ساتھ اشجار بہشت سے مجھکو مانوس کر تاکہ وحشت دفع ہو اللہ تعالیٰ نے درخت خرما کو مقرر فرمایا کہ وحشت

وفات تک وہ انکا انیس رہا اور وصیت کی کہ وہ جریدہ میرے کفن میں رکھدیں تاکہ آخرت
میں اس سے مانوس ہوں اور سب انبیاء علیہم السلام یہ عمل کرتے تھے تا آنکہ عہد جاہلیت
میں یہ امر ترک ہوگیا اور جناب سید عالم صلعم نے اس سنت کو زندہ کیا اور لازم ہے کہ جریدے
ہاتھ بھر سے نہ بہت چھوٹے ہوں نہ بہت بڑے ہوں ایک ایک ہاتھ لمبے ہوں بعض نے کہا ہے کہ چار انگشت
کے ہاتھ سے اس امر میں میت کے ہاتھ کا لحاظ نہ کیا جاویگا اگرچہ وہ مستوی الخلقت ہو
اور ہاتھ بھر کا جریدہ نہ مل سکے تو جتنا مل سکے اور موٹا اور کلفت جتنا ہو بہتر ہے کہ
اسمیں تری زیادہ رہیگی اور جو ایک شاخ خرما کی ہو تو اسکو چیر کر دو جریدے بنا لینا ممنوع
نہیں ہر چند بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کریں اور جناب شیخ صاحب دام ظلہم فرماتے ہیں کہ
ایک جریدہ کفن میں پوست میت سے لگا کر رکھنا اور دوسرے جریدہ کا بائیں طرف درمیان
لفافہ یعنی چادر سرتاسری اور پیراہن کے رکھنا چاہیے اور دونوں جریدوں کا جنبہ گردن سے
ملا ہوا ہو اور جریدوں کے استحباب میں اسطرح رکھنا شرط نہیں جسطرح ممکن ہو رکھدیں
مگر بہتر یہی طریق ہے اور جو ایک ہی جریدہ میسر آوے تو اسکو سیدھی طرف رکھدے
اور سہو اور تقیہ کی حالت میں جسطرح ممکن ہو رکھدیں ہر چند کہ درمیان قبر کے
ہوں یا پائنتی قبر کی طرف

فصل ۲۵۷ - بیان کفن

واضح ہو کہ جب جریدہ رکھ چکیں تو میت کو کفن پہنائیں کہ کفن پہنانا اور جب بعد غسل کے
اور کفن پہنانے کے لیے بھی اذن ولی جائز ہے اور چاہیے کہ کفن غصبی نہو اگر غصبی کفن ہو
تو میت کو برہنہ دفن کرنا لازم ہے اور چاہیے کہ کفن طلا بافت نہو میت زن ہو یا مرد ہو اور
چاہیے کہ کفن پاک ہو بلکہ تیار رکھنا کفن کا ہر مومن کو مستحب ہے اور یہ حدیث میں آیا ہے کہ
جسکے گھر میں کفن ہوتا ہے اسکو غافلین سے نہیں لکھتے اور یہ زمانہ میں جو کفن پہننے کے
لکھا جاتا ہے اور مستحب ہے کہ کفن سوتی ہو یعنی سوت کا بنا ہوا ہو اور مستحب ہے کہ کفن سفید ہو

رنگین نہو مگر ہاں حبرہ اگر سرخ ہو تو نزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ کے بہتر ہے بعض
احادیث میں ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم کو حبرہ سرخ سے کفن کیا تھا اور حبرہ ایک قسم کی
برد یمانی یعنی چادر یمنی ہے کہ کبھی سوت سے اور کبھی کتان سے بنی جاتی ہے اور اسمیں خطوط
بھی ہوتے ہیں اور مستحب ہے کہ کفن کے سینے کے لیے ڈورا کفن ہی میں سے نکالا جاوے
اور کفن کو لوہے یا فولاد سے کاٹنا مکروہ ہے اور لازم ہے کہ کفن وجہ حلال سے ہو حرام
کے روپیہ سے نہ خریدا جاوے اور مستحب ہے کہ کفن اچھا دینا چاہیے کہ بموجب حدیث
شریف کے قیامت میں اموات کفن خوب سے فخر کرینگے اور اُسی کو پہنے ہوئے محشور
ہونگے اور حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام کو ڈھائی ہزار اشرفی کا کفن دیا گیا اور
اُسپر سب قرآن لکھا تھا اور چاہیے کہ کفن خریدنے میں خست نہ کرے اور کفن کو جسمیں دہرنے
سے پہلے اُسمیں تھوک لگانا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ کفن ضریح مقدسہ سے اور ایک متبرکہ سے
مس کیا ہوا ہو اور مستحب ہے کہ خاک پاک کربلائے معلی بلکہ اور ضرایح مقدسہ کی گرد اور دیگر
متبرکہ چیزیں کفن پر ڈالی جاویں اور مستحب ہے کہ آب پاک مبارک مثل آب زمزم و
آب فرات سے کفن دھویا گیا ہو اور مستحب ہے کہ کفن کو خاک کربلائے معلی سے لکھیں
اور نہ خاک مشاہد دیگر معصومین علیہم السلام سے اور جو یہ بھی نہ مل سکے تو کسی چیز بے رنگ
سے اور جو یہ بھی نہ مل سکے تو جس رنگ کی کوئی چیز ملے اُس سے لکھیں اور سیاہی سے
لکھنا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ اس طرح لکھیں کہ حرف کفن پر ظاہر ہو جاویں اور عدم امکان کی
حالت میں صرف انگلی یا قلم پھیر دینا کافی ہے گو حرف ظاہر نہوں ۔ اگر میت مرد کی ہو تو اسکے واسطے
ایک لنگ دوسری کفنی اور تیسری چادر واجب ہے اور چوتھا ران پیچ سنت ہے اور عمامہ مع
تحت الحنک کے ہے اور جو میت عورت کی ہو تو اسکے لیے ایک لنگ دوسری کفنی تیسری
چادر واجب ہے اور چوتھا ران پیچ اور پانچواں مقنعہ اور چھٹا سینہ بند اور ساتواں
اوڑھنی یا نمدہ انشاء اللہ ترکیب انکے پہنانے کی آئندہ بیان ہوگی اور

جناب شیخ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مستحب ہے کہ قمیص یا ردا یا سینہ و عمامہ کے حاشیہ پر نام
میت اور یہ عبارت لکھا جائے یعنی یہ کہ فلان بن فلان یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اس کے بعد شہادت ولایت ائمہ طاہرین صلوات اللہ
علیہم اجمعین اور نام سب کا نام لکھا اور یہ کہ اَنَّ الْبَعْثَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ
حَقٌّ چونکہ جناب شیخ صاحب مذکور نے شہادت ولایت ائمہ طاہرین علیہم السلام و نام ہائے
ائمہ زبان عربی میں نہیں لکھے اور ان سے بذریعہ تحریر سوال [illegible] جناب سید [illegible] صاحب
قبلہ و کعبہ [illegible] دام ظلہ سے دریافت کیا کہ کفن کے قمیص یا ردا یا سینہ و عمامہ
وغیرہ پر جو عبارت شہادت توحید و رسالت کے شہادت ولایت [illegible] مبارکہ
ائمہ طاہرین علیہم السلام کس طرح پر لکھیں آن قبلہ و کعبہ دام ظلہ اللہ تعالیٰ نے یہ مرقوم
فرمایا کہ مسطورہ [illegible] کفن واجب [illegible] لکھیں کہ اول نام میت اور نام اس کے
باپ کا لکھے اور پھر یہ عبارت يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
قَادِرًا عَالِمًا [illegible] عَادِلٌ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَّصِيُّهٗ حَقًّا وَ
خَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ
مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ ثُمَّ مُوْسَى بْنُ جَعْفَرٍ
ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوْسَى الرِّضَا ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ التَّقِيُّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّقِيُّ ثُمَّ الْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ
ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَئِمَّتِيْ وَ
سَادَتِيْ وَشُفَعَائِيْ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ [illegible] صَلَوَاتُ
اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَتَوَلّٰى مَنْ تَوَلَّاهُمْ [illegible] اَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ وَاَنَّ الْبَعْثَ وَالْحَشْرَ وَالثَّوَابَ وَالْعِقَابَ حَقٌّ
وَّ [illegible] مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ [illegible] الَّذِيْ لَا [illegible]

بلکہ مستحب ہے لکھنا تمجید قرآن کو یا تھوڑا قرآن لکھے یا کوئی سورۂ قرآن کا لکھے اور حضرت
امام موسیٰ کاظم کے کفن پر تمام قرآن لکھا تھا اور جناب شیخ صاحب مدظلہ بحر فرائد میں کہ صاحب
کشف الغمہ نے بعض بزرگان شام سے روایت کی ہے کہ جناب امام رضا نے جو حدیث
اہل نیشاپور سے بسند متصل بہ پروردگار فرمائی تھی انھوں نے اس حدیث کو آب طلا سے
لکھوایا اور وصیت کی کہ ہمارے ساتھ اس حدیث کو بھی دفن کرنا چنانچہ بعد وفات
انکو خواب میں دیکھا کہ خدا نے برکت تلفظ بکلمہ لا الہ الا اللہ و تصدیق رسالت
محمد اور اس حدیث کے بہ تعظیم و احترام لکھنے سے انکو بخش دیا پس اس حدیث کا مع اسناد
لکھنا مناسب ہے پس اس طرح سے لکھیں حدثنا محمد بن موسی بن المتوکل قال
حدثنا علی بن ابراهیم عن ابیه یوسف بن عقیل عن اسحق
بن راهویه قال لما وافی ابو الحسن الرضا علیه السلام نیسابور
و اراد ان یرحل الی المامون فاجتمع الیه اصحاب الحدیث
فقالوا یا ابن رسول الله ترحل عنا و لا تحدثنا بحدیث فنستفیده
منک و قد کان قعد فی العماریة فاطلع راسه فقال سمعت
ابی موسی بن جعفر علیهما السلام یقول سمعت ابی جعفر بن محمد
علیهما السلام یقول سمعت ابی محمد بن علی علیهما السلام یقول
سمعت ابی علی بن الحسین علیهما السلام یقول سمعت ابی الحسین بن علی
علیهما السلام یقول سمعت ابی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
علیه السلام یقول سمعت محمدا رسول الله صلی الله علیه
و آله یقول سمعت جبرئیل یقول سمعت الله عز و جل یقول لا اله
الا الله حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی فلما مرت الراحلة
نادی اما بشروطها و انا من شروطها اور دوسری سند سے بھی اس حدیث کو

لکھو بالیقین اول حدیث مذکور کو لکھو اسطرح پر لکھو حدثنا محمد بن الحسن القطان
قال حدثنا عبد الکریم بن محمد الحسینی قال حدثنا محمد بن
ابراهیم الرازی قال حدثنا عبد الله بن یحیی الاهوازی
قال حدثنی ابو الحسن علی بن عمرو قال حدثنا الحسن بن محمد
بن جمهور قال حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسی الرضا
علیه السلام عن موسی بن جعفر علیه السلام عن جعفر بن محمد
عن محمد بن علی عن علی بن الحسین علیهم السلام عن الحسین
بن علی علیهما السلام عن علی بن ابی طالب علیه السلام عن
محمد رسول الله صلی الله علیه و آله عن جبرئیل عن
میکائیل عن اسرافیل عن اللوح و القلم قال یقول الله
عز و جل ولایة علی بن ابی طالب حصنی فمن دخل فی
حصنی امن من ناری اور مستحب ہے کہ جوشن کبیر کو کفن پر لکھے اور حدیث میں
وارد ہے کہ جو کوئی لکھے جوشن کبیر کو ایک جام پر کافور سے اور دھو کر اس پانی کو کفن پر
چھڑک دے تو خدائے تعالی ہزار نور قبر میں نازل فرمائے اور ہول منکر نکیر سے
ایمن کرے اور عذاب قبر کو رفع کرے اور ہر روز ستر ہزار ملک قبر میں داخل ہوں
اور بشارت بہشت کی اسکو دیں اور بقدر مد نگاہ قبر میں وسعت ہو اور دوسری
حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی اسکی قبر میں ستر ہزار ملک بھیجتا ہے اور ہر ایک کے ساتھ
طبق نور ہوتے ہیں اور وہ میت پر نثار کیے جاتے ہیں اور بہشت میں اسکو لیجاتے
ہیں اور وہاں وہ تکیہ لگا کر بیٹھتا ہے اور آرام لیتا ہے جسطرح دلہن حجلۂ عروسی میں آرام
کرتی ہے اس دعا کی حرمت کے سبب سے اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جسکے کفن پر دعا
جوشن کبیر لکھی جاتی ہے میں اسکے عذاب کرنے سے شرم کرتا ہوں تا اینکہ حضرت امام حسین نے

فرمایا کہ حضرت امیر علیہ السلام نے وصیت بزرگ کی کہ اے فرزند میرے کفن پر
دعاے جوشن کبیر لکھنا اور حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ میں نے وصیت پر عمل کیا
اور یہ کہ جس چیز سے امید رحمت ہو وہ بھی لکھنا چاہیے اور یہ دو شعر جناب امیرؑ
نے سلمان فارسیؓ کے کفن پر لکھے تھے بس چاہیے کہ کفن پر یہ دو شعر بھی لکھیں ع وفدت
على الكريم بغير زاد * من الحسنات والقلب السليم * فحمل
الزاد اقبح كل شئ * اذا كان الوفود على الكريم * اور
اسی طرح جو دعائیں بزرگ ہیں انھیں سے بھی بعض دعائیں لکھیں اور مستحب ہے کہ
اس شہادت نامہ کو ایک کپڑے پر لکھ کر سیدھی طرف میت کے جبڑے کے ساتھ
رکھدیں یا میت پر رکھدیں مگر اس شہادت نامہ کو جناب شیخ صاحب رحمہ اللہ نے نہیں لکھا ہے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شَهِدَ الشُّهُوْدُ الْمُسَمَّوْنَ فِيْ
هٰذَا الْكِتَابِ اَنَّ اَخَاهُمْ فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اس جگہ نام میت کا
اور میت کے باپ کا لکھیں کہیں یہ لکھیں اَشْهَدَهُمْ وَاسْتَوْدَعَهُمْ وَ
اَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّهٗ مُقِرٌّ
بِجَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ
وَاِمَامُهٗ وَاَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُّلْدِهٖ اَئِمَّتُهٗ وَاَنَّ اَوَّلَهُمُ
الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلِيُّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ وَجَعْفَرُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى ابْنُ جَعْفَرٍ وَعَلِيُّ ابْنُ مُوْسٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَلِيٍّ
وَعَلِيُّ ابْنُ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ وَالْقَائِمُ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَاَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ
اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

رَسُولُهُ جَاءَ بِالْحَقِّ وَأَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللهِ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِ
رَسُولِ اللهِ وَمُسْتَخْلَفُهُ فِي أُمَّتِهِ مُؤَدِّيًا لِأَمْرِ رَبِّهِ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى وَأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَابْنَيْهَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ابْنَا
رَسُولِ اللهِ وَسِبْطَاهُ إِمَامَا الْهُدَى وَقَائِدَا الرَّحْمَةِ وَأَنَّ
عَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَجَعْفَرًا وَمُوسَى وَعَلِيًّا وَمُحَمَّدًا وَعَلِيًّا وَحَسَنًا وَالْحُجَّةَ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَئِمَّةٌ وَقَادَةٌ وَدُعَاةٌ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُجَجٌ
عَلَى عِبَادِهِ پس چالیس مومنین اپنے نام بطور گواہی اسطرح پر لکھیں اَللّٰهُمَّ لَا نَعْلَمُ
مِنْهُ إِلَّا خَيْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنَّا فلان اگر عورت میت کی ہو تو بجائے
منہ کے منھا اور بجائے بہ کے بہا لکھیں ترتیب پہنانے کفن میت
مرد کی چونکہ کفن کے پارچے بھی یکے بعد دیگرے ترتیب سے پہنانا چاہئے لہذا میں نے
مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب سید ابو الحسن صاحب مجتہد العصر والزمان مدظلہ العالی سے
دریافت کیا کہ پارچہ ہائے کفن یکے بعد دیگرے کس ترتیب سے پہنانا چاہئے آن قبلہ و کعبہ
مدظلہ نے ارقام فرمایا کہ کفن اس ترتیب سے پہنانا بہتر ہے کہ جب غسل دے چکیں پہلے
چادر یعنی ناسری کو میت کے نیچے بچھا دیں بعد اسکے ران پیچ یا تہبند بچھا دیں اگر اول مستحب ہے کہ
عورتین پر روئی زیادہ رکھدیں اور ران پیچ طول میں ساڑھے تین ہاتھ کا اور عرض ڈیڑھ بالشت
کا ہونا چاہئے پس روئی عورتین پر زیادہ رکھکر ران پیچ کو اس ترکیب سے پہنا دیں کہ
ران پیچ کا ایک سرا لیکر اسکو عرض سے چاک کرکے پیچھے سے پشت کے لاکر کمر پر باندھ دیں
پھر بعد کو وہی سرا جو پیچھے چھوڑ دیا تھا اس دوسرے سرے کو لیکر پیچھے سے دونوں ٹانگوں کے
درمیان سے نکالیں اسطرح سے کہ عورتین مع روئی کے ڈھک جائیں پھر اس دوسرے
سرے کو جو دونوں ٹانگوں کے درمیان سے عورتین پر ہو کر نکالا گیا ہے ازار بند کے نیچے
سے نکالیں کہ جو کمر پر بندھی ہے کیونکہ مقصود [illegible] باقی رہے دونوں پر [illegible]

لنگ باندھیں لنگ کا عرض اسقدر ہونا چاہیے کہ ناف سے زانو تک پہونچ جاوے بعد اسکے (یعنی لنگی ۱۲)
پیراہن پہناویں اور پیراہن شانہ سے نصف ساق یعنی نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے
اور اسکے عمامہ اسکے سر پر باندھیں مگر عمامہ کے لیے کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ جسقدر ایسی کہ عمامہ
بندھ سکے اور تحت الحنک نکل سکے وہ کافی ہے اور عمامہ کو سر پر اس ترکیب سے باندھیں
کہ دونوں طرف سے تھوڑا سا کپڑا چھوڑ دیں کہ وہ تحت الحنک ہے اور یہ دونوں سرے ان کو
نیچے ٹھوڑی کے لاکر داہنے سرے کو بائیں طرف اور بائیں طرف کے سرے کو داہنی
طرف لاکر جسقدر بچے اسکو سینہ میت پر ڈالدیں پھر چادر سرتاسری کو لپیٹ دیں
اور چادر سرتاسری اتنی بڑی ہو کہ تمام بدن میت کو کافی ہو اور بند ہو سکے اور عرض
اسکا اسقدر ہو کہ نیچے اور اوپر تمام میت کو گھیر لے — ترکیب میت پہنانے کفن
کفن میت عورت کی میت عورت کی نیچے بھی اول چادر سرتاسری کو بچھا کر پھر
عورتیں پیر پر روئی زیادہ رکھکر ران بیچ باندھیں جناب شیخ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ واسطے
فرج عورت کے روئی بقدر ایک رطل کے ہو بعضوں نے فرمایا ہے کہ ڈیڑھ رطل روئی
ہونا چاہیے اور رطل کا وزن [illegible] پھر ہوتا ہے پس میت عورت پر روئی رکھکر ران بیچ
اسی ترکیب سے باندھیں کہ جس ترکیب سے میت مرد کے باندھنا چاہیے اور میت عورت کا بھی
ران بیچ عرض و طول میں مثل ران بیچ میت مرد کے ہونا چاہیے بعد باندھنے ران بیچ کے لنگ کو
باندھیں اور اس لنگ کو بھی اسقدر ہونا چاہیے کہ ناف سے زانو تک پہونچ جاوے پھر
پستان بند باندھیں اور پستان بند ایک پارچہ ہوتا ہے جس سے سینہ عورت کا باندھا جاتا ہے
مگر اسکی کوئی حد معین نہیں ہے پس جسقدر ہو کہ سینہ بند ہو جائے پستان بند کے لیے
کافی ہوگا پھر پیراہن پہناویں اور یہ پیراہن بھی شانہ سے نصف پنڈلی تک ہونا
چاہیے پھر مقنعہ باندھیں اور مقنعہ ایک پارچہ ہوتا ہے کہ بجائے عمامہ کے عورت کے
سر پر باندھا جاتا ہے اسکی بھی کوئی حد معین نہیں پس جسقدر میں سر بندھ جاوے مقنعہ

(حاشیہ: ترکیب پہنانے کفن میت عورت)

اسکے لیے کافی ہوگا پھر چادر سر تا سری کو لپیٹ دیں یہ چادر بھی اتنی قدر بڑی ہوگی کہ جس میں
تمام میت آجاوے اور بند ہو سکے۔ اور جناب شیخ صاحب مد ظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ
مستحب ہے کہ زیر کفن پیچیدہ رکھیں کہ حقیقت اسکی معلوم نہیں کہ وہ کیا ہے مگر بعض کہتے
ہیں کہ طیب ہے جو نرم کی ہوئی ہو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ بو ہائے خوش سے مرکب ہوتا ہے یعنی
بنایا جاتا ہے معلوم نہیں کہ کونسا ہے۔ اور مستحب ہے کہ چادر یمنی بعد پہنانے جملہ کفن کے
میت کے جنازہ پر ڈالیں بلکہ کوئی اور کپڑا علیحدہ و زرنگار جنازہ پر نہ ڈالیں۔ اور جو کوئی
میت کو چھووے اسپر غسل مس میت واجب ہوتا ہے پس لازم ہے کہ غسل کرے

فصل ۲۵۵ - بعض مسائل ضروری غسل مس میت

غسل مس میت واجب ہے اس شخص پر جو بعد قبض روح اور سرد ہونے جسم کے غسل سے
میت کو چھووے اور اختیار اور عدم اختیار و قصد و عدم قصد کو دخل نہیں وجوب غسل
مس میت میں نہیں۔ اور اگر بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے اسکی ماں پر واجب ہے اور اس بچہ کے
چھونے والے پر بھی واجب ہے۔ اور کپڑا اور پسینہ اور خون اور ریش اور بال جو مانع
مس بدن میت کا ہو اسکے چھونے سے غسل مس واجب نہیں ہوتا۔ اور بچہ غیر تام الخلقت
یعنی چار ماہ سے کم کا ساقط ہو تو اسکے چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے جیسا اولیٰ یہ ہے
کہ غسل کرے اور مس استخوان بے گوشت اور گوشت بے استخوان سے خواہ مردہ کا ہو
یا زندہ کا غسل واجب نہیں ہوتا لیکن بہتر یہ ہے کہ مس استخوان میں خواہ بے گوشت ہو یا
با گوشت ہو غسل کرلیں خصوصاً اس میت کی ہڈی ہو جسکو جانتے ہوں کہ غسل نہیں
دیا گیا اور یا تخصیص ایکسال اسپر نہیں گذرا اور دانت کے چھونے سے غسل واجب
نہیں ہوتا خواہ اسمیں گوشت ہو یا نہو اور مردہ کا ہو یا زندہ کا ہو اور بے گوشت استخوان
کے چھونے سے غسل واجب ہوتا ہے خواہ وہ مردہ کا ہو یا بحالت زندگی جدا ہوا ہو۔
اور جو کوئی جزو میت سرد ہو گیا ہو اور کوئی سرد نہوا ہو تو جزو سرد شدہ کے چھونے

سے غسل واجب ہوگا کیونکہ تمام بدن کا مس ہونا وجوب غسل میں شرط ہے اور جبکہ میت
کے ایک عضو کو تینون غسل دیئے گئے ہون یا ایک یا دو غسل میت کے باقی ہون ان دونون
حالتون میں چھونے سے غسل واجب ہے اگر بسبب نہونے سدر و کافور کے تینون غسل
آب خالص سے دیئے ہون تو غسل مس واجب نہین ہوتا اور پانی نہونے کی
حالت مین اگر ایک یا دو غسل دیئے ہون بلکہ بضرورت غسل اضطراری مین غسل مس میت
احوط ہے خصوصاً جبکہ تیمم دیا ہو بدلے غسل متعذر کے اور اگر میت کو عوض اغسال ثلثہ کے
تیمم دینا بسبب نہونے پانی کے یا بسبب خوف استعمال آب مثل اسکے میت کے
بدن پر آبلہ ہون یا میت جل گئی ہو کہ استعمال آب سے احتمال جدا ہوجانے جسم کا ہو
تو بعد اس تیمم کے بھی چھونے سے غسل واجب ہوتا ہے اور اگر حال اضطرار مین
میت کو کافر مثل یہودی وغیرہ نے بطور مذہب شیعہ غسل دیا ہو یا کسی اہل سنت نے
حال اضطرار مین میت کو بطور شیعہ ہون کے بھی غسل دیا ہو تو ایسی میت کے چھونے
سے بھی غسل مس میت واجب ہوتا ہے اور اگر میت اہل سنت کی ہو اور اسکو غسل
اہل سنت نے اپنے طور پر یا بطور شیعہ دیا ہو تو اسکے چھونے سے بھی غسل واجب
ہوتا ہے اور اگر میت کی زبان کو چھوے یا منہ کے اندر انگلی ڈالے تو بھی غسل مس
واجب ہوتا ہے بلکہ اقوی اللزوم غسل مس ہے جس وقت کہ مس کرے ایسے جزو کو بھی کہ
حیات نے اسمین حلول نکیا ہو برخلاف کہ کوئی جزو ہو کہ وہ بھی صاحب حیات تھا خصوص
مثل ناخن کے نہ بال وغیرہ کے اگر کوئی شخص شک کرے اصل مس میت مین یعنی
میت کو مس کرکے یہ گمان کرے کہ درحقیقت اسکو مس کیا ہے یا نہیں اور یا کوئی
دوسرا شخص مس سے کہے کہ مس میت وقوع مین آگیا ہے اور یہ گمان بھی اسکو ہوجاوے
تو بھی غسل مس میت لازم نہیں ہے اگرچہ وہ شخص معتمد اور عادل بھی ہو مگر جبکہ دو شخص عادل
کہین کہ درحقیقت مس میت ہوگیا ہے تو غسل واجب ہوتا ہے مگر نزدیک جناب

شیخ صاحب مدظلہ کے احوط لزوم غسل ہے تیمم صورت مذکورہ میں، اور جس وقت کہ مس میت
کرے اور شک کرے کہ یہ مس موجب غسل ہے یا نہیں بسبب اشتباہ کے کہ میت شہید کی ہے یا غیر شہید
کی یا یہ کہ مردہ ہے یا زندہ یا یہ کہ جسم میت کو مس کیا ہے یا غیر کو تو اس صورت میں غسل مس لازم
نہیں ہے چنانچہ لازم نہیں ہے غسل اس وقت میں بھی کہ شک ہو کہ تمام بدن میت سرد ہوا ہے یا نہیں اور اگر کسی
نے بحالت بیہوشی یا دیوانگی اور یا صغر سنی یا بحالت نابالغی کے مس کیا ہو تو وقت
حاصل ہونے ہوش اور عقل اور یا بلوغ کے غسل مس میت واجب ہوگا اور جو بچہ کہ مردہ
سے پیدا ہو تو اس بچے پر بھی بعد بلوغ کے غسل مس میت خالی قوت سے نہیں ہے چنانچہ
کہ احوط وجوب غسل مس میت ہے بعد بلوغ کے۔ اور کسی شخص نے محتضر پر یعنی اُس
شخص پر کہ جو حالت نزع میں ہو ہاتھ رکھا اور ابھی ہاتھ نہ اٹھانے پایا کہ وہ مرگیا تو بھی
غسل مس میت لازم ہے۔ اور جو کوئی بغسل میت کے بسبب حد قصاص کے مارا جاوے
تو اُس کی میت کے چھونے میں اقوی عدم لزوم غسل ہے ہرچند احوط ہے کہ غسل کرے اور
اگر حالت خشکی میں میت کو چھوئے تو ہاتھ کا دھونا واجب نہیں ہے ہرچند کہ دھونا
ہاتھ کا احوط ہے اور مس میت ناقض وضو ہے یعنی مس میت سے وضو ٹوٹ
جاتا ہے علی الاقوی اور اگر نماز پڑھنے کی حالت میں مس میت ہو جاوے تو نماز
باطل ہوا و غسل واجب ہے اور اگر ایک میت کو چند بار یا چند میت کو مس کرے
تاہم ایک ہی غسل واجب ہوگا اور اگر اثناء غسل مس میت میں پھر مس میت ہو جاوے
تو وہ غسل باطل ہے اور لازم ہے کہ اعادہ غسل مس میت کا کرے اور اگر پہلے وضو
بھی کر چکا ہو تو اعادہ وضو بھی لازم ہے۔ فلسفہ وجوب غسل
مس میت کی بابت شیخ صاحب دام ظلہ فرماتے ہیں کہ سبب
وہ قول کا علم صاحب شریعت علیہ السلام کو ہے اگرچہ [illegible] سبب وجوب غسل میت و
مس میت کے جناب [illegible] کہ وجہ وجوب غسل اور مس میت [illegible]

کی یہ ہے کہ جب روح انسان کے بدن سے نکلجاتی ہے تو بہت آفات جسم میت میں رہجاتے
ہیں اسواسطے غسل دیتے ہیں کہ میت بسبب دینے غسل کے اُن آفات سے پاک
ہو جاوے اور غسل مس میت اسواسطے کرتے ہیں کہ مس کرنیوالا اُن آفات سے
محفوظ رہے گویا مراد امام علیہ السلام کی یہ ہے کہ بسبب مفارقت روح جسم میت میں
سمیت اور زہر پیدا ہوجاتا ہے اسکا دفعیہ غسل سے ہوتا ہے اور کتاب علل الشرائع میں ایک
حدیث جناب امام رضا سے مروی ہے کہ فرمایا امام علیہ السلام نے کہ جانور و طیور و
بہائم و سباع کے جسم پر پر و بال اور رونگٹے ہوتے ہیں اس سبب سے انکے چھونے
سے غسل مس لازم نہیں آتا اور یہ سب پاک ہوتے ہیں مردہ ہوں یا زندہ پھر
جناب شیخ صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ اگر اس علت کو ہم بھی برخلاف قرار دیں تو چاہیے
کہ نجاست کو سبب غسل ٹھہرائیں تو یہ دلیل پوری ہوگی اس سبب سے کہ جسد سائر
حیوانات کا بھی نجس ہے مگر اسکے چھونے سے غسل واجب نہیں ہے اور بدن معصوم
طاہر ہے اور غسل واجب ہے واللہ اعلم چند مسائل ضروریہ
بموجب فتاوی جناب شیخ صاحب مدظلہ کے یہ لکھے جاتے ہیں پہلا مسئلہ جب ایک ہی کفن کے
کپڑے کے لائق پارچہ ہو تو چاہیے کہ بہتر ہو اگرچہ لنگ کا مقدم ہونا قوت سے خالی نہیں یا
جب کفن میں فقط صرف اتنا کپڑا ہو کہ دونوں عورتین سے ایک ہی کا ستر ہو تو قبل کا ستر
لازم ہے اور سہ پارچہ کفن واجبی کا کپڑا باریک ہو تو موٹا ہو اور چار پارچہ ہو تو دو تہ یا تین تہ
کر کے کفن دیں کہ جسم سے ستر ہو جاوے اور جو موٹا کپڑا کفن کے لیے موجود ہو تا ہم
باریک کپڑے کو چند تہ کر کے کفن دینا خالی قوت سے نہیں اور چاہیے کہ کفن غیر جنس کا
نہو یعنی خالص ابریشم کا ہر چند کہ اور کپڑا نہ مل سکے اگرچہ میت زن ہو ہاں
سنجاف حریر کی جائز ہے جو چار انگل سے کم چوڑی ہو اور کفن پاک ہونا چاہیے
حالت اختیار میں اور حالت اضطرار یعنی ناچاری وغیرہ میں پاک ہونا ضرور نہیں ہے

اور چاہیے کہ بحالت اختیار غیر ماکول اللحم جانور کے رونگٹوں کا بنا ہوا یا اسکے پوست کا
کفن نہ ہو بلکہ بہتر یہ ہے کہ کسی پوست کا کفن نہ ہو یہانتک کہ پوست گوسفند اور جانور کہ جو مثل
گوسفند کے ماکول اللحم ہوں اور پاک اور ذبح بھی کیا ہوا ہو اور چاہیے کہ کفن مثل نباتات
کے ہو یعنی نباتات کا بنا ہوا ہو مثل روئی اور کتان کے مگر بحالت ضرورت میں
جبکہ کفن میسر نہ آسکے اور چاہیے کہ ماکول اللحم کے بھی رونگٹوں کا بنا ہوا کفن نہ ہو بنابر
احوط کے پس بحالت اختیار مثل شال وغیرہ جو پشمینہ ہو اوس میں کفن نہ دینا چاہیے
ہر چند کہ قول بجواز ماکول اللحم اقوی ہے اور اگر جانور ذبح ہوا ہو تحقیق اختیار ہے [illegible] یا مردہ یا
بغیر اوسکے مرے ہوئے ہوں تو اونکا بھی یہی حکم ہے [illegible] اور بحالت اضطرار
یعنی ناچاری وغیرہ میں اور کوئی کفن میسر نہ ہو تو جائز ہے کہ کفن پوست ماکول اللحم کا
بشرطیکہ میتہ یعنی مردہ کا نہ ہو [illegible] پوست حیوان ماکول اللحم کا مقدم ہے
غیر ماکول اللحم کے بالوں اور رونگٹوں [illegible] طلا باف سے
کفن پر بھی پوست حیوان ماکول اللحم کا کفن مقدم ہے اور [illegible] طلاباف مقدم ہے
کفن پوست غیر ماکول اللحم پر اور اگر بحالت ضرورت میں اور کفن میسر نہ آوے بلکہ کفن
متنجس یعنی ناپاک [illegible] سے کفن [illegible] جیسا [illegible]
[illegible] اور ایسی ہی حالت [illegible] میں کفن حریر [illegible] بھی دے سکتے ہیں [illegible]
[illegible] عورت کو [illegible] ایک کپڑا نجس ہو اور پاک کپڑا میسر نہ آوے بلکہ حریر اور
طلاباف موجود ہو تو حریر و طلاباف کا کفن نہ دیں بلکہ نجس کا کفن دینا چاہیے اور
واجب ہے کہ کفن اصل مال میت سے لیا جاوے نہ کہ ثلث [illegible]
بلکہ کفن دینا مقدم ہے وصیت و دین و حق رہن و حق جنایت پر اگر کوئی ترکہ میت کا
سوائے کفن یا قیمت کفن کے اور باقی نہ ہو اور وہ بھی رہن ہو یا دین یا حق جنایت
میں ماخوذ ہو تب بھی میت کو کفن دینا چاہیے ہر چند کہ حق رہن یا دین یا جنایت ادا نہ ہوا

البتہ اُن مواخذہ داروں کا راضی کرنا اولی ہوگا جیسا کہ کفن میں قیمت واجب سے زیادہ قیمت صرف کرنے میں رضامندی ورثہ کی شرط ہے خصوصاً اس وقت میں کہ جبکہ اتنا ہی ترکہ چھوڑا ہو یا اسمیں یا دین کو کافی ہو اور جبکہ ورثہ قیمتی کپڑے کے کفن دینے میں رضامند ہوں تو احتیاط یہ ہے کہ کم قیمتی کپڑا کفن میں صرف کریں بشرطیکہ میت کی ذلت نہو اور اقویٰ یہ ہے کہ شان میت کے موافق کفن دیں بیشک اگر وہ دولتمند ہو تو ایسا کفن نہ دیں جو اسکے لائق نہو گو وارث نارضامند یا نابالغ یا غائب ہوں اور اگر حیثیت سے زیادہ قیمتی کفن کی وصیت کی ہو تو اسکے ثلث مخصوص میں سے کفن دیں یا باجازت ورثہ حاضرین کے کفن دیں کہ وہ وارث نابالغ یا غیر حاضر یا احمق نہوں اور قیمت سدر اور کافور و آب وغیرہ میں وغیرہ جو اشیا سے متعلقہ غسل و کفن و دفن اصل مال میت سے لیجاویگی نہ کہ ثلث سے پس اگر زمین وقف نہ اور مباح نہو اور خریدنا پڑے یا محصول دینا پڑے تو یہ قیمت اور محصول بھی اصل مال میت میں سے دیا جاویگا اور اگر کوئی ظالم اور جابر منع کرے دفن سے یا کفن یا غسل یا سدر یا کافور یا آب غسل سے مگر کچھ مال یا درہم لیکر اور سواے مال ترکہ کے اور کہیں سے دینا ممکن نہو تو اقوی یہ ہی ہے کہ جو مال ظالم کو دیا جاوے وہ اصل ترکہ میت میں سے دیا جاویگا نہ کہ ثلث سے اور جو زمین ایسی موجود ہو کہ جسکی بابت ظالم کو قیمت یا محصول نہ دینا پڑے اور اولیاے میت میں چاہیں کہ جس زمین میں کہ ظالم منع کرتا ہے دفن کریں تو یہ قیمت اصل ترکہ سے نہ دیجاویگی بلکہ ثلث سے اور اگر ایک زمین زیادہ قیمت یا محصول میں آتی ہے اور دوسری زمین کم قیمت یا کم محصول میں آتی ہے اور زیادہ قیمت یا محصول والی زمین میں دفن کریں تو وہ زیادتی ثلث میں سے ادا کیجاویگی نہ کہ تمام قیمت مگر آنکہ وہ زمین محتاج زیادہ قیمت کی ہے مناسب حال میت کے ہو اور وہ زمین کہ محتاج کم قیمت کی ہے نامناسب حال میت کے نہیں بسبب اسکے کہ اگر اسمیں میت دفن کیا جاوے تو موجب ذلت

اور جو اُجرت میت کا ہوتا ہے یعنی اُس وقت میں اگر زمین مناسب حال میت کے بیچ میت دفن کیجاوے
تو قیمت اصل مال سے دیجاویگی بلکہ دفن کرنا میت کا زمین مناسب حال میں لازم نہیں ہے
اور زیادتی اسکی اصل ترکہ سے محسوب ہوگی نہ ہوے اور اگر ایسا شخص مرا کہ اسکے پاس کفن یا قیمت
کفن بھی نہ نکلے تو کفن اسکا کسی پر واجب نہیں ہاں مستحب ہے اور ثواب رکھتا ہے جیسے حضرت امام
محمد باقر نے فرمایا کہ جو کوئی میت کو کفن دیوے ایسا ہے کہ گویا قیامت تک لباس میت کا
ضامن ہوا اور جناب شیخ صاحب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید یہی ثواب کفن دینے والے کو بھی
ہو جیسا کہ کفن دینے والے کو ہوتا ہے اور بیت المال اور سہم سبیل اللہ اور سب اموال میں
سے جو راہ خدا میں صرف کیے جاتے ہیں کفن دینا ضرور نہیں رکھتا اور جو زکوٰۃ سے سہم بھی
حصہ فقراء میں سے ہو تو بہتر یہ ہے کہ وارث میت فقیر کو حصہ کیے دیں کہ کفن کرے میت
کے نام سے تو دیں کہ وارثان میت کے لیے باعث عار کہ ہو بہتر یہ ہے کہ باذن حاکم
شرع یا عدول مومنین صرف واسطے میت کے کیا جاوے اور عورت کے غسل و کفن
و دفن وغیرہ کے کفالہ وارث شوہر کے ذمہ ہیں اگرچہ وہ عورت خود مالدار ہو اور ہر چند کہ
شوہر صغیر یا مجنون یا غائب یا سفیہ ہو کہ اس وقت میں بھی لازم ہے کہ ولی اسکے مال سے
صرف کفن و دفن وغیرہ عورت کا کرے اور فرق نہیں ہے کہ وجوب کفن شوہر پر درمیان اسکے
ازن صغیرہ ہو یا کبیرہ ہو یا مدخولہ ہو یا مستقلہ یا مطلقہ یا ناشزہ ہو یا آزاد یا کنیز ہو یا [illegible]
بلکہ اگر زن مطلقہ رجعیہ ہو تو کفن اسکا بھی شوہر پر ہے اور وجوب کفن [illegible] اوپر شوہر کے
منسوب ہے [illegible] اول یہ کہ زن [illegible] اگر کافر ہو تو کفن اسکا شوہر پر واجب
نہیں بلکہ سائر خرچ غسل و دفن وغیرہ کے بھی دوسرے یہ کہ اپنا اور اپنے عیال
واجب النفقہ کی قوت یا ایک شبانہ روز سے زیادہ رکھتا ہو اور [illegible] استطاعت
سواے [illegible] خانہ و خادم لائق حال کے اور سائر ضروریات کے رکھتا ہو اگرچہ وجہ
[illegible] سے اپنا [illegible] استطاعت [illegible] ہو تو اس وقت میں بھی کفن

شوہر پر لازم نہیں بلکہ عورت کے ترکہ میں سے کفن دیا جائیگا ہاں تمام کفن زوجہ بے ترکہ
ہو تو جسقدر اس سے ہوسکے اتنا واجب ہے باقی ترکہ زوجہ سے لیا جاویگا انیسویں ضرورت
شوہر کو قبل کفن دینے سے ہووے اگر بعد دفن و کفن کے مستطیع ہوجاوے تو ساقط
ہو گیا بیسویں یہ ہے کہ اگر کفن از روے شرع پہنا دیں یا زوجہ کے مال سے یا اسکے ذمہ قرض
کرکے لیا گیا ہو لیکن اسوقت میں اگر وسعت نقد کی رکھتا ہو تو نقد قیمت بشرط مقدور ادا
کرسکا ور اگر وسعت نقد کی نہ رکھتا ہو تو اسکو اپنا دین جانے قصد ادا کا رکھے عند القدرۃ
بلکہ بہتر یہی ہے کہ زوج بمقدوری کی حالت میں قبل تکفین بھی کفن کو قرضہ لیکر ادا کرے
چونکہ شوہر کے ذمہ کوئی حق زوجیت یا حق حضانت یا حق دیانت میں ہو کہ حاکم شرع نے اسکو
تصرف سے اسکے مال کے باز رکھا ہو یا قرضخواہوں کا حصہ حاکم شرع نے اسکے
مال میں معین کر دیا ہو البتہ قبل ممانعت حاکم شرع کے قرضہ شوہر مانع وجوب کفن نہیں
اور بیسویں اگر پیش از کیبی تبادلہ روز حق نفقہ یا غلام یا پدر و مادر فقیر یا زوجہ جب اسقدر
شوہر کے ذمہ ہو تاہم وجوب کفن ساقط نہوگا پچیسویں یہ کہ عورت قبل شوہر کے مری ہو
اور جب دونوں ساتھ مرے ہونگے تو واجب نہیں چھبیسویں یہ کہ عورت نے کفن کے
باب میں وصیت نہ کی ہو اور کوئی جگہ اسکی نہ بتلادی ہو کہ وہاں سے کفن دیا جاوے
اور شوہر نے وصیت قبول کرلی ہو لیکن شوہر پر کفن واجب نہیں ولیکن اس صورت
میں زوجہ کے ثلث مال سے کفن دیا جائیگا نہ کل مال سے ستائیسویں شوہر عورت کے
مرگ کے بعد زندہ ہو لیکن اگر شوہر مرجاوے اور ہنوز عورت کو کفن نہ دیا ہو تو
حق کفن زن مال شوہر سے متعلق نہوگا بجہت اسکے کہ معلوم نہیں کہ کفن قسم دین
سے ہو لیکن اگر ترکہ میت میں ایک کفن سے زیادہ نہو وارث تقدیم سے پہنائینگے
شوہر کو ہر چند کہ عورت قبل شوہر کے مری ہو اور جو ایک کفن سے زائد ہو اور
حق کفن مال میت سے متعلق ہوچکا ہو مگر بعد اسکے مال تلف ہوجاوے اور صرف ایک

بحالت مجبوری سیاہی سے لکھیں ساتویں کفن کو خوشبو لگانا آٹھویں میلا کفن دینا اور
پاکیزہ نہ دینا نویں کفن کے پارچوں کا سینا بلکہ مستحب ہے کہ ایک پارچہ ہو دسویں ابریشم یا ابریشم
مخلوط کا کفن دینا گیارھویں تعداد پارچہ کفن کی مقدار مستحب سے زیادہ کرنا بلکہ اگر
بقصد منصوص ہے تو ثواب زیادہ کرنے کی بہ نیت ورود فعل حرام ہے اور اگر کفن بسبب آلودگی
نجاست کے تبدیل کے لائق ہو تو ایسے وقت میں دوسرا کفن پہنانا مکروہ نہیں بارھویں
قیمت کفن میں سختی کرنا اور بازاروں ڈھونڈھنا تیرھویں عمامہ میت میں تحت الحنک
رکھنا کہ صورت اعرابی وشیطان کی ہو بسبب ترک تحت الحنک

فصل ۲۵۷ ۔ آداب وثواب مشایعت یعنی ہمراہ چلنے جنازہ کے

واضح ہو کہ جب میت کو بطور مذکور کفن کر چکیں تو جنازہ میت کو اٹھاویں چاہیے کہ
جس وقت نظر جنازہ پر پڑے کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ
زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَ
قَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ کہ حدیث میں ہے جناب رسول خدا صلعم سے کہ جو کوئی دیکھے
جنازہ اور استقبال کرے اور یہ دعا پڑھے تو کوئی فرشتہ آسمان میں نہیں رہتا مگر یہ کہ
روئے دعا پڑھنے والے پر اور روئے رحمت کے اور حضرت امام محمد باقرؑ جب جنازہ کو
دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْنِيْ مِنَ السَّوَادِ
الْمُخْتَرَمِ اور چاہیے کہ جنازہ اٹھاتے وقت کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور مستحب ہے
کہ جنازہ کا دست بدست اٹھانا حدیث میں ہے کہ جنازہ کا پایہ اٹھانے والے کے پچیس گناہ
خداوند عالم بخشتا ہے اور مستحب ہے کہ جنازہ کو چار آدمی کاندھے پر اٹھاویں نہ کہ کمتر چار نفر
سے اور مستحب ہے کہ بترتیب جنازہ کے چاروں پایوں کو کندھے پر اٹھاوے کہ چالیس

[illegible] ہو جاتا ہے اگرچہ ہے مال کے پیشتر سے پیدا
[illegible] شیخ صاحب [illegible] پر پڑھا گئے ہیں کہ جنازہ
[illegible] اول حاشیہ [illegible] پیش
[illegible] کا [illegible] بیت کا اور
[illegible] کہ جنازہ کو [illegible]
[illegible] امام [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] بیماری
[illegible] جنازہ کو کیا [illegible] ہمراہ جاتے [illegible] واسطے اسکے لیے
[illegible] آئے [illegible] حضرت سلام
[illegible] فرمایا [illegible] ہیں کہ [illegible] خدا [illegible] نیری
[illegible] طلب رحمت کی آنکھ [illegible] قبول
فرمائی [illegible] قول ہے کہ [illegible] ایک [illegible] اور متابعت [illegible]
ہوا اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جو کوئی متابعت جنازہ مومن کرے [illegible]
ایک لاکھ حسنات اسکے [illegible] لکھے ہیں اور ایک لاکھ گناہ مٹاتے ہیں اور ایک لاکھ
درجے بلند کرتے ہیں اور جبکہ متابعت کرنے والے نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو اللہ تعالی
ایک لاکھ فرشتے مقرر فرماتا ہے کہ اسکے جنازوں کی متابعت کریں اور استغفار کریں
اسکے واسطے اگر دفن تک متابعت کرنے والے ٹھہریں تو ایک لاکھ ملک خدا تعالی
اور مقرر فرماتا ہے کہ اسکے واسطے قبر سے اٹھنے کے وقت تک طلب آمرزش
کریں اور جو نماز میت میں شریک ہو اسکے جنازہ پر جبرئیل ستر ہزار ملک ساتھ لیکر نماز پڑھیں
اور سب گناہ گذشتہ اسکے بخشے جاتے ہیں اور اگر دفن تک ٹھہریں اور خاک قبر پر
ڈالیں تو ہر قدم پر [illegible] ایک قیراط اجر [illegible] کوہ احد [illegible] تولا جاوے

ایک قیراط مثل کوہ احد کے ہوا تو جناب امیر نے فرمایا کہ جو کوئی متابعت جنازه کرے اسکے واسطے چار قیراط ثواب ہین ایک قیراط واسطے متابعت کرنے کے اور ایک واسطے دوسرا نماز جنازه پڑھنے واسطے اور ایک سبب تیسرا دفن تک انتظار کرنے واسطے اور چوتھا تعزیت کے واسطے جب تک قبر مین دفن ہو مسائل ضروری بموجب فتاوی جناب شیخ صاحب مدظلہ یہ ہین لازم ہے کہ جنازه کو متابعت کرنیوالے اٹھائین کسی حیوان پر نرکھین مگر جبکہ مسافت بعیده یا مشقت شدید ہو تو سواری پر لیجائین اور چاہیے کہ متابعت کرنیوالا پیاده ہو سواری مین نہ جاوے مگر حالت عذر مین یا واپسی کے وقت کیونکہ مروی ہے کہ ایک مرد انصار سے فوت ہوا حضرت رسول خدا صلعم اسکے جنازے کے ہمراه جانے لگے تو بعض نے حضرت سے عرض کیا کہ آنحضرت صلعم سوار ہو جاوین فرمایا کہ کراہت رکھتا ہون سوار ہونے مین حالانکہ ملائکہ راه چلتے ہین اور حضرت علی سے مروی ہے کہ مکروه ہے کہ سوار ہو مرد جنازه مین مگر حالت عذر مین یا واپسی مین اور جب تقیہ کی حالت مین جنازه اٹھاوے تو اول جانب دست راست کا پایہ اٹھاوے بعد ازان جانب پاے راست کا لیکن جنازه کی پشت و سر کی طرف سے نہ گذرے بلکہ جنازه ہو بعد ازان جانب دست چپ اور بعد ازان جانب پاے چپ کے جنازه کو اٹھاوے اور گرد نہ پھرے جیسا کہ غیر موضع تقیہ مین دور کا حکم ہے مثل گردش آسیا کے اور اگر تشییع جنازه اور ولیمہ عروسی ایک ہی وقت مین واقع ہون کہ دونون مین جانا ہو تو اول تشییع جنازه مین جاوین بعد کو ولیمہ عروسی مین شریک ہون اور لازم ہے کہ متابعت کننده ہمراه جنازه کے با خشوع و با فکر جاوین بلکہ اپنے آپ کو بمنزلہ میت سمجھین اور گمان و خیال کرین کہ ہمکو دنیا مین پھیرا ہے واسطے تدارک و تلافی کے اور لازم ہے کہ جنازه کے پیچھے یا سیدھی بائین جانب راه چلین اگرچہ صاحب عزا جنھون آگے جنازه کے چلنا مکروه ہے مثل مخالفین کے کہ وه عمل مجوس ہے اور ملائکہ نماب اسکا استقبال کرتے ہین ساتھ انواع عذاب کے

قال النبی صلعم ... جو شخص ... جنازه ... واسطے ... [illegible]

اور لازم ہے کہ میت کے جنازہ پر کوئی کپڑا عمدہ منقش رنگا رنگ نہ ڈالیں اور لازم ہے کہ صاحب
میت پا برہنہ یا بے ردا ہوکے ہمراہ جنازہ کے جاوے کہ اسکو لوگ پہچان لیں یا اور
لباس میں یا وضع میں فرق کرے کہ جس سے پہچانا جاوے اور لازم ہے کہ بے ضرورت
عادیہ مانع کسی اسکے نزدیک راستہ جنازہ لیجائیں - اور لازم ہے کہ میت کو بہت
تیز نہ لیجاویں آہستہ لیجائیں مگر جبکہ خوف اسکے بگڑ جانے کا ہو - اور لازم ہے کہ انگیٹھی یا چراغ
یا آگ ہمراہ جنازہ کے نہ جلائیں مگر بضرورت مثل تاریکی شب کے کہ محتاج روشنی
کی ہو اور لازم ہے کہ سواے دعا و درود و استغفار کے کچھ اور باتیں نہ کریں
یہانتک کہ بموجب حدیث شریف کے سلام بھی ترک کریں متابعت کنندہ اور لازم
ہے کہ جبتک میت کو قبر میں نہ پہونچالیں متابعت کرنے والے نہ بیٹھیں اور لازم ہے کہ
عورت پیر یا جوان ہمراہ جنازہ زن یا مرد کے متابعت کو نہ جاوے اور لازم ہے کہ متابعت
کے حال میں ہنسی یا کھیل اور کود نہ کریں اور لازم ہے کہ اگر بیٹھا ہو تو وقت نکلنے جنازہ کے
اٹھکے نہ کھڑا ہو کہ مکروہ ہے مگر جنازہ یہودی میں جبکہ سر پر سے جنازہ نکلے کہ اسوقت
میں کھڑا ہو جاوے کہ جنازہ یہودی کا سر پر سے نہ نکلے اور لازم ہے کہ کافر و منافق
و فاسق کو متابعت جنازہ سے منع کرے

ف مراد خاص متابعت سے اس مقام پر کندھا دینا ہے اور ساتھ جانا ہے مطلق ساتھ چلنا ۱۲

فصل ۲۵۸ - ثواب و احکام نماز میت

واضح ہو کہ ثواب نماز پڑھنے میت کے بہت ہیں از آنجملہ پیغمبر خدا صلعم سے مروی ہے کہ جو کوئی میت
مومن پر نماز پڑھے اسپر ستر ہزار ملک نماز پڑھینگے اور سب گناہ اسکے بخشے جاینگے اور جناب امیر
علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھے ایک قیراط ثواب اسکے لیے لکھا جاتا ہے
اور ایک قیراط مثل کوہ احد کے ہو اور جو کوئی بعد نماز کے دفن تک ٹھہرا رہے
اسکے لیے ہر قدم پر مثل کوہ احد کے ثواب لکھیں بلکہ آن حضرت صلعم سے
وارد ہے کہ جو کوئی نماز جنازہ پڑھے خداے تعالی بہشت اسپر واجب فرماتا ہے مگر یہ کہ منافق

یا عاق والدین ہو یا [illegible] ہو یا
کی ہو یا [illegible] کی یا مخنثوں کی ہو یا [illegible] کی یا [illegible] کی
یا مدیون کی ہو یا مشغول حق الناس کی [illegible]
اسکی کہ جسکی عمر چھ برس کی یا چھ برس [illegible]
پیدا ہوا ہو اور ایسے ہی اس طفل کی نماز کہ جسکو دار الاسلام [illegible]
بکثرت رہتے ہوں اور اسکے ماں باپ کا حال [illegible]
گمان قوی ہو کہ یہ طفل زن یا مرد مسلم سے ہوگا اور ایسے ہی [illegible] طفل [illegible]
اور دادی دادا اسکے کافر ہوں لیکن مسلمان نے اسکو اسیر کیا [illegible]
لایا ہو اسکے ماں باپ دادی دادا [illegible] اگرچہ [illegible] طفل کی نماز [illegible]
یہ ہی کہ بہ نیت قربت پڑھے اور قصد وجوب یا استحباب کا [illegible] اور طفل کی عمر
چھ برس سے کم ہو اسپر نماز واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور ایسے ہی اس طفل کی نماز کہ جو زندہ
پیدا ہو کر مر گیا مستحب ہے اور جو طفل کہ مردہ پیدا ہوا اسپر نماز مستحب بھی نہیں ہے بلکہ نماز ساقط ہے اگر
بقصد مشروعیت و مطلوبیت پڑھے تو بدعت و حرام ہے اور ایسے ہی اگر حمل تمام [illegible]
یعنی چار ماہ کا حمل کا ساقط ہوا ہو تو اسپر بھی نماز ساقط ہے صرف غسل و کفن دیکر دفن کر دیں
اور شرط وجوب نماز میں اسلام و ایمان کا معلوم ہونا ہے لیکن اگر کوئی میت بلاد کفر میں ملے
اور ایمان و اسلام اسکا معلوم نہ ہو اور یا اس شخص کی میت ہو کہ جو بلاد اسلام میں
زندہ رہا ہو مگر اظہار شہادتین یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ظاہر نہ کیا تو نماز اسپر لازم نہیں اور مسلم مرتد یعنے جو مسلمان کافر ہو گیا ہو اور
[illegible] کی اور نماز اسکی کہ جو منکر ضروریات دین میں سے خارجی و ناصبی و صوفی
وغیرہ کی کہ نماز انپر پڑھنا واجب نہیں اور ایسے ہی نماز یہود و نصاریٰ کی بھی واجب
نہیں اور اگر کوئی لاش انسان کی پائی جاوے [illegible] کہ جو [illegible]

مسلمان ہوتے ہوں اور بعد بالغ ہونے کے مذہب کا معلوم نہ ہو تب بھی نماز پڑھنی چاہیے
بہ رعایت احتیاط کہ شاید مسلمان ہو مگر یہ نیت اتنا ضرور کی نماز پڑھے اور نماز تمام بدن میت پر
پڑھنا چاہیے اگر [illegible] میت کا اولیٰ [illegible] موجب غسل ہو تو اسی [illegible]
[illegible] تمام میت کا [illegible] اگر [illegible]
[illegible] نماز [illegible] جناب شیخ صاحب [illegible] اور
[illegible] کا پایا جانا [illegible]
[illegible] نماز قبل از دفن واجب ہے اگر بغیر نماز دفن کر دیا ہو تو قبر پر نماز [illegible]
[illegible] میت [illegible] ایک
[illegible] قائم کرنا نزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ [illegible]
پر نماز میت [illegible] غسل یا تیمم و کفن و حنوط کے [illegible]
[illegible] نماز [illegible] تکلیفی میت کے ہی اگر
[illegible] غسل یا تیمم میت کے قبر میں اتار کر [illegible]
کو [illegible] نماز پڑھیں اور اگر قبل [illegible]
[illegible] نماز [illegible] قبر میں رکھیں اور اگر
دفن میت کا ممکن نہ ہو لیکن کفن کر کے نماز پڑھیں بسبب نہ کرنے دفن کے نماز ساقط نہیں
ہوا اور وضو نہ ہو تو نماز میت کے لیے باوجود ملنے پانی کے بھی تیمم کرنا جائز ہے اور جنب
ہو تو یا حائض غسل کی جگہ تیمم کر سکتے ہیں لیکن نزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ کے بہتر یہی ہے
کہ اگر خوف فوت نماز میت کا ہو اور استعمال آب ممکن ہو تو تیمم نہ کریں اور لازم نہیں ہے اس
تیمم میں قصد بدلیت وضو یا غسل کا اور جناب شیخ صاحب مدظلہ فرماتے ہیں نماز میت میں
اباحت یعنی مباح ہونے مکان مصلی اور نیز طہارت و اباحت لباس مصلی کی بھی شرط ہے اور
لباس مصلی کا حریر یعنی ابریشم اور طلا باف کا نہ ہو بلکہ پاک ہو جسم اور لباس مصلی کا بلکہ

جمیع شرائط صحت نماز یومیہ لباس مصلی میں موجود ہوں چنانچہ مشہور یہ ہے کہ جمیع موانع صلوات یومیہ کے
ترک کیے مثل خندہ و فعل کثیر وغیرہ سے اور نماز میت میں بھی مثل نماز یومیہ کے جمیع شرائط وضو
و غسل و تیمم کے بجا لائے ہر چند کہ نماز میت میں یہ شرط نہیں ہے اور جناب سید مصطفی صاحب
مد ظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ مصلی کو نماز میت کے لیے قبل نماز کے وضو یا غسل کرنا مستحب
ہے شرط نہیں ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر بدن یا لباس مصلی میں کوئی نجاست ہو تو اس کا
ازالہ بھی واجب نہیں ہے لیکن احوط ازالہ ہے جیسا کہ احوط یہ ہے کہ لباس مصلی نماز میت
غصبی نہ ہو اور اگر مصلی مرد ہو تو لباس طلا و حریر محض نہ ہو لیکن واجب یہ ہے کہ جگہ قیام
مصلی کی اور کفن اس کی غصبی نہ ہو انتہی اور مستحب ہے کہ نماز میت پڑھنے والا باوضو یا باغسل
یا باتیمم ہو اور نماز میت پر دوبارہ پڑھنا مکروہ ہے جماعت سے پڑھے یا فرادا اور جس نے کہ نماز میت
نہیں پڑھی ہے وہ نماز اگر پڑھے تو کراہت نہیں جماعت سے ہو یا فرادی اگرچہ میت اہل شرف
و علم و اہل تقوی و ورع کی ہو تو دوبارہ بھی نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ فتوی ہے جناب
شیخ صاحب مد ظلہ کے اور جناب میر آقا صاحب مد ظلہ یہ فرماتے ہیں کہ جب
بعض مکلفین نماز تمام کر چکیں تو بعد ازاں پھر وجوب نماز اوروں سے ساقط ہو گا ظاہر یہ
ہے کہ جائز ہے باقی ماندہ بھی نماز مستحب پڑھیں لیکن تکرار نماز مکروہ ہے علی الاظہر انتہی
اور نماز میت میں کلام کرنا نہ چاہیے مگر کلام کرنا مسلم نہیں بلکہ شیخ صاحب مد ظلہ
فرماتے ہیں کہ نماز میت میں میرے نزدیک کوئی دلیل مانع درستی کلام پر نہیں
کیونکہ یہ دعا ہے اور حقیقت صلوۃ سے خارج ہے مگر کلام کرنا نہ چاہیے اور نماز میں
ولی سے اذن لینا شرط ہے تفصیل ولی کی آئندہ درج ہو گی اور نماز میت میں اذان و
اقامت و طہارت و سورہ و قنوت و رکوع و سجود و تشہد و سلام در نماز کے تو جب
وغیرہ مثل نماز واجبہ بقصد مطلوبیت سے لیکن شرعا بدعت و حرام ہے اور نماز میت
میں اختیار ہے کہ خواہ نیت وجوب کی کریں یا قصد قربت کا اور نماز واجب ...

یعنی جمعہ ششم سال بانا بارہ ششم سال میں قصد مستحب اور نماز مستحب ہے یعنی کم از ششم
سال میں قصد وجوب نہیں کر سکتا ہے چنانچہ لغو ہے بلکہ لازم ہے کہ نماز واجب میں قصد واجب
اور نماز مستحب میں قصد مستحب کرے اور قصد قربت کبھی نہ کرے تو نماز باطل ہے اور
جمعہ میں نماز جمعہ میں آور نزدیک جناب سید مصطفیٰ صاحب مد ظلہ کے جماعت سے
نماز جمعہ کا پڑھنا مستحب ہے [illegible] اور بارہ پڑھنے نماز جمعہ بنسبت عورت
کے [illegible] فرماتے ہیں کہ جس وقت کوئی عورت ہو تو خود نماز
جمعہ پڑھ سکتی ہے بلکہ دوسری عورت کو بھی اذن نماز دے سکتی ہے مرد کو جیسا کہ
عورت کو نماز جمعہ میں امامت عورتوں کی کرنا جائز ہے اور مردوں کی امامت جائز نہیں
بلکہ عورت کو چاہیے کہ عورتوں کی صف میں واسطے نماز پڑھانے کے کھڑی ہو نہ آگے
صف کے کیونکہ آگے صف کے کھڑا ہونا مکروہ ہے اور مستحب ہے کہ نماز جمعہ جماعت
سے پڑھی جاوے اور ظاہر ہے کہ نماز جمعہ میں شرائط جماعت عقل و ایمان و بلوغ و تعیین امام
باسم یا اشارہ [illegible] ہوتا اور ایک ہونا اور سب شرائط اس میں جاری ہوں مثل
اسکے کہ امام ولد الزنا نہ ہو [illegible] امام کا اور جماعت سے بلند کھڑا نہ ہو اور بیٹھا نہ ہو جب کہ
ماموم کھڑے ہوں [illegible] کوئی دلیل واضح نہیں ہے اور اگر جنازہ ہو تو [illegible] نماز جمعہ
[illegible] نماز [illegible] نسبت عادل [illegible] اور اگر [illegible] نماز ہو تو جو شخص نماز جمعہ
بجماعت پڑھا [illegible] انکی نسبت نزدیک جناب شیخ صاحب مد ظلہ کے یہ ضرور
ہے کہ عادل ہی ہو [illegible] اور جناب سید مصطفیٰ صاحب مد ظلہ فرماتے ہیں
کہ نماز جنازہ کے بجا لانے میں جو [illegible] مکلف ہونا معتبر ہے اور آیا عدالت پیشنماز کی
اس نماز میں ہر گاہ جماعت پڑھی جاوے شرط ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور ظاہر
نظر قاصر میں اعتبار عدالت پیشنماز ہے اور احوط ہونے میں اسکے شبہ نہیں ہے بلکہ جو جو
اوصاف پیشنماز جماعت میں معتبر ہیں سب کا اعتبار احتیاطاً لازم ہے پس اگر

اور صاف مذکورہ کسی میں جمع ہوں تو نماز جنازہ انفرادی بھی جائز ہے یعنی جتنے آدمی موجود
ہوں سب بالاجتماع نماز کو شروع کریں یا ایک ہر ایک شخص نیت انفرادی کرے
انتہی۔ پس وہ شخص جو قابل پیش نمازی کے ہو نماز پڑھاوے اور چاہیے کہ جتنے آدمی اسکے
ساتھ نماز پڑھیں علیحدہ علیحدہ نیت اپنی کریں اور مستحب ہے کہ جنازہ سے اتنا قریب کھڑا
ہونا چاہیے کہ اگر ہوا چلے تو دامن اسکا جنازہ پر پہنچے پس اگر میت مرد کی ہو
بالغ ہو یا نا بالغ تو چاہیے کہ واسطے نماز پڑھنے کے مقابل کمر میت کے کھڑا ہو اور
اگر میت زن ہو بالغہ ہو یا نا بالغہ تو اسکے سینہ کے مقابل میں کھڑا ہونا چاہیے
اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ نماز میت میں پانچ تکبیریں ہیں کہ جسطرح بیان ہونگی اور مستحب ہے کہ
وقت نماز پڑھنے کے جوتے سے پاؤں نکال لے اگر پا برہنہ ہو بہتر ہے پس اگر
میت کی عمر پوری چھ برس یا چھ برس سے زیادہ ہو تو یہ نیت کرے کہ نماز پڑھتا
ہوں میں اس میت حاضر کی بسبب اسکے کہ واجب ہے قربۃً الی اللہ اور اگر میت کی
عمر چھ برس سے کم ہو تو یہ نیت کرنی چاہیے کہ نماز پڑھتا ہوں میں اس میت حاضر
کی بسبب اسکے کہ سنت ہے قربۃً الی اللہ اور قبل نماز میت کے تین بار الصلوٰۃ
کہے پس نیت کرکے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہکے اشہد ان لا الہ الا
اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر دوسری تکبیر یعنی اللہ اکبر
کہکر یہ کہے اللّٰھم صل علی محمد و آل محمد پس پھر اللہ اکبر
کہکر یہ کہے اللّٰھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات پس پھر تکبیر کہکر یہ
دعا نزدیک شیخ صاحب ناظر کے مستحب ہے کہ ہاتھ اٹھا کر کہے اللّٰھم اغفر
لہذا المیت پس پھر اللہ اکبر کہے پس نماز میت ہو چکی دو طریقہ نماز کا اوپر
مذکور ہوا اس طریقہ سے بھی نماز ہو جائیگی مگر نماز میں اگر دعائیں بھی پڑھے تو ثواب اسکا
بھی زیادہ ہے لیکن وہ دعائیں کہ جناب شیخ صاحب نے لکھی ہیں لکھی جاتی ہیں پیچ نماز مع دعا

سکے پڑھنے تو جو نماز کہا اور پڑھا گو جو دعا ہے وہ پڑھے پس لازم ہے کہ نماز میت
اس طرح پڑھے اول نیت کرے جس طرح ذکر ہوا اور بیان ہوئی ہے نیت کے
اللّٰہ اکبر کہہ کر پڑھے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا حَيًّا قَيُّومًا دَائِمًا أَبَدًا
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ
كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ پھر تکبیر دوسری یعنی اللّٰہ اکبر کہہ کر پڑھے اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ
عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَصَلِّ عَلٰى
جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ پھر تکبیر یعنی اللّٰہ اکبر کہہ کر پڑھے اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ
الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ
إِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پس تکبیر چوتھی مرتبہ یعنی اللّٰہ اکبر
کہے اور یہ دعا ہاتھ اٹھا کر پڑھے اگر
میت مرد کی ہو اَللّٰهُمَّ إِنَّ
هٰذَا الْمُسَجّٰى قُدَّامَنَا عَبْدُكَ
وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ
نَزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَيْرُ مَنْزُولٍ
بِهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قَدْ قَبَضْتَ
رُوحَهُ إِلَيْكَ وَقَدِ احْتَاجَ

پس تکبیر چوتھی مرتبہ یعنی اللّٰہ اکبر
کہہ کر اگر میت عورت کی ہو یہ دعا پڑھے
اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذِهِ الْمُسَجّٰى قُدَّامَنَا
أَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ
أَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَأَنْتَ
خَيْرُ مَنْزُولٍ بِهَا اَللّٰهُمَّ
إِنَّكَ قَدْ قَبَضْتَ
رُوحَهَا وَقَدِ احْتَاجَتْ

الٰہی رحمتک وانت غنی عن عذابہ
اللّٰہم لا نعلم منہ الا خیرا
وانت اعلم بہ منا اللّٰہم
ان کان محسنا فزد فی احسانہ
وان کان مسیئا فتجاوز عن
سیئاتہ پس پھر تکبیر کہے اللّٰہ
اکبر پانچویں مرتبہ تکبیر کہے
ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار

پس نماز تمام ہوئی بموجب تحریر جناب
شیخ صاحب علامہ کے پس بعد نماز کے تقدیر
وقفہ و تکبیر کے اتنی جگہ کھڑا رہے کہ جنازہ
اٹھا لیا جاوے

الٰہی رحمتک وانت غنی عن عذابہا
اللّٰہم لا نعلم منہا الا خیرا
وانت اعلم بہا منا اللّٰہم
ان کانت محسنۃ فزد فی احسانہا
وان کانت مسیئۃ فتجاوز
عن سیئاتہا پس تکبیر کہے اللّٰہ
اکبر پانچویں مرتبہ تکبیر کہے
ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ
حسنۃ وقنا عذاب النار

پس نماز تمام ہوئی بموجب تحریر جناب
شیخ صاحب علامہ کے پس بعد نماز جنازہ کے
وقفہ و تکبیر کے اتنی جگہ کھڑا رہے کہ جنازہ
اٹھا لیا جاوے

اور جناب میر آقا صاحب مجتہد العصر دام ظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ بعد تکبیر چہارم کے
یہ دعا پڑھے اس جگہ بھی مرد و عورت کی علیحدہ علیحدہ دعائیں لکھی جاتی ہیں

پس اگر میت مرد کی ہو تو بعد تکبیر چہارم کے
یہ دعا پڑھے اللّٰہم ان ہذا
عبدک وابن عبدک وابن
امتک نزل بک وانت خیر
منزول بہ اللّٰہم انا لا نعلم
منہ الا خیرا وانت اعلم

پس اگر میت عورت کی ہو تو بعد تکبیر چہارم
کے یہ دعا پڑھے اللّٰہم ان ہذہ
امتک وابنۃ عبدک وابنۃ
امتک نزلت بک وانت خیر
منزول بہا اللّٰہم انا لا نعلم منہا
الا خیرا وانت اعلم

بمیت ہو تو یہ منّا اللّٰھمّ ان کان محسنا فزد فی احسانہ وان کان مسیئا فتجاوز عنہ واغفر لہ اللّٰھمّ اجعلہ عندک فی اعلی علیین واخلف علی اھلہ فی الغابرین وارحمہ برحمتک یا ارحم الراحمین ۵ پس تکبیر پنجم کہے نماز تمام ہوئی	بمیت ہو تو یہ منّا اللّٰھمّ ان کانت محسنۃ فزد فی احسانہا وان کانت مسیئۃ فتجاوز عنہا واغفر لہا اللّٰھمّ اجعلہا عندک فی اعلی علیین واخلف علی اھلہا فی الغابرین وارحمہا برحمتک یا ارحم الراحمین ۵ پس تکبیر پنجم کہے نماز تمام ہوئی

اور اگر میت مستضعف ہو یعنی نہ حق پہچانتا ہو نہ باطل اور تمیز نہ رکھتا تھا یا کسی مذہب [illegible] تو بعد تکبیر چہارم کے [illegible] کہے
اللّٰھمّ اغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم ۵ اور اگر میت مجہول الحال کا ہو یعنی ایسا ہو کہ معلوم نہیں کہ شیعہ تھا یا غیر شیعہ تھا تو بعد تکبیر چہارم کے یہ کہے اللّٰھمّ ان کان یحب الخیر واھلہ فاغفر لہ وارحمہ وتجاوز عنہ اور اگر میت حق مسلمانوں کا نہ ہو تو بعد تکبیر چہارم کے یوں کہے اللّٰھمّ انک خلقت ھذہ النفوس وانت تمیتہا وانت تحییہا وانت اعلم بسرائرھا وعلانیتہا ومستقرھا ومستودعہا اللّٰھمّ وھذا عبدک لا اعلم منہ شرا وانت اعلم بہ وقد جئناک شافعین لہ بعد موتہ فان کان مستوجبا فشفعنا فیہ اور اگر میت طفل کی ہو یا مجنون کی کہ ہمیشہ مجنون رہا ہو اور ماں باپ اس کے مومن ہوں تو بعد تکبیر چہارم یوں کہے اللّٰھمّ اجعلہ لابویہ ولنا سلفا وفرطا واجرا اور اگر ماں باپ

اس طفل کے یا مجنون کے جو مومن ہوں تو بعد تکبیر چہارم کے یوں کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ
لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاٰجْرًا۔ اور نماز جنازہ میں لازم ہے کہ ان دعاؤں کو عربی میں پڑھا
جاوے اور اگر پیش نماز کے پیچھے بھی نماز میت پڑھیں تو بھی ان دعاؤں کو پڑھتے
جاویں پس نماز جنازہ میں جو بعض ماموم ساکت کھڑے رہتے ہیں نماز انکی صحیح
نہیں ہوتی پس مستحب ہے کہ نماز پڑھانے والے کو چاہیے کہ دعاؤں کو ٹھہر ٹھہر کر باواز
بلند پڑھے اور باقی لوگ آہستہ سے پڑھیں اور ماموم کو چاہیے کہ امام کے ساتھ ہر
الفاظ پڑھے بلکہ دعائیں جو امام پڑھتا جاوے ماموم پڑھیں دعاؤں کے الفاظ کو متوجہ
کہتا جاوے یہ ہی حکم شیخ صاحب مدظلہ کا ہے اور جو ایک میت مرد کی ہو اور ایک میت
زن کی ہو اور منظور یہ ہو کہ ان دونوں پر ایک نماز پڑھیں تو سینہ زن کو مقابل کمر مرد کے
قرار دیکر نماز پڑھیں کہ دونوں کو فضیلت حاصل ہو اور جو میت جنازے جمع ہوں اور
منظور یہ ہو کہ سب جنازوں پر ایک نماز پڑھیں تو جنازہ مرد کو نزدیک امام کے رکھیں
اور بعد ازاں میت طفل شش سالہ کی اور بعد ازاں غلام کی اور بعد ازاں خنثیٰ کی اور
بعد ازاں زن کی اور بعد ازاں پسر کمتر از شش سالہ کی اور بعد ازاں دختر کمتر از شش
سال کی یہ ترتیب مستحب ہے نہ واجب یہ ہی جناب شیخ صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے
اور جو سر جنازہ کا میت کی ران کے مقابل میں رکھیں اس طرح پر کہ قبلہ سے منحرف
نہ ہو جاوے اور ایک صف ہو جاوے تو اس صف کے وسط یعنے درمیان میں کھڑے
ہو کر نماز پڑھیں تو سب جنازوں کے لیے ایک نماز کافی ہوگی ہر چند کہ بہتر یہ ہے کہ جنازوں
کو مقابل ایک دوسرے کے رکھیں الا جنازہ سے متصل دور نہ ہو جاوے پس
زیادہ جنازے نہ رکھیں بلکہ دو یا تین پر اکتفا کریں اور اگر جنازوں کے سر ایک
دوسرے کی ران کے مقابل رکھیں جیسا کہ مذکور ہوا تو اسقدر زیادہ جنازے نہوں
کہ جنازے پیچھے سر امام سے واقع ہوں اور یا قبلہ سے انحراف لازم آئے اور

اگر ایک نماز میں دو جنازے شریک کرے پس اگر دونوں مرد کے ہوں یا ایک مرد کا
اور ایک عورت کا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَیْنِ عَبْدَاکَ
وَابْنَا عَبْدَیْکَ وَابْنَا اَمَتَیْکَ نَزَلَا بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ
بِھِمَا اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمَا
مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَا مُحْسِنَیْنِ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِمَا وَاِنْ کَانَا
مُسِیْئَیْنِ فَتَجَاوَزْ عَنْھُمَا وَاغْفِرْ لَھُمَا وَاجْعَلْھُمَا عِنْدَکَ
فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھِمَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُمَا
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اور اگر جنازے دو عورتوں کے ہوں اور
نماز دونوں کی ایک ساتھ پڑھے تو بعد چوتھی تکبیر کے اس طرح پڑھے اَللّٰھُمَّ
اِنَّ ھَاتَیْنِ اَمَتَاکَ وَابْنَتَا عَبْدَیْکَ وَابْنَتَا اَمَتَیْکَ نَزَلَتَا بِکَ
وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِھِمَا اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمَا اِلَّا خَیْرًا
وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتَا مُحْسِنَتَیْنِ
فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِمَا وَاِنْ کَانَتَا مُسِیْئَتَیْنِ فَتَجَاوَزْ عَنْھُمَا
وَاغْفِرْ لَھُمَا وَاجْعَلْھُمَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ
عَلٰی اَھْلِھِمَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُمَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ اور اگر بہت جنازے ہوں مردوں کے یا مختلف ہوں کچھ مردوں کے
اور کچھ عورتوں کے تو بعد تکبیر چہارم کے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ
عَبِیْدُکَ وَاَبْنَاءُ عَبِیْدِکَ وَاِمَائِکَ نَزَلُوْا بِکَ وَاَنْتَ
خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِھِمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمْ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمْ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانُوْا مُحْسِنِیْنَ فَزِدْ فِیْ
اِحْسَانِھِمْ وَاِنْ کَانُوْا مُسِیْئِیْنَ فَتَجَاوَزْ عَنْھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ

وَاجْعَلْهُمْ عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِيْهِمْ
فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر سب
جنازے عورتوں کے ہوں تو بجائے ضمیروں کے اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ
اِمَائُكَ وَبَنَاتُ عَبِيْدِكَ وَاِمَائِكَ نَزَلْنَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ
مَنْزُوْلٍ بِهِنَّ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُنَّ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ
بِسَرَائِرِهِنَّ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنَّ مُحْسِنَاتٍ فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِنَّ
وَاِنْ كُنَّ مُسِيْئَاتٍ فَتَجَاوَزْ عَنْهُنَّ وَاغْفِرْ لَهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ
عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِيْهِنَّ فِي الْغَابِرِيْنَ
وَارْحَمْهُنَّ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ اور مستحب ہے کہ کوشش کرے
دعا سے میت میں اور نفسہ شفاعت میت کا کرے اور کافر و فاسق و منافق کو نماز جنازہ
نہ پڑھے بہتر ہے۔ اور مستحب ہے کہ نماز میت کو دن میں پڑھا جاوے اگر کوئی سبب مانع نہ ہو
۳ اور اگر صرف دو شخص نماز میت میں ہوں یا ایک شخص نماز پڑھاوے دوسرا مقتدی ہو تو بھی یا امام
کو چاہیے کہ امام کے پیچھے کھڑا ہو کر بخلاف نماز فریضہ کے کہ اگر ایک مقتدی ہو تو وہ نماز فریضہ
میں ہوگا۔ مستحب ہے کہ داہنے یا داہنے ہاتھ امام کے کھڑا ہوگا اور مستحب ہے کہ نماز میت مسجدوں
میں نہ پڑھیں سوائے مسجد الحرام مکہ معظمہ میں بھی اور بعض علما نے کہا ہے کہ مسجد الحرام مکہ
معظمہ میں کراہت نہیں ہے مگر جناب شیخ صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک
رفع کراہت میں کوئی دلیل واضح نہیں اور مستحب ہے کہ نماز میت کی اول تکبیر میں دونوں
ہاتھوں کو کانوں کے برابر مثل فریضہ کے بلند کرے لیکن باقی تکبیرات میں بعضوں نے
دونوں ہاتھوں کو کان کے برابر پہنچانا مثل نماز غیر میت کے مستحب نہیں جانا ہے مگر نزدیک
جناب شیخ صاحب مدظلہ کے باقی تکبیرات میں بھی رفع یدین یعنی بلند کرنا ہاتھوں کا کانوں
۴ تک مستحب ہے اور عدم استحباب رفع یدین ضعیف ہے۔ اور اگر جنازہ اٹھانے والوں کے

سوا نماز پڑھنے والے اور ہون مثل اسکے کہ میت کے وارث میت کو نماز پڑھانے کے
لیے کسی عالم یا پیشنماز یا اور کسی مومن کے پاس لیجاوین تو مستحب ہے کہ پیشنماز [illegible]
ماموین جو پیچھے پیشنماز کے نماز پڑھتے تھے بعد نماز میت کے اپنی جگہ سے کہ
جس جگہ نماز پڑھتے تھے نہ ہٹین جب تک کہ جنازہ اٹھا نہ لیجاوین اور اگر وہی جنازہ
اٹھانے والے ہون اور وہی نماز پڑھنے والے تو اس صورت مین کھڑے رہنے کا
استحباب ساقط ہے مگر بقدر وقفہ تکبیر کے ضرور کھڑے رہین اور مستحب ہے کہ
نماز میت کی اس جگہ پڑھین کہ جو جگہ مشہور ہو جہان غالبا نماز میت پڑھی جاتی ہو
اسواسطے کہ لوگ وہین باسانی جمع ہون اور جسقدر نمازی زیادہ ہون اسی قدر سبب آمرزش
میت کا زیادہ ہوتا ہے اور حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے کہ جس مومن کے جنازہ پر
چالیس مومن حاضر ہون اور کہین اللهم انا لا نعلم منه الا خيرا
وانت اعلم به منا یعنی خداوندا نہین جانتے ہین ہم اس بندہ سے مگر
خوبی اور نیکی اور تو ہم سے زیادہ عالم ہے اسکے حال کا تو اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین نے
تمہاری گواہی اسکے باب مین قبول کی اور بخشدیا مین نے اس چیز کو کہ جانتا ہون مین
اور تم نہین جانتے ہو اور جس طرح غسل و کفن وغیرہ مین اذن ولی میت سے لینا ضرور
ہے اسی طرح نماز میت مین بھی ولی سے اذن لینا شرط ہے کہ جمیع احکام اموات
مین اذن اولیاء کا شرط ہے اگر میت کا وارث ہو تو سوا اور کوئی ولی نہین گویا
باپ یا بیٹا موجود ہو [illegible] اگر شوہر [illegible] تو باپ ولی ہے اور دادا کا باپ اور [illegible]
اور ولی ہوتا قول [illegible] اولاد اولاد اور [illegible] اور بھائی اور [illegible]
مقدم ہین اور کوئی [illegible] اذن لیوین [illegible] مقدم [illegible]
کو [illegible] مقدم ہے [illegible] اون اناث کا [illegible]
جبکہ میت [illegible]

ف ۱ تفصیل ولی میت ۱۲

ف ۲ [illegible] ۱۲

[illegible] جو شخص میراث میں اولیٰ ہو یا برابر ہو [illegible] وارث [illegible]
[illegible] جس کا حصہ زیادہ ہو وہ اولیٰ ہے [illegible]
[illegible] دونوں مقدم ہیں [illegible]
[illegible] مقدم ہیں [illegible]
طبقہ اول یعنی پدر و مادر و پسر مقدم ہیں [illegible] طبقہ ثانیہ یعنی دادا اور دادی [illegible]
بھائی اور بہن ہیں اور طبقہ ثانیہ یعنی دادا اور دادی اور بھائی اور بہن [illegible]
ہیں طبقہ ثالث یعنی چچا اور پھوپھی اور خالو اور خالہ اور اگر [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] غلام یا کنیز ہو تو آقا کو اختیار ہے [illegible] آزاد کیا ہو اور اگر [illegible]
جریرہ کو اختیار ہے اور ضمان جریرہ وہ [illegible] ہے کہ جو شخص [illegible]
[illegible] کیا کہ [illegible]
[illegible] اور وارث ہو [illegible]
سے قبول کیا ہو اور اگر ضامن جریرہ بھی نہ ہو تو حاکم شرع کو اختیار ہے اور اگر حاکم شرع بھی
نہ ہو یا حاکم شرع کے ہونے سے نہ ہو سکتا ہو تو مومنین عادل کو اختیار ہے اور جو مومنین عادل بھی نہ ہوں
تو ولایت ساقط ہے اور سب مسلمان [illegible] کر سکتے ہیں اور ولی جتنے ہیں [illegible]
[illegible] وہاں شرط ہے عدالت [illegible] باپ نے بیٹے کو اور بیٹے نے
باپ کو مار ڈالا ہو تو ولایت اس کی ساقط ہوگی اور بیٹا غلام ہو [illegible] آزاد [illegible]
ولایت ان دونوں کی بھی ساقط ہوگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حاکم شہر کو ہے اور جو بیٹھا ہے اگر کسی خاص شخص کی نسبت نماز پڑھانے کی وصیت
کی ہو اور ولی نے قبول کیا ہو تو لازم ہے کہ وہی شخص نماز پڑھائے علی الاصح اور بعد
بغیر اذن ولی کے وہ نماز نہیں پڑھا سکتا اور اگر ولی نے وصیت قبول نہ کی تو جائز ہے
[illegible] اور [illegible] نماز کے غسل اور سائر احکام میت [illegible]
[illegible] اگر خلاف اذن ولی
[illegible] احکام میت [illegible]
[illegible] سکتا ہو یا [illegible]
[illegible]

وجوب ساقط نہوگا اور احوط عدم سقوط ہے اور تعلیم نماز میت بھی جائز ہے اگرچہ از روے
موقوف ۱۲
اختیار کے ہو جماعت سے ہو یا فرادی ۔ اور نماز میت مین نہین نام میت کا یا اشارہ طرح
پر کہ رفع شرکت ہو جاوے لازم ہے ہر چند کہ اکتفا کرنا قصد امام پر کہ جو نماز پڑھتا ہے جائز
نہین حالانکہ یہ جانے کہ مرد ہے یا عورت تو ضرر نہین ۔ اور اگر چھوٹی نماز میت پر پڑھے گا تو
اور روایت سے وجوب ساقط نہوگا کیونکہ عقل نماز کرنیوالے مین شرط ہے ۔ اور طفل غیر ممیز کا نماز
پڑھنا صحیح نہین بلکہ نماز اسکی باطل ہے اور باعث اسکی نہین کہ اور روایت سے نماز ساقط ہو جاوے
لیکن طفل ممیز غیر بالغ کی نماز صحیح ہے اور [illegible] نہین کہ نماز اسکی صحیح ہو اور اسکی [illegible] نماز
اور روایت سے نماز ساقط ہوتی ہے مگر ثابت استحباب اسکی اور اسی لیے اکتفا الفعل بچہ
غیر بالغ کی بھی نماز پر نہ کرین ہر چند کہ حال یہی ہے کہ صحیح ہے [illegible]
[illegible] ہو ۔ اور اگر نماز جماعت سے [illegible] ہو اور کوئی [illegible]
ہو وے تو جو تکبیر امام کی پاوے اسکو ابتدا اپنی قرار دیوے اور تکبیرات امام کی دعا
پڑھنا لازم نہین بلکہ پڑھے دعا اپنی تکبیر اول سے [illegible] پڑھا امام نے
[illegible] تکبیر کہتا جاوے پس اگر امام کی نماز تمام ہو چکی ہو تو اپنی تکبیرین کہتا اگر [illegible]
[illegible] تو باقی تکبیرین اپنی کہکر نماز کو تمام کرے اور دعاؤن کو مختصر [illegible]
اللهم اغفر لهذا [illegible] اور اللهم اغفر للمؤمنين [illegible]
صرف [illegible] وقت کہ خوف ہو کہ جنازہ [illegible] پڑھ [illegible]
ہو جانے جنازہ [illegible] جنازہ [illegible] اور [illegible] نماز [illegible]
[illegible] کہ جہان [illegible] سے [illegible] اگر [illegible]
[illegible] تو جنازہ کے ساتھ تکبیرین کہتا جاوے [illegible] اور اگر [illegible]
اگر [illegible] جنازہ کے [illegible] تو جنازہ [illegible] ہو جاویگا [illegible]
جنازہ کے چلتا جاوے اور نماز کو تمام کرے اور جو [illegible] نماز تمام ہو تو قبر پر

تمام کرے اور نماز میت میں یا جو مسلمان میت کے لیے دعا ہے اور تکبیر اور [illegible] سے
دعا کر سکتا ہے اور اگر ماموم امام سے قبل عمداً یا سہواً یا جہلاً تکبیر کہہ لے تو مقتدی انفرادی
نماز کو تمام کرے اور جو تکبیر اول کے سوا اور کسی تکبیر کو قبل امام کے کہہ لیا ہو تو ٹھہرا رہے
جب تک کہ امام اس تکبیر تک نہ پہنچے اور اگر توقف نہ کرے اور نماز کو تمام کرے تو حکم
[illegible] امام کی متابعت [illegible] کرے [illegible] کہ
امام [illegible] ہو [illegible] جاوے [illegible] اور تکبیر اول
[illegible] اگر [illegible] عمداً کوئی تکبیر قبل امام [illegible] ہوگا اور نماز میت
[illegible] اگر [illegible] کے درمیان [illegible] تکبیر [illegible] قبل [illegible]
[illegible] نماز میت میں [illegible] زبان [illegible]
[illegible] زبان [illegible] کہ وہ کافی نہیں اور اگر نماز میت میں [illegible] کو [illegible] گا تو نماز
باطل ہے اور اگر [illegible] زیادہ کرے تو ضرر نہیں [illegible] زیادہ [illegible] بنا بر [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] بلکہ اگر اول نماز [illegible] تکبیر [illegible] کا قصد کریگا تو
نماز باطل ہے اور [illegible] نماز [illegible] میت [illegible] بغیر اذن
ولی [illegible] نماز [illegible] باطل ہو [illegible] نماز میت
میں [illegible] ہے [illegible] امکان نہیں
[illegible] میں مثل نماز [illegible] نماز میت [illegible]
[illegible] قبلہ [illegible] امکان شرط ہے [illegible] نماز [illegible] میت
[illegible] قبلہ [illegible] میت کو [illegible] اور [illegible]
[illegible] قبلہ [illegible] قبلہ ہے اور [illegible] نماز
[illegible] قبلہ کا [illegible] شرط امکان ہے اور اگر
[illegible] غرق ہوگئے وغیرہ [illegible] میت کا

ہو تو اختیار نافلہ پر کرے اور ایسے ہی اگر خوف حبس میت ہو تو نماز میت کا مقدم ہے سبب
خوف فساد بدن میت کے دفن مقدم ہے نماز یومیہ پر گو اسکا وقت تنگ ہو گیا ہو اور
صحت نماز میت میں شرط یہ ہے کہ وہ ہو مگر باعتبار ... کے اور ایسے ہی چاہیے کہ
درمیان مصلی و میت کے کوئی حاجب نہ ہو یعنی پردہ وغیرہ حائل نہ ہو اور چاہیے کہ
بر نماز ہو کہ نماز پڑھنا میت پر بعد دفن آئے اور اگر بحالت مجبوری کسی نے نماز ...
یا بیٹھ کر بھی ہو اور پھر کوئی شخص ... پہنچے تو اگرچہ نماز عاجز بیٹھ کر ... پڑھی جائے یا نماز
پڑھیں اگرچہ نماز اول کافی ہے اور اگر میت ... کے مقابل پیچھے کہ الٹا سر ہو اور پاؤں
مصلی پاؤں کی جانب ہو تو نماز نہ ہوگی یا یہ شرط ہے کہ میت رو بآسمان ہو ...
مصلی کے سیدھی جانب ہو یا ان ... میں ... نہیں ... اور اگر ...
کے فساد نماز معلوم ہو تو اس نماز کو قبل دفن کے اعادہ کرے بلکہ ...
نماز قبر پر پڑھیں ہرچند فساد نماز بسبب اسکے ہو کہ میت کو رو بقبلہ نہ کیا ہو اور اگر
میت کی قبر پر نماز پڑھی ہو اور اتفاقاً اس میت کا جسم قبر سے باہر نکل آوے تو پھر
ضرورت اعادہ نماز کی نہیں کیونکہ حسب حکم شرع پڑھی جا چکی ہے ... نماز کا اعادہ ضرور
نہیں ہرچند احوط اعادہ ہے بشرطیکہ ایک روز ... نکل آیا ہو اور نماز میت
سب اوقات میں جائز ہے کسی وقت میں کراہت نہیں رکھتی یا ان اوقات
میں بھی کہ جن میں نماز نافلہ پڑھنا مکروہ ہے ہرچند کہ نماز میت مستحب ہو یعنی اس طفل کی نماز
ہو کہ جسکی عمر چھ برس سے کم ہو یا احوط تقدیم نماز میت ہے وقت فضیلت نماز یومیہ
نافلہ یومیہ پر یعنی اگر نماز یومیہ یا نماز نافلہ یومیہ کی فضیلت کا وقت ہو تو اول نماز میت
پڑھ لے جب یومیہ پڑھے اور ایسے ہی مقدم ہے نماز میت نماز یومیہ ... نافلہ ...
نماز پر تقدیم نماز میت کی اس وقت میں ہوگی کہ وقت فضیلت یومیہ کا ...
خوف فساد جسم میت کا نہ ہو اگر وقت فریضہ یومیہ تنگ ہو اور خوف فساد جسم میت کا

ہو تو واجب ہے تقدیم فریضہ کی نماز میت پر اور اگر خلاف اسکے کریگا تو حرام ہے اور اگر خوف
... جسم میت کا ہو اور وقت فریضہ میں وسعت ہو تو واجب ہے تقدیم نماز میت کی اور خلاف
... حرام ہے اور اگر وقت نماز فریضہ کا تنگ ہو اور خوف فساد جسم میت کا بھی ہو تو
... فریضہ کو پہلے پڑھیں اور اگر ... خوف فساد جسم میت میں دفن کرنے سے
... الاہم اسلئے اس وقت میں نماز فریضہ کو ترک کریں اور دفن کو مقدم کریں اور
... دفن میں پایا جاوے اشارہ نماز فریضہ کا تو بجا لاوے اور بعد کو قضا بجا لاوے
اور ... نماز تو ... بعید نہیں ... اقوی عدم جواز نماز میت ہے اور اگر اثنائے نماز
میت میں دوسری میت کو لاویں تو مصلی کو اختیار ہے کہ باقی تکبیروں میں دونوں کو شریک
... کرے کہ ... دونوں کی ... تکبیر میت اول کی اور
... میت دوم کی ہو تو واسطے میت اول کے وہی ... اللھم ... [illegible]
... اور میت ثانی کے لیے دعائے شہادتین یعنی اشہد ان لا الہ
الا اللہ آخر تک پڑھے اور دعا کے پڑھنے میں اختیار ہے کہ اول دعا میت اول کی
پڑھیں پھر دعا میت ثانی کی اور ... نماز اول کے اختیار ہے کہ میت اول کو
اٹھا لیجاویں یا کہ اٹھا نہ لیجاویں جب تک کہ نماز میت ثانی کی تمام ہو جاوے تیسرے
... اختیار کی یہ ہے کہ نماز میت اول کو قطع کرے کہ دونوں کی نماز ایک ساتھ پڑھے
... قطع اس صورت میں جائز ہے کہ ... میت میں سے خوف فساد کسی کے جسم کا
... حاصل ہو ... وغیرہ سے کیا خوف ممکن ہو سکے دفن کا ہو لیکن اگر یہ خوف میت اول
کی ... ہو تو قطعا قطع نماز حرام ہے اور ... بھی حرام ہے اس وقت میں کہ جب ...
اول ... الاحیاء ... خوف فساد جسم ... میت ثانی ہو اور ...
تو قطع ... حرام ہے ... اور ... قطع اور اگر خوف جسم ... میت کا ہو ...
اور قطع نماز میں اختیار ... کا ... ہاں اگر قطع نماز سے ... [illegible]

سبب ناخوش ہونے کے [illegible] پہلا شہر مقرر کئے جاویں یا [illegible] قطع و شرکت ہین اور جو کوئی سبب مختلف
بیٹھ کے ایک [illegible] سے زائد ہے کیونکہ نماز اسکی واجب ہوا اور ایک بیت چھ برس
کہ کم عمر ہو [illegible] نماز جواز ہے نماز کا پڑھنا ثابت ہے [illegible] سبب سے مختلف ہو
اور [illegible] عورت [illegible] مرد کی ہوا اور ایک عورت کی تو اجتماع
شریک [illegible] امام [illegible] ہوں تو امام ماموین کی صف آئین
[illegible] اور [illegible] کو [illegible] اور کسی چیز سے
[illegible] نماز [illegible] اور [illegible] بیٹھے ہوں اور [illegible] کھڑے ہوں [illegible] افضل
بیٹھے [illegible] کی [illegible] اور اگر سب [illegible] ہوں اور [illegible] تو سب بیٹھ کر نماز پڑھیں
نماز مصلوب [illegible] کو [illegible] دار پر کھینچا ہو بس جانا چاہیے
[illegible] مصلوب [illegible] حکم شرع دار پر کھینچا ہو تو اسکی صورت
[illegible] حکم شرع کے [illegible] تین دن دار پر سے نہیں آتارتے اور
[illegible] زیادہ [illegible] دار پر [illegible] دار پر سے آتار لیں
اور [illegible] نماز [illegible] مگر جسوقت دار پر کھینچا ہو [illegible] نماز نہیں [illegible] مگر جبکہ دار پر سے
آتار لے [illegible] زیادہ [illegible] تو اسوقت میں اسی طرح نماز پڑھیں
[illegible] حکم شرع
اسوقت [illegible] نماز [illegible] مگر اسوقت
میں کرنا [illegible] روایت [illegible] نماز مصلوب
[illegible] امام رضا علیہ السلام [illegible] منقول ہے [illegible] کہ اگر وہ مصلوب کا [illegible] قبلہ
[illegible] کی جانب [illegible] قبلہ ہو تو
[illegible] کی جانب [illegible] نماز [illegible] مشرق و مغرب [illegible] ہوتا
[illegible] مصلوب کا قبلہ کی طرف ہو تو جانب [illegible] مشرق [illegible]

نماز مصلوب ۱۷

تا نہ پڑھیں اور میت جس طور پر ہو نماز پڑھنے والا ہمیشہ مقابل دوش کے کھڑا ہو اور نماز پڑھنے والے کا منہ مابین مشرق و مغرب کے ہونا چاہیے اور میت کی طرف منہ یا پشت کر کے نہ کھڑا ہو جناب شیخ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حدیث مذکور کی بنا پر یہ توجیہ فرمائی ہے لیکن عمل اس پر مشکل ہے

فصل ۲۵۹ - احکام دفن میت

واضح ہو کہ جمال الصالحین میں حدیث مذکور ہے کہ جو کوئی قبر واسطے مومن کے کھودے ایسا ہے کہ تا روز قیامت میت کے لیے خانہ مناسب دیا ہو اور خدا تعالیٰ آتش دوزخ حرام کرے اور گھر بہشت میں عطا فرماوے اور ذخیرۃ المعاد میں جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہے کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی قبر کسی مسلمان کی کھودے اور اسکو اس میں چھپاوے خدا تعالیٰ آتش دوزخ اسپر حرام کریگا اور بہشت میں جگہ دیگا اور اسے حوض پر وارد کریگا جسکے ستاروں کے برابر آفتابے رکھے ہوں اور قبر کا تیار رکھنا مرض موت میں حال میں مستحب ہے خصوصاً مرض میں چنانچہ مستحب ہے کہ اپنی قبر پر بیٹھ کر قرآن پڑھا کرے تیسیں جب نماز میت سے فارغ ہوں تو دفن میت مثل نماز و کفن وغیرہ کے واجب کفائی ہے اور واجب کفائی اسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص کے بجالانے سے اوروں پر سے وجوب ساقط ہوتا ہے اور دفن میت میں بھی اذن ولی شرط ہے مثل غسل و کفن وغیرہ کے اور جسم میت کا دفن کرنا اسطرح واجب ہے کہ جسم میت درندوں سے محفوظ رہے اور بو اسکے بدن کی پھیلنے نہ پاوے اور اگر زیر زمین جاسکے دفن میں حیوانات موذیہ ہوں اور دفن ہوسکنے ہی جسم میت کا پارہ پارہ کردیں تو دوسری جگہ دفن کرنا واجب ہے اور یا یہ کہ خشت وغیرہ اسکی قبر میں بچھا دیں کہ بدن میت ضرر سے محفوظ رہے اور ایسی جگہ کبھی دفن نہ کرنا چاہیے کہ جس زمین میں دفن ہونے ہی جسم میت کے معدوم ہو جانے کا گمان ہو اور اگر مجبوری ہو تو اسی طرح قبروں میں خشت وغیرہ بچھا کر دفن کریں - اور زمین

ملوقوفہ غیر قبرستان میں بھی دفن جائز نہیں گو وہ زمین مسجد ہو یا اور کسی غرض کے لیے وقف
ہو علی الاحوط اور زمین مغصوب میں بھی دفن جائز نہیں ہے اور نہ اُس جگہ کہ جہاں اور
میت بطریق شرع دفن ہوئی ہو اور ہنوز بوسیدہ نہ ہوئی ہو اور میت کا لیجانا اُس
مقام سے جہاں مرا ہو دوسرے مقام کو مکروہ ہے مگر جانب مشاہد مشرفہ و جاے متبرکہ
یعنی یہ کہ لیجائیں میت کو طرف نجف اشرف اور کربلاے معلی اور کاظمین اور مشہد الرضا یعنی
خراسان میں کہ جس جگہ قبر حضرت امام رضا ہے اور سُرمن رآے یعنی سامرہ میں اور ایسے ہی
کوہ عرفات پر کہ جہاں حج وقوف کرتے ہیں اور حرم مکہ معظمہ میں کہ حدیثوں میں وارد ہے
اور حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ میت کو لیجانا ایک مشہد مشرف سے دوسرے مشہد
مشرف کی طرف بسبب بعض خواص و تفضیلات کے منافی ادب ہے اور اچھا نہیں ہے خلاصہ
یہ کہ میت کو البتہ وہاں لیجائیں جہاں فضیلت و حرمت و برکت کا زیادہ ہو جائز ہے بلکہ مستحب ہے [illegible]
طرف مشاہد متبرکہ [illegible] اور بعض علما نے نقل [illegible] فرمایا ہے
کہ دفن کرنا نجف اشرف میں بہتر ہے دفن کربلاے معلی سے لیکن نزدیک جناب شیخ صاحب
[illegible] دفن کرنا کربلاے معلی میں بہتر ہے دفن کرنے [illegible] مشاہد مشرفہ ائمہ علیہم السلام
[illegible] یعنی جاے بہشت [illegible] کہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ و نجف اشرف سے بھی اور [illegible] یعنی
مستحب ہے کہ قبر گردن تک عمیق ہو یعنی گہری ہو یا ایک قد آدم گہری ہو اور اگر زمین سخت ہو
تو ایک لحد قبر کے لیے قرار دیں یعنی بغلی قبر کھود دیں [illegible] یا پشت میت کی جانب سے
مگر مستحب ہے کہ لحد یعنی بغلی قبلہ کی جانب ہو اور مستحب ہے کہ لحد کو اس قدر بلند اور کشادہ کھودیں
کہ آدمی بیٹھ سکے اور اگر زمین نرم ہو کہ خوف [illegible] یعنی گر جانے کا ہو تو بغلی نہ کھودیں
اگر بغلی بھی کھودیں تو نزدیک جناب شیخ صاحب کے بد نہیں ہے اور دفن میت میں بھی نیت
شرط ہے بلکہ گو کہ اگر [illegible] یا نابالغ یا غیر عاقل ہو تو ضرر نہیں ہاں اس قدر ہو کہ سمت قبلہ کو
پہچانتا ہو اور احکام دفن کو جانتا ہو اور مسائل اور واجبات اور ناخن میت کے بھی میت کے

ساتھ دفن کرنا مستحب ہے کیونکہ وہ استحباب عمل میں آئینگے اور تنہا دفن کرنے میں ایک استحباب عمل میں آئیگا چنانچہ حدیث میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کا دانت اکھڑ گیا چنانچہ امام علیہ السلام نے حضرت امام جعفر صادق کو وصیت کی کہ اسکو حفاظت سے رکھو اور میرے ساتھ اسکو دفن کرنا چنانچہ حضرت امام جعفر صادق نے مطابق وصیت کے عمل کیا لیکن اگر بال یا ناخن یا دانت کسی نے کر یا ایسے محل میں دفن کیے جائیں تو یہ امر باعث تخفیف عذاب ہوگا انشاء اللہ تعالی یا کیا ساتر اجزا یعنی اعضا سے عذاب دور ہوگا مگر یہ بھی جاننا چاہیے کہ جو بال و ناخن و دانت میت کے زندگی کی حالت کے ہوں اُنسے مراد ہے کیونکہ بعد مرنے کے ناخن کا کاٹنا یا بال کا کاٹنا یا بالوں میں ہی بیٹھنے کے نہانہ کرنا منع اور مکروہ ہے اور میت کو سیدھی کروٹ سے رو بقبلہ لٹانا واجب ہے بطریق احتضار اور وقت نماز کے میت کو لٹادیں اور جب قبلہ مشتبہ ہوا اور مشرق اور مغرب کی تمیز نہو تو رو بقبلہ کرنا میت کا ساقط ہے اور ایسے ہی اگر انتظار تمیز قبلہ میں جسم کے بگڑ جانیکا خوف ہو یا سوجب تشخیص قبلہ باعث ضرر دفن کرنیوالوں کا ہو تو اس وقت میں بھی قبلہ ساقط ہے بلکہ جس طرح سے چاہیں میت کو دفن کر دیں اور نزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ کے تحصیل قبلہ میں قدر بہ عمل کرنا بُرا نہیں ہے لیکن مستحب ہے کہ میت کو نزدیک مقبرہ میں دفن کریں مگر یہ کہ مقبرہ بعید ہو کہ بسبب دفن علما و صلحا کے ترجیح ہو یا زیارت اہل قبور وہاں بہت ہوتی ہو تو وہاں دفن کریں اور مستحب ہے کہ جنازہ کو نزدیک قبر کے بقدر دو ہاتھ یا تین ہاتھ کے رکھیں یا تین ہاتھ سے زیادہ فاصلہ پر رکھیں پھر جنازہ کو تین جگہ اٹھا کر اور رکھکر قبر تک لیجائیں اسطرح پر کہ جہاں جنازہ رکھا تھا وہاں سے اٹھائیں اور دو قدم پر رکھیں اور ذرا توقف کرکے پھر اٹھائیں اور دوسری جگہ رکھیں پھر تھوڑا توقف کرکے تیسری مرتبہ اٹھا کر قبر میں داخل کریں آہستہ آہستہ کہ یہ واسطے قبر میت میں ناگہانی قبر میں داخل نہ کرنا چاہیے اور نزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ کے اسطرح تین مرتبہ

یعنی اسطرح زمین پر لٹایا جاوے کہ قبلہ کی طرف روبرو ہو ۱۲
ف ۲ وقت نماز میت کا منہ آسمان کی طرف ہوتا ہے یعنی بالائی سطح قبر میں نہ ڈالدیں ۱۲

اٹھانا مستحب یعنی سنت ہے ہرچند کہ میت زن ہو علی الاقوی اور شیخ بہائی علیہ الرحمہ نے اس مستحب کو میت مرد کے حق میں جانا ہے نہ میت زن میں چونکہ بطریق مستحب میت مرد و میت زن کے قبر میں اتارنے کی ترکیب علیحدہ علیحدہ ہے لہذا نصف نصف صفحہ پر دونوں کی ترکیب لکھی ہے

اگر میت مرد کی ہو تو مستحب ہے کہ اسکے سر کو پاے قبر سے داخل قبر کریں یعنے قبر کی پائینتی سے قبر میں داخل کریں بجہت اسکے کہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور دروازہ قبر کا پاؤں کی طرف سے یعنی پائینتی کی طرف سے ہے اول سر کو داخل قبر کریں بعد باقی جسم کو قبر میں پہونچا دیں اور میت مرد کو اقربا قبر میں نہ اتاریں بلکہ بیگانہ شخص قبر میں اتارے اور جو شخص قبر میں اتارے وہ شخص باوضو ہو اور ٹوپی اور عمامہ سر پر نہ ہو بلکہ سر برہنہ اور پابرہنہ ہو اور بے ردا بھی ہو اور بند و تکمہ انگرکھے وغیرہ قبا وغیرہ کے کھول ڈالے اور مستحب ہے کہ میت کو تابوت سے اتارتے وقت یہ دعا پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى

اگر میت عورت کی ہو تو مستحب ہے کہ جس وقت قبر میں داخل کریں تو چادر وغیرہ سے پردہ کریں اور مستحب ہے کہ میت زن کو جو شخص محرم ہو وہ قبر میں اتارے اگر شوہر ہو تو دیگر محارم پر شوہر اولیٰ ہے یعنی شوہر قبر میں میت کو اتاریگا اور اگر شوہر نہ ہو تو اقربا جو محرم ہوں وہ اتاریںگے اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو بیگانہ شخص اتاریگا کہ ایسے وقت میں بیگانہ کے اتارنے میں ضرر نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ بیگانہ شخص صالح اور پیر ہو اور مستحب ہے کہ میت زن کو قبلہ کی جانب سے داخل قبر کریں اسطرح سے کہ آہستہ تمام جسم کو دفعتًا ایک ساتھ داخل کریں اور قبر میں اتارنے والا باوضو اور سر اور پا برہنہ ہو اور بے ردا ہو اور بند و تکمہ انگرکھے اور قبا وغیرہ کا کھول ڈالے اور مستحب ہے کہ میت کو تابوت سے اتارتے وقت یہ دعا پڑھے

۱۔ قبر کی علاوہ قبریں اتارنے کی ۱۲ شرح شافی

عَذَابِكَ اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي
قَبْرِهِ وَلَقِّنْهُ فِي حُجَّتِهِ وَثَبِّتْهُ
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ عَذَابَ
الْقَبْرِ اور مستحب ہے کہ وقت بند کرنے قبر کے
یہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَوْضَةً
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ
حُفْرَةً مِنْ حُفَرِ النِّيرَانِ اور مستحب ہے
کہ قبر میں رکھنے کے وقت یہ کہے
اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ
خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اور مستحب ہے کہ
مٹی ڈالتے وقت کہے اللّٰهُمَّ جَافِ
الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهِ وَ
صَاعِدْ عَمَلَهُ وَلَقِّهِ مِنْكَ
رِضْوَانًا -

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ
اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ
اللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهَا فِي قَبْرِهَا وَلَقِّنْهَا
فِي حُجَّتِهَا وَثَبِّتْهَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
وَقِنَا وَاِيَّاهَا عَذَابَ الْقَبْرِ اور
وقت بند کرنے قبر کے یہ کہے اللّٰهُمَّ
اجْعَلْهَا رَوْضَةً مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ
وَلَا تَجْعَلْهَا حُفْرَةً مِنْ حُفَرِ
النِّيرَانِ اور مستحب ہے کہ قبر میں رکھنے کے
وقت یہ کہے اللّٰهُمَّ هٰذِهِ اَمَتُكَ وَابْنَةُ
عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ
بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهَا
اور مستحب ہے کہ قبر پر مٹی ڈالتے وقت کہے اللّٰهُمَّ
جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا
وَصَاعِدْ عَمَلَهَا وَلَقِّهَا مِنْكَ
رِضْوَانًا -

اور اگر معلوم نہ ہو کہ میت عورت کی ہے یا مرد کی تو قبر میں اتارنے والوں کو اختیار ہے کہ مثل مرد کے داخل قبر کریں یا مثل میت زن کے لیکن جیسے میت کو قبر میں رکھ چکے تو مستحب ہے کہ قبر میں اتار دیوے الا کفن میت کے بند کھول دے خواہ ابتدا سر کی جانب سے کرے یا پاؤں کی جانب سے اور مستحب ہے کہ میت کے سر کے نیچے کسی قدر زمین بلند کریں

متصل تکبیر کہے اور مستحب ہے کہ منہ میت کا کفن میں کھولکر رخسارہ خاک پر رکھدیں اور نیچے تکیہ سا رہ
کے پاس منہ کے سامنے کفن میں خاک کربلا رکھدیں بشرطیکہ اسکی آلودگی کا خوف نہو اور
اگر خوف آلودگی کا ہو تو وہ رہ رکھدیں اور مستحب ہے کہ انگشتر عقیق کہ جسپر لا الہ الا اللہ
اللہ ربی و محمد نبیی اور اسماء ائمہ علیہم السلام کندہ ہوں میت کے منہ پر
رکھدیں اور اگر ایک خشت تربت طاہرہ کربلائے معلی کی ہو تو منہ کے مقابل میں رکھنا اسکا
نزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ کے مانع نہیں ہے لیکن اینٹ کو نیچے میت کے نہ رکھیں اور
خاک پاک کا رکھنا میت کو فائدہ رکھتا ہے چنانچہ روایت ہے کہ ایک عورت زانیہ تھی
اور جو اولاد اسکی زنا سے پیدا ہوتی تھی تو اسکو بسبب خوف اپنے عزیز و اقارب کے
آگ میں جلا دیتی تھی اور اسکی ماں کے سوا کوئی اور آدمی اس حال سے مطلع نہ تھا جب وہ
مر گئی تو اسکو قبر میں رکھا زمین نے اسکو قبول نہ کیا اور باہر پھینکدیا پس دوسری جگہ
قبر کھود کر اسمیں رکھا تو اس جگہ بھی زمین نے قبول نہ کیا اور باہر قبر کے پھینکدیا پس
وہ لوگ میت کے خدمت میں جناب امام جعفر صادق کی گئے اور یہ حال عرض کیا
پس حضرت نے اسکی ماں سے پوچھا کہ یہ عورت اپنی زندگی میں کیا کام کیا کرتی تھی
اسکی ماں نے وہ سب قصہ بیان کیا فرمایا کہ زمین اسکو قبول نہیں کرتی ہے اس
سبب سے کہ عذاب کرتی تھی خلق خدا پر مثل عذاب خدا کے اگر تربت حضرت امام حسین
اسکی قبر میں رکھو چنانچہ خاک کربلا اسکی قبر میں رکھی بسبب اسکے زمین نے اسکو قبول
کر لیا اور مستحب ہے کہ اینٹ یا ڈھیلا میت کی پشت یا بازو کے نیچے رکھدیں کہ میت
پشت نہ پھرے کروٹ سے ہو جاوے کہ رخ میت کا قبلہ کی جانب کو رہے اور مستحب ہے کہ ولی
میت یا جسکو ولی میت اذن دے وہ شخص قبر میت میں اپنے سیدھے ہاتھ سے سیدھے
شانہ میت کو اور اپنے بائیں ہاتھ سے بائیں شانہ میت کا تھام کر نزدیک کان میت کے
منہ کو لیجا کر ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا تین مرتبہ دعا سے تلقین پڑھے اور کندھے کو حرکت (۲)

دیتا جاوے اور قبل دعاے تلقین کے مستحب ہے کہ اول اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ کہکر کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ پھر سورہ
الحمد پڑھے پھر سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر سورہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
اور آیۃ الکرسی پڑھے پھر یہ دعاے تلقین پڑھے چونکہ ضمیر مذکر و مونث کی دعا کے
تلقین میں تبدیل کرنا چاہیے لہذا ہم دو دعاے تلقین علیحدہ علیحدہ لکھدیتے ہیں اور
جو شخص کہ قبر میں ہے وہ بسبب یاد نہ ہونے کے نہ پڑھ سکے تو دوسرا شخص نزدیک قبر کے
کتاب دیکھکر دعاے تلقین پڑھے اور جو شخص قبر میں ہے وہ میت کے شانہ کو حرکت
دیتا جاوے اور لفظ یا فلان کہتا جاوے اور پڑھنے والے کو چاہیے کہ ٹھہر ٹھہر کے
پڑھے تاکہ جو شخص قبر میں میت کو تلقین کرتا ہے وہ بھی کہتا جاوے

دعاے تلقین واسطے میت مرد کے

پس چاہیے کہ سورہ ہاے مذکور پڑھکر کہے
اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ
یا فلان بن فلان اس جگہ نام میت اور
اسکے باپ کا لیوے پھر کہے هَلْ اَنْتَ
عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا
عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ
النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ
وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ

دعاے تلقین واسطے میت عورت کے

پس چاہیے کہ سورہ ہاے مذکور پڑھکر
کہے اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْهَمِیْ
یا فلانہ بنت فلان اس جگہ نام میت اور
اسکے باپ کا لیوے پھر کہے هَلْ اَنْتِ
عَلَی الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتِنَا عَلَیْهِ
مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ
اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
اٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ
النَّبِیِّیْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِیْنَ
وَاَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ

وسید الوصیین وامام افترض
اللہ طاعتہ علی العالمین و
ان الحسن والحسین وعلی
بن الحسین ومحمد بن علی و
جعفر بن محمد وموسی بن
جعفر وعلی بن موسی ومحمد
بن علی وعلی بن محمد والحسن
بن علی والقائم الحجۃ المہدی
صلوات اللہ علیہم ائمۃ
المؤمنین وحجج اللہ علی
الخلق اجمعین وائمتک
ائمۃ ہدی ابرار یا فلان
بن فلان اس جگہ نام میت اور میت کے
باپ کا لیوے اور پھر کہے اذا اتاک
الملکان المقربان رسولین
من عند اللہ تبارک وتعالی
وسالاک عن ربک وعن
نبیک وعن دینک وعن
کتابک وعن قبلتک وعن
ائمتک فلا تخف ولا تحزن
وقل فی جوابہما اللہ جل

وسید الوصیین وامام افترض
اللہ طاعتہ علی العالمین و
ان الحسن والحسین وعلی
بن الحسین ومحمد بن علی
وجعفر بن محمد وموسی بن
جعفر وعلی بن موسی ومحمد
بن علی وعلی بن محمد والحسن
بن علی والقائم الحجۃ المہدی
صلوات اللہ علیہم ائمۃ
المؤمنین وحجج اللہ علی
الخلق اجمعین وائمتک
ائمۃ ہدی ابرار یا فلانۃ
بنت فلان اس جگہ نام میت کا اور میت
کے باپ کا لیوے اور پھر کہے اذا اتاک
الملکان المقربان رسولین
من عند اللہ تبارک وتعالی
وسالاک عن ربک وعن
نبیک وعن دینک وعن
کتابک وعن قبلتک وعن
ائمتک فلا تخافی ولا تحزنی
وقولی فی جوابہما اللہ جل

جلاله ربي ومحمد صلى الله
عليه وآله نبيي والاسلام ديني
والقرآن كتابي والكعبة قبلتي
وامير المؤمنين علي ابن
ابي طالب امامي والحسن
ابن علي ن المجتبى امامي و
الحسين الشهيد بكربلاء
امامي وعلي زين العابدين
امامي ومحمد ن الباقر
امامي وجعفر ن الصادق
امامي وموسى الكاظم امامي
وعلي ن الرضا امامي ومحمد
ن الجواد امامي وعلي ن الهادي
امامي والحسن العسكري
امامي والحجة المنتظر
امامي هؤلاء صلوات
الله عليهم اجمعين ائمتي
وسادتي وقادتي وشفعائي
بهم اتولى ومن اعدائهم
اتبرء في الدنيا والآخرة
ثم اعلم يا فلان بن فلان ان ربك

جلاله ربي ومحمد صلى الله
عليه وآله نبيي والاسلام ديني
والقرآن كتابي والكعبة قبلتي
وامير المؤمنين علي ابن
ابي طالب امامي والحسن
ابن علي ن المجتبى امامي و
الحسين الشهيد بكربلاء
امامي وعلي زين العابدين
امامي ومحمد ن الباقر
امامي وجعفر ن الصادق
امامي وموسى الكاظم امامي
وعلي ن الرضا امامي ومحمد
ن الجواد امامي وعلي ن الهادي
امامي والحسن العسكري
امامي والحجة المنتظر
امامي هؤلاء صلوات
الله عليهم اجمعين ائمتي
وسادتي وقادتي وشفعائي
بهم اتولى ومن اعدائهم
اتبرء في الدنيا والآخرة
ثم اعلمي يا فلانة بنت فلان ان ربك

نام میت کا اور پدر میت کا لیکر کہے
إنّ الله تبارك وتعالى نعم الرّبّ
وأنّ محمّداً صلّى الله عليه وآله
نعم الرّسول وأنّ عليّ بن
أبي طالبٍ وأولاده المعصومين
الأئمّة الاثني عشر نعم الأئمّة
وأنّ ما جاء به محمّدٌ صلّى الله
عليه وآله حقٌّ وأنّ الموت
حقٌّ وسؤال منكرٍ ونكيرٍ في
القبر حقٌّ والبعث والنشور
حقٌّ والصراط حقٌّ والميزان
حقٌّ وتطاير الكتب حقٌّ والجنّة
حقٌّ والنار حقٌّ وأنّ الساعة
آتيةٌ لا ريب فيها وأنّ الله
يبعث من في القبور پھر کہے
أفهمت يا فلان بن فلان اسکے بعد
نام میت اور اسکے باپ کا لیوے پھر کہے
ثبّتك الله بالقول الثابت و
هداك الله إلى صراطٍ مستقيمٍ
عرّف الله بينك وبين أوليائك
في مستقرٍّ من رحمته پس پھر کہے

نام میت کا اور پدر میت کا لیکر کہے
إنّ الله تبارك وتعالى نعم الرّبّ
وأنّ محمّداً صلّى الله عليه وآله
نعم الرّسول وأنّ عليّ بن
أبي طالبٍ وأولاده المعصومين
الأئمّة الاثني عشر نعم الأئمّة
وأنّها ما جاء به محمّدٌ صلّى الله
عليه وآله حقٌّ وأنّ الموت
حقٌّ وسؤال منكرٍ ونكيرٍ في
القبر حقٌّ والبعث والنشور حقٌّ
والصراط حقٌّ والميزان
حقٌّ وتطاير الكتب حقٌّ والجنّة
حقٌّ والنار حقٌّ وأنّ الساعة
آتيةٌ لا ريب فيها وأنّ الله
يبعث من في القبور پھر کہے
أفهمتِ يا فلانة بنت فلان اسکے بعد
نام میت اور اسکے باپ کا لیوے پھر کہے
ثبّتكِ الله بالقول الثابت و
هداكِ الله إلى صراطٍ مستقيمٍ
عرّف الله بينكِ وبين أوليائكِ
في مستقرٍّ من رحمته پس پھر کہے

میت جو بچہ ہو تو کہے
أفهمت يا فلان بن
فلان [illegible]
[illegible] واسطے [illegible]
[illegible] ۱۲

[illegible]

اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْهِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِهٖ اِلَیْكَ وَلَقِّهٖ مِنْكَ بُرْھَانًا اَللّٰھُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ	اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِھَا اِلَیْكَ وَلَقِّھَا مِنْكَ بُرْھَانًا اَللّٰھُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

اور بہتر یہ ہے کہ بعد اس تلقین عربی کے جو میت کی زبان ہو اس میں بھی تلقین پڑھے کیونکہ شیخ صاحب ظلہ فرماتے ہیں کہ تلقین عربی کی پڑھ کر پھر زبان میت تلقین کرنا شاید دلی ہوا اور مستحب ہے کہ بعد دعاء تلقین کے جس شخص نے کہ تلقین کی تھی وہ شخص قبر کی پائنتی کی طرف سے باہر نکلے بسبب بزرگی میت کے اور بسبب اسکے کہ سرہانہ کا دروازہ ہوا اور دروازہ قبر کا پاس میت کی طرف سے ہو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور مستحب ہے کہ جب مرد کی قبر سے باہر آوے تو کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَعِنْدَكَ نَحْتَسِبُهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اور جب عورت کی قبر سے باہر آوے تو اس طرح کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهَا فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰى اَهْلِهَا فِي الْغَابِرِيْنَ وَعِنْدَكَ نَحْتَسِبُهَا يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ پس لحد کو اینٹ و تختہ وغیرہ سے پاٹیں کہ میت پر مٹی نہ گرے اور مستحب ہے کہ اقربا میت کے قبر میت میں خاک ڈالیں جو اقربا میت کے نزدیک ہیں فقط پشت دست سے مٹی ڈالیں کہ اقربا کا مٹی دینا قبر میں مکروہ ہے اور باعث قساوت یعنی سختی دل کا ہے جیسا کہ مکروہ ہے اقربا کو اترنا قبر میت میں کہ وہ اوپر مذکور ہو چکا ہے پس سب لوگ قبر میں پشت دست سے گراویں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہیں کہ حدیث میں ہے امام رضا سے کہ جو کوئی پشت دست سے تین مرتبہ قبر پر خاک گراوے اور کہے اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ تو خدا تعالیٰ بعوض ہر ذرہ

تاکہ ہر ایک کے لئے ایک حسنہ یعنی ایک نیکی اور ثواب لکھا جاوے اور مستحب ہے کہ لحد میت کو سر کی جانب
سے بنایا جائے یعنی ابتدا بنانے قبر میت کی سر کے جانب سے کریں اور مستحب ہے کہ جس وقت
لحد کو بنانا شروع کریں اُس وقت سے آخر وقت تک جب تک کہ لحد بنا چکیں یہ دعا پڑھتے
جاویں پس اگر میت مرد کی ہو تو یہ دعا پڑھتے جاویں اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَحْدَتَهُ وَآنِسْ وَحْشَتَهُ وَآمِنْ رَوْعَتَهُ وَأَسْكِنْ إِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ
رَحْمَةً تُغْنِيهِ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَإِنَّمَا رَحْمَتُكَ وَسِعَتِ الظَّالِمِينَ
اور اگر قبر میت عورت کی ہو تو دعا اس طرح پڑھنا چاہئے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَحْدَتَهَا وَآنِسْ وَحْشَتَهَا وَآمِنْ رَوْعَتَهَا وَأَسْكِنْ إِلَيْهَا مِنْ
رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَإِنَّمَا
رَحْمَتُكَ وَسِعَتِ الظَّالِمِينَ اور مستحب ہے کہ قبر کو تھوڑا بلند کریں کہ قبر معلوم ہو
کہ زیارت کریں اور مستحب ہے کہ قبر کو چار انگل مضموم یا مفرج بلند کریں اور مستحب ہے
کہ قبر کی چھت کو مسطح بناویں مثل خرپشت یا ماہی پشت کے نہ بناویں کہ مکروہ ہے اور یہ طریقہ
مخالفین کا ہے پس جب قبر کو تیار کر چکیں تو مستحب ہے کہ قبر پر پانی ڈالیں اور پانی ڈالنا
مستحب اس طرح ہے کہ پانی ڈالنے والا رو بقبلہ ہو کر سر میت کی جانب سے یعنی
سرہانے سے پانی ڈالنا شروع کرے پائینتی تک اور قبر کی پائینتی سے سرہانے
تک کہ جہاں سے پانی ڈالنا شروع کیا تھا وہاں تک اور پانی کے ڈالنے میں
پانی ڈالنا موقوف نہ کریں جب تک دور قبر کا ختم نہ ہو جاوے اور جناب
شیخ صاحب مد ظلہ فرماتے ہیں کہ استحباب قبر پر پانی ڈالنے کا بطریق مذکور چالیس روز تک
بلکہ چالیس ماہ تک بھی ہے اور مستحب ہے کہ بطریق مذکور یعنی دور قبر میں پانی ڈالا جائے
پانی باقی رہ جاوے وہ قبر کے اوپر درمیان میں ڈالیں کہ حدیث میں ہے جب تک
نمی باقی رہتی ہے میت عذاب قبر سے امن ہوتا ہے اور مستحب ہے کہ قبر پر سنگریزہ سرخ ڈالیں

کہ ثواب اسکا زیادہ ہے حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلعم نے قبر ابراہیم بیٹے پیغمبر کے اور
جناب سیدہ علیہا السلام نے قبر جناب رسول خدا صلعم پر سنگریزہ سرخ واسطے تعیین
امت بنا رکھے ہیں مستحب ہے کہ حاضرین رو بقبلہ ہو کر قبر پر تمام پنجہ یعنی ہاتھ رکھیں اسطرح
پر کہ انگلیاں جمی ہوں کہ انگلیوں کے نشان قبر پر ہو جاویں اسواسطے کہ بطریق مذکورہ قبر پر
ہاتھ رکھنا بنی ہاشم میں سنت ہو گیا ہے سنت سو کہ یہ اس شخص کو جس نے
میت پر نماز نہ پڑھی ہو یہی مستحب ہے کہ ہاتھ بطریق مذکور قبر پر رکھ کر سات مرتبہ سورہ
انا انزلناہ پڑھیں اور بعد اسکے یہ دعا پڑھیں اللّٰھم صل وحدتہ ھا
وآنس وحشتہ ھا وآمن روعتہ ھا واسکن الیہ من رحمتک
رحمۃ یستغنی بھا عن رحمۃ من سواک فانما رحمتک للظالمین
اور یہ دعا ایسکے پاس بیٹھنے کے وقت پڑھنے کے لیے اوپر بیان ہو چکی ہے اور اگر قبر
میت زن کی ہو تو قبر پر انگلی کھینچنا اسطرح کرا دیں جو مذکور ہو چکی ہے اور مستحب ہے کہ کچھ نشان قبر
میت پر بنا دیں اور مستحب ہے کہ بعد فاتحہ اور پڑھنے سورہ انا انزلناہ
کے جب قبر سے حاضرین رخصت ہو جاویں تو ولی میت یا حاضرین میں سے جس
شخص کو ولی اذن دیوے وہ شخص پھر دوبارہ دعائے تلقین مذکور با آواز بلند پڑھے حدیث
میں ہے کہ تلقین باعث اسکی ہوتی ہے کہ منکر نکیر قبر میں داخل نہیں ہوتے اور ایک دوسرے سے
سوال نہیں کرتے اور ایک فرشتہ دوسرے فرشتے سے کہتا ہے کہ ہمارے سوال کے
جواب کو تلقین کافی ہے اور بعض علما نے فرمایا ہے کہ تلقین پڑھنا چار وقت مستحب ہے اول
حالت نزع کے وقت دوسرے بعد کفن کرنے کے تیسرے قبر میں اول قبر کے لیے
چوتھے بعد رکھ دیا جائے اور چوتھے قبر پر بعد بند کرنے قبر کے اور مستحب ہے کہ نام میت کا
کسی تختہ وغیرہ پر لکھ کر میت پر نصب کرنے کے باقی مسائل ضروریہ جو جب فتاوی
جناب شیخ صاحب مدظلہ سے اور جو میت قوم کی ہو یعنی ایسی ہو کہ وقت ہم کو ملے ہوئے مثل انسان کے

اور دونوں پشت سے جڑے ہوے پیدا ہوے ہوں تو ایک کی طرف سے قبلہ [illegible]
ہو اور دوسرے کو روبقبلہ دفن کریں۔ اور اگر زن یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ مرد مسلم سے
حاملہ ہو اور مرجائے اور بچہ بھی مرجائے حالانکہ روح پھونکی جا چکی ہو [illegible] زنا سے
ہو تو اسکو اسطرح دفن کریں کہ اس عورت کی پشت قبلہ کی طرف کریں کیونکہ شکم مادر میں بچہ کا
منہ پشت مادر کی طرف ہوتا ہے۔ اور اگر کسی میت کا سینہ اور یا سر کسی جگہ پائیں تو اسکو
بھی روبقبلہ دفن کریں اور ایسے ہی اعضا سے میت کہ پارہ پارہ اور جدا ہو گئے
ہوں وہ بھی روبقبلہ دفن ہوں اور اگر وہ پارہ گوشت جسم میت کا کہ بغیر استخوان کے
ہو ملے تو اسکے دفن کرنے میں استقبال قبلہ شرط نہیں اگرچہ احوط ہے۔ در حالت اختیار
میت کو زمین پر کوئی مکان بنا کر اسمیں یا تابوت میں [illegible] رکھنا [illegible]
دفن سے کافی نہیں ہوتا ہے بلکہ حالت [illegible] بسبب سختی زمین کے قبر کھودنے کے
اگر زمین پر کوئی بنا مستحکم [illegible] میت کو رکھیں کہ [illegible] محفوظ رہے لیکن
[illegible] دفن کریں اگر [illegible] باقی رہا [illegible] استخوان باقی ہوں تو دفن انکا احوط
ہے لیکن واجب یہ ہے کہ میت زمین میں دفن ہو اور جو چیز کہ مثل زمین کے ہو مثل برف وغیرہ
کے تو اسمیں دفن کافی نہیں ہے مگر زمین [illegible] سنگ [illegible] میں دفن کرنا
[illegible] نہیں رکھتا اور [illegible] میں دفن کرنا جائز نہیں مگر بحالت تقیہ
اور [illegible] وغیرہ [illegible] اور اگر کوئی شخص دریا میں کشتی
یا جہاز وغیرہ میں مرے تو چاہیے کہ بعد غسل و کفن و حنوط خشکی میں لیجانا ممکن ہو تو خشکی
میں لیجا کر دفن کریں اور [illegible] خشکی [illegible] دریا میں [illegible] اور [illegible] دریا
میں [illegible] قبلہ [illegible] ضرور ہیں اور
پھر [illegible] کشتی [illegible] اگر خشکی [illegible] لیجانا ممکن [illegible] اور یا
انتظار [illegible] میت کا ہوا [illegible] خشکی [illegible] وغیرہ کا تو

فصل مکان دفن میت

اس وقت میں اختیار دو قسم پر ہے قسم اول یہ کہ میت کو کسی بھاری ظرف مثل خم وغیرہ میں
رکھ کر اور منھ اس ظرف کا خوب بند کر کے دریا میں ڈال دیں کہ بدن میت آبی جانوروں سے پوشیدہ
ہو جاوے اور یہ قسم بھی پانی میں بیٹھ جاوے قسم دوسری یہ کہ کوئی بھاری چیز مثل
سنگ و آہن میت کے پاؤں میں باندھ کر میت کو دریا میں ڈال دیں پھر یہ بات
ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ دریا میں میت کے دفن کرنے سے بیٹھ جانا میت کا
شرط ہے یعنی اگر پانی میں غرق ہو جاوے تو پھر ڈال دینا دریا میں کہ لاش غرق نہ ہو کافی
نہیں بلکہ جس وقت کہ میت کا پانی میں بیٹھ جانا ہو اس وقت میں صرف ڈال دینا کافی ہے چنانچہ
ایسی جگہ ڈالیں کہ جس جگہ اتفاق ہو کہ مچھلیاں یا دیگر جانور دریائی ڈر اسکے ہی وقت
نہ کھا جاویں لیکن اگر ایسی جگہ ہو کہ مچھلی وغیرہ اسکے میت کے کھا لینے کا خوف ہو یا پانی لگا جاوے گا
تو میت کو اس جگہ نہ ڈالیں دوسری جگہ ڈالیں اور دریا میں رخ قبلہ کی جانب پہونچے
تو رخ قبلہ کی جانب کر کے میت کو ڈالیں اور اگر یہ نہ ہو تو استقبال قبلہ ساقط ہے اور
حالت اختیار میں قسم اول کو بجا لاویں نہ قسم دوم کو

فصل ۱۴۰۲ - مکروہات دفن

واضح ہو کہ مکروہات دفن چند ہیں اول یہ کہ دو میت کو ایک قبر میں حالت اختیار میں
بدون ضرورت کے رکھنا جیسا کہ مکروہ ہے دو میت کو ایک جنازہ پر رکھنا بعض علماء نے
سے زن و مرد اجنبی یعنی غیر کا باہم دفن کرنا حرام ہے اور جب ضرورت سے دو جنازے دونوں
کو ایک قبر میں رکھیں تو بیچ میں اسکے فاصلہ کر دیں اور افضل کو مقدم رکھیں دوسرے
یہ کہ قبر کی زمین میں خشت پختہ یا سنگ یا تختہ وغیرہ کا فرش بھی کرنا مکروہ ہے مگر جبکہ زمین نمناک
ہو یا یہ کہ پانی قبر میں ظاہر ہو تیسرے یہ کہ اقربا میت کے قبر میں خاک ڈالیں کہ باعث
سنگدلی کا ہے جیسا کہ اقربا کو قبر میں اترنا مکروہ ہے چنانچہ علامہ مجلسی اعلی اللہ مقامہ کے نزدیک
اقربا کے قبر میں اترنے میں کراہت نہیں ہے مگر مخصوص فرزند کے لیے کراہت نزدیک

مجلسی کے نزدیک الانزدیک جناب شیخ صاحب مدظلہ کے اوپر کا آثار قبر بن کرنا مکروہ ہے پہ حکم پست سے بیشتر سے
سکے ہو اور جیسے بہیت ضرورت کی ہو کی لیا شکی باوجود ہونے قریب کے نامحرم قبر پر نہیں اتار سکتا
خصوصًا موجودی شوہر بہن کہ شوہر اولیٰ ہے سبب پہ چھ نفس کے کہ جو خاک کہ قبر سے کھود کر نکالی
ہے اسکے سوا دوسری جگہ سے خاک کھود کر قبر پر ڈالیں خواہ وقت دفن کے یا بعد دفن کے
کیونکہ حدیث میں ہے کہ سنگین وگران ہے میت پر اور بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ریت
کی خاک زمین غیر قبر کی قبر پر ڈالنے سے آتی ہے اور دوسرے کہگل کاری قبر پر کرنے سے ہی مگر
بعض احادیث سے اختصاص کراہت دفن کے وقت ہے نہ بعد دفن کے پانچویں یہ کہ
قبر کو بعد شکستہ ہونے کے نہ بنا دے کہ حدیث میں ہے کہ خدا وند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں پاس
رکھتا ہوں قبر شکستہ اور کہنہ کو اور دل شکستہ کو یا شک کہ میں نزدیک دل شکستہ اور
قبر شکستہ کے رہتا ہوں مگر قبور انبیاء و ائمہ علیہم السلام و صلحاء و علماء کے تعمیر کرنا سنت مؤکد
ہے بلکہ ایسے وقت میں تعمیر قبر کرنا واجب ہوتا ہے کہ بسبب نہ بنانے قبر کے ہتک حرمت
ہوتی ہے عمارت و خیمہ کی نصب کرنا مکروہ ہے مگر قبور ائمہ علیہم السلام اور انبیاء و صلحاء پر
مکروہ نہیں ہے واسطے حفاظت زواروں کے سرما و گرما سے زواروں کے بچانے کے لیے
اور واسطے قرآن خوانی کے یا اور کوئی سبب ہو حدیث میں ہے کہ جو کوئی تعمیر قبور ائمہ علیہم السلام
کی کرے مثل اس شخص کے ہے کہ اعانت کرے سلیمان بن داؤد کی وقت بنانے
بیت المقدس کے ساتویں قبر کی گل کاری کرنا مکروہ ہے جبکہ اسی قبر کی خاک ہو اور
ایسے ہی مکروہ ہے قبر میں گچکاری کرنا مگر بسبب ضرورت مثل نم وغیرہ بنانے کے مکروہ
نہیں اور ایسے ہی قبور ائمہ و انبیاء و شہداء و صلحا میں بھی مکروہ نہیں آٹھویں مکروہ ہے
سرہانے قبر کے کھڑا ہونا اور توقف کرنا سوا قبور ائمہ علیہم السلام کے بلا غرض قرآن خوانی
نویں مکروہ ہے سر قبر پر بیٹھنا کہ حدیث میں فرمایا ہے کہ سر قبر پر بیٹھنے سے بیٹھنا آگ پر بہتر ہے
علاوہ اس کے حاجت چلنا وغیرہ مکروہ ہے قبر کو مسجد قرار دینا یا یہ معنی کہ اس پر نماز پڑھیں

یا اسپر سجدہ نہ کریں اور نہ ٹیک لگائیں یا پہلو سے قبر میں مسجد نہ بناویں سوائے قبور ائمہ علیہم السلام
وانبیاء و صلحا و علماء کے کہ نماز با جماعت یا فرادی انکے قبور کے پاس پڑھیں اور خصوصیت کراہت کی
جماعت کے لیے ضعیف ہوگیا ہے دسویں مکروہ ہے قبرستان میں پاخانہ پیشاب کرنا
گیارھویں قبرستان میں ہنسنا مکروہ ہے بارھویں مکروہ ہے گھر میں قبر کو بنانا تاکہ وحشت و ہیبت اٹھ جانے کا
ہوتا ہے اور اسکی قبر پر رحمت و برکت کم ہو جاتی ہے بہ نسبت مسلمانان کی نسبت سے نازل ہوتی ہے تیرھویں مکروہ
ہے آلودہ کرنا قبر کا نجاست اور کثافت سے بلکہ اگر آلودہ ہو جاوے تو دور کرے کہ موجب
احترام کا ہے چودھویں مکروہ ہے قبر پر چلنا بدون غرض کے ہاں اگر زیارت اہل قبور کی
منظور ہو تو مضائقہ نہیں کہ حدیث میں ہے کہ قبرستان پر چلنے سے مومن راحت پاتا ہے اور
منافق پاؤں سے تکلیف پاتا ہے ۱۲ ترجمہ

فصل ۲۶۱ - نماز ہدیہ میت و دیگر نماز برائے میت

نماز وحشت یعنی نماز ہدیہ میت بہتر ہے کہ شب دفن میں پڑھیں جیسا کہ مرحوم ثقۃ الاسلام نے تحریر کیا
دیا ہے اور جناب شیخ صاحب مدظلہ العالی نماز کو وقت دفن سے پہلے جائز جانتے ہیں اور اگر نماز
ہدیہ میت مابین مغرب و عشا نہ پڑھے تو وقت ادا نماز صبح تک پڑھ سکتا ہے چنانچہ اس بارہ میں
میں نے مولانا و مقتدانا قبلہ و کعبہ جناب میرزا آقا صاحب مجتہد العصر مدظلہ سے دریافت
کیا ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔ مسئلہ نماز ہدیہ میت کے لیے مشہور ہے کہ نماز ہدیہ میت
شب دفن میت میں درمیان مغرب و عشا کے پڑھے مثلاً اگر میت کو بعد نماز مغرب و عشا
کے دفن کیا یا یہ کہ کوئی شخص بعد نماز مغرب و عشا کے فوت ہوا اور اسکو شب میں یا
بعد صبح کو دفن کیا تو نماز ہدیہ میت ایسے وقت میں کس طرح پڑھے گا جواب اگر بعد دفن
ہونے میت کے کچھ رات باقی ہو تو اسوقت بھی نماز ہدیہ میت پڑھنا بہتر ہوگا اور بعد اذان
جو دوسری شب آوے تو اسمیں بھی پڑھے خواہ بین المغربین اگر ممکن ہو یا بعد مغربین کے
پڑھے دونوں امر جائز ہیں واللہ یعلم حررہ السید مصطفی المعروف میرزا آقا عفی عنہ اور نماز ہدیہ میت

خود پڑھنا ہو اگر خود نہ پڑھے تو اس نماز کو با جرت بھی پڑھوا سکتا ہے نماز وحشت مستحب ہے
الا اجیر پر کہ جسنے مزدوری نماز پڑھنے کی لی ہو اسپر واجب ہے اور جہانتک ممکن ہو تو نماز
ہدیہ میت سے پہلے اکتالیس شخص کو بالعوض نماز ہدیہ میت کے لئے دلوے اور اگر صدقہ
ممکن نہو تو دو رکعت نماز ہدیہ میت پڑھے ترکیب اسکی یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے نیت کرے
کہ دو رکعت نماز ہدیہ میت پڑھتا ہوں واسطے میت کے قربۃً الی اللہ پہلی رکعت میں بعد سورۂ
الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے دس مرتبہ انا انزلناہ پڑھے
اور بعد سلام کے کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ
فلان بن فلان اس جگہ نام میت اور میت کے باپ کا لیوے۔ نماز ثانی حدیث میں
وارد ہوا ہے کہ جناب پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ میت پر شب دفن سے کوئی ساعت سخت نہیں
ہے پس اپنے مردوں پر رحم کرو اور صدقہ دینے میں جلدی کرو اور راہ خدا میں خیرات دو اور اگر کوئی چیز
نہو کہ راہ خدا میں دو تو دو رکعت نماز بجا لاؤ پہلی رکعت میں بعد الحمد کے دو مرتبہ سورۂ قل
ھو اللہ احد پڑھو اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے الھکم التکاثر دس مرتبہ
پڑھو اور بعد سلام کے کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا
اِلٰی قَبْرِ فلان بن فلان اس جگہ نام میت اور میت کے باپ کا لیوے پس حق تعالی اسکی
قبر میں ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ ہر فرشتہ کے ساتھ ایک لباس ہوتا ہے اور اسکی قبر میں
وسعت دیتا ہے جبتک کہ اسرافیل صور پھونکیں اور قیامت برپا ہو اور نماز پڑھنے والے
کو بھی ثواب برابر تمام دنیا کے دیا جاتا ہے اور واسطے اسکے چالیس درجے بلند ہوتے ہیں اور نہ
روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق نے ہر شب کو اپنے فرزند کے واسطے اور ہر شب کو اپنے والد کے
واسطے دو رکعت نماز پڑھتے تھے پہلی رکعت میں بعد الحمد سورۂ انا انزلنا اور دوسری
رکعت میں بعد الحمد سورۂ کوثر بلکہ جب سفر یا فارغ ہوتا تمہیں تو بھی یہ نماز پڑھکر ثواب اسکا
انکو بخش سکتا ہے اور یہ جو حدیث ہے کہ کسی میت پر عذاب قبر ہوتا ہے اور ایک شخص نے

ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ عذاب فلان شخص سے کہ ثواب پہونچانے کے سبب سے موقوف ہو گیا

فصل ۲۶۲ - ثواب تصدق کرنے میت پر

واضح ہو کہ احادیث میں ثواب میت پر تصدق کرنے کے بہت ہیں از انجملہ یہ ہے کہ جو کوئی بقصد میت تصدق کرے یعنی یہ کہا کہ یہ تصدق فلان میت کے نام پر ہے تو خدا تعالی جبرئیل کو مع ستر ہزار ملک کے قبر میت پر بھیجتا ہے کہ جبرئیل مع ستر ہزار ملک کے تحفہ نور ایک ایک [illegible] طبقہائے نعمت کے قبر میں داخل ہوتے ہیں اور ہر ایک فرشتہ میت سے کہتا ہے کہ السلام علیک اے ولی خدا یہ ہدیہ ہے فلان برادر مومن کا تیرے لیے پس قبر مومن روشن ہو جاتی ہے اور حق تعالی ہزار شہر بہشت کے اس صدقہ کے ثواب میں اسکو عنایت کرتا ہے اور ہزار حور کو اسکی زوجہ کرتا ہے اور ہزار حلہ پہناتا ہے اور ہزار حاجتیں بر لاتا ہے اور دوست کو بھی ایک ہدیہ میں شریک کرسکتے ہیں اور جس طرح زندہ آدمی ہدیہ سے خوش ہوتا ہے ایسے ہی اموات بھی خوش ہوتے ہیں اور سب ثواب جو ہدیہ کیے جاتے ہیں قبر میت میں داخل ہوتے ہیں

فصل ۲۶۳ - عمل خیر کرنا واسطے میت کے

واضح ہو کہ تصدق کرنے کا بیان اوپر گذر چکا ہے زندوں کو چاہیے کہ اپنے مردوں کو نہ بھولیں اسواسطے کہ ہاتھ انکے عمل خیر سے کوتاہ ہوتے ہیں اور اپنے فرزندان عزیزوں اور برادران مومن سے امیدوار رہتے ہیں اور انکے احسانوں کے منتظر رہتے ہیں لیکن بیٹا کہ جسکا احسان زیادہ میت کے نام پر صدقہ دیتا ہے اور قرآن پڑھکر اسکا ثواب بخشتا ہے اور میت کے نام پر طواف و حج و زیارات و نماز و روزہ کراتا ہے بلکہ حدیث میں ہے کہ جو کوئی میت کے واسطے کوئی عمل خیر مثل طواف و نماز و روزہ و حج و زیارات و عتق رقبہ و تلاوت قرآن وغیرہ کرے تو ایک عمل کے بدلے بیس عمل خیر کا ثواب اسکو ہوتا ہے اور میت کو بھی اسکا ثواب پہونچتا ہے اگر میت گنہگار ہوتا ہے تو تخفیف اسکے عذاب میں ہوتی ہے اور دعا کرنا [illegible] شب و نماز وحشت [illegible] بہتر ہے

عتق رقبہ سے مراد بندہ آزاد کرنا ۱۲

میت کے لیے بہت نافع ہی اور دعا اور عمل خیر اور دن سے زیادہ والدین کے لیے کرے
کیونکہ اکثر اولاد ایسی ہیں کہ حیات والدین میں عاق نہیں ہوتیں مگر بعد وفات والدین کے
عاق ہوجاتی ہیں بسبب اسکے کہ اپنے والدین کے نام پر عمل خیر مثل روزہ و نماز و حج وغیرہ
کے جو انکے قضا ہوئے ہیں ادا نہیں کرتے اور حقوق عباد سے انکو سبکدوش نہیں
کرتے اور اکثر اولاد ایسی ہی کہ حیات والدین میں عاق ہوتی ہی مگر بعد وفات والدین کے
عاق ہونے سے بری اور مقبول ہوجاتی ہی بسبب اسکے کہ والدین کے ذمہ جو حقوق عباد
کے ہیں مثل قرضہ وغیرہ کے انکو ادا کرتی ہی اور حقوق خدا کے مثل روزہ و نماز و حج وغیرہ کے
جو انکے قضا ہوئے ہیں ادا کرتی ہی حدیث میں آیا ہی کہ جو اولاد عاق والدین ہو وہ کسی طرح
بخشا نہیں جائیگا کیونکہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ قیامت میں بوئے جنت پانسو برس یا
ہزار برس کی راہ کی مسافت سے مگر عاق والدین اور وہ اولاد جو نافرمان ہو اور قاطع رحم نہیں پاویگا
بار الٰہا ربنا الغفار المبین بواسطہ جناب محمد مصطفیٰ اور بحق جناب سید الشہداء و بصدقہ
علی مرتضیٰ و ائمہ ہدیٰ علیہم السلام جمیع مومنین کی اولاد کو ہدایت دے کہ جو حقوق خدا
کے انکے والدین کے ذمہ ہیں انکو خود ادا کریں یا کسی سے بہ نیابت ادا کرائیں اور جو حقوق
بندوں کے مثل قرضہ وغیرہ کے ہیں انکو بھی ادا کریں کہ بسبب اسکے حقوق کے بہشت
میں داخل ہوں آمین آمین ثم آمین

فصل ۴۴ ۲۶ ثواب صبر و اکرام یتیم کا

اور مستحب ہی کہ تین دن تک مومنین خصوصاً ہمسایہ اہل ماتم کو کھانا بھیجیں اور صاحبان مصیبت
کو لازم ہی کہ بمصداق آیہ ان اللہ مع الصابرین صبر کریں اور مرضی الٰہی پر راضی
ہوں کہ خدا تعالیٰ صبر کرنے والوں کو اجر بے حساب عطا فرماتا ہی اور مصیبت سید الشہدا
و سانحہ کربلا پر غور کرکے دل کو تسلی دیں روایت ہی کہ جو کوئی مصیبت پر صبر کرے خدا تعالیٰ
تین سو درجے بہشت میں اسکے لیے ثابت کرتا ہی کہ ہر ایک درجے میں فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہو

اور جو کوئی مصیبت پر صبر کرے اور مصلحت خدا پر راضی ہو اور بندون سے شکایت نکرے تو ثواب اُسکا خدا پر ہی اور اگر صبر نکریگا تو اجر زائل ہو جائیگا۔ اور وارد ہی کہ جو کوئی اَلْمَصْبُوْر کو زیادہ کہے خدا سے تعالی اُسکو صبر عطا فرماے اور روایت ہی کہ اگر فرزند کسی کا مرتا ہی تو اللہ تعالی فرشتون سے فرماتا ہی کہ تم میرے بندہ سے اُسکے فرزند کو لے آئے اُسنے کیا کہا اگر فرشتے کہتے ہین کہ اُسنے تیرا شکر کیا تو خدا سے تعالی حکم فرماتا ہی کہ اُسکے لیے ایک گھر موسوم بہ بیت الحمد بہشت مین تعمیر کرو۔ اور روایت ہی کہ جسکا ایک بیٹا سا منے مرجاے اجر اُسکا اس سے زائد ہی کہ ستر بیٹے ہون اور اُسکے بعد راہ خدا مین جہاد کرکے شہید ہون اور حدیث مین آیا ہی کہ جو اطفال قبل والدین مرتے ہین وہ اپنے مان باپ کو ہاتھ تھام کر داخل بہشت کرتے ہین خود بہشت مین نہین جاتے جبتک کہ والدین کو نہ لیجائین اور خداے تعالی بسبب اُنکے والدین کو بخشدیتا ہی حدیث مین ہی کہ یہانتک کہ جو بچہ شکم مادر سے ساقط ہی گرا ہو وہ بچہ غصہ سے آئیگا خشمناک دروازہ بہشت پر کھڑا ہوگا پس حق تعالی فرمائیگا داخل بہشت ہو وہ بچہ کہیگا نجاونگا مین بہشت مین جبتک کہ میرے مان باپ مجھ سے پہلے نجائین پس حق تعالی ایک فرشتہ کو حکم فرمائیگا کہ اسکے مان باپ کو لاؤ اور داخل بہشت کرو پس بچہ سے خطاب فرمائیگا کہ اُنکو مین نے داخل بہشت کیا بسبب زیادتی مہربانی کے نسبت تیرے۔ اور رجال الصالحین مین ہی کہ جو کوئی صبر کرے تو خداے تعالی اُسکے لیے فرماتا ہی کہ صلوات اور رحمت اُسپر بھیجو مین اور زمرۂ ہدایت یافتگان سے شمار کرون اور سواے گناہان کبیرہ کے اور سب گناہ بخشون مین اور لازم ہی کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ بہت کہین تاکہ گذشتہ گناہ اُنکے بخشے جاوین اور جسوقت مصیبت یاد آوے اگرچہ بعد مدت کے یہ کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ عَلٰى مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ عَلَيَّ اَفْضَلَ مِنْهَا تو ثواب اُسکو مصیبت کا ملتا ہی اور اگر اسکو مصیبت مین کچھ تو گناہ ہوسکے

خدا سے تعالیٰ بخشتا ہے اور مستحب ہے کہ مومنین قبل دفن اور بعد دفن صاحبان ماتم کے شریک ہوں اور صبر انکو نصیحت دلائیں اور اجر صابرون کا بیان کریں اور خصوصاً بعد دفن بیان صبر و ثواب صبر میں بہت مبالغہ کریں وارد ہے کہ مصیبت زدہ کے حال پر رنج کرنیکا اجر و ثواب اہل مصیبت سے کم نہیں ہے بلکہ تعزیت کرنا اور تسلی دینا موجب ثواب کا ہے اور جو کوئی مصیبت زدہ کے پاس واسطے تعزیت کے جاوے اور تشفی کرے خدا سے تعالیٰ اسکو نیچے سایہ عرش کے پناہ دیوے اسدن کہ اور کسی کو پناہ نہو اور جو کوئی کسی تعزیہ دار کو تسلی دیوے خدا سے تعالیٰ قیامت میں اسکو حلہ بہشت پہناوے اور مروی ہے کہ جو کوئی اسکا دل حال بد احوال یتیم کا یہانتک کہ اسکو مستغنی کرے بہشت اسپر واجب ہووے اور جو کوئی از روے ترحم ہاتھ یتیم کے سر پر پھیرے بعدد ہر بال کے ایک حسنہ واسطے اسکے لکھا جاوے اور خدا سے تعالیٰ روز قیامت میں بعدد ہر بال کے ایک نور اسکو عطا فرماوے اور جسوقت کہ کوئی یتیم کو رلاتا ہے تو بسبب رونے یتیم کے عرش کانپتا ہے اور خدا سے تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس بندہ کے ماں باپ کو میں نے لے لیا ہے اسکو کسنے رلایا قسم مجکو اپنے عزت و جلال کی کہ جو کوئی اسکی تسلی کرے بہشت اسپر واجب کردونگا میں

فصل ۲۶۵ - بیان فاتحہ

مروی ہے اہلبیت طاہرین سے فرمایا کہ واسطے زیارت قبور کے جاؤ تم کہ باعث رقت قلب اور اشک چشم اور یاد آخرت کا ہے اور جسوقت کہ واسطے زیارت قبور کے قبرستان میں پہونچتا ہے تو اہل قبور اس سے محبت کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور روز پنجشنبہ اور عصر اور جمعہ کے دن قبور مومنین پر ضرور جانا چاہیے اور حدیث میں ہے کہ جو کوئی قبر والدین یعنی والد یا والدہ کی زیارت روز جمعہ کو کرے ثواب ایک حج مقبول کا واسطے اسکے لکھا جاوے اور اثناے زیارت دعا والدین کے جو حاجت کہ رکھتا ہو خدا سے طلب کرے انشاء اللہ مستجاب ہو اور یہ بھی مروی ہے کہ جب کوئی اوپر اہل مقابر کے پہنچے سلام کرے کہ السلام علی اہل لا الہ الا اللہ

نحن نقول لا الٰہ الا اللہ ومن لا الٰہ الا اللہ بحق لا الٰہ الا اللہ اغفر لمن قال
لا الٰہ الا اللہ واحشرنا فی زمرۃ من قال لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ خداے تعالیٰ اسکو ثواب پچاس برس کی عبادت کا عطا
فرماوے اور پچاس سال کے گناہ اسکے اور اسکے والدین کے عفو فرماوے اور بیچ فلاح الصالحین
مین مروی ہے کہ جو کوئی داخل مقبرہ ہو اور کہے اللھم رب ھذہ الارواح
الفانیۃ والاجساد البالیۃ والعظام النخرۃ التی خرجت من الدنیا
وھی بک مؤمنۃ ادخل علیھم روحا منک وسلاما منی
تو خداے تعالیٰ بعدد ان آدمیون کے جو حضرت آدم کے وقت سے اس قبرستان
مین مدفون ہین اور روز قیامت تک مدفون ہونگے واسطے اسکے حسنات لکھے اور جو کوئی
مقبرۃ المسلمین مین ایک آیہ قرآن کا پڑھے خداے تعالیٰ ثواب ستر نبی کا اسکو عطا فرماوے
اور جو کوئی واسطے اموات کے خدا سے طلب رحمت کرے آتش دوزخ سے نجات پاوے
اور ہنستا ہوا بہشت مین داخل ہو اور بعض حدیثون مین ہے کہ ہاتھ قبر پر رکھکر سات مرتبہ
سورۂ انا انزلناہ پڑھے تو قیامت مین ہول عظیم سے امین ہووے اور خداے تعالیٰ
اسکو اور صاحب قبر کو بخشے اور خداے تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرے کہ اس قبر کے
سامنے بیٹھکر عبادت کرے اور ثواب اسکا واسطے صاحب قبر کے لکھا جاوے اور جس وقت قبر
سے باہر آوے کوئی خوف اور وحشت اسکو نہو مگر یہ کہ خداے تعالیٰ اسکو اس سے دفع کرے تا آنکہ
داخل بہشت ہو اور حدیث مین ہے کہ جو کوئی گیارہ مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد پڑھکر ثواب
اسکا اہل مقابر کو ہدیہ کرے تو خداے تعالیٰ بعدد اہل مقابر کے یعنی جتنے آدمی کہ مدفون ہون
ثواب اور حسنات واسطے اسکے لکھے اور یہی ثواب سورۂ یٰس کے مقبرہ مین پڑھنے کا ہے اور
جو کوئی آیۃ الکرسی قبرستان مین جاکر پڑھے اور ثواب اسکا اہل مقابر کو بخشے تو خداے تعالیٰ
بعدد ہر حرف کے ایک فرشتہ پیدا کرے کہ وہ قیامت تک تسبیح خدا کی کرے اور اسکی تسبیح کا ثواب

آیۃ الکرسی پڑھکر بخشنے والے کو اور میت کو ہووے اور جو کوئی ۲۵ بار اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کہے اور ثواب اسکا اموات کو ہبہ کرے تو اموات کو اور پڑھنے والے کو بہت اجر ہوتا ہے اور بڑا حق مومن کا مومن پر یہ ہے کہ بعد مرگ اسکا ذکر خیر اور عیب پوشی کرے حدیث معتبر میں ہے کہ چار چیزیں ہیں کہ بعد وفات کے مومن کو ثواب انکا پہونچتا ہے ایک وہ فرزند ہے کہ اسکے لیے استغفار کرے دوسرے قرآن یا کتب علمی سنت و دعا ہے ہے کہ اسکو چھوڑ گیا ہو اور بعد اسکے لوگ پڑھیں تیسرے وہ درخت ہے کہ اسنے لگایا ہو اور بندگان خدا اس سے نفع پائیں چوتھے وہ پانی ہے کہ جاری کیا ہو مثل نہر کے پانچویں کنواں ہے کہ اسنے بنایا ہو اور اس سے مخلوق خدا منتفع ہوں چھٹے وہ فقہ جو باقی رکھا ہے خواہ زبانی لوگوں کو تعلیم کرے خواہ تصنیف کرے کہ خلق اس سے ہدایت پاوے۔

فصل ۳۶۶ ۔ مسائل نبش قبر

واضح ہو کہ قبور انبیا و ائمہ علیہم السلام کا نبش یعنی کھودنا حرام ہے کیونکہ نبش قبر یعنی کھودنے قبر کے جواز کی شرط خاک ہونا جسد میت کا ہے اور یہ اجسام مطہرہ بلکہ اجسام اولیا و علما و کاملین بھی خاک نہیں ہوتے چنانچہ شہید اول اعلی اللہ مقامہ نے کتاب ذکری میں احادیث عامہ وخاصہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری حیات بھی تمھارے لیے خوب ہے اور موت بھی میری تمھارے لیے اچھی ہے سب نے عرض کیا کہ کیونکر فرمایا کہ بموجب قرآن شریف کے جبتک میں تم میں زندہ ہوں تم پر عذاب نازل نہوگا اور وفات یوں بہتر ہے کہ بعد مرگ تمھارے اعمال مجھپر عرض ہوا کرینگے پس زیادتی اعمال نیک تو حمد [illegible] اعمال بد کی تمھارے لیے دعا کرونگا عرض کیا کہ یہ کسطرح ہو سکتا ہے کیونکہ جسم مبارک خاک ہو جاویگا فرمایا کہ خدا نے ہمارا گوشت زمین پر حرام کیا ہے بلکہ یہ مقام مشہور ہے کہ ایران میں [illegible] جسد جناب صدوق علیہ الرحمہ کا بعد دفن قبر میں ایک جماعت نے سالم دیکھا چنانچہ مشہور ہے کہ کوئی غسل جمعہ کا قصد کیا کرے جسم اسکا قبر میں پوسیدہ نہیں ہوتا اور ایسے ہی حرام ہے نبش قبر میت کی

ہے جبکہ بطفل وارد ہوا نہ ہوا درست نبش قبر مستحب ہوا ہے چند شرط ہیں اول یہ کہ بسبب [illegible]
میت کا خاک نہ ہو گیا ہو پس اگر تمام بدن میت کا خاک ہو گیا ہو یا کہ استخوان تک بھی خاک
ہو گئے ہوں تو نبش جائز ہے دوم یہ کہ نبش قبر کے سبب سے بدن میت کا ظاہر ہو جاوے
پس اگر بدن میت کا تابوت و صندوق وغیرہ میں ہو کہ نبش سے بدن ظاہر نہ ہو تو نبش حرام نہیں
جیسے یہ کہ سرداب یعنی تہ خانہ وغیرہ میں رکھا ہو تو سرداب کے کھولنے سے صدق
نبش لازم نہیں آتا ہے اور حرمت بھی ثابت نہیں بلکہ حرمت اس وقت میں ہے کہ بدن میت کا
ظاہر کریں یا میت کو باہر نکالیں پس دوسری میت کو رکھنے کے لیے سرداب کھولنا
حرام نہیں سوم یہ کہ حرمت نبش کی اس وقت میں ہے کہ میت کو امانتاً یا عاریتاً نہ رکھا
ہو پس اگر میت کو امانتاً رکھا ہو کہ دفن کیا ہو کہ فلاں وقت اس میت کو اکھاڑ لیا جاوے گا پس
نبش حرام نہیں ہے چہارم یہ کہ حرمت نبش کی اس جگہ ہے کہ میت کو جائے مغصوبہ
میں دفن نہ کیا ہو [illegible] اگر جائے مغصوبہ میں میت دفن
ہوئی ہو [illegible] نادانستگی کے پس جائز ہے [illegible] میت کا زمین مغصوبہ
سے [illegible] دفن ہوا ہو پس اگر [illegible]
[illegible] آس جگہ دفن [illegible]
[illegible] کے ساتھ یا زن اجنبیہ کے ساتھ [illegible]
[illegible] جائز ہے نبش [illegible] کہ حرمت نبش کی اس جگہ ہے کہ کفن غصبی یا حریر
[illegible] اگر کفن غصبی یا حریر کا ہو تو جائز ہے نبش قبر [illegible]
[illegible] دفن [illegible]
[illegible] عذاب زیادہ ہو
نبش جائز ہے [illegible]
[illegible] نبش [illegible] اگر دفن شرعی

تو وہ منتقل ہوسکے کیونکہ بے غسل وکفن یا بیکہ بدون اذن ولی یا قبلہ سے منحرف دفن ہوا ہو تو نبش
جائز ہو گیا اور ضروریات اگر نبش از روے اختیار ہو تو حرام ہے اور اگر مجبور یا ناچاری سے نبش ہو
تو حرمت نبش نہیں اور نبش کے لیے صرف مظنہ کافی نہیں ہے بلکہ قوی احتمال علم و یقین ہو جسم میت
کے خاک ہو جانے کا اور اگر استخوان میت کے اسباب سے بوسیدہ اور نرم ہو گئے ہوں کہ ذرا سے
صدمہ سے پراگندہ و خاک ہو جاویں پس نبش جائز ہے اگر سخت ہوں تو خلاف ہے اقوی جواز
نبش ہے اور احوط ترک نبش ہے۔ اور اگر بہ سہو نبش کیا کہ میت خاک ہو گئی ہوگی اور بعد نبش کے
استخوان میت ایسی نکلے کہ وہ خاک نہ ہوئے سخت ہیں تو احوط قبر کا دوبارہ بند کر دینا لازم
ہے بسبب طول اسی قدر مسائل پر اکتفا کیا گیا

فصل ۲۶۸۔ حکم بچہ مردہ در شکم زن حاملہ

واضح ہو جس عورت حاملہ کے شکم میں بچہ مر جاوے اور بسبب مر جانے بچہ کے عورت کی جان کا
خوف ہو تو چاہیے کہ اس بچہ کو کسی علاج سے یا جس تدبیر سے ممکن ہو سکے نکالیں بہتر یہ ہے
کہ اس طور پر ہو کہ شوہر یا کوئی عورت جو اس کام سے واقف ہو اس بچہ کو تمام یا ٹکڑے
پارہ پارہ کر کے نکالے اور اگر عورت یا شوہر نہ ہو تو کوئی مرد محرم ہو اور اگر محرم نہ ہو تو مرد بیگانہ جو
اس ترکیب سے واقف ہو اور فی زمانہ بذریعہ ڈاکٹر انگریزی کے جو اوزار کیا جاتا ہے وہ بھی
جائز ہے واسطے حفظ یاد دہانی کے

فصل ۲۶۹۔ مختصر حالات آبادی قصبہ سرسی

الحمد للہ رب العالمین چونکہ یہ گنہگار مؤلف رسالہ ہذا ساکن والا قصبہ سرسی ضلع
مرادآباد قصبہ سرسی کا ہے لہٰذا بعد ختم یہ رسالہ ہذا میں آیا کہ قدرے تذکرہ کچھ حالات قدیمہ
مختصر طور سے آبادی و علیحدگی تحریر کر کے شامل رسالہ ہذا الجواہر کیا تاکہ ناظرین بہرہ مند
ہوں یا سے اجداد کی نقل قصبہ کا پتہ لگتا ہے مختصر حالات اخذ کر کے ذیل میں تحریر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ
قصبہ سرسی قصبہ ضلع مذکور میں کوس جانب شمال اور مرادآباد سے کوس جانب جنوب ہے

سادات کی آبادی سے پہلے یہاں کچھ آبادی معتدبہ نہ تھی ایک شہر اس وقت تھا کچھ صحرائی
لوگ بطور لٹیروں کے رہا کرتے تھے جب ششم ہجری میں لشکر شہاب الدین غوری برادر علاء الدین
غوری کا بعہد سلطنت راستے پور وارد ہندوستان ہوا اس لشکر کے ہمراہ سید جمال الدین
ابن سید محمد وصاحب بن السید محمد بن السید احمد بن السید حسین بن السید
ابو الحسن بن السید محمد الدین بن السید علی عراقی بن السید ابو الفتح بن السید فضیل بن السید
ابو الفرج مصطفی بن السید داؤد بن السید حسین بن السید عیسی بن السید محمد بن السید زید مقتول
بن السید یحیی بن السید یحیی بن السید زید شہید بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
بن حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت امام مولی مشکل کشا علی علیہ السلام بھی کہ رفقا سے
علاء الدین غوری سے تھے مع اہل و عیال کے ہندوستان میں آئے اور ہنود سے کارزار
بہت واقع ہوئی چنانچہ ایک راجہ بھاؤ سنگھ کا اسنے مقابلہ ہوا سید جمال الدین قدس سرہ نے
اسکا قتل و تاراج کیا چونکہ اسوقت میں ہندوستان پر از فتنہ و فساد تھا اور اہل اسلام نئے
نئے یہاں آئے تھے لہذا سید صاحب موصوف نے کسی قصبہ یا شہر آباد میں سکونت اختیار
نہیں کی بلکہ اس ہوا و نواح کی فضا انکو خوش آئی چنانچہ اسکو بنا مامن و مسکن قرار دیا اور ایک
مدت تک مقیم رہے لیکن ابو الو بخانہ بار ? سے جیسا کہ علما و فقرا کا طریقہ ہے حال اولاد
سید جمال الدین صاحب سید جمال الدین صاحب کے سید حیدر اور سید اسمعیل
دو پسر اور ایک دختر مسماۃ ودودۃ النساء تھی منجملہ پسران کے ایک سید اسمعیل لا ولد تھے
انکی قبر سرسی میں متصل قبر سید جمال الدین صاحب کے ہے اور پسر ثانی کہ جنکا نام سید حیدر تھا
وہ یہاں سے چلے گئے انکی اولاد مقام بڑکتہ دہلی میں کہ جو بستیاں سادات بارہہ میں سے
مشہور ہیں موجود ہے اور مسماۃ ودودۃ النساء دختر جمال الدین صاحب کا عقد سید زید
بن السید علی عرب کے ساتھ ہوا انکی اولاد میں سادات محلہ قدیم سرسی کی ہے اور حال
مسماۃ ودودۃ النساء کا ذیل میں لکھا جاتا ہے حال سید زید کا کہ جنکے ساتھ عقد

مسماۃ وودودۃ النساء کا ہوا تھا یعنی سید جمال الدین صاحب اسی شہر میں رہا کرتے تھے
اسی شہر میں سید علی نقوی معروف بہ سید علی غریب علی اللہ مقامہ بن آلسید محمود بن آلسید
داؤد بن السید حمزہ بن آلسید شرف الدین بن آلسید محمد بن آلسید علی اشقر بن آلسید جعفر
کذاب بن حضرت امام علی النقی بن امام محمد التقی بن امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام بن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بن حضرت امام زین العابدین علیہ السلام بن
حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت امام علی بن ابی طالب علیہ السلام مع اپنے پسر زید
اور اپنے بھائی سید اسمٰعیل اور سید گیاسو عرف امیر گن بن سید اسمٰعیل موصوف مع ایک شخص ملک شمس
خاں خراسانی کے کہ جو قوم مغل سے تھا اور پیشہ سوداگری کا کرتا تھا مقام سپیلا پور ملک خراسان تخت
سلطنت ایران سے سنہ [illegible] ہجری میں وارد ہندوستان ہوئے اور انکے آنے کی یہ وجہ ہوئی
کو سید اسمٰعیل سے خراسان میں خانہ جنگی واقع ہوئی تھی اس سبب سے بہ سبب حالات ہندوستان
کو بھلا آباد دیکھا موضع بن سیکھا پرگنہ سنبھل میں سکونت اختیار کی سلاطین وقت نے اس موضع
کو جاگیر سید صاحب موصوف کی قرار دی تب سید صاحب ممدوح نے اس موضع کا نام
اپنے نام پر علی پور رکھا اور وہاں رہتے رہے بعد چند سے عباسیہ سکنائے سنبھل نے خبر پاکر
بتعصب مذہب سید علی غریب کو سنہ ۵۳۶ ہجری میں قتل کیا چنانچہ اسوقت کے کسی شاعر نے تاریخ
قتل سید صاحب موصوف کی یہ نظم کی ہے تاریخ ثانی ابن ملجم سید ہیں ہکرد قتل علی آل نبی شد دیع
زہرا کا تمش بالید ہو قتل التسید بگفت علی * اید قتل سید علی غریب کے (سنہ ۵۳۶ ہجری) سید اسمٰعیل برادر
سید صاحب موصوف مع اپنے فرزند گیسودن کے پورب کو چلے گئے اور اولاد انکی قصبہ میں وہاں
میں متصل لکھنؤ کے ہو گیا وہ سادات وہاں پر رضوی کہلاتے ہیں چنانچہ سید رضوی
کہلانے کا کتاب عمدۃ الطالب فی نسب آل ابی طالب و دیگر کتب سے یہ واضح ہوا کہ اولاد جعفر کذاب
بن حضرت امام علی نقی علیہ السلام بھی رضوی کہلاتے ہیں اور یہ کہ جسم مذکورہ مقتول
سید علی غریب علی اللہ مقامہ کے [illegible] کو ایک موضع میں رکھا تھا [illegible]

کہ سید زید کی اس وقت میں دس برس کی تھی اتفاقاً اس مقام پر وارد ہوا اور اسی شب کو
سید جمال الدین صاحب نے ایسا خواب دیکھا تھا کہ ایک شخص بایں ہیئت مجموعی کسی
نو سالہ کو لیکر آیا ہے اور کہتا ہے کہ اسکا باپ بے گناہ عالم غربت میں قتل کیا گیا جب لڑکے
کو سید جمال الدین صاحب نے دیکھا تو جو شکل خواب میں دیکھی تھی پائی اپنے خواب کو رویائے
صادقہ تصور کر کے ملک شاہ سے پوچھا کہ اے مرد خراسانی این یتیم کجا است ملک شاہ نے کل
قصہ بیان کیا سید جمال الدین صاحب نے سید زید کو پیار کیا اور بغل پدر شفیق سید زید کی
پرورش کی اور بعد بلوغ سید زید کا اپنی دختر نیک اختر مسماۃ ودودۃ النساء سے عقد کر دیا اور
بعد عقد سید جمال الدین صاحب تقریباً ایک سال زندہ رہے اور بمرض اسہال میں اس جہان
فانی سے سنہ ۱۵ ہجری میں رحلت کی حال آبادی درویش محمد ڈھاڑی نسب خوان کا
درویش محمد جو درویش ڈھاڑی مشہور ہے ہمراہ سید جمال الدین صاحب قدس سرہ کے
آیا تھا بعد وفات سید مخدوم صاحب کے درویش محمد نے پیشہ نسب خوانی سادات کا
اختیار کیا اولاد درویش محمد کی سرسی میں موجود ہے شادی وغیرہ میں نسب نامہ وہ لوگ
پڑھتے ہیں اور سادات سے انعام پاتے ہیں حال آبادی سرسی کا بعد وفات سید
جمال الدین صاحب کے سید زید نے ارادہ کیا کہ اس مقام کو آباد کیا جائے چنانچہ سید
زید نے ایک مسجد تعمیر کی اور اس مقام کا نام سرائے شیعہ رکھا باقی ہندو جہلا ابتدا میں
اسکو سرایسی جیسے جہلا کہتے ازاں بعد ہوتے ہوتے سرایسی کا سرسی ہو گیا اور
بنام اسکا سرائے شیعہ تاریخی ہے یعنی ۵۶۱ ہجری میں تعمیر واقع ہوئی اور تعمیر مکان سے تعمیر
مسجد کی ایک دو برس پیشتر واقع ہوئی مادہ تاریخ مسجد کا (کعبہ ثانی) ہے حال آبادی
اقوام جتنا ہم ملک شاہ کو جو سید زید کے ہمراہ آیا تھا اس نے بھی یہیں کی سکونت اختیار کی
کر الٰہی بخش جمال نقیب رئیس مشہور تھا انہی کی اولاد میں سے تھا بعد سید زید نے ۶۲۱
ہجری میں انتقال کیا سید زید کا ایک صاحبزادہ سید حسن عارف پیدا ہوا سید حسن عارف کے

حالات میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ انکے زمانہ میں کوئی صوبہ دار یا عامل شاہی مع لشکر کثیر کے اسطرف کو
آیا اور چونکہ اسطرف اُس زمانہ میں آبادی کم تھی اور راہ میں دقت سے پانی ملتا تھا لشکر اُس
صوبہ دار کا شدت تشنگی سے ہلاکت پہونچا جب وہ لشکر سرسی میں پہونچا تو سید حسن عارف نے
اہتمام بلیغ فرما کر اُس عامل کو مع لشکر کے سیراب کیا اور نہایت مہربانی اور کشادہ پیشانی سے مع
لشکر اسکی دعوت کی وہ بہت شکر گذار ہوا چونکہ وہ شخص نہایت خوش عقیدہ تھا اور خدمت سادات اپنا
فخر اور ذریعہ نجات دارین سمجھتا تھا منت و سماجت سید حسن عارف کے والد سے درخواست
کی کہ ایسے جید اپنے صاحبزادے کو میرے پاس رہنے کی اجازت دیجیے چنانچہ بعد مبالغہ تمام
اُنکے والد نے اجازت دی وہ اُنکو اپنے ہمراہ دہلی لے گیا حال سادات محلہ شرقی کا سید
محمد محمود سید بہاء الدین مرحوم سادات واسطی کسی معاملہ میں وارد دہلی تھے بوجہ برادری کے سید
محمد محمود سید بہاء الدین نے سید حسن عارف سے اپنے معاملہ میں اعانت چاہی سید حسن عارف نے
بشرط اختیار سکونت سرسی اقبال اعانت کیا اور بعد عہد و پیمان عامل سے کہکر اُنکے معاملہ کو درست
کرا دیا پھر سید حسن عارف نے وقت روانگی دہلی سے اُنسے ایفاء وعدہ چاہا تو سید محمد محمود سید بہاء الدین نے
یہ عذر پیش کیا کہ جہاں آپ سکونت کا وعدہ لیتے ہیں اُس مقام پر ہماری کچھ معاش نہیں ہے سید حسن عارف نے
فرمایا کہ ہم اپنے مواضعات کا کام مختاری تمکو دینگے چنانچہ سید محمد محمود سید بہاء الدین سید حسن عارف
کے ساتھ دہلی سے سرسی میں آ گئے اور سرسی میں محلہ شرقی میں سکونت اختیار کی سادات محلہ
شرقی انہیں سید بہاء الدین اور سید محمد محمود واسطی کی اولاد میں بعد سکونت سید حسن عارف نے
حسب وعدہ اپنے کام مختاری چار موضع کا جو اُس وقت میں آل طرفہ سادات موصوف کے
تھے سید محمد محمود سید بہاء الدین کے کیا جب عہد شاہجہان بادشاہ میں چک بندی ہندوستان
کی ہوئی تو ایک ایک چک مواضع قصبہ سرسی کا نام سید محمد محمود اور سید بہاء الدین لکھا دیا گیا
اور جو جو مواضعات و انعامات وغیرہ بکلید وسعے تحصیل کار زار وغیرہ کو کار ہائے نمایاں سے کے
عہد بادشاہی میں اولاد سید حسن عارف یعنی سادات سرسی کو ملے ہیں اُنکا اس جگہ تفصیل آگے

لکھنا باعث طول ہوگا صرف تھوڑے تھوڑے حالات صرف آبادی سرسی کے لکھتا ہیں لہذا
انکا لکھنا ترک کیا حال آبادی کہاران سرسی ایک مرتبہ سید حسن عارف مع برہان
شاہ ہمراہ ملک شاہ مذکور پورب کو گئے وہاں کسی گانون میں متصل شہر پٹنہ عظیم آباد کے ایک
غلام انکا تھا وہاں اسکو ثروت حاصل ہو گئی تھی اسنے اپنے آپکو بلفظ سید مشہور کیا تھا
جب سید حسن عارف سے اسکی ملاقات ہوئی سید حسن عارف وہاں مقیم ہوئے تو بسبب
عادت اسکو بھی رکھ رکھاؤ کا کہہ بیٹھے تھے یہ بات غلام کو ناگوار ہوئی آخر اسنے بمصداق لاخیر فی العبید
ارادہ انکے قتل کا کیا برہان شاہ مذکور کو یہ حال معلوم ہوا بنسی نام کہار سے جو مع اپنے
دو بیٹوں اور زوجہ کے وہاں تھا یہ حال کہا اس سے کہا اگر اسکو اختیار ہو راضی کہ سید حسن عارف
کو لیجانے کی صلاح کی اور کہا کہ وہاں چلکر بہت زیادہ انعام دیا جائیگا کہ تمہارے اور اولاد کی اولاد
کے کھانے کو کافی ہو چنانچہ بنسی کہار نے ایک چوپہلہ بہم پہونچا کر سید حسن عارف کو اسمین کر کے
ایک طرف سے برہان شاہ اور بنسی کہار نے اور دوسری طرف سے اسکے دونوں بیٹوں نے
چوپہلا اٹھا کر منزل بمنزل طے مسافت کرتے ہوئے سرسی میں پہونچے سید حسن عارف کی والدہ بہت خوش
ہوئیں اور بنسی کہار کو بہت انعام دیا بنسی کہار بہ پرورش دیکھکر مع زوجہ و پسران کے سرسی میں آباد
ہوا کہاران سرسی اسی بنسی کہار کی اولاد میں ہیں اور وقت شادی وغیرہ کے سادات سے انعام پاتے ہیں
اور اپنا انتساب [illegible] بیان کرتے ہیں [illegible] انعام [illegible] ہیں کہ ہم [illegible] بنسی کہار کی اولاد
سید حسن عارف کو بجو لایا تھا احوال سید حسن عارف [illegible] سید حسن عارف کی ایک چہوٹی [illegible]
سید جلال [illegible] اور دوسری [illegible] کی طرف فاطمہ [illegible] سید
حسن [illegible] اولاد سید حسن عارف [illegible] سید حسن عارف کے چار بیٹے ہوئے اول سید
[illegible] دوم سید [illegible] سوم سید [illegible] چہارم سید [illegible]
[illegible] اولاد [illegible]
[illegible] کیا جاتا ہے [illegible]

نسب نامہ حیدر پوتا

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦
			سید حیات غوثؒ	ابن سید جمال علیؒ	ابن سید منصور شاہؒ	ابن سید مراد علیؒ	ابن سید حسن محمدؒ	ابن سید علی محمد	ابن سید جمال محمد	ابن سید بہلول سلطان	ابن سید حیدر ثانی	ابن سید اعظم عظیم	ابن سید شاہ رزاقی	ابن سید حیدر	ابن سید حسن عارف
		ابن سید [illegible]	ابن سید [illegible]	ابن سید [illegible]	ابن سید [illegible]	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ
		سید [illegible]	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ
		سید [illegible]	ابن سید [illegible]	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ
		سید [illegible]	سید [illegible]	ابن سید [illegible]	ابن سید جواد [illegible]	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ
			[illegible]	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ	ابن سیدؒ

سید محمد حسین

			[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
			[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
				[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	سید محمد تقی	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
	سید حسن ثانی	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
[illegible]	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
		[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید
		[illegible]	[illegible]	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید	بن سید

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]					[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]								[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]								[illegible]
[illegible]	[illegible]					[illegible]								
						[illegible]								
						[illegible]								

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

تقریظ

جناب مستطاب مبادی آداب سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان سید محمد ابراهیم صاحب میرزا
صفوی و سید محمد یوسف میرزا صفوی لکهنوی مدظله العالی

الحمد لله رب السموات والارض والليل والنهار والصلوة على سيدنا محمد وآله الاطهار اما بعد این نسخه والامح یاد کیا این رساله ادعیه و اذکار و اعمال حمیده منقوله از کتب معتبره امامیه [illegible] جناب شریعت مآب منبع حسنات جامع کمالات مولوی سید محمد تقی صاحب سلمه الوهاب بنظر رسیده [illegible] معلوم گردید که خواندن و عمل کردن برین کتاب مستطاب باعث اجر جزیل و ثواب جمیل است خداوند جل وعلا توفیق خواندن و عمل نمودن با همه ناظرین و مومنین عطا فرماید جزاک الله فی الدارین خیرا

حرره سید محمد ابراهیم میرزا صفوی الموسوی المرتضوی و حرره سید محمد یوسف میرزا صفوی بن سلطان محمد ابراهیم میرزا صفوی بن سلطان علی میرزا صفوی بن ابو الفتح [illegible] الدین سلطان محمد شاه صفوی بن سلطان [illegible] صفوی بن سلطان حسن صفوی بن شاه حسین صفوی بن شاه طهماسپ ثانی صفوی بن شاه سلطان صفوی بن شاه عباس بن سلطان محمد بن شاه طهماسپ ماضی بن شاه اسمعیل بن سلطان حیدر بن سلطان جنید بن سلطان ابراهیم بن سلطان علی بن سلطان صدر الدین موسی بن سلطان قطب الآفاق بن سلطان صفی الدین اسحاق بن سلطان امین الدین جبرئیل بن سلطان صالح بن سلطان قطب الدین بن [illegible] بن صلاح الدین رشید بن سلطان محمد الحافظ بن عوض الخواص بن سلطان فیروز شاه بن سلطان شرف شاه بن سلطان حسین بن سلطان محمد بن سلطان ابراهیم بن سلطان جعفر بن سلطان اسمعیل بن سلطان محمد بن سلطان احمد اعرابی بن ابی محمد قاسم بن ابو القاسم حمزه بن الامام ابی ابراهیم موسی الکاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام ابی عبد الله الحسین بن امیر المومنین و امام المتقین یعسوب الدین علی بن ابی طالب صلوات الله علیه علیهم اجمعین

الرقوم چهاردهم شهر شعبان المعظم
سنه ۱۲۹۰ [illegible] دو صد و نود هجری

قطعہ تاریخ طبع سابق کتاب ہذا

من تصنیف جناب سید عسکری حسن صاحب سلمہ اللہ تعالی متوطن قصبہ سرسی بن السید باقر حسین بن السید مفتی وارث علی بن السید شجاعت علی بن السید شہامت علی بن السید اصالت علی بن السید شاہ محمد بن السید محمد وارث بن السید عبد الرزاق ثانی بن السید عبد الرحمن بن السید شاہ محمد بن السید قاضی عبد الرزاق بن السید زین العابدین بن السید جعفر بن نواب سید محمد سعید خان بن السید میر عرف میر شیر بن السید حسن عارف قدس اعلی اللہ مقامہ

خدا کے فضل سے کی منتہی کی پھر تائید
تجمل ہے زیر طلسم ثریا بھی اسکی نثر سے آج
جو سطر سطر سے ہے کہکشان کی شان نمود
نثار ہونے ہیں نقطے دون پہ خود بخود نثارے کہ

لکھی کتاب وہ نایاب ہے جو قابل دید
کہ فی المثل ہے وہ مضمون کہنہ اور یہ جدید
تو لفظ لفظ ہے تاج سرمہ و خورشید
اگر فلک بھی فدا سیہ ہو تو کیا ہے بعید

صفیا کو فکر جو تاریخ کی ہوئی امشب
ندا یہ آئی کہ لکھ دے یہ سے چراغ بزم امید
۱۲۸۰ ہجری

تقریظ دلپذیر جناب مولانا مولوی سید عابد حسین صاحب الملقب بالعالم الافضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں زیبا ہیں خدا کی شان کو کہ جسنے پیدا کیا سارے جہان کو چرند کو پرند کو انسان کو جن کو پری کو فرشتوں کو زمین کو آسمان کو اور گویا کیا آدمی کی زبان کو تعلیم کیا جسنے معنی کو بیان کو اور ظاہر کیا حق کو اور باطل کو اور زیادہ کیا مسلمانوں پر احسان کو کہ بھیجا انکی ہدایت کے لیے فرقان کو اور رحمت کاملہ نازل ہوئی اس رسول مقبول پر کہ لولاک لما خلقت الافلاک ہے جسکی عظمت کے اعلان کو اور انکی رسالت کے اثبات اور بیان کو اور حجت کو اور برہان کو اور تبیان کو نازل کیا قرآن کو خصوصاً انکے بھائی اور داماد اور وصی بلا فصل

جنھون نے عزیز کیا راہ خدا میں مال کو نہ جان کو اور انکا اثر و نتیجہ ہے عالیشان کو وہ یارا
اسلام دین محمدی دشت و بیابان کو اور پھیلایا اسے زور بازو سے سارے جہان میں دین کو ایمان کو
اور [illegible] کیا یعنی جہان کو [illegible]

قدسی ہوا ہون [illegible] جناب [illegible] کا	[illegible]
مستغرق [illegible] ہون [illegible] جناب [illegible] کا	[illegible] نگر [illegible] کا
ہم [illegible] الفتی میں [illegible]	نقش [illegible] آل [illegible] زہرا کی [illegible] کا
درگاہ کبریا [illegible] علی [illegible]	[illegible] جناب [illegible] کا
[illegible]	وہ [illegible] نام جناب امیر کا
[illegible] کل [illegible]	جو شمس [illegible] نام پاک ہے خیبر گیر کا
کب آسمان پر [illegible]	کہتا دل [illegible] جناب امیر کا
[illegible] حالی [illegible] ہون	طوطی کی [illegible] کا [illegible] فقیر کا
[illegible] حال ہو [illegible]	[illegible] ہون اگر میں جناب امیر کا

اور باقی انکی آل پر جنھون نے واضح کیا انکے فرمان کو اور سکھلایا ہر مسلمان کو بہشت کو اور قرآن کو
بعد اسکے [illegible] کو مبارک باد ہو انکی آنکھیں ٹھنڈی ہون اور دل شاد ہو کہ اس
زمان ہدایت توامان میں ختم ہوا ان میں کتاب لاجواب زین المتقین کہ [illegible]
زینت مومنین و ملجا و متقین ہے اور جامع [illegible] شرح متین [illegible] مصنف جناب
ہدایت مآب [illegible] فضائل [illegible] [illegible]
صاحب تاج العلماء [illegible] کتاب ہوا اور کیا خوب انتخاب ہے
کہ لفظ قلیل ہیں اور معنی کثیر [illegible] مطالب جلیل [illegible] مسائل
ضروری موجود ہیں [illegible] اخلاق [illegible] عبارت سلیس [illegible]
[illegible] کمال [illegible] السلام

[illegible] احسان کیا ہے [illegible]

[illegible] عبارت [illegible]

[illegible] خدا انکی سعی کو قبول کرے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جہان [illegible]

[illegible]

[illegible] عاشورا [illegible]

[illegible]

[illegible] تاریخ [illegible]

[illegible] تاریخ طبع [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible] تاریخ [illegible]	[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على [illegible] الطيبين الطاهرين الى يوم الدين

[illegible]

[illegible]

خاتمۃ الطبع از جانب کارپردازان مطبع

بعد حمد کردگار و نعت رسول مختار و مناقب حیدر کرار و ثنائے ائمہ اطہار علیہم السلام ہدیہ والا
بنی و شیعیان علی کو نوید بہجت اتحاد پیمائی ہو کہ ان ایام برکت انضمام میں بغرض ہدایت ایمان
شیعہ بہرہ یقان ہادی المسلمین کتاب نایاب موسوم بہ زین المتقین مؤلفہ جناب مستطاب
مولوی سید محمد تقی صاحب قبلہ مدظلہ و ترجمہ جس میں فضائل دعا و ادعیہ و اذکار و اوراد [illegible]
ماثورہ و مناجاتہائے مقبولہ و فضائل سورہ ہائے قرآن مجید و احکام ایمان و اقسام غسل
نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و دیگر اقسام غسل و تیمم و حیض و استحاضہ و انواع و احکام نجاسات
و تطہیر لباس و تنظیف آب کر و جنب و نشست و برخاست و نماز ہائے سنتی و اعمال ماہ رجب و
شعبان و رمضان و احکام صوم و بیان روزہ مریض و مسافر مع نماز و اعمال شبہائے قدر
و احکام عید الفطر مع نماز و خطبہ و اعمال ذیقعدہ و ذی الحجہ مع قربانی و نماز و بیان عید غدیر
عید مباہلہ و اعمال ماہ محرم و صفر و دیگر ماہہائے تمام سال و اعمال نوروز و دعا ہر روز کے
پانے کے فضائل و بیان حقوق زن و شوہر و بیان متعہ و نکاح و حقوق والدین اعمال سفر
و دعا بجہت ترقی رزق و طلب حاجات و حل المسائل و طریق علاج [illegible] و تقویم کہ بہ تزویج اختیار از
ایام ہفتہ و بیان تاریخہائے سعد و نحس [illegible] مندرج ہیں الحق
یہ کتاب اپنی آپ ہی مثل ہے اور جناب مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے بار سوم مطبع جامی
منشی نول کشور واقع لکھنؤ میں باہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ [illegible]
راے بہادر جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع [illegible] ماہ نومبر سنہ ۱۹۰[illegible]
مطابق ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۲[illegible] بصحیح فاضل محقق کامل [illegible] جامع المعقول والمنقول حاوی
الفروع والاصول مولانا ابوالمعانی [illegible] صاحب [illegible] زیدی لکھنوی
حلیہ طبع سے آراستہ ہو کر حامل نگاہ شائقان ہوئی

اعلان حق تالیف اس کتاب کا از جانب مؤلف [illegible] محفوظ ہے

نام کتاب	قیمت
چہاردہ مجالس مسمیٰ بہ تاریخ الائمہ بنا بر روایات مذہب امامیہ از سید وزیر حسین صاحب -	۱۱۰ر
بعید محمد [illegible] -	۱
حلیۃ العرائس، از مولوی امراؤ علی	۱ر ۹/۹
احکام الائمہ - از حاجی حسین علی -	۴ر
مواعظ جعفری مصنفہ [illegible] غلام حیدر خان -	۵ر
چہل مجالس شبیر مسمیٰ بہ مفید الحکام از سید وزیر حسین رضوی -	[illegible]
خلاصۃ المصائب منقول از نسخہ مطبوعہ مطابع سلطانی و بہ نظر ثانی مولوی سید التصدق حسین صاحب رضوی -	عہ ر
لسان المتقین عربی فارسی اردو مولفہ سید محمد تقی -	۶ر
دعائے جوشن صغیر مع ترجمہ تحت اللفظ اردو -	۱ر ۹/۹
ذبیح النجاۃ - مع دعائے عاشورا از سید غلام حیدر خان -	۳ر
زبدۃ المصائب - جلد اول - از محمد عسکری -	[illegible]
اکمال المصائبین - بنا بر [illegible] [illegible] -	۱ر

نام کتاب	قیمت
مطلع الصبح - [illegible] اور یکشت [illegible] [illegible] -	۱ر [illegible]
[illegible] العوام - و [illegible] قلم [illegible] حاجی حسن علی [illegible] و [illegible] سید تصدق حسین - [illegible]	[illegible]
[illegible] مراثیہ الا [illegible]	[illegible]
دیوان نوحہ جات [illegible] جلد اول از آغا حیدر علی [illegible] -	۱۲ر
[illegible] جلد اول [illegible] سید مرزا صاحب [illegible] حسین رباعیات و مراثی [illegible] - مطبوعہ [illegible]	[illegible]
کلیات مراثی - و رباعیات [illegible] از مرزا سلامت علی [illegible] کامل دو جلد میں -	[illegible]
(جلد اول) [illegible]	عہ ر
(جلد دوم) [illegible]	۱۱ر
کلیات مراثی - و رباعیات [illegible] [illegible]	[illegible]
(جلد اول) [illegible]	[illegible]
(جلد دوم) [illegible]	[illegible]
(جلد سوم) [illegible]	[illegible]
(جلد چہارم) [illegible]	[illegible]

نام کتاب	قیمت
مجموعہ مرثیہ ضمیر جلد اول از سید مظفر حسین متخلص بہ ضمیر [illegible] مدت کی سعی سے یہ مجموعہ نادر مرثیوں کا بڑی کوشش سے فراہم ہوا۔	۱۲ر
کلیات مراثی و رباعیات و سلام از میر نواب صاحب متخلص مونس کامل تین جلدیں۔	[illegible]
(جلد اول) کاغذ حنائی و سفید	عہ
(جلد دوم) کاغذ سفید۔	عہ
(جلد سوم) کاغذ سفید۔	عہ
مرثیہ [illegible] جلد سوم از [illegible] رضا خان متخلص بہ رضا۔ کاغذ سفید۔	۴ر
مجموعہ مراثی و رباعیات و سلام از مرزا اوگیر صاحب یہ کلام قدیم استاد مرثیہ گو کا ہو جو استاد [illegible] گذرا ہے [illegible] سے یہ ذخیرہ دستیاب ہوا ہے چھ جلدوں میں کامل ہوا ہے	۱۲ر
(جلد اول) کاغذ سفید۔	عہ
(جلد دوم) کاغذ سفید و حنائی۔	عہ
(جلد سوم) کاغذ سفید و حنائی۔	عہ
(جلد چہارم) کاغذ سفید و حنائی	عہ
(جلد پنجم) کاغذ حنائی۔	عہ
(جلد ششم) کاغذ حنائی۔	۱۲ر

نام کتاب	قیمت
مرثیہ ہائے اولین آنکہ گرامی [illegible] میرزا [illegible] علی صاحب [illegible] نادر مرثیوں کا ایک [illegible] گر سوگواران ماتم [illegible] اسکو [illegible] مجموعہ [illegible] پاسنگ سبحان اللہ کیا [illegible] اس مجموعہ کے آخر [illegible] سلام اور رباعیات بھی ہیں۔	۱۲
کلیات مراثی و رباعیات و سلام از سید [illegible] مرزا [illegible] متخلص بہ عشق کامل دو جلدیں	[illegible]
(جلد اول) [illegible] کاغذ سفید	عہ
(جلد دوم) [illegible] کاغذ حنائی و سفید۔	[illegible]
مجموعہ [illegible] (۱) رسالہ [illegible] (۲) [illegible] (۳) [illegible] از سید [illegible]	[illegible]
چار [illegible] مولوی سید [illegible]	[illegible]
زاد سبیل [illegible] نظم [illegible] ڈپٹی [illegible] اولاد حسین صاحب	۱۲ر